انڈکس

اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۶ ع

[یہہ انڈکس مطابق مضامین کا ہے

چوتھا حصہ

ایکٹ ہائے و مسودات و آرڈیننس ہائے کونسل معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر۔

	نمبر و تاریخ گزٹ
ایکٹ بل آف ایکسچینج نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۶ ع	گزٹ نمبر ۴۱ مجریہ [illegible] نومبر سنہ ۱۹۱۶ ع۔
ایکٹ انتقال جائداد هنود نمبر ۱۵۔ مصدرہ سنہ ۱۹۱۶ ع	گزٹ نمبر ۴۱۔ مجریہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۶ ع۔
بل متعلقہ دریائی سٹیمروں کے سنہ ۱۹۱ ع	گزٹ نمبر ۴۸۔ مجریہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ ع۔
بل متعلق قیام پٹنہ یونیورسٹی...	گزٹ نمبر ۴۸۔ مجریہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ ع۔
آرڈیننس (نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۶ع)۔ برائے عارضی ترمیم ایکٹ پیپر کرنسی ...	گزٹ نمبر ۴۸۔ مجریہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ ع۔

۳۹۹ سی ایس—۵۵۰—۳—۹—۱۹۱۷—ایس جی پی پی لاہور

انڈکس

اُردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۶ ع

[یہ انڈکس منتخب مضامین کا ہے]

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

	نمبر و تاریخ گزٹ
خلاصہ کارروائی اجلاس کونسل منعقدہ ۱۹-اپریل سنہ ۱۹۱۹ع	... گزٹ نمبر ۱۹ - مجریہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۹ع-
* * * * *	... گزٹ نمبر ۲۰ - مجریہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۹ع-
* * * * *	... گزٹ نمبر ۲۱ - مجریہ ۲ جون سنہ ۱۹۱۹ع-
* * * * *	... گزٹ نمبر ۲۲ - مجریہ ۹ جون سنہ ۱۹۱۹ع-
* * * * *	... گزٹ نمبر ۲۳ - مجریہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۹ع-
* * * * *	... گزٹ نمبر ۲۴ - مجریہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۹ع-
ایکٹ رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص پنجاب	... گزٹ نمبر ۲۵ - مجریہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۹ع-
خلاصہ کارروائی اجلاس کونسل منعقدہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۹ع	... گزٹ نمبر ۲۶-مجریہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۹ع-
رپورٹ منتخب کمیٹی دربارہ مسودہ ایکٹ مزید ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے سنہ ۱۸۸۳ع	... گزٹ نمبر ۳۶-مجریہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع-
خلاصہ کارروائی اجلاس کونسل منعقدہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع...	... گزٹ نمبر ۳۶-مجریہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع-
* * * * *	... گزٹ نمبر ۳۷-مجریہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع-

۳۹۹سی ایس—۵۵۰—۳-۹-۱۹۱۷—ایس جی پی پی لاہور

انڈکس

اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۶ء

[یہ انڈکس منتخب مضامین کا ہے]

ضمیمہ حصہ دوم

ریویو ہائے

	نمبر و تاریخ گزٹ
ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام اور حسابات کی رپورٹ ہائے ضلع بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۱-مجریہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء-
میونسپل نظم و نسق کی سالانہ رپورٹ ہائے و نقشہ جات بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۲ - مجریہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء-
پنجاب کے حسابات بابت سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کی رپورٹ دربارہ مقابلہ آمدنی و خرچ وغیرہ کا ریویو	گزٹ نمبر ۳ - مجریہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء-
نظم و نسق جنگلات پنجاب کی کارگذاری کی رپورٹ بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۴ - مجریہ ۴ فروری سنہ ۱۹۱۶ء-
محکمہ کاغذات زمین کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۱۲ - مجریہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء-
نو آبادی ہائے پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۱۴ - مجریہ ۱۴-اپریل سنہ ۱۹۱۶ء-
انتظام معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۱۶ - مجریہ ۲۸-اپریل سنہ ۱۹۱۶ء-
جیلخانہجات پنجاب کے انتظام بدوران سنہ ۱۹۱۵ء کی رپورٹ کا ریویو ..	گزٹ نمبر ۲۵ - مجریہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۶ء-
نظم و نسق حفظان صحت پنجاب کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵ء کا ریویو ...	گزٹ نمبر ۲۹ - مجریہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء-
پنجاب میں عمل ہائے ٹیکہ چیچک بدوران سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کے متعلق اوٹون کا ریویو	گزٹ نمبر ۳۱ - مجریہ ۱۱-اگست سنہ ۱۹۱۶ء-

	نمبر و تاریخ گزٹ
پنجاب کے اسپتالوں اور شفاخانوں کے سالانہ نقشہ جات بابت سنہ ۱۹۱۵ع کے متعلق نوٹوں کا ریویو	گزٹ نمبر ۳۲ – مجریہ ۱۸-اگست سنہ ۱۹۱۶ع-
پنجاب کی بیرونی تجارت براستہ خشکی کی رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع لغایت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۳۳ – مجریہ ۲۵-اگست سنہ ۱۹۱۶ع-
ویٹرنری کالج پنجاب و محکمہ سول ویٹرنری پنجاب و گورنمنٹ کیٹل فارم حصار کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۳۷ – مجریہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع-
انتظام آبکاری پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو ...	گزٹ نمبر ۳۸ = مجریہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع-
پنجاب کی پولیس کی نظم و نسق کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو ...	گزٹ نمبر ۴۱ – مجریہ ۲۰-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع-
انتظام عدالت ہائے دیوانی پنجاب کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو...	گزٹ نمبر ۴۱ – مجریہ ۲۰-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع-
" " " " فوجداری ...	گزٹ نمبر ۴۱ – مجریہ ۲۰ – اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع-
پنجاب کی اندرونی تجارت بذریعہ ریل و دریا بابت سہ سالہ عرصہ مختتمہ سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۴۷ – مجریہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع-
انجمن ہائے باہمی امداد پنجاب کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۴۷ – مجریہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع-
صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکہائے کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۴۷ – مجریہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع-
محکمہ زراعت پنجاب کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۶ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۴۸ – مجریہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع-
ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے اضلاع بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۵۲ – مجریہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۷ع-

۴۹۹ سی ایس—۵۵۰—۳-۹-۱۹۱۷—ایس جی پی پی لاہور

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا ،

لاهور - فروري مهينے کي ۴ تاريخ سنه ۱۹۱۶ ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ ايکٹ هاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت محتشم اليه کي منظوري حاصل هوئي ،

گورمنٹ هند ،

صيغهٔ ليجسليٹو ،

ايکٹ مندرجهٔ ذيل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۱۱ جنوري سنه ۱۹۱۶ ع کو جناب محتشم اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا - اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليئے مشتهر کيا جاتا هي ،

نمبر ۱ سنه ۱۹۱۶ ع

Ordinance No. I of 1916.

آرڈننس نمبر ۱ سنه ۱۹۱۶

[مصدره ۱۱ جنوري سنه ۱۹۱۶ ع]

بغرض عارضي ترميم ايکٹ انڈين پيپر کرنسي سنه ۱۹۱۰

چونکه ايک ضرورت شديد پيدا هوگئي هی جسکي وجه سے ضروري سمجھا گيا که ايکٹ انڈين پيپر کرنسي (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) مين عارضي طور پر ترميم مزيد کيجاے

لہذا حسب اختيار زير دفعه ۷۲ ايکٹ گورمنٹ آف انڈيا سنه ۱۹۱۵ (سال جلوس ۵ و ۶ جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بہادر ذيل کا آرڈننس صادر اور جاري فرماتے هين :—

دفعه ۱ — اس آرڈننس کا نام آرڈننس متعلقه ترميم پيپر کرنسي سنه ۱۹۱۶ هوگا۔

مختصر نام

ترميم دفعه ۲۲ ايکٹ ۲ سنه ۱۹۱۰

دفعه ۲ — ايکٹ پيپر کرنسي ۱۹۱۰ (جسکے واسطے اس آرڈننس مين ايکٹ مذکور کا لفظ استعمال کيا گيا هی) کي دفعه ۲۲ اسطرح پڑھي جائيگي که گويا بجاے الفاظ '' چاليس ملين '' کے جو عبارت شرطيه مين واقع هوے هين ' الفاظ '' ايکسو ملين '' داخل کيے گئے

جو روپيه ايکٹ مذکور مين مثل رزرو کے مقرر کيا گيا هی اوسمين گورنمنٹ آف انڈيا کي نکالي هوئي کفالتون کے داخل کرنيکا اختيار

دفعه ۳ — باوجود اسکے که ايکٹ مذکور مين اسکے خلاف درج هو ' کوي کفالتين جو گورمنٹ آف انڈيا نے نکالي اور بنام هيڈ کمشنر پيپر کرنسي جاري کي هون وه ايکٹ مذکور کي اغراض کيواسطے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کيطرفسے خريد کی هوئي سمجھي جائينگي - اور اوس قسم کي کفالتون کي بازاري قيمت ' اوسدن کی جب وه بنام هيڈ کمشنر پيپر کرنسي جاري هوئي هون ' وه قيمت سمجھي جائيگي جسپر وه خريدي گئي هون - اور جسقدر حوالے ايسي خريدي هوي کفالتون کی جانب ايکٹ مذکور مين کسي مقام پر واقع هون وه سب اون کفالتون پر بهي جاري سمجھے جائينگے جو حسب مذکوره بالا نکالي گئي هون اور جسقدر حوالے اوس تعداد زر کے متعلق هون جو اونکي خريد مين صرف هويا اونکي قيمت کے متعلق هون وه مذکوره بالاکفالتونکي نسبت مذکوره بالا بازاری قيمت کی طرف سمجھے جائينگے اور ايکٹ مذکور اسي ترميم کے مطابق پڑھا جائيگا

هارڈنگ آف پنهرست
وايسراے وگورنر جنرل هند

اے - پي مڈيمين
سکريٹري گورمنٹ هند

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۷] لاہور — ۱۱ فروري (مجریہ ۱۸ فروری) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ چہارم

مسودات ایکٹ جو معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین میں زیر قاعدہ ۲۳ پیش ہوئے۔

گورنمنٹ ہند

صیغہ وضع آئین و قوانین

۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع

مسودہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۶ع

بمراد اس امر کے کہ ہندوؤں و مسلمانوں کو اون اشخاص کے فائدہ کے لئے جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں اپنی حین حیات میں بذریعہ انتقال یا بذریعہ وصیت جائداد کا تصفیہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ہندوؤں و مسلمانوں

جی جی

کو اوس حد تک انفصال جائداد کی اجازت دی جائے جس حد تک کہ اور کی اور صورتوں میں اجازت ہے جائے ایکٹ ؟ وراثت ہند سنہ ۱۸۶۵ع (دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳) اور ایکٹ انتقال جائداد سنہ ۱۸۸۲ع (دفعات ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶) کے احکام حاوی ہیں۔ لہذا بذریعہ مسودہ ہذا حسب ذیل

نمبر ۱۰ مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ع۔

نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ع۔

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

لاهور — فروري مهينے کي ۲۵ تاريخ سنه ۱۹۱۶ع يوم جمعه

چوتھا حصه

ترجمه ايکٹ ھائے مصدره کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر جلکی نسبت معتھم اليه کي منظوري حاصل ہوئی

گورنمنٹ ہند

صيغه ليجسليٹو

ايکٹ مندرجه ذيل مصدره جناب نواب گورنر جنرل بہادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۱۹ جنوري سنه ۱۹۱۶ع کو جناب معتشم اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا۔اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کيا جاتا ہے

نمبر ۲ سنه ۱۹۱۶ع

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - مارچ مهينے کي ۱۰ تاريخ سنه ۱۹۱۶ع - يوم جمعه

چوتھا حصه

ترجمهٔ ايکٹ هاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت محتشم اليه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايکٹ مندرجهٔ ذيل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۱۵ فروري سنه ۱۹۱۶ع کو جناب محتشم اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا - اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليے مشتهر کيا جاتا هے

نمبر ۲ سنه ۱۹۱۶ع

ACT II OF 1916.

ایکٹ نمبر ۲ سنه ۱۹۱۶

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۵ فروري سنه ۱۹۱۶ منظور فرمایا)

ایکٹ براے ترمیم ایکٹ تحفظ هند (ترمیم کننده قانون فوجداري) سنه ۱۹۱۵

چونکه مناسب معلوم هوتا هی که ایکٹ تحفظ هند (نمبر ۴ سنه ۱۹۱۵) ترمیم کیا جاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جایز هی اس کا نام ایکٹ ترمیم کننده ایکٹ تحفظ هند سنه ۱۹۱۶ رکها جاے

ترمیم دفعه ۲ ایکٹ ۴ سنه ۱۹۱۵

دفعه ۲ — ایکٹ تحفظ هند (نمبر ۴ سنه ۱۹۱۵) کي دفعه ۲ (۱) کے آخر مین فقره (ل) کے بعد ذیل کے فقرے اضافه کیے جاینگے :—

" (م) حکم دینا که کل یا جزو برآمد کسي کارخانه ، ورکشاپ ، کان ، یا کسي دوسرے صنعتي کاربار کي نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے اختیار مین کردیجایگي جو ایسي چیزونکي تیاري یا ساخت یا کشید کے متعلق هو جو محتشم‌الیه کي راے مین موجوده جنگ کے کام مین آ سکتي هون

(ن) کسي مذکوره بالا کارخانه ، ورکشاپ ، کان ، صنعتي کاربار کو یا ارسکي کلون یا لوازمات کو اپنے قبضه مین کرلینا اور اونکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے احکام کے مطابق کام مین لانا

(س) حکم دینا که کسي کارخانه ، ورکشاپ ، کان یا صنعتي کاربار کا کام نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي هدایتون کے بموجب کیا جایگا

(ع) کسي کارخانه ، ورکشاپ ، کان یا صنعتي کاربار کے کام کے متعلق قاعدے بنانا یا اوسکو محدود کرنا یا کسي کارخانه ، ورکشاپ ، کان یا صنعتي کاربار کي کلون کو بدلنا تاکه ارسکي اشیاے برآمد کي تعداد بڑهجاے

(ف) کسي دوسرے کام کے متعلق حکم دینا جو واسطے پاس رکهنے یا بآساني جمع کرنے یا بنانے یا تیار کرنے یا کشید کرنے کسي ایسي چیز کے ضروري سمجها جاے جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي راے مین موجوده جنگ کے کام مین آسکتي هو — اور

(ص) متعلق روانگي برٹش جهازون کے هندوستان کے کسي بندر سے ، اور نیز متعلق اسکے که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هوگا که اون جهازون کي کل جگهه یا جسقدر ضروري سمجهي جاے صرف واسطے لیجانے آدمیون یا مال یا جانورون کے کام مین لي جاے

تنسیخ آرڈننس ۳ سنه ۱۹۱۵

دفعه ۳ — آرڈننس نمبر ۳ سنه ۱۹۱۵ اس ایکٹ کی رو سے منسوخ کیا گیا

اے - پي مڈیمین

سکریٹري گورمنٹ هند

G. P. I.— 210 L. D. —29-2-16.—287

dieu · et mon · droit

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - مارچ مهينے کي ۲۴ تاريخ سنه ۱۹۱۶ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ ايکٹ‌هاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت معتشم‌اليه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايکٹ مندرجهٔ ذيل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۱۵ فروري سنه ۱۹۱۶ع کو جناب معتشم‌اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا - اور اِس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليے مشتهر کيا جاتا هی

نمبر ۱ سنه ۱۹۱۶ ع

ACT No. I OF 1916.

ایکٹ نمبر ۱ سنه ۱۹۱۶

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۵ فروري سنه ۱۹۱۶ منظور فرمایا)

ایکٹ براے ترمیم مزید ایکٹ امانت هند سنه ۱۸۸۲

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ امانت هند (نمبر ۲ سنه ۱۸۸۲) مین مزید ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم کننده امانت هند سنه ۱۹۱۶ رکها جاے

ترمیم دفعه ۲۰ ایکٹ ۲ سنه ۱۸۸۲

دفعه ۲ — ایکٹ ۲ سنه ۱۸۸۲ کي دفعه ۲۰ مین ذیل کي ترمیمین هونگي :—

(۱) ضمن (ب) کے آخر مین ذیل کي عبارت شرطي اضافه هوگي :—

" مگر شرط یه هی که ۱۵ فروري سنه ۱۹۱۶ کے بعد کوي روپیه کسي معوقت اینویٹي کي خرید مین صرف نه کیا جایگا تاوقتیکه ایک ' سنکنگ فنڈ ' (ایسا سرمایه جسکے سود سے قرضه کي ادائي کیجاے) اوس اینویٹي کیواسطے نه قایم کیا گیا هو - مگر یه عبارت شرطي اون معاملات سے متعلق نه هوگي جو تاریخ مذکور کے قبل کیے جاچکے هون "

(۲) ضمن (ب) کے بعد ذیل کي نئي ضمن اضافه هوگي :—

" (ب ب) انڈیا ۳½ فیصدي اسٹاک ' انڈیا ۳ فیصدي اسٹاک ' انڈیا ۲½ فیصدي اسٹاک ' یا کسي دوسرے کیپٹل اسٹاک کي خرید مین جو بعد کو کسیوقت سکریٹري آف اسٹیٹ باجلاس کونسل کیطرفسے کسي ایکٹ پارلیمنٹ کے بموجب جاري کیے جائین اور جنکا بار خزانه هندوستان پر پڑے "

(۳) ضمن (ج) مین " سکریٹري آف اسٹیٹ باجلاس کونسل " کے بعد " یا گورمنٹ آف انڈیا " اضافه هوگا

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۰ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

اضافه دفعه جدید

قابل واپسي اسٹاک بوقتي پر خرید کرنیکا اختیار

" دفعه ۲۰ (الف) — (۱) ٹرسٹي کو اختیار هی که ٹرسٹ کا روپیه کسي کفالت مذکوره یا معرفه دفعه ۲۰ مین لگاے باجود اسکے که وه قابل واپسي هو اور اوسکي قیمت واپسي کي قیمت سے زیاده هو

مگر شرط یه هی که ایسي کفالتون کو جنکا ذکر یا حواله دفعه ۲۰ کي ضمن (ج) اور (د) مین هی ' جو تاریخ خرید سے پندره سال کے اندر مساوي قیمت پر یا کسي مقرر شرح کے حساب سے واپس لیجاسکتي هون ' ٹرسٹي اونکو اونکي واپسي کي قیمت سے بڑهکے نهین لیسکتا هی - اور کفالت مذکوره بالا کو جنکي واپسي مساوي قیمت پر یا کسي مقرر شرح کے حساب سے هوسکتي هو پندره فیصدي بڑهکے مساوي قیمت یا مقرره شرح سے بهي نهین لیسکتا هی

(۲) ٹرسٹي کو اختیار هی که کسي قابل واپسي اسٹاک یا فنڈ یا کفالت کو جو اسدفعه کے بموجب خریدي جاسکتي هو تا زمانه واپسي اپنے پاس رکهے "

اے - پي مڈیمین

سکریٹري گورمنٹ هند

S. G. P. I.—222 L. D. —15 3-16.—725.

گورمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري ھوا

لاھور - اپریل مھینے کي ۲۱ تاریخ سنه ۱۹۱۶ع - یوم جمعه

چوتھا حصه

ترجمۀ ایکٹ‌ھاے مصدرۀ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بھادر جنکي نسبت محتشم‌الیه کي منظوري حاصل ھوئي

گورمنٹ ھند

صیغۀ لیجسلیٹو

ایکٹھاے مندرجۀ ذیل مصدرۀ جناب نواب گورنر جنرل بھادر ھند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۸ و ۱۵ و ۲۰ و ۲۱ مارچ سنه ۱۹۱۶ع کو جناب محتشم‌الیه کي پیشگاه سے منظور کیے گیے - اور اس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتھر کیے جاتے ھین

نمبر ۵ سنه ۱۹۱۶ع

ACT No. V OF 1916.

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۶

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ منظور فرمایا)

بغرض ترمیم ایکٹ انکم تکس (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶)

چونکہ قرین مصلحت هی کہ ایکٹ انکم تکس (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶) ترمیم کیا جاے - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور شروع نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم کنندہ انکم تکس ۱۹۱۶ رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ سے هوگا

ترمیم دفعہ ۴ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۶

دفعہ ۲ — ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۶ کي دفعہ ۴ مین بجاے " سنہ ۱۸۸۶ " کے " سنہ ۱۹۱۶ " پڑھنا چاهیے

ترمیم دفعہ ۵ ایکٹ مذکور

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵ ضمن (ي) مین لفظ " شخص " کے پہلے الفاظ " کمپني یا " اضافہ هونگے

ترمیم دفعہ ۳۱

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳۱ مین ذیل کي دفعہ تحتي اضافہ هوگي :—

" (۳) اوس تغیر کے سبب سے جو کسي اقرارنامہ کے تحریر پانیکے بعد شرح تکس مین واقع هو ' جسکي رو سے تکس زیر حصہ ۲ یا ۴ لگایا جاے تو اقرارنامہ سواے اوسقدر رقم کے جو واجب الادا هوچکي هو باقیماندہ کي نسبت اوس تاریخ سے باطل هو جایگا جبسے کہ تکس کي شرح مین تغیر واقع هو "

ترمیم دفعہ ۳۳

دفعہ ۵ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳۳ مین الفاظ " بعد اختتام سال کے تین مہینے کے اندر " منسوخ کیے گئے

ترمیم دفعہ ۳۸

دفعہ ۶ — دفعہ ۳۸ کي دفعہ تحتي (۱) مین بعد الفاظ " پیش کي جائین " کے الفاظ " نسبت تعین ضابطہ متعلق ایسي درخواستون کے جو تکس کي واپسي کي نسبت گذراني جائین " اضافہ هونگے

اضافہ دفعہ جدید

دفعہ ۷ — دفعہ ۳۹ کے بعد ذیل کي دفعہ اضافہ هوگي :—

میعاد سماعت نالشات واپسي تکس

" دفعہ ۳۹ (الف) — کوي دعوي واپسي تکس کا اس ایکٹ کے بموجب سنا نہ جایگا تاوقتیکہ وہ بعد ختم اوس سال کے جسکي بابت دعوي کیا جاے ایک سال کے اندر نہ دایر کیا جاے "

(2-۲)

دفعه ۸ — ایکٹ مذکور میں دوسرے ضمیمه کے بدله میں ذیل کا ضمیمه داخل ہوگا :—

ضمیمه جدید بجاے ضمیمه سابق

ضمیمه دوم

ذریعه آمدني و شرح ٹکس

پہلا خانه	دوسرا خانه
ذریعه آمدني	شرح ٹکس

حصه ۱

تنخواه اور پنشن

ذریعه آمدني	شرح ٹکس
۱ — کوي تنخواه ' ایفویٹي (سالانه وظیفه ') پنشن ' یا گریچویٹي (یکمشت رقم بطور انعام) جو برٹش انڈیا میں کسي شخص کو دیجاے جو برٹش انڈیا میں سکونت رکھتا ہو یا کسي جہاز پر کام کرتا ہو جو برٹش انڈیا کے بندر گاہوں میں آمد و رفت رکھتا ہو' خواه بصله اپني خدمتوں کے یا کسي دوسرے کي خدمتونکے ۲ — کوي تنخواه ' انیویٹي (سالانه وظیفه) ' پنشن ' یا گریچویٹي (یکمشت رقم بطور انعام) جو گورمنٹ یا کسي حاکم مقامي سے ' جو به نفاذ اختیارات نواب گورنر جارل بہادر باجلاس کونسل مقرر ہوا ہو' کسي برٹش رعایا کو کسي والي ملک یا ریاست هندوستاني کي قلمرو میں ملتي ہو	(الف) اگر آمدني مبلغ ایکہزار سالانه یا ۸۳ روپیه ۵ آنه ۴ پاي ماہوار ہو مگر دو ہزار روپیه سالانه یا ۱۶۶ روپیه ۱۰ آنه ۸ پاي ماہوار سے کم ہو - ۴ پاي في روپیه (ب) اگر آمدني دو ہزار روپیه سالانه یا ۱۶۶ روپیه ۱۰ آنه ۸ پاي ماہوار ہو مگر مبلغ پانچہزار سالانه یا ۴۱۶ روپیه ۱۰ آنه ۸ پاي ماہوار سے کم ہو - ۵ پاي في روپیه (ج) اگر آمدني مبلغ پانچہزار سالانه یا ۴۱۶ روپیه ۱۰ آنه ۸ پاي ماہوار ہو مگر مبلغ دس ہزار سالانه یا ۸۳۳ روپیه ۵ آنه ۴ پاي ماہوار سے کم ہو - ۶ پاي في روپیه (د) اگر آمدني مبلغ دس ہزار سالانه یا ۸۳۳ روپیه ۵ آنه ۴ پاي ماہوار ہو مگر مبلغ پچیس ہزار سالانه یا ۲۰۸۳ روپیه ۵ آنه ۴ پاي ماہوار سے کم ہو - ۹ پاي في روپیه (ه) اگر آمدني مبلغ پچیس ہزار سالانه یا ۲۰۸۳ روپیه ۵ آنه ۴ پاي ماہوار یا اس سے زیاده ہو - ایک آنه روپیه

حصه ۲

کمپنیوں کا منافع

ذریعه آمدني	شرح ٹکس
منافع کمپني ، . . .	ایک آنه روپیه کمپني کے اوس منافع پر جو کمپني کو برٹش انڈیا میں اوسکے آخري سالانه حساب کے بموجب گذشته سال میں ہوا ہو - اور اگر کمپني کا سالانه حساب ۳۱ مارچ کو نه ہوتا ہو تو اوس کل سالانه منافع پر جو کمپني کو ۳۱ مارچ گذشته تک ہوا ہو اگر کمپني کا کوي حصه‌دار کلکٹر کا اطمینان کرادے که جس سال کي بابت اوسکو منافع ملا اوس سے میں قبل کے سال میں اوسکي کل آمدني کسي رقم مصرحه ذیل سے کم تھي تو وه اوس منافع پر جو کمپني سے اوسکو ملا ہو شرح ذیل کے بموجب واپسي کا مستحق ہوگا :—

منافع	شرح واپسي
(۱) ایکہزار سے کم	روپیه میں ایک آنه
(۲) ایکہزار یا زیاده مگر دو ہزار سے کم . .	روپیه میں آٹھه پاي
(۳) دو ہزار یا زیاده مگر پانچہزار سے کم . .	روپیه میں سات پاي
(۴) پانچہزار یا زیاده مگر دس ہزار سے کم . .	روپیه میں چھه پاي
(۵) دس ہزار یا زیاده مگر پچیس ہزار سے کم .	روپیه میں تین پاي

(۳-3)

ذریعه آمدني	شرح ٹکس

حصه ۳

کفالتون کا سود

سود جو بتاریخ یا بعد یکم اپریل سنه ۱۹۱۶ واجب‌الادا اور جسکي دهانید برٹش انڈیا مین هو - ذیل کي کفالتون پر یعني —

(الف) پرامسري نوٹ ، ڈبنچر ، اسٹاک ، یا گورمنٹ آف انڈیاکي دوسري کفالتین (انمین وه کفالتین بهي داخل هین جنکے روپیه کي دهانید برٹش انڈیا کے باهر کسي مقام پر هو مگر روپیه کي اداي برٹش انڈیا مین هو) — یا

(ب) ڈبنچر یا کفالتین جو کسي حاکم مقامي یا کمپني کیطرفسے یا اوسکے واسطے جاري کي جائین

اکني روپیه سود پر

مگر جب که مالك کفالت‌نامه کالکٹر کا اطمینان کرادے که جس سال کي بابت اوسکو سود ملا اوس سے عین قبل کے سال مین اوسکي کل آمدني کسي رقم مصرحه ذیل سے کم تهي تو وه اوس سود پر جو کمپني سے اوسکو ملا هو شرح ذیل کے بموجب واپسي کا حقدار هوگا —

سود	شرح واپسي
(۱) ایک هزار سے کم	روپیه مین ایك آنه
(۲) ایك هزار یا زیاده مگر دو هزار سے کم .	روپیه مین آٹهه پاي
(۳) دو هزار یا زیاده مگر پانچهزار سے کم .	روپیه مین سات پاي
(۴) پانچهزار یا زیاده مگر دس هزار سے کم .	روپیه مین چهه پاي
(۵) دس هزار یا زیاده مگر پچیس هزار سے کم .	روپیه مین تین پاي

حصه ۴

دیگر ذریعه آمدني

جو ذرایع حصه ۱ و ۲ و ۳ مین بیان هوے اونکے علاوه دیگر ذریعه

(الف) اگر سالانه آمدني ایکهزار روپیه سے کم نه هو مگر ۱۲۵۰ روپیه سے کم هو تو ٹکس ۲۰ روپیه دینا هوگا

۱۲۵۰ روپیه سے کم نه هو مگر ۱۵۰۰ سے کم هو - ۲۸ روپیه

۱۵۰۰ روپیه سے کم نه هو مگر ۱۷۵۰ سے کم هو - ۳۵ روپیه

۱۷۵۰ روپیه سے کم نه هو مگر ۲۰۰۰ سے کم هو - ۴۲ روپیه

(ب) اگر سالانه آمدني دو هزار روپیه یا زیاده هو مگر پانچهزار سے کم هو — ۵ پاي روپیه مین

(ج) اگر سالانه آمدني پانچهزار یا زیاده هو مگر دس هزار سے کم هو — ۶ پاي في روپیه

(د) اگر سالانه آمدني دس هزار یا زیاده هو مگر ۲۵ هزار سے کم هو — ۹ پاي في روپیه

(ه) اگر سالانه آمدني ۲۵ هزار یا زیاده هو — اکني روپیه

دفعه ۹ — ایکٹ ترمیم کننده انکم ٹکس (نمبر ۱۱ سنه ۱۹۰۳) کي دفعه ۲ دفعه تحتي (۳) منسوخي دفعه تحتي (۳) و (۴) اس ایکٹ کي رو سے منسوخ کي گئین

(۳) دفعه ۲ ایکٹ ۱۱ سنه ۱۹۰۳

ACT VII OF 1916.

ایکٹ نمبر ۷ سنه ۱۹۱۶

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر کي منظوري اس ایکٹ کي نسبت بتاریخ ۱۵ مارچ سنه ۱۹۱۶ حاصل هوي)

ایسي ڈگریون کے متعلق جنسے ڈاکٹري کي قابلیت ظاهر هوتي هو اور ناقابل اشخاص ایسي ڈگریان اپنے نام کیساتهه استعمال نه کرسکین

چونکه قرین مصلحت هی که ایسي ڈگریان جنسے ڈاکٹري کي قابلیت ظاهر هوتي هو ناقابل اشخاص کو ندیجالین اور وہ ارنکو اپنے نام کیساتهه اختیار و استعمال نکرین - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جایز هی اس ایکٹ کا نام میڈیکل ڈگریون کا ایکٹ سنه ۱۹۱۶ رکها جاے

ڈاکٹري علاج

دفعه ۲ — اس ایکٹ مین "ڈاکٹري علاج" سے الوپیتهک طریقه علاج اور فن قابلهگري اور سرجري مراد هی مگر هومیوپیتهک یا بیدک یا یوناني علاج داخل نهین هی

ڈگریان دینے کا استحقاق

دفعه ۳ — ایسي ڈگریان ' ڈپلومے ' لیسنس ' سرٹیفکٹ ' یا اجازتنامه دینے کا استحقاق ' جس سے اوسکے حاصل کرنیوالے کو ڈاکٹري علاج کا حق حاصل هوتا هو ' برٹش انڈیا مین صرف اونهین حکام کو حاصل هوگا جنکي تصریح ضمیمه مین کردیگئي هی مگر انکے سوا کسي دوسرے حاکم کو بهي حاصل هوسکتا هی جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا کے اعلان کے ذریعه سے اور خاص شرایط اور قیود کیساتهه ' جسطرح وہ مناسب سمجهین ' مقرر فرمائین

ناجایز ڈگریان و خطابات دینے کي ممانعت

دفعه ۴ — برعایت دفعه ۳ ' کوئي شخص برٹش انڈیا مین کوئي ایسي ڈگري ' ڈپلوما ' لیسنس ' سرٹیفکٹ ' یا اجازت نامه ' جس سے ظاهر هوتا هو که اوسکا حاصل کرنیوالا علاج ڈاکٹري کي قابلیت رکهتا هی عطا کرنے ' دینے ' یا جاري کرنیکا مجاز نه هوگا یا یه اعلان کرنیکا بهي که اوسکو اوسکے عطاکرنے ' دینے ' یا جاري کرنیکا اختیار هی

خلاف ورزي دفعه ۴ کي سزا

دفعه ۵ — جو شخص دفعه ۴ کي خلاف ورزي کریگا وہ مستوجب جرمانه کا هوگا جسکي انتهاي تعداد ایکهزار روپیه هی اور اگر وہ شخص کوئي اسوسي ایشن (جماعت) هو تو اوس جماعت کا هر ممبر جو جان بوجهکے اور عمداً مذکورہ بالا خلاف ورزي کا مرتکب هوگا یا اوسکو جایز رکهیگا مستوجب جرمانه کا هوگا جسکي انتهاي تعداد پانسو روپیه هی

(2-۲)

مڈیکل ڈگریون نام کیساتھہ لگانے کي سزا

دفعہ ٦ — جو کوئي شخص عمداً اور جھوٹ موٹ کوئي ایسا خطاب یا کوئي اور لفظ اپنے نام کیساتھہ استعمال کریگا ' جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اوسکے پاس کوئي ڈگري ڈپلوما لیسنس سرٹیفکٹ یا اجازت نامہ کسي حاکم مذکورہ دفعہ ۳ کا دیا ہوا یا ولایت کي جنرل کونسل آف مڈیکل ایجوکیشن کا تسلیم کیا ہوا موجود ہی ' یا کہ وہ علاج ڈاکٹري کي قابلیت رکھتا ہی ' تو ایسا شخص جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکي انتہاي تعداد دو سو پچاس روپیہ ہی - اور اگر وہ دوبارہ اس جرم کا مرتکب ہوگا تو مستوجب جرمانہ کا ہوگا جسکي انتہاي تعداد پانسو روپیہ ہی

دفعہ ہذا اون اوگرن سے متعلق نہین ہی جو اس ایکٹ کے نفاذ کے پہلے سے کوئي ایسا خطاب یا الفاظ اپنے نام کیساتھہ استعمال کرتے ہون جو کسي ڈگري ڈپلوما لیسنس، سرٹیفکٹ یا اجازت‌نامہ کے ذریعہ سے اونکو ملا ہو

مقدمہ چلانیکي شرایط

دفعہ ۷ — ایکٹ ہذا کا کوئي مقدمہ کسي عدالت مین دایر نہین ہو سکتا تا وقتیکہ لوکل گورنمنٹ کے حکم سے ' یا باجازت لوکل گورنمنٹ کسي کونسل آف مڈیکل رجسٹریشن کے حکم سے جو کسي قانون نافذالوقت کے بموجب صوبہ مین قایم ہو ' نہ دایر کیا جاوے

کون عدالتین مقدمات ایکٹ ہذا کي سماعت کي مجاز ہین

دفعہ ۸ — کوئي عدالت جو پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجۂ اول سے کمتر درجہ کي ہو اس ایکٹ کے مقدمات کي سماعت نہین کرسکیگي

ضمیمہ

(دیکھو دفعہ ۳)

(۱) ہر یونیورسٹي جو کسي ایکٹ مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ذریعہ سے قایم ہوي ہو

(۲) اسٹیٹ مڈیکل فیکلٹي - بنگال

(۳) کالج آف فزیشنس اینڈ سرجنس - بمبئي

(۴) بورڈ آف اگزامنرس مڈیکل کالج - مدراس

S. G. P. I.— 243 L. D.—12-4-16.—725.

ACT VIII OF 1916.

ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۶ع

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر کي منظوري اس ایکٹ کي نسبت بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۶ حاصل ہوي

بغرض ترمیم ایکٹ پریسیڈنسي بنک سنہ ۱۸۷۶

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ ایکٹ پریسیڈنسي بنك سنہ ۱۸۷۶ (نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۶) ترمیم کیا جاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم کنندہ پریسیڈنسي بنک سنہ ۱۹۱۶ ہوگا

ترمیم دفعہ ۳۶ و دفعہ ۴۵ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۶

دفعہ ۲ — ایکٹ پریسیڈنسي بنك ۱۸۷۶ (۱۱ سنہ ۱۸۷۶) مین ذیل کي ترمیمین ہونگي :—

(۱) دفعۂ ۳۶ کے فقرہ (الف) کي ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافہ ہوگي :—

" ۲ (الف) — انڈیا ۳½ فیصدي اسٹاک ، انڈیا ۳ فیصدي اسٹاک ، انڈیا ۲½ فیصدي اسٹاک ، یا کوي اور کیپٹل اسٹاک جو بعد کو کسیوقت سکرٹري آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل کیطرفسے کسي ایکٹ پارلیمنٹ کے ذریعہ سے جاري کیا جاے جسکا روپیہ ہندوستان کے خزانہ سے دینا پڑے "

(۲) دفعہ ۳۶ کے فقرہ (د) اور دفعہ ۴۵ مین بجاے الفاظ و اعداد " ضمن (۱) و (۲) و (۳) و (۴) " کے الفاظ و اعداد " ضمن (۱) و (۲) و (۲ الف) و (۳) و (۴) " پڑھنا چاھیئے

ایکٹ مذکور کي دیگر دفعات مین دفعہ ۳۶ کي طرف حوالے

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کي کسي دفعہ مین جہان کوي حوالہ دفعہ ۳۶ فقرہ (الف) ضمن (۱) لغایت (۵) کیطرف ہو اوسمین جدید ضمن (۲ الف) داخل سمجھي جایگي

ایکٹ ھذا کا اثر گذشتہ معاملات پر

دفعہ ۴ — جو معاملات ایکٹ ھذا کے نفاذ کے پہلے ہوچکے ہون یا جو روپیہ لگ چکا ہو ایکٹ ھذا کے ذریعہ سے جایز کیئے جاتے ہین بشرطیکہ وہ اس قسم کے ہون کہ اسکے نفاذ کي صورت مین بھي جایز ہوتے

S. G. P. I.—252 L. D.—12-4-16. 725.

ACT IX OF 1916.

ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۶

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر کي منظوري اس ایکٹ کي نسبت بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ حاصل ہوي)

بغرض عارضي ترمیم ایکٹ پیپر کرنسي مجریہ ہند سنہ ۱۹۱۰

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ ایکٹ پیپر کرنسي (نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۰) مین مزید ترمیم عارضي طور پر کیجاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز ہی اسکا نام ایکٹ ترمیم کنندہ پیپر کرنسي سنہ ۱۹۱۶ ہوگا

(۲) اسکا نفاذ تا زمانہ قیام جنگ اور چھہ ماہ بعد اختتام جنگ رہیگا

ترمیم دفعہ ۲۲ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۱۰

دفعہ ۲ — ایکٹ پیپر کرنسي سنہ ۱۹۱۰ کي دفعہ ۲۲ کي عبارت شرطیہ مین بجاے " چالیس ملین " کے ، " ایکسو ملین " پڑھنا چاھیئے

برٹش ٹریزري بلون کي قیمت کے کرنسي نوٹ جاري کرنیکا اختیار

دفعہ ۳ — باوجود اسکے کہ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۹ اور دفعہ ۲۲ مین اسکے خلاف درج ہو ، نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت کرسکتے ہین کہ کرنسي نوٹ زاید تعداد کے ، جو ۶۰ ملین روپیہ سے کسیوقت زیادہ نہین بڑھسکتے ، ٹریزري بل (جسکي تعریف ایکٹ ٹریزري بل سنہ ۱۸۷۷ - ۴۰ وکٹوریا باب ۲ مین درج ہی) کي قیمت کے نکالے جاوین اور ان بلون کي قیمت ان نوٹون کي قیمت کے مساوي ہوگي اور بل مذکور سکریٹري آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل کے پاس بہ تحفظ اداي قیمت ان نوٹون یا دیگر کرنسي نوٹون کے مثل " رزرو " رہینگے

جو روپیہ ایکٹ مذکور مین " رزرو " مقرر کیا گیا ہی اوسمین گورمنٹ آف انڈیا کي جاري کي ہوي کفالتین داخل سمجھي جائیگي

دفعہ ۴ — باوجود اسکے کہ ایکٹ مذکور مین اسکے خلاف درج ہو ، وہ کفالتین جو گورمنٹ آف انڈیا نے بنام ہیڈ کمشنر پیپر کرنسي جاري کي ہون ایکٹ مذکور کي اغراض کیوسطے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کي خریدي ہوي کفالتین سمجھي جائینگي - اور بازاري قیمت اوس دن کي اوس قسم کي کفالتون کي جس تاریخ کہ وہ ہیڈ کمشنر پیپر کرنسي کے نام جاري ہوي ہون وہ قیمت سمجھي جائیگي جس قیمت پر وہ خریدي گئي ہون - اور جو حوالے ایسي کفالتون کیطرف ایکٹ مذکور مین کسي مقام پر واقع ہون اونمین وہ کفالتین بھي داخل سمجھي جائینگي جو حسب مذکورہ بالا جاري ہوي ہون اور جو حوالے اوس روپیہ کے متعلق ہون جو اونکي خرید مین صرف ہوا ہو یا اونکي قیمت کے متعلق ہون اونسے بہ تعلق آخرالذکر کفالتون کے اونکي بازاري قیمت سمجھنا چاھیئے - اور ایکٹ مذکور اسي ترمیم کے مطابق پڑھا جائیگا

تنسیخ آرڈننس نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۶

دفعہ ۵ — پیپر کرنسي کا آرڈننس (نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۶) اسکي رو سے منسوخ کیا گیا

اے - پي مڈیمن
سکریٹري گورمنٹ ہند

S. G. P. I.—254 L. D.—12-4-16. 725.

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

لاہور - مئي مہینے کی ۲۶ تاریخ سنہ ۱۹۱۶ع - یوم جمعہ

چوتھا حصہ

ترجمۂ ایکٹ‌ہاے مصدرۂ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر جنکي نسبت محتشم‌الیہ کي منظوري حاصل ہوئي

گورمنٹ ہند

صیغۂ لیجسلیٹو

ایکٹ مندرجۂ ذیل مصدرۂ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع کو جناب محتشم‌الیہ کي پیشگاہ سے منظور کیا گیا - اور اس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتہر کیا جاتا ہی

نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۶ ع

ACT IV OF 1916.

ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۶

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر کي منظوري اس ایکٹ کي نسبت بتاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ حاصل ہوي)

بغرض ترمیم ایکٹ محصول پرمٹ سنہ ۱۸۹۴ اور دیگر اغراض کیواسطے

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ ایکٹ محصول پرمٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۴) ترمیم کیا جاے اور دفعہ ۲۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۸ ٫ جہانتلک کہ اوسکا تعلق اس ایکٹ سے ہی ٫ منسوخ کرکے کچھہ ترمیم کیساتھہ اس ایکٹ مین داخل کیجاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام اور زمانہ گذشتہ پر اثر

دفعہ ۱ — (۱) جایز ہی اس ایکٹ کا نام محصول پرمٹ کا ترمیم کرنیوالا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۶ رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۶ سے سمجھا جائیگا مگر جو رقمین جدید محصول کے مطابق وصول ہوسکتي ہون مگر وصول نہ ہوي ہون ٫ یا جو کمي درمیان سابق محصول ادا شدہ اور جدید محصول کے باقي ہو ٫ وہ حسب منشاے دفعہ ۳۹ ایکٹ سي کسٹم (نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۸) " باقي محصول " سمجھا جائیگا اور ایکٹ مذکور کے مطابق وصول کیا جائیگا

ایکٹ محصول پرمٹ سنہ ۱۸۹۴ سے کیا مطلب ہی

دفعہ ۲ — اس ایکٹ مین ایکٹ محصول پرمٹ سنہ ۱۸۹۴ سے ایکٹ مذکور مع کل ترمیمات کے مراد ہی جو آجتک اوسمین ہوي ہین

ترمیم دفعہ ۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۴

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳ کے بجاے ذیل کي دفعہ قایم کیگئي —

" (۱) ہر بندرگاہ مین جہان اس ایکٹ کا نفاذ ہوگا وہ محصول جو اس ایکٹ کے دوسرے اور تیسرے ضمیمہ مین مقرر کیے جاتے ہین وصول کیے جاینگے

(۲) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ گزٹ آف انڈیا کے اشتہار کے ذریعہ سے اشیا کا محصول خواہ علیحدہ علیحدہ بہ تصریح نام شي کے یا جنسوار حسب مالیت قرار دین اور یہ بھي اختیار ہی کہ جو محصول بروقت رایج ہو اوسکو منسوخ کردین

(۳) جایز ہی ایکہي چیز کے مختلف درجون یا مختلف اقسام کیواسطے مختلف محصول لگایا جاے "

ضمیمہ جدید بجاے ضمیمہ سابق

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کے دوسرے تیسرے چوتھے اور پانچوین ضمیمہ کي جگہہ اب وہ ضمیمے داخل کیے جاتے ہین جو اس ایکٹ کے ضمیمہ اول مین درج ہین

منسوخي

دفعہ ۵ — جو ایکٹ اس ایکٹ کے دوسرے ضمیمہ مین درج ہین وہ بہ تصریح خانہ چہارم منسوخ کیے گئے

(۲ - 2)

ضميمه اول (ايكٹ هذا)

اس ضميمه كي رو سے ايكٹ ۸ سنه ۱۸۹۴ كے پرانے ضميمون كي جگهه ذيل كے جديد ضميمے داخل كيے جاتے هين

(ديكهو دفعه ۴)

ضميمه دوم (ايكٹ ۸ سنه ۱۸۹۴) — محصول اشياے درآمد

حصه ۱

اشيا جنپر محصول معاف هى

نمبر	چيز كا نام
	۱ — كهانے پينے كي چيزين اور تمباكو —
۱	هاپ
۲	نمك جو برٹش انڈيا مين آوے اور مطابق اون قواعد كے جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كي منظوري سے بنے هون كسي دستكاري مين استعمال هوتا هو - نيز وه نمك جو بندرگاه كلكته مين داخل هو اور گورمنٹ بنگال كي اجازت سے روغني مٹي كے برتن بنانيوالون كو ديا جاوے - نيز وه نمك جو صوبه بنگال اور صوبه بهار و اوڑيسه كے كسي بندر مين آوے اور مطابق اون قواعد كے جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كي منظوري سے بنے هون اون صوبون مين مچهليان سكهلانيكے واسطے ديا جاوے (عام محصول نمك كيواسطے ديكهو نمبر ۳۹)
	۲ — كچي يا بے بني چيزين —
	چرسے اور كهالين
۳	چرسے اور كهالين، كچي يا نمك لگي هوي
	بيج
۴	تيل والے بيج (تلهن)، جو براه سمندر برٹش انڈيا مين كسي هندوستاني رياست سے آوين
	اشياے پارچه بافي
۵	روئي
۶	اون
	متفرق چيزين
۷	كهاد تمام اقسام كي، جسمين جانورون كي هڈيان نيز ذيل كي كيمياري كهادين داخل هين :— بيسك سليگ، نايٹريٹ آف سوڈا، ميوريٹ آف پوٹاش، سلفيٹ آف پوٹاش، كينيٹ سالٹ، نايٹريٹ آف لايم، كيلسيم ساي آينمائيڈ، اور معدني سوپر فاسفيٹ
۸	گودا لكڑي كا، گوڈر، اور ديگر ايسي چيزين جنسے كاغذ بنتا هو
	۳ — بني هوي چيزين —
	لباس
۹	ورديان اور وردي كا ساز و سامان جو كوي سركاري ملازم اپنے ذاتي استعمال كيواسطے منگاوے
	اسلحه گولي بارود اور فوجي سامان
۱۰	ذيل كے اسلحه، گولي بارود اور فوجي سامان —
	(الف) وه چيزين جو نمبر ۴۵ كے نمبر ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ مين داخل هون جب وه كسي اسلحه نمبر ۱ يا نمبر ۳ كا جزو هون اور اونكے ساتهه اكهٹي بكس مين بند هون

(۳-۳)

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۱

اشياء جنپر محصول معاف هی

نمبر	چيز کا نام
	۳ — بني هوي چيزين -
	(ب) اسلحه جو کسي افسر کي باقاعده وردي کا جزو هون ، جو کوي ڈپلو میٹك يا ملٹري يا نيول يا پوليس کي وردي پهنني کا مجاز هو
	(ج) تلوار ريوالور يا جوڑي پسٹول، جبکه کسي فوجي افسر يا کسي والنٹير پلٹن کے کميشن افسر کے ساتهه هون ، يا جنکے واسطے اوس پلٹن کا کمانڈنٹ جسمين که وه افسر هو ، يا اگر وه افسر کسي پلٹن سے تعلق نه رکهتا هو تو اوس مقام يا ضلع کا کمانڈنگ افسر تصديق کردے که اوس افسر نے اپني وردي کيواسطے منگواے هين
	(د) تلوارين اور ريوالور ، جنکي نسبت انسپکٹر جنرل پوليس تصديق کردين که اونکے ماتحت کسي پوليس افسر کي معمولي وردي کا جزو هين
	(ه) تلوارين ، جو کسي هندوستاني فوجي کميشن افسر کي وردي کا جزو هون
	(و) تلوارين ، جو فوج مين يا والنٹيرون کو انعام مين ديجاوين
	(ز) اسلحه گولي بارود اور فوجي سامان ، جو گورمنٹ آف انڈيا کي اجازت سے کسي هندوستاني رياست کي فوج کے اوس حصه کيواسطے منگوايا جاوے جو امپيريل سروس مين داخل هی
	(ح) مارس ٹيوب اور پيلٹ گولي بارود ، جسکو برٹش اور هندوستاني رجيمنٹون يا والنٹير پلٹنون کے افسر اپنے سپاهيون کي تعليم کيواسطے منگوائين
	کيمياوي چيزين اور ادويه
۱۱	انٹي پليگ سيرم
۱۲	کونين اور دوسرے الکلايڈ سنکونا کے
	لوهے کا سامان اور آلات و اسباب
۱۳	ذيل کے زراعتي آلات اور کلين جو اسطرح بني هوں که آدمي يا جانور کے ذريعه سے چلسکتي هون :— غله دانے اور صاف کرنے ، غله کاٹنے ، بيج توڑنے ، غله اوپر پهنچانے ، بهوسه کاٹنے ، جڑين نکالنے کي کلين ، گهوڑون اور بيلون کا سامان ، هل ، جانورونکے ڈرانيکي چيزين ، زمين جوتنے اور برابر کرنيکي کلين ، گهانس جمع کرنے اور پهٹکنے کي کلين
۱۴	ذيل کا سامان ڈيري جو اسطرح بنا هو که آدمي يا جانور کے ذريعه سے چلسکتا هو :— بالاي بنانے ، دودهه کو اسٹريلائز يا پاسٹيرايز کرنے ، دودهه مين گيس داخل کرنے اور ٹهنڈا کرنے ، مکهن بنانے اور خشك کرنيکي کلين
۱۵	ايسے آلے اور کلين جنکو لوگ بطور جزو اپنے ذاتي سامان کے اپنے همراه لائين اور اپنے پيشه کے کامون مين اونکو في الواقع استعمال کرتے هون
۱۶	پاني اوپر پهنچانے اور شکر بنانيکي کلين اور کولهو ، اور اونکے پرزے ، جو اسطرح بنے هون که آدمي يا جانور کے ذريعه سے چلسکتے هون
	مشينري
۱۷	مشينين ، مع پرزونکے ، جيسا که نمبر ۵۸ مين صراحت کرديگئي هی ، جنکو تاگا بنانے يا کپڑا بننے کي کل کے مالك منگوائين اور کلکٹر کسٹم کا اطمينان هو جاے که وه اوسي کل کيواسطے منگاي گئي هين

(۴-۴)

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۱

اشياء جنپر محصول معاف هي

نمبر	چيز کا نام
	۳ — بني هوي چيزين -
۱۸	ذيل کي چيزين جو سوتي کپڑون کي ساخت مين کام آتي هين - بابن - فورك - هيلڈ - هيلڈ کارڈ - هيلڈنٹنگ نيڈل - ليس - ليگ - پکر (هر طرح کے) - پکنگ بينڈ - پکنگ ليور - پکنگ اسٹک (اوپر اور نيچے کي) - ريڈيلايرز - ريڈ - شٹل - لوم کي کمانيان - اور وفٹ فورک
۱۹	ڈرائينگ ان فريم ' جو کپڑا بننے کي کل کے مالك منگوائين اور کلکٹر کسٹم کا اطمينان هو جاے که وه کپڑا بننے کيواسطے منگاے گئے هين
	دهات
۲۰	گورمنٹ آف انڈيا کے رايج الوقت چاندي ' نکل ' برونز ' اور تانبے کے سکے
۲۱	سونا اور سونيکے سکے
	کاغذ
۲۲	تاجرانه فهرستين اور اشتهارات جو بذريعه پيکٹ پوسٹ ' بك پوسٹ ' يا پارسل پوسٹ کے آئين
	اشياے پارچه بافي
۲۳	سوتي تاگا اور بٹا هوا تاگا نيز سوتي تاگا سينے اور رفو کرنيکا
۲۴	پرانے يا استعمال کيے هوے بورے جوٹ کے
	متفرق چيزين
۲۵	ورک آف آرٹ :— (۱) اسٹيچو اور تصويرين جو کسي پبلک مقام پر پبلک نفع کيواسطے لگائي جاوين (۲) يادگارين پبلك طرز کي جو کسي پبلک مقام پر قايم کيجاوين جنمين وه چيزين بهي داخل هين جو انکي تعمير مين استعمال کيگئي هون يا استعمال کيجاوين خواه وه بے بني هون يا بني هوي هون
۲۶	چهپي هوي کتابين ' جنمين کتابون کي دفتيان داخل هين ' نقشه ' چارٹ ' پلين ' پروف ' موسيقي کي کتابين ' اور قلمي کتابين
۲۷	ذيل کي چيزين جنکوسوتي کپڑون کي کلون کے مالك منگوائين اور کلکٹر کسٹم کا اطمينان هو جاے که وه کپڑا بننے يا تهانون کے گٹهر بنانيکے واسطے استعمال هونگي :— انيلاين بلو ' بايسلفيٹ آف سوڈا ' چينا کلے ' کلورايڈ آف مگنيشيم ' کلورايڈ آف زنك ' ڈرسلين ' اپسم سالٹ ' فرينا ' فرينيا ' فليفل ٹيپنگ ' گلابر سالٹ ' گلوٹينا - گليسرين کي جگهه استعمال هونيوالي چيزين ' هلڈ وارنش ' هوپ آئرن ' هوپ اسٹيل ' ربوٹ گٹهرون کيواسطے ' سوئيان ' سائزنگ پيسٹ ' سائزنگ ريکس ' سوڈا ايش ' اسٹارچ ' وارپ ڈاپ
	۴ — متفرق اور غير ترتيب داده چيزين —
۲۸	زنده جانور هر قسم کے
۲۹	نيچرل سائنس کے نمونے ' جنمين پرانے سکے اور تمغے داخل هين

(5 - ٥)

ضمیمہ ۲ — محصول اشیاے درآمد

حصہ ۲

وہ اشیاء جنپر محصول خاص ریٹ کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام	وزن یا ناپ جس حساب سے محصول لگیگا	شرح محصول
	۱ — کھانے پینے کی چیزیں اور تمباکو—		
	مچھلی		
۳۰	مچھلی نمک لگی ہوئی، تر یا سوکھی .	فی من (۴۰ سیر یا ۸۲ ۲/۷ پونڈ)	ایسا محصول جو ۱۲ آنہ من سے زیادہ نہ ہوگا اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا کے اشتہار کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً مقرر کرسکتے ہیں
	شرابیں		
۳۱	ایل، بیر اور پورٹر	امپریل گیلن یا ۶ کوارٹ بوتلیں .	۴ آنہ ۶ پائی
۳۲	سایڈر اور دیگر مخمر شرابیں . .	ایضاً	ایضاً
۳۳	اسپرٹ جو کھانے پینے کے کام کی نہ رہی ہو	حسب مالیت . . .	۷½ فیصدی
۳۴	خوشبودار اسپرٹ	امپریل گیلن یا ۶ کوارٹ بوتلیں .	۱۸ روپیہ ۱۲ آنہ
۳۵	لکیور، کارڈیل، مکسچر اور دیگر چیزیں جنمیں اسپرٹ ہو—		
	(الف) جب اسپرٹ کا ٹسٹ نہ معلوم ہو .	امپریل گیلن یا ۶ کوارٹ بوتلیں .	۱۴ روپیہ ۱۰ آنہ
	(ب) جب ٹسٹ معلوم ہو . .	ایضاً لندن پروف	۱۱ روپیہ ۴ آنہ
			یہ محصول مطابق کمی بیشی لندن پروف کے گھٹ بڑھ سکتا ہی
۳۶	تمام دیگر اقسام کی اسپرٹ . .	ایضاً	ایضاً
۳۷	شرابیں —		
	شامپین اور دیگر اسپارکلنگ شرابیں جنمیں ۴۲ فیصدی سے زیادہ پروف اسپرٹ نہ ہو . . .	امپریل گیلن یا ۶ کوارٹ بوتلیں .	۴ روپیہ ۶ آنہ
	جملہ دیگر اقسام کی شرابیں جنمیں ۴۲ فیصدی سے زیادہ پروف اسپرٹ نہو	ایضاً	۱ روپیہ بارہ آنہ
	کل اسپارکلنگ اور اسٹل شرابیں جنمیں ۴۲ فیصدی سے زیادہ پروف اسپرٹ ہو اونکا محصول مثل نمبر ۳۶ کے لگیگا		
	شکر		
۳۸	شکر جملہ اقسام کی جسمیں راب اور شکرین کی بنی ہوئی چیزیں داخل ہیں مگر مٹھائیاں داخل نہیں ہیں (دیکھو نمبر ۷۴) . . .	حسب مالیت . . .	۱۰ فیصدی

(7-6)

ضمیمہ ۲ — محصول اشیاے درآمد

حصہ ۲

اشیا جنپر محصول خاص شرح کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام	وزن یا ناپ جس حساب سے محصول لگیگا	شرح محصول
	۱ — کھانے پینے کي چیزین اور تمباکو —		
	دیگر اشیاے خوردنی		
۳۹	نمك (معافي کیواسطے دیکھو نمبر ۲)	في من (۴۰ سیر یا ۸۲۶ پونڈ)	جو محصول اوس نمك پر لگتا ہو جو اوس مقام مین تیار ہوتا ہو جہاں نمك آے
	تمباکو		
۴۰	تمباکو بے بني ہوي	پونڈ	ایك روپیہ
۴۱	سگار و سگرٹ	حسب مالیت . . .	۵۰ فیصدي
۴۲	جملہ دیگر اقسام کي تمباکو بني ہوي .	پونڈ	ایک روپیہ ۸ آنہ
	۲ — کچي یا بے بني چیزین —		
	کویلہ ' کوک ' اور پیٹنٹ فیولل		
۴۳	کویلہ ' کوک ' اور پیٹنٹ فیولل . .	ٹن	۸ آنہ
	تیل		
۴۴	پٹرولیم جسمین نفت اور دیگر تیل داخل ہین جو راک آیل ' رنگون آیل ' برھما آیل ' کروسین آیل ' پرافین آیل ' منرل آئل ' پٹرولین ' گیسولین ' بنزول ' بنزولین ' بنزین ' کے نام سے مشہور ہین اور انکے علاوہ کوي مشتعل تیل جو پٹرولیم ' کویلہ ' شست ' شیل ' پیٹ ' یا کسي اور بٹومنس چیز سے بنتے ہون مگر اقسام ذیل کے پٹرولیم داخل نہین ہین :—	امپریل گیلن . . .	ایك آنہ ۶ پاي
	جسکا فلیشنگ پائنٹ ۲۰۰ درجہ یا زیادہ ہو اور کلکٹر کسٹم کا اطمینان ہوجاے کہ وہ جوٹ یا دیگر ریشہ‌دار چیزونکے باندھنے یا چکنانے کیواسطے استعمال ہوگا		
	جسکا فلیشنگ پائنٹ ۱۵۰ درجہ یا زیادہ ہو اور کلکٹر کسٹم کا اطمینان ہوجاے کہ اوسکا استعمال خاصکر جلانے یا اغراض حفظان صحت کیواسطے ہوگا (دیکھو نمبر ۸۰)		
	۳ — بني ہوي چیزین —		
	اسلحہ گولي بارود اور فوجي سامان		
۴۵	برعایت معافي مندرجہ نمبر ۱۰ — (۱) اسلحہ سواے پستول کے جنمین گیس کي بندوقین ' ہواي		

(7-۷)

ضمیمه ۲ — محصول اشیاے درآمد

حصه ۲

اشیا جنپر محصول خاص شرح کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام	وزن یا ناپ جس حساب سے محصول لگیگا	شرح محصول
	۳ — بني هوي چیزین —		
	بندوقین اور رپفل داخل هین	في عدد	۵۰ روپیه
	(۲) بندوقون کي نالین اکهري یا دوهري	"	۳۰ روپیه
	(۳) پستول	"	۱۵ روپیه
	(۴) پستول کي نالین اکهري یا دوهري	"	۱۰ روپیه
	(۵) مین اسپرنگ اور میگزین اسپرنگ اسلحه کیواسطے جسمین گیس کي بندوقین اور ریفل داخل هین	"	۸ روپیه
	(۶) گن اسٹاک اور بریچ بلاک .	"	۵ روپیه
	(۷) ریوالور سلنڈر هر هر کارتوس کیلیے	"	۲ روپیه ۸ آنه
	(۸) ایکشن ، بریچ بولٹ اور اونکي ٹوپیان ، کاکنگ پیس اور لاک (مزل لوڈنگ اسلحه کیواسطے) . .	"	ایک روپیه ۸ آنه
	(۹) کارتوس بنانے بهرنے اور بند کرنیکي کلین . . .	"	۱۰ روپیه
	(۱۰) کارتوس کي ٹوپیان بنانیکي کلین	"	۲ روپیه ۸ آنه

(مذکورہ بالا شرحون کے ساتھ، بریکٹ میں:) یا ۲۰ فیصدي حسب مالیت یعنے ان دونون مین جو رقم زیادہ هو

پهلي شرط — اشیاے نمبر ۱ لغایت ۱۰ پر محصول ۲۰ فیصدي سے زیادہ نهین لگیگا اگر کوي شخص جو اسلحه رکهنے کا قانوناً مجاز هو اون چیزون کو مناسب مقدار مین اور اپنے نج کے استعمال کیواسطے منگواے

دوسري شرط — اگر اشیاے نمبر ۱ لغایت ۱۰ کو کوي شخص منگواے اور اوس سے کوي دوسرا شخص ، جو اسلحه رکهنے کا قانوناً مجاز هو ، مناسب مقدار مین اور اپنے نج کے استعمال کیواسطے خرید کرے تو منگوانیوالا کلکٹر کسٹم سے درخواست کر سکتا هی که جسقدر محصول ۲۰ فیصدي سے زیادہ لیا گیا هو واپس یا معاف کیا جاے — اور اگر کلکٹر کا اطمینان هوجاے که منگوانیوالا في الحقیقت واپسي یا معافي کا مستحق هی تو بقیه محصول واپس یا معاف کردیا جایگا

(8-۸)

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۲

اشيا جنپر محصول خاص شرح کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام	وزن يا ناپ جس حساب سے محصول لگيگا	شرح محصول
	۳ — بني هوي چيزين —		
۴۶	بارود واسطے توپ ، ريفل ، بندوق ، پستول نيز شکار کيليے . . .	حسب ماليت . . .	۲۰ فيصدي
۴۷	برعايت معاني مندرجه نمبر ۱۰ — جمله چيزين ، سوا اونکے جنکا ذکر نمبر ۴۵ مين هوا ، جو اسلحه يا جزو اسلحه حسب منشاے ايکٹ اسلحه کهي جاسکتي هين (سواے هواي بندوق کي کمانيون کے جنکا محصول مثل لوهے کي چيزون کے نمبر ۹۷ کے بموجب لگيگا) اور کل اوزار اسلحه صاف کرنے اور جوڑنيکے اور کل کلين کارتوس بنانے ، بهرنے ، بند کرنے ، اور ٹوپيان بنانيکي ، ايسے اسلحه کيواسطے جو ريفل دار نه هون ، اور جمله ديگر اقسام کي گولي بارود اور فوجي سامان نيز کوي چيز جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اشتهار کے ذريعه سے گولي بارود يا فوجي سامان اس ايکٹ کي اغراض کيواسطے تجويز کرين . . .	ايضاً . . .	ايضاً
	کيمياي چيزين اور ادويه		
۴۸	افيون مع تمام اوسکے الکلائڈ کے . .	سير (۸۰ توله) . .	۲۴ روپيه
	دهات		
۴۹	چاندي اور چاندي کے سکے ، سوا اونکے جنکا ذکر نمبر ۲۰ اور ۲۹ مين هوا	اونس	۴ آنه
۵۰	چاندي کے ظروف ، روپهلي تار اور تاگا ، اور کل چيزين چاندي کي بني هوي	حسب ماليت . .	۱۵ فيصدي اگر چاندي کي اصل مقدار دريافت هوسکے يا کوي سرٹيفکٹ اوس نمونه کا جو گورمنٹ آف انڈيا مقرر کردے دکهايا جاے جس سے چاندي کي مقدار معلوم هوتي هو تو کلکٹر کسٹم چاندي پر بحساب ۴ آنه اونس اور ۷½ فيصدي اوس فرق پر ليگا جو درميان چاندي کي قيمت بحساب نرخ بازار اور اوس چيز کي اصل قيمت کے نکلے

(۹-۹)

ضمیمه ۲ — محصول اشیاے درآمد

حصه ۲

اشیا جنپر محصول خاص شرح کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام	وزن یا ناپ جس حساب سے محصول لگیگا	شرح محصول
	۳ — بني هوي چیزین —		
	اشیاے پارچه بافي		
۵۱	سوتي تهان ، موزه بنیاین ، اور تاگا ، سوا سینے اور رفو کرنیکے تاگے کے ، اور کل سوتي بني هوي چیزین جو کهین اور درج نهین هین . .	حسب مالیت . .	۳½ فیصدي

حصه ۳

وه اشیا جنپر محصول ۲½ فیصدي مالیت کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام
	(۱) کهانے پینے کي چیزین اور تمباکو —
	غله دالین اور آٹا
۵۲	غله اور دالین تمام اقسام کي ، جنمین ٹوٹا هوا غله اور دالین داخل هین لیکن آٹا داخل نهین هی (دیکهو نمبر ۷۱)
	ولایتي کهانے پینے کي چیزین
۵۳	سرکه پیپون مین
	(۲) کچي اور بے بني چیزین —
	کچے دهات اور پرانا لوها یا اسٹیل
۵۴	پرانا لوها یا اسٹیل
	لکڑي
۵۵	جلانیکي لکڑي
	(۳) بني هوي چیزین —
	کیمیاي چیزین اور ادویه
۵۶	توتیا
	لوهے کي چیزین اور آلات و کلین
۵۷	ٹیلیگراف کے آلات اور سامان ، اور اونکے پرزے ، جنکو کوي ریلوے کمپني منگواے یا اوسکے حکم سے منگواے جائین
	مشینري
۵۸	پرایم موور ، اور اوسکے پرزے ، جنمین بائیلر مع پرزون کے داخل هی — نیز لوکوموٹیو اور پورٹیبل انجن ، اسٹیم رولر ، فایر انجن اور ایسي تمام کلین جنمین پرایم موور چلنے والي کلون سے الگ نه هو سکتا هو داخل هین

(10-1-)

ضمیمه ۲ — محصول اشیاے درآمد

حصه ۳

اشیا جنپر محصول ۲½ فیصدي مالیت کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام
	(۳) بني هوي چیزیں —
	ایسي کلیں یا کلوں کے سٹ جو بذریعه بجلي ' بهاپ ' پاني ' آگ ' یا کسي اور قوت کے جو انسان یا جانور کي قوت نه هو چلتے هون' یا قبل چلاے جانیکے جنکا کسي مقام پر نصب کیا جانا ضروري هو - اسمین تمام اقسام کي بلٹنگ بهي داخل هی
	مشینري کے لفظ مین ایسي کلین اور آلات داخل نهین هین جو آدمي یا جانورون کے ذریعه سے چلتے هون — اور کسي کل کے پرزون سے صرف وهي پرزے مراد هونگے جو اوسکے چلانے کیواسطے ضروري هون اور اپني شکل یا خاصیت کي وجه سے کسي دوسرے کام مین نه آ سکتے هون
	نوٹ — اس نمبر مین ایسي کلین اور پرزے بهي داخل هین جو سواے دهات کے اور چیزون سے بنے هون مگر وه چیزین جو نمبر ۱۷ ' ۱۸ اور ۱۹ مین لکهي گئین داخل نهین هین
	دهات — لوها اور اسٹیل
۵۹	اینگل آیرن
	لوهے کے بار اور سلاخین اور پرنالي دار لوها جسمین گاڑیون کا پرنالي دار لوها داخل هی
	پگ آیرن
	ڑیس بول
۶۰	لوهے یا اسٹیل کے لنگر اور جهازي رسے
	" بیم' جوایسٹ ' کهمبے ' گوڈر ' اسکروپایل' پلون کا سامان ' اور دیگر لوهے یا اسٹیل کي چیزین جو خاصکر تعمیر کے کام کیواسطے منگواي جاوین ' اسمین پشته اور مهري اور چهت بنانیکا سامان بهي داخل هی
	" بولٹ اور نٹ جسمین چهتونکے بولٹ اور نٹ داخل هین
	" هوپ اور اسٹرپ
	" نیل ' ریوٹ ' اور واشر هر قسم کے
	" پایپ اور ٹیوب مع اونکے لوازمات مثلا بنڈ ' بوٹ ' ایلبو ' ٹي ' ساکٹ ' فلینج وغیره
	" ریل ' چئر ' سلیپر ' بیرنگ اور فش پلیٹ ' اسپایک (جنکو ڈاگ اسپایک کهتے هین) سوئچ اور کراسنگ ' (سوا اونکے جو نمبر ۶۳ مین درج هین) نیز لیور باکس ' کلپ ' اور ٹائي بار
	" پتر اور چادرین جمله اقسام کي ' جنمین حلقے اور گول ٹکڑے داخل نهین هین (جنکے واسطے دیکهو نمبر ۱۰۴)
	" تار جسمین فنسنگ کا تار اور تار کي رسي داخل هی مگر تار کي جالي داخل نهین هی (جسکے واسطے دیکهو نمبر ۱۰۴)
۶۱	اینگل اسٹیل
	اسٹیل کے بار اور سلاخین اور پرنالي دار اسٹیل ' جسمین گاڑیون کا پرنالي دار اسٹیل داخل هی
	ڈهلا هوا اسٹیل ' جسمین بلسٹر اور ٹب اسٹیل داخل هی
	اسٹیل کے انگٹ ' بلوم ' بلٹ ' اور اسلیب

(11-11)

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۳

اشيا جنپر محصول ۲½ فيصدي ماليت کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام
	(۳) بني هوي چيزين —
	لوہے اور استيل کے علاوہ دوسرے دهات
۶۲	سيسے کي چادرين چاے کے بکسون کيواسطے
	ريلوے پاينٹ اور رولنگ اسٹاک
۶۳	کل سامان ريل کي پٹريون اور گاڑيون کا يعنے - سلنڈر ' گرڈر ' اور ديگر سامان پل کا ' ريل کي پٹريان ' سليپر ' بيرنگ اور فش پلیٹ ' فش بولٹ ' چئر ' اسپايك ' کراسنگ ' سليپر فاسنر ' سوچ ' انٹرلاکنگ کا سامان ' بريك کا سامان ' کپلنگ اوراسپرنگ ' سگنل ' ٹرن ٹيبل ' وے برج ' انجن ' ٹنڈر ' کيرج اور ويگن ' ٹراور سر ' ٹرولي ' ٹرک ' اور اونکے پرزے - نيز ذيل کي چيزين جب اونکو کوي ريلوے کمپني منگواے يا اوسکے حکم سے منگواي جائين يعنے - کرين ' واٹر کرين ' واٹر ٹينك ' اسٹنڈرڈ ' اور فنسنگ کا تار وغيره
	اس نمبر کي اغراض کيواسطے لفظ " ريلوے " سے کوي ريلوے مراد هي جو ايکٹ ريلوے سنه ۱۸۹۰ کے تابع هو اور اسمين هندوستاني رياستون کي ريلين - نيز وه ٹريموے جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل بذريعه اشتهار مندرجه گزٹ آف انڈيا خاصکر داخل کرين داخل هونگي
	سامان ريلوے صرف وهي چيزين سمجهي جاينگي جو ريلوے کيواسطے ضروري هون اور به سبب اپني شکل يا خاصيت کے کسي دوسرے کام مين نه آسکتي هون
	متفرق چيزين
۶۴	پرنٹنگ اور لتهو گرافي کا سامان يعنے - پريس ' ٹايپ ' سياهي ' براس رول ' کمپوزنگ اسٹك ' امپوزنگ ٹيبل ' لتهو گرافي کے پتهر ' اسٹريو بلاک ' رولر مولڈ ' رولر فريم اور اسٹاک ' رولر کمپوزيشن ' اسٹنڈنگ اسکرو ' هاٹ پريس ' پرفوريٹنگ مشين ' گولڈ بلاکنگ پريس ' اسٹريوٹايپ کا سامان ' ميٹل فرنيچر ' کاغذ موڑنيکي کلين ' صفحه کاٹنے اور نمبر ڈالنے کي کلين - مگر کاغذ داخل نہين هی (اسکے واسطے ديکھو نمبر ۱۰۶)
۶۵	ريلك ' چاے کي پتيان سکهانيکے کيواسطے
۶۶	جهاز وغيره اندرون ملك کي جهاز راني کيليے جسمين اسٹيمر ' لانچ ' بوٹ ' اور بارج داخل هين ' خواه وه مسلّم يا ٹکڑے ٹکڑے منگاے جائين
۶۷	چاے کے بکس دهات يا لکڑي کے ' خواه وه مسلّم يا ٹکڑے ٹکڑے منگاے جائين ' مگر کلکٹر کسٹم کا اطمينان هو جانا چاهيے که چاے بند کرنيکے واسطے منگاے گئے هين

حصه ۴

وه اشيا جنپر محصول ۷½ فيصدي ماليت کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام
	(۱) کهانے پينے کي چيزين اور تمباکو —
	مچهلي
۶۸	مچهلي جسمين نمکين مچهلي داخل نہين هی (ديکهو نمبر ۳۰)

((12 - ۱۲))

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۴

اشيا جنپر محصول ۷½ فيصدي ماليت کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام
	(۱) کهانے پينے کي چيزين اور تمباکو —
۶۹	مچهلي کا معدہ جسمين سناکالي ، سوزيل ، اور شارک فن ، داخل هين
	پهل اور ترکاريان
۷۰	پهل اور ترکاريان جمله اقسام کي تازہ ، خشک ، نمکين ، يا مربے
	داليں غله اور آٹا
۷۱	ميدہ
	ولايتي کهانے پينے کي چيزين
۷۲	ولايتي کهانے پينے کي چيزين جمله اقسام کي ، جسمين پيپه کا سرکه داخل نهين هى (ديکهو نمبر ۵۳)
	گرم مصالحه
۷۳	گرم مصالحه جمله اقسام کا
	شکر
۷۴	انگريزي مٹهائيان
	چاے
۷۵	چاے
	ديگر اقسام کهانے پينے کي چيزين
۷۶	کافي
۷۷	ديگر اقسام کي کهانے پينے کي چيزين جنکا ذکر کسي دوسرے نمبر مين نهين هى
	(۲) کچي اور بے بني چيزين —
	گوند رال اور لاکهه
۷۸	گوند ، رال ، اور لاکهه جمله اقسام کے
	کچي دهات
۷۹	کچي دهات جمله اقسام کے
	تيل
۸۰	تيل جمله اقسام کے خواہ حيواني يا معدني يا نباتي هون مگر جوهر نه هون - اور پٹروليم ، حسب تعريف مندرجه نمبر ۴۴ ، داخل نهين هى مگر ذيل کا پٹروليم داخل هى :—
	جسکا فليشنگ پوائنٹ ۲۰۰ درجه يا زيادہ هو اور کلکٹر کسٹم کا اطمينان هوجاے که وہ جوٹ يا ديگر ريشه‌دار چيزون کے باندهنے يا چکنانے کيواسطے استعمال هوگا

(13 - ۱۳)

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۴

اشيا جنپر محصول ۷½ فيصدي ماليت کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام
	(۲) کچي اور بے بني چيزين —
	جسکا فليشنگ پوائنٹ ۱۵۰ درجه يا زياده هو اور کلکٹر کسٹم کا اطمينان هوجاے که اوسکا استعمال خاصکر جلانے يا اغراض حفظان صحت کيواسطے هوگا
	تخم
۸۱	تخم جمله اقسام کے ، جسمين وه تيل والے تخم داخل نهين هين جو برٹش انڈيا مين براه سمندر کسي هندوستاني رياست سے آوين (ديکهو نمبر ۴)
	چربي اور موم
۸۲	چربي هر قسم کي اور موم جمله اقسام کا ، جسکا ذکر کسي دوسرے نمبر مين نهين هي
	اشياے پارچه بافي
۸۳	ريشم کا کچرا اور کچا ريشم ، جسمين کويا داخل هي ، اور کچا فليکس اور همپ اور جوٹ اور کل ديگر بے بنی اشياے پارچه بافي ، جنکا ذکر کسي دوسرے نمبر مين نهين هي
	لکڑي
۸۴	لکڑي جمله اقسام کي ، جسکا ذکر کسي اور نمبر مين نهين هي ، جسمين کل قسم کي آرايشي لکڑيان داخل هين
	متفرق چيزين
۸۵	بيت
۸۶	کوڑيان اور گهونگے
۸۷	هاتهي دانت بے بنا هوا
۸۸	جواهرات اور موتي بے جڑے هوے
۸۹	کل دوسري کچي يا بے بني چيزين جنکا ذکر دوسرے مقام پر نهين هي
	(۳) بني هوي چيزين —
	لباس
۹۰	پهننے کے کپڑے جنمين هوزيري ، بوٹ اور شوز ، اور فوجي اور ديگر ورديان اور لوازمات داخل هين مگر وه ورديان اور لوازمات جنپر نمبر ۹ کي رو سے محصول معاف هي ، اور چاندي کے تار داخل نهين هين (اسکے واسطے ديکهو نمبر ۵۰)
	اسلحه گولي بارود اور فوجي سامان
۹۱	اکسپلوسيو (بهک سے اڑ جانيوالي چيزين) مثلا بارود ، جلاٹين ، ڈائنا مايٹ ، روبرايٹ ، ٹونايٹ ، اور ديگر اقسام کي اڑانيوالي چيزين جنمين ڈيٹونيٹر اور بلاسٹنگ فيوز داخل هين

(14 - ۱۴)

ضميمہ ۳ — محصول اشياے درآمد

حصہ ۴

اشيا جنپر محصول ۷½ فيصدي ماليت کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام
	(۳) بني هوي چيزين —
	گاڑيان
۹۲	گاڑيان جسمين موٹرکار، موٹر سايکل، موٹر ويگن، بايسکل، ٹرايسکل، جنرکشا، ہاتھہ چير، پرامبولينٹر، ٹرک، وهيل بيرو، اور کل اقسام کي گاڑيان اور اونکے پرزے داخل هين
	کيميائي چيزين اور ادويه
۹۳	کيميائي چيزين اور ادويه جمله اقسام کي جنکي تصريح کسي دوسرے نمبر مين نهين هي
	کٹلري، لوهے کي چيزين، آلات اور اوزار
۹۴	کلاک اور واچ اور اونکے پرزے
۹۵	کٹلري
۹۶	الکٹرو پليٹ کي هوي چيزين
۹۷	لوهے کي چيزين اور اوزار جمله اقسام کے، جنکي تصريح کسي اور جگهہ نهين هي
۹۸	کل ديگر اقسام کے آلات و اوزار اور لوازمات اور کلين اور اونکے پرزے جنکي تصريح کسي دوسري جگهہ نهين هي
	رنگ
۹۹	رنگنے کي چيزين جمله اقسام کي اور پينٹ اور کلر اور مصوري کا سامان هر قسم کا
	فرنيچر اور ديگر لکڑي کي بني هوي چيزين
۱۰۰	فرنيچر، الماريان، اور کل ديگر لکڑي کي بني هوي چيزين، جنکا ذکر کهين اور نهين هي
	شيشے اور روغني مٹي کے برتن
۱۰۱	شيشه اور شيشه کے برتن جمله اقسام کے، چيني اور جاپاني برتن، ليکر کي هوي چيزين، روغني مٹي کے برتن چيني اور پورسلين کے برتن
	چمڑے اور کهالين اور چمڑا
۱۰۲	چمڑے اور کهالين جنکا ذکر اور کهين نهين هي، چمڑا اور چمڑے کي چيزين هر قسم کي، جنکا ذکر کهين اور نهين هي
	مشينري
۱۰۳	کلين اور اونکے پرزے، يعنے ايسي کلين جو آدمي يا جانور کے ذريعه سے چلتي هون
	دهات — لوها اور اسٹيل
۱۰۴	لوها اور اسٹيل اور اونکي بني هوي چيزين جمله اقسام کي، جنکا ذکر کهين اور نهين هي
	دوسرے دهات
۱۰۵	سواے لوهے اور اسٹيل کے هر قسم کے دهات اور اونکي بني هوي چيزين، جنکا ذکر کهين اور نهين هي

(15 - ۱۵)

ضميمه ۲ — محصول اشياے درآمد

حصه ۴

اشيا جنپر محصول ½۷ فيصدي ماليت کے حساب سے لگيگا

نمبر	چيز کا نام
	(۳) بني هوي چيزين —
	کاغذ ، دفتيان ، اور استيشنري
۱۰۶	کاغذ اور اشيا جو کاغذ ، پاپيه ميشے ، پيسٹ بورڈ ، ملبورڈ اور کارڈ بورڈ سے بني هون ، جمله اقسام کي ، اور استيشنري جسمين رول کيے هوے اور چهپے هوے فارم اور اکونٹ بک ، اور قلمي کتابين ، ليبل ، اشتهارون کے سرکلر ، هر قسم کي جنتريان اور کلنڈر اور کرسمس ، ايسٹر اور ديگر اقسام کے کارڈ ، نيز ردي اور پرانے اخبار جو پيکنگ مين کام آتے هين داخل هين مگر تاجرانه فهرستين اور اشتهار جو بذريعه پيکيٹ ، بک ، يا پارسل پوسٹ کے بهيجے جارين داخل نهين هين (ديکهو نمبر ۲۲)
	اشياے پارچه بافي
۱۰۷	تاگے اور اشياے پارچه بافي حسب ذيل :—
	فليکس ، بٹا هوا اور تاگا ، اور فليکس کي بني هوي چيزين
	هيبر ڈيشري ، اور مليبري
	همپ کي بني هوي چيزين
	موزه بنيائين ، جسمين سوتي موزه بنيائين داخل نهين هي (ديکهو نمبر ۵۱)
	جوٹ ، بٹا هوا اور تاگا ، اور جوٹ کي بني هوي چيزين ، جسمين پرانے اور استعمال کيے هوے بورے داخل نهين هين (ديکهو نمبر ۲۴)
	ريشمي تاگا اور ريشم کا کچرا وغيره ، ريشمي کپڑونکے تهان ، اور ديگر ريشمي چيزين
	اون ، بنے کا اون ، اور اون کي بني هوي چيزين ، جسمين فلٹ بهي داخل هي
	جمله اقسام کے تاگے اور اشياے پارچه بافي جنکا ذکر کهين اور نهين هي
	متفرق چيزين
۱۰۸	ورک آف آرٹ ، سوا اونکے جنکا ذکر نمبر ۲۵ مين هي
۱۰۹	برش اور جهاڑو
۱۱۰	سامان عمارت و انجنيري جسمين اسفلٹ ، اينٹين ، سمنٹ ، کهريا ، چونا ، روغني نل ، ٹايل اور کل اقسام کا سامان عمارت و انجنيري داخل هي جسکا ذکر کهين اور نهين هي
۱۱۱	مومي بتيان
۱۱۲	رسي ، ڈوري ، اور سٹلي ، نباتي چيزون سے بني هوي
۱۱۳	آتشبازي
۱۱۴	فرنيچر اور ديگر سامان ، هر قسم کے جهازون کيواسطے
۱۱۵	هاتهي دانت کي بني هوئي چيزين

(۱۴ - 16)

ضمیمہ ۲ — محصول اشیاے درآمد

حصہ ۴

اشیا جنپر محصول ۷½ فیصدی مالیت کے حساب سے لگیگا

نمبر	چیز کا نام
	(۳) بنی ہوي چیزین —
۱۱۶	جڑاو چیزین اور جواہرات ' جسمین سونے کے ظروف اور دیگر سونے کي بني ہوي چیزین داخل ہین ' مگر چاندي کے ظروف اور دیگر چاندي کي بني ہوي چیزین داخل نہین ہین (دیکھو نمبر ۵۰)
۱۱۷	دیاسلاي
۱۱۸	چٹائیان اور چٹاي کے تھان
۱۱۹	کھلي
۱۲۰	موم جامہ اور فرش کے کپڑے
۱۲۱	انجن اور بوایلر کا پیکنگ' جملہ اقسام کا - جسمین اون چیزون کا پیکنگ داخل نہین ہی جنکا ذکر نمبر ۵۸ اور ۶۳ مین ہی
۱۲۲	خوشبویات ' جسمین خوشبودار اسپرٹ داخل نہین ہی (دیکھو نمبر ۳۳)
۱۲۳	پچ ' تارکول ' اور ڈامر
۱۲۴	پالشین اور دیگر مرکبات
۱۲۵	پرنٹس ' انگریونگ ' اور تصویرین' جنمین فوٹو گراف اور پکچر پوسٹ کارڈ داخل ہین
۱۲۶	ربر ٹایر' موٹرکار اور موٹر بایسکل کے واسطے ' نیز ربر ٹیوب اور دیگر اشیا ربر سے بني ہوي ' جنکا ذکر اور کہین نہین ہی
۱۲۷	سگار پینے کا سامان ' جسمین تمباکو داخل نہین ہی (دیکھو نمبر ۴۰ لغایت ۴۲)
۱۲۸	صابن
۱۲۹	اسٹارچ اور فرینا
۱۳۰	پتھر اور سنگ مرمر' اور اوس کي بني ہوي چیزین
۱۳۱	سنگھار کا سامان جسکا ذکر کہین اور نہین ہی
۱۳۲	کھلونے ' تاش ' اور گیمس اور اسپورٹ کا سامان
۱۳۳	چھتریان ' جسمین پارا سول اور سنشید داخل ہین' اور چھتریونکا سامان
۱۳۴	تمام دوسري اشیا بني ہوي جنکا ذکر اور کہین نہین ہی
	(۴) — متفرق اور غیر مرتب چیزین —
۱۳۵	مونگا
۱۳۶	چارہ اور چوکر
۱۳۷	کل دیگر اقسام کي چیزین جنکا ذکر اور کہین نہین ہی ' جنمین وہ چیزین بھي داخل ہین جو بذریعہ ڈاک منگاي جاتین

(17 - ۱۷)

ضمیمہ سوم (ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۴) — محصول اشیاے برآمد

نمبر	چیز کا نام	بحساب	شرح محصول روپیہ	شرح محصول آنہ
	جوٹ سواے بملي پاٹم جوٹ کے —			
۱	کچا جوٹ —		روپیہ	آنہ
	(۱) کٹنگ	في گٹھہ ۴۰۰ پونڈ . .	—	۱۰
	(۲) دیگر اقسام کا . . .	" " . .	۲	۴
۲	جوٹ کي بني هوي چيزيں جبکہ بطور غلاف یا بورے کے دوسرے مال کے لیئے استعمال میں نہ آویں			
	(۱) سیکنگ	في ٹن یعنے ۲۲۴۰ پونڈ .	۱۰	—
	(۲) هیسین اور کل دیگر بني هوي چیزیں جوٹ کي، جنکا ذکر اور کہیں نہیں هی . .	" " . .	۱۶	—
	چانول			
۳	چانول چھلکا اترا هوا یا بغیر چھلکا اترا هوا، جسمیں چانول کا آٹا داخل هی لیکن چانول کا چوکر اورگردا داخل نہیں هی، جسپر محصول معاف هی	في هندوستاني من (۴۰ سیر یا ۸۲ ۶/۷ پونڈ) . . .	—	۳
	چاے			
۴	چاے	في ۱۰۰ پونڈ . . .	۱	۸

ضمیمہ دوم (ایکٹ هذا)

متعلق منسوخي قوانین

(دیکھو دفعہ ۵)

نمبر	سنہ	مختصر نام	مقدار منسوخي
۸	۱۸۷۸	ایکٹ سي کسٹمس ۱۸۷۸	دفعہ ۲۲ جہانتک کہ ارسکا تعلق اس ایکٹ سے هی
۳	۱۸۹۶	ایکٹ ترمیم کنندہ محصول پرمٹ سنہ ۱۸۹۶ . .	کل ایکٹ
۸	۱۹۱۰	ایضاً سنہ ۱۹۱۰ . .	ایضاً
۶	۱۹۱۱	ایضاً سنہ ۱۹۱۱ . .	ایضاً
۱۷	۱۹۱۴	دوسرا منسوخ اور ترمیم کرنیوالا ایکٹ سنہ ۱۹۱۴ . .	ضمیمہ اول میں جو اندراج ایکٹ محصول پرمٹ سنہ ۱۸۹۳ کے متعلق هی

اے - پي مدیمین

سکریٹري گورمنٹ هند

S. . P. I.— 241 L. D.—12-5-16. 725.

dieu et mon droit

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

لاهور - جولائی مهینے کی ۱۴ تاریخ سنه ۱۹۱۶ع - یوم جمعه

چوتھا حصه

ترجمهٔ ایکٹ‌هاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت محتشم‌الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغهٔ لیجسلیٹو

ایکٹ مندرجهٔ ذیل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۱۴ جون سنه ۱۹۱۶ع کو جناب محتشم‌الیه کي پیشگاه سے منظور کیا گیا - اور اِس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیا جاتا هی

نمبر ۴ سنه ۱۹۱۶ع

Ordinance No. IV of 1916.

آرڈننس نمبر ۴ سنه ۱۹۱۶

[مصدرہ ۱۴ جون سنه ۱۹۱۶]

آرڈننس بغرض حصول اختيار نسبت بند کرنے يا محدود کرنے درآمد و برآمد مال کے برٹش انڈيا مين

چونکه ايک ضرورت شديد پيدا هوگئي هی جس سے ضروري سمجها گيا که برٹش انڈيا مين مال کي درآمد و برآمد بند کرنے يا محدود کرنے کے متعلق مزيد اختيار حاصل کيا جاے - لهذا حسب اختيار زير دفعه ۷۲ ايکٹ گورمنٹ آف انڈيا سنه ۱۹۱۵ (سال جلوس ۵ و ۶ جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند ذيل کا آرڈننس صادر اور جاري فرماتے هين :—

مختصر نام اور دايره نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جايز هی اس آرڈننس کا نام مال کي درآمد اور برآمد کا آرڈننس سنه ۱۹۱۶ رکها جاے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈيا مين هوگا

تعريفات

دفعه ۲ — اس آرڈننس مين - " برآمد " سے مراد هی مال برٹش انڈيا کے باهر ليجانا خواه براه تري يا خشکي - اور " درآمد " سے مراد هی مال برٹش انڈيا مين لانا خواه براه تري يا خشکي

مال کي درآمد و برآمد بند کرنے يا محدود کرنے کا اختيار

دفعه ۳ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختيار حاصل هی که اعلان گزٹ آف انڈيا کے ذريعه سے درآمد يا برآمد جمله يا کسي مال يا قسم مال کي ' خواه وه کسي ملک يا جگهه سے منگايا جاے يا کسي ملک يا جگهه مين بهيجا جاے يا کسي شخص يا طبقه اشخاص سے منگايا جاے يا کسي شخص يا طبقه اشخاص کو بهيجا جاے ' کسي طريقه سے جو اعلان مين مقرر کرديا جاے خواه بالکل بند کردين يا اوسکو محدود کردين

ايکٹ محصول بحري سنه ۱۸۷۸ کا تعلق

دفعه ۴ — جب دفعه ۳ کے کسي اشتهار سے درآمد يا برآمد کسي مال کي بند کرديجاے يا محدود کيجاے تو وه مال ايسا سمجها جايگا جسکي درآمد يا برآمد دفعه ۱۹ ايکٹ محصول بحري سنه ۱۸۷۸ (نمبر ۸ سنه ۱۸۷۸) کے ذريعه سے رک گئي يا محدود هوگئي - پس بنابران ايکٹ مذکور کي دفعات اوس مال سے متعلق هونگي

مگر شرط يه هی که تصفيه ضبطي مال کي کارروائي مين ' جسکي نسبت اس آرڈننس کي رو سے کوئي اشتهار ديا جاے ' وه مال ايسا سمجها جايگا جسکي درآمد يا برآمد حسب مذکوره بالا رک گئي يا محدود هوگئي هو - تاوقتيکه اسکے خلاف نه ثابت کيا جاوے

(۲-2)

سرسري کارروائي وصولي زر بانڈ کے متعلق

دفعه ۵ — (۱) جب کسي شرط کي تعميل جايز کيواسطے جو حسب اختيار زير دفعه ۳ عايد کيگئي هو ' کوئي بانڈ تحرير پاوے تو وه افسر جسکے حق مين بانڈ تحرير هوا هو يا اوسکا جانشين ' اگر اس امر کا اطمينان اوسکو هو جاوے که بانڈ ضبط هوگيا ' اوس شخص کو جسنے بانڈ تحرير کيا هو حکم ديگا که وجه دکھاوے که رقم مندرجه بانڈ وه کيون نه ادا کرے

(۲) اگر افسر مذکور کي راے مين کافي وجه نه دکھائي جاوے اور زر تاوان نه ادا کيا جاوے تو افسر مذکور کو علاوه ديگر قانوني چاره جوئيون کے اختيار هوگا که رقم مذکوره کو مثل بقايا مالگذاري کے وصول کرلے - اور اس غرض سے اوسکو وه سب اختيارات حاصل هونگے جو کلکٹر کو کسي ايکٹ مالگذاري نافذالوقت کے بموجب ' جو اوس صوبه مين نافذ هو جسمين بانڈ تحرير پايا هو ' حاصل هون

بعض اشتهارات زير ايکٹ محصول بحري اس آرڈننس کے بموجب جاري شده سمجھے جائينگے

دفعه ۶ — جمله اشتهارات جو دفعه ۱۹ ايکٹ محصول بحري (نمبر ۸ سنه ۱۸۷۸) کے بموجب بعد ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ جاري هوے هون اور اس آرڈننس کے نفاذ کيوقت جاري هون اونکي نسبت سمجھا جايگا که دفعه ۳ کے بموجب جاري هوے تھے - اور جو کارروائي تاريخ مذکوره کے بعد عمل مين آئي هو ' جو بصورت نفاذ اس آرڈننس کے جايز هوتي ' اس آرڈننس کي رو سے جايز گرداني جاتي هے

چمسفورڈ

وائسراے و گورنر جنرل هند

اے - پي مڈيمين

سکريٹري گورمنٹ هند

S. G. P. I.—118 L. D.—5-7-16. 725.

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - جولائی مهینے کی ۲۸ تاریخ سنه ۱۹۱۶ع - یوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ ایکٹ‌هاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت محتشم‌الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغهٔ لیجسلیٹو

ایکٹ مندرجهٔ ذیل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۲۷ جون سنه ۱۹۱۶ع کو جناب محتشم‌الیه کي پیشگاه سے منظور کیا گیا - اور اس تحریر کی رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیا جاتا هی

نمبر ۵ سنه ۱۹۱۶ع

Ordinance No. V of 1916.

آرڈننس نمبر ٥ سنه ۱۹۱۶

[مصدرۂ ۲۷ جون سنه ۱۹۱۶]

آرڈننس بغرض روکدینے یا اختیار مین رکھنے اوس تجارت کے جو دشمن باشندہ سلطنت غیر اور دشمن کے فرم یہان چلاتے ہون ' اور دیگر اغراض کیواسطے

چونکه ایك ضرورت شدید پیدا هوگئي هی جس سے ضروري سمجھا گیا که ایسا اختیار حاصل کیا جاے جو بغرض روکنے یا اختیار مین رکھنے اوس تجارت کے جو دشمن باشندہ سلطنت غیر اور دشمن کے فرم اس ملك مین چلاتے هون ضروري هی •

لہذا حسب اختیار زیر دفعه ۷۲ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنه ۱۹۱۵ (سال جلوس ٥ و ٦ جارج پنجم باب ٦١) نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند ذیل کا آرڈننس صادر اور جاري فرماتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جایز هی اس آرڈننس کا نام دشمن کے ساتھه تجارت کا آرڈننس مصدرہ سنه ۱۹۱۶ رکھا جاے

تعریفات

دفعه ۲ — اس آرڈننس مین —

لفظ " کمپني " سے کوي کمپني ' فرم ' ایسوسي ایشن ' یا جماعت اشخاص مراد هی عام اس سے که اوسکي بحیثیت کمپني رجسٹري هوي هو یا نهوي هو

" دشمن باشندہ سلطنت غیر " سے اوس ملك کا رهنے والا مراد هی جس سے اور اعلیحضرت ملك معظم سے بالفعل جنگ چھڑي هوي هی ' اور اس لفظ مین کوي کمپني داخل هی جو بموجب قواعد اوس ملک کے قایم هوي هو اور اوس ملك کا بادشاہ یا گورمنٹ بھي داخل هی

" دشمن فرم " سے ذیل مین سے کوي مراد هی :—

(الف) کوي دشمن باشندہ ملك غیر جو بالفعل کوي آفس یا اجنسي یا کار بار کا مقام برٹش انڈیا مین رکھتا هو یا بعد ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کے کسیوقت رکھتا تھا

(ب) کوي ایسي کمپني جسکا کوي شریك یا عہدہدار ایك دشمن باشندہ ملك غیر هو ' یا بتاریخ ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کوي دشمن باشندہ ملك غیر اوسکا کوي شریک یا عہدہدار تھا ' اور جسکا کوي آفس یا اجنسي یا مقام کاربار برٹش انڈیا مین هو یا تاریخ مذکور کے بعد کسیوقت رها هو

(ج) کوي شخص یا کمپني جو ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کے بعد سے برٹش انڈیا مین کوي کاربار کرتا هو یا کرتا تھا اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کي راے مین وہ کار بار بوجه اپني نوعیت کے یا اون اشخاص کے جو اوسکو چلاتے هون یا چلاتے تھے یا اسکے سوا کسي دوسري وجه سے کسي دشمن باشندہ ملك غیر کے قبضه و اختیار

(۲ - 2)

مین هو یا رها هو یا عموماً باشندگان مذکور یا کسي طبقه باشندگان مذکور یا کسي خاص باشنده مذکور کے فایده کیواسطے جاري هو یا جاري رها هو

دفعه ۳ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که عام یا خاص حکم کے ذریعه سے انسپکٹر مقرر کرین واسطے دیکھنے اور تجویز کرنے اس امر کے که آیا کوي کاربار حسب منشاے آرڈننس هذا کسي دشمن فرم کے ذریعه سے چلایا جاتا هی یا چلایا جاتا تها یا نهین

انسپکٹر مقرر کرنے کا اختیار

(۲) انسپکٹر کو اختیار هی که اپنے سامنے کسي شخص کو طلب کرے جسکي نسبت وه یقین رکھتا هو که کاربار مذکور کي نوعیت یا اوسکے معاملات یا جایداد کے متعلق ' نیز اون لوگون کے حالات ماسبق اور قومیت کے متعلق جو کاربار کو چلاتے هون یا چلاتے تهے یا جنکے اختیار مین کاربار رها هو ' وه واقفیت رکھتا هی اور اطلاع دیسکتا هی

(۳) انسپکٹر ایسے شخص کا بیان بحلف لیسکتا هی اور اوسکے جوابات قلمبند کرکے اوسپر اوسکے دستخط لیلیگا

(۴) انسپکٹر کو یه بهي اختیار هی که ایسے شخص سے کوي کاغذات پیش کراے جو اوسکے قبضه و اختیار مین هون اور کاربار مذکور سے یا اوسکے چلانیوالون یا علاقه رکھنے والون سے کسي نهج سے تعلق رکھتے هون

(۵) اگر کوي شخص جو اسطرح طلب کیا جاے انسپکٹر کے سامنے وقت مقرره پر حاضر هونیسے انکار کریگا انسپکٹر اوسکو گرفتار کراکے اپنے سامنے اظهار کیواسطے بلا سکتا هی

(۶) اگر کوي شخص کسي سوال کا جواب دینے یا کسي کاغذ کے پیش کرنے سے انکار کریگا ' جسکے پوچھنے یا طلب کرنے کا انسپکٹر دفعه هذا کے بموجب مجاز هو ' تو اوس شخص کو چھه ماه کي قید یا ایک هزار روپیه جرمانه یا دونون سزائین هونگي

دفعه ۴ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل امور ذیل کي نسبت حکم صادر فرماسکتے هین :—

کاربار روکدینے یا محدود کرنے یا فرم کو بند کردینے کا اختیار

(الف) کسي دشمن فرم کي نسبت حکم دینا که وه کاربار نکرنے پاوے اور اگر کرے تو صرف اون شرایط کیسانهه کرنے پاوے جو حکم مین مقرر کردیجائینگي - یا

(ب) فرم بند کرادینے کي نسبت حکم دینا

اور یه بهي اختیار هی که اگر کسي صورت مین حکم زیر ضمن (الف) صادر هوا هو تو اگر قرین مصلحت سمجها جاے تو کسي وقت اوسکي نسبت حکم زیر ضمن (ب) صادر فرمائین

(۲) هر حکم جو ضمن (۱) کي رو سے صادر هوگا اعلان کي صورت مین گزٹ آف انڈیا مین مین شایع هو جایگا

(۳) اگر کوي شخص کسي حکم کي ' جو دفعه هذا کي رو سے صادر هو ' خلاف‌ورزي کریگا اوسکو ایک سال کي قید اور جرمانه بهي هوگا

(۴) گو که لڑائي ختم بهي هو جاے مگر احکام زیر دفعه هذا اوسوقت تک جاري رهینگے جب تک نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اونکو صدور حکم کے ذریعه سے منسوخ نکرین

(3-۳)

دفعه ۵ — (۱) اگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کسي فرم کے بند کردینے کا حکم آرڈننس هذا کے بموجب صادر فرمائین تو گزٹ آف انڈیا مین شایع هوجانے کے بعد اوس کا وهي اثر هوگا جو زیر ایکٹ کمپني هند (ایکٹ ۷ سنه ۱۹۱۳) کسي عدالت کے جاري کیے هوے حکم کا هوتا هی - چنانچه ایکٹ مذکور کي وه دفعات جو عدالت کے حکم سے کاربار بند کیے جانیسے سے متعلق هین اوس فرم سے بهي متعلق هونگي ' سوا اوسکے که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کسي عام یا خاص حکم کے ذریعه سے جو شرایط و ترمیمات و مستثنیات و اصلاحات مقرر کردین یا کوي دوسرے قواعد متعلق بند کرنے کاربار کے مقرر کرین تو کاربار بند کرنے کي کل کارروای اونهین شرایط و ترمیمات و اصلاحات یا اوسي مقررہ ضابطه کے بموجب عمل مین آیگي

فرم بند کرنے کا حکم

جو کاربار اس آرڈننس کے بموجب بند کیا جاے اوسکي اغراض کیواسطے تمام وه اختیارات جو ایکٹ مذکور کے بموجب عدالت کو حاصل هین نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو ' یا جس حاکم کو وه اس بارہ خاص مین مقرر کرین ' حاصل هونگے

نیز یه که جسقدر جایداد اوس کاربار کي هوگي اور جسقدر روپیه کاربار سے وصول هوگا اوسکي نسبت اون قواعد کے بموجب کارروای کیجایگي جو نواب گورنر جنرل بهادر اس بارہ خاص مین وضع فرماین

(۲) جب کوي حکم اس آرڈننس کي رو سے متعلق بند کرنے کسي کاربار کے صادر هو تو جب تک حکم مذکور نافذ رهے وه فرم جسکا وه کاربار هو یا کوي اور شخص کوي دوسري کارروای اوسي قسم کي یا جس سے حکم مذکور کے اجرا مین مزاحمت واقع هو اپني طرفسے کرنے یا شروع کرنیکا مجاز نهوگا

دفعه ۶ — اگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو دریافت هو که جنگ کے قبل یا اثناے جنگ مین کوي ایسا معاهده کسي دشمن باشنده ملک غیر یا کسي دشمن فرم کیساتهه یا اوسکي طرفسے کیا گیا هی ' یا کوي ایسا انتقال نامه جایداد منقوله یا غیر منقوله کا اثناے جنگ مین باشنده یا فرم مذکور نے کیا یا اوسکے نام پر هوا هی ' جو پبلک فایدہ کے خلاف هی یا قانون سے گریز کرنیکي غرض سے کیا گیا تها ' تو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل حکم کے ذریعه سے ایسے معاهدے کو بلا کسي شرایط کے یا ایسي شرایط کیساتهه جو معتشم الیه مناسب سمجهین منسوخ کرسکتے هین یا ایسے انتقال نامه کو کلاً یا جزاً باطل قرار دیسکتے هین یا منتقل الیه پر جو شرایط مناسب سمجهین عاید کرسکتے هین

ایسے معاهدے اور انتقال نامے جو پبلک فایدہ کے خلاف هون

دفعه ۷ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که جب کبهي ایسا کرنا قرین مصلحت سمجهین تو کسي جایداد منقوله یا غیر منقوله کي نسبت حکم دیسکتے هین که وه کسي کسٹوڈین مقررہ زیر ایکٹ نمبر ۱۴ سنه ۱۹۱۵ کو تفویض کي جاے ' یا اوسکا حق انتقال کسٹوڈین کو دیدیا جاے ' اگر جایداد مذکور کسي دشمن باشنده ملک غیر یا کسي دشمن فرم یا کسي ایسے شخص یا کمپني کي ملک هو یا اوسکے انتظام مین هو یا اوسکے پاس کسي ایسے شخص یا کمپني کیلیئے یا اوسکي طرفسے بطور امانت یا کسي اور طور پر رکهي هو جو کسي ایسي سلطنت کي قلمرو مین سکونت رکهتا یا کاربار کرتا هو جو ملک معظم سے برسر جنگ هو - اور معتشم الیه کو اختیار هی که حکم مذکور یا کسي حکم مابعد کي

کسٹوڈین کو تفویض جایداد

(۴-4)

رو سے کسٹوڈین کو جایداد کے فروخت کرنے یا اوسکا انتظام کرنے یا اوسکے متعلق کوئی اور کارروائی کرنیکی بھی اجازت دین جیسا کہ محتشم‌الیہ کو مناسب معلوم ہو

(۲) حکم تفویض جو دفعہ ہذا کی رو سے جاری ہوگا ' باوجود موجودگی کسی قانون کے جو اوسکے خلاف واقع ہو ' اس امر کیلیئے کافی ہوگا کہ جو جایداد یا حق انتقال حکم مذکور مین درج ہو وہ کسٹوڈین کو تفویض ہوجاے جسکے واسطے کسی دوسرے کاغذات کی ضرورت نہوگی

(۳) اگر کسٹوڈین اون اختیارات کی رو سے جو اوسکو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرفسے حاصل ہین کسی کمپنی کے سرمایہ کے حصے یا اسٹاک یا کفالتین فروخت کرنا چاہے تو کمپنی مذکور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری سے اون حصون اسٹاک یا کفالتون کو خود خرید سکتی ہی گو کہ کوئی اور قانون یا خود قواعد کمپنی اسکے خلاف ہون - اور ان حصون اسٹاک یا کفالتون کو وقتاً فوقتاً پھر جاری کرسکتی ہی

(۴) کسی جایداد کا از طرف کسٹوڈین منتقل کیا جانا منتقل‌الیہ اور کسٹوڈین دونون کیلیئے اس امر کا ثبوت قطعی ہوگا کہ احکام دفعہ ہذا کی پیروی کی گئی

(٥) کل جایداد جو اس دفعہ کی رو سے کسٹوڈین کو تفویض ہو اور اوسکا زر ثمن یا وہ روپیہ جو جایداد مذکور سے وصول ہو حسب ہدایت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کسٹوڈین کے قبضہ مین رہیگا اور جایداد اور زر مذکور کسیطرح قرق یا نیلام نہوسکیگا

حکم تفویض کا جایز ہونا

دفعہ ۸ — اگر کسی ایسی جایداد کی نسبت حکم تفویض صادر ہو جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی راے مین کسی ایسے شخص کی ' جسپر دفعہ ۷ عاید ہوتی ہی ' ملک ہو یا اوسکے لیئے اماناً رکھی ہو یا اوسکی طرفسے جایداد مذکور کا انتظام ہوتا ہو تو حکم مذکور کے جواز مین یا کسی کارروائی مابعد کے جواز مین جو بہ تعلق حکم مذکور کیجاے کوئی اثر نہین پڑیگا فقط اس بنا پر کہ وہ شخص قبل تاریخ صدور حکم فوت ہو چکا تھا یا کہ اون اشخاص کے زمرہ مین نہ تھا جنپر دفعہ مذکور عاید ہوتی ہی یا وہ بعد تاریخ صدور حکم فوت ہوا یا ویسا شخص نہ رہا یا بعد کو یہ دریافت ہوا کہ وہ ایسا شخص نہ تھا جسپر دفعہ مذکور کا اطلاق ہوسکتا ' یعلی انمین سے جو صورت ہو

انتقال‌نامہ کی رجسٹری کے لیئے کسٹوڈین کو کسی دستاویز وغیرہ کی ضرورت نہین ہی

دفعہ ۹ — اگر کسٹوڈین کوئی حصے اسٹاک یا کفالتین منتقل کرے ' جنکے منتقل کرنیکا اوسکو حکم تفویض کی رو سے اختیار ہو ' تو وہ کمپنی جسکے ہان وہ حصے اسٹاک یا کفالتین درج رجسٹر ہون کسٹوڈین سے انتقال‌نامہ کی رسید ملجانے پر اور اوسکی درخواست پر اون حصون اسٹاک یا کفالتون کو کسٹوڈین یا کسی اور منتقل‌الیہ کے نام رجسٹر کرلیگی گوکہ یہ فعل کمپنی کے قواعد و ضوابط کے خلاف ہو اور باوجودیکہ کسٹوڈین کے پاس اون حصون اسٹاک یا کفالتون کا کوئی سرٹیفکٹ یا سند یا کوئی دستاویز حقیت موجود نہو - لیکن ایسی رجسٹری کسی ایسے حق مین مخل نہ ہوگی جو بحق کمپنی حاصل ہو اور نہ کسی ایسے حق مین مخل ہوگی جسکی صریح اطلاع کسٹوڈین کو تھی

اختیار وضع قواعد

دفعہ ۱۰ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ کل یا بعض اغراض مصرحہ ذیل کے واسطے قواعد وضع کرین :—

(الف) نسبت تقسیم یا انتظام اثاثہ کاربار ' یا اوس روپیہ کے جو جزو کاربار کے فروخت سے حاصل ہو ' جسکے بند کرادینے کا حکم اس آرڈننس کی رو سے ہوا ہو ؛

(۵ - ۵)

(ب) نسبت اس کے که دشمن باشندگان ملك غير يا دشمن فرم يا کسي خاص طبقه کے دشمن باشندگان يا فرمون کو جب کسٹوڈين حکم دے تو وہ اپنے قبضهٔ اختيار کي جايداد منقوله يا غير منقوله کي ايک مکمل فهرست حسب هدايت کسٹوڈين کے ارسکے پاس داخل کرين

(ج) نسبت اس کے که کسٹوڈين اوس قرضه کي تفصيل جو کوئي شخص ساکن برٹش انڈيا کسي ايسے شخص کا دينا چاهتا هو، جس سے دفعه ۷ متعلق هوسکتي هو، قرضدار سے بابت تعداد و قسم زرقرضه يا جايداد کے طلب کرسکتا هي

(د) نسبت اس کے که کسٹوڈين کو اپنے فرايض ادا کرنے کي بابت حق‌الخدمت (فيس) کسقدر مليگي اور کس فنڈ سے مليگي اور وصوليابي کا طريقه کيا هوگا — اور

(ہ) عام طور پر اغراض آرڈننس هذا کي نسبت

(۳) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدايت کرسکتے هين که اس دفعه کي رو سے جو قواعد وضع کيئے جاين اونکي خلاف‌ورزي کيصورت مين چهه مهينے کي قيد يا ايک هزار روپيه جرمانه يا دونون سزائين هونگي

دفعه ۱۱ — هر ليسنس جو " هاسٹايل فارنرز ٹريڈينگ آرڈر " کے بموجب ديا گيا هو اور بروقت نافذ هو جسمين ليسنسدار کو اجازت هو که اپني تجارت يا کاربار کو مطابق شرايط و قواعد مقرره ليسنس کے جاري رکھے وہ اس آرڈننس کي دفعه ۴ (۱) (الف) کے بموجب جاري کيا هوا ايک حکم سمجها جائيگا اور يهي آرڈننس اوسکي نسبت اثر پذير هوگا

بعض ليسنس اسي آرڈننس کے بموجب جاري کيئے هوے سمجھے جائينگے

دفعه ۱۲ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختيار هي که گزٹ آف انڈيا کے ذريعه سے اس امر کا اعلان کردين که جو اختيارات دفعه ۷ مين اون اشخاص کي جايداد منقوله و غير منقوله کي نسبت حاصل هين جنکا حواله دفعه مذکور مين هي وهي اختيارات اون کمپنيون کي جايداد منقوله و غير منقوله سے بهي متعلق هونگے جنکي تصريح اوس اعلان مين هوگي اور جنمين کوئي دشمن باشنده ملك غير شريك هو يا بتاريخ ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ شريک يا عهده‌دار رها هو باوجود اسکے که وہ کمپني برٹش انڈيا مين کوئي تجارت نکرتي هو

ايسي کمپنيون کيساته کارروائي جو تجارت نکرتي هون

(۲) جب ضمن (۱) کے بموجب اعلان شايع هو تو وہ کمپني مثل ايسے شخص کے خيال کيجائيگي جسکا حواله دفعه ۷ مين هي اور يه آرڈننس اوسکي نسبت اثر پذير هوگا

دفعه ۱۳ — کوئي فعل جو بعد ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کسي سرکاري افسر کے ذريعه يا حکم سے کسي ايسي جايداد منقوله يا غير منقوله کي نسبت کيا گيا هو جو کسي دشمن باشنده ملك غير يا کسي دشمن فرم کي ملک هو، جو درصورت موجودگي اس آرڈننس کے اسکي رو سے اوسکا کرنا جايز هوتا، وہ اس آرڈننس کي رو سے جايز کيا جاتا هي

گذشته افعال کا جواز

چمسفورڈ

واسراے و گورنر جنرل هند

اے - پي مڈيمين

سکريٹري گورمنٹ هند

S, G, I, P,--124 L. D.--19-7-16--725.

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - نومبر مهینے کي ۱۰ تاریخ سنه ۱۹۱۶ع - یوم جمعه

چوتها حصه

ایکٹهاے مصدرۂ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر
جنکي نسبت محتشم الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغۂ ایجسلیٹو

ایکٹهاے مندرجۂ ذیل مصدرۂ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۵ و ۲۰ و ۲۸ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع کو جناب محتشم الیه کی پیشگاه سے منظور کئے گئے - اور اس تحریر کی رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیے جاتے هین

نمبر ۱۰ سنه ۱۹۱۶ع

ACT No. X OF 1916.

ایکٹ نمبر ۱۰ سنه ۱۹۱۶

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۵ ستمبر سنه ۱۹۱۶ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض روکدینے یا اختیار مین رکھنے اوس تجارت کے جو دشمن باشندگان سلطنت غیر اور دشمن کے فرم یہان چلاتے هین ' اور دیگر اغراض کیواسطے

چونکه قرین مصلحت هی که ایسا اختیار حاصل کیا جاے جو بغرض روکنے یا اختیار مین رکھنے اوس تجارت کے جو دشمن باشندگان سلطنت غیر اور دشمن کے فرم یہان چلاتے هین ضروري هی ۔ لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام دشمنون کے ساتهه تجارت کا ایکٹ مصدره سنه ۱۹۱۶ رکھا جاے

(۲) اس ایکٹ کا نفاذ تا قیام زمانه جنگ اور بعد اختتام جنگ چهه مهینے تک رهیگا

تعریفات

دفعه ۲ — اس ایکٹ مین —

لفظ " کمپني " سے کوي کمپني ' فرم ' ایسوسی ایشن ' یا جماعت مراد هی عام اس سے که اوسکي بحیثیت کمپني رجسٹري هوي هو یا نهوي هو

" دشمن باشنده سلطنت غیر " سے کسي ملک کا رهنے والا مراد هی جس سے اور اعلیحضرت ملک معظم سے بالفعل جنگ چهڑي هوي هی ' اور اس لفظ مین کوي کمپني داخل هی جو بموجب قواعد اوس ملک کے قایم هوي هو اور اوس ملک کا بادشاه یا گورمنٹ بهي داخل هی

" دشمن فرم " سے ذیل مین سے کوي مراد هی :—

(الف) کوي دشمن باشنده ملک غیر جو بالفعل کوي آفس یا اجنسي یا کاربار کا مقام برٹش انڈیا مین رکھتا هو یا بعد ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کے کسیوقت رکھتا تها

(ب) کوي کمپنی جسکا کوي شریک یا عهده‌دار ایک دشمن باشنده ملک غیر هو ' یا بتاریخ ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کوي دشمن باشنده ملک غیر اوسکا کوي شریک یا عهده‌دار تها ' اور جسکا کوي آفس یا اجنسي یا مقام کاربار برٹش انڈیا مین هو یا تاریخ مذکور کے بعد کسیوقت رها هو

(ج) کوي شخص یا کمپني جو ۳ اگست سنه ۱۹۱۴ کے بعد سے برٹش انڈیا مین کوي کاربار کرتي هو یا کرتي تهي اور نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي راے مین

(۲ - 2)

وہ کاربار بوجہ اپنی نوعیت کے یا ان اشخاص کے جو اوسکو چلاتے ہوں یا چلاتے تھے یا اسکے سوا کسی دوسری وجہ سے کسی دشمن باشندہ ملک غیر کے قبضہ و اختیار مین ہو یا رہا ہو یا عموما باشندگان مذکور یا کسی طبقہ باشندگان مذکور یا کسی خاص باشندہ مذکور کے فایدہ کیواسطے جاری ہو یا جاری رہا ہو

دفعہ ۳ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ عام یا خاص حکم کے ذریعہ سے انسپکٹر مقرر کرین واسطے دیکھنے اور تجویز کرنے اس امر کے کہ آیا کوئی کاربار حسب منشاے ایکٹ ھذا کسی دشمن فرم کے ذریعہ سے چلایا جاتا ہی یا چلایا جاتا تھا یا نہین

انسپکٹر مقرر کرنے کا اختیار

(۲) انسپکٹر کو اختیار ہی کہ اپنے سامنے کسی شخص کو طلب کرے جسکی نسبت وہ یقین رکھتا ہو کہ کاربار مذکور کی نوعیت یا اوسکے معاملات یا جایداد کے متعلق ' نیز ان لوگون کے سابق حالات اور قومیت کے متعلق جو کاربار کو چلاتے ہون یا چلاتے تھے یا جنکے اختیار مین کاربار رہا ہو ' وہ واقفیت رکھتا ہی اور اطلاع دیسکتا ہی

(۳) انسپکٹر ایسے شخص کا حلفی بیان لیسکتا ہی اور اوسکے جوابات قلمبند کرکے اوسپر اوسکے دستخط ایلیگا

(۴) انسپکٹر کو یہ بھی اختیار ہی کہ ایسے شخص سے کوئی کاغذات پیش کراے جو اوسکے قبضہ و اختیار مین ہون اور کاربار مذکور سے یا اوسکے چلانیوالون یا علاقہ رکھنے والون سے کسی نہج سے تعلق رکھتے ہون

(۵) اگر کوئی شخص جو اسطرح طلب کیا جاے انسپکٹر کے سامنے وقت مقررہ پر حاضر ہونیسے انکار کریگا انسپکٹر اوسکو گرفتار کراکے اپنے سامنے اظہار کیواسطے بلا سکتا ہی

(۶) اگر کوئی شخص کسی سوال کا جواب دینے یا کسی کاغذ کے پیش کرنے سے انکار کریگا ' جسکے پوچھنے یا طلب کرنے کا انسپکٹر دفعہ ھذہ کے بموجب مجاز ہو ' تو اوس شخص کو چھہ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونون سزائین ہونگی

دفعہ ۴ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل امور ذیل کی نسبت حکم صادر فرماسکتے ہین :—

کاربار روکدینے یا محدود کرنے یا فرم کو بند کردینے کا اختیار

(الف) کسی دشمن فرم کی نسبت حکم دینا کہ وہ کاربار نکرنے پاوے اور اگر کرے تو صرف ان شرایط کیساتھہ کرنے پاوے جو حکم مین مقرر کر دیجائینگی - یا

(ب) فرم بند کرادینے کی نسبت حکم دینا

اور یہ بھی اختیار ہی کہ اگر کسی صورت مین حکم زیر ضمن (الف) صادر ہوا ہو تو اگر قرین مصلحت سمجھا جاے تو کسی وقت اوسکی نسبت حکم زیر ضمن (ب) صادر فرمائین

(۲) ہر حکم جو ضمن (۱) کی رو سے صادر ہوگا اعلان کی صورت مین گزٹ آف انڈیا مین شایع ہو جایگا

(۳) اگر کوئی شخص کسی حکم کی ' جو دفعہ ھذا کی رو سے صادر ہو ' خلاف ورزی کریگا اوسکو ایک سال کی قید اور جرمانہ بھی ہوگا

(3-۳)

(۴) گو که لڑاي ختم هوجاے مگر احکام زیر دفعه هذا اوسوقت تک جاري رهینگے جب تک نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اونکو صدور حکم کے ذریعه سے منسوخ نکرین

دفعه ۵ — (۱) اگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کسي فرم کے بند کردینے کا حکم ایکٹ هذا کے بموجب صادر فرمائین تو گزٹ آف انڈیا مین شایع هوجانے کے بعد اوس کا وهي اثر هوگا جو زیر ایکٹ کمپني هذه (ایکٹ ۷ سنه ۱۹۱۳) کسی عدالت کے جاري کیے هوے حکم کا هوتا هی - چنانچه ایکٹ مذکور کي وه دفعات جو عدالت کے حکم سے کاربار بند کیے جانیسے متعلق هیں اوس فرم سے بهي متعلق هونگي ' سوا اوسکے که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کسی عام یا خاص حکم کے ذریعه سے جو شرایط و ترمیمات و مستثنیات مقرر کردین یا کوي دوسرے قواعد متعلق بند کرنے کاربار کے مقرر کرین تو کاربار بند کرنے کي کل کارروای اونهین شرایط و ترمیمات مستثنیات یا اوسي مقرره ضابطه کے بموجب عمل مین آیگي

فرم بند کرنے کا حکم

جو کاربار اس ایکٹ کے بموجب بند کیا جاے اوسکي اغراض کیواسطے تمام وه اختیارات جو ایکٹ کمپني مذکور کے بموجب عدالت کو حاصل هیں نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو ' یا جس حاکم کو وه اس باره خاص مین مقرر کرین ' حاصل هونگے

نیز یه که جسقدر جایداد اوس کاربار کي هوگي اور جسقدر روپیه کاربار سے وصول هوگا اوسکي نسبت اون قواعد کے بموجب کارروای کیجایگي جو نواب گورنر جنرل بهادر اس باره خاص مین وضع فرمایں

(۲) جب کوي حکم اس ایکٹ کي رو سے متعلق بند کرنے کسي کاربار کے صادر هو تو جب تک حکم مذکور نافذ رهے وه فرم جسکا وه کاربار هو یا کوي اور شخص کوي دوسري کارروای اوسي قسم کي یا جس سے حکم مذکور کے اجرا مین مزاحمت واقع هو اپني طرفسے کرنے یا شروع کرنیکا مجاز نهوگا

دفعه ۶ — (۱) اگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو دریافت هو که جنگ کے قبل یا اثناے جنگ مین کوي ایسا معاهده کسي دشمن باشنده ملک غیر یا کسي دشمن فرم کیساتهه یا اوسکي طرفسے کیا گیا هی ' یا کوي ایسا انتقال نامه جایداد منقوله یا غیر منقوله کا اثناے جنگ مین باشنده یا فرم مذکور نے کیا یا اوسکے نام پر هوا هی ' جو پبلک فایده کے خلاف هی یا گرفت قانوني سے بچنے کي غرض سے کیا گیا تها ' تو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل حکم کے ذریعه سے ایسے معاهدے کو بلا کسي شرایط کے یا ایسي شرایط کیساتهه جو مشتمل الیه مناسب سمجهیں منسوخ کرسکتے هیں یا ایسے انتقال نامه کو کلاً یا جزاً باطل قرار دیسکتے هیں یا منتقل الیه پر جو شرایط مناسب سمجهیں عاید کرسکتے هیں

ایسے معاهدے اور انتقال نامے جو پبلک فایده کے خلاف هون

(۲) جو اختیارات ضمن (۱) کي رو سے حاصل هیں اونکا نفاذ هر ایسے بعد کے انتقال کیوقت بهي هوسکتا هی جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي راے مین پبلک فائده کے خلاف هون یا قانون کي گرفت سے بچنے کي نیت سے کیئے جاریں

(۳) جب کوي حکم دفعه هذا کي رو سے صادر هو جس سے کوي بعد کا انتقال نامه باطل قرار دیا جاے تو جمله وه جایداد جسکي بابت انتقال نامه کیا گیا هو جو باطل قرار پایا هو تاریخ حکمنامه سے اصل انتقال کننده یا اگر فرم بند کردینے کا حکم زیر دفعه ۴ (۱) (ب) صادر هو تو لکویڈیٹر کے نام پر پهر عود کرایگي

(۴ - ۴)

کسٹوڈین کو تفویض جایداد

دفعہ ۷ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ جب کبھی ایسا کرنا قرین مصلحت سمجھین تو کسي جایداد منقولہ یا غیر منقولہ کي نسبت حکم دیسکتے مین کہ وہ کسي کسٹوڈین (محافظ جایداد) مقررہ زیر ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۱۵ کو تفویض کي جاے ' یا اوسکا حق انتقال کسٹوڈین کو دیدیا جاے ' اگر جایداد مذکور کسي دشمن باشندہ ملک غیر یا کسي دشمن فرم یا کسي ایسے شخص یا کمپني کي ملک هو یا اوسکے انتظام مین هو یا اوسکے پاس کسي ایسے شخص یا کمپني کیلیئے یا اوسکي طرفسے بطور امانت یا کسي اور طور پر رکھي هو جو کسي ایسي سلطنت کي قلمرو مین سکونت رکھتا یا کاروبار کرتا هو جو ملک معظم سے بر سر جنگ هو - اور معتشم‌الیہ کو اختیار هی کہ حکم مذکور یا کسي حکم مابعد کي رو سے کسٹوڈین کو جایداد کے فروخت کرنے یا اوسکا انتظام کرنے یا اوسکے متعلق کوي اور کارروای کرنیکي بھي اجازت دین جیساکہ معتشم‌الیہ کو مناسب معلوم هو

(۲) حکم تفویض جو دفعہ هذا کي رو سے جاري هوگا ' باوجود موجودگي کسي قانون کے جو اوسکے خلاف واقع هو ' اس امر کیلیئے کافي هوگا کہ جو جایداد یا حق انتقال حکم مذکور مین درج هو وہ کسٹوڈین کو تفویض هوجاے جسکے واسطے کسي دوسرے کاغذات کي ضرورت نہوگي

(۳) اگر کسٹوڈین ان اختیارات کي روسے جو اوسکو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کي طرفسے حاصل هین کسي کمپني کے سرمایہ کے حصے یا اسٹاک یا کفالتین فروخت کرنا چاهے تو کمپني مذکور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کي منظوري سے اون حصون اسٹاک یا کفالتون کو خود خرید سکتي هی گو کہ کوي اور قانون یا خود قواعد کمپني اسکے خلاف هون - اور ان حصون اسٹاک یا کفالتون کو وقتاً فوقتاً پھر جاري کرسکتي هی

(۴) کسي جایداد کا از طرف کسٹوڈین منتقل کیا جانا منتقل‌الیہ اور کسٹوڈین دونون کیلیئے اس امر کا ثبوت قطعي هوگا کہ احکام دفعہ هذا کي پیروي کي گئي

(۵) کل جایداد جو اس دفعہ کي رو سے کسٹوڈین کو تفویض هو اور اوسکا زرثمن یا وہ روپیہ جو جایداد مذکور سے وصول هو حسب هدایت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کسٹوڈین کے قبضہ مین رهیگا اور جایداد اور زر مذکور کسیطرح قرق یا نیلام نہوسکیگا

حکم تفویض کا جایز هوگا

دفعہ ۸ — اگر کسي ایسي جایداد کي نسبت حکم تفویض صادر هو جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کي راے مین کسي ایسے شخص کي ' جسپر دفعہ ۷ عاید هوتي هی ' ملک هو یا اوسکے لیئے امانتاً رکھي هو یا اوسکي طرفسے جایداد مذکور کا انتظام هوتا هو تو حکم مذکور کے جواز مین یا کسي کارروائي مابعد کے جواز مین جو بہ تعلق حکم مذکور کیجاے کوي اثر نہین پڑیگا فقط اس بنا پر کہ وہ شخص قبل تاریخ صدور حکم فوت هوچکا تھا ' یا کہ اون اشخاص کے زمرہ مین نہ تھا جنپر دفعہ مذکور عاید هوتي هی ' یا وہ بعد تاریخ صدور حکم فوت هوا یا ویسا شخص نہ رها ' یا بعد کو یہ دریافت هوا کہ وہ ایسا شخص نہ تھا جسپر دفعہ مذکور کا اطلاق هوسکتا ' یعني انمین سے جو صورت هو

انتقال‌نامہ کي رجسٹري کے لیئے کسٹوڈین کو کسي دستاویز وغیرہ کي ضرورت نہین هی

دفعہ ۹ — اگر کسٹوڈین کوي حصے اسٹاک یا کفالتین منتقل کرے ' جنکے منتقل کرنیکا اوسکو حکم تفویض کي رو سے اختیار هو ' تو وہ کمپني جسکے هان وہ حصے اسٹاک یا کفالتین درج رجسٹر هون کسٹوڈین سے انتقال نامہ کي رسید ملجانے پر اور اوسکي درخواست پر اون حصون اسٹاک یا کفالتون کو کسٹوڈین یا کسي اور منتقل‌الیہ کے نام رجسٹر کرلیگي گوکہ یہ فعل کمپني کے قواعد و ضوابط کے

(5-ہ)

خلاف ہو اور بارجودیکہ کسٹوڈین کے پاس ان حصوں اسٹاک یا کفالتوں کا کوئي سرٹیفکٹ یا سند یا کوئی دستاویز حقیت موجود نہو - لیکن ایسي رجسٹري کسي ایسے حق مین مخل نہ ہوگي جو بحق کمپنی حاصل ہو اور نہ کسی ایسے حق مین مخل ہوگی جسکی صریح اطلاع کسٹوڈین کو تھی

دفعہ ۱۰ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ کل یا بعض اغراض مصرحہ ذیل کے واسطے قواعد وضع کرین :-

اختیار وضع قواعد

(الف) نسبت تقسیم یا انتظام کاربار یا اوس روپیہ کے جو جزو کاربار کي فروخت سے حاصل ہو ' جسکے بند کرادینے کا حکم اس ایکٹ کي رو سے ہوا ہو '

(ب) نسبت اس کے کہ دشمن باشندگان ملک غیر یا دشمن فرم یا کسی خاص طبقہ کے دشمن باشندگان یا فرمون کو جب کسٹوڈین حکم دے تو وہ اپنے قبضہ و اختیار کی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ کی ایک مکمل فہرست حسب ہدایت کسٹوڈین کے اوسکے پاس داخل کرین

(ج) نسبت اس کے کہ کسٹوڈین اوس قرضہ کي تفصیل جو کوئي شخص ساکن برٹش انڈیا کسي ایسے شخص کا دینا چاہتا ہو ' جس سے دفعہ ۷ متعلق ہوسکتی ہو ' قرضدار سے بابت تعداد و قسم زر قرضہ یا جایداد کے طلب کرسکتا ہی

(د) نسبت اس کے کہ کسٹوڈین کو اپنے فرایض ادا کرنے کی بابت حق الخدمت (فیس) کسقدر ملیگي اور کس فنڈ سے ملیگي اور وصولیابي کا طریقہ کیا ہوگا — اور

(ہ) عام طور پر اغراض ایکٹ ہذا کي نسبت

(۲) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت کرسکتے ہین کہ اس دفعہ کي رو سے جو قواعد وضع کیئے جاین اونکی خلاف‌ورزي کیصورت مین چھہ مہینے کي قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونون سزائین ہونگي

دفعہ ۱۱ — ہر لیسنس جو " ہاسٹایل فارنرز ٹریڈینگ آرڈر " کے بموجب دیا گیا ہو اور بروقت نافذ ہو جسمین لیسنسدار کو اجازت ہو کہ اپني تجارت یا کاربار کو مطابق شرایط و قواعد مقررہ لیسنس کے جاري رکھے وہ اس ایکٹ کی دفعہ ۴ (۱) (الف) کے بموجب جاري کیا ہوا ایک حکم سمجھا جائیگا اور یہي ایکٹ اوسکي نسبت اثر پذیر ہوگا

بعض لیسنس اسي ایکٹ کے بموجب جاري کیئے ہوے سمجھے جائینگے

دفعہ ۱۲ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ گزٹ آف انڈیا کے ذریعہ سے اس امر کا اعلان کردین کہ جو اختیارات دفعہ ۷ مین اون اشخاص کي جایداد منقولہ و غیر منقولہ کی نسبت حاصل ہین جنکا حوالہ دفعہ مذکور مین ہی وہي اختیارات اون کمپنیون کي جایداد منقولہ و غیر منقولہ سے بھی متعلق ہونگے جنکي تصریح اوس اعلان مین ہوگی اور جنمین کوئي دشمن باشندہ ملک غیر شریک ہو یا بتاریخ ۳ اگست سنہ ۱۹۱۴ شریک یا عہدہ‌دار رہا ہو بارجودیکہ وہ کمپني برٹش انڈیا مین کوئي تجارت نکرتی ہو

ایسی کمپنیون کیساتھہ کارروائي جو تجارت نکرتي ہون

(۲) جب ضمن (۱) کے بموجب اعلان شایع ہو تو وہ کمپنی مثل ایسے شخص کے خیال کیجائیگي جسکا حوالہ دفعہ ۷ مین ہی اور یہ ایکٹ اوسکي نسبت اثر پذیر ہوگا

دفعہ ۱۳ — کوئي فعل جو بعد ۳ اگست سنہ ۱۹۱۴ کسي سرکاري افسر کے ذریعہ یا حکم سے کسي ایسي جایداد منقولہ یا غیر منقولہ کي نسبت کیا گیا ہو جو کسی دشمن باشندہ ملک غیر یا کسي دشمن فرم کی ملک ہو ' جو درصورت موجودگي اس ایکٹ کے اسکي رو سے اوسکا کرنا جایز ہوتا ' وہ اس ایکٹ کي رو سے جایز کیا جاتا ہی

گذشتہ افعال کا جواز

دفعہ ۱۴ — آرڈنانس نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۶ ایکٹ ہذا کے ذریعہ سے منسوخ کیا جاتا ہی

منسوخي آرڈنانس ۵ سنہ ۱۹۱۶

ACT No. XI OF 1916.

ایکٹ نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۱۶ع

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض حصول اختیار نسبت روکدینے یا محدود کرنے درآمد و برآمد مال کے برٹش انڈیا مین

چونکہ قرین مصلحت هی کہ برٹش انڈیا مین مال کي درآمد اور برآمد روکدینے یا اسکو محدود کرنے کے متعلق مزید اختیار حاصل کیا جاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام اور دایرہ نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام مال کي درآمد اور برآمد کا ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا - اور

(۳) تا قیام زمانہ جنگ اور بعد اختتام جنگ ۶ ماہ تک نافذ رهیگا

تعریفات

دفعہ ۲ — اس ایکٹ مین - " برآمد مال " سے مراد هی مال برٹش انڈیا کے باہر لیجانا خواہ براہ تري یا خشکي - اور " درآمد مال " سے مراد هی مال برٹش انڈیا مین لانا خواہ براہ تري یا خشکي

مال کي درآمد اور برآمد روکدینے یا محدود کرنیکا اختیار

دفعہ ۳ — نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار حاصل هی کہ اعلان گزٹ آف انڈیا کے ذریعہ سے درآمد یا برآمد جملہ یا کسي مال یا قسم مال کي ' خواہ وہ کسی ملک یا جگہہ سے منگایا جاے یا کسی ملک یا جگہہ مین بھیجا جاے یا کسي شخص یا طبقہ اشخاص سے منگایا جاے یا کسی شخص یا طبقہ اشخاص کو بھیجا جاے ' کسي طریقہ سے جو اعلان مین مقرر کردیا جاے خواہ بالکل روکدین یا اوسکو محدود کردین

ایکٹ محصول بحري سنہ ۱۸۷۸ کا تعلق

دفعہ ۴ — جب دفعہ ۳ کے کسي اشتہار سے درآمد یا برآمد مال کي روک دیجاے یا محدود کیجاے تو وہ مال ایسا سمجھا جایگا جسکي درآمد یا برآمد دفعہ ۱۹ ایکٹ محصول بحري سنہ ۱۸۷۸ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۸) کے ذریعہ سے روکدیگئي یا محدود هکیگئي - پس بنابران ایکٹ مذکور کي دفعات اوس مال سے متعلق هونگي مگر شرط یہ هی کہ ضبط شدہ مال کے تصفیہ کي کارروایي مین ' جسکي نسبت اس ایکٹ کي رو سے اشتہار دیا جاے ' وہ مال ایسا سمجھا جایگا جسکي درآمد یا برآمد حسب مذکورہ بالا روکدي گئي یا محدود کي گئي هو - تاوقتیکہ اسکے خلاف نہ ثابت کیا جاے

(٢ - 2)

سرسري کارروائي وصولي زر بانڈ کے متعلق

دفعه ٥ — (١) جب کسي شرط کي جايز تعميل کيواسطے ' جو حسب اختيار زير دفعه ٣ عايد کيگئي هو ' کوئي بانڈ تحرير کيا جاوے تو وه افسر جسکے حق مين بانڈ تحرير هو يا اوسکا جانشين ' اگر اس امر کا اطمينان اوسکو هو که وه بانڈ ضبط هوگيا ' اوس شخص کو جسنے بانڈ تحرير کيا هو حکم ديگا که وجه دکهاے که رقم مندرجه بانڈ وه کيون نه ادا کرے

(٢) اگر افسر مذکور کي راے مين کافي وجه نه دکهائي جاے اور تاوان نه ادا کيا جاے تو افسر مذکور کو علاوه ديگر قانوني چاره جوئيون کے اختيار هوگا که رقم مذکوره کو مثل بقايا مالگذاري کے وصول کرلے - اور اس غرض سے اوسکو وه سب اختيارات حاصل هونگے جو کلکٹر کو ايکٹ مالگذاري نافذالوقت کے بموجب حاصل هون ' جو اوس صوبه مين نافذ هو جسمين بانڈ تحرير پايا هو '

بعض اشتهارات زير ايکٹ محصول بحري اسي ايکٹ کے بموجب جاري شده سمجهے جائينگے

دفعه ٦ — جمله اشتهارات جو دفعه ١٩ ايکٹ محصول بحري (نمبر ٨ سنه ١٨٧٨) کے بموجب بعد ٣ اگست سنه ١٩١۴ جاري هوے هون اور اس ايکٹ کے نفاذ کيوقت اثر پذير هون اونکی نسبت سمجها جايگا که وه دفعه ٣ کے بموجب جاري هوے تهے - اور جو کارروائي تاريخ مذکوره کے بعد عمل مين آئي هو ' جو بصورت نفاذ اس ايکٹ کے جايز هوتی ' اس ايکٹ کی رو سے جايز گرداني جاتي هی

منسوخي آرڈننس نمبر ۴ سنه ١٩١٦

دفعه ٧ — آرڈننس نمبر ۴ سنه ١٩١٦ ايکٹ هذا کے ذريعه سے منسوخ کيا جاتا هی

ACT No. XII OF 1916.

ایکٹ نمبر ۱۲ سنه ۱۹۱۶

جاری فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۰ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع منظور فرمایا)

ایکٹ براے ترمیم ایکٹ مجانین سنه ۱۹۱۲

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ مجانین (ایکٹ ۴ سنه ۱۹۱۲) ترمیم کیا جاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم کننده ایکٹ مجانین سنه ۱۹۱۶ رکها جاے

دفعه ۲ — ایکٹ ۴ سنه ۱۹۱۲ کی دفعه ۱۱ کے بعد ذیل کی دفعه اضافه هوگی :—

اضافه دفعه جدید

" دفعه ۱۱ (الف) - (۱) جب کوی انتظام کسی یورپی سلطنت کیساتهه دربارهٔ اوسکے مجانین برٹش انڈیا کے پاگل خانون مین رکهے جانیکے کیا جاے تو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اعلان گزٹ آف انڈیا کے ذریعه سے هدایت کرسکتے هین که پاگل خانه بهیجنے کا حکم کسی مجنون یا قسم مجانین کی نسبت ٬ جو سلطنت مذکور کے هندوستانی مقبوضات مین سکونت رکهتے هون ٬ اس ایکٹ کے بموجب دیا جایگا اور اعلان مذکور مین اوس صوبه یا صوبجات کا نام درج هوگا جنمین وه مجانین رکهے جائینگے

(۲) جب اعلان زیر ضمن (۱) مشتهر هوجاے تو اس ایکٹ کی وه دفعات جو درخواست پر پاگل خانه بهیجنے کا حکم صادر کرنے اور کسی مناسب مقام پر مجانین کو چند روز کیواسطے عارضی طور پر رکهنے سے متعلق هین ذیل کی ترمیمات کیساتهه متعلق هونگی :—

(الف) حکم مذکوره بالا کیواسطے درخواست اوس سلطنت کے (جسمین مجنون معمولاً سکونت رکهتا هو) ایسے افسر یا اجنٹ کی طرفسے گذریگی جسکا تقرر لوکل گورمنٹ کریگی

(ب) مجسٹریٹ کے فرایض ایسے افسر انجام دینگے جنکو لوکل گورمنٹ مقرر کریگی اور یهی افسر دفعات مذکوره بالا کی اغراض کیلیے وه مجسٹریٹ خیال کیے جائینگے جنکے علاقه اختیار مین مجنون کی سکونت هو

(ج) اغراض دفعه ۵ اور دفعه ۱۸ (۱) کیواسطے لفظ " میڈیکل افسر " اور " میڈیکل پریکٹیشنر " مین ایسے لوگ داخل هونگے جو لوکل گورمنٹ کیطرفسے اس باره مین مقرر کیے جائین

(د) مجسٹریٹ اپنی صوابدید سے وه مدت بڑها سکتا هی جو دفعه ۱۹ مین مقرر هی جسمین مجنون کا ڈاکٹری معاینه هونا ضروری هی - اور

(ه) دفعه ۶ (۱) و (۲) و (۳) اور دفعه ۱۱ اور دفعه ۳۴ اس ایکٹ کی ایسی صورتون سے متعلق نهونگی

اور نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که ایسی صورتون مین ضابطه مقرره ایکٹ هذا کو متعلق کرنیکے واسطے ایسی ترمیمین اور اصلاحین ضابطه مین کرین جو به نظر سهولت ضروری اور مناسب معلوم هو

(۳) جو حکم اس دفعه کی رو سے مجنونون کو پاگل خانه بهیجنے کے متعلق صادر هوگا وه دفعه ۷ یا دفعه ۱۰ کا حکم سمجها جایگا

S. G. P. I.—194 L. D. 1-11-16. 725.

ACT No. XIV OF 1916.

ایکٹ نمبر ۱۴ سنه ۱۹۱۶ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر کي منظوري اس ایکٹ کي نسبت بتاریخ ۲۸ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع حاصل هوي)

ایکٹ به تعلق جنگ موجوده ایسے بل آف اکسچینج کے متعلق جنکي دهانید برٹش انڈیا سے باهر هو

چونکه ایسے بل آف اکسچینج کے متعلق قانون بنانا قرین مصلحت هی جنکي دهانید برٹش انڈیا سے باهر هو لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ بل آف اکسچینج سنه ۱۹۱۶ رکها جاے

(۲) اسکي مدت نفاذ تاقیام زمانه جنگ اور اوسکے بعد چهه مهینے تک رهیگي

اگر لواي کیوجه سے بل آف اکسچینج کی دهانید مین تاخیر واقع هو

دفعه ۲ — بارجود اسکے که ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شری (ایکٹ ۲۶ سنه ۱۸۸۱) یا کسي دوسرے ایکٹ نافذالوقت مین اسکے خلاف حکم درج هو، اگر کسي بل آف اکسچینج کي دهانید برٹش انڈیا سے باهر هونیوالي هو اور اوس کے پیش هونے مین تاخیر واقع هو تو ایسي تاخیر معاف کیجاتي هی بشرطیکه تاخیر کا باعث ایسے حالات هون جو ضمناً یا صراحتاً به سبب جنگ موجوده کے پیش آے هون یا به سبب ارنهین حالات کے بل آف اکسچینج کا مقام دهانید تک حفاظت کے ساتهه پهنچنا دشوار هو

اگر لواي کیوجه سے کوي بل آف اکسچینج ضایع هوجاے

دفعه ۳ — اگر کسي نالش یا دیگر کارروایي مین جو کسي بل آف اکسچینج کي نسبت دایر کیجاے، جسکي دهانید برٹش انڈیا کے باهر هونیوالي هو، یه یقین کرنیکي وجه هو که وه بل آف اکسچینج ضایع هو گیا هی، جسکي وجه یقیناً وه حالات هین جو به سبب جنگ موجوده کے پیش آے هین، تو ایسي صورت مین عدالت اجازت دیسکتي هی که اوس بل کي نقل پیش کیجاے، بشرطیکه اوس نقل کي تصدیق کوي نوٹري پبلک کردے، یا کوي اور ثبوت اوس بل کا پیش کیا جاے جو عدالت کي راے مین مناسب اور معقول معلوم هو - اور عدالت اوسکي بنا پر ایک ڈگري دیسکتي هی گو که اوس مقام مین جهان بل کي دهانید هو کوي دوسرا قانون اسکے خلاف رایج هو

مگر دیگر اشخاص کے دعاوي کي نسبت عدالت ایک رقم بطور ضمانت کے مقرر کردیگي

S G. P. I.—No. 213 L. D. 1-11-16.—725.

ACT No. XV OF 1916.

ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۱۶ع

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض دور کرنے بعض موجودہ دقتون کے بہ تعلق انتقال ایسي جایداد کے جسکو اهل هنود بغرض نفع پہنچانے ایسے اشخاص کے کرین جو انتقال‌نامہ کے وقت وجود مین نہون

چونکہ قرین مصلحت هی کہ بعض موجودہ دقتین جنکا تعلق ایسے انتقال جایداد سے هی رفع کیجائین جو اهل هنود کیطرفسے بغرض نفع پہنچانے ایسے اشخاص کے کیا جاے جو بروقت انتقال‌نامہ وجود مین نہون - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور دایرہ نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ انتقال جایداد اهل هنود سنہ ۱۹۱۶ رکھا جاے

(۲) ابتدا مین اسکا نفاذ سواے صوبہ مدراس کے کل برٹش انڈیا مین هوگا — لیکن نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار هی کہ اعلان گزٹ آف انڈیا کے ذریعہ سے اسکو صوبہ مذکور مین بھي نافذ کر سکتے هین

انتقال جایداد واسطے نفع پہنچانے ایسے اشخاص کے جو وجود مین نہون

دفعہ ۲ — بہ پابندي ان قیود و شرایط کے جنکي ایکٹ هذا مین صراحت کیگئي هی کوئي انتقال جایداد منجانب کسي هندو کے ، عام اس سے کہ وہ انتقال حین حیاتي هو یا وصیت کے ذریعہ سے هو ، محض اسوجہ سے ناجایز نہین هوگا کہ کوئي شخص جسکے فایدہ کیواسطے انتقال‌نامہ کیا گیا تھا انتقال‌نامہ کے وقت وجود مین نہ تھا

قیود و شرایط کے متعلق

دفعہ ۳ — وہ قیود و شرایط جنکا حوالہ دفعہ ۲ مین هی حسب ذیل هین :—

(الف) درصورت انتقال حین حیاتي کے وہ جو دفعات ۱۳ و ۱۴ و ۲۰ ایکٹ انتقال جایداد سنہ ۱۸۸۲ (ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲) مین مذکور هین - اور

(ب) درصورت انتقال بذریعہ وصیت کے وہ جو دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ ایکٹ وراثت هند (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵) مین مذکور هین

اگر انتقال اول باطل هو

دفعہ ۴ — اگر کوئي انتقال جایداد بسبب کسي قیود و شرایط کے جنکا حوالہ دفعہ ۳ مین هی باطل هو تو دوسرا کوئي انتقال جو انتقال اول کے ابطال کے بعد یا ابطال کي صورت مین اثر پذیر هونیوالا هو وہ بھي باطل هوگا

(۲-2)

دفعه ۵ — اگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي راے هو که برٹش انڈیا یا کسي جزو برٹش انڈیا کے خوجون کي جماعت خواهشمند هی که یه ایکٹ ارنسے متعلق کیا جاے تو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا مین اعلان فرما سکتے هین که ایکٹ هذا اس ترمیم کیساتهه جماعت مذکور سے متعلق کیا جاے که بجاے لفظ ' هندو ' یا ' اهل هنود کے ' خوجه ' یا ' جماعت خوجه ' ایسي صورت مین سمجها جاے — اور نام ارس مقام کا جهان کي جماعت خوجه کو یه حق حاصل هوگا گزٹ مذکور مین مشتهر هو جایگا جسکے بعد ایکٹ هذا کا تعلق جماعت مذکور کیساتهه هوجایگا

ایکٹ هذا کا تعلق خوجون کیساتهه

اے - پي مڈیمین
سکریٹري گورمنٹ هند

S. G. P. I.—No. 201 L. D.—1-11-1916 725.

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - دسمبر مهينے کي ۸ تاريخ سنه ۱۹۱۶ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمۀ مسودات ايکٹ جو جناب معتشم‌اليه کي کونسل واضع آئين و قوانين مين درپيش يا مطابق قاعده ۲۳ - مشتهر کيے گئے - اور ترجمۀ ايکٹهاے مصدرۀ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت معتشم‌اليه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغۀ ليجسليٹو

مسودات مندرجۀ ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند کي کونسل واضع آئين و قوانين مين بتاريخ ۹ و ۲۷ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع کو درپيش هوئے - اور ايکٹ مندرجۀ ذيل مصدرۀ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۱۱ نومبر سنه ۱۹۱۶ع کو جناب معتشم‌اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا - اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليئے مشتهر کيے جاتے هين

نمبر ۱۱ سنه ۱۹۱۶ع

بل متعلق درياي استيمرون کے سنه ۱۹۱

فهرست مضامين

باب ۱

دفعات

باب ۲

استيمرون کي سروے کے متعلق

باب ۳

کپتان اور انجينئرون کے متعلق

دفعات

باب ۴

حادثون کي تحقيقات کے متعلق

باب ۵

سرٹيفکٹون کي معطلي اور منسوخي کے متعلق

(۲ - 2)

دفعات

۴۸ — حکم معطلي یا منسوخي کے منسوخ کرنیکا اختیار

باب ٦

اسٹیمرونکي حفاظت اور پاسنجرون کے متعلق

۴۹ — خطرناک چیزین

۵۰ — ایسي چیزون کو جهاز پر لیجانے کي نسبت

۵۱ — کپتان یا مالک اسٹیمر خطرناک چیزون کو جهاز سے پهینکوا سکتا هی

۵۲ — لوکل گورمنٹ کا اختیار قواعد بنانے کي نسبت

۵۳ — پاسنجرونکے متعلق قواعد

۵۴ — قواعد متعلق حفاظت مسافران

باب ۷

سزائین اور ضابطه کاروواي

۵۵ — بلا سرٹیفکٹ سروے جهاز کا روانه هونا

۵۶ — سرٹیفکٹ سروے اسٹیمر پر چسپان نه کرانا

۵۷ — سرٹیفکٹ سروے واپس کرنے مین غفلت کرنا

۵۸ — تعداد مقررہ سے زیادہ مسافر چڑهانا

۵۹ — بلا سرٹیفکٹ کسي جهاز کا کپتان یا انجینیر بن جانا یا بغیر سرٹیفکٹ کے کسي شخص کو کپتان یا انجینئر مقرر کرنا

دفعات

۶۰ — حادثه کي اطلاع دینے مین قصور کرنا

۶۱ — معطل یا منسوخ سرٹیفکٹ واپس نکرنا

۶۲ — کوي خطرناک چیز اسٹیمر پر همراہ لیجانا یا اسٹیمر سے روانه کرنا

۶۳ — غفلت یا بدچلني کي سزا

۶۴ — وصولي جرمانه مین جهاز قرق و نیلام هوسکتا هی

۶۵ — کون مجسٹریٹ جرایم ایکٹ هذا کي سماعت کے مجاز هونگے

۶۶ — مقام سماعت مقدمات

باب ۸

مزید احکام

۶۷ — لوکل گورمنٹ کا اختیار عام قواعد بنانے کي نسبت

۶۸ — لوکل گورمنٹ کسي اسٹیمر کو اس ایکٹ کے اثر سے مستثنی کرسکتي هی

۶۹ — سرکاري اسٹیمرونکا مستثنی هونا

۷۰ — لوکل گورمنٹ کا اختیار دوبارہ مقرر کرنے جوار بهاٹه کے پاني کے

۷۱ — فیس کي وصولي

۷۲ — سرٹیفکٹ یافته کپتان پایلٹ سمجهے جاینگے

۷۳ — ایکٹ هذا کا تعلق ایسے جهازون سے جو بجلي سے چلتے هون

۷۴ — قواعد کي اشاعت

۷۵ — منسوخي

بل

متعلق یکجا کرنے تمام اون قوانین کے جو ہندوستان کے دریاي استیمرون سے متعلق هین

[حاشیہ پر جو دفعات کے نمبر بریکٹون مین دیے هوے هین وہ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۴ کي دفعات هین الا جبکہ کسي دوسرے ایکٹ کا نام دیا هوا هو]

چونکہ قرین مصلحت هی کہ تمام وہ ایکٹ جو جہازات مذکورہ بالا سے متعلق هین یکجا کردیے جائین لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

باب ۱

ابتدايي

[۱ (۱)] مختصر نام دایرہ نفاذ اور شروع نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام دریاي استیمرون کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱ رکھا جاے

[۱ (۲) اور ۲ (۱)]

(۲) اسکا نفاذ ابتدا مین تمام برٹش انڈیا مین هوگا سواے اون صوبجات کے جو نواب گورنر بہادر مدراس باجلاس کونسل کے زیر حکومت هین

اس ایکٹ کا نفاذ اوس تاریخ سے هوگا جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا مین اعلان کے ذریعہ سے مقرر فرماوینگے

[۱ (۳) ۲ (۲)]

(۳) نواب گورنر بہادر مدراس باجلاس کونسل کو اختیار هی کہ اس ایکٹ کو یا اسکے کسي جزو کو بذریعہ اعلان گزٹ مقامي کے اپنے کل صوبہ مین یا اوسکے کسي حصہ مین جاري کرین چنانچہ یہ ایکٹ یا اوسکا حصہ مقام مذکورہ مین اوس تاریخ سے نافذ هو جایگا جو اعلان مذکور مین مقرر هوجایگي

[۵] تعریفات

دفعہ ۲ — تاوقتیکہ مضمون یا سلسلہ عبارت سے اسکے خلاف نہ پایا جاے ذیل کي اصطلاحون سے ذیل کے معنے مراد لیے جاوینگے :—

(۱) " دریاي استیمر " سے کوي استیمر مراد هی جو اس ملک کے کسي دریا مین معمولاً چلتا هو

[ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۰ دفعہ ۱]

(۲) " دریا " کے لفظ سے برٹش انڈیا کا کوي دریا ، نہر ، جھیل ، یا دیگر مجراے آب مراد هی جو قابل جہاز راني هو

(۳) " مسافر " سے سواے جہاز کے کپتان اور عملہ جہاز اور جہاز کے مالک اور اوسکے اهل خاندان اور ملازمین کے کوئي شخص مراد هی جو جہاز مذکور پر سوار هو

(۴) " مقررہ " سے یہ مطلب هی کہ اس ایکٹ کے کسي قاعدہ کي رو سے مقرر کیا گیا هو

(۵) " استیمر " سے هر قسم کے جہاز مراد هین جو کلاً یا جزواً استیم کے ذریعہ سے چلتے هون

(۶) " سروے " سے استیمر کي پیمایش مراد هی جو اس ایکٹ کي رو سے کیجاے

(۷) " سرویئر " سے وہ سرویئر مراد هین جو اس ایکٹ کي رو سے مقرر کیے جاوین

(۸) " سفر " کے لفظ مین کسي مقام تک استیمر کا آنا جانا داخل هی

باب ۲

استیمرون کے سروے کے متعلق

[۶] استیمر بغیر سرٹیفکٹ سروے کے روانہ نہین هوسکتے

دفعہ ۳ — (۱) کوي استیمر سفر پر روانہ نہین هوگا اور نہ اوس سے کسي قسم کا کوي کام لیا جاریگا تاوقتیکہ اوسکو سروے کا ایک سرٹیفکٹ اوس سفر یا اوس کام کے متعلق ندیاجاوے

(۲) دفعہ هذا اون صورتون سے متعلق نہوگي جب استیمر اثناے سفر مین هو اور سرٹیفکٹ کي مدت اثناے سفر هي مین ختم هو جاے اور دوسرا سرٹیفکٹ هنوز نہ لیا جاے

[۷ (۱) (۳)] مقامات سروے اور سرویئرون کا تقرر مجانب لوکل گورمنٹ کے

دفعہ ۴ — (۱) لوکل گورمنٹ اعلان گزٹ مقامي کے ذریعہ سے ذیل کے مقامات اور اشخاص کو مقرر کریگي —

(الف) تمام وہ مقامات اپنے صوبہ مین جو استیمرون کي پیمایش کیلئے موزون هون ۔ اور

(۴ - 4)

(ب) تقرر اسقدر اشخاص کا بطور سرویئروں کے ' مقامات مذکور کے واسطے ' جو لوکل گورمنٹ کي راے مین مناسب هو

(۲) هر سرویئر واسطے اغراض پیمایش کے ' جو اوسنے کي هو ' حسب منشاے پینل کوڈ (ایکٹ ۴۵ سنه ۱۸۶۰) ایك " سرکاري ملازم " سمجها جایگا

سرویئروں کے اختیارات

دفعه ۵ — (۱) سرویئروں کو اختیار هی که جهاز کي سروے کي اغراض کیلئے جهاز پر کسي وقت مناسب مین جاسکتے هین اور جهاز کا بلکه جهاز کے هر حصه کا ' جسمین جهاز کا پیندا ' بیلر ' انجن اور دیگر کلین اور کل ساز و سامان داخل هی ' معاینه کرسکتے هین [۸]

مگر یه ضروري نهین که جهاز پر مال کا لاداجانا ' یا مال اوتاراجانا یا جهاز کي روانگي بیکار اور بے ضرورت محض اس معاینه کي وجه سے روکي جاوے

(۲) جهاز کے مالک ' کپتان ' اور کل عمله کو لازم هی که سرویئروں کو جمله سهولت اور آساني سروے کي کارروائي مین دین اور جو امور جهاز یا اوسکے کل پرزون اور آلات وغیره کے متعلق اونسے دریافت کیے جاوین وه بلا تامل بتلادین

سروے کي فیس

دفعه ۶ — قبل اسکے که سروے شروع کیا جاوے استیمر کے مالک یا کپتان کو لازم هی که ذیل کي فیس لوکل گورمنٹ کے اوس افسر کے پاس جو اس غرض کیواسطے خاصکر مقرر کیا جاریگا داخل کرے :— [دفعه ۸ الف اور ایکٹ ۳ سنه ۱۸۹۰ دفعه ۲]

(الف) وه فیس جو جهاز کے ٹنج یعنے وزن کے حساب سے لیجاریگي اور ضمیمه اول مین مقرر کردیگئي هی یا کسي دوسري شرح کے مطابق آینده مقرر کیجاوے - اور

(ب) جب سروے سواے کلکته ' مدراس ' بمبئي ' اور رنگون کے کسي دوسرے مقام پر هو تو علاوه فیس مقرره (الف) کے کل سفر خرچ سرویر کا اوس مقام تک کا جیسا که لوکل گورمنٹ مقرر کریگي

ڈیکلریشن

[۹] دفعه ۷ — جب سروے پورا هوجاوے اور سرویئر کو امور ذیل کي بابت پوري طرح اطمینان هوجاوے :—

(الف) یه که استیمر کا پیندا ' بیلر ' انجن ' اور دیگر کل پرزے اس قابل هین که وه سفر کیواسطے بخوبي جاسکتا هی ' یا اوس سے فلان کام بخوبي لیا جاسکتا هی ' اور بهت اچهي حالت مین هی - اور

(ب) جهاز کا کل ساز و سامان اور کپتان و انجینئر کے سرٹیفکٹ سب قانوناً صحیح و درست اور بهت اچهي حالت مین هین اور اوسي جهاز سے تعلق رکهتے هین

تو سرویر جهاز کے مالک یا کپتان کو ایک ڈیکلیریشن مطابق مضمون (الف) اور (ب) مذکوره کے حواله کریگا اور ذیل کي بهي تصریح اوسمین کردیگا :—

(۱) کتنے عرصه تک (اگر مدت ایک سال سے کم هو) جهاز کا پیندا ' بیلر ' انجن ' اور دیگر پرزے اور کل ساز و سامان کام دینے کے لایق هی

(۲) کتنے فاصله تک جهاز باعتبار اپنے ساز و سامان و کل پرزون کے ' سرویئر کي راے مین ' چلنے کے لایق هوگا اور اوس سے دور کام نهین دیسکیگا (اگر کوئي ایسي حد سرویئر مقرر کرنا چاهے)

(۳) کتنے مسافر سرویئر کي راے مین جهاز لیجاسکتا هی ' به تصریح ڈک اور کیبن کے مسافرون کے (اگر اس تصریح کي ضرورت سمجهي جاے) ' نیز یه که یه تعداد مطابق موسم اور نوعیت سفر اور قسم مال کے جو جهاز پر لدا هو یا اسي طرح کے دیگر حالات کے بدل سکتي هی یا نهین - اور

(۴) اسکے سوا کسي اور امر کي تصریح جو مناسب سمجهي جاوے

ڈیکلریشن کا لوکل گورمنٹ مین بهیجا جانا

[۱۰ (۱)] [(۲)] دفعه ۸ — (۱) جب ڈیکلریشن دفعه ۷ کے بموجب جهاز کے مالک یا کپتان کو ملجاوے تو وه تاریخ وصولي ڈیکلریشن سے ۱۴ دن کے اندر

[۲] ڈیکلریشن کو لوکل گورمنٹ کے اوس افسر کے پاس بھیجدیگا جو لوکل گورمنٹ سے بذریعه اعلان گزٹ سرکاري مقرر هو جایگا

(۲) اگر مالک یا کپتان ڈیکلریشن حسب ضمن (۱) بھیجنے مین قصور کریگا تو اوسکو تاخیر کي بابت مبلغ پانچ روپیه روزانه جرمانه دینا هوگا جب تک ڈیکلریشن پہنچ نه جاے

[۱۱(۱) و (۲)] دفعه ۹ — (۱) جب لوکل گورمنٹ کا اطمینان هوجاویگا که پوري کارروايي ڈیکلریشن کي قانون کے مطابق هوچکي تو لوکل گورمنٹ —

لوکل گورمنٹ کا اختیار دربارہ سرٹیفکٹ سروے کے

(الف) سرٹیفکٹ سروے کي دو فردین تیار کرایگي - اور

(ب) اس کي اطلاع جهاز کے مالک یا کپتان کو بذریعه ڈاک یا کسي دوسرے طریقه سے فوراً دیگي

[۱۱ (۱) و ۱۰ (۳)] (۲) جب درخواست منجانب مالک جهاز یا کپتان کے افسر مقرره لوکل گورمنٹ کے پاس گذرے اور اگر کوئي جرمانه حسب دفعه ۸ (۲) اوسپر هوا هو (جسکي تعدادلوکل گورمنٹ مقرر کریگي) اور وہ ادا کردیا جاے تو سرٹیفکٹ لوکل گورمنٹ سے مالک یا کپتان کو ملجایگا اور افسر مذکور کے ذریعه سے اوسکے نام ارسال کیا جایگا

[۱۱ (۲)] (۳) سرٹیفکٹ دفعه هذا مقرره فارم کے مطابق هونگے جنمین یه درج هوگا که جمله دفعات ایکٹ هذا جو اسٹیمرون کے سروے اور ڈیکلریشن سے متعلق هین اونکي پیروي پوري طرح کي گئي - نیز تفصیل ذیل بھي درج هوگي :—

(الف) کل تفصیل جو دفعه ۷ کي ضمن تعتي (۱) و (۲) و (۳) مین بیان هوي - اور

(ب) اسکے علاوہ دیگر تفصیل جو مقرر کردیجارے

[۱۱ (۴) اور ایکٹ ۳ سنه ۱۸۹۰ دفعه ۳ (۲)] (۴) لوکل گورمنٹ کو اختیار هے که وہ اختیارات جو دفعه هذا کي رو سے اوسکو حاصل هین اونکو یا بعض اونمین سے کسي دوسرے شخص کو تفریض کرے

مگر اختیارات ضمن (۲) اسطرح تفریض نهین هوسکتے که جس سرویئر نے ڈیکلریشن دفعه ۷ کے بموجب کیا هو رهي سرٹیفکٹ بھي دے

[۱۳] دفعه ۱۰ — هر اسٹیمر کے مالک یاکپتان کا فرض هے که جهاز کے سروے کا سرٹیفکٹ جهاز پر کسي نمایان جگه پر نصب کرادے تاکه سب لوگ اوسکو پڑهسکین اور اوسوقت تک اوسکو چسپان رکھے جبتک وہ نافذ رهے اور جبتک جهاز کام مین آتا رهے

سرٹیفکٹ سروے اسٹیمر مین کسي نمایان مقام پر لگایا جایگا

[۱۴] دفعه ۱۱ — کوئي سرٹیفکٹ سروے نافذ نهین رهیگا —

میعاد سرٹیفکٹ

(الف) بعد اختتام مدت ایک سال کے تاریخ سرٹیفکٹ سے — یا

(ب) بعد اختتام اوس مدت کے (ایک سال سے کم) جسکے واسطے سرٹیفکٹ جهاز کے پیندے ' بیلر ' انجن ' یا دیگر کلون یا سامان جهاز کے متعلق دیا گیا هو— یا

(ج) بعد اسکے که لوکل گورمنٹ ایک نوٹس مالک اسٹیمر یا کپتان کو دے که سرٹیفکٹ منسوخ یا معطل کیا گیا

[جدید - دیکھو دفعه ۲ (۳) اور ۲۱ (۲)] دفعه ۱۲ — بعد اسکے که نفاذ سرٹیفکٹ کا موقوف هوجارے سرٹیفکٹ کي تجدید صرف اوس صورت مین کیجاریگي جب ایک جدید سروے اوس جهاز کا مطابق احکام اس باب کے کیا جارے - الا جبکه کوئي حکم استثنا صادر هو

تجدید سرٹیفکٹ

[۱۵] دفعه ۱۳ — ذیل کي صورتون مین لوکل گورمنٹ سرٹیفکٹ کو منسوخ یا معطل کرنے کي مجاز هے —

لوکل گورمنٹ کو سرٹیفکٹ کے منسوخ یا معطل کرنے کا اختیار

(الف) اگر وہ یه باور کرنے کي وجه رکھتي هو که وہ ڈیکلریشن جو سرویئر نے بابت کافي اور عمده حالت مین هونے جهاز کے پیندے ' بیلر ' انجن ' اور دیگر کلون اور سامان

(۲-6)

جہاز کے دیا ہی فریب سے بنوایا گیا یا کہ وہ بالکل غلط ہی —

(ب) یا کہ وہ سرٹیفکٹ جہوٹی یا غلط اطلاع کی بنیاد پر دیا گیا ہی —

(ج) یا کہ ڈیکلریشن ملنے کے بعد جہاز کے پیندے، بیلر، انجن، کلون، یا سامان مین کوئی بڑا نقصان پہنچا یا کہ وہ بالکل ناکافی ہوگئے

میعاد گذشتہ اور منسوخ شدہ سرٹیفکٹون کی واپسی

دفعہ ۱۴ — لوکل گورمنٹ حکم دیگی کہ ایسے سرٹیفکٹ جنکی میعادگذر گئی ہو یا جو منسوخ یا معطل قرار دیے گئے ہون کسی ایسے افسر کو حوالہ کردیے جائین جسکو لوکل گورمنٹ اعلان گزٹ سرکاری کے ذریعہ سے مقرر کریگی [۱۶]

رپورٹ دربارہ منسوخی یا معطلی سرٹیفکٹ

دفعہ ۱۵ — اگر یہ صورت واقع ہو کہ وہ لوکل گورمنٹ جسنے کسی سرٹیفکٹ کو منسوخ یا معطل کیا ہو وہ لوکل گورمنٹ نہو جسنے یا جسکے مقررہ افسر نے سرٹیفکٹ دیا ہو تو اول الذکر گورمنٹ سرٹیفکٹ کو منسوخ یا معطل کرنے کی رپورٹ مع اپنی وجوہ کے آخرالذکر گورمنٹ یا اوسکے مقررہ افسر کو دیگی ۔ [۱۷ اور ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۰ دفعہ ۶]

دو سرویرون کے ذریعہ سے پیمایش

دفعہ ۱۶ — معمولاً اسٹیمر کا سروے ایک سرویر کے ذریعہ سے ہوگا مگر اگر لوکل گورمنٹ حکم تحریری صادر کرے تو خواہ تمام اسٹیمر جو کسی سروے کے مقام مین ہون یا خاص طور پر اوس مقام کا کوئی خاص اسٹیمر یا خاص قسم کے اسٹیمر دو سرویرون کے ذریعہ سے پیمایش کرائے جائینگے [۱۸]

دوسری سروے کا حکم

دفعہ ۱۷ — (۱) اگر وہ سرویر، جسنے سروے کیا ہو، ڈیکلریشن حسب دفعہ ۷ دینے سے انکار کرے یا ایسا ڈیکلریشن دے جس سے مالک جہاز یا کپتان راضی نہو تو اس صورت مین لوکل گورمنٹ دو اور سرویرون کو سروے کا حکم دیگی بشرطیکہ مالک جہاز یا کپتان کی طرفسے درخواست گذرے اور پہلے سروے کی فیس کی دونی فیس داخل کیجاے [۱۹ - اور ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۰ دفعہ ۷]

(۲) یہ سرویر جنکو سروے کا حکم ہوگا فوراً اسٹیمر کا سروے کرینگے اور اونکو اختیار ہی کہ سروے کے بعد ڈیکلریشن دینے سے انکار کرین یا جیسا ڈیکلریشن مناسب سمجھین دین

(۳) اگر ڈیکلریشن دینے سے انکار کیا جاے یا ڈیکلریشن دیا جاے ان دونون صورتون مین اونکا حکم قطعی ہوگا

دو سرویرون مین کام کی تقسیم

دفعہ ۱۸ — اگر سروے حسب دفعہ ۱۶ یا ۱۷ بذریعہ دو سرویرون کے کیا جاے تو ہر ایک ارنمین کا وہ مقررہ حصہ اپنے فرایض منصبی کا انجام دیگا جو اس ایکٹ یا قواعد کی رو سے سرویر کیواسطے مقرر کیئے جائین [۲۰]

لوکل گورمنٹون کا اختیار وضع قواعد کی نسبت

دفعہ ۱۹ — (۱) لوکل گورمنٹین نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری پیشتر حاصل کرکے سروے کے متعلق قواعد بنانے کی مجاز ہونگی [۲۱ [ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵ کی دفعہ ۱۲ سے مقابلہ کرو]

(۲) قواعد مذکور منجملہ دیگر امور کے خاصکر ذیل کی نسبت ہونگے :—

(الف) کن اوقات اور کن مقامات پر اور کس طریقہ سے سروے عمل مین آیگا

(ب) سرویرون کی خدمات کے متعلق اور اگر دو سرویر مقرر ہون تو اونکے درمیان مین کام کس اصول پر تقسیم ہوگا

(ج) ڈیکلریشن اور سرٹیفکٹون کے فارم اور اون امور کی تصریح کے متعلق جنکا ذکر دفعہ ۷ اور دفعہ ۹ مین ہی

(د) علاوہ فیس مقررہ ضمیمہ ایکٹ ہذا کے سروے کی فیس — اور وہ کس شرح سے لیجا سکتی ہی

(ہ) کن صورتون مین اور کس حد تک سروے کی کارروائی سرٹیفکٹ جدید ملنے کے پیشتر ملتوی رکھی جاسکتی ہی

باب ۳

کپتان اور انجنیرون کے متعلق [1]

اکزامنرون کا تقرر

دفعہ ۲۰ — لوکل گورمنٹ اکزامنر مقرر کریگی جنکا کام یہ ہوگا کہ جو لوگ کپتان یا سارنگ یا انجنیر یا انجن ڈرایور [۲۲]

[1] "کپتان" مین سارنگ اور "انجنیر" مین انجن ڈرایور داخل ہین

کا سرٹیفکٹ حاصل کرنا چاهیں اونکي لیاقت کي یه اکزامنر جانچ کرینگے

[۲۳ و ۲۴] [دفعه ۳ ایکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵]

سرٹیفکٹ لیاقت

دفعه ۲۱ — (۱) لوکل گورمنٹ یا وه افسر جسکو لوکل گورمنٹ اعلان گزٹ سرکاري کے ذریعه سے مقرر کردیگي هر شخص کو جسکي بابت اکزامنر رپورٹ کریں که وه مقرره قابلیت رکھتا هی ایک سرٹیفکٹ اس مضمون کا دیگا که وه اول درجه کا کپتان ' یا دوسرے درجه کا کپتان یا سارنگ ' یا انجینئر ' یا اول یا دوسرے درجه کا انجن ڈرایور ' هونے کي قابلیت رکھتا هی

مگر قبل سرٹیفکٹ دینے کے وه افسر جو سرٹیفکٹ دینے کا اختیار رکھتا هو مجاز هوگا که سایل کا دوباره امتحان لوائے اگر اوسکي راے مین اکزامنرون کي رپورٹ ناقص هو یا وه باور کرنے کي وجه رکھتا هو که رپورٹ جایز اور صحیح طور پر نهین بني هی

[۲۵] [دفعه ۳ ایکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵]

(۲) هر سرٹیفکٹ جو اس دفعه کے بموجب ملیگا مقرره نمونه کے مطابق هوگا

[۲۵ الف]

سرٹیفکٹ ملازمت

دفعه ۲۲ — (۱) لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که اگر مناسب سمجھے تو بلا امتحان بھي کسي شخص کو ' جسنے ایکٹ هذا کے کسي اسٹیمر پر قبل یکم اپریل سنه ۱۸۹۰ بحیثیت کپتان یا انجینئر کے ملازمت کي هو ' ایک سرٹیفکٹ (جو سرٹیفکٹ ملازمت کهلایگا) دیسکتي هی اس مضمون کا که وه شخص بوجه ملازمت مذکوره کے اول درجه کا کپتان ' یا دوم درجه کا کپتان یا سارنگ ' یا انجینئر ' یا اول یا دوسرے درجه کا انجن ڈرایور هونے کي قابلیت رکھتا هی

(۲) جو سرٹیفکٹ ملازمت اس دفعه کے بموجب ملیگا اوسکا بھي وهي اثر هوگا جو سرٹیفکٹ لیاقت زیر دفعه ۲۱ کا بعد امتحان کے هوگا

[۲۶]

سرٹیفکٹ ملنے کا ضابطه

دفعه ۲۳ — جو سرٹیفکٹ ملازمت یا لیاقت اس ایکٹ کے بموجب ملینگے اونکي ایک نقل اوس شخص کو دیجائیگي جسکے نام کا وه هوگا اور دوسري ضابطه کے مطابق رکھه لیجائیگي

[۲۷] [دفعه ۳ ایکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵]

سرٹیفکٹ کي نقل

دفعه ۲۴ — اگر کپتان یا سارنگ یا انجینئر یا انجن ڈرایور حسب اطمینان اوس افسر کے جسنے سرٹیفکٹ دیا هو یه ثابت کردے که سرٹیفکٹ اوس سے بلا اوسکي غفلت کے گم هوگیا یا جاتا رها تو اس صورت مین اوس اصل کي نقل جو دفعه ۲۳ کے مطابق دفتر مین هوگي اوس شخص کو دیجائیگي اور یه نقل بھي مثل اصل کے سمجھي جائیگي

[۲۸ (۱)]

۸۰ گھوڑون کي قوت یا اس سے زیاده قوت کے اسٹیمر

دفعه ۲۵ — کوئي اسٹیمر جسکا انجن ۸۰ گھوڑے کي قوت یا اس سے زیاده قوت رکھتا هو سفر پر روانه نهین هوسکتا تاوقتیکه —

(الف) اوسکے کپتان کے پاس اول درجه کا کپتان کا سرٹیفکٹ اس ایکٹ کے بموجب ' یا کپتان کا سرٹیفکٹ حسب انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ سنه ۱۸۵۹ (ایکٹ ۱ سنه ۱۸۵۹) ' یا حسب مرچنٹ شپنگ ایکٹ سنه ۱۸۹۴ (۲۷ و ۲۸ وکٹوریا باب ۶۰) موجود نهو - اور

(ب) اوسکے انجینئر کے پاس انجینئر کا سرٹیفکٹ اس ایکٹ کے بموجب ' یا حسب ایکٹ ۷ سنه ۱۸۸۴ ' یا حسب مرچنٹ شپنگ ایکٹ سنه ۱۸۹۴ (۲۷ و ۲۸ وکٹوریا باب ۶۰) موجود نهو

[۲۸ (۲)]

اسٹیمر درمیان ۳۰ اور ۸۰ گھوڑے کي قوت کے

دفعه ۲۶ — کوئي اسٹیمر جسکا انجن ۳۰ گھوڑے کي قوت یا اس سے زیاده مگر ۸۰ سے کم قوت رکھتا هو سفر پر روانه نهین هوسکتا تاوقتیکه —

(الف) اوسکے کپتان کے پاس دوسرے درجه کا کپتان کا سرٹیفکٹ اس ایکٹ کے بموجب ' یا کوئي سرٹیفکٹ مذکوره ضمن (الف) دفعه ۲۵ موجود نهو - اور

(ب) اوسکے انجینئر کے پاس اول درجه کا انجن ڈرایور کا سرٹیفکٹ اس ایکٹ کے بموجب ' یا انجن ڈرایور کا سرٹیفکٹ حسب ایکٹ ۷ سنه ۱۸۸۴ ' یا کوئي سرٹیفکٹ مذکوره ضمن (ب) دفعه ۲۵ موجود نهو -

مگر جس صورت مین که اسٹیمر کا کپتان اور انجینئر ایکهي شخص هو اور اوسکے پاس سرٹیفکٹ

(8-۸)

مذکوره ضمن (الف) و (ب) دفعه هذا موجود هون تو سمجها جايگا که دفعه هذا کي تعميل هوگئي

[۲۸ (۳)] دفعه ۲۷ — کوي اسٹيمر جسکا انجن ۳۰ گهوڑون سے کم قوت رکهتا هو سفر پر روانه نهين هوسکتا تاوقتيکه —

۳۰ گهوڑون سے کم قوت کے اسٹيمر

(الف) اوسکے کپتان کے پاس سارنگ کا سرٹيفکٹ زير ايکٹ هذا ' يا کوي سرٹيفکٹ مذکوره ضمن (الف) دفعه ۲۶ موجود نهو - اور

(ب) اوسکے انجينئر کے پاس دوسرے درجه کا انجن ڈرايور کا سرٹيفکٹ زير ايکٹ هذا ' يا کوي سرٹيفکٹ مذکوره ضمن (ب) دفعه ۲۶ موجود نهو -

مگر جس صورت مين که اسٹيمر کا کپتان اور انجينئر ايکهي شخص هو اور اوسکے پاس سرٹيفکٹ مذکوره ضمن (الف) و (ب) دفعه هذا موجود هون تو سمجها جايگا که دفعه هذا کي تعميل هوگئي

[۲۸ (۳)] دفعه ۲۸ — لوکل گورمنٹ کسي حکم عام يا خاص کے ذريعه سے هدايت کرسکتي هی که کوي شخص جسکے پاس —

هدايت خاص دربارہ سرٹيفکٹ ايکٹ هذا

(الف) کپتان کا سرٹيفکٹ زير ايکٹ ۱ سنه ۱۸۵۹ ' يا ۲۷ و ۲۸ وکٹوريا باب ۶۰ موجود هو - يا

(ب) انجينئر يا انجن ڈرايور کا سرٹيفکٹ زير ايکٹ ۷ سنه ۱۸۸۴ ' يا انجينئر کا سرٹيفکٹ زير ۲۷ و ۲۸ وکٹوريا باب ۶۰ هو

اسٹيمر کا کپتان يا انجينئر اوسوقت تک مقرر نهين هوسکتا جب تک —

(۱) درصورت (الف) کے وه ايسا کپتان يا سارنگ کا سرٹيفکٹ زير ايکٹ هذا نه ليلے جس سے اوسکو اس باب کے بموجب کپتان هونے کي لياقت حاصل هوجاے - يا

(۲) درصورت (ب) ايسا انجينئر يا انجن ڈرايور کا سرٹيفکٹ زير ايکٹ هذا نه ليلے جس سے اوسکو اس باب کے بموجب انجينئر هونے کي لياقت حاصل هوجاے

مگر اغراض دفعه هذا کے واسطے لوکل گورمنٹ کسي شخص کو کپتان يا سارنگ يا انجينئر يا انجن ڈرايور کا سرٹيفکٹ لياقت بغير امتحان کے بهي ديسکتي هی اور اس سرٹيفکٹ کا بهي وهي اثر هوگا جو امتحان کے بعد والے سرٹيفکٹون کا هوتا هی

[۲۹ (۱) دفعه ۱۲ ايکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵] دفعه ۲۹ — (۱) لوکل گورمنٹ کو اختيار هی که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري پيشتر حاصل کرکے سرٹيفکٹ لياقت زير ايکٹ هذا حاصل کرنے کے متعلق قواعد بنا سکتي هی

قواعد دربارہ سرٹيفکٹ لياقت

(۲) قواعد مذکور خاصکر امور ذيل کي نسبت وضع هونگے —

(الف) سرٹيفکٹ مذکوره بالا حاصل کرنے کے واسطے جو امتحان مقرر هون اونکے اوقات اور مقامات اور ضابطه امتحان کے متعلق

(ب) امتحان مذکور کے اميدوارون کے واسطے کون شرايط قابليت ضروري هين

(ج) امتحان مذکور کے واسطے فيس کسقدر دينا هوگي

(د) سرٹيفکٹون کے فارم کن حکام کے پاس سے ملينگے ' اور کس طريقه سے اونکي نقلين حسب دفعه ۲۳ دفتر مين رکهي جاينگي

[۲۹ (۲)] دفعه ۳۰ — لوکل گورمنٹ کي طرفسے سرٹيفکٹ ملازمت زير دفعه ۲۲ کے متعلق بهي قواعد بنينگے جو خاصکر امور ذيل کے متعلق هونگے —

قواعد دربارہ سرٹيفکٹ ملازمت

(الف) ايسے سرٹيفکٹون کے واسطے فيس کيا دينا هوگي

(ب) ايسے سرٹيفکٹون کے فارم کن حکام کے پاس سے ملينگے ' اور کس طريقه سے اونکي نقلين زير دفعه ۲۳ دفتر مين رکهي جاينگي

(۹ - 9)

[۲۹ (الف)] [دفعہ ۵ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵]

سرٹیفکٹون کا دایرہ اثر

دفعہ ۳۱ — سرٹیفکٹ زیر باب ہذا کا اثر، خواہ وہ لیاقت یا ملازمت کے متعلق ہون، حسب ذیل ہوگا —

(۱) انجینئرون کے سرٹیفکٹ لیاقت و ملازمت کل برٹش انڈیا مین کام دینگے

(۲) کپتان یا سارنگ کے سرٹیفکٹ لیاقت و ملازمت صرف اوسی صوبہ مین کام دینگے جسکے واسطے وہ دیے جائین

جو حکام سرٹیفکٹ دین اونکو اختیار ہی کہ اون کو کسی جزو صوبہ تک محدود کردین

کسی دوسرے صوبہ کی لوکل گورمنٹ بھی ایسے سرٹیفکٹون کو اپنے یہان نافذ کر سکتی ہی نیز اوس حاکم کو جو سرٹیفکٹ دیتا ہو مجاز کرسکتی ہی کہ اوسکے صوبہ مین بھی خواہ کلاً یا جزاً اوسکو نافذ کردے

باب ۴

حادثون کی تحقیقات کے متعلق

[۳۰]

حادثات کی اطلاع

دفعہ ۳۲ — اگر کوئی اسٹیمر —

(الف) تباہ ہوجاے یا چھوڑ دیا جاے یا اوسکو کوئی بڑا نقصان پہنچے - یا

(ب) بوجہ کسی حادثہ کے اسٹیمر پر جان کا نقصان ہو - یا

(ج) اسٹیمر سے کسی دوسرے جہاز کو کوئی بڑا نقصان پہنچے

تو اسٹیمر کا کپتان فوراً اس کی اطلاع پاس کے تھانہ کے افسر انچارج کو دیگا

[۳۱ و ۳۲]

تقرر عدالت کی نسبت

دفعہ ۳۳ — (۱) اگر کسی واقعہ مصرحہ دفعہ ۳۲ کیواسطے معمولی تحقیقات لوکل گورمنٹ کے نزدیک کافی ہو تو ذیل کے احکام صادر ہو سکتے ہین :—

(الف) اسپشل کورٹ کا تقرر جسکو از جانب لوکل گورمنٹ ہدایت ہوگی کہ تحقیقات کسی مقررہ مقام پر کیجاے - یا

(ب) کوئی اعلی عدالت فوجداری اختیارات معمولی یا عدالت مجسٹریٹ ضلع تحقیقات کرے

(۲) اسپشل کورٹ مین کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار شخص شریک ہونگے جسمین سے ایک کوئی مجسٹریٹ ہوگا ایک ایک ایسا شخص ہوگا جو بحری معاملات یا دریائی جہازرانی سے تعلق رکھتا ہو اور باقی ایک یا دو اشخاص کو بحری یا تجارتی معاملات یا دریائی جہازرانی سے تعلق رکھنا چاہیئے

[۳۳] [دفعہ ۹ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵]

تحقیقات دربارہ الزام ناقابلیت یا بد چلنی

دفعہ ۳۴ — (۱) جو عدالت دفعہ ۳۳ کی رو سے تحقیقات کیواسطے مقرر ہوگی اوسکو اختیار ہی کہ جسطرح کپتان یا انجینئر یا انجن ڈرایور یا کسی شخص کے جسکے پاس باب ۳ کا سرٹیفکٹ موجود ہو کسی فعل ناجایز یا غفلت کی تحقیقات کرسکتی ہی جس سے کوئی نقصان زیر دفعہ ۳۲ پہنچا ہو، اوسطرح اوسکی ناقابلیت یا بد چلنی کی بھی تحقیقات کرنے کی مجاز ہوگی

(۲) ہر مقدمہ مین جسکے اثناے تحقیقات مین کپتان یا انجینئر یا انجن ڈرایور یا شخص مذکور پر چارج لگایا جاے تو قبل اسکے کہ چارج پر کوئی کارروائی کیجاے عدالت سے ملزم کو نقل رپورٹ یا بیان واقعہ کی جسکی بنا پر تحقیقات کا حکم ہوا ہو ملنا ضروری ہی

[۳۴] [دفعہ ۹ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵]

لوکل گورمنٹ کا اختیار - واسطے ضابطہ مقررہ دفعہ ۳۳ دوسری تحقیقاتون کے متعلق

دفعہ ۳۵ — (۱) اگر لوکل گورمنٹ یہ یقین کرنے کی وجہ رکھتی ہو کہ ایسی وجوہ موجود ہین جنکی بنا پر کسی کپتان یا انجینئر یا انجن ڈرایور یا شخص مذکور پر نا لیاقتی یا بد چلنی کے الزام کی تحقیقات سوا طریقہ مقررہ دفعہ ۳۳ کے کسی دوسری طرح کیجاے تو وہ مقدمہ کی روئداد کو کسی ایسی اعلی عدالت فوجداری اختیارات معمولی یا عدالت مجسٹریٹ ضلع مین جہان فریقین اور گواہون وغیرہ کو حاضری مین آسانی ہو تحقیقات کیواسطے بھیج سکتی ہی

(۲) قبل اسکے کہ ضمن (۱) کی رو سے کوئی کارروائی کیجاے عدالت سے ملزم کو ایک نقل

(۱۰ - 10)

بیان واقعہ کی جو لوکل گورنمنٹ سے وصول ہوگی دیجایگی

[۳۵] [دفعہ ۶ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵]

ملزم کو جوابدہی کا پورا موقع دیا جایگا

دفعہ ۳٦ — بابہ ہذا کی تحقیقات کیواسطے عدالت ملزم کو سمن بھیجکر طلب کرسکتی ہی اور اوسکو پورا موقع خواہ اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی کا ملیگا

[۳٦] [دفعہ ٦ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵]

اسیسرون کے متعلق

دفعہ ۳۷ — (۱) جب عدالت تحقیقات کنندہ کی راے مین تحقیقات مین کوئی ایسا مسئلہ زیربحث ہو جو سرٹیفکٹ کی منسوخی یا معطلی سے تعلق رکھتا ہو تو عدالت تحقیقات مین ایسے دو اشخاص کو بطور اسیسر شریک کرلیگی جنکو تجارتی ملازمت یا دریائی جہازرانی کا تجربہ حاصل ہوگا

(۲) دوسری تحقیقاتون مین عدالت مجاز ہی کہ ایک ایسے شخص کو بطور اسیسر شریک تحقیقات کرے جو بحری معاملات یا دریائی جہازرانی مین تجربہ رکھتا ہو اور شریک تحقیقات ہونے پر راضی ہو

(۳) ہر شخص جو دفعہ ہذا کے بموجب اسیسر مقرر ہو تحقیقات مین برابر حاضر ہوگا اور اپنی راے تحریری طور پر دیگا جو شامل مثل کرلیجایگی

[۳۷]

اختیارات عدالت

دفعہ ۳۸ — باب ہذا کی تحقیقاتون مین عدالت کو بہ تعلق حاضری گواہان و درپیشی دستاویزات اور ضابطہ کارروائی کے اختیارات ذیل حاصل ہونگے —

(الف) اسپشل کورٹ کو - وہی اختیارات جو اوس مقام کی اعلی عدالت فوجداری اختیارات معمولی کو حاصل ہون

(ب) اعلی عدالت فوجداری اختیارات معمولی یا عدالت مجسٹریٹ ضلع کو - وہی اختیارات جو عدالتہاے مذکور اپنے اختیارات فوجداری کے نفاذ مین برتتی ہون

[۳۸]

گرفتاری گواہان

دفعہ ۳۹ — (۱) اگر وارنٹ گرفتاری کسی گواہ کو حاضر کرانے کے واسطے عدالت سے جاری ہو، جسکی حاضری عدالت کی راے مین ضروری ہو، تو بہ پابندی اون ہدایات کے جو لوکل گورنمنٹ کی طرفسے اس بارہمین جاری ہون عدالت کو اختیار ہی کہ گواہ کی گرفتاری کیواسطے کسی افسر کو جہاز پر جانے کا حکم دیسکتی ہی

(۲) جس افسر کو ضمن (۱) کی رو سے جہاز پر جانے کا حکم ہو وہ کسی افسر پولیس یا افسر کسٹم یا کسی دوسرے شخص سے مدد لیسکتا ہی اور جہاز کو اوسوقت تک روک سکتا ہی جب تک ملزم گرفتار نہو جاے — اور ہر شخص جس سے مدد طلب کی جاے حسب منشاے مجموعہ تعزیرات ہند ایک ملازم سرکاری سمجھا جایگا

(۳) گرفتاری زیر دفعہ ہذا ۴۸ گھنٹہ سے زیادہ نہین ہوگی

[۳۹]

اختیار عدالت دربارہ سپردگی دورہ یا طلبی ضمانت

دفعہ ۴۰ — جب دوران تحقیقات مین عدالت کو ثابت ہو کہ کسی شخص نے برٹش انڈیا مین کوی جرم کیا ہی جسکی سزا کسی قانون مجریہ برٹش انڈیا کے بموجب ہو سکتی ہی تو عدالت بہ پابندی اون قواعد کے جو اس بارہمین ہائیکورٹ سے بنین اختیارات ذیل رکھیگی —

(الف) یہ کہ شخص مذکور گرفتار کیا جاے

(ب) یہ کہ اوسکا مقدمہ مناسب عدالت مین بھیجا جاے یا اوس سے حاضر ضامنی لیجاے

(ج) یہ کہ کسی دوسرے شخص سے حاضری کی ضمانت لیجاے تاکہ وہ مقدمہ مذکور مین شہادت دیسکے

(د) یہ کہ عدالت اغراض دفعہ ہذا کیواسطے جملہ اختیارات کسی مجسٹریٹ درجہ اول یا پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے رکھیگی

(۱۱ • 11)

[۴۰] دفعه ۴۱ — (۱) اگر دوران مقدمه زیر دفعه ۴۰ مین کسی شخص کي شهادت درکار هو اور وه اوسي معامله کے متعلق کسي عدالت مین جسنے باب هذا کي رو سے تحقیقات کي هو اپنا بیان لکهوا چکا هو تو ذیل کي صورتون مین وه بیان شهادت مین مقبول هو سکتا هی بشرطیکه اوسکي تصدیق عدالت مذکور کے مجسٹریٹ یا جج نے کردي هو —

بیانات سابق شهادت مین لیئے جا سکتے هین

(الف) جبکه گواه اوس عدالت کے حلقه مین دستیاب نهو جسکے سامنے مقدمه دایر هو — اور

(ب) بیان ملزم کي موجودگي مین لیا گیا هو جسکو گواه سے جرح کا موقع ملا هو

(۲) مجسٹریٹ یا جج کي تصدیق که بیان ملزم کے سامنے لیا گیا اور اوسکو جرح کا موقع دیا گیا کافي ثبوت اس کا هوگا که في الواقع ملزم کے سامنے بیان لیا گیا اور اوسکو جرح کا موقع دیا گیا تاوقتیکه اسکے خلاف نه ثابت کیا جاے

[۴۱] دفعه ۴۲ — عدالت هر تحقیقات باب هذا کي رپورٹ مع شهادت گواهان و راے اسیسران کے لوکل گورمنٹ مین ارسال کریگي

تحقیقات کي رپورٹ لوکل گورمنٹ مین

[۳۶ (۲) آخري جمله] دفعه ۴۳ — باوجود تقرر اسیسر یا اسیسران کے جمله اختیارات جو ایکٹ هذا کي روسے عدالت کو دیے گئے هین صرف عدالت هي کو انکے نفاذ کا اختیار هوگا

فیصله کا اختیار

[۴۲-] دفعه ۴۴ — (۱) اگر اسٹیمر پر کوي چیز پهٹ جاے تو لوکل گورمنٹ حادثه کي تحقیقات ایک یا زیاده اشخاص کے ذریعه سے کرا سکتي هی جنکے مقرر کرنیکا اختیار لوکل گورمنٹ کو هوگا

حادثه کي تحقیقات

(۲) جو شخص یا اشخاص ضمن (۱) کي رو سے مقرر هونگے ارنکو تحقیقات کي غرض سے جهاز پر جانے اور کاریگرون اور مزدورون کو اپنے ساتهه لیجانے اور جهاز کے کل پرزے ارتهوانے کا پورا اختیار هوگا

اور واقعه کي رپورٹ مع اپني راے کے لوکل گورمنٹ مین پیش کرینگے

(۳) هر شخص جو دفعه هذا کي رو سے تحقیقات کیواسطے مقرر هو حسب منشاے مجموعه تعزیرات هند ایک ملازم سرکاري سمجها جایگا

باب ۵

سرٹیفکٹون کي معطلي اور منسوخي کے متعلق

[۴۳] [دفعه ۷ ایکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵] دفعه ۴۵ — ذیل کي صورتون مین سرٹیفکٹ باب ۳ ایکٹ هذا کے خواه اوسي لوکل گورمنٹ کے حکم سے جسنے سرٹیفکٹ دیے هون یاکسي دوسري لوکل گورمنٹ کے حکم سے منسوخ یا معطل هوسکتے هین —

لوکل گورمنٹ کا اختیار سرٹیفکٹ کي معطلي یا منسوخي کے متعلق

(الف) اگر تحقیقات کے بعد عدالت یه رپورٹ کرے که جهاز کي تباهي یا چهوڑ دیا جانا یا نقصان یا هرجه یا جهاز پر کسي جان کا ضایع هونا بسبب کسی فعل ناجایز یا قصور قابض سرٹیفکٹ کے واقع هوا ؛ یا که وه ناقابل هی ، یا کسي سخت بدمستي یا ظلم یا بدچلني کا مرتکب هوا هی - یا

(ب) جبکه قابض سرٹیفکٹ کسي غیر قابل ضمانت جرم مین سزا پاے - یا

(ج) جبکه سرٹیفکٹ قابلیت یا ملازمت دوسرے درجه کے کپتان یا سارنگ یا انجن ڈرایور کا هو اور وه لوکل گورمنٹ کي راے مین کار مذکور کي قابلیت نرکهتا هو یا ناقابل هو جاے

کوي سرٹیفکٹ زیر ضمن (الف) معطل یا منسوخ نهین هوگا تاوقتیکه لوکل گورمنٹ کا اطمینان نهوجاے که قبل شروع هونے کارروایي تحقیقات کے نقل رپورٹ یا روداد مقدمه کي حسب دفعه ۳۴ یا دفعه ۳۵ قابض سرٹیفکٹ کو فراهم کیگئي تهي

[۴۴] [دفعه ۸ ایکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵] دفعه ۴۶ — لازم هی که هر شخص جسکا سرٹیفکٹ منسوخ یا معطل هوجاے اسکو اوس شخص کے حواله کردے جسکي بابت لوکل گورمنٹ هدایت کرے

منسوخ شده سرٹیفکٹون کي واپسي

[۴۵]
[دفعه ۹
ایکٹ ۱۵
سنه ۱۹۱۵

منسوخي کي رپورٹ دوسري لوکل گورمنٹ مين

دفعه ۴۷ — اگر وه لوکل گورمنٹ جسنے سرٹیفکٹ منسوخ یا معطل کیا هو وه نهو جهانسے یا جسکے حکم سے سرٹیفکٹ ملا هو تو اول الذکر گورمنٹ کل کارروائي سرٹیفکٹ کي منسوخي یا معطلي کي اخرالذکر گورمنٹ کو لکهه بهیجیگي

[۴۶]

حکم معطلي یا منسوخي کے منسوخ کرنیکا اختیار

دفعه ۴۸ — (۱) کوئي لوکل گورمنٹ جسنے سرٹیفکٹ کو معطل یا منسوخ کرنیکا حکم صادر کیا هو اپنے حکم کو کسیوقت منسوخ کرسکتي هی ' یا کسي شخص کو جسکا سرٹیفکٹ اوسنے اس باب کے بموجب منسوخ کیا هو بلا امتحان ایک دوسرا سرٹیفکٹ دیسکتي هی

(۲) اس سرٹیفکٹ کا بهي جو بلا امتحان دیا جاے وهي اثر هوگا جو امتحان کے بعد والے سرٹیفکٹ قابلیت کا هوتا هی

باب ۶

اسٹیمرون کي حفاظت اور پاسنجرون کے متعلق

[۴۷]

خطرناک چیزین

دفعه ۴۹ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا مین بذریعه اشتهار اعلان کرسکتے هین که کس قسم کي چیزین ' خطرناک ' سمجهي جالینگي

[۴۸]

ایسي چیزون کو جهاز پر لیجانے کي نسبت

دفعه ۵۰ — (۱) کوئي شخص —

(الف) اپنے همراه اسٹیمر پر کوئي خطرناک چیز لیجانے نه پایگا تاوقتیکه وه اسٹیمر کے کپتان یا مالک کو اوس کي نوعیت سے مطلع نکردے - یا

(ب) اسٹیمر کے ذریعه سے کوئي خطرناک چیز بهیج نه سکیگا تاوقتیکه اطلاع مذکور ندے اور مال پر نمایان طور پر اوسکي نوعیت کا اظهار نکردے

(۲) اگر کپتان یا مالک اسٹیمر کو شبهه هو ' یا یقین کرنیکي وجه وه رکهتا هو ' که کسي اسباب یا پارسل مین جو روانه هونیکے لیے حواله کیا گیا هی کوئي خطرناک چیز هی تو اوسکو اختیار هی —

(ا) که اوسکے لیجانے سے انکار کرے - یا

(۲) نوعیت دریافت کرنیکي غرض سے اوسکو کهلوا ڈالے - یا

(۳) اگر وه محصول کر لیا گیا هو تو روانگي روک دے تاوقتیکه اوسکي نوعیت کي بابت اطمینان نهوجاے

[۴۹]

کپتان یا مالک اسٹیمر خطرناک چیزون کو جهاز سے پهنکوا سکتا هی

دفعه ۵۱ — اگر دفعه ۵۰ کي خلاف ورزي مین کوئي خطرناک چیز اسٹیمر پر چڑهالي جاے تو کپتان یا مالک اسٹیمر ' اگر مناسب سمجهے ' اوس چیز کو مع بکس وغیره کے جس مین وه بند هو جهاز سے پهنکوا سکتا هی - اور کپتان یا مالک اسٹیمر پر اوسکے ضایع کرانے کي نسبت کوئي دیواني یا فوجداري کارروائي کسي عدالت مین چلائي نه جا سکیگي

[۵۰ ' ۵۰ الف ' اور ۵۰ ب (۲)]

لوکل گورمنٹ کا اختیار قواعد بنانے کي نسبت

دفعه ۵۲ — (۱) لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که جهازون کو ' اکسپلوژن ' اور آتش زدگي اور ٹکرانے اور دیگر حادثات سے محفوظ رکهنے کے واسطے قواعد بناسکتي هی

(۲) یه قواعد خاصکر امور ذیل کي نسبت هونگے :—

(الف) کن شرایط کیساتهه خطرناک چیزین دریائي اسٹیمرن سے روانه کي جاسکتي هین

(ب) نسبت اوس احتیاط کے جو جهاز پر آگ لگنے یا ' اکسپلوژن ' کي حفاظت مین هونا ضروري هی

(ج) آگ بجهانے کا کس قسم کا سامان اسٹیمرون پر رهنا ضروري هی

(د) آواز کے سگنل (سیٹي) کے متعلق

(ه) اسٹیمرن کي روشني اور روشني دکهانے کے متعلق

(و) دیگر جهازات کي روشني کے متعلق جو اونہي مقامات مین چلتے هون جهان اسٹیمر چلتے هون

(ز) اسٹیمر چلانے کے قواعد

(ح) دوسرے مراکب تري کو پیچهے کهینچنے یا ساتهه لیچلنے کے متعلق

(13 - ۱۳)

(ط) خاص مقامات مین اسٹیمر کس رفتار سے چلاے جائینگے — اور

(ي) نسبت اسکے که اسٹیمر چلانے مین دیگر جهازات اور کناره اور راسته اور نشانات جهازراني اور کل جايداد منقوله و غیر منقوله واقع دريا كي حفاظت کا پورا خیال رکها جائیگا

(۳) جو قاعدے اس دفعه کے بموجب بندن اون مین یه حکم بهي هوسکتا هی که اونکي خلاف ورزي مین چهه ماه کي قید یا پانچسو روپیه جرمانه یا دونون سزائین هونگي

[۵۱] دفعه ۵۳ — (۱) لوکل گورمنٹ اسٹیمرون پر مسافر لیجانے کے متعلق قواعد بناسکتي هی

پاسنجرون کے متعلق قواعد

(۲) یه قواعد خاصکر امور ذیل کي نسبت هونگے :—

(الف) کن صورتون مین جهاز مسافر لینے سے انکار کرسکتا هی یا مسافر جهاز سے اتار دیئے جائینگے

(ب) تقرر کرایه - اور ٹکٹ یا رسید کرایه دکهلانے کے متعلق

(ج) عموماً درباره انتظام و نگراني مسافران جهاز کے

(۳) قواعد زیر دفعه هذا مین یه حکم بهي هوسکتا هی که قاعده کي خلاف ورزي کي بابت ۲۰ روپیه جرمانه هوگا

(۴) کپتان یا کوئي افسر جهاز اور کوئي آدمي جسکو وه اپني مدد کے واسطے طلب کرے کسي شخص کو جو کسي قاعده دفعه هذا کي خلاف ورزي کریگا گرفتار کرسکتے هین اگر اوس شخص کا نام اور پته کپتان یا افسر کو معلوم نهو

(۵) جو ضابطه دفعه ۵۹ مجموعه ضابطه فوجداري (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) مین به تعلق گرفتاري بذریعه پرائیوٹ اشخاص کے مقرر هی وهي دفعه هذا کي گرفتاریون سے بهي متعلق هوگا

[۵۱ الف] دفعه ۵۴ — (۱) علاوه قواعد مذکوره دفعه ۵۳ کے لوکل گورمنٹ مسافرونکي حفاظت کے متعلق قواعد وضع کرسکتي هی جنکي رو سے حکم هوگا که :—

قواعد متعلق حفاظت مسافران

(الف) رقم کرایه ٹکٹ پر چهپي هوگي یا لکهدیجایگي - اور

(ب) مسافرون کے واسطے پینے کے پاني کا انتظام کافي مقدار مین مفت کیا جایگا

(۲) قواعد زیر دفعه هذا مین یه حکم بهي هوسکتا هی که قاعده کي خلاف ورزي کي بابت ۵۰ روپیه جرمانه هوگا

باب ۷

سزائین اور ضابطه کارروائي

[۵۲] دفعه ۵۵ — (۱) اگر کوئي اسٹیمر دفعه ۳ کي خلاف ورزي مین سفر پر روانه هوگا تو اوسکے مالک اور کپتان دونون پر ایک ایک هزار روپیه جرمانه کیا جایگا

بلا سرٹیفکٹ سروے جهاز کا روانه هونا

(۲) اگر اسٹیمر پر کپتان یا کوئي دوسرا افسر پایلٹ بهي هو تو اوسکے لیسنس کو لوکل گورمنٹ جتنے عرصه کیواسطے چاهے معطل یا منسوخ کرسکتي هی

[۵۳] دفعه ۵۶ — اگر دفعه ۱۰ کے مطابق سرٹیفکٹ سروے اسٹیمر پر چسپان نه کیا جاے تو کپتان اور مالک دونون پر سو سو روپیه جرمانه کیا جایگا

سرٹیفکٹ سروے اسٹیمر پر چسپان نه کرانا

[۵۴] دفعه ۵۷ — اگر مالک یا کپتان، بلا کسي وجه معقول کے، دفعه ۱۴ کے مطابق سرٹیفکٹ سروے واپس کرنے مین غفلت یا اوس سے انکار کریگا تو اوسپر سو روپیه جرمانه کیا جایگا

سرٹیفکٹ سروے واپس کرنے مین غفلت کرنا

[۵۴ الف] [دفعه ۱۳ ایکٹ ۳ سنه ۱۸۹۰] دفعه ۵۸ — اگر اسٹیمر، یا اوسکے کسي حصه مین، تعداد مقرره سرٹیفکٹ سے زیاده مسافر چڑهاے جائینگے تو کپتان اور مالک دونون پر هر ایسے مسافر کي بابت

تعداد مقرره سے زیاده مسافر چڑهانا

جر تعداد مقررہ سے زیادہ ہوگا دس روپیہ جرمانہ ہوگا

[۵۵] دفعہ ۵۹ — اگر کوئي شخص —

بلا سرٹیفکٹ کسي جہاز کا کپتان یا انجینئر بن جانا یا بغیر سرٹیفکٹ کے کسي شخص کو کپتان یا انجینئر مقرر کرنا

(الف) کسی اسٹیمر پر بہ حیثیت کپتان یا انجینیر سفر کریگا ' درحالیکہ اوسکے پاس کپتان یا انجینئر یا انجن ڈرایور یا سارنگ کا سرٹیفکٹ نہو یا وہ سرٹیفکٹ مذکور پانے کا مستحق نہو - یا

(ب) کسیّ شخص کو جہاز کا کپتان یا انجینئر مقرر کریگا بغیر دریافت کرنے اس امر کے کہ اوسکے پاس سرٹیفکٹ ہی یا وہ سرٹیفکٹ پانے کا مستحق ہي ہی یا نہین ہی

تو اوسپر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوگا

[۵۶] [ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ دفعہ ۲ اور ضمیمہ دوم] حادثہ کي اطلاع دینے مین قصور کرنا

دفعہ ۶۰ — اگر کپتان عمداً اسٹیمر کي تباہي یا چھوڑ دیے جانے یا نقصان پہنچنے یا اوس پر کسي جان یا مال کے نقصان ہونیکي اطلاع حسب دفعہ ۳۲ نہین دیگا تو اوسپر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوگا اور درصورت عدم اداي جرمانہ کے تین ماہ کي قید محض ہوسکتي ہی

[۵۷] [دفعہ ۸ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۱۵] معطل یا منسوخ سرٹیفکٹ واپس نکرنا

دفعہ ۶۱ — اگر کوئي شخص جسکا سرٹیفکٹ معطل یا منسوخ کر دیا جاے اپنا سرٹیفکٹ حسب دفعہ ۴۶ داخل نکردے تو اوسپر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوگا -

[۵۸] کوئي خطرناک چیز اسٹیمر پر ہمراہ لیجانا یا اسٹیمر سے روانہ کرنا

دفعہ ۶۲ — اگر کوئي شخص دفعہ ۵۰ کي خلاف‌ورزي مین کوئي خطرناک چیز اپنے ہمراہ اسٹیمر پر لیجایگا یا بذریعہ اسٹیمر روانہ کرایگا اوسپر دو سو روپیہ جرمانہ ہوگا اور مال بھي ضبط ہو جایگا

[۵۹] غفلت یا بدچلني کي سزا

دفعہ ۶۳ — اگر کوئي شخص جو اسٹیمر پر کسي حیثیت سے ملازم یا کام کرتا ہو جان بوجھکر یا غفلت سے یا بحالت نشہ —

(الف) کوئي ایسا فعل کرے جس سے اسٹیمر کے ڈوبنے یا ٹوٹنے یا اوسکو کوئي سخت نقصان پہنچنے یا کسي شخص کي جان یا عضو بدن کو خطرہ مین پڑنے کا احتمال ہو - یا

(ب) کوئي ایسا فعل جایز کرنیسے انکار کرے یا نکرے جسکا کرنا اوسپر واجب اور لازمي ہو بدین غرض کہ جہاز کو ڈوبنے یا تباہ ہونے یا سخت نقصان پہنچنے یا کسي شخص کي جان یا عضو بدن کو نقصان پہنچنے سے بچاے -

تو اوسپر ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دو برس کي قید یا دونون سزائین ہونگي -

[۶۰] وصولي جرمانہ مین جہاز قرق و نیلام ہوسکتا ہی

دفعہ ۶۴ — اگر مالک یا کپتان پر کوئي جرم ایکٹ ہذا یا خلاف‌ورزي قواعد ایکٹ ہذا کا ثابت ہو' اور جرم مذکور اوس اسٹیمر پر یا بتعلق اوسکے سرزد ہو' اور جرمانہ کیا جاے تو مجسٹریٹ اپنے حکم سزا مین ہدایت کرسکتا ہی کہ رقم جرمانہ اوسي اسٹیمر اور اوسکے سامان اور لوازمات و فرنیچر کي قرقي و نیلام سے ' یا اوسقدر جزو اشیاے مذکورہ کي قرقي و نیلام سے ' جو جرمانہ کي وصولي کے لیئے کافي ہو وصول کیا جاے

[۶۱] کون مجسٹریٹ جرایم ایکٹ ہذا کي سماعت کے مجاز ہونگے

دفعہ ۶۵ — سواے جرایم خلاف‌ورزي قواعد زیر دفعہ ۵۳ کے ' کوئي مجسٹریٹ کسی جرم ایکٹ ہذا یا خلاف ورزي ایکٹ ہذا کي سماعت کا مجاز نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ پریسیڈنسی مجسٹریٹ نہو یا مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات نرکھتا ہو

[۶۲] مقام سماعت مقدمات

دفعہ ۶۶ — اگر کوئي شخص کسي جرم ایکٹ ہذا یا خلاف‌ورزي قواعد ایکٹ ہذا کا مرتکب ہو تو اوسکے مقدمہ

(15 - ۱۵)

کي سماعت اس مقام مين هوسکتي هی جهانکه ره دستياب هو ' يا جسکو لوکل گورمنٹ بذريعه اشتهار گزٹ مقامی کے اس بارے مين مقرر کرے ' يا کسي مقام پر جهان کسي دوسرے قانون نافذالوقت کي رو سے مقدمه کي سماعت هوسکے -

باب ۸

مزيد احکام

[ايکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵ کی دفعه ۱۰ اور جديد دفعه ۵۰ ب (۱) و (۳)]

لوکل گورمنٹ کا اختيار عام قواعد بنانے کي نسبت

دفعه ۶۷ — (۱) ايکٹ هذا کي اغراض کے ليئے لوکل گورمنٹ ايسے عام قواعد بنا سکتي هی جنکی نسبت ايکٹ هذا مين کوي خاص حکم موجود نهين هی

(۲) کسي قاعده موضوعه زير دفعه هذا مين حکم ديا جا سکتا هی که اسکی خلاف ورزي مين چهه مهينے کي قيد يا پانچسو روپيه جرمانه يا دونون سزائين دیجاينگي -

[۶۴]

لوکل گورمنٹ کسي اسٹيمر کو اس ايکٹ کے اثر سے مستثني کرسکتي هی

دفعه ۶۸ — لوکل گورمنٹ نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري ليکر بذريعه نوٹيفکيشن مشتهره گزٹ مقامي کے اعلان کرسکتي هی که باب ۲ و ۳ کي کل يا بعض دفعات کسي خاص قسم کے اسٹيمرون سے متعلق نهونگي يا ايسي ترميمون کے ساتهه متعلق هونگي جنکي تصريح نوٹيفکيشن مين کيگئي هو

[۶۷] [دفعه ۱۱ ايکٹ ۱۵ سنه ۱۹۱۵

سرکاري اسٹيمرونکا مستثني هونا

دفعه ۶۹ — سواے اس صورت کے جبکه نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل بذريعه نوٹيفکيشن مشتهره گزٹ آف انڈيا کے ' اسکے خلاف هدايت کرين ' ايکٹ هذا يا قواعد مرتبه زير ايکٹ هذا کا کوي مضمون کسي ايسے اسٹيمر سے متعلق نهوگا جو ملک معظم يا گورمنٹ آف انڈيا کي ملک هو يا انکي ملازمت مين هو

[۶۵]

لوکل گورمنٹ کا اختيار دربارہ مقرر کرنے جوار بهاٹه کے پاني کے

دفعه ۷۰ — لوکل گورمنٹ بذريعه نوٹيفکيشن مشتهره گزٹ مقامي کے اعلان کرسکتي هی که اس ايکٹ کي اغراض کے ليئے کسقدر حصه جوار بهاٹه کے پاني کا دريا کا پاني خيال کيا جايگا

[۶۶]

فيس کي وصولي

دفعه ۷۱ — کل فيس جو ايکٹ هذا کي رو سے واجب هو مثل جرمانه کے وصول کيجاسکتي هی

[۶۸]

سرٹيفکٹ يافته کپتان پايلٹ سمجهے جاينگے

دفعه ۷۲ — (۱) به ملحوظي دفعه ۳۱ ايکٹ هذا کے ۰ ان بندرگاهون مين جهان دفعه ۳۱ ايکٹ ۱۵ سنه ۱۹۰۸ جاري هو اسٹيمر کا کپتان هی اسٹيمر کا پايلٹ بهي سمجها جائيگا اگر اوسکے پاس اس ايکٹ کے مطابق کپتان کا سرٹيفکٹ موجود هو

(۲) دفعه هذا ايکٹ ۱ سنه ۱۸۶۳ (مصدره گورمنٹ بمبي) مين کسيطرح مخل نه هوگي جسکي رو سے درياے اٹک کے دهانے کي جهاز راني مين اسٹيمر ليجانے کے واسطے پايلٹ کي فيس دينا هوتي هی

[۶۸ الف] [دفعه ۲ ايکٹ ۱ سنه ۱۹۰۹]

ايکٹ هذا کا تعلق ايسے جهازون سے جو بجلي سے چلتے هون

دفعه ۷۳ — ايکٹ هذا ايسے کل جهازون سے بهي متعلق هوگا جو قوت برقي سے يا کسي اور قوت سے ' سواے اسٹيم کے ' چلتے هون —

مگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈيا مين اعلان کرسکتے هين که به تعلق دفعه هذا اس ايکٹ کي فلان فلان دفعات مذکوره بالا جهازون سے فلان فلان ترميمون کے ساتهه متعلق هونگي جنکي نوٹيفکيشن مين تصريح کردي جايگي

[۶۹] [دفعه ۲۳ ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۹۷]

قواعد کي اشاعت

دفعه ۷۴ — (۱) لوکل گورمنٹ کا اختيار وضع قواعد کي نسبت اس شرط کا تابع هی که قواعد کا مسوده پہلے شايع هو جانا چاهيئے

(۲) کل قواعد سرکاري گزٹ مقامي مين شايع هونگے اور اشاعت کے بعد مثل قانون کے موثر سمجهے جاينگے

[۳ (۱) و (۲)]

منسوخي

دفعه ۷۵ — ايکٹهاے مندرجه ضميمه دوم به تصريح خانه چهارم منسوخ کيے گئے

مگر اس شرط کيساتهه که جمله ڈيکلريشن اور تحقيقاتين اور سرٹيفکٹ جو انمين سے کسي کے بموجب عمل مين آئے هون انکي نسبت سمجها جائيگا که انکي کارروائي اسي ايکٹ کے بموجب کيگئي تهي -

(16 - ۱۶)

ضمیمهٔ اول

فیس کي شرح

[دیکھو دفعه ۶ (الف) اور دفعه ۱۹ (د)]

		روپیه
ایسے اسٹیمرون کیلیئے جو ۱۰۰ ٹن سے کم ہون		۲۵
ٹن	ٹن	
۱۰۰ سے	۲۰۰ تک	۴۰
۲۰۰ "	۳۵۰ "	۵۰
۳۵۰ "	۷۰۰ "	۶۲
۷۰۰ "	۱۰۰۰ "	۸۰
۱۰۰۰ "	۱۵۰۰ "	۱۰۰
۱۵۰۰ سے زیادہ کیلیئے		۱۲۲

ضمیمهٔ دوم

منسوخ شدہ ایکٹ

(دیکھو دفعه ۷۵)

سنه	نمبر	مختصر نام	مقدار منسوخي
۱۸۸۴	۶	ایکٹ دریاي اسٹیمر سنه ۱۸۸۴	جسقدر حصه منسوخ نهین ہوا تها
۱۸۹۰	۳	ایکٹ ترمیم کنندہ جهازات دخاني سنه ۱۸۹۰	نام اور تمهید مین ' نیز دفعه ۱۳ تک ' جو جو حوالے ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴ کیطرف هین
۱۸۹۱	۱۲	ایکٹ ترمیم کنندہ سنه ۱۸۹۱	ضمیمه دوم مین جو جو حوالے ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴ اور ۳ سنه ۱۸۹۰ کیطرف هین
۱۸۹۱	۱۳	ایکٹ ترمیم کنندہ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴	جسقدر حصه منسوخ نهین ہوا تها
۱۸۹۷	۱۴	ایکٹ مختصر نام سنه ۱۸۹۷	ضمیمه مین جو حواله ایکٹ ۱۳ سنه ۱۸۹۱ کیطرف هی
۱۸۹۹	۷	ایکٹ ترمیم کنندہ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴	جسقدر حصه منسوخ نهین ہوا تها
۱۹۰۰	۹	ایکٹ عدالتهاے لوور برهما سنه ۱۹۰۰	ضمیمه دوم مین جو حواله ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴ کیطرف هی
۱۹۰۹	۱	ایکٹ ترمیم کنندہ جهازات دخاني سنه ۱۹۰۹	نام اور تمهید مین جو حواله ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴ کیطرف هی
۱۹۱۴	۱۰	ایکٹ منسوخ و ترمیم کنندہ سنه ۱۹۱۴	ضمیمه دوم مین جو حواله ایکٹ ۱۳ سنه ۱۸۹۱ اور ایکٹ ۷ سنه ۱۸۹۹ کیطرف هی
۱۹۱۵	۱۵	ایکٹ ترمیم کنندہ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۴	کل ایکٹ

(17 - ۱۷)

اغراض و وجوہ کا بیان

(۱) یہ بل محض ایک جمع کرنیوالا قانون هی - ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۴ کم سے کم سات ایکٹون کے ذریعہ سے ترمیم هوچکا هئ جنمیں سے تین مین پهر دوبارہ ترمیمین هوئي هین - موجودہ بل کي غرض صرف یہ هی کہ دریائي اسٹیمرونکے متعلق جو قانون بالفعل مختلف ایکٹونمین بکهرا هوا هی وہ بغیر کسي اهم تغیر کے ایک هی ایکٹ مین جمع کردیا جاے جس سے فایدہ یہ هوگا کہ قانون مذکور بہت آساني سے دریافت هوسکیگا ' ایک ایکٹ چار ایکٹونکا ' جو بالفعل نافذ هین ' کام دیگا ' اور چهہ دیگر ایکٹونمین جو دفعات قانون مذکور کے متعلق موجود هین وہ اونمین سے نکلکر سب ایک جگهہ هو جاینگي

(۲) چونکہ ایکٹ دفعات عام سنہ ۱۸۹۷ (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷) اس بل سے ' اسکے پاس هو جانیکي صورت مین ' ضرور متعلق هوگا اسوجہ سے ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۴ کي بعض دفعات کا قایم رکهنا اسمین بے ضروري سمجها گیا - ساتهي اسکے قانون کي عبارت بهي درست کردیگئي اور ترتیب دفعات عمدہ اصول پر قایم کیگئي - منسوخي کي دفعہ سب سے آخر مین رکهي گئي هی

(۳) ضروري ترمیمات کي تشریح ذیل کے نوٹون مین ملیگي

۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ — جي - آر - لونڈز

دفعات پر نوٹ

دفعہ ۹ (۲) — اس دفعہ مین ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۴ کي دفعہ ۱۱ (۱) کا مضمون هی - اس سے اب صاف طور پر واضح هو جاتا هی کہ سروے کے سرٹیفکٹ کیواسطے درخواست کسکے پاس گذرنا چاهیئے نیز یہ کہ تاوان زیر دفعہ ۸ (۲) کي اصلي مقدار لوکل گورمنٹ مقرر کریگي

دفعہ ۱۲ — یہ ایک جدید دفعہ هی اور سرٹیفکٹون کي تجدید کے متعلق هی - ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۴ مین سرٹیفکٹ کي تجدید کا گوکہ خاص طور پر کہین ذکر نہین هی مگر ضمناً یہ امر دفعہ ۶ (۲) اور دفعہ ۲۱ (۱) سے مستنبط هوسکتا هی

دفعہ ۱۳ (ج) — اسمین کوئي شک نہین کہ جو لفظ ' نقصان ' ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۵ (ج) مین واقع هوا هی اس سے کوئي ' بڑا ' نقصان یقیناً مراد هی اسیوجہ سے یہ لفظ ' نقصان ' کے پیشتر اضافہ کیا گیا

دفعہ ۲۱ — اس دفعہ کي ضمن (۱) کي عبارت شرطي قدیم دفعہ ۲۵ پر مبني هی مگر اکزامینشن رپورٹ مین ' ناقص ' رپورٹین بهي داخل کي گئین - اور درخواست دهندہ کے سرٹیفکٹ اور چال چلن کے متعلق جو شرایط سابق مین تهین وہ نکالدین کیونکہ ظاهر هی یہ دونون چیزین شرایط ملازمت کي بہت ضروري جزو هین [دیکهو بل کي دفعہ ۲۹ (۲) (ب)]

دفعہ ۴۲ — سابق دفعہ ۳۶ (۲) سے (جواب بل کي دفعہ ۳۷ (۳) هی) قانون کا یہ منشا معلوم هوتا هی کہ اسیسرون کي تحریري راے مع دیگر ضروري کارروائي تحقیقات کے عدالت کي طرف سے لوکل گورمنٹ مین جانا ضروري هی - اسیوجہ سے اسکي وضاحت کردیگئي

دفعہ ۷۳ — یہ امر ابتک معرض شک مین تها کہ ایسے جہاز جو بجلي کے زور سے چلتے هین ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۴ کے منشا مین عام طور پر داخل هین یا نہین - اب یہ تجویز هی کہ یہ امر صاف

(18 - ۱۸)

کردیا جاے کہ یہ جدید قانون ضرور ایسے جہازون سے بھي متعلق ہوگا مگر نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار رهیگا کہ ایسي صورت مین قانون مین کچھہ مناسب ترمیم کرین

دفعہ ۷۴ (۱) — یہ دفعہ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶۹ کي جگہہ پر قایم ہوي هی مگر دفعہ مذکور کي ضمن (۲) اسمین سے عمداً خارج کیگئي جسکا منشاء یہ تہا کہ قواعد کي اشاعت اوس طریقہ سے ہونا چاهیئے جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اعلان کے ذریعہ سے مقرر کردین - اب یہ خیال کیا جاتا هی کہ چونکہ یہ ایک جزئي امر هی لہذا لوکل گورمنٹون کي تجویز اور راے پر چھوڑا جاے جنکو ایکٹ مضامین عام کي دفعہ ۲۳ (۲) کي رو سے طریقہ اشاعت کے مقرر کرنیکا پورا اختیار هی

دفعہ ۷۴ (۲) — مناسب ہوگا کہ جو قواعد لوکل گورمنٹ سے بنین گزٹ مقامي مین شایع کیئے جائین اور اشاعت کے بعد مثل قانون کے سمجھے جائین - یہ ایک ضابطہ کي دفعہ هی اور زمانہ حال کے تقریباً تمام ایکٹون مین ملیگي - اسکے علاوہ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶۹ (۵) کي رو سے جملہ قواعد کي اشاعت گزٹ مقامي مین ہونا ضروري هی

S. G. P. I.—No. 199 L. D. 27-11-16.—726.
[3-a]

نمبر ۱۲ سنه ع

بل

متعلق قیام پٹنه یونیورسٹي

چونکه قرین مصلحت هی که پٹنه مین ایک یونیورسٹي قایم کیجاے ' جسکا نام پٹنه یونیورسٹي هوگا ' لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور شروع نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ پٹنه یونیورسٹي سنه ۱۹۱ رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ اوس تاریخ سے هوگا جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا مین شایع فرماینگے

تعریفات

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سلسله عبارت سے اسکے خلاف نه سمجھا جاے الفاظ ذیل سے ذیل کے معنے مراد لیے جائینگے :—

' کالج ' سے کوي تعلیمی انسٹیٹیوشن مراد هی جو یونیورسٹي مین شامل کیا جاے

' یونیورسٹي کالج ' سے پٹنه کالج ' اور تیچرون کا ٹریننگ کالج جو پٹنه مین واقع هی ' اور انکے علاوه کوي دوسرا تعلیمي انسٹیٹیوشن جو ایکٹ هذا اور ریگولیشن کے مطابق بطور کالج یونیورسٹي مین شامل کرلیا جاے مراد هوگا

' بیروني کالج ' سے بهار نیشنل کالج بانکي پور ' گریر بهومي هار برهمن کالج مظفر پور ' تیج نراین جوبلي کالج بهاگلپور ' ریونشا کالج کٹک ' سنٹ کلمبا کالج هزاریباغ ' نیز انکے سوا کوي دوسرا کالج ' سوا کسي یونیورسٹي کالج کے ' مراد هوگا

' لوکل گورمنٹ ' سے لوکل گورمنٹ صوبه بهار و اوڑیسه مراد هی

' ریگولیشن ' سے یونیورسٹي کے نافذالوقت ریگولیشن (قواعد و ضوابط) مراد هین

' سینٹ ' سے یونیورسٹي کا سینٹ اور ' سنڈیکٹ ' سے یونیورسٹي کا سنڈیکٹ مراد هی

' یونیورسٹي اسٹاف ' سے وه لوگ مراد هین جو ریگولیشن کے بموجب بطور اسٹاف یونیورسٹي کے مقرر کیے جائین

' یونیورسٹي ' سے پٹنه یونیورسٹي مراد هی

قیام یونیورسٹي

دفعه ۳ — (۱) یونیورسٹي کا پهلا چانسلر اور وایس چانسلر اور سینٹ اور سنڈیکیٹ کے پہلے ممبر ' نیز وه تمام اشخاص جو بعد کو انهین عهدون یا ممبري پر مقرر هون ' جب تک اون عهدون یا ممبري پر رهین ایک جماعت قرار دیے جاتے هین جو پٹنه یونیورسٹي کے نام سے مشهور هوگي

(۲) یونیورسٹي کا سلسله جانشیني دواماً هوگا اور اوسکي ایک عام مهر هوگي اور اوسي نام سے وه مدعی یا مدعاعلیه بن سکیگي

(۳) یونیورسٹي کي خاص اغراض منجمله دیگر اغراض کے یه هین :— ' اشاعت تعلیم اور ریسرچ کي ترقی ' طلبه کا امتحان لینا اور اونکو ڈگریان دینا ' تعلیمی انسٹیٹیوشنون کو اپنے حقوق دینا ' انتظام اور نگراني یونیورسٹي کالجون کي جمله معاملات تعلیمي و انتظامي مین ' اور بیروني کالجونکا معاینه اور نگراني

حکام و عهدهداران یونیورسٹي

دفعه ۴ — یونیورسٹي کے حکام اور عهدهدار حسب ذیل هونگے :—

(۱) چانسلر (۲) وایس چانسلر (۳) سنڈیکیٹ (۴) سینٹ (۵) رجسٹرار (۶) اور انکے علاوه ایسے دیگر افسر اور جماعتین جو ریگولیشن کي رو سے مقرر کیے جاوین

چانسلر

دفعه ۵ — (۱) نواب لفٹننٹ گورنر بهادر صوبه بهار و اوڑیسه ' جو بروقت هون ' یونیورسٹي کے چانسلر هونگے

(۲) چانسلر اپنے عهده کے اعتبار سے یونیورسٹي کا افسر اعلی سمجھا جایگا اور جب موجود هوگا تو جلسه کانورکیشن کا پریسیڈنٹ وهي هوگا

(۳) هر آنریري (اعزازي) ڈگري کیواسطے چانسلر کي منظوري ضروري هوگي

(۴) اگر کسی شخص کے انتخاب ممبري سنڈیکیٹ یا سینٹ کي نسبت کوی تنازع واقع هو تو چانسلر کا آخري اور قطعي فیصله هوگا

(۵) اگر چانسلرکي راے مين کسي وقت کسي مسئله انتظامي کي نسبت تحقيقات کرانا ضروري هو تو اونکو اختيار هي که جن اشخاص کے ذريعه سے اور جس طريقه سے مناسب سمجھين تحقيقات کرائين اور بعد غور کرنے اوپر نتايج تحقيقات اور دريافت کرنے راے سنڈيکٹ نيز ديگر حکام يونيورسٹي کے ' جنسے مشوره لينا مناسب معلوم هو ' ايسے احکام درباره مسئله متعلقه کے صادر کرين جو اونکي راے مين قرين انصاف اور مناسب معلوم هون - اور ان احکام کي پابندي جمله حکام و عهدهداران يونيورسٹي پر لازمي هوگي

(۶) سنڈيکيٹ اور سينٹ کي مدت ختم هونے پر (جيسا که بعد کي دفعات سے ظاهر هوگا) چانسلر کو ذيل کے ممبر نامزد کرنيکا اختيار هوگا :—

(الف) سنڈيکٹ کے واسطے چار ممبر ' جنمين سے کم سے کم دو شخص ممبران يونيورسٹي اسٹاف يا کالج کے پروفيسرون مين سے هونگے

(ب) سينٹ کيواسطے ايسے آرڈنري (معمولي) فيلو جنکا تقرر انتخاب سے نهو

وايس چانسلر

دفعه ۶ — (۱) وايس چانسلر يونيورسٹي کا ايک پورے وقت کا عهدهدار هوگا جسکا تقرر لوکل گورمنٹ سے هوگا اور عهده کي مدت پانچ سال تاريخ تقرر سے هوگي - جس کے ختم هونے پر وهي شخص پھر وايس چانسلر مقرر هوسکتا هي مگر ايسي صورت مين تقرر دو سال سے زياده کيواسطے نهين هوگا

(۲) وايس چانسلر يونيورسٹي کا خاص انتظامي عهدهدار سمجھا جايگا اور جب سنڈيکٹ کے جلسون يا يونيورسٹي کے دوسرے جلسون مين جنکا وه ممبر هو (سواے جلسه سينٹ کے جبکه چانسلر شريک هو) وه موجود هو تو وهي جلسه کا پريسيڈنٹ هوگا

(۳) وايس چانسلر احکام ايکٹ هذا و ريگوليشن کي تعميل کا پورا ذمهدار هوگا

(۴) وايس چانسلر تمام عهدهداران و ملازمين يونيورسٹي کو ' سواے يونيورسٹي اسٹاف کے ' مقرر کريگا اور اونپر اختيار رکھيگا

(۵) وايس چانسلر کو بيروني کالجون کے ديکھنے اور معاينه کرنے کا حق حاصل هوگا

(۶) يونيورسٹي کے تمام معاملات انتظامي (ڈسپلن) ' اور نيز تمام ايسے يونيورسٹي کالجون کے معاملات انتظامي مين ' جو ريگوليشن کے ذريعه سے دوسرے حکام کو سپرد نهون ' وايس چانسلر کا فيصله آخري اور قطعي سمجھا جايگا

سنڈيکيٹ

دفعه ۷ — (۱) سنڈيکيٹ مين ۱۶ ممبر هونگے بشمول وايس چانسلر اور ڈايرکٹر سررشته تعليم صوبه بهار و اوڑيسه اور پرنسپل پٹنه کالج کے جو هميشه اکس افيشو هوا کرينگے

(۲) پہلے سنڈيکيٹ کے آرڈنري ممبر وه اشخاص هونگے جنکي تفصيل ضميمه اول مين هي اور اونکي ممبري کي مدت ريگوليشن کے ذريعه سے مقرر هوگي

(۳) جب پہلے سنڈيکيٹ کے آرڈنري ممبرون کا زمانه ممبري ختم هوجاے تو اوسکے بعد اور نيز هر آنے والے سنڈيکيٹ مين علاوه نامزده اور اکس افيشو ممبرون کے ' جنکا ذکر اوپر هوا ' ۹ ممبر اور شامل هونگے جنکا انتخاب سينٹ اپنے مين سے کريگا ' جسمين سے کم سے کم ۵ اشخاص يونيورسٹي اسٹاف يا يونيورسٹي کالجون کے پروفيسرون مين سے هوا کرينگے

(۴) ايکٹ هذا اور ريگوليشن کي پابندي کے ساتھ ' سنڈيکيٹ کو جمله معاملات يونيورسٹي اور کل جايداد يونيورسٹي کے انتظام کا اختيار هوگا اور تعليمي کورسون اور امتحانون کا تقرر ' اور معمولي ڈگريون کے واسطے ضروري شرايط کا تقرر ' اور يونيورسٹي کالجونکے معاملات تعليمي ' اور بيروني کالجون کي نگراني اور معاينه ' نيز يونيورسٹي کي فيس مقرر کرنيکا اختيار سب سنڈيکيٹ کے هاتھ مين رهيگا

سينيٹ

دفعه ۸ — (۱) سينيٹ مين علاوه ذيل کے اکس افيشو فيلو کے کم سے کم چاليس اور زياده سے زياده ساٹھ آرڈنري فيلو شريک هونگے :—

(۱) نواب لفٹننٹ گورنر بهادر صوبه بهار و اوڑيسه کي اکزيکٹو کونسل کے کل ممبر

(۲) چيف جسٹس هالي کورٹ پٹنه

(۳ - 3)

(۳) بشپ چھوٹا ناگپور

(۴) ڈایرکٹر سرشتہ تعلیم صوبہ بہار و اوڑیسہ

(۵) پرنسپل پٹنہ کالج اور پرنسپل ریونشا کالج کٹک

(۲) پہلے سینیٹ کے آرڈنری فیلو وہ اشخاص ہونگے جنکی تفصیل ضمیمہ دوم مین ہی اور انکے ممبری کی مدت ریگولیشن کے ذریعہ سے مقرر ہوگی

(۳) جب پہلے سینیٹ کی مدت ختم ہوجاے تو اوسکے بعد کے اور نیز ہو آنیوالے سینیٹ مین علاوہ نامزدہ اور اکس افیشو فیلو کے، جنکا ذکر اوپر ہوا، چار آرڈنری فیلو منتخب کردہ فیکلٹیون کے، جنکا تقرر ریگولیشن کے ذریعہ سے ہوگا، اور آٹھہ فیلو منتخب کردہ تین مذکورہ بالا اقسام فیلو کے شامل ہونگے

مگر جس تاریخ سے صاحب چانسلر مقرر کردین اون فیلو کی تعداد جنکا انتخاب تین مذکورہ بالا اقسام کے فیلو کرینگے گھٹکر وہ تعداد رہجایگی جو وقتاً فوقتاً مقرر ہوا کریگی اور باقیماندہ تعداد انتخابی فیلو کی بذریعہ یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجویٹون کے منتخب ہوگی

(۴) سینیٹ کو اختیار ہوگا کہ (بمنظوری صاحب چانسلر کے) یونیورسٹی کی آنریری ڈگریان دینے کی اجازت دے اور یونیورسٹی کے کسی انتظامی مسئلہ پر غور کرکے اوسکو بصورت رزولیوشن سنڈیکیٹ مین پیش کرے جس پر سنڈیکیٹ غور کریگا مگر اوسکی تعمیل سنڈیکیٹ پر لازمی نہوگی

تعلیمی انسٹیٹیوشنون کا یونیورسٹی کے حقوق سے فایدہ اوٹھانا

دفعہ ۹ — (۱) کسی تعلیمی انسٹیٹیوشن کو یونیورسٹی کے حقوق نہین ملسکتے تاوقتیکہ شرایط ذیل پوری نہون :—

(الف) انسٹیٹیوشن کی درخواست پر سنڈیکیٹ سفارش کرے اور سینیٹ منظور کرے اور لوکل گورمنٹ کی اجازت حاصل ہوجاے — اور

(ب) کل دفعات ریگولیشن جو حقوق یونیورسٹی سے متعلق ہین پوری ہونا چاہیی

(۲) کسی تعلیمی انسٹیٹیوشن کو یونیورسٹی کالج بننے کی اجازت نہین ملیگی تاوقتیکہ شرایط ذیل پوری نہ ہون :—

(الف) کالج کی عمارت یونیورسٹی کے سینیٹ ہاوس سے ایک میل کے اندر ہونا چاہیئے — اور

(ب) کل دفعات ریگولیشن جو معاملہ مذکورہ سے متعلق ہون پوری ہونا چاہیے

(۳) کسی تعلیمی انسٹیٹیوشن کو بیرونی کالج بننے کی اجازت نہین ملیگی تاوقتیکہ شرایط ذیل پوری نہون :—

(الف) کالج کی عمارت ذیل کے شہرون یعنے مظفر پور، بھاگل پور، کٹک اور ہزاریباغ مین سے کسی ایک مین ہونا چاہیے — اور

(ب) کل دفعات ریگولیشن جو معاملہ مذکورہ سے متعلق ہون پوری ہونا چاہیے

کسی کالج کی نسبت یہ تجویز کہ وہ یونیورسٹی کے حقوق سے محروم کیا جاے

دفعہ ۱۰ — (۱) کوئی ممبر سنڈیکیٹ یہ تجویز پیش کرسکتا ہی کہ کوئی کالج، خواہ پورے طور پر یا جزئی طور پر، یونیورسٹی کے حقوق سے محروم کیا جاے

(۲) سنڈیکیٹ کالج مذکور کی جماعت انتظامی کو پورا موقع دیگا کہ اپنے عذرات تجویز مذکور کی نسبت پیش کرے اور سنڈیکیٹ تجویز پر غور کرکے اصل تجویز کو مع عذرات کے سنیٹ مین پیش کریگا

(۳) سنیٹ تجویز پر غور کرکے جلسہ سنڈیکیٹ کی کارروائی کی نقل مع اپنے جلسہ کی نقل کارروائی کے لوکل گورمنٹ مین ارسال کریگا

(۴) لوکل گورمنٹ بعد مزید غور اور تحقیقات کے، اگر کوئی تحقیقات ضروری سمجھی جاے، جو حکم مناسب سمجھیگی تجویز کی نسبت صادر کریگی اور یہ حکم یونیورسٹی اور کالج دونون پر واجب التعمیل ہوگا

صوبہ بہار و اوڑیسہ کے کالجون کیواسطے دوسری یونیورسٹیونکے حقوق کا ختم ہوجانا

دفعہ ۱۱ — باوجود کسی دوسرے قانون نافذالوقت کے لازم نہین ہی کہ کوئی یونیورسٹی، جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے کسی ایکٹ کے ذریعہ سے قائم

(4 - ۴)

هوئي هو، بعد نفاذ ايكٹ هذا كے كسي قسم كے حقوق كسي كالج كو عطا كرے - اور جو حقوق كسي كالج كو قبل نفاذ ايكٹ هذا كے عطا كيے گئے هون وه بوقت نفاذ اسكے واپس ليليے جائينگے

يونيورسٹي اسٹاف

دفعه ۱۲ — يونيورسٹي اسٹاف كا تقرر سنڈيكيٹ كي سفارش پر، جو بوساطت وايس چانسلر بهيجي جايگي، چانسلر كريگے

مگر دفعه هذا اوس عارضي اسٹاف كے تقرر مين مخل نهوگي جنكي تنخواه يونيورسٹي فنڈ سے ملتي هو، كه اس صورت مين تقرر كا اختيار سنڈيكيٹ كو به منظوري چانسلر كے هوگا

حسابات كي جانچ كے متعلق

دفعه ۱۳ — يونيورسٹي كے حسابات كي جانچ كم سے كم سال مين ايكبار اور زياده سے زياده ۱۵ مهينے كے بعد ايسے آڈيٹرون كے ذريعه سے هوا كريگي جنكا تقرر لوكل گورمنٹ كريگي - اور نقل حسابات مع آڈيٹرون كي رپورٹ كے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كي خدمت مين ارسال كيجايگي

ريگوليشن

دفعه ۱۴ —(۱) ايكٹ هذا كي پابندي كيساته يونيورسٹي كے ريگوليشن امور ذيل كي نسبت بنينگے :—

(الف) درباره تقرر زمانه ممبري آرڈنري ممبران سنڈيكيٹ و سينٹ، جسمين پہلے ممبر داخل هين

(ب) درباره تعين وقت و طريقه انتخاب ممبران سنڈيكيٹ و سنيٹ اور پر كرنے اتفاقي خالي جگہون كے - نيز كل امور متعلقه كي نسبت

(ج) درباره قيام و اختيارات و فرايض منصبي فيكليٹون يا ديگر جماعتون كے جنكا تعين وقتاً فوقتاً ضروري سمجها جاے

(د) درباره شرايط ضروري متعلقه تقرر و اختيارات و فرايض منصبي رجسٹرار و پروفيسران و ديگر اهلكاران يونيورسٹي كے، عام اس سے كه وه يونيورسٹي اسٹاف مين هون يا نهون

(ه) درباره تقرر اور فرايض منصبي كالجون كي انتظامي جماعتون كے

(و) درباره داخل كرنے تعليمي انسٹيٹيوشنون كے بطور كالج اور واپس لينے حقوق يونيورسٹي كے ايسے كالجون سے

(ز) درباره داخله طلبا كے يونيورسٹي مين اور اونكے امتحانات كے متعلق

(ح) طلباے يونيورسٹي كے قيام كے متعلق

(ط) ممتحنون كے تقرر اور خدمات كے متعلق

(ي) ڈگريان ڈپلومے سرٹيفكٹ اور ديگر علمي اعزازات كے ملنے اور اونكي شرايط ضروري كے متعلق

(ك) ڈگريان ڈپلومے سرٹيفكٹ اور علمي اعزازات كي واپسي كے متعلق

(ل) بابت عام انتظام اور نگراني يونيورسٹي اور يونيورسٹي كے كالجون كے

(م) يونيورسٹي كے حسابات كے متعلق اور يونيورسٹي كا سرمايه كس طريقه سے صرف هوگا

(ن) يونيورسٹي كے كل ديگر امور انتظامي كے متعلق

(۲) پہلے ريگوليشن لوكل گورمنٹ سے بنينگے مگر سينيٹ كو وقتاً فوقتاً اونمين اضافه كرنے يا اونكو ترميم يا منسوخ كرنيكا حق هوگا

(۳) سنڈيكيٹ كو اختيار هوگا كه ريگوليشن كا مسوده سينيٹ مين پيش كرے اور لازم هي كه سينيٹ اس مسوده پر غور كرے

(۴) جمله جديد ريگوليشن نيز ريگوليشنون كے اضافه يا اونكي ترميم يا منسوخي كيواسطے لوكل گورمنٹ كي منظوري ضروري هوگي - اور لوكل گورمنٹ كو اختيار هي كه سنڈيكيٹ سے مشوره كركے ايسے ريگوليشن يا اونكي ترميم و منسوخي كو جايز ركهے يا نامنظور كرے يا مزيد غور كيليئے پهر اونكو واپس كرے

ضميمه اول

[ديكهو دفعه ۷ (۲)]

پہلے سنڈيكيٹ كے آرڈنري ممبر

ضميمه دوم

[ديكهو دفعه ۸ (۲)]

پہلے سينٹ كے آرڈنري فيلو

(٥ - 5)

اغراض بل

بل کي یہ غرض هی کہ پٹنہ یونیورسٹي کے قیام کیواسطے قانوني منظوري حاصل کیجاے - اس یونیورسٹي کے متعلق ایک اسکیم سنہ ۱۹۱۳ مین تیار هوا تها اور پبلک کے سامنے راے زني کیواسطے پیش بهي کیا گیا تها - اب بعد اسکے کہ یہ اسکیم بعض امور مین پبلک راے اور نیز لوکل گورمنٹ کي تجاویز کے مطابق ترمیم هوکر سکرٹري آف اسٹیٹ کي منظوري حاصل کرچکا هی یہ بل اوسي کي بنیاد پر تیار هوا هی

یہ یونیورسٹی ' جیسا کہ همارے اس بل کا منشا هی ' ایک قیامي اور تعلیمي یونیورسٹي هوگي جسکا مرکز پٹنہ هوگا — اس خیال سے کہ صوبہ کے دیگر مقامات مین بہت سے کالج واقع هین' جنکو لوگ خوشي سے قایم رکھنا چاهتے هین ' قانون کا یہ منشا هی کہ یونیورسٹی مین علاوہ پٹنہ کے کالجون کے چار اور شہرون کے کالج نیز بہار نیشنل کالج بانکي پور بهي شامل کیے جائین — پٹنہ کے کالج' جو یونیورسٹی کالج کہلائینگے ' تعلیمي معاملات مین سنڈیکیٹ کے انتظام و اختیار مین اور انتظامي معاملات مین وایس چانسلر کے هاتهہ مین رهینگے - اور باهر کے کالج انهي حکام کے زیر نگراني رهینگے ٹهیک اوسیطرح جیسے کسي دوسري یونیورسٹي کے ' افیلیئٹڈ ' (داخل شدہ) کالج حسب ایکٹ یونیورسٹي مصدرہ سنہ ۱۹۰۴ اپني یونیورسٹي کے زیر نگراني رهتے هین

اس یونیورسٹي کے قایم هو جانیسے علاوہ اس فایدہ کے کہ صوبہ بہار و اوڑیسہ کے واسطے ایک علیحدہ یونیورسٹي هو جایگي ایک فایدہ یہ بهي هوگا کہ طلبا کي جو کثرت بالفعل کلکتہ یونیورسٹي کے حلقہ مین هی اوسمین ایک معتدبہ کمي هو جایگي

مورخہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۶

سي - شنکرن نایر

Ordinance. No. VI of 1916.

آرڈننس نمبر ٦ سنہ ١٩١٦

[مقام چہ بور مصدرہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۱۶]

آرڈننس براے عارضي ترميم ايکٹ پيپر کرنسي سنہ ١٩١٦

چونکہ ايک ضرورت شديد پيدا ہو گئي ہی جسکي وجہ سے ضروري سمجھا گيا کہ ايکٹ پيپر کرنسي سنہ ۱۹۱۶ (نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۶) مين عارضي طور پر ترميم کيجاے ۔

لہذا حسب اختيارات زير دفعہ ۷۲ ايکٹ گورمنٹ آف انڈيا سنہ ۱۹۱۵ (۵ و ٦ جارج پنجم باب ٦١) نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند ذيل کا آرڈننس صادر اور جاري فرماتے ہين :—

آرڈننس نمبر ٦ سنہ ١٩١٦

مختصر نام

دفعہ ١ — جايز ہی اسکا نام آرڈننس متعلقہ پيپر کرنسي مصدرہ سنہ ۱۹۱۶ رکھا جاے

ترميم دفعہ ۳ ايکٹ ۹ سنہ ۱۹۱۶

دفعہ ٢ — ايکٹ ۹ سنہ ۱۹۱۶ کي دفعہ ۳ مين بجاے الفاظ " ساٹھہ ملين " کے ايکسو اسي ۱۸۰ ملين " پڑھنا چاہيئے

چمسفورڈ
وايسراے و گورنر جنرل ہند

اے - پي مڈيمين
سکریٹري گورمنٹ ہند

S. G. P. I.—231 L. D.—27-11-16. 725.

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸٦٣

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ٦] لاہور — ۱۱ فروری (ہجریہ ۱۸ فروری) سنہ ۱۹۱٦ء — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہوچکے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۲ — دسمبر سنہ ۱۹۱۵ ع کو منظور ہوا اور معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱٦ ع کو منظور ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱٦ ع

ایکٹ بغرض اس کے کہ پنجاب میں جانوروں و گاڑیوں و کشتیوں اور ساز و سامان کے جنگی بار برداری کی اغراض کے لئے حکماً لینے کا بہتر انتظام کیا جائے۔

ہر گاہ کہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں جنگی بار برداری کی اغراض کیلئے جانوروں و گاڑیوں و کشتیوں اور ساز و سامان کے حکماً لینے کیلئے بہتر انتظام کیا جائے۔ لہذا ایکٹ ہذا کے ذریعہ حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

مراتب ابتدائی

مختصر نام اور مقامی وسعت۔

۱ — (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ جنگی بار برداری پنجاب سنہ ۱۹۱٦ ع رکھا جائے۔

(۲) یہہ صوبہ پنجاب پر اطلاق پذیر ہوگا۔

منسوخی۔

۲ — ایکٹ میشان فوجی بار برداری پنجاب سنہ ۱۹۰۳ ع تحریر ہذا کے ذریعہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

۲۸۷ پی جی جی۔

حکماً لئے جانیکے متعلق ذمہ واري

حکماً لئے جانے کے متعلق ذمہ واري۔

۳—(۱) جملہ جانور و گاڑیان و کشتیان معہ اون کے جیر و سازو سامان کے اس قابل ہونگي کہ انکو ایکٹ ہذا کے احکام کے بموجب خواہ ہندوستان کی حدود کے اندر یا باہر کام پر لگانے کے لئے حکماً جنگی بار برداري کے واسطے لے لیا جائے۔

تشریح " گاڑیون " مین ڈولیان و ڈانڈیان و جہمپان اور پالکیان بہی شامل متصور ہونگی۔

(۲) حکماً لینا کرایہ کے لئے یا خریدن کے لئے ہوسکتا ہے۔

تقرر عہدہ داران

عہدہ داران معائنہ ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ اسسٹنٹون کا تقرر۔

۴—(۱) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایکٹ ہذا کي اغراض کے لئے بذریعہ اشتہار کسي شخص کو عہدہ دار معائنہ ٹرانسپورٹ یا ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ مقرر کرے اور ان حدود کي تصریح کرے جنکے اندر عہدہ دار مذکور اپنے اختیارات استعمال کریگا۔

(۲) جملہ اختیار جو کسي عہدہ دار معائنہ ٹرانسپورٹ یا ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ کو ایکٹ ہذا کی رو سے عطا کئے جائینگے۔انکو عہدہدار مذکور ڈپٹی کمشنر کے زیر اہتمام استعمال کریگا۔بجز اسکے کہ لوکل گورنمنٹ خاص حکم کے ذریعہ اسکے خلاف حکم دے۔

(۳) جملہ عہدہ داران معائنہ ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ اسسٹنٹان مجموعہ تعزیرات ہند کے معنون مین سرکاري ملازمان متصور ہونگے۔

اصطلاح کلکٹر کے معنے۔

۵—ایکٹ ہذا مین لفظ " کلکٹر " مین ہر ایسا شخص شامل ہوگا جسکو لوکل گورنمنٹ نے یا ڈپٹی کمشنر نے کلکٹر کے فرائض زیر ایکٹ ہذا استعمال کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔

شمار اور معائنہ

شمار اور معائنہ۔

۶—لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ اون جانورون اور اشیاء کے شمار اور معائنہ کے لئے قواعد مرتب کرے جو زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لئے جانے کے قابل ہون اور اسکو اختیار ہے کہ قاعدہ کے ذریعہ حکم دے کہ کوئی شخص جو کسي ایسے جانور یا شے کا مالک ہو یا جو ایسا جانور یا شے رکہتا ہو اسکو شمار اور معائنہ کے لئے ایسے وقت پر اور ایسي جگہہ (جو اوس موضع کي حدود کے اندر ہو جہان وہ عام طور پر رہتا ہو یا جس مین وہ اراضي رکہتا ہو یا کاشت کرتا ہو) جو شمار یا معائنہ کرنیوالے عہدہ دار نے مقرر کی ہو پیش کرے اور کہ اسکي نسبت ایسي اطلاع بہم پہونچائے جو قواعد کی رو سے تجویز کی گئي ہو۔

جنگ یا اشد ضرورت کے لئے حکماً لینا

اعلان جسکی رو سے حکماً بکار سرکار لینے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

۷ (۱) میدان کار زار کے لئے اجتماع افواج کے کسی موقع پر یا افواج کے پر سو پیکار رہنے کے دوران مین کسي وقت یا کسي ایسے موقع پر جو لوکل گورنمنٹ کي رائے مین اشد ضرورت کا موقع ہو لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ اشتہار یا تحریري حکم کے ذریعہ اعلان کرے کہ جملہ یا کوئی ایسے جانور یا جملہ یا کوئي ایسي شے جو حکماً بکار سرکار لئے جانے کے قابل ہو جنگي بار برداري کے لئے حسب طریق مندرجہ ما بعد حکماً لئے جائین۔

کلکٹر کو ہدایت۔

(۲) ایسے اعلان کے اجرا کے بعد کسي وقت لوکل گورنمنٹ یا کوئي ایسا شخص جسے لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ مین اختیار دیا ہو کلکٹر کو ہدایت کر سکتا ہے کہ وہ ایک ایسے معقول عرصہ کے اندر جو ہدایت مذکور مین درج ہونا چاہئے ایسے جانور اور اشیا مہیا کرنیکا انتظام کرے جنکي اوسکے ضلع سے جنگي بار برداري کے لئے ضرورت بیان کیگئي ہو۔

جمع کرانیکا حکم اور جبراً پکڑ لینیکا اختیار۔

۸—(۱) ہدایت زیر دفعہ ماسبق موصول ہونے پر کلکٹر فوراً حکم جاري کریگا اور اشخاص متذکرہ حکم مذکور کو ہدایت کریگا کہ وہ اوس حکم مین مصرحہ جانور یا اشیا کلکٹر کے مقرر کردہ وقت اور جگہ پر جمع کرین۔

(۲) ایسے احکام کسي ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ یا کسي عہدہ دار مال یا کسي ذیلدار یا انعامدار یا عہدہدار دیہہ کے نام جاري کئے جا سکتے ہین۔

(۳) کسي شخص کے لئے جو حکماً بکار سرکار لئے جانے کے قابل جانور یا اشیا کا مالک ہو یا ایسے جانور

یا اشیا رکہتا ہو لازم ہوگا کہ جب کوئی ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ یا عہدہ دار محال یا ذیلدار یا انعامدار یا عہدہ دار دیہہ بہ تعمیل احکام مجریہ زیر ماتحتی دفعہ (۱) اوسے ہدایت کرے تو وہ جانور یا اشیا مذکور کو کلکٹر کی مقرر کردہ جگہ و وقت پر حاضر کرے۔

(۳) اگر ایسا شخص جانور یا شیا مذکور اسطرح پیش کرنے سے انکار کرے یا قاصر رہے تو ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ یا دیگر عہدہ دار جسکے نام حکم مذکور جاری کیا گیا ہو اوسکو جبراً پکڑ سکتا ہے۔

مہتمم اشخاص کی جانوران کے ہمراہ جمع کرنے کے مرکز تک جانے کے متعلق ذمہ داری۔

۹ — بجز کسی اور ترمیم کے جسکا لوکل گورنمنٹ کے اسبارہ میں مرتب کردہ قواعد میں حکم دیا گیا ہو زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لئے ہوئے جانور یا شے کے موجود الوقت مہتمم اشخاص یا دیگر ایسے اشخاص جو جانور یا شے مذکور کا اہتمام اپنے کے مجاز ہوں اور جانکو اشخاص مہتمم نے مقرر کیا ہو جانور یا شے مذکور کے ہمراہ اوس جگہ تک جائینگے جو کلکٹر نے زیر دفعہ ۸ (۱) مقرر کی ہو۔

نوٹس دربارہ دعاوی برائے معاوضہ۔

۱۰ — کلکٹر اوسوقت اور جگہ کا نوٹس دیگا جہاں حکماً بکار سرکار لئے ہوئے جانوروں یا اشیا کے معاوضہ کے دعاوی کئے جاسکتے ہیں

جانوروں کا انتخاب نا منظور شدہ جانوروں یا اشیاء کی جگہ پر کرنا۔

۱۱ — کوئی شخص جسکو گورنمنٹ نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو زیر دفعہ ۸ جمع کردہ یا پکڑے ہوئے کسی جانوروں یا اشیاء کو کرایہ یا خرید کے قابل قرار دیکر منظور کر سکتا ہے یا اونکو ناقابل قرار دیکر نا منظور کر سکتا ہے اور وہ ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ یا دیگر عہدہ دار کو جسنے نا منظور شدہ جانوروں یا اشیا کو جمع کیا یا پکڑا ہو ہدایت کرسکتا ہے کہ اونکی جگہ اور جانور یا اشیا جمع کرے یا پکڑے اور اس مزید اجتماع یا گرفتاری کے لئے حکم مجریہ زیر دفعہ ۸ (۱) جائز حکم متصور ہوگا۔

کمیٹی تشخیص۔

۱۲ — (۱) جب کوئی جانور یا شے اسطرح منظور ہو جائے تو ایک کمیٹی تشخیص جو اسطرح منضبط کیجائیگی جسطرح کہ لوکل گورنمنٹ عام یا خاص حکم کے ذریعہ ہدایت کرے مندرجہ ذیل مدارج قلمبند کریگی :—

(الف) جانور یا شے مذکور کا ایک مختصر حلیہ۔

(ب) مالک کا نام اور پتہ اگر معلوم ہو۔

(ج) شخص مہتمم کا نام اور پتہ۔

(د) کمیٹی کی رائے کے مطابق فیصلہ کے وقت بازاری قیمت۔

ایکٹ نمبر ۱۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء

(۲) ہر ایک کمیٹی تشخیص کا ایک ممبر مالک زمین (جیسا کہ اوسکی تعریف ایکٹ معاملہ زمین پنجاب میں کی گئی ہے) ہوگا۔

قبضہ کرنا

۱۳ — کوئی افسر جسکو لوکل گورنمنٹ نے یا ایسے شخص نے مقرر کیا ہو جسکو لوکل گورنمنٹ نے اسبارہ میں اختیار دیا ہو کسی ایسے جانور یا شے کا قبضہ منجانب گورنمنٹ لے سکتا ہے جسکی نسبت کمیٹی مذکور نے مدارج مجوزہ دفعہ ۱۲ قلمبند کر لئے ہوں۔

اگر جانور یا شے مذکور خریدنی ہو تو عہدہ دار مذکور فوراً جانور یا شے متذکرہ کی کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر رقم معہ ۱۵ فیصدی زائد رقم کے کمیٹی کے پاس جمع کر دیگا اور اس طرح رقم کے جمع کرا دینے پر جانور یا شے مذکور گورنمنٹ کی کامل ملکیت ہو جائیگی۔

اگر جانور یا شے مذکور کرایہ پر لی ہو تو گورنمنٹ ایسی شرح پر کرایہ ادا کریگی جو وہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

مقرر کردہ قیمت قطعی ہوگی۔

۱۴ — کسی جانور یا شے کی کمیٹی کیطرف سے مقرر کردہ قیمت گورنمنٹ اور ایسے شخص کے درمیان جو اوس پر کوئی دعوے رکہتا ہو قطعی ہوگی۔

ادائیگی۔

۱۵ — (۱) جب کوئی رقم زیر دفعہ ۱۳ کمیٹی کے پاس جمع کرائی جائے تو بجز اون صورتوں کے جن کی ماتحتی دفعہ ما بعد میں تصریح کی گئی ہے کمیٹی مذکورہ وہ رقم اوس شخص کو ادا کر دیگی جس کو وہ بظاہر اوس کا مستحق خیال کرے۔

(۲) اگر شخص مذکور رقم متذکرہ لینے پر رضامند نہ ہو یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو جانور یا شے مذکور کو فروخت کرنے کا مجاز ہو یا اگر معاوضہ لینے کے استحقاق کے متعلق کوئی تنازعہ ہو یا اس شخص کے متعلق کوئی تنازعہ ہو جس کو وہ واجب الادا ہو یا معاوضہ کی تقسیم کے متعلق تنازعہ ہو تو کمیٹی اوس رقم کو کلکٹر کے پاس جمع کردیگی اور کلکٹر اوس کی ادائیگی یا اوس کے منافع پر لگانے یا اوس کے تصفیہ کے متعلق حکم دیگا اور ایسا حکم گورنمنٹ اور ایسے شخص کے مابین جو اوس پر کوئی دعوے رکھتا ہو ناطق ہوگا۔

اطلاع طلب کرنیکا اختیار

۱۶—کلکٹر کسی ایسے شخص کو جو زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لئے ہوئے جانور یا شے کیلئے معاوضہ طلب کرتا ہو ہدایت کر سکتا ہے کہ وہ ایسے ہر ایک دوسرے شخص کا نام بیان کرے جسکی نسبت اوس کو علم ہو یا وہ باور کرتا ہو کہ وہ ایسے جانور یا شے میں حق رکھتا ہے اور کہ وہ ایسے حق کی نوعیت بھی بیان کرے۔

ضابطہ جبکہ کوئی جانور یا شے کرایہ پر ہونیکی حالت میں خریدی جائے۔

۱۷—(۱) کسی جانور یا شے کو جو احکام ماقبل کے مطابق کرایہ پر لیگئی ہو کسی وقت گورنمنٹ بالعوض ایسی قیمت کے خرید سکتی ہے جو کمیٹی کی زیر دفعہ ۱۲ مقرر کردہ قیمت اور ۱۵ فیصدی زائد رقم کے برابر ہو۔

(۲) ایسی خرید کا نوٹس ڈاک میں رجسٹری کے ذریعہ مالک کو بھیجا جائیگا اور قیمت خرید اوس کے پاس جمع کرائی جائیگی۔

(۳) کلکٹر ایسی خرید کی اطلاع جانور یا شے کے مالک یا رکھنے والے کو دیگا۔

(۴) کلکٹر قیمت خرید مذکور کے ساتھہ ایسا ہی سلوک کریگا گویا کہ وہ ایک ایسی رقم ہے جو زیر دفعہ ۱۵ (۲) ایکٹ ہذا اوس کے پاس جمع کرائی گئی ہے۔

(۵) جب زیر ماتحتی دفعہ (۲) دفعہ ہذا کلکٹر کو نوٹس بھیجا جا چکے تو جانور یا شے مذکور گورنمنٹ کی کامل ملکیت ہو جائیگی۔

کرایہ پر لئے ہوئے جانور یا شے کے نقصان کے لئے قابل ادا معاوضہ۔

۱۸—زیر ایکٹ ہذا کرایہ پر لئے ہوئے کسی جانور یا شے کے نقصان یا تلفی یا اوسکے کمزور یا خراب ہو جانے کا معاوضہ گورنمنٹ کی طرف سے قابل ادا ہوگا لیکن وہ ایسی رقم سے متجاوز نہ ہوگا جو کمیٹی کی زیر دفعہ ۱۲ مقرر کردہ قیمت معہ ۱۵ فیصدی زائد رقم کے برابر ہو۔

تشریح—اس طرح قابل ادا معاوضہ اوس رقم کے علاوہ ہوگا جو بطور کرایہ واجب الادا ہو۔

جنگ یا اشد ضرورت کے علاوہ حکماً بکار سرکار کرایہ پر لینا۔

جنگ کے علاوہ حکماً بکار سرکار کرایہ پر لینا۔

۱۹—(۱) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ دفعہ ۷ میں مندرجہ مواقع کے علاوہ دیگر موقعوں پر ہندوستان کے اندر جنگی بار برداری کے لئے ایسے جانوروں اور اشیا کے حکماً بکار سرکار کرایہ پر لینے کے متعلق قواعد مرتب کرے جو زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لئے جانے کے قابل ہوں اور نیز اس طرح پر حکماً بکار سرکار لینے کی شرائط اور معاہدات کے متعلق قواعد مرتب کرے۔

(۲) کوئی ایسا جانور یا شے جو زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لئے جانے کے قابل ہو قواعد مذکورہ کے بموجب حکماً بکار سرکار کرایہ پر لی جا سکتی ہے۔

متفرق

معاوضہ کا صرف ایکٹ ہذا کے مطابق دعوے کیا جاسکتا ہے۔

۲۰—ایکٹ ہذا کے مطابق حکماً بکار سرکار لئے ہوئے کسی جانور یا شے کی بابت کسی معاوضہ کا دعوے نہیں کیا جائیگا الا حسب طریق مجوزہ ایکٹ ہذا لیکن اس دفعہ میں مندرجہ کوئی امر کسی ایسے شخص کی (جسکو زیر ایکٹ ہذا مقرر کردہ کوئی معاوضہ کلاً یا جزواً ادا کیا گیا ہو) اس بارہ میں ذمہ واری پر موثر نہ ہوگا کہ وہ معاوضہ مذکور ایسے شخص کو ادا کرے جو قانوناً اوس کا مستحق ہو۔

اختیار داخلہ۔

۲۱—بپابندی اون قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں مرتب کئے ہوں کلکٹر یا کوئی عہدہ دار معائنہ ٹرانسپورٹ یا ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ یا کوئی عہدہ دار جس کے نام کوئی حکم زیر دفعہ ۸ جاری کیا گیا ہو مجاز ہوگا کہ وہ جملہ مناسب اوقات پر ایکٹ ہذا کی رو سے اوس پر عاید کردہ کسی فرض کی بجا آوری کیلئے کسی ایسی جگہہ میں داخل ہو جہاں اوس کے پاس یہہ

باور کرنے کی وجوہات ہوں کہ جنگی بار برداری کے لائق کوئی جانور یا شے پائی جائیگی اور وہ مجاز ہوگا کہ وہاں داخل ہو کر شدہ جانور یا شے کا معائنہ کرے۔

امداد کرنیکی ذمہ واری۔

۲۲—ہر ایک شخص کیلئے لازم ہوگا کہ وہ کسی ایسے عہدہ دار معائنہ ٹرانسپورٹ یا ٹرانسپورٹ اسسٹنٹ یا عہدہ دار مال یا کسی ذیلدار یا انعامدار یا عہدہ دار دیہ کی امداد کرے جو ایکٹ ہذا کی رو سے عاید کردہ کسی فرض کی بجا آوری کے لئے اوس کی معقول طور پر معاونت طلب کرے۔

نوٹس ہائے کا دینا۔

۲۳—نوٹس زیر ایکٹ ہذا یا قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کی اطلاع یابی ڈاک میں رجسٹری کے ذریعہ کیجا سکتی ہے یا اس طرح کی جاسکتی ہے کہ اوس کی ایک نقل جس پر اوس میں نامزد کردہ افسر کے دستخط ہوں دستی حوالہ کردی جائے یا اوس کو ڈھنڈورا یا کسی اور مروج طریق سے مشتہر کر دیا جائے یا اوس کی ایک نقل موضع یا قصبہ میں کسی نمایاں جگہہ پر چسپاں کردیجائے۔

گواہوں کو طلب کرنے اور انکو حاضری کیلئے مجبور کرنے اور دستاویزات کے پیش کرانیکا اختیار۔

ایکٹ ہند ۵—سنہ ۱۹۰۸ع

۲۴—تحقیقات زیر ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ وہ گواہوں کو بشمول تعلقدار اشخاص کے یا اون میں سے بعض کو طلب کرے اور اونکو حاضری کیلئے مجبور کرے اور دستاویزات کو جبراً پیش کرائے اونہیں ذرایع سے اور (جہاں تک ہوسکے) اوسی طریق سے جو عدالت دیوانی کیلئے زیر مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز کیا گیا ہے۔

بوجھوں کی حفاظت کے لئے ڈپوہا کا مقرر کرنا۔

۲۵—(۱) کلکٹر ایک یا ایک سے زیادہ ایسے مناسب ڈپوہا مہیا کریگا جہاں زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لئے ہوئے جانوروں یا اشیاء پر لدے ہوئے اسباب کو رکھا جائے۔

(۲) جو شخص کوئی اسباب کسی ڈپو میں رکھیگا اوس کے لئے لازم ہوگا کہ وہ ڈپو مذکور کے مہتمم کے مطالبہ پر اسباب بھیجنے والے اور لینے والے اشخاص کے اور جس جانور یا شے پر اسباب لدا ہوا تھا اوس کے مالک کے نام اور پتہ اور اسباب کی تفصیل اپنی بہترین واقفیت کے مطابق بتلائے۔

(۳) کلکٹر اسباب مذکور کے بھیجنے والے اور لینے والے کو ڈاک میں رجسٹری کے ذریعہ نوٹس دیگا اور اونکو اسباب رکھے جانے کی اطلاع دیگا اور اسباب کے لینے والے کو ہدایت کریگا کہ اوس کا قبضہ حاصل کرے۔

(۴) اگر اسباب رکھے جانیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اوسکا قبضہ حاصل نہ کیا جائے تو کلکٹر اوس کو بذریعہ نیلام فروخت کراسکتا ہے مگر شرط یہہ ہے کہ اگر اسباب تلف ہوجانیوالا ہو تو وہ فوراً فروخت کیا جاسکتا ہے۔

ایکٹ ہند نمبر ۱—سنہ ۱۸۷۲ع

(۵) زیر دفعہ ہذا کسی ڈپو میں رکھے ہوئے اسباب کے نقصان یا تلفی یا اوس کے خراب ہو جانے کے متعلق گورنمنٹ کی ذمہ واری کسی بیلی زیر دفعات ۱۵۱ و ۱۵۲ ایکٹ معاہدہ ہند سنہ ۱۸۷۲ع کی ذمہ واری کے برابر ہوگی—مگر شرط یہہ ہے کہ گورنمنٹ کسی ایسے نقصان کی ذمہ وار نہوگی جو اسباب مذکور کے رو کے جانے یا ازیں ضمن (۴) فروخت کئے جانے سے کسی طرح پر عاید ہوا ہو۔

(۶) فروخت سے وصول شدہ رقم کلکٹر اوس شخص کو ادا کریگا جو اوسے اوسکا مستحق معلوم ہو اور ایسی ادائیگی کے بعد کوئی شخص جو اس رقم کے مستحق ہونے کا دعویدار ہو اوسکی یا اوسکے کسی حصہ کی وصولی کے لئے گورنمنٹ کے برخلاف کوئی نالش کرنیکا مجاز نہوگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ دفعہ ہذا میں مندرجہ کوئی امر کسی ایسے شخص کی (جسکو زیر ضمن ہذا کلکٹر نے کوئی رقم ادا کی ہو) اس بارہ میں ذمہ واری پر موثر نہ ہوگا کہ وہ روپیہ مذکور ایسے شخص کو ادا کرے جو قانوناً اوس کا مستحق ہو۔

بعض نالشوں کی ممانعت۔

۲۶—(۱) کارروائی مندرجہ زیر ایکٹ ہذا کی وجہ سے عدم تعمیل کے لئے کوئی نالش اوس جانور یا شے کے مالک یا مہتمم کے خلاف رجوع نہوگی جو زیر ایکٹ ہذا حکماً بکار سرکار لی گئی ہو اور نہ اوس شخص کے خلاف رجوع ہوگی جو ایسے جانور یا شے کے متعلق کسی معاہدہ کے بارہ میں ذمہ وار ہو۔

(۲) کوئی عدالت دیوانی مجاز نہوگی کہ وہ اوس طریق کے بارہ میں دست اندازی کرے جس میں

لوکل گورنمنٹ یا کوئی شخص اوس اختیار کو استعمال کرتا ہے جو اوس کو ایکٹ ہذا کی رو سے یا اوس کے بموجب تفویض ہو۔

(۳) گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار یا شخص کے خلاف کوئی نالش کسی ایسی نقصان کے لئے دایر نہو سکیگی جو کسی ایسے فعل کی وجہ سے عاید ہو جو حسب منشاء ایکٹ ہذا نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا جسکے کرنیکا حکم دیا گیا ہو۔

(۴) دفعہ ہذا میں مندرجہ کسی امر سے یہ متصور نہ ہوگا کہ اوس سے زیر دفعہ ۲۰ (۵) ایکٹ ہذا کسی اسباب کے نقصان یا تلفی یا اوس کے خراب ہوجانے کے لئے کسی نالش بوالے معاوضہ کی ممانعت کی گئی ہے۔

قانون پیشہ اشخاص کا اخراج۔

۲۷- کوئی قانون پیشہ شخص مستحق نہوگا کہ وہ بحیثیت قانون پیشہ شخص کے کسی کارروائی زیر ایکٹ ہذا میں پیش ہو۔

سزائیں۔

۲۸- کوئی شخص جو—

(۱) بلا وجہ معقول کسی ایسے حکم کی تعمیل سے انکار کرے یا قاصر رہے جو قانوناً زیر ایکٹ ہذا دیا گیا ہو اور جسکی رو سے اوسکو کسی جانور یا شے کے پیش کرنے کے لئے ہدایت کی گئی ہو۔یا

(۲) کسی جانور یا شے کو پیش ہونے یا حکماً بکار سرکار لئے جانے سے بچانے کی نیت سے اوس جانور یا شے کو کہیں لیجائے یا مخفی رکھے یا چھپا دے یا اوس جانور یا شے کے پیش ہونے یا حکماً بکار سرکار لئے جانے کی مزاحمت کرے۔یا

(۳) کوئی ایسا کام نہ کرے جسکا کرنا اوسپر زیر ایکٹ ہذا یا قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا فرض ہو۔

ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی مقدار پچاس روپیہ تک ہوسکتی ہے یا اگر اس جرم کا کسی ایسے موقع پر ارتکاب کیا گیا ہو جبکہ میدان جنگ میں جانے کے لئے اجتماع افواج کیا جا رہا ہو تو وہ دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی ایسی سزائے قید کا مستوجب ہوگا جو تین ماہ سے زاید نہو یا ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی مقدار ایکسو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا ہر دو سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

جرایم کی سماعت۔

۲۹ کوئی عدالت کسی جرم قابل سزا زیر ایکٹ ہذا کی سماعت نہ کریگی بجز بمنظوری پیشگی صاحب ڈپٹی کمشنر۔

قواعد مرتب کرنے کا اختیار۔

۳۰- لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہذا کے احکام کی تعمیل کے لئے ایسے قواعد مرتب کرسکتی ہے جو اس ایکٹ کے احکام کے مطابق ہوں اور بالخصوص ایسے قواعد مرتب کرسکتی ہے جن میں:—

(الف) عہدہ داران معائنہ ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ اسسٹنٹوں کے فرائض اور اختیارات کی تشریح کیجائے۔

(ب) زیر دفعہ ۱۲ مقرر کردہ کمیٹیوں کے انضباط کا انتظام کیا جائے اور اونکے فرائض اور اختیارات کی تشریح کی جائے۔

(ج) زیر دفعہ ۲۰ قیدو خانے کی قائمی اور غور و پرداخت کا اور اوس میں رکھے ہوئے مال و اسباب کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔

(د) وہ معاوضہ مقرر کیا جائے جو زیر ایکٹ ہذا کرایہ پر لئے ہوئے جانوروں یا اشیاء کے نقصان یا تلفی یا اون کے خراب ہو جانیکے عوض گورنمنٹ کی طرف سے واجب الادا ہو۔

(ہ) زیر ایکٹ ہذا جمع کئے ہوئے یا پکڑے ہوئے جانوروں یا اشیاء کی بابت واجب الادا گذارہ یا دیگر الاؤنس مقرر کیا جائے۔

(و) ایسے رجسٹروں یا کتابوں و کوائف یا حسابات یا رسیدوں کے لئے جو کہ لوکل گورنمنٹ رکھنا و مرتب کرنا یا تالیف کرنا یا دینا ضروری خیال کرے نمونے تجویز کئے جائیں اور اون مدارج کی تصریح کی جائے جو اون میں درج کرنے ہوں۔

دستخط جے۔ پی طامس

ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۸۷۶ سی ایس سی—۷۱۰—۱۸-۲-۱۹۱۶—سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

Dieu et mon droit

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۹] لاہور — ۳ مارچ (مجریہ ۱۰ مارچ) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کي کونسل واضع آئین و قوانین مین پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹي جو کونسل مین پیش ہوئین اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائي جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۱۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ بغرض رجسٹري طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق منتخب کمیٹي کي مندرجہ ذیل رپورٹ کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین پنجاب مین بتاریخ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع پیش کی جائیگی :—

مسودہ بغوض رجسٹري طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق منتخب کمیٹي کي رپورٹ

۱—ہم مندرجہ ذیل ممبران منتخب کمیٹي جو مسودہ بغرض رجسٹري طبابت پیشہ اشخاص پر غور کرنے کیلئے مقرر کي گئي تھي بذریعہ تحریر ہذا اپني رپورٹ ارسال کرتے ہین۔

۳۰۵۵ پي جي جي-

۲ــ کمیٹی نے ۱۵ و ۱۶، اور ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۹ع کو لاہور میں اپنا اجلاس منعقد کیا۔آنریبل مسٹر تھامسن جنہوں نے مسودہ مذکور پیش کیا تھا رخصت پر جانے کے باعث اپنے عہدہ ممبری کونسل مذکور سے مستعفی ہوچکے ہیں اور اسلئے وہ کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔

۳ــ دفعہ ۳ (۳) کے خلاف جس میں اسپتالوں و بعض دیگر انسٹیچوشنوں سے ایسی انسٹیچوشنیں مراد لیگئی ہے جن میں مروجہ علاج کے طریقے ایسے ہوں جنکو طبی کونسل نے منظور کرلیا ہو۔اس بنا پر اعتراض کیا گیا تھا کہ مسودہ مذکور میں ایسا کوئی حکم درج نہیں جسکی رو سے کونسل ایسی انسٹیچوشن میں مروجہ طریقوں کے متعلق کسی قسم کی تحقیقات کرسکے۔اس اعتراض کو رفع کرنے کی غرض سے منتخب کمیٹی یہہ سفارش کرتی ہے کہ اس تعریف کو بالکل ہی حذف کردیا جائے۔اس سفارش کا مسودہ مذکور کی جس دفعہ پر اثر پڑتا ہے وہ صرف دفعہ ۴ (۲) ہی ہے اور بظاہر تعریف مذکور کا منشاء یہہ تہا کہ اوس امتناعی حکم کو محدود کردیا جائے جو اون اسپتالوں و دیگر ہمچو قسم کی انسٹیچوشنوں میں جن میں علاج کے مغربی طریقے مروج ہوں غیر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کو ملازم رکہنے کے بر خلاف تعلق دفعہ مذکور میں وضع کیا گیا ہے۔کمیٹی کے خیال میں اس قسم کی حد لگانا غیر ضروری ہے کیونکہ امتناعی حکم مذکور خود تعلق دفعہ مذکور کی رو سے ہی اون انسٹیچوشنوں تک محدود ہے جو کلاً اختیاری چندوں کی امداد سے نہ چلائی جاتے ہوں اور ایسی انسٹیچوشنوں کے متعلق غیر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کے مفاد کی حفاظت قبل ازین اوس اختیار کی رو سے کافی طور پر کردی گئی ہے جو خاص مستثنیات منظور کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کو تفویض کیا گیا ہے۔

۴ــ طبی کونسل کے انضباط کے متعلق بڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔تنقیدی آرائے و تجاویز پیش کردہ پر پورے طور پر غور کرنے کے بعد ہم سفارش کرتے ہیں کہ کونسل حسب طریق ذیل منضبط کی جائے:ـ

(الف) میر مجلس کو لوکل گورنمنٹ نامزد کردے۔

(ب) پانچ ممبر لوکل گورنمنٹ نامزد کرے جن میں سے ایک ممبر ایسا آزاد طبابت پیشہ شخص ہوگا جو پنجاب میں طبابت کا کام کرتا ہو۔

(ج) دو ممبروں کو وہ رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں جو برٹش میڈیکل ایکٹوں کی رو سے درج رجسٹر ہوچکے ہوں یا درج رجسٹر ہونے کی قابلیت رکہتے ہوں۔

(د) تین ممبران وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں جو پنجاب یونیورسٹی کے عام طب کے گریجوایٹ یا لائیسنس یافتہ ہوں۔

(ہ) ایک کو وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں جنہوں نے لوکل گورنمنٹ سے ایسے ڈپلومے (سند) حاصل کئے ہوں جن میں اونکو اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض بجالانے کے قابل قرار دیا گیا ہو۔

(و) ایک ممبر جملہ دیگر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں۔اس تقسیم میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں مضمر ہیں۔لوکل گورنمنٹ کیطرف سے نامزد کردہ ممبروں کی تعداد ۶ سے گہٹاکر ۵ کردی گئی ہے جس سے نامزد شدہ ممبروں کی تعداد کی کثرت نہیں رہتی۔ ایک نامزد شدہ ممبر ضرور آزاد طبابت پیشہ شخص ہونا چاہئے۔اون طبابت پیشہ اشخاص کی نہایت ہی صاحب اہمیت و با رسوخ جماعت کو جو برٹش ایکٹوں کے رو سے درج رجسٹر ہوچکے ہوں یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہوں دو امیدوارے منتخب کرنے کا حق دیا گیا ہے۔سب اسسٹنٹ سرجنوں کی بڑی جماعت کو اپنا ایک علیحدہ ممبر منتخب کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ایک ممبر منتخب کرنے کا حق اون جملہ دیگر رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص کیلئے محفوظ کیا گیا ہے جو دیگر شقوں میں شامل نہیں کئے گئے ہونگے جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے سوا دیگر ہندوستانی یونیورسٹیوں اور دیگر ہندوستانی و ممالک غیر کی انسٹیچوشنوں سے قابلیت کی اسناد حاصل کی ہوں۔عام طب کے لائیسنس یافتہ اشخاص کو شق (د) کے رائے دہندوں میں شامل کردیا گیا ہے۔

یہہ تقسیم مطلب کمیٹی کی رائے میں ایسی ہے کہ اُس پر عمل کرنے سے جملہ اہم جماعتوں کی مناسب اور آزادانہ طور پر نیابت ہوجائیگی۔

۵۔۔ کمیٹی نے اس تجویز پر غور کرکے اُسکو نا منظور کردیا ہے کہ نامزد شدہ ممبروں کیلئے یہہ ضروری نہیں ہے کہ وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص ہوں۔۔

۶۔۔کمیٹی نے دفعہ ۱۸ میں یہہ حکم وضع کردیا ہے کہ کوئی ممبر دیوالہ ہو جانے پر ممبری سے علیحدہ کردیا جائیگا

۷۔۔دفعہ ۱۷ کے احکام کی بہت مخالفت کی گئی ہے جسکی رو سے کسی فعل نا روا کے متعلق تحقیقات کرنے کا کام تین ممبروں کی کمیٹی کے سپرد ہوسکتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہہ مخالفت معقول ہے اور ہم اس تجویز کو بے ضابطہ خیال کرتے ہیں کہ کونسل کے دیگر فرائض کی بجا آوری کیلئے تو سات ممبروں کا کورم ضروری قرار دیا جائے لیکن کونسل کے روبرو پیش ہونیوالے معاملات میں سے نہایت ضروری معاملہ کو اوس کے آخری فیصلہ کیلئے صرف تین ممبروں کی ایک قلیل جماعت کے سپرد کر دیا جائے۔ لہذا ہم تین ممبروں کی کمیٹی کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں اور یہہ تجویز کرتے ہیں کہ سات ممبروں کے کورم کا قاعدہ ہی جملہ صورتوں پر حاوی ہے لہذا دفعات ۱۳ و ۱۷ میں مطلوبہ ترمیم کر دیگئی ہے

۸۔۔ہم سفارش کرتے ہیں کہ دفعات ۱۳ و ۱۴ میں مذکورہ فیس کی رقم کا تعین قواعد کے لئے چھوڑ دیا جائے۔۔

۹۔۔دفعہ ۱۳ کی دوسری شرط میں ہم نے اون طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق ایک حکم ایزاد کر دیا ہے جو پنجاب کے اندر پہلے ہی سے طبابت کا کام کرتے ہیں لیکن جو قابلیت ہائے مندرجہ گوشوارہ میں سے کوئی قابلیت نہیں رکھتے یہہ ایزادی اوس ترمیم کے مطابق کی گئی ہے جو ایکٹ بمبئی میں حال ہی میں کیگئی ہے۔

۱۰۔۔دفعہ ۱۳ کی آخری شرط میں اور دفعہ ۱۶ (۲) میں مذکورہ "نا روا فعل" کے متعلق اون آرا کے میں بہت زور دیا گیا ہے جو مسودہ مذکور کے متعلق موصول ہوئی ہیں اور اوس کی وجہ سے کسی قدر غلط فہمی و خطرہ کا احساس بھی پیدا ہو گیا ہے۔یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ناروا فعل کے لئے مواخذہ کے خوف سے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کو اپنے تئین ویدوں و حکیموں سے بالکل علیحدہ کرنا پڑیگا اور کہ ایسا کرنے سے آخر الذکر اشخاص پر مضر اثر پڑیگا۔ مزید برآں یہہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ دفعہ مذکور کے آخیر میں وضاحت کے طور پر مثالوں کے ذریعہ یہہ بیان کر دینا چاہئے کہ ایک طبابت پیشہ شخص ویدوں و حکیموں کے ساتھہ کس درجہ تک مل کر کام کرسکیگا۔ اس امر پر دیر تک غور کرنے کے بعد ہم اس قسم کی مثالوں کے ایزاد کرنے کی مخالفت کرتے ہیں اور ہمارے خیال میں بہترین و محفوظ ترین طریق یہی ہوگا کہ اِس معاملہ کو کونسل کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جائے۔ کونسل مذکور اور خود طبابت پیشہ اشخاص کی راہنمائی کے لئے برٹش کونسل کے فیصلے موجود ہیں اور اس امر کا اعتراف کرنے کے باوجود کہ ان فیصلوں کو ہندوستانی حالات پر نہایت سختی کے ساتھہ اطلاق پذیر کرنے سے بعض صورتوں میں نقصان یا نا انصافی ہوگی۔ ہمیں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ پنجاب کی کونسل پیشہ طب کی اعلے روایتوں کو ضعف پہونچانے کے بغیر ان فیصلوں کی کشادہ دلی کے ساتھہ تعبیر کریگی اور اون کو آزادانہ و ہمدردانہ سپرٹ میں پنجاب کے حالات پر عاید کریگی۔

۱۱۔ کمیٹی اس تجویز کے مخالف ہے کہ زیر دفعہ ۱۸ لوکل گورنمنٹ کے پاس اپیل کرنے کا اختیار منسوخ کر دینا چاہئے یا اپیل مذکور کو چیف کورٹ کے روبرو قابل رجوع قرار دینا چاہئے۔

۱۲۔۔دفعہ ۲۰ کی اوس شرط کو قلمزن کر دیا گیا ہے جس میں صرف ایسے ممالک غیر کی ڈگریاں تسلیم کی گئی تہیں جو ہندوستان کی گورنمنٹ یا یونیورسٹیوں کی عطا کردہ ڈگریوں کو تسلیم کرتے ہوں۔

۱۳۔۔ضمیمہ کو بڑھا دیا گیا ہے اور اب وہ اوس سب سے آخری ضمیمہ کے بالکل مطابق ہے جو بمبئی میں اختیار کیا گیا ہے۔

۱۴—مسودہ پنجاب گزٹ میں بتاریخ ۸ مجریہ ۱۵-اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ع مشتہر کیا گیا تھا اور ہمارے خیال میں اوس میں اس حد تک تبدیلی نہیں کی گئی کہ جس سے اس کی مکرر اشاعت کی ضرورت ہو۔

۱۵—منتخب شدہ کمیٹی کے ترمیم کردہ مسودہ کی ایک کاپی رپورٹ ہذا کے ساتھہ منسلک کی گئی ہے۔

مقام لاہور
مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۶ع۔

دستخط—کرنل ایچ ھینڈلی-آئی-ایم-ایس
خواجہ یوسف شاہ۔
بھگت رام۔
ایس-ڈبلیو گریسی۔

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

[جیسا کہ اوسکی منتخب کمیٹی نے ترمیم کی ہے]-

(الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات ظاہر ہوتی ہیں جو منتخب کمیٹی نے پیش کی ہیں)-

مسودہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۵ ع

مسودہ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص

تمہید- چونکہ یہہ مناسب ہے کہ پنجاب کے طبابت پیشہ اشخاص کی رجسٹری کا انتظام کیا جائے- لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں-

مختصر نام- ۱-(۱) جایز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص پنجاب کے نام سے موسوم کیا جائے-

وسعت- (۲) یہہ صوبہ پنجاب سے متعلق ہوگا

ابتداء ایکٹ- ۲- دفعہ ۴ کے احکام اوس تاریخ سے نفاذ پذیر ہونگے جو لوکل گورنمنٹ اس غرض کے لئے مشتہر کرے- باقی ماندہ ایکٹ فی الفور نفاذ پذیر ہوگا-

تعریفات- ۳- ایکٹ ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر اسکے نقیض ہو :-

(۱) " برٹش میڈیکل ایکٹوں " سے قانون ۲۱ و ۲۲ وکٹوریہ باب ۹۰ (میڈیکل ایکٹ) اور کوئی ایسا دیگر ایکٹ مراد ہوگی جس سے ایکٹ مذکور کی ترمیم ہوئی ہو-

(۲) " کونسل " سے طبی کونسل قائم کردہ بروئے ایکٹ ہذا مراد ہوگی-

(۳) " مجوزہ " سے مجوزہ بروئے قواعد و ضوابط مرتبہ زیر ایکٹ ہذا مراد ہے-

(۴) " رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص " سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو زیر احکام ایکٹ ہذا درج رجسٹر ہو چکا ہو-

رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کے استحقاق- ۴- باوجود کسی ایسے امر کے جو کسی قانون یا قاعدہ یا ضابطہ یا کسی دیگر حکم قانون میں اسکے برخلاف ہو :-

(۱) کوئی سرٹیفکٹ جو بروئے قانون کسی طبابت پیشہ شخص یا عہدہ دار کی طرف سے دیا جانا چاہئے جایز نہ ہوگا تا وقتیکہ اوس پر کسی رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے دستخط نہ ہوں-

(۲) لوکل گورنمنٹ کی خاص منظوری کے سوا کوئی شخص بجز کسی رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے مجاز نہوگا کہ کسی ایسے اسپتال یا اسائیلم یا شفا خانہ یا دوائی خانہ یا بچہ جننے کے اسپتال میں جو کلاً اختیاری چندوں کی امداد سے نہ چلائے جاتے ہوں بطور طبیب یا جراح یا دیگر طبی عہدہ دار کے کام کرے یا بطور طبی افسر صحت کام کرے-

انضباط طبی کونسل- ۵-(۱) پنجاب کے لئے ایک طبی کونسل قائم کیجائیگی اور وہ ۱۳ ممبروں بشمول ایک پریزیڈنٹ و ایک وائس پریزیڈنٹ پر مشتمل ہوگی جو حسب ذیل طریق میں مقرر کئے جائینگے :-

(الف) پریزیڈنٹ لوکل گورنمنٹ نامزد کریگی-

(ب) ۵ ممبران لوکل گورنمنٹ نامزد کریگی- جن میں سے ایک ایسا آزاد طبابت پیشہ شخص ہوگا جو پنجاب میں پریکٹس کرتا ہو-

(ج) ۲ ممبر ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جو برٹش میڈیکل ایکٹوں کے بموجب درج رجسٹر ہوں یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہوں-

(د) تین ممبر ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کی علم طب کی ڈگری یا لائسنس حاصل کیا ہو-

(ہ) ایک ممبر ایسا درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص منتخب کرینگے جن کو کسی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ایسا

ڈپلومہ حاصل ہو جسکی رو سے انہیں اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سر انجام دینے کے لئے قابل قرار دیا گیا ہو۔

(و) ایک ممبر جملہ دیگر درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے۔

(۲) وائس پریزیڈنٹ کونسل کے ممبروں میں سے مجوزہ طریق میں منتخب کیا جائیگا۔

ممبروں کی قابلیتیں۔

۶۔ کوئی شخص کونسل کا ممبر ہونیکا مستحق نہو گا تاوقتیکہ وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص نہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اول تقررات زیر ایکٹ ہذا کی صورت میں جو اشخاص زیر ضمن ہائے (ج)۔ (د) (ہ) و (و) ما تحتی دفعہ (۹) دفعہ ۵ ممبران منتخب کرینگے اور وہ ممبر جو مقرر کئے جائینگے ایسے اشخاص ہونگے جو زیر ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۳ درج رجسٹر ہونیکے قابل ہوں۔

ممبروں کے عہدہ کی میعاد۔

۷۔ کونسل کے ممبران ۳ سال کے عرصہ کے لئے عہدہ پر رہینگے اور وہ مکرر تقرر کے مستحق ہونگے۔

ممبری کا اختتام

۸۔ کونسل کے کسی ممبر کی نسبت متصور ہوگا کہ اس نے اپنا عہدہ خالی کر دیا ہے۔

(۱) جب کہ اوس نے پریزیڈنٹ یا رجسٹرار کو اپنا تحریری استعفا بھیجدیا ہو۔

(۲) جب کہ وہ کونسل کے تین مسلسل اجلاسوں سے بلا کسی ایسے عذر کے غیر حاضر رہا ہو جو کونسل کی راے میں معقول ہو۔

(۳) جب کہ وہ مسلسل ۶ ماہ تک ہندوستان سے غیر حاضر رہا ہو۔

(۴) جب کہ اوس کا نام رجسٹر سے خارج کردیا گیا ہو۔

(۵) جب کہ وہ دیوانہ ہو جائے یا اوسکو کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار دیدیا ہو۔

(۶) جب کہ میعاد مندرجہ دفعہ ۷ ختم ہو جائے۔

خالی عہدوں کا پر کرنا۔

۹۔ جب کسی ممبر کا عہدہ خالی ہو جائے تو وہ خالی عہدہ دفعہ ۵ کے احکام کے بموجب انتخاب یا نامزدگی کے ذریعہ جیسی کہ صورت ہو پر کیا جائیگا۔

رجسٹرار و دیگر عہدہداران

۱۰۔(۱) کونسل ایک رجسٹرار مقرر کریگی جو کونسل کے سیکریٹری کے طور پر کام کریگا اور وہ بطور خزانچی بھی کام کریگا۔ الا اوس صورت میں کہ کونسل کسی اور شخص کو خزانچی مقرر کردے۔ ہر ایک شخص جو اسطرح مقرر کیا جائیگا۔ وہ کونسل کی مرضی سے علیحدہ کیا جاسکیگا۔

(۲) کونسل مجاز ہوگی کہ وہ دیگر ایسے اشخاص بھی ملازم رکھے جو وہ ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے ضروری خیال کرے۔

ایکٹ نمبر ۴۵ مصدرہ سنہ ۱۸۶۰

(۳) جملہ اشخاص جو زیر دفعہ ہذا مقرر کئے یا ملازم رکھے جائینگے وہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۱ کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہونگے۔

رجسٹر طبی۔

۱۱۔ رجسٹرار کا فرض ہوگا کہ وہ طبابت پیشہ اشخاص کا ایک رجسٹر رکھے اور وقتاً فوقتاً رجسٹر مذکور کی ترمیم و تصحیح کرکے اوسکو مجوزہ طریق میں مشتہر کرے ایسا رجسٹر ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے معنوں میں ایک پبلک دستاویز متصور ہوگا۔

ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲

کونسل کے اجلاس۔

۱۲۔ کونسل کے کسی اجلاس میں کوئی کام نہیں کیا جائیگا تاوقتیکہ کم از کم سات ممبر حاضر نہوں۔

جملہ سوالات کا بجز سوالات متعلقہ ضابطہ کونسل جو کونسل کے روبرو پیش ہوں اجلاس میں موجودہ اور اس میں راے دینے والے ممبروں کی کثرت راے کے بموجب فیصلہ کیا جائیگا راؤں کے برابر ہونیکی صورت اجلاس کے ممبر جلیس کو ایک فیصلہ کن راے دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

سوالات متعلقہ ضابطہ کونسل کا فیصلہ اجلاس کا ممبر جلیس کریگا۔

ممبر جنکو درج رجسٹر کیا جاسکتا ہے۔

(۱۳) ہر ایک شخص جو-

(الف) موجود الوقت کے لئے برٹش میڈیکل ایکٹون کے بموجب رجسٹری شدہ ہو یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہو۔

(ب) ضمیمہ مین مصرحہ قابلیتون مین سے کوئی قابلیت رکھتا ہو۔

درج رجسٹر کئے جانے کے لئے رجسٹرار کو درخواست کرسکتا ہے اور وہ مجوزہ فیس بابت رجسٹری ادا کرنے پر اور رجسٹری یا قابلیت متذکرہ صدر کا رجسٹرار کے روبرو ثبوت پیش کرنے پر درج رجسٹر کئے جانے کا مستحق ہوگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ کوئی شخص جو ہندوستان کے کسی دوسرے صوبہ مین نافذالعمل ایکٹ طبی رجسٹری کے بموجب درج رجسٹر ہو چکا ہو وہ فیس رجسٹری قابل اخذ زیر دفعہ ہذا کی ادائیگی سے مستثنی ہوگا۔

یہہ بہی شرط ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ بعد مشورہ کونسل (الف) کسی ایسے شخص کی رجسٹری کی اجازت دیدے جو رجسٹرار کے روبرو یہہ ثبوت پیش کردے کہ ضمیمہ مین مصرحہ یونیورسٹیون یا میڈیکل کالجون یا سکولون کے علاوہ وہ کونسل کی منظور کردہ کسی دیگر یونیورسٹی یا میڈیکل کالج یا سکول کی طبی ڈاکٹری یا ڈپلومہ (سند) یا سارٹیفکٹ رکہتا ہے۔اور (ب) کسی ایسے شخص کی رجسٹری کی اجازت دیدے جو ۲۵ سال قبل سنہ ۱۹۱۵ع سے پیشتر پنجاب مین واقعی طبابت کا کام کرتا ہو۔

نیز یہہ شرط ہے کہ کونسل مجاز ہوگی کہ وہ کسی ایسے شخص کے درج رجسٹر کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کردے جو کسی ایسے جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو جو کونسل کی راے مین نقص چالچلن پر دلالت کرتا ہو یا جسکی نسبت بعد کسی ایسی تحقیقات کے جس مین اُمیدوار کو اصالتاً یا وکالتاً اپنے عذرات پیش کرنیکا موقع دیا گیا ہو کونسل نے یہہ قرار دیا ہو کہ وہ پیشہ طبابت کے متعلقہ کسی ناروا فعل کا مرتکب ہوا ہے۔

ایسے خطابات اور قابلیتون کا رجسٹر مین اندراج۔

۱۴—اگر کوئی شخص جسکا نام رجسٹر مین درج ہو اوس خطاب یا قابلیت کے علاوہ جسکے متعلق وہ رجسٹر مین درج کیا جا چکا ہو کوئی اور خطاب یا قابلیت حاصل کرے تو وہ مستحق ہوگا کہ مجوزہ فیس ادا کرکے رجسٹر مین اپنے نام کے مقابل ایک ایسا اندراج کرالے جو دیگر خطاب یا قابلیت مذکور کا مظہر ہو خواہ وہ اندراج پیشتر کے اندراج کی بجائے ہو یا اوس کے علاوہ۔

رجسٹرار کے فیصلہ کے خلاف اپیل۔

۱۵—رجسٹرار کے کسی حکم زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۴ کا اپیل کونسل کے روبرو ہوسکیگا اپیل مذکور اوس حکم کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر دیا جائیگا۔ جس کے خلاف وہ ہو۔

رجسٹر کی تبدیلی منجانب کونسل۔

۱۶—(۱) کونسل مجاز ہوگی کہ اگر وہ مناسب خیال کرے اور شخص متعلقہ کو نوٹس دالے اور اوس کے اعتراضات کی بابت (اگر کوئی ہو) تحقیقات کرلے کے بعد حکم دے کہ رجسٹر کے کسی ایسے اندراج کو منسوخ یا ترمیم کیا جاوے جسکی نسبت کونسل کے حسب اطمینان ثابت ہو گیا ہو کہ وہ دہوکہ سے یا غلط طور پر کیا یا کرایا گیا ہے۔

(۲) کونسل مجاز ہے کہ کسی ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے نام کے رجسٹر سے قطعی طور پر یا ایک مصرحہ عرصہ کے لئے خارج کرنیکی ہدایت کرے جو کسی ایسے جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہو جو کونسل کی راے مین نقص چالچلن پر دلالت کرتا ہو یا جسکی نسبت ایک ایسی تحقیقات کے بعد جس مین رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کو اصالتاً یا وکالتاً عذرات پیش کرنیکا موقع دیا گیا ہو کونسل نے یہہ قرار دیا ہو کہ وہ پیشہ طبابت کے متعلقہ کسی ناروا فعل کا مرتکب ہوا ہے کونسل یہہ ہدایت کرانیکی بہی مجاز ہے کہ اسطرح خارج کردہ کوئی نام پہر بحال کیا جاوے۔

تحقیقاتون اور اپیلون کے متعلق ضابطہ۔

۱۷—(۱) کونسل اپنی اقتضائے راے سے تحقیقات زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ بند کمرہ مین کرسکتی ہے۔

ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع

(۲) تحقیقات مذکور یا کسی اپیل زیر دفعہ ۱۵ کی اغراض کے لئے کونسل ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے معنون مین ایک عدالت متصور ہوگی اور وہ ایک کمشنر مقرر کردہ زیر ایکٹ (تحقیقات) ملازمان سرکار سنہ ۱۸۵۰ع کے جملہ اختیارات استعمال کریگی اور متذکرہ تحقیقاتین اور اپیلین حتے الامکان ایکٹ (تحقیقات) ملازمان سرکار سنہ ۱۸۵۰ع مذکور کی دفعہ ۵ و

ایکٹ نمبر ۳۷ مصدرہ سنہ ۱۸۵۰ع۔

دفعات ۸ تا ۲۰ کے احکام کے بموجب عمل میں لائی جائیگی۔

فیصلہ کونسل کے خلاف اپیل۔

۱۸—کونسل کے ہر ایک فیصلہ زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ کے خلاف اپیل لوکل گورنمنٹ کے حضور میں ہو سکیگا اپیل مذکور کونسل کے فیصلہ کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جائیگا۔

عدالتہائے دیوانی کے اختیارات کا محدود کرنا۔

۱۹—کسی فعل کی نسبت جو اوس اختیار کے استعمال میں کیا گیا ہو جو ایکٹ ہذا کی رو سے لوکل گورنمنٹ یا کونسل یا رجسٹرار کو تفویض ہوا ہے کسی عدالت دیوانی میں اعتراض نہ کیا جائیگا۔

اختیار لوکل گورنمنٹ تبدیلی ضمیمہ۔

۲۰—لوکل گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اشتہار مندرجہ پنجاب گزٹ کے ذریعہ ضمیمہ کو تبدیل کر دے۔

علیمکی عمدگی کے متعلق اطلاع طلب کرنے اور امتحانوں میں موجودگی کے بارہ میں کونسل کا اختیار۔

۲۱—کونسل کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایسی یونیورسٹی یا میڈیکل کالج یا سکول کی مہتمم جماعت کو حکام کو جو ضمیمہ میں شامل ہو یا اوس میں شامل ہونے کی خواہشمند ہو ہدایت کرے کہ وہ :—

(الف) ایسی رپورٹیں یا نقشے یا دیگر اطلاع بہم پہنچائے جو کونسل کو اس غرض کے لئے مطلوب ہوں کہ وہ اوس تعلیم کی عمدگی کی نسبت رائے قائم کر سکے جو اوس میں طبابت و جراحی و دایہ گری کے متعلق دی جاتی ہو۔

(ب) ایسی سہولتیں بہم پہنچائے جائیں کہ کونسل کا کوئی ممبر جو کونسل نے اس غرض کے لئے تعینات کیا ہو اوس امتحان میں موجود رہ سکے جو یونیورسٹی یا کالج یا سکول مذکور منعقد کرے۔

اگر جماعت یا حکام مذکور ایسے مطالبہ کی تعمیل سے انکار کرین تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ کونسل کی رپورٹ پر ایسی یونیورسٹی یا کالج یا سکول کو ضمیمہ سے خارج کر دے یا اوس میں داخل کرنے سے انکار کر دے۔

لوکل گورنمنٹ کی نگرانی

۲۲—اگر کسی وقت لوکل گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ کونسل نے کسی ایسے اختیار کے جو اوس کو زیر ایکٹ ہذا تفویض ہوا ہے استعمال کرنے میں تغافل کیا ہے یا تجاوز کیا ہے یا اوس کا نا جائز استعمال کیا ہے یا یہہ کہ اوس نے کسی ایسے فرض کی جو اوس پر زیر ایکٹ ہذا عائد کیا گیا ہے بجا آوری میں تغافل کیا ہے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایسی غفلت یا تجاوز یا نا جائز استعمال کی تفصیل کی کونسل کو اطلاع دے اور اگر کونسل ایسی غفلت یا تجاوز یا نا جائز استعمال کا ایسے عرصہ کے اندر جو لوکل گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے مقرر کر دیا ہو تدارک کرنے سے قاصر رہے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایسی غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کا تدارک کرنے کی غرض سے کونسل کے اختیار اور فرائض میں سے کسی اختیار یا فرض کو ایسے ذریعہ سے یا ایسے عرصہ کے لئے جو لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے استعمال کرائے اور سرانجام دلوائے۔

درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص ہونیکا غلط طور پر دعوے کرنے کی سزا

۲۳ ہر ایک شخص جو درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص ہونے کا غلط طور پر دعوے کرتا ہو خواہ اوس کے اوس دعوے سے کوئی شخص واقعی دھوکہ میں آیا ہو یا نہ مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس سے مجرم قرار دئے جانے پر ایسی سزاء جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار تین سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا اختیار۔

۲۴ (۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایکٹ ہذا کے احکام کے عمل درآمد کی غرض سے مشتہر کرنے کے بعد قواعد مرتب کرے۔

بالخصوص اور احکام ماسبق کی عمومیت پر موثر ہوئے بغیر لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ مندرجہ ذیل امور کے لئے

قواعد مرتب کرے :—

(اول) زیر دفعات ۵ و ۶ کونسل کے ممبران کے انتخاب کے لئے۔

(دوم) کونسل کے وائیس پریزیڈنٹ کے انتخاب کے لئے۔

(سوم) کسی تحقیقات زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ کے متعلقہ ضابطہ کے انصرام کے لئے۔

(چہارم) اپیل ہائے زیر دفعہ ۱۵ یا دفعہ ۱۸ کی دائری و سماعت و تصفیہ کے لئے۔

(پنجم) رجسٹر کی تالیف اور مشتہری کے لئے۔

(ششم) زیر ایکٹ ہذا قابل وصول فیسوں کی رقم تعین کرنے کیلئے۔

(ہفتم) زیر ایکٹ ہذا وصول شدہ فیسوں کے تصفیہ کے لئے۔

۲—کونسل مجاز ہے کہ بعد از حصول منظوری لوکل گورنمنٹ مندرجہ ذیل امور کے لئے ضوابط مرتب کرے۔

(اول) کونسل کے اجلاس کے انعقاد کے لئے۔

(دوم) ایسے اجلاسوں میں کارروائی چلانے کے لئے۔

(سوم) زیر دفعہ ۱۰ ملازم رکھے ہوئے عملہ کے تقرر و نگرانی و تنخواہ اور الاؤنس (مواجب) کے لئے۔

ضمیمہ

(دیکھو دفعہ ۱۳)

(۱) یونیورسٹی ہائے مدراس یا بمبئی یا کلکتہ یا الہ آباد یا پنجاب کی یا یونیورسٹی ہائے شفیلڈ برسٹل وویلز و نیشنل یونیورسٹی آئرلینڈ اور کوئینز یونیورسٹی بلفاسٹ کی علم طب کی ڈگری اور بیچلر یا لائیسنشیئیٹ کی ڈگری اور علم جراحی کی ماسٹر و بیچلر و لائیسنشیئیٹ کی ڈگری۔

(۲) یونیورسٹی ہائے اوکسفورڈ و کیمبرج ولنڈن ڈرہم و مانچسٹر و برمنگھم و لیورپول و لیڈز و ایڈنبرا و ایبرڈین و گلاسگو وسنٹ اینڈریوز و ڈبلن اور رائیل یونیورسٹی آئرلینڈ اور یونیورسٹی ہائے ایڈیلیڈ و مالٹا و میلبورن و نیوز یلینڈ و سڈنی و ٹورنٹو و میک گل و ڈول کی علم طب کی ڈگری و بیچلر کی ڈگری یا علم سرجری کی ماسٹر و بیچلر و لائیسنشی ایٹ کی ڈگری یا علم دایہ گری کی ماسٹر کی ڈگری۔

(۳) رائل کالج ہائے فزیشن لنڈن و ایڈنبرگ و آئرلینڈ کی فیلو یا ممبر یا لائیسنشی ایٹ کی ڈگری۔

(۴) رائل کالج ہائے سرجنز انگلینڈ و ایڈنبرگ و آئرلینڈ کی فیلو و ممبر و لائیسنشی ایٹ کی ڈگری۔

(۵) کالج فزیشنز و سرجنز بمبئی کی فیلو ممبر یا لائیسنشی ایٹ کی ڈگری۔

(۶) اپاتھیکریز سوسائٹی اوف لنڈن کی لائیسنشی ایٹ کی ڈگری اور رائل فیکلٹی آف فزیشنز و سرجنز گلاسگو کی فیلو ولائیسنشی ایٹ کی ڈگری اپاتھیکریز ہال اوف ڈبلن کی لائیسنشی ایٹ کی ڈگری و میڈیکل کالج سیلون و نواسکوشیا کے پراونشل میڈیکل بورڈ اور جزیرہ پرنس ایڈورڈ کی میڈیکل کونسل کی علم طب و سرجری کی لائیسنشی ایٹ کی ڈگری۔

۷—کوئی ڈپلومہ (سند) یا سارٹیفکٹ جو کسی لوکل گورنمنٹ نے کسی ایسے شخص کو دیا ہو جو کسی میڈیکل کالج یا سکول میں تربیت حاصل کر چکا ہو اور جس میں اوس شخص کی نسبت قرار دیا گیا ہو کہ وہ طبابت جراحی و دایہ گری کا کام کرنے یا فوجی اسسٹنٹ سرجن یا اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سر انجام دینے کے قابل ہے۔

(۸) کوئی ڈپلومہ یا سارٹیفکٹ جو کنگ ایڈورڈ اسپتال میڈیکل سکول اندور نے کسی شخص کو دیا ہو اور اوس کو طبابت و سرجری اور دایہ گری کا کام کرنے یا فوجی اسسٹنٹ سرجن یا اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سرانجام دینے کے قابل قرار دیا ہو۔

دستخط—ایس۔ ڈبلیو گریسی
سیکرٹری کونسل وضع آئین و قوانین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۰] لاہور ــــ ۱۰ مارچ (مطبوعہ ۱۷ مارچ) سنہ ۱۹۱۶ء ــــ یوم جمعہ [جلد ۴۴

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کي کونسل واضع آئین و قوانین مین پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹي جو کونسل مین پیش ہوئین اور مسودات ایکٹ جو قواعد کاروائي جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۱۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین مین بتاریخ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء پیش ہوا۔

مسودہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۶ء

بغرض ترمیم مزید ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۳ء۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ء کو ترمیم کیا جائے اور کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو ڈرامہرے ہا و رپلون کي تعمیر اور تکمیل کے لئے ایک ٹیکس عاید کرنیکا اختیار دیا جائے اور نہ اس ٹیکس کے ایسی جائداد پر لگانیکا انتظام کیا جائے جسکی بابت لوکل ریٹ قابل اخذ ہو۔ لہذا حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے :ــ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ع۔

مختصر نام و وسعت ۱ــ(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ترمیمی ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۶ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ پنجاب سے متعلق ہوگا۔

۳۱۲۴ بی جی جی۔

۲—ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۳ع کی دفعہ ۳۰ میں الفاظ "مگر یہہ شرط ہے کہ کوئی ایسا محصول کسی ایسی جائداد کی بابت تجویز نہ کیا جائیگا جسپر محصول مختصر المقام لگایا گیا ہو" کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائینگے :—

"مگر شرط یہہ ہے کہ بجز ریلوے ٹیکس (محصول) کے جو سالانہ مالیت پر تین پائی فی روپیہ سے زیادہ نہ ہوگا اور جو محض ٹرامویز ہائے یا ریل کی سڑکون کی تعمیر اور تکمیل یا اونکی تعمیر و تکمیل کی ترقی میں صرف کیا جائیگا کوئی اور ٹیکس کسی ایسی جائداد کی بابت تجویز نہیں کیا جائیگا جسپر لوکل ریٹ (محصول مختصر المقام) لگایا گیا ہو"۔

۳—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳۱ میں تحتی دفعہ (۷) کا نمبر تحتی دفعہ (۸) بنا دیا جائگا اور مندرجہ ذیل جدید تحتی دفعہ (۷) تحتی دفعہ (۶) کے بعد ثبت کیجائیگی—

(۷) ریلوے ٹیکس کی صورت میں ریزولیوشن ہائے مطلوبہ بروئے تحتی دفعات (۱) و (۴) و (۶) کے حق میں اس غرض کے لئے منعقدہ خاص اجلاس میں حاضر ممبران میں سے کم سے کم ۳/۴ ممبران کی رائے ہونی چاہئے اور ریزولیوشن مطلوبہ بروئے تحتی دفعہ (۱) و رزولیوشن مطلوبہ بروئے تحتی دفعہ (۴) کے مابین کم از کم چھہ ماہ کا وقفہ ہونا چاہئے۔

ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے کی دفعہ ۳۶ کی شرط۔

۴—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳۶ میں مندرجہ ذیل شرط ایزاد کیجائیگی :—

مگر شرط یہ ہے کہ ریلوے ٹیکس کی آمدنی سے خرید کردہ کفالتون کی صورت میں اونکی آمدنی اور قیمت فروخت کسی ایسے کام پر صرف نہیں کیجائیگی جسپر ریلوے ٹیکس صرف نہ کیا جاسکتا ہو۔

ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے کی دفعہ ۳۷ (۱) کی ترمیم

۵—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳۷ (۱) میں الفاظ "ڈسٹرکٹ فنڈ" سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائنگے :—

"بجز اوس حد تک کے جہان تک کہ وہ زیر ایکٹ ہذا دیگر امور پر مخصوص کردیا گیا ہے"۔

دستخط—ایس-ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط—او-ایف لمسڈن
ممبر باہتمام۔

بیان اغراض و وجوہات

مسودہ ہذا کا مدعا یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو ٹرامویز ہائے و ریلوے کی تعمیر و تکمیل کی ترقی کیلئے ایک خاص ٹیکس عائد کرنیکا اختیار دیا جائے جو زمین کی سالانہ مالیت پر ۳ پائی فی روپیہ سے زیادہ نہو۔ مسودہ میں حکم درج ہے کہ ٹیکس مذکور کی رقم اور اوس رقم کو منافع پر لگاکر وصول کردہ آمدنی غرض متذکرہ کے سوائے اور کسی کام پر صرف نہ کی جائیگی۔ مسودہ کی دفعہ ۲ کے احکام کی رو سے ڈسٹرکٹ بورڈ اس قابل ہونگے کہ یا تو وہ خود اپنے سرمایہ سے کوئی ٹرامویز یا ریلوے تعمیر کرین یا کسی ٹرامویز یا ریلوے کی تعمیر کو کسی اور طرح پر ترقی دین۔ مثلاً کسی مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کے حصص یا ڈیبینچرون پر سود کی ذمہ واری اٹھا کر۔ یہہ امید نہین کہ فی الحال بہت سے بورڈ ایسے ٹیکس عائد کرنا پسند کرینگے۔لیکن مقامی ریلوں اور ٹرامویز ہائے کی ضرورت بعض اضلاع مین ظاہر ہے۔خاص کر اون علاقوں مین جو نہرون کی بدولت حال ہی مین آباد ہوئے ہین اسلئے یہہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو یہہ اختیار دیا جائے کہ جب اس ٹیکس کی آمدنی ذرایع آمد و رفت کی ترقی ٹیکس ادا کنندگان کے لئے مفید ہو تو اس غرض کے لئے ٹیکس عائد کر سکین۔ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۳ع کی دفعہ ۳۱ کے عام احکام اور مسودہ ہذا کی دفعہ ۳ کے خاص احکام ٹیکس ادا کنندگان کی اس بارہ مین حفاظت کرینگے کہ اس اختیار کا نا جائز استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ دفعہ مذکور کی رو سے یہہ لازمی ہے کہ ٹیکس عائد کرنیکی جملہ تجاویز پہلے شائع کیجائین اور اوسکی رو سے لوکل گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ٹیکس لگانیکی منظوری سے انکار کردے۔

دستخط—ایس-ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین

دستخط—او-ایف لمسڈن
ممبر باہتمام۔

۳۱۲۳ سی ایس—۷۱۰—۱۷-۳-۱۹۱۶—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۱] لاہور — ۱۷ مارچ (مجریہ ۲۴ مارچ) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین مین پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل مین پیش ہوگئین اور مسودات ایکٹ جو قواعد کار روائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۱۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن صاحب کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کے اجلاس مین جو ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۶ع کو منعقد ہوگا مندرجہ ذیل بل کے پیش کرنے کی اجازت کیلئے تحریک کرینگے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ نمبر سنہ ۱۹۱۶ع

[نوجوان اشخاص کو تمباکو کے ہر شکل مین پینے سے روکنے کے لئے متعلق مسودہ۔

ہرگاہ یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نوجوان اشخاص کو چرٹ یا سگرٹ یا چلم یا حقا پینے سے روکا جائے۔لہذا تحریر ہذا کے ذریعہ حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہین :—

مختصر نام و وسعت۔

۱ ـ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نوجوان اشخاص کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب پر اطلاق پذیر ہوگا۔

(۳) یہہ فی الفور نفاذ پذیر ہوگا۔

۳۱۶۳ پی جی پی۔

تعریف۔

۲—ایکٹ هذا میں اگر کوئی چیز مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض نہ ہو تو—

(الف) چرٹوں یا سگرٹوں میں ایسا کاٹا ہوا تمباکو شامل ہے جو کاغذوں یا تمباکو کے پتوں یا کسی دیگر چیز میں ایسے طریق پر لپیٹا ہوا ہو کہ وہ پینے کے لئے فوراً استعمال میں آ سکے۔

(ب) تمباکو میں پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جو تمباکو کے بدل کے طور پر مقصود ہو۔

بچوں یا نوجوان اشخاص کے پاس تمباکو فروخت کرنے کے لئے تاوان۔

۳—اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کے ہاتھ جس کی عمر بظاہر ۱۶ برس سے کم ہو چرٹ یا سگرٹ یا تمباکو فروخت کریگا یا دیگا تو عام اس سے کہ وہ اونکے اپنے استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو کسی مجسٹریٹ کے روبرو سرسری اثبات جرم پر پہلے جرم کی صورت میں ایک ایسی سزا کے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزا کے جرمانہ کا جو ۲۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے یا اوس کے بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا کے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

پبلک جگہہ میں کسی بچے سے تمباکو چھین لینے کا بعض افسروں کو اختیار۔

۴—اگر کوئی شخص جو بظاہر ۱۶ برس سے کم عمر کا ہو کسی بازار یا پبلک جگہہ میں چرٹ یا سگرٹ یا چلم یا حقہ پیتا ہوا پایا جائے تو ہر ایک پولیس افسر لمبردار سفید پوش اور ذیلدار اور پبلک مدارس کے مدرس کا فرض ہوگا کہ وہ ایسے جملہ چرٹوں یا سگرٹوں یا چلم یا حقہ کو جو ایسے شخص کے قبضہ میں ہو چھین لے۔

بعض اشیاء کی ضبطی۔

۵—(الف) کوئی چیز جو زیر دفعہ ۳ فروخت کی گئی ہو یا دی گئی ہو مجسٹریٹ تجویز کنندہ کے حکم سے قابل ضبطی ہوگی۔

(ب) جو چیز زیر دفعہ ۴ چھینی گئی ہو وہ نزدیک ترین تھانہ پولیس میں بھیجدی جائیگی اور وہ بحق سرکار ضبط ہوگی۔

دستخط—سی۔ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل وضع آئین و قوانین

دستخط—گجن سنگھ
ممبر۔

بیان اغراض و وجوہات

مسودہ هذا کا منشاء یہہ ہے کہ بچوں اور نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی سے روکا جاوے۔تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھہ عرصہ سے سگریٹ اور چرٹ پینے کی عادت نہایت تیزی سے بڑہ رہی ہے بالخصوص نوجوان اشخاص میں۔

اگرچہ تمباکو نوشی کی عادت سن رسیدہ اشخاص کے لئے بہی نقصان دہ ہے۔لیکن نوجوان اشخاص کی صحت پر تو اسکا خاص مضر اثر ہوتا ہے۔کیونکہ یہہ بُری عادت انکی جسمانی اور دماغی نشو و نما پر مضرت رسان اثر ڈالتی ہے۔ماہران طب کی رائے کے مطابق تمباکو میں الکلائیڈ نکوٹائن ہوتی ہے جو منجملہ دیگر اثرات کے مندرجہ ذیل مضر اثرات پیدا کرتی ہے :—

۱—ضعف معدہ۔
۲—مونہہ کے اندر کی سوزش (قلاع)۔
۳—خراش حلق۔
۴—سرطان لب و زبان (سرطان اللسان و سرطان الشفتین)۔
۵—نابینائی۔
۶—ضعف البصر (رنگ نہ پہچان سکنا)۔
۷—اختلاج القلب۔

اسی قسم کے قانون سلطنت متحدہ و سیلون اور ہندوستان کی بعض دیسی ریاستوں میں اختیار کئے گئے ہیں اور عوام الناس نے ایسے قوانین کی نسبت وقتاً فوقتاً پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔یہہ مسودہ اگر قانون کی شکل میں پاس ہو گیا تو نوجوان اشخاص کی صحت کو تمباکو نوشی کے مضر اور نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھیگا۔

دستخط۔سی۔ڈبلیو گریسی سیکریٹری کونسل وضع آئین و قوانین	گجن سنگھ ممبر۔

۳۱۹۳ سی ایس—۷۱۰—۲۴-۳-۱۹۱۹—ایس جی پی پنجاب ۷۵۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۳] لاہور — ۳۱ مارچ (مجریہ ۷ اپریل) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۴۴

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش کی گئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۱۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین میں بتاریخ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء پیش کی گئی۔

مسودہ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

۱— ہم مندرجہ ذیل ممبران منتخب کمیٹی جو مسودہ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی بذریعہ تحریر ہذا اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

۳۵ پی جی جی۔

۲—کمیٹی نے ۱۵ و ۱۶ اور ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۶ع کو لاہور میں اپنا اجلاس منعقد کیا-آنریبل مسٹر ٹامسن جنہوں نے مسودہ مذکور پیش کیا تھا رخصت پر جانے کے باعث اپنے عہدہ ممبری کونسل مذکور سے مستعفی ہو چکے ہیں اور اس لئے وہ کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے-

۳—دفعہ ۳ (۳) کے خلاف جسمیں اسپتالوں و بعض دیگر انسٹیٹیوشنوں سے ایسے انسٹیٹیوشنیں مراد لیگئی ہے جن میں مروجہ علاج کے طریقے ایسے ہوں جن کو طبی کونسل نے منظور کر لیا ہو - اس بنا پر اعتراض کیا گیا تھا کہ مسودہ مذکور میں ایسا کوئی حکم درج نہیں جس کی رو سے کونسل ایسی انسٹیٹیوشن میں مروجہ طریقوں کے متعلق کسی قسم کی تحقیقات کر سکے اس اعتراض کو رفع کرنے کی غرض سے منتخب کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ اس تعریف کو بالکل ہی حذف کر دیا جائے اس سفارش کا مسودہ مذکور کی جس دفعہ پر اثر پڑتا ہے وہ صرف دفعہ ۴ (۲) ہی ہے اور بظاہر تعریف مذکور کا منشاء یہہ تھا کہ اوس ابتدائی حکم کو محدود کر دیا جائے جو اون اسپتالوں و دیگر ہمچو قسم کی انسٹیٹیوشنوں میں جن میں علاج کے مغربی طریقے مروج ہوں غیر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کو ملازم رکھنے کے برخلاف متعلقہ دفعہ مذکور میں وضع کیا گیا ہے-کمیٹی کے خیال میں اس قسم کی حد لگانا غیر ضروری ہے کیونکہ ابتدائی حکم مذکور خود متعلقہ دفعہ مذکور کی رو سے ہی اون انسٹیٹیوشنوں تک محدود ہے جو کلاً اختیاری چندوں کی امداد سے نہ چلائے جاتے ہوں اور ایسی انسٹیٹیوشنوں کے متعلق غیر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کے مفاد کی حفاظت قبل ازیں اوس اختیار کی رو سے کافی طور پر کر دی گئی ہے جو خاص مستثنیات منظور کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کو تفویض کیا گیا ہے-

۴—طبی کونسل کے انضباط کے متعلق بڑی نکتہ چینی کی گئی ہے- تنقیدی آرائے و تجاویز پیش کردہ پر پورے طور پر غور کرنے کے بعد ہم سفارش کرتے ہیں کہ کونسل حسب طریق ذیل منضبط کی جائے :—

(الف) میر مجلس کو لوکل گورنمنٹ نامزد کرے-

(ب) پانچ ممبر لوکل گورنمنٹ نامزد کرے جن میں سے ایک ممبر ایسا آزاد طبابت پیشہ شخص ہوگا جو پنجاب میں طبابت کا کام کرتا ہو-

(ج) دو ممبروں کو رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں جو برٹش میڈیکل ایکٹوں کی رو سے درج رجسٹر ہو چکے ہوں یا درج رجسٹر ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں-

(د) تین ممبران وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں جو پنجاب یونیورسٹی کے علم طب کے گریجوایٹ یا لائسنس یافتہ ہوں-

(ہ) ایک ممبر کو وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں جنہوں نے لوکل گورنمنٹ سے ایسے ڈپلومے (سند) حاصل کئے ہوں جس میں اون کو اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض بجالانے کے قابل قرار دیا گیا ہو-

(و) ایک ممبر جملہ دیگر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کریں-اس تقسیم میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں مضمر ہیں-لوکل گورنمنٹ کیطرف سے نامزد کردہ ممبروں کی تعداد ۷ سے گھٹاکر ۵ کردی گئی ہے جس سے نامزد شدہ ممبروں کی تعداد کی کثرت نہیں رہتی- ایک نامزد شدہ ممبر ضرور آزاد طبابت پیشہ شخص ہوگا-اون طبابت پیشہ اشخاص کی جو نہایت ہی صاحب اہمیت و با رسوخ جماعت کو جو برٹش ایکٹوں کی رو سے درج رجسٹر ہو چکے ہوں یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہوں-دو نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا گیا ہے-سب اسسٹنٹ سرجنوں کی بڑی جماعت کو اپنا ایک علیحدہ ممبر منتخب کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ایک ممبر منتخب کرنے کا حق اون جملہ دیگر رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کیلئے محفوظ کیا گیا ہے جو دیگر شقوں میں شامل نہیں کئے گئے ان طبابت پیشہ اشخاص

کی جماعت میں وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص شامل ہونگے جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے سوا دیگر ہندوستانی یونیورسٹیوں اور دیگر ہندوستانی و ممالک غیر کی انسٹیچیوشنوں سے قابلیت کی اسناد حاصل کی ہوں-علم طب کے لائیسنس یافتہ اشخاص کو شق (د) دفعہ الف دو میں شامل کر دیا گیا ہے-

یہہ تقسیم مذکورہ کمیٹی کی رائے میں ایسی ہے کہ اوس پر عمل کرنے سے جملہ اہم جماعتوں کی مناسب اور آزادانہ طور پر نیابت ہوجائیگی-

۵—کمیٹی نے اس تجویز پر غور کرکے اوسکو نامنظور کردیا ہے کہ نامزد شدہ ممبروں کے لئے یہہ ضروری نہیں ہے کہ وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص ہوں-

۶—کمیٹی نے دفعہ ۱۸ میں یہہ حکم وضع کردیا ہے کہ کوئی ممبر دیوالیہ ہوجانے پر ممبری سے علیحدہ کردیا جائیگا-

۷—دفعہ ۱۱ کے احکام کی بہت مخالفت کی گئی ہے جسکی رو سے کسی فعل ناروا کے متعلق تحقیقات کرنے کا کام تین ممبروں کی کمیٹی کے سپرد ہو سکتا ہے ہمارا خیال ہے کہ یہہ مخالفت معقول ہے اور ہم اس تجویز کو بے ضابطہ خیال کرتے ہیں کہ کونسل کے دیگر فرائض کی بجا آوری کیلئے تو سات ممبروں کا کورم ضروری قرار دیا جائے لیکن کونسل کے روبرو پیش ہونے والے معاملات میں سے اہمترین ضروری معاملہ کو اوس کے آخری فیصلہ کیلئے صرف تین ممبروں کی ایک قلیل جماعت کے سپرد کردیا جائے-لہذا ہم تین ممبروں کی کمیٹی کو منسوخ کرتے ہیں اور یہہ تجویز کرتے ہیں کہ سات ممبروں کے کورم کا قاعدہ ہی جملہ صورتوں پر حاوی رہے-لہذا دفعات ۱۳ و ۱۷ میں مطلوبہ ترمیم کردیگئی ہے-

۸—ہم سفارش کرتے ہیں کہ دفعات ۱۳ و ۱۴ میں مذکورہ فیس کی رقم کا تعین قواعد کے لئے چھوڑ دیا جائے-

۹—دفعہ ۱۳ کی دوسری شرط میں ہم نے اون طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق ایک حکم ایزاد کردیا ہے جو پنجاب کے اندر پہلے ہی سے طبابت کا کام کرتے ہیں لیکن جو قابلیت ہائے مندرجہ گوشوارہ میں سے کوئی قابلیت نہیں رکھتے یہہ ایزادی اوس ترمیم کے مطابق کی گئی ہے جو ایکٹ بمبئی میں حال ہی میں کی گئی ہے-

۱۰—دفعہ ۱۳ کی آخری شرط میں اور دفعہ ۱۶ (۲) میں مذکورہ "ناروا فعل" کے متعلق اون آراء میں بہت زور دیا گیا ہے جو مسودہ مذکور کے متعلق موصول ہوئی ہیں اور اوس کی وجہ سے کسی قدر غلط فہمی و خطرہ کا احساس بھی پیدا ہوگیا ہے یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ناروا فعل کے لئے مواخذہ کے خوف سے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کو اپنے تکنی ویدوں و حکیموں سے بالکل علیحدہ کرنا پڑیگا اور کہ ایسا کرنے سے آخرالذکر اشخاص پر مضر اثر پڑیگا-مزید برآں یہہ تجویز بھی پیش کیگئی ہے کہ دفعہ مذکور کے آخیر میں وضاحت کے طور پر مثالوں کے ذریعہ یہہ بیان کردینا چاہئے کہ ایک رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص ویدوں و حکیموں کے ساتھہ کس درجہ تک مل کر کام کرسکیگا-اس امر پر دیر تک غور کرنے کے بعد ہم اس قسم کی مثالوں کے ایزاد کرنے کی مخالفت کرتے ہیں اور ہمارے خیال میں بہترین و محفوظ ترین طریق یہی ہوگا کہ اس معاملہ کو کونسل کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جائے-کونسل مذکور اور خود طبابت پیشہ اشخاص کی راہنمائی کے لئے برٹش کونسل کے فیصلے موجود ہیں اور اس امر کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ ان فیصلوں کو ہندوستانی حالات پر نہایت سختی کے ساتھہ اطلاق پذیر کرنے سے بعض صورتوں میں نقصان یا ناانصافی ہوگی-ہمیں کوئی شبہ نہیں ہے کہ پنجاب کی کونسل پیشہ طب کی اعلے روائتوں کو ضعف پہونچانے کے بغیر ان فیصلوں کو کشادہ دلی کے ساتھہ تعبیر کریگی اور اون کو آزادانہ و ہمدردانہ سپرٹ میں پنجاب کے حالات پر عائد کریگی-

۱۱ - کمیٹی اس تجویز کے مخالف ہے کہ زیر دفعہ ۱۸ لوکل گورنمنٹ کے پاس اپیل کرنیکا اختیار منسوخ کردینا چاہئے یا اپیل مذکور کو چیف کورٹ کے روبرو قابل رجوع قرار دینا چاہئے۔

۱۲ - دفعہ ۲۰ کی اوس شرط کو قلمزن کردیا گیا ہے جس مین صرف ایسے ممالک غیر کی ڈگریان تسلیم کی گئی تہین جو ہندوستان کی گورنمنٹ یا یونیورسٹیون کی عطا کردہ ڈگریون کو تسلیم کرتے ہین۔

۱۳ - ضمیمہ کو بڑھا دیا گیا ہے اور اب وہ اوس سب سے آخری ضمیمہ کے بالکل مطابق ہے جو بمبئی مین اختیار کیا گیا ہے۔

۱۴ - مسودہ پنجاب گزٹ مین بتاریخ ۸ مجریہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ع مشتہر کیا گیا تہا اور ہمارے خیال مین اوس مین اس حد تک تبدیلی نہاین کی گئی کہ جس سے اس کی مکرر اشاعت کی ضرورت ہو۔

۱۵ - منتخب شدہ کمیٹی کے ترمیم کردہ مسودہ کی ایک کاپی رپورٹ ھذا کے ساتھہ منسلک کی گئی ہے۔

مقام لاہور
مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۶ع

دستخط — کرنل-ایچ-ہینڈلے-آئی ایم ایس
خواجہ یوسف شاہ۔
بھگت رام۔
ایس-ڈبلیو گریسی۔

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

[جیسا کہ اوسکی منتخب کمیٹی نے ترمیم کی ہے]

(الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات ظاہر ہوتی ہیں جو منتخب کمیٹی نے پیش کی ہیں)۔

مسودہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۵ع

مسودہ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص

تمہید۔ ہرگاہ یہہ مناسب ہے کہ پنجاب کے طبابت پیشہ اشخاص کی رجسٹری کا انتظام کیا جاوے لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

مختصر نام۔ ۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص پنجاب کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

وسعت۔ (۲) یہہ صوبہ پنجاب سے متعلق ہوگا۔

ابتداء ایکٹ۔ ۲- دفعہ ۳ کے احکام اوس تاریخ سے نفاذ پذیر ہونگے جو لوکل گورنمنٹ اس غرض کے لئے مشتہر کرے۔ باقی ماندہ ایکٹ فی الفور نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریفات۔ ۳—ایکٹ ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر اسکے نقیض ہو۔

(۱) " برٹش میڈیکل ایکٹوں " سے قانون ۲۱ و ۲۲ وکٹوریہ باب ۹۰ (میڈیکل ایکٹ) اور کوئی ایسا دیگر ایکٹ مراد ہوگی جس سے ایکٹ مذکور کی ترمیم ہوئی ہو۔

(۲) " کونسل " سے طبی کونسل قائم کردہ بروئے ایکٹ ہذا مراد ہوگی۔

(۳) " مجوزہ " سے مجوزہ بروئے قواعد و ضوابط مرتبہ زیر ایکٹ ہذا مراد ہے۔

(۴) " رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص " سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو زیر احکام ایکٹ ہذا درج رجسٹر ہوچکا ہو۔

رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کے استحقاق۔ ۴—باوجود کسی ایسے امر کے جو کسی قانون یا قاعدہ یا ضابطہ یا کسی دیگر حکم قانون میں اس کے برخلاف ہو:—

(۱) کوئی سرٹیفکٹ جو بروئے قانون کسی طبابت پیشہ شخص یا عہدہ دار کی طرف سے دیا جانا چاہئے جائز نہ ہوگا تاوقتیکہ اوس پر کسی رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے دستخط نہ ہوں۔

(۲) لوکل گورنمنٹ کی خاص منظوری کے سوا کوئی شخص بجز کسی رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے مجاز نہوگا کہ کسی ایسے اسپتال یا اسیلم یا شفاخانہ یا دوائی خانہ یا بچہ جننے کے اسپتال میں جو کلاً اختیاری چندوں کی امداد سے نہ چلائے جاتے ہوں بطور طبیب یا جراح یا دیگر طبی عہدہ دار کے کام کرے یا بطور طبی افسر صحت کام کرے۔

انضباط طبی کونسل۔ ۵—(۱) پنجاب کے لئے ایک طبی کونسل قائم کیجاویگی اور وہ ۱۳ ممبروں بشمول ایک پریزیڈنٹ و ایک وائس پریزیڈنٹ پر مشتمل ہوگی جو حسب ذیل طریق میں مقرر کئے جاوینگے:—

(الف) پریزیڈنٹ لوکل گورنمنٹ نامزد کریگی۔

(ب) پانچ ممبران لوکل گورنمنٹ نامزد کریگی جن میں سے ایک ایسا آزاد طبابت پیشہ شخص ہوگا جو پنجاب میں پریکٹس کرتا ہو۔

(ج) دو ممبر ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جو برٹش میڈیکل ایکٹوں کے بموجب درج رجسٹر ہوں یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہوں۔

(د) تین ممبر ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کی علم طب کی ڈگری یا لائسنس حاصل کیا ہو

(ہ) ایک ممبر ایسا درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص منتخب کرینگے جن کو کسی لوکل گورنمنٹ کیطرف سے ایسا ڈپلومہ حاصل ہو جسکی رو سے انہیں

اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سرانجام دینے کے لئے قابل قرار دیا گیا ہو۔

(و) ایک ممبر جملہ دیگر درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے۔

(۲) وائیس پریزیڈنٹ کونسل کے ممبرون میں سے مجوزہ طریق میں منتخب کیا جائیگا۔

ممبرونکی قابلیتیں۔

۶۔ کوئی شخص کونسل کا ممبر ہونیکا مستحق نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص نہ ہوگا

مگر شرط یہہ ہے کہ اول تقررات زیر ایکٹ ہذا کی صورت میں جو اشخاص زیر ضمن ہائے (ج)۔(د) (ہ) و (و) ماتحتی دفعہ (۱) دفعہ ۵ ممبران منتخب کرینگے اور وہ ممبر جو مقرر کئے جائینگے ایسے اشخاص ہونگے جو زیر ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۳ درج رجسٹر ہونیکے قابل ہوں۔

ممبرونکے عہدہ کی معیاد۔

۷۔ کونسل کے ممبران ۳ سال کے عرصہ کے لئے عہدہ پر رہینگے اور وہ مکرر تقرر کے مستحق ہونگے۔

ممبری کا اختتام۔

۸۔ کونسل کے کسی ممبر کی نسبت متصور ہوگا کہ اسنے اپنا عہدہ خالی کر دیا ہے۔

(۱) جب کہ اوس نے پریزیڈنٹ یا رجسٹرار کو اپنا تحریری استعفا بھیجدیا ہو۔

(۲) جب کہ وہ کونسل کے تین مسلسل اجلاسوں سے بلا کسی ایسے عذر کے غیر حاضر رہا ہو جو کونسل کی رائے میں معقول ہو۔

(۳) جب کہ وہ مسلسل ۶ ماہ تک ہندوستان سے غیر حاضر رہا ہو۔

(۴) جب کہ اوس کا نام رجسٹر سے خارج کر دیا گیا ہو۔

(۵) جب کہ وہ دیوانہ ہو جائے یا اوسکو کسی عدالت مجاز نے دیوالیہ قرار دیدیا ہو۔

(۶) جب کہ میعاد مندرجہ دفعہ ۷ ختم ہو جائے۔

خالی عہدوں کا پر کرنا۔

۹۔ جب کسی ممبر کا عہدہ خالی ہو جائے تو وہ خالی عہدہ دفعہ ۵ کے احکام کے بموجب انتخاب یا نامزدگی کے ذریعہ جیسی کہ صورت ہو پر کیا جائیگا۔

رجسٹرار و دیگر عہدہ داران

۱۰۔(۱) کونسل ایک رجسٹرار مقرر کریگی جو کونسل کے سیکریٹری کے طور پر کام کریگا اور وہ بطور خزانچی بھی کام کریگا۔الا اوس صورت میں کہ کونسل کسی اور شخص کو خزانچی مقرر کردے۔ہر ایک شخص جو اسطرح مقرر کیا جائیگا۔وہ کونسل کی مرضی سے علیحدہ کیا جاسکیگا۔

(۲) کونسل مجاز ہوگی کہ وہ دیگر ایسے اشخاص بھی ملازم رکھے جو وہ ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے ضروری خیال کرے۔

ایکٹ ہذا نمبر ۴۵ مصدرہ سنہ ۱۸۶۰ع۔

(۳) جملہ اشخاص جو زیر دفعہ ہذا مقرر کئے یا ملازم رکھے جائینگے وہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۱ کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہونگے۔

ایکٹ ہذا نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع۔

رجسٹر طبی۔

۱۱۔ رجسٹرار کا فرض ہوگا کہ وہ طبابت پیشہ اشخاص کا ایک رجسٹر رکھے اور وقتاً فوقتاً رجسٹر مذکور کی ترمیم و تصحیح کرکے اوسکو مجوزہ طریق میں مشتہر کرے۔ایسا رجسٹر ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے معنوں میں ایک پبلک دستاویز متصور ہوگا۔

کونسل کے اجلاس۔

۱۲۔ کونسل کے کسی اجلاس میں کوئی کام نہیں کیا جائیگا تاوقتیکہ کم از کم سات ممبر حاضر نہوں۔

جملہ سوالات کا بجز سوالات متعلقہ ضابطہ کونسل جو کونسل کے روبرو پیش ہوں اجلاس میں موجودہ اور اوس میں رائے دینے والے ممبروں کی کثرت رائے کے بموجب فیصلہ کیا جائیگا۔راؤں کے برابر ہونیکی صورت میں اجلاس کے ممبر جلیس کو ایک فیصلہ کن رائے دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

سوالات متعلقہ ضابطہ کونسل کا فیصلہ اجلاس کا ممبر جلیس کریگا۔

ممبر جنکو درج رجسٹر کیا جا سکتا ہے۔

۱۳—ہر ایک شخص جو—

(الف) موجود الوقت کے لئے برٹش میڈیکل ایکٹوں کے بموجب رجسٹری شدہ ہو یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہو

(ب) ضمیمہ میں مصرحہ قابلیتوں میں سے کوئی قابلیت رکھتا ہو۔

درج رجسٹر کئے جانے کے لئے رجسٹرار کو درخواست کر سکتا ہے اور وہ مجوزہ فیس بابت رجسٹری ادا کرنے پر اور رجسٹری یا قابلیت مذکورہ صدر کا رجسٹرار کے روبرو ثبوت پیش کرنے پر درج رجسٹر کئے جانے کا مستحق ہوگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ کوئی شخص جو ہندوستان کے کسی دوسرے صوبہ میں قانون العمل ایکٹ طبی رجسٹری کے بموجب درج رجسٹر ہو چکا ہو وہ فیس رجسٹری قابل الحذ زیر دفعہ ہذا کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہوگا۔

یہہ بھی شرط ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ بعد مشورہ کونسل (الف) کسی ایسے شخص کی رجسٹری کی اجازت دیدے جو رجسٹرار کے روبرو یہہ ثبوت پیش کر دے کہ ضمیمہ میں مصرحہ یونیورسٹیوں یا میڈیکل کالجوں یا سکولوں کے علاوہ وہ کونسل کی منظور کردہ کسی دیگر یونیورسٹی یا میڈیکل کالج یا سکول کی طبی ڈاکٹری یا ڈپلومہ (سند) یا سارٹیفکٹ رکھتا ہے اور (ب) کسی ایسے شخص کی رجسٹری کی اجازت دیدے جو ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء سے پیشتر پنجاب میں واقعی طبابت کا کام کرتا ہو۔

نیز یہہ شرط ہے کہ کونسل مجاز ہوگی کہ وہ کسی ایسے شخص کے درج رجسٹر کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دے جو کسی ایسے جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو جو کونسل کی رائے میں نقص چالچلن پر دلالت کرتا ہو یا جس کی نسبت بعد کسی ایسی تحقیقات کے جس میں امیدوار کو اصالتاً یا وکالتاً اپنے عذرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہو کونسل نے یہہ قرار دیا ہو کہ وہ پیشہ طبابت کے متعلقہ کسی ذلیل فعل کا مرتکب ہوا ہے۔

نئے خطابات اور قابلیتوں کا رجسٹر میں اندراج۔

۱۴—اگر کوئی شخص جسکا نام رجسٹر میں درج ہو اوس خطاب یا قابلیت کے علاوہ جسکے متعلق وہ رجسٹر میں درج کیا جا چکا ہو کوئی اور خطاب یا قابلیت حاصل کرے تو وہ مستحق ہوگا کہ مقررہ فیس ادا کرکے رجسٹر میں اپنے نام کے مقابل ایک ایسا اندراج کرائے جو دیگر خطاب یا قابلیت مذکور کا مظہر ہو خواہ وہ اندراج پیشتر کے اندراج کی بجائے ہو یا اوس کے علاوہ۔

رجسٹرار کے فیصلہ کے خلاف اپیل۔

۱۵—رجسٹرار کے کسی حکم زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۴ کا اپیل کونسل کے روبرو ہو سکیگا اپیل مذکور اوس حکم کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جائیگا جس کے خلاف وہ ہو۔

رجسٹری کی تبدیلی منجانب کونسل۔

۱۶—(۱) کونسل مجاز ہوگی کہ اگر وہ مناسب خیال کرے اور شخص متعلقہ کو نوٹس دینے اور اوس کے اعتراضات کی بابت (اگر کوئی ہوں) تحقیقات کرنے کے بعد حکم دے کہ رجسٹر کے کسی ایسے اندراج کو منسوخ یا ترمیم کیا جائے جسکی نسبت کونسل کے حسب اطمینان ثابت ہو گیا ہو کہ وہ دھوکہ سے یا غلط طور پر کیا یا کرایا گیا ہے۔

(۲) کونسل مجاز ہے کہ کسی ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے نام کے رجسٹر سے قطعی طور پر یا ایک مصرحہ عرصہ کے لئے خارج کرنیکی ہدایت کرے جو کسی ایسے جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہو جو کونسل کی رائے میں نقص چال چلن پر دلالت کرتا ہو یا جسکی نسبت ایک ایسی تحقیقات کے بعد جس میں رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کو اصالتاً یا وکالتاً عذرات پیش کرنیکا موقع دیا گیا ہو کونسل نے یہہ قرار دیا ہو کہ وہ پیشہ طبابت کے متعلقہ کسی ذلیل فعل کا مرتکب ہوا ہے۔ کونسل یہہ ہدایت کرنیکی بھی مجاز ہے کہ اسطرح خارج کردہ کوئی نام پھر بحال کیا جائے۔

تحقیقاتوں اور اپیلوں کے متعلق ضابطہ۔

۱۷—(۱) کونسل اپنی انتظامی رائے سے تحقیقات زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ بند کمرہ میں کر سکتی ہے۔

ایکٹ شہادت نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ ملازمان سرکار نمبر ۳۷ مصدرہ ۱۸۵۰ع-

(۲) تحقیقات مذکور یا کسی اپیل زیر دفعہ ۱۵ کی اغراض کے لئے کونسل ایکٹ شہادت ہذہ سنہ ۱۸۷۲ع کے معنوں میں ایک عدالت متصور ہوگی اور وہ ایک کمشنر مقرر کردہ زیر ایکٹ (تحقیقات) ملازمان سرکار سنہ ۱۸۵۰ ع کے جملہ اختیارات استعمال کریگی اور ملتوی کردہ تحقیقاتیں اور اپیلیں حتی الامکان ایکٹ (تحقیقات) ملازمان سرکار سنہ ۱۸۵۰ع مذکور کی دفعہ ۵ و دفعات ۸ تا ۲۰ کے احکام کے بموجب عمل میں لائی جائینگی-

فیصلہ کونسل کے خلاف اپیل-

۱۸ - کونسل کے ہر ایک فیصلہ زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ کے خلاف اپیل لوکل گورنمنٹ کے حضور میں ہو سکیگا-اپیل مذکور کونسل کے فیصلہ کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جائیگا-

عدالتہائے دیوانی کے اختیارات کا محدود کرنا-

۱۹ - کسی فعل کی نسبت جو اوس اختیار کے استعمال میں کیا گیا ہو جو ایکٹ ہذا کی رو سے لوکل گورنمنٹ یا کونسل یا رجسٹرار کو تفویض ہوا ہے کسی عدالت دیوانی میں اعتراض نہ کیا جائیگا-

اختیار لوکل گورنمنٹ دربارہ تبدیلی ضمیمہ-

۲۰ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اشتہار مندرجہ پنجاب گزٹ کے ذریعہ ضمیمہ کو تبدیل کردے-

تعلیم کی عمدگی کے متعلق اطلاع طلب کرنے اور امتحانوں میں موجودگی کے بارہ میں کونسل کا اختیار-

۲۱ - کونسل کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایسی یونیورسٹی یا میڈیکل کالج یا سکول کی مجاز جماعت یا حکام کو جو ضمیمہ میں شامل ہو یا اوس میں شامل ہونے کی خواہشمند ہو ہدایت کرے کہ وہ :-

(الف) ایسی رپورٹیں یا نقشے یا دیگر اطلاع بہم پہنچائے جو کونسل کو اس غرض کے لئے مطلوب ہوں کہ وہ اوس تعلیم کی عمدگی کی نسبت رائے قائم کرسکے جو اوس میں طبابت و جراحی و دایہ گری کے متعلق دی جاتی ہو-

(ب) ایسی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں کہ کونسل کا کوئی ممبر جو کونسل نے اس غرض کے لئے تعینات کیا ہو اوس امتحان میں موجود رہ سکے جو یونیورسٹی یا کالج یا سکول مذکور منعقد کرے-

اگر جماعت یا حکام مذکور ایسے مطالبہ کی تعمیل سے انکار کریں تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ کونسل کی رپورٹ پر ایسی یونیورسٹی یا کالج یا سکول کو ضمیمہ سے خارج کردے یا اوس میں داخل کرنے سے انکار کردے-

لوکل گورنمنٹ کی نگرانی-

۲۲ --- اگر کسی وقت لوکل گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ کونسل نے کسی ایسے اختیار کے جو اوسکو زیر ایکٹ ہذا تفویض ہوا ہے استعمال کرنے میں تغافل کیا ہے یا تجاوز کیا ہے یا اوس کا ناجائز استعمال کیا ہے یا یہ کہ اوس نے کسی ایسے فرض کو جو اوس پر زیر ایکٹ ہذا عاید کیا گیا ہے بجا آوری میں تغافل کیا ہے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایسی غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کی تفصیل کی کونسل کو اطلاع دے اور اگر کونسل ایسی غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کا اوس عرصہ کے اندر جو لوکل گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے مقرر کر دیا ہو تدارک کرنے سے قاصر رہے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایسی غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کا تدارک کرنے کی غرض سے کونسل کے اختیار اور فرائض میں سے کسی اختیار یا فرض کو ایسے شخص سے یا ایسے عرصہ کے لئے جو لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے استعمال کرائے اور سر انجام دلوائے-

درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص ہونے کا غلط طور پر دعوے کرنیکی سزا-

۲۳ --- ہر ایک شخص جو درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص ہونے کا غلط طور پر دعوے کرتا ہو خواہ اوس اوس دعوے سے کوئی شخص واقعی دھوکہ میں آیا ہو یا نہ مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس

ہے مجرم قرار دئے جانے پر ایسی سزاء جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار تین سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا اختیار۔

۲۳—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایکٹ ھذا کے احکام کے عمل در آمد کی غرض سے مشاہرہ کرنے کے بعد قواعد مرتب کرے۔

بالخصوص اور احکام ماسبق کی عمومیت پر موثر ہوئے بغیر گورنمنٹ مجاز ہے کہ مندرجہ ذیل امور کے لئے قواعد مرتب کرے :—

(اول) زیر دفعات ۵ و ۶ کونسل کے ممبران کے انتخاب کے لئے۔

(دوم) کونسل کے وائس پریزیڈنٹ کے انتخاب کے لئے۔

(سوم) کمیٹی تحقیقات زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۹ کے متعلقہ ضابطہ کے انصرام کے لئے۔

(چہارم) اپیل ھائے زیر دفعہ ۱۵ یا دفعہ ۱۸ کی دائری و سماعت و تصفیہ کے لئے۔

(پنجم) رجسٹر کی تالیف اور مشتہری کے لئے۔

(ششم) زیر ایکٹ ھذا قابل وصول فیسوں کی رقم تعین کرنے کیلئے۔

(ہفتم) زیر ایکٹ ھذا وصول شدہ فیسوں کے تصفیہ کے لئے۔

۲—کونسل مجاز ہے کہ بعد از حصول منظوری لوکل گورنمنٹ مندرجہ ذیل امور کے لئے ضوابط مرتب کرے—

(اول) کونسل کے اجلاس کے انعقاد کے لئے۔

(دوم) ایسے اجلاسوں میں کاروائی چلانے کے لئے۔

(سوم) زیر دفعہ ۱۰ ملازم رکھے ہوئے عملہ کے تقرر و نگرانی و تنخواہ اور الاؤنس (مراجب) کے لئے۔

ضمیمہ ۸

(دیکھو دفعہ ۱۳)

(۱) یونیورسٹی ھائے مدراس یا بمبئی یا کلکتہ یا الہ آباد یا پنجاب کی یا یونیورسٹی ھائے شفیلڈ برسٹل و ویلز و نیشنل یونیورسٹی آف آئرلینڈ اور کوئینز یونیورسٹی بلفاسٹ کی علم طب کی ڈاکٹر یا بیچلر یا لائسنشئیٹ کی ڈگری اور علم جراحی کی ماسٹر و بیچلر و لائسنشئیٹ کی ڈگری۔

(۲) یونیورسٹی ھائے آکسفورڈ و کیمبرج و لنڈن و ڈرھم و مانچسٹر و برمنگھم و لورپول و لیڈز و ایڈنبرا و ابرڈین و گلاسگو و سینٹ انڈروز و ڈبلن اور رائل یونیورسٹی آف آئرلینڈ اور یونیورسٹی ھائے ایڈیلیڈ و مالٹا و ملبورن و نیوزیلینڈ و سڈنی و ٹورنٹو و میکگل و لاول کی علم طب کی ڈاکٹر و بیچلر یا لائسنشئیٹ کی ڈگری یا علم سرجری کی ماسٹر و بیچلر و لائسنشئیٹ کی ڈگری یا علم دایہ گری کی ماسٹر کی ڈگری۔

(۳) رائل کالج ھائے فزیشن لنڈن و ایڈنبرا و آئرلینڈ کی فیلو یا ممبر یا لائسنشئیٹ کی ڈگری۔

(۴) رائل کالج ھائے سرجنز انگلینڈ و ایڈنبرا و آئرلینڈ کی فیلو و ممبر و لائسنشئیٹ کی ڈگری۔

(۵) کالج فزیشنز و سرجنز بمبئی کی فیلو ممبر یا لائسنشئیٹ کی ڈگری۔

(۶) اپاتھیکریز سوسائٹی آف لنڈن کی لائسنشئیٹ کی ڈگری اور رائل فیکلٹی آف فزیشنز و سرجنز گلاسگو کی فیلو و لائسنشئیٹ کی ڈگری اپاتھیکریز ہال آف ڈبلن کی لائسنشئیٹ کی ڈگری و میڈیکل کالج سیلون و نوا-سکوشیا کے پراونشل میڈیکل بورڈ اور جزیرہ پرنس ایڈورڈ کی میڈیکل کونسل کی علم طب و سرجری کی لائسنشئیٹ کی ڈگری۔

(۷) کوئی ڈپلومہ (سند) یا سارٹیفکٹ جو کسی لوکل گورنمنٹ نے کسی ایسے شخص کو دیا ہو جو کسی میڈیکل کالج یا سکول میں تعلیم حاصل کر چکا ہو اور

اور جسمیں اوس شخص کی نسبت قرار دیا گیا ہو کہ وہ طبابت جراحی و دایہ گری کا کام کرنے یا فوجی اسسٹنٹ سرجن یا اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سر انجام دینے کے قابل ہے۔

(۸) کوئی ڈپلومہ یا سارٹیفکٹ جو کنگ ایڈورڈ اسپتال میڈیکل سکول اندور نے کسی شخص کو دیا ہو اور اسکو طبابت و سرجری اور دایہ گری کا کام کرنے یا فوجی اسسٹنٹ سرجن یا اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سرانجام دینے کے قابل قرار دیا ہو۔

دستخط — ایس۔ ڈبلیو گریسی

سکریٹری کونسل وضع آئین و قوانین۔

کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب منعقده براۓ وضع آئين و قوانين-

پنجاب گورنمنٹ

صيغه وضع آئين و قوانين

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئين قوانين کي غرض سے ايکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع کي شرائط کے بموجب منعقد هوئي-

کونسل کا اجلاس ۱۳ مارچ سنه ۱۹۱۶ع کو بروز دو شنبه بوقت ساڑهے دس بجے صبح ايوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مين منعقد هوا-

حاضرين جلسه

آنريبل سر مائيکل اوڈوائر کے-سي-ايس-آئي و آئي-سي-ايس-لفٹنٹ گورنر-صدر جلسه-
آنريبل سردار سندر سنگه مجيٹهه سردار بهادر-
آنريبل مسٹر جان کارنوالس گاڈلے سي-ايس-آئي-
آنريبل خان ذوالفقار علي خان سي-ايس-آئي-
آنريبل مسٹر کلاڈ اليگزيلنڈر بيرن سي-آئي-اي و آئي-سي-ايس-
آنريبل مسٹر اليگزانڈر هنڈرسن ڈايک سي-وي-او و آئي-سي-ايس-
آنريبل مسٹر اوسولڈ فارکوهر لمسڈن آئي-سي-ايس-
آنريبل نواب سر بهرام خان کے-سي-آئي-اي-
آنريبل سردار بهادر سردار گجن سنگه-
آنريبل راۓ بهادر بخشي سوهن لعل-
آنريبل خان بهادر خواجه يوسف شاه-
آنريبل راۓ بهادر رامسرنداس-
آنريبل مسٹر طامسن روبرٹ جان وارڈ سي-آئي-اي و ايم-وي-او و ايم-آئي-سي-اي-
آنريبل راۓ بهادر هري چند-
آنريبل مسٹر جيمس کري-
آنريبل لاله کاشي رام-
آنريبل راۓ زاده بهگت رام-
آنريبل مسٹر پٹرک جيمز فيگن آئي-سي-ايس-
آنريبل نواب ابراهيم علي خان رئيس کنج پوره-
آنريبل مسٹر ايڈون وڈال پارکر-
آنريبل مسٹر هنري ڈنيلڈ کريک آئي-سي-ايس-
آنريبل خان بهادر ملک محمد امين خان شمس آباد-
آنريبل کرنل هيئرلڈ هنڈلے ايم-ڈي و آئي-ايم-ايس-
آنريبل مسٹر سٹيفن وليئم گريسي آئي-سي-ايس-

حلف عهدہ

آنريبل مسٹر پارکر-آنريبل مسٹر وارڈ-آنريبل مسٹر لمسڈن او ر آنريبل مسٹر کريک نے سرکار انگلشيہ کي وفا داري کا حلف اُٹھايا۔

اُستفسارات و جوابات

آنريبل مسٹر جيمز کر مي نے سوال کہا :-

۱-" چونکہ اون سرکاري ملازمان کو جنکو هوسال شملہ جانا پڑتا هے مناسب رهائشي بنگلہ جات حاصل کرنے مين دن بدن زيادہ دقت پيش آ رهي هے او ر ان رهائشي مکانات کي ضرورت عيان هے-کيا گو رنمنت براہ عنايت بتلائيگي کہ وہ اپنے ملا زمان کے لئے ايسے مناسب بنگلہ جات حاصل کرنے کے متعلق جن کے کرا ئے ان ملازمان کي آمدني کے حسب حال هون-کونسي تدابير عمل مين لانا چاهتي هے"۔

> شملہ مين سرکاري ملا زمان کيواسطے رهائش کا مناسب انتظام۔

آنريبل مسٹر بهرن نے جواب ديا :-

" جن حالات کي طرف آنريبل ممبر نے اپنے استفسار مين توجه دلائي هے اون پر شملہ امپروؤمينٹ کميٹي نے (جو کہ مسٹر (اب سر رچرڈ) ڈين کے زير صدارت سنہ ۱۹۰۷ع مين بيٹهي تهي) اپني رپورٹ کے فقرہ ۵۵ مين بحث کي هے-کميٹي مذکور کا يہہ خيال تها کہ جن تکليفات کا سرکاري ملازمان کو شملہ مين عمدہ رهائشي مکانات مناسب کرايہ پر حاصل کرنے مين پيش آنيکا خطرہ هے وہ اوسوقت (يعني کميٹي مذکور کے انعقاد کے وقت) غايت حد تک نہين پهونچي تهين-ليکن کميٹي مذکو ر نے ساتھ هي يہہ بهي لکھ ديا تها کہ يہہ معاملہ توجه کا محتاج هے او ر اونہون نے مختلف پہلو بتلا ئے تهے-جن مين بوقت ضرورت تدارک کيا جا سکتا هے-گذشتہ سال يہہ معاملہ شملہ امپروؤمينٹ کميٹي کي سنہ ۱۹۱۴ع کي رپورٹ کے متعلق جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر کے نوٹس مين دوبارہ لايا گيا تها او ر اب جناب ممدوح کے زير غو ر هے-يہہ کہنا قبل از وقت هوگا کہ پنجاب گو رنمنٹ يا گو رنمنت هند جسکا مقامي گو رنمنت سے بهي بڑهکر اس معاملے سے تعلق هے-کونسي کا ر روائي کرنيکا فيصلہ کريگي"۔

آنريبل خان بهادر ملک محمد امين خان نے سوال کہا :-

۲-کيا گو رنمنت براہ عنايت بتلائيگي-کہ آيا ڈسٹرکٹ و سشن کو رٹ کيمبل پو ر کے منسوخ کرنے او ر اوسکا کام جزواً ضلع ميانوالي او ر جزواً ضلع راولپنڈي مين منتقل کرنيکي کوئي تجويز د ر پيش هے ؟

> ڈسٹرکٹ و سشن کو رٹ اٹک۔

" اگر استفسار بالا کا جواب اثبات مين هے-تو کيا گو رنمنت براہ عنايت موجودہ ڈسٹرکٹ و سشن کو رٹ کيمبل پو ر کو اوسي مقام پر رکہنے کي تجويز پر غو ر فرمائيگي؟"۔

آنريبل مسٹر بهرن نے جواب ديا :-

"آنريبل جج‌ان چيف کو رٹ نے بهي اس قسم کي ايک تجويز جسکا استفسار مين ذکر کيا گيا هے-گو رنمنٹ کے پيش کي هے اسکي غرض يہہ هے کہ ان اکيس ڈسٹرکٹ و سشن ڈويژنون مين جو جولائي سنہ ۱۹۱۴ع مين قائم کئے گئے تهے-کام کي مقدار کو يکسان کرنيکي کوشش کيجا ئے-ليکن صدو ر احکام سے پيشتر گو رنمنٹ ان وجوهات پر جو کہ موجودہ ڈسٹرکٹ و سشن کورٹ کو کيمبل پو ر مين قائم رکہنے کے متعلق هين پو رے طو ر سے غو ر فرمائيگي"۔

آنريبل ملک محمد امين خان نے سوال کہا :-

۳-" کيا گو رنمنٹ براہ عنايت اس بات کي مناسبت پر غو ر فرمائيگي کہ محکمہ فوج کي طرح پنجاب کے محکمہ پوليس و محکمہ سراغ رساني جرائم کے اون ممبران کو بطو ر انعام زمين عطا کيجا ئے-جنہون نے اس نازک موقع پر ملک کي اند روني بے چيني و بدامني کي لہر کو روکنے کے متعلق مسلمہ بے نظير او ر گران قد ر خدمات کي هين او ر جنہون نے کہ شديد ذاتي قرباني کرکے قابل نفرين پوليٹيکل سازشون کو جو کہ گو رنمنٹ او ر ملک کے دشمن کر رہے تهے طشت از بام کيا هے؟"۔

> پنجاب کے محکمہ پوليس و محکمہ سراغ رساني جرائم کے ملازمان کو عطائے اراضي بطو ر انعام۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا :—

"گورنمنٹ کو ان ملازمان کی گران قدر خدمات کا پورے طور سے اعتراف ہے-لیکن یہہ مقررہ قاعدہ ہے کہ عطیات اراضی سرکاری ملازموں کو عمدہ اور گران قدر خدمات کے عوض صرف اوسوقت دئے جاتے ہیں-جبکہ وہ پنشن پر جانے کے قریب ہوں - خود آنریبل ممبر اس بات کو تسلیم کرینگے کہ یہہ قاعدہ بڑا معقول ہے اور گورنمنٹ اس قاعدہ کے خلاف عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے-

"سرکاری ملازمان کو ان خدمات کے صلہ میں انعام دینے کے کئی اور ایسے طریق ہیں-جن پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوسکتا اور گورنمنٹ بھی جبکہ کوئی شخص انعام کا مستحق ہو اس کے دینے میں کوتاہی نہیں کرتی"-

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا :-

رقوم جوکہ تعلیم نسواں پر خرچ ہوئیں-

۴—" کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتلائیگی :—

(الف)　کہ اوس رقم میں سے جو کہ گذشتہ سال مد تعلیم میں دی گئی تھی-کتنا روپیہ تعلیم نسواں پر خرچ ہوا ہے-

(ب)　اوس رقم کی تعلیم کے کل خرچ سے کیا نسبت ہے-

آنریبل مسٹر گاڈ لے نے جواب دیا :—

" آنریبل ممبر کا اشارہ غالباً اوس خرچ کی طرف ہے جسکا تعلق مالی سال سنہ ۱۵—۱۹۱۴ ع سے ہے-

"سال مذکور میں محاصلات صوبہ میں سے کل براہ راست خرچ جو مدارس برائے عام تعلیم و مدارس برائے تربیت معلمین پر ہوا ۱۰۴۱۸۷۳ روپیہ تھا اور اوسمیں سے ۱۹۲۸۷۵ روپیہ اون مدارس پر خرچ ہوا جو صرف عورتوں کیلئے مخصوص ہیں-اور جو اون مدارس سے یعنی ٹریننگ کالج وغیرہ سے بالکل علیحدہ ہیں جنمیں مستورات شاذ و نادر ہی تعلیم پاتی ہیں- تعلیم نسواں پر صرف شدہ رقم کل خرچ کا تقریباً ⅕ ہے - اگر خاص یا ٹکنیکل مدرسے مثلاً آرٹ اور انجینرنگ و ریفورمٹیری سکول (تادیب گاہ) وغیرہ کو بھی شامل کرلیا جائے - تو یہہ خرچ کل صوبہ کے خرچ کا ۱۷ فیصدی ہوتا ہے - اگر بلا واسطہ خرچ کو لیا جائے - یعنی اوس خرچ کو لیا جائے جو ڈائریکشن و انسپکشن وغیرہ پر و نیز اون عطیہ جات پر صرف ہوا جو مقامی جماعتوں کو ورنیکولر سکولوں کی امداد کیلئے دئے جاتے ہیں تو تعلیم نسواں پر صرف شدہ رقم کا ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جا سکتا "-

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد-

۵—" کیا گورنمنٹ برائے عنایت اُن لڑکیوں کے مدارس کی تعداد بتائیگی جو پنجاب میں—

(الف)　محاصل صوبہ سے جاری ہیں-

(ب)　جنکا خرچ ڈسٹرکٹ و میونسپل بورڈ ادا کرتے ہیں "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا -

" لڑکیوں کے تین سکول (جنمیں سے ایک یورپین بچوں کے لئے ھے) صوبہ کے محاصل سے جاری ھیں-اور ۵۷۲ سکولوں کا خرچ لوکل فنڈوں سے ادا ھوتا ھے-آنریبل ممبر اس قسم کے تمام اعداد شمار صوبہ پنجاب کی سالانہ تعلیمی رپورٹوں سے دیکھہ سکتے ھیں "-

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

۶—" کیا گورنمنٹ اس بات سے مطلع ھے - کہ پرائیویٹ زنانہ سکولوں کا نصاب تعلیم سرکاری زنانہ سکولوں کے نصاب تعلیم سے مختلف ھے - کیا گورنمنٹ یہہ مناسب خیال نہیں کرتی کہ لڑکیوں کے لئے نصاب تعلیم مقرر کرنے کیلئے سرکاری و غیر سرکاری اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے ؟ "-

زنانہ مدارس میں نصاب تعلیم-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" ضابطہ تعلیم میں زنانہ سکولوں کیلئے نصاب تعلیم کا ایک نمونہ دیا ھوا ھے - جو کہ تھوڑا عرصہ ھوا زنانہ سکولوں کے مینیجروں و دیگر اشخاص کے مشورہ سے مرتب کیا گیا تھا اور اوسی کے مطابق زیادہ تر عمل کیا جاتا ھے- اگرچہ اُس نصاب میں چیف انسپکٹرس کی اجازت سے تغیر و تبدل ھوسکتا ھے - گورنمنٹ اس بات کو مناسب خیال نہیں کرتی - کہ وہ تمام زنانہ سکولوں میں یکساں نصاب تعلیم اختیار کئے جانے پر اصرار کرے "-

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

۷—" کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتلا ئیگی - کہ تعلیم نسوان کی پست حالت اور عوام الناس کی اس گرمجوشانہ خواھش کا خیال کر کے - جو کہ وہ تعلیم نسوان کیلئے ظاھر کر رھے ھیں—

تعلیم نسوان کیلئے عطیہ جات-

"(الف) گورنمنٹ تعلیم نسوان کیلئے ایک خاص عطیہ دیگی-

"(ب) آیا گورنمنٹ اون قواعد کو جنکی رو سے عطیہ جات امدادی خصوصاً عطیہ جات برائے عمارت مدارس دئے جاتے ھیں کسیقدر نرم کر دیگی-

"(ج) آیا گورنمنٹ زنانہ استانیوں کو ٹریننگ دینے کیلئے سکولوں کی ایک کافی تعداد قائم کریگی "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

"آنریبل ممبر نے غالباً اس بات کو نہیں سمجھا کہ اس بات کا فیصلہ کئے بغیر کہ روپیہ کس کام پر مفید طور پرصرف کیا جا سکتا تعلیم نسوان کیلئے ایک خاص رقم کا مخصوص کرنا فایدہ مند نہیں ھو سکتا - در حقیقت زنانہ تعلیم کا خرچ تمام شعبوں میں سال بسال بڑہ رھا ھے - تمثیلاً اگر مدارس برائے عام تعلیم کو لیا جائے - تو زنانہ مدارس پر براہ راست خرچ جو کہ سال ۱۰—۱۹۰۹ع میں صوبہ کے محاصل اور لوکل فنڈوں میں سے ھوا ۲۵۷۷۴۱ روپیہ تھا - اور وہ سال ۱۵—۱۹۱۴ع میں بڑھکر ۴۵۴۳۵۰ روپیہ ھو گیا - یعنی اوس میں قریباً ۲۰۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ھوا - یہہ صرف ایک ھی مثال ھے - وہ قواعد جنکی رو سے عطیہ جات برائے قیام مدارس دئے جاتے ھیں - زیادہ اچھے بنا دئے گئے ھیں - اور انسپکٹرس ان قواعد کا زنانہ سکولوں کی ضروریات کا لحاظ رکھکر اطلاق کرتی ھے - سنین حال میں صوبہ پنجاب کے مختلف حصص میں زنانہ مدرسوں کیلئے موزوں عمارات تعمیر کرنیکے واسطے بہت سے عطیہ جات آسان شرائط پر دئے گئے ھیں-

" هندوستاني اُستانیوں کي تربیت کے مدرسوں یا جماعتوں کي تعداد گذشته پانچ سال میں ایک سے نو اور ان جماعتوں میں طلباء کي تعداد ۱۶ سے ۱۷۶ تک پہنچ گئي ہے۔ زنانه نارمل سکول لاهور میں اسوقت ۱۰۶ طالب علم هیں اور یهه بهي تجویز هے که جوں جوں لایق اُستانیاں بہم پہنچتي جائیں ان جماعتوں کي تعداد میں اضافه کردیا جائے زیاده تر روپیه کا سوال نهیں بلکه اُستانیوں کا سوال هے "

آنریبل رائے زاده بهگت رام نے سوال کہا :-

۸- " چونکه غیر سرکاري سکولوں اور کالجوں کے منیجروں کو عمارات تعمیر کرنے میں اور کهیل کے لئے میدان حاصل کرنے میں مشکلات پیش آتي هیں-کیا گورنمنٹ براہ عنایت ان مدرسوں کو اپني ضروریات کے لئے اراضي حاصل کرنے میں مدد دیگي-اور اگر ضروري هو تو ایکٹ ۱ سنه ۱۸۹۴ ع کو ترمیم کرانیکي کوشش کریگي تا که اس قسم کي مشکلات رفع هوجائیں ؟ "-

مشکلات جو پرائیویٹ مدارس کے لئے قطعات اراضی حاصل کرنے میں در پیش آتی هیں-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا :-

" یه مسئله پنجاب سینیٹري کانفرنس منعقده سنه ۱۹۱۳ ع کے روبرو پیش هوا تها-اور کانفرنس مذکور میں ایک ریزو لیوشن بهي پاس هوا تها جس میں یه سفارش کي گئي تهی که ایسے سکولوں کو جن کا انتظام پرائیویٹ اشخاص کے هاتهه میں هو-قطعات اراضي اور کهیل کے میدان خرید کرنے میں ایکٹ حصول اراضي سے استفاده کرنیکي سهولت دیجائے-لیکن گورنمنٹ نے یه فیصله کیا تها که یه معامله ایسا ضروري نهیں هے که گورنمنٹ هند سے ایکٹ کی ترمیم کے لئے درخواست کي جائے-کیونکه جو مشکلات حصول اراضي کے متعلق در پیش آتي هیں-اون کا عموماً اس غرض کے لئے ایک عطیه حاصل کرکے انسداد هوسکتا هے "-

آنریبل رائے زاده بهگت رام نے سوال کہا :-

۹- " کیا گورنمنٹ براہ عنایت اون پنچایتوں کی تعداد بتائیگي-جو ایکٹ نمبر ۲-مصدره سنه ۱۹۱۲ ع (ایکٹ پنچایت پنجاب) کي رو سے قائم هوئي هیں-اور اون مقدمات کي تعداد جو هر ضلع میں پنچایتوں نے سماعت کئے اور نیز یه بهی که آیا ایکٹ کا عملدرامد تسلي بخش هے اور اگر نهیں تو کیا وجه هے "-

ایکٹ پنچایت پنجاب کا عملدرآمد-

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا :-

" زیر ایکٹ نمبر ۲-مصدره سنه ۱۹۱۲ ع ۱۰ اضلاع میں ۳۱ پنچایتیں قائم هوئی هیں-هر ضلع میں سماعت کرده مقدمات کی تعداد کا ایک نقشه کونسل کی میز پر رکها جاتا هے-

" اعداد سے ظاهر هوتا هے که ما سوائے کرنال-گورداسپور اور لائلپور کے پنچایتوں کی طرف لوگ بہت کم رجوع کرتے هیں-کئي ایک اضلاع سے جن میں وه ضلع بهي شامل هے جہاں آنریبل ممبر کی سکونت هے-یه رپورٹ هوئي هے که وکلاء اور عرائض نویس پنچائتي عدالتوں کي بڑي مخالفت کرتے هیں-ایکٹ کي اصلاح کے لئے چند ایک تجاویز اب گورنمنٹ کے زیر غور هیں-لیکن چونکه تا حال ایکٹ مذکور کو نافذ هوئے صرف ایک سال سے کچهه زیاده عرصه هوا هے اسلئے یه اغلب نهیں که اوس میں اوس وقت تک کسی قسم کا تغیر و تبدل کیا جاسکے-جب تک که اوس کے عملدرآمد کے متعلق مزید تجربه حاصل نه هوجائے-

" چونکه پنچایتوں کے روبرو مقدمه لیجانا کلاً لوگوں کی مرضی پر منحصر هے-اسلئے اس قسم کی عدالتوں کی کامیابی کا انحصار لوگوں کے رویه پر اور اون سرکاري و دیگر اشخاص پر هوگا-جن سے لوگ نصیحت و مشوره لیتے هیں اور اسلئے آخرالذکر اشخاص کو چاهئے که وه لوگوں کو پنچایت کے فوائد بتانیکي کوشش کریں-یه باور کرنیکي کسیقدر وجه موجود هے که جنگ شروع هونے کے وقت سے لوگوں کے دیگر ضروري معاملات میں مصروف رهنے کے باعث اس معامله میں کم کامیابي هوئي هے "-

سوال نمبر ۲ کا جواب دیکھو۔

نمبر	ضلع	تعداد پنچایت	تعداد مقدمات	کیفیت
۱	کرنال ...	۴ ...	*۲۸۶	مقدمات جو پیش کئے گئے۔ ۸ فیصلہ شدہ۔ ۱۱ زیر تجویز۔ ۸ مدعاعلیہم نے اپنے مقدمات پنچایت کے پاس بھیجنے سے انکار کردیا۔ ۲۲ مقدمات مین راضی نامے ہو گئے۔ ۲۲۷ فریقین تحصیلون مین حاضر نہوئے۔ ۱۰ مقدمات تحصیلون مین زیر تجویز هین۔ *۲۸۶
۲	انبالہ ...	۵	۲۱	مقدمات منفصلہ۔
۳	جالندھر ...	۴	۳	مقدمات سپرد کردہ۔
۴	ہوشیارپور ...	۴	ندارد۔	
۵	سیالکوٹ ...	۱	۲	مقدمات سماعت کردہ۔
۶	گورداسپور ...	۲	†۷۹۶	۴۶۳ مقدمات منفصلہ۔ ۸۱ مقدمات جو فریقین کی غیر حاضری کی وجہ سے خارج کئے گئے۔ ۲۵۲ زیر تجویز۔ †۷۹۶
۷	اٹک ...	۱	ندارد۔	
۸	میانوالی ...	۱	ندارد۔	
۹	ملتان ...	۵	اعداد قابل استفادہ نہین هین۔	
۱۰	لائلپور ...	۴	‡۷۰۷	۳۱۰ مقدمات فیصل شدہ۔ ۳۹۷ مقدمات خارج شدہ۔ ‡۷۰۷
	میزان ...	۳۱		

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا:—

سٹہ کے قمار خانون کے مالکون پر انکم ٹیکس	۱۰— "کیا گورنمنٹ براہ عنایت یہ اطلاع دیگی کہ پنجاب کے شہرون مین سٹہ کے قمار خانے جاری کرنے والون پر سال حال مین کسقدر انکم ٹیکس لگایا گیا ھے؟"۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو صوبہ کی بابت بحیثیت مجموعي کوئي واقفیت نہین ہے۔ٹیکس کي مقدار جو ٹیکس دہندگان کي مختلف جماعتون پر لگائي گئي ہے۔وہ نقشہ نمبر ۸ مشمولہ رپورٹ انکم ٹکس مین درج ہے۔لیکن گورنمنٹ یہہ نہین کہہ سکتي۔کہ نقشہ مذکور مین بیان کردہ جماعتون مین ذریعہ آمدني معمولہ صدر کہان تک شامل کیا گیا ہے۔جو افسر تشخیص انکم ٹیکس کي نظر ثاني کیلئے جالندھر شہر اور چھاوني مین جہان قمار بازي کي یہہ قسم خاص طور پر رائج بیان کي جاتي ہے۔خاص کام پر مامور کیا گیا تہا اوس نے اپني رپورٹ مین بیان کیا ہے۔کہ سٹہ کے تین بڑے قمار خانون پر کلکٹر نے ۵۲۰۸ روپیہ ۵ آنہ ۴ پائي ٹیکس لگایا تھا "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

قمار بازي بذریعہ سٹہ۔

۱۱۔" کیا گورنمنٹ کو علم ہے۔کہ لگ سٹہہ کے جو پنجاب کے اکثر شہرون مین بکثرت رائج ہے بہت مخالف ہین ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا ۔

" گورنمنٹ کو بخوبي علم ہے۔کہ صوبہ کي معزز جماعتین سٹہہ کو جو پنجاب کے بعض قصبون مین رائج ہے معیوب خیال کرتي ہین اس خرابي کے انسداد کے لئے قانون بنانے کا سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

سٹہ کے انسداد کیلئے کارروائی۔

۱۲۔" کیا گورنمنٹ از راہ مہرباني بتلائیگي کہ چونکہ سٹہہ ایکٹ قمار بازي اور تعزیرات ہند کي زد مین نہین آ سکتا اس برائي کے سد باب کیلئے گورنمنٹ کونسي تدابیر تجویز کرتي ہے "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" سٹہہ کي بعض اقسام پر دفعہ ۲۹۴ (الف) تعزیرات ہند عائد ہوتا ہے۔اور حال ہي مین گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۱۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداري جملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹون کو مناسب حالتون مین مقدمہ چلانے کي اجازت دیدي ہے۔چند ماہ گذرے کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے۔جہان سٹہہ بڑی کثرت سے جاري تھا رپورٹ کي کہ اون احکام کي وسیع اشاعت کا نتیجہ یہہ نکلا ہے کہ یہہ برائي بالکل مفقود ہو گئي ہے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

انجمن ساہوکاران گورداسپور کی ایک دیوالہ صوبہ کے متعلق عرضداشت۔

۱۳۔" کیا گورنمنٹ کو ایک دیوالہ صوبہ کے خلاف انجمن ساہوکاران گورداسپور کیطرف سے کوئي عرضداشت موصول ہوئي ہے۔کیا گورنمنٹ از راہ مہرباني ایسے شمار و اعداد کو میز پر رکھیگي۔جن سے یہہ ظاہر ہو۔کہ گذشتہ دو سال مین زیر ایکٹ مذکورہ عدالتہائے پنجاب مین دیوالہ کي کتني درخواستین پیش ہوئین۔اور ان درخواستون مین متنازعہ قرضہ کي تعداد اور اون اشخاص کي تعداد ۔ جو دیوالیہ قرار دیئے گئے اور ایسي منظور شدہ درخواستون مین معمولہ قرضہ کي مقدار ظاہر ہو "

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" سوال کے حصہ اول کا جواب نفي مین ہے۔سوال کے دوسرے حصہ کے متعلق پوري واقفیت نقشہ نمبر ۷ مشمولہ سالانہ رپورٹ معدلت گستري دیواني مین درج ہے۔جسکي کاپیان آنریبل ممبران کے پاس بہیج دي جاتي ہین "

۳۵ پی جی جی۔

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس نے سوال کیا—

پنجاب کو ریگولیشن پراونس کے رتبہ کی عطائیگی-

۱۴—" چونکہ پنجاب کی، جملہ اقوام انتظامي ترقي کي متفق طور پر عرصہ سے خواهشمند هین اسلئے کیا گورنمنٹ از راہ مہر باني بتلائیگي کہ آیا گورنمنٹ یہہ سفارش کرنیکا ارادہ رکھتي ھے کہ پنجاب کو ریگولیشن پراونس کا رتبہ عطا کیا جائے "

آنریبل مسٹر بہرن نے جواب دیا—

" اس سوال کا نہایت مختصر جواب دیا جا سکتا تہا یعنے آنریبل ممبر کي توجہ ایکٹ گورنمنٹ هند سنہ ۱۹۱۵ ع کي طرف منعطف کرائي جا سکتي تہي-جس پر عمل درآمد اس سال کي یکم جنوري سے شروع هوا ھے-اس ایکٹ کے مطالعہ سے اُنکو معلوم هو جائیگا-کہ سوائے ایک امر کے جس کا مین ابہي ذکر کرونگا-اس مین کوئي ایسي بات نہین ھے-جس سے ریگولیشن اور نان ریگولیشن مین امتیاز هو سکے جس امتیاز کا سنہ ۱۸۸۷ عیسوي مین-پبلک سروس کمیشن زیر صدارت سر چارلس ایچیسن نے اپني رپورٹ کے پیرا گراف ۷۶ مین ذکر کیا تہا وہ صرف انتظام اور انتظامي مشینري (حکام) کے متعلق ھے اور یہہ امتیاز زیادہ تر ایک تواریخي امتیاز ھے-اور سر کورٹني البرٹ نے سنہ ۱۸۹۸ع مین اپني کتاب (گورنمنٹ هند مین صفحہ ۱۳۵-طبع دوم) مین لکھا ھے کہ ریگولیشن اور نان ریگولیشن پراونس کا پرانا امتیاز مسترد هو گیا ھے-گو عملہ کے نامون اور انتظامي عہدہ کے لئے مطلوبہ قابلیتون کے متعلق اس امتیاز کا کسیقدر نشان ملتا ھے-لیکن رواتین بمشکل معدوم هوا کرتي هین اور ریگولیشن پراونس کے رتبہ کے متعلق سوال بذات خود غلط فہمي کا موجب ھے-اور یہہ غلط فہمي میرے خیال مین عام ھے-لہذا مین امید کرتا هون کہ کونسل مجھے یہہ اجازت دیگي کہ مین یہہ بیان کرنے کي کوشش کرون کہ ابتدأ اس امتیاز کي نوعیت کیا تہي-

" لفظ " ریگولیشن " کي تصریح کے لئے همین ایکٹ گورنمنٹ هند سنہ ۱۸۳۳ ع کے نفاذ کے وقت سے بہي پیچھے جانا پڑتا ھے-جسکي رو سے گورنر جنرل باجلاس کونسل کو قوانین (جنکو ایکٹ کے نام سے نامزد کیا جاتا تہا)-وضع کرنے کا اول بار اختیار ملا تہا-اس قانون سے پہلے-گورنر جنرل اور کونسل پریزیڈنسي فورٹ ولیم-واقعہ بنگال-اور صاحبان گورنر و کونسلہائے پریزیڈیسي فورٹ سینٹ جارج مدراس و بمبئي کو زیر ریگولیٹنگ ایکٹ سنہ ۱۷۷۳ ع اور ما بعد ایکٹ ہائے ترمیمي و چارٹر-اپنے اپنے صوبہ جات کے لئے قوانین و آرڈینس وضع کرنے کا اختیار حاصل تہا-یہہ امر باعث دلچسپي ھے-کہ بنگال مین سنہ ۱۷۹۳ ع اور سنہ ۱۸۳۴ ع کے درمیان ۶۷۵ ریگولیشن پاس هوئے-لیکن اس عرصہ تک مروجہ و ضع شدہ قوانین صرف پارلیمنٹ کے پاس کردہ ایسے ایکٹ تہے جسکي صریحاً یا مفہوماً برٹش هند پر توسیع کیگئي تہي-

" جب ایسٹ انڈیا کمپني نے نئے علاقے حاصل کرنے شروع کئے-تو کچھہ عرصہ تک اس بات کا فیصلہ نہ هوسکا کہ ان علاقون کے لئے وضع قوانین کا ٹہیک طریقہ کیا هونا چاهئے-بنارس اور اون ممالک مین جنکو بعد آزان صوبہ جات شمال-مغربي کے نام سے موسوم کیا گیا-وهي آئین و قوانین جاري کر دئے گئے-جو پورانے صوبہ جات مین (یعنے جن صوبہ جات کو سنہ ۱۷۷۳ع عیسوي مین ممالک بنگال-بہار و اُڑیسہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تہا) رائج تہے-لیکن جن علاقون کا بعد مین الحاق هوا-(جن مین پنجاب بہي شامل تہا)-اون کي نسبت خیال کیا گیا کہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ھے کہ جدید علاقون کے نئے قوانین وضع کرلین یعنے اون طریقون کے مطابق نہین جو وضع قوانین کے لئے چارٹر ایکٹ ها سنہ ۱۸۳۳ع و سنہ ۱۸۵۳ع مین مخصوص کئے گئے تہے بلکہ یہہ کہ گورنر جنرل کو اختیار ھے کہ وہ احکام انتظامي کے ذریعہ ایسے قوانین وضع کرے جس قسم کے احکام باجلاس کونسل حضرت ملک معظم اپني نو آبادیون کے لئے وضع کرتے هین-جن صوبہ جات مین یہہ اختیار عمل مین لایا جاتا تہا-اون کو " نان ریگولیشن پراونس " کہا جاتا تہا تا کہ اونکي اون صوبہ جات سے تمیز هوسکے-جن کو ' ریگولیشن پراونس ' کہتے تہے اور جن پر ایسے قوانین سے حکومت کي جاتي تہي-جو زیر چارٹر ایکٹ هائے باقاعدہ طور پر بنائے جاتے تہے-

بعد ازین ان اختیارات یا خود اختیار کردہ اختیارات کي روسے پاس شدہ قوانین کے جواز کے متعلق شک دور کرنیکے لئے انڈین کونسل ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ع کي دفعہ ۲۵ کي رو سے یہہ حکم صادر کیا گیا کہ کوئي قاعدہ یا قانون یا ریگولیشن جسکو جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا بعض دیگر حکام نے وضع کیا هو-اس وجہ سے نا جائز متصور نہ هوگا کہ وہ چارٹر ایکٹ سنہ ۱۸۳۳ع اور ۱۸۵۳ع کے مطابق وضع شدہ نہین ھے-

" پس اوس امتیاز کي یہہ اصلیت ہے-اور جیسا کہ مین پہلے ذکر کر چکا ہون یہہ مسدود ہو گیا ہے-اس زمانہ مین اسي قسم کا امتیاز اون علاقہ جات کے مابین پایا جاتا ہے-

(۱) جن مین معمولي قوانین رائج ہین-

(۲) جو کم ترقي یافتہ ہین اور جنکو اضلاع مندرجہ گوشوارہ کہا جاتا ہے-آخر الذکر علاقون مین ایسے ریگولیشن مروج ہین جو اون سوسري اختیارات کي رو سے بنائے جاتے ہین-جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۸۷۰ع کي رو سے حاصل ہوئے تہے-جس کي رو سے برٹش ہند کے کم ترقي یافتہ علاقہ جات مین انتظامي احکام کے ذریعہ وضع قوانین کا اختیار پہر مل گیا ہے-اور جو ایکٹ کونسل ہند سنہ ۱۸۶۱ع کے ذریعہ واپس لے لیا گیا تہا-

" ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۸۹۸ع کے مطالعہ سے واضع ہوگا کہ اوس مین اون صوبہ جات کي بابت " جو سنہ ۱۸۶۱ع مین ریگولیشن پراونس کے نام سے پکارے جاتے تہے "-صرف ایک ہي دفعہ ذکر آیا ہے-اور یہہ گوشوارہ نمبر ۳ مین ہے-جس مین اون صوبون کے انتظامي عدالتي اور مجسٹریٹي عہدون کے نام درج ہین-جو ایکٹ مذکور کي دفعہ ۹۸ کي رو سے اس غرض کے لئے محفوظ کئے گئے ہین کہ اون پر بہ تبعیت دفعہ ۹۹ صرف انڈین سول سروس کے ممبر تعینات ہوسکتے ہین-اگر اس گوشوارہ کا حصہ دوئم یا اس کا پیشرو گوشوارہ منسلکہ ایکٹ انڈین سول سروس-مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع اس صوبہ مین نافذ ہوتا-تو پنجاب کمیشن افسران کي اوس قابل جماعت کي خدمات سے محروم رہتا-جو کہ افواج ہند اور غیر متعہد سول سروس سے حاصل کئے جاتے ہین-یہہ امتیازي نشان بہي آہستہ آہستہ معدوم ہو رہا ہے-کیونکہ آنریبل ممبران کو معلوم ہے کہ صوبہ سرحدي کے الگ ہو جانے کے بعد سنہ ۱۹۰۲ع سے انڈین سٹاف کور کے ممبران کو پنجاب کمیشن مین شامل کرنا بند کر دیا گیا ہے-اور اب پنجاب کیا بلحاظ اون عہدون کے جن پر انڈین سول سروس کے ممبر تعینات ہوسکتے ہین-اور کیا بلحاظ طریق انتظام کے ریگولیشن پراونس کے مساوي درجہ پر ہے-جہان تک مین سمجہتا ہون صوبہ کے رتبہ مین جس تبدیلي کے عمل مین لانے کي آنریبل ممبر تائید کر رہے ہین اوسکا قانوني نتیجہ صرف یہہ ہوگا کہ افواج ہند کے جو افسر اس وقت کمشن مین کام کر رہے ہین اون کو علیحدہ کرنا پڑیگا -اور مجہے شک ہے کہ آیا آنریبل ممبر سمجہتے ہین کہ اس کا یہہ نتیجہ ہوگا-لیکن مذکورہ بالا سے یہہ عیان ہے کہ پنجاب کو اس وقت محض اس امر سے کوئي انتظامي نقصان نہین پہونچ رہا - کہ ۵۵ سال پہلے اور الحاق سے بارہ سال بعد اس کو " نان ریگولیشن پراونس " کے زمرہ مین شامل کیا گیا تہا-

" علاوہ ازین گورنمنٹ پنجاب کي کوئي سفارش یہہ تواریخي واقعہ بدل نہین سکتي کہ ایکٹ انڈین سول سروس و ایکٹ انڈین کونسل ہائے (سن جلوس وکٹوریا ۲۴ و ۲۵-باب ۵۴ اور ۶۷) کے پاس ہونے کے وقت پنجاب کو " ریگولیشن پراونس " نہین سمجہا جاتا تہا-

" اسلئے سوال کا جواب لازمي طور پر نفي مین ہے "-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

۱۵—کیا گورنمنٹ کي توجہ اون گشتي چٹہیون کي طرف مبذول کرائي گئي ہے-جو بعض انسپکٹران مدارس نے حال ہي مین جاري کي ہین-اور جن مین اونہون نے بیس برس سے زائد عمر کے لڑکون کو صوبہ کي جملہ سکولون مین داخل کرنے کي ممانعت کر دي ہے "-

بیس برس سے زائد عمر کے لڑکون کا سکولون مین داخلہ-

" کیا اس سرکلر کي وجہ سے مستحق نوجوانون کي ایک کثیر تعداد سکولون مین داخل نہین ہو سکتي "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا-

" آنریبل ممبر کا روئے سخن ظاہراً ضابطہ تعلیم کي دفعہ ۲۲۷ کي طرف ہے-جسکي رو سے بیس برس سے زیادہ عمر کے نوجوانون کے سکولون سے اخراج کي اجازت ہے-سوائے ایسي حالتون کے کہ اون کو سکول مین رہنے کي اجازت دینے کے لئے خاص وجوہات ہون-ساتہہ ہي یہہ بہي ایزاد کر دیا گیا ہے کہ اس قاعدہ کا استعمال اس طرح

نہین ہونا چاہئے کہ وہ ایسے مستحق طلباء کے لئے نقصان کا باعث ہو-جنکي تعلیم نا گریز واقعات سے رک گئي ہو اس بات کے باور کرنے کي کوئي وجه نہین که اس قاعدہ سے وہ نتیجه پیدا ہوا ہے-جس کي طرف آنریبل ممبر نے اپنے سوال مین اشارہ کیا ہے-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

تجارت و زراعت کی فیکلٹی کے انضباط کی تجویز-

۱۶—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگي که آیا گورنمنٹ پنجاب یونیورسٹي کے سینٹ کو بڑھا کر تجارت اور زراعت کے صیغے قائم کرنے کا ارادہ رکھتي ہے-تاکه پنجاب یونیورسٹي ملک کي دیگر یونیورسٹیون کے ہم پله ہو جائے-پنجاب یونیورسٹي کے وایس چانسلر کي تقریر بموقع کانووکیشن کے لحاظ سے گورنمنٹ پنجاب مین تجارتی تعلیم کو باضابطه بنانے اور بڑھانے کے لئے کیا کار روائي عمل مین لانا تجویز کرتي ہے-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" جدید فیکلٹیون کے قائم کرنے کے سوال پر سینٹ زیر دفعات ۱۴ و ۱۵ یونیورسٹي ایکٹ سنه ۱۹۰۴ع غور کرسکتي ہے-یہه خیال غلط ہے که دیگر یونیورسٹي ہائے ہند مین فیکلٹي ہا تجارت و زراعت موجود ہین-اله آباد یونیورسٹي مین فیکلٹي تجارت ہے-مگر دیگر یونیورسٹیون مین ہردو مین سے ایک فیکلٹي بہي نہین-تجارتي تعلیم کي ترقي کے لئے مقامي انتظام کي توسیع کے امکان کا سوال کئي سال سے زیر غور ہے اور تجربات سے مختلف نتائج نکلے ہین-اس کے متعلق مفصل واقفیت محکمه تعلیم کي سالانه رپورٹ مین درج ہے-

آنریبل رائے بہادر لاله رام سرنداس نے سوال کیا

محکمه تعلیم کی طرف سے زراعتی و تجارتی و صنعتی مضامین کی تعلیم کا جاري کرنا-

۱۷—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگي که کیا محکمه تعلیم پنجاب اس بات پر غور کر رہا ہے که زراعت و تجارت و صنعت کے مضامین کو سیکنڈري مدارس مین بطور انتخابي لازمي مضامین داخل کرنا مناسب ہے"-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" جن خاص مضامین کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے اون کو ایسے مدارس مین جہان عام تعلیم دیجاتي ہے لازمي قرار دینے کے متعلق کوئي تجویز پیش نہین کیگئي-یہه مضامین صرف وہین پڑھائے جا سکتے ہین جہان ان کے عمدگي سے پڑھانے کا بندوبست ہو"-

آنریبل رائے بہادر لاله رام سرنداس نے سوال کیا—

بعض میونسپلٹیون مین طریقه انتخاب کو جاري کرنا-

۱۸—" کیا گذشته رپورٹ انتظام میونسپل کمیٹي ہائے سے ظاہر ہوتا ہے که صوبه ہذا مین تیس ایسي میونسپل کمیٹیان ہین جہان تاحال طریقه انتخاب رائج نہین-کیا گورنمنٹ از راہ مہرباني بتلائیگي که آیا اس امر کے معلوم کرنے کے لئے کوئي تدابیر عمل مین لائي گئین ہین که آیا ان شہرون کے لوگ انتخاب کے حق مین ہین-کیا گورنمنٹ از راہ مہرباني بتلائیگي که کیا انتخاب کا حق قصبه بہواني کو دوبارہ ملیگا-اور کیا وہ نئے شہر ڈیرہ غازیخان مین رائج کیا جائیگا "-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ نے اس بات کو معلوم کرنے لئے کوئي خاص کار روائي نہین کي که لوگ مذکورہ میونسپلٹیون کے ایک انتخابي طریق کے حق مین ہین یا نہین اور نه ہي گورنمنٹ کے خیال مین اس قسم کي کسي کار روائي کي ضرورت ہے-کیونکه گورنمنٹ یہه ظاہر کر چکي ہے که جو تجویز پیش ہوئي-اوس پر بخوبي غور ہوگا-حصار مین انتخابي طریقه کو دوبارہ جاري کرنے کي حال ہي مین منظوري دے دي گئی ہے "-

" بهواني مين انتخابي طريق كے حق كو دو باره قائم كرنيكے متعلق ايک مزيد رپورٹ كا انتظار هے جو ازيهان كے متعلق گورنمنت نے پوري غور كے بعد فيصله كيا هے - كه انتخابي طريق جو سندہ كے پار كبهي بهي رائج نهين هوا- پبلک نفاذ كے لحاظ سے اس موقع پر مفيد طور پر رائج نهين كيا جا سكتا "-

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال كيا

پنجاب كي ميونسپلٹيون اور كميٹي هائے رقبه مشتهره كى تعداد سنه ۱۹۰۱ع مين اور آجكل-

۱۹—" پنجاب مين سنه ۱۹۱۰ ع مين ميونسپلٹيون كي كتني تعداد تهي - اور آجكل كتني هے - كيا گورنمنت از راه مهرباني اس كونسل كو آگاه كريگي - كه كميٹي هائے رقبه مشتهره كي تعداد مين كن وجوهات سے اضافه هوا كتني ميونسپلٹيان اس عرصه كے اندر كميٹي هائے رقبه مشتهره مين تبديل كيگئين - اور هر ايک صورت مين بڑي بڑي وجوهات تهين "-

آنريبل مسٹر لمسڈن نے جواب ديا—

" سنه ۱۹۰۱ع مين دهلي كو ملاكر صوبه مين ۱۳۷ ميونسپلٹيان اور ۴۶ رقبه هائے مشتهره تهے - آجكل انكي تعداد الگ الگ ۱۰۰ و ۹۸ هے-

" سنه ۱۹۰۱ ع سے ۳۲ جديد رقبه هائے مشتهره - (جن مين زياده تر نو آباديون كي منڈيان شامل هين قائم كئے گئے هين)- اور ۱۴ (جن مين صوبه دهلي كے منتقل شده دو قصبے شامل هين) فهرست سے خارج كئے گئے هين-

" عرصه زير بحث كے اندر ۳۴ ميونسپلٹيين رقبه هائے مشتهره مين تبديل هو ئين يهه زياده تر چهوٹے اور معمولي قصبے تهے - جنكے لئے ميونسپلٹي كا پيچيده طريق اينتظام مناسب حال نه تها - بقيه چند صورتون مين تبديلي لگا تار ناقابليت اور دهڑه بندي كي بنا پر كيگئي هے-

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال كيا—

ميونسپلٹي هائے جنكو بموقعه انتخاب كونسل ووٹ كا حق حاصل هے-

۲۰—" كيا گورنمنت از راه مهرباني بتلائيگي - كه صوبه كے ايسے كونسے اضلاع هين جن مين ميونسپلٹيان هونيكے باوجود وه ابتک كونسل كے انتخاب مين حصه نهين ليتے اور گورنمنت نے اس غرض كيلئے كيا كاروائي كي هے يا كرنا تجويز كرتي هے كه هر ضلع مين كم از كم ايک ميونسپلٹي انتخاب كونسل مين ووٹ دے سكے - كيا صوبه هذا مين ميونسپلٹيها ئے كو انتخاب كونسل مين ووٹ دينے كے متعلق اوسي قسم كا حق حاصل هے - جيسا كه هندوستان كے ديگر بڑے صوبه جات مين هے "-

آنريبل مسٹر بيرن نے جواب ديا -

" اضلاع كانگڑه - اٹک - ميانوالي - منٹگمري اور مظفر گڑه مين جو ميونسپلٹيها ئے كو انتخاب كونسل مين ووٹ دينے كا حق حاصل نهين هے - ان اضلاع كي ميونسپلٹيان چهوٹي هين - اور گورنمنت في الحال ان مين سے كسي كو بهي ووٹ دينے كا حق دينا تجويز نهين كرتي - ليكن ان اضلاع كے ڈسٹركٹ بورڈ صوبه كے ديگر بورڈ هائے كيطرح كونسل هذا كيلئے ممبر انتخاب كرنے مين حصه ليتے هين "-

" ميونسپل حلقه ها ئے انتخابي ممبر كي قابليت كے متعلقه قواعد تمام هندوستان مين مختلف هين "-

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال كيا -

سنيٹري بورڈ كو سنيٹري سكيمون كى تيارى كے متعلق از خرد كاروائى كرنيكا اختيار-

۲۱—" اصلاح حفظان صحت كو ترقي دينے كے خيال سے كيا گورنمنت از راه مهرباني اس بات پر غور كريگي - كه حفظان صحت كي سكيم كي تياري كے لئے بورڈ حفظان صحت كو بهم از خرد كاروائي كرنے كا اختيار ديا جائے "-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" موجوده قواعد (جنکي ایک نقل میز پر رکھي جاتي هے) کے مطابق سینیٹري بورڈ کو سینیٹري سکیمون کي تیاري کے متعلق از خود کاروائي کرنیکے پیشتر هي بڑے وسیع اختیارات حاصل هین اور یهه سمجهه مین نهین آتا که آنریبل ممبر اور کیا کاروائي مناسب خیال کرتے هین "۔

آنریبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کیا۔

۲۲—(الف) " کیا گورنمنٹ کو معلوم هے ـ که دهاتي ساهو کاران کچهه عرصه سے اُن زراعت پیشه اشخاص کے هاتهون سے بهت سا مالي نقصان اُٹها رهے هین - جنهین با وجود قیمتي اور وسیع زمینون کے مالک هونے کے عدالتهائے دیواني زیر ایکٹ دیواله۔ دیوالیه قرار دے دیتي هین۔

بددیانت مقروضونکا قرضه کی آدائگی سے پهلوتهی۔

(ب) کیا یهه امر واقع هے ـ که عدالتهائے دیواله زراعتي بنکهائے امداد باهمي کے قرضه کي ادائگي کو ترجیح دیتي هین اور ساهوکار کو عام طور پر زراعت پیشه مقروض سے زر قرضه کا بهت هي قلیل حصه دلایا جاتا هے اور اوسکي وفات کي صورت مین کل بقا یا زر قرضه سے جواب مل جاتا هے۔

(ج) کیا گورنمنٹ کونسل هذا کو مطلع کریگي ـ که آیا گورنمنٹ کے پاس کوئي شخص یا سرکاري طور پر کوئي عرضداشت موصول هوئي هے ـ جس مین ایسي مشکلات اور فریب دهي کي عملي مثالین درج هون ـ اور اگر ایسا هوا هے ـ تو گورنمنٹ نے اُسپر کیا کاروائي کي هے "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کو معلوم هے۔که بددیانت مقروضون نے اپنے جائز قرضه جات کي ادائگي سے پهلو تهي کرنے کیلئے ایکٹ دیواله صوبه کا استعمال کیا هے ـ اس ایکٹ کو ترمیم کرنے کے سوال کے متعلق حال هي مین گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ هند کے درمیان خط و کتابت هوتي رهي هے ـ گورنمنٹ کو افسران دیواني اور زیر ایکٹ مذکور مقرر کرده سرکاري ریسیورون کي طرف سے مراسلات وصول هوئے ـ جن مین سے ایکٹ هذا کے نقص ظاهر کئے گئے هین۔

" دفعات ۱۹ لغایت ۲۱ ایکٹ انجمن هائے امداد باهمي سنه ۱۹۱۲ ع کے بموجب رجسٹري شده سوسائٹیون کے مطالبات کو انجمن کے ممبرون یا سابقه ممبرون سے قرضه وصول کرنے مین دیگر قرض خراهون پر سبقت دي جاتي هے "۔

آنریبل رائے بهادر لاله رام سرن داس نے سوال کیا۔

۲۳—" کیا گورنمنٹ از راه مهرباني بتلائیگي ـ که پنجاب مین کوئي ضلع یا شهر ایسا بهي هے ـ جهان هندوستاني مجرمون کي تجویز بذریعه جوري کا طریقه رائج کیا گیا هے ـ اور اگر کسي مین بهي نهین کیا گیا ـ تو کیا گورنمنٹ بتلائیگي ـ که آیا کم از کم بڑے بڑے اضلاع اور شهرون مین اس طریقه کو رائج کرنے کي تجویز هے "۔

هندوستانیون کی بذریعه جوري تجویز کرنیکے طریق کا پنجاب مین رائج کرنا۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" اس سوال مین بظاهر مجموعه ضابطه فوجداري کي دفعه ۲۶۹ کي طرف اشاره هے ـ زیر دفعه مذکوره گورنمنٹ پنجاب نے تا حال کوئي حکم صادر نهین کیا۔

اس صوبه مین کسي هندوستاني کي تجویز بذریعه جوري صرف مندرجه ذیل حالات مین هوسکتي هے۔(الف) اگر اوسکا مقدمه چیف کورٹ کے سپرد کیا گیا هو۔(دیکهو دفعه ۲۶۷) یا (ب) اگر کسي مجرم پر ایک ایسے یورپین کے ساتهه جو برطانیه کي رعیت هو اور جو تجویز بذریعه جوري کے لئے درخواست کرے اور بشرطیکه ایسا هندوستاني مقدمه کي الگ سماعت نه چاهتا هو۔(دیکهو دفعه ۴۵۲) گورنمنٹ فے الحال صوبه کے کسي حصه مین هندوستاني

مجرمون کي تجويز کے لئے جوری کا طريق رائج کرنيکي کوئي کافي وجه نهين ديکهتي-آنريبل صاحبان جج چيف کورٹ کا بهي اس باره مين يهي خيال هے "-

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کيا—

سے مقامات کے لئے جهان مليريا پهيلا هوا هو سفري سب اسسٹنٹ سرجن-

۲۴—" کيا ديگر صوبون کي طرح سب اسسٹنٹ سرجنان و ديگر طبي اشخاص کو اون ديهات کي امداد کے لئے جهان مليريا بکثرت پهيلا هوا هو بهيجنے کا طريق پنجاب مين بهی رائج هے اور اگر نهين تو کيا گورنمنٹ از راه مهرباني فرمائيگي که پنجاب کے مليريا سے آلوده مقامات کو فائده پهونچانے کے لئے گورنمنٹ اس طريقه کو عمل مين لانا تجويز کرتي هے "-

آنريبل کرنل هنڈلے نے جواب ديا—

" گورنمنٹ نے ۳۲ جوڑے ايسے صندوقون کے مهيا کئے هين اور اون کو ضروري طبي سامان سے بهر کرهر قسمت کے صدر مقامات مين فوري استعمال کے لئے تيار رکها جاتا هے اور جب مليريا وبا کي صورت مين کسي خاص ضلع مين نمودار هوتا هے تو سول سرجن اپنے ڈويژن کو ايک جوڑه مذکور کے لئے درخواست کرتا هے اور اوس کے موصول هونے پر ايک سب اسسٹنٹ سرجن ان کے همراه بهيج ديتا هے جو گاؤن به گاؤن دوره کرکے کونين اور عام طبي امداد ديتا پهرتا هے-

" اضلاع حصار-کرنال-هوشيارپور-لائلپور-منٹگمری اور ملتان مين ڈسٹرکٹ بورڈون نے مستقل سفري شفاخانے قائم کر رکهے هين اور باز گشت و ديگر اخراجات سب ڈسٹرکٹ بورڈ فنڈ سے ادا کئے جاتے هين "-

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کيا—

جنگلات کانگره کے بندوبست معاملۂ زمين پر سر جے-بي لائل کی رپورٹ-

۲۵—" کيا گورنمنٹ از راه مهرباني جنگلات ضلع کانگره کے متعلقه خط و کتابت کا اختصار ميز پر رکهيگي-جسکو سر جے-بي-لائل نے تيار کيا هے اور جس کا اونهون نے جنگلات کانگره کے بندوبست معامله زمين کے متعلق اپني رپورٹ کے پيرا گراف ۲۹ کے نوٹ مين ذکر کيا هے-کيا گورنمنٹ از راه مهرباني اس تمام خط و کتابت کو بهي ميز پر رکهيگي جس کا صاحب موصوف نے رپورٹ متذکره بالا کے پيرا گراف ۱۹۱ (اور اس کے نچلے نوٹ مين) ذکر کيا هے "-

آنريبل مسٹر کريک نے جواب ديا—

" جس اختصار کا ذکر سوال کے حصه اول مين ديا گيا هے اوس کي ايک نقل ميز پر رکهدي گئي هے "-

" اوس خط و کتابت کي بابت جس کا ذکر سوال کے دوسرے حصه مين کيا گيا هے بڑي تلاش کيگئي هے-مگر صرف ايک هي چٹهي-يعني پنجاب گورنمنٹ کي چٹهي نمبري ۴۷-مورخه ۶ جون سنه ۱۸۶۷ع دستياب هو سکي هے جسکي ايک نقل ميز پر رکهدي گئي هے "-

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کيا—

پنجاب کے بعض اضلاع مين مويشيان کی تعداد مين کمی-

۲۶—" کيا گورنمنٹ از راه مهرباني اون اسباب کا بيان کريگي جن کي وجه سے سالهائے سنه ۱۹۰۹ع و سنه ۱۹۱۴ع مين اضلاع کانگره-هوشيارپور-جهلم اور راولپنڈي مين مويشيان زراعتي کي تمام اقسام مين کمي هو گئي هے-کيا گورنمنٹ اون اسباب کو بيان کريگي جس کي وجه سے اضلاع لائلپور-لاهور اور سيالکوٹ مين عرصه مذکوره کے اندر ماده گاوان کي تعداد گهٹ گئي هے-پنجاب سے مويشيان کي بر آمد کي سالانه اوسط کتني هے-مويشيان کي تعداد گهٹ جانے کے سبب کيا گورنمنٹ ان کي بر آمد کي ممانعت کرنا چاهتي هے "-

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا—

" آنریبل ممبر کے سوال مین متذکرہ تمام اضلاع مین گاؤمیشان کي تعداد اس عرصه پانچ ساله کے اندر بہت بڑہ گئي ھے اور نر گاؤمیشان کي تعداد مین کمي ہوئی ھے-ہل چلانے والے مویشیون کی تعداد مین سوائے کانگڑہ کے ہر ضلع مین بہت اضافہ ہوا ھے اور لاہور کے سوائے باقي کل اضلاع مین مادہ گاؤن کی تعداد مین کمي ہوئی ھے-بچون کي تعداد ضلع ہوشیار پور مین بڑہ گئي ھے اور اضلاع کانگڑہ-جہلم و راولپنڈي مین گھٹ گئی ھے-ضلع کانگڑہ مین کوئي بہت کمی نہین ہوئی-اضلاع راولپنڈي اور جہلم مین قلت چارہ کی وجه سے سنه ۱۹۱۱ع اور سنه ۱۹۱۲ع مین بہت نقصان ہوا-لیکن جس شمار کے ساتھہ آنریبل ممبر مقابله کرنا چاھتے ھین اوس سے پیشتر کے شمار کی نسبت اب بہی حالت اچھی ھے-ضلع لائلپور مین مادہ گاوان کی تعداد مین کمی کا جزواً یہہ سبب ھے کہ ضلع کے پرانے چرواھے اب زراعت کی طرف زیادہ توجه دیتے ھین اور جزواً یہه وجه ھے که گھی کی قیمت بڑہ جانے کے باعث اور نہر سے آبپاش ہونے والے علاقون مین گاؤمیشان کے گھر مین رکھکر پرورش پا سکنے کے زیادہ موزون ہونیکي وجه سے بہینسون کی تعداد بہت بڑہ گئی ھے-ضلع سیالکوٹ مین مادہ گاوان کی تعداد مین کمي نہایت خفیف ھے اور ران کی تعداد ضلع لاہور مین بہت بڑہ گئی ھے-ایسے نقشه جات جن سے صوبه سے برآمد مویشیان کي سالانه تعداد معلوم ہو سکے قابل استفادہ نہین ھین-لیکن سنه ۱۹۱۴ع کے آخري شمار کے ما قبل عرصه پنچ ساله کے اندر صوبه مین سوائے نر بہنسون کے جمله اقسام مویشیان کي تعداد مین بیشي ہوئي ھے-

" گورنمنٹ برآمد کي ممانعت کرنا تجویز نہین کرتي "-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا-

۲۷—" کیا گورنمنٹ کو معلوم ھے که سنه ۱۹۰۹ع لغایت سنه ۱۹۱۴ع کے درمیان قسمت ھائے جالندھر انبالہ اور راولپنڈي مین بھیڑون کي تعداد کم ہو گئي ھے-کیا گورنمنٹ از راہ نوازش بتلائیگي که آیا قسمت جالندھر مین بھیڑون کي تعداد کي یہہ کمي گدیون کے ریوڑون پر محصول زیادہ کردینے کي وجه سے ہوئي ھے-اور کیا گورنمنٹ دیگر قسمت ھائے مذکورہ مین بہي کمي کے وجوھات بیان کریگي-

پنجاب کے بعض اضلاع مین بھیڑون کي تعداد مین کمي-

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا—

" سنه ۱۹۰۹ع و سنه ۱۹۱۴ع کے درمیان قسمت ھائے جالندھر و راولپنڈي مین بھیڑون کي تعداد مین کمي ہوئي-مگر قسمت انبالہ مین بیشي ہوئي-قسمت جالندھر مین کمي اضلاع ہوشیار پور-فیروز پور اور کانگڑہ مین واقعه ہوئي-اس قسمت مین اور دیگر قسمتون مین تعداد کي کمي بیشي چراند کي وسعت سے وابسته ھے-خاصکر راولپنڈي و اٹک اور جہلم مین اوس عرصه پنچ ساله مین جسمین خریف سنه ۱۹۱۲ع اور ربیع سنه ۱۹۱۳ع جیسے کمي چارہ والے سال بہي شامل تھے-چرواھون کے حق مین بہت خراب ثابت ہوئي-ضلع کانگڑہ مین عرصه پنچ ساله مختتمه سنه ۱۹۰۹ع مین بہت بڑي بیشي ہوئي-اور عرصه پنچ ساله مابعد مین معمولي کمي ہوئي-جسکي وجه بیماري بیان کي جاتي ھے-

ضلع ہوشیار پور مین کوہستان سوالک مین جہان جنگل دوبارہ لگایا جا رہا ھے-مویشیون کو درختون کے پتے چرانے کي بندش کے باعث بھیڑ اور بکریون کي تعداد مین کمي ہو گئي ھے-گدیون کے ریوڑون پر محصول بڑھانے کي وجه سے في الحال ان جانورون کي تعداد پر کوئي اثر ظاھر نہین ہوتا-

آنریبل رائے بہادر بخشي سوھن لعل نے سوال کیا-

۲۸—" ڈسٹرکٹ بورڈون کے اخراجات تعلیم کے بارہ مین ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل افسرون کي جو آرائے رپورٹ ڈسٹرکٹ بورڈ بابت سال سنه ۱۵-۱۹۱۴ع کے ریویو مین درج کي گئي ھین اون کے حواله سے کیا گورنمنٹ کو معلوم ھے که پنجاب مین ہندوستان کے دیگر صوبه جات کلان کے مقابله مین بورڈ سکولون مین فیسون کي آمدني

ڈسٹرکٹون بورڈون کے اخراجات تعلیم-

کي فیصدي ڈسٹرکٹ بورڈون کي کل آمدني کے مقابلہ مین سب سے زیادہ ہے-کیا گورنمنٹ امر متذکرہ کا لحاظ رکھکر یہہ ہدایت کریگي کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اپني کل آمدني کا ۳۳ فیصدي تعلیم پر صرف کیا کرین "-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا-

آنریبل ممبر کے سوال کے پہلے حصہ مین متذکرہ امر کا گورنمنٹ کو علم ہے-ڈسٹرکٹ بورڈون کے اخراجات تعلیم کي ایک اقل مقدار زمانہ گذشتہ مین مقرر کي گیئي تھي-لیکن سنہ ۱۹۰۸ع مین منسوخ کردیگئي تھي-کیونکہ ان ہدایات کي پوري تعمیل پر زور دینا عملي طور پر ناممکن ثابت ہوا تہا-اور اسکي وجہ یہہ تھي کہ اونکي نوعیت ایسي تھي کہ اون مین مختلف اضلاع کے مختلف حالات کا لحاظ نہین رکہا جا سکتا تہا-اسلئے گورنمنٹ ایک ایسے طریق کو دوبارہ رائج نہین کرنا چاہتي جو گذشتہ زمانہ مین نا قابل عمل ثابت ہوچکا ہے-اور جس مین ڈسٹرکٹ بورڈون کے اختیار مین مداخلت کرني پڑتي ہے-جو گورنمنٹ کي پالیسي کے بالکل خلاف ہے-حقیقت تو یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کے اختیار تعلیم کي موجودہ فیصدي ہندوستان کے اکثر دیگر صوبہ جات کي فیصدي سے بھوبي لگا کہاتي ہے-

آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لال نے سوال کیا-

صنعتي تعلیم کی اشاعت-

" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگي کہ مسٹر ہملٹن کے نوٹ کي اشاعت کے بعد صوبہ ہذا مین صنعتي تعلیم کو پہیلانے-اور پبلک کي توجہ خالص ادبي تعلیم سے صنعتي تعلیم کي طرف مبذول کرنے مین کیا ترقي ہوئي ہے-نو جوانون کو صنعتي سکولون مین داخل ہونے کي حوصلہ افزائي کے لئے کونسي ترغیبین دیگئي ہین-اور گذشتہ پانچ سال مین سے ہر ایک سال مین امتحان انٹرنس مین پاس شدہ نو جوانون کي کتني تعداد صنعتي سکولون مین داخل ہوئي ہے "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا-

" گذشتہ چند سالون کے اندر صوبہ ہذا مین صنعتي تعلیم پر جسقدر ترقي ہوئي ہے اوس کے حالات آنریبل ممبر کو تعلیم کي سالانہ رپورٹ مین ملینگے اور اوسکي ایک کاپي بمعہ کسي دیگر واقفیت کے جسکي اونہین ضرورت ہو-مین بڑي خوشي سے بہم پہونچاؤنگا-صنعتي اور ٹیکنیکل سکولون مین داخل ہونے والے طلباء کے لئے وظیفون کي ایک خاص تعداد مقرر کي گئي تھي-مین افسوس کرتا ہون کہ کوئی ایسے نقشہ جات موجود نہین ہین-جن سے یہہ معلوم ہوسکے کہ انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے بعد ہر سال ٹیکنیکل درسگاہون مین داخل ہونے والے طلباء کی تعداد کتنی تھی-لیکن پنجاب کی درسگاہون مین ہر سال کی حاضري کی تعداد محکمہ تعلیم کی سالانہ رپورٹون مین درج ہے-

آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لعل نے سوال کیا-

سینیئر اور جونیئر ورنیکولر ٹیچر-

۳۰-" کیا گورنمنٹ از راہ مہرباني بتلائیگي کہ کیا یہہ صحیح ہے کہ ضابطہ تعلیم اور احکام متعلقہ کے مطابق ایک جونیئر ورنیکولر ٹیچر کو سینیئر ورنیکولر ٹیچر کے عہدہ کی سند کے لئے ایک اعلے امتحان پاس کرنا پڑتا ہے-لیکن اوستادان کی ان ہردو جماعتہا ملازمت مین تنخواہین ایک سی ہین-یعنی ۲۰ روپیہ سے ۳۰ روپیہ ماہوار تک-

" اگر ایسا ہے تو کیا کوئي تجویز گورنمنٹ کے روبرو اس قسم کي پیش ہے کہ سینیر ورنیکولر ٹیچر کي تنخواہ مین اسقدر اضافہ کیا جائے کہ اوسکے اور جونیر ورنیکولر ٹیچر کي حیثیت مین بلحاظ تنخواہ امتیاز ہوجائے "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا-

" یہہ امر صحیح ہے کہ جس اوستاد کے پاس جونیر ورنیکولر سرٹیفکیٹ ہو اوسے سینیر ورنیکولر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے ایک اعلے امتحان پاس کرنا پڑتا ہے جن معلمون کے پاس ان مین سے کوئي ایک سرٹیفکیٹ ہو وہ ایسي تنخواہون پر سرکاري یا بورڈ یا پرائیویٹ مدرسون مین ملازمت کرسکتے ہین جو حالات کے مطابق مختلف ہوتي

ہیں سرکاری مدرسوں میں یہہ قاعدہ ہے کہ اگر مل سکیں تو صرف ان ورنیکولر استادوں کو ہی رکھا جاتا ہے جن کے پاس سینیر سرٹیفکیٹ ہو اور جو تنخواہ انکو دیجاتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جو سوال مذکور میں بیان کیگئی ہے آج تک ایسی اسامیاں پر کرنے میں کوئی تکلیف پیش نہیں آئی اقل مقدار تنخواہ جو بورڈ سکولوں میں ہیڈ ٹیچر کو دیجاتی ہے ۱۵ روپیہ ماہوار ہے اور جو ماتحت معلم کو دی جاتی ہے ۱۲ روپیہ ماہوار ہے لیکن تنخواہ کی اصلی شرحیں مختلف ہیں اور اس پہلو میں یکسانیت عمل میں لانے یا پاس کردہ امتحان کے مطابق تنخواہیں مقرر کرنے کی کوئی تجویز پیش نہیں ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

ہایجین اور حفظان صحت کی تعلیم

" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگی کہ دیہات اور شہروں کے مدرسوں میں اور ٹریننگ کالجوں اور نارمل سکولوں میں حفظان صحت اور ہائیجین (عام صحت) کی تعلیم کس حد تک بطور لازمی مضمون دیجاتی ہے "۔

آنریبل مسٹر گوڈلے نے جواب دیا۔

" پنجاب کے سکولوں میں حفظان صحت اور ہائیجن کی تعلیم بذریعہ ایسی مقرر شدہ کتابوں (ٹکسٹ بکوں) کے دیجاتی ہے جنکی تفصیل ضابطہ تعلیم اور یونیورسٹی کیلنڈر میں درج ہے ٹریننگ کالج اور نارمل سکول میں اس مضمون کے لئے لیکچروں کے کورس حال ہی میں مقرر کئے گئے ہیں اور یہ میڈیکل افسر دیتے ہیں۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

استعمال سرکاری کیلئے مقامی ساخت کی چیزوں کی خرید

" کیا ان شفارشوں سے بہت سی صورتوں میں مقامی دستکاروں کو فائدہ پہونچا ہے جو گورنمنٹ نے صیغہ کے افسران اعلے کو اس غرض سے کی تھیں کہ وہ سرکاری استعمال کیلئے ایسی مقامی ساخت کی چیزیں خرید کیا کریں جو منظور ہو چکی ہیں اور کیا گورنمنٹ از راہ عنایت محکمہ سٹور کو اس ملک کی بنی ہوئی پسندیدہ اشیائے ہر سال خریدنے کا حکم دیگی اور کیا وہ یہ بھی حکم دیگی کہ ایسی اشیاء دیگر انگریزی یا دیسی ذخائر کے ساتھہ مختلف محکموں کے افسران اعلے کو مہیا کیجایا کریں۔

آنریبل مسٹر لامسڈن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ یہہ بتانے کے ناقابل ہے کہ جو اشیاء مقامی دستکار تیار کرتے ہیں ان کے سرکاری استعمال کے لئے خریدے جانے سے بنانے والوں کو کیا فائدہ ہوا ہے۔ لیکن یہہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ معمولی تجارتی فائدہ حاصل کرنے میں بہم رسانی اشیاء برائے استعمال سرکاری کے عام قواعد کے پہلے قاعدہ میں یہہ درج ہے کہ جملہ اشیاء جو ہندوستان میں خام مصالح کی شکل میں پیدا ہوتی ہیں یا جو ہندوستان کی خام پیدا وار سے ہندوستان میں تیار کی جاتی ہیں اون کو مقامی طور پر خریدتے وقت ترجیح دیجائے بشرطیکہ وہ کافی عمدہ ہوں اور اون کی قیمت بھی زیادہ نہ ہو اور بہ تبعیت بعض شرائط کے ایسے اشیاء کو بھی فوقیت دی جاتی ہے جو ایسی پیدا وار سے ہندوستان میں تیار کی جاتی ہوں جو غیر ملک سے در آمد کیگئی ہو۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر ان صریح ہدایات میں کوئی ایزادی کرنا ضروری خیال نہیں کرتے کیونکہ گورنمنٹ کو یہہ باور کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ صیغوں کے افسران اعلے نے ان ہدایات پر عمل نہیں کیا ہے "۔

۲۔ یہہ سمجھہ میں نہیں آیا کہ آنریبل ممبر نے کس محکمہ سٹور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ محکمہ سٹور انڈیا آفس کے ماتحت ہے اور وہ اسی اشیاء کی بہم رسانی کا کام کرتا ہے جو خاصکر یورپ میں مل سکتی ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

کانگڑہ کے جنگل کا بندوبست جو مسٹر الیگذنڈر انڈرسن نے کیا تھا۔

۳۴۔ " بحوالہ سوال نمبر ۳۲ جو میں نے ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کی کونسل میں کیا تھا اور بحوالہ اوس کے جواب کے جو آنریبل مسٹر ڈائک نے دیا تھا کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگی کہ کانگڑہ کے اوس بندوبست جنگل کے جاری رکھنے کے لئے کتنا عرصہ مقرر کیا گیا ہے جو مسٹر الیگذنڈر انڈرسن نے کیا تھا "۔

آنریبل مسٹر ڈاڈک نے جواب دیا-

" گورنمنٹ نے کانگڑہ کے اوس بندوبست جنگل کے جاري رکھنے کے لئے کوئي عرصه مقرر نهين کیا هے- جو مسٹر الیکزنڈر انڈرسن نے کیا تھا-نه‌هي ایکٹ جنگلات هند مین کسي خاص عرصه کے مقرر کئے جانے کا حکم درج هے کسي جنگل کا بندوبست اوس کے زیر باب دویم بطور رکھایا هوا جنگل یا زیر باب چهارم بطور محفوظ جنگل مشتهر کرنے سے پیشتر لازمي هے اور جب کوئي جنگل ایک دفعه مشتهر کر دیا جائے تو اوس کي عام طور پر نظر ثاني نهين کیجایا کرتي "-

آنریبل رائے بهادر بخشي سوهن لال نے سوال کیا-

۳۴-" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگي-

(الف) آیا یهه درست هے یا نهين که تحصیلدارون کو صرف ایک روپیه في دن کے حساب سے سفر خرچ ملتا هے حالانکه دوسرے افسرون کو جو درجه مین تحصیلدار کے برابر هوتے هین سفر خرچ ۳ روپیه یومیه کے حساب سے ملتا هے "-

تحصیلدارون کا سفر خرچ-

(ب) آیا اون تازہ احکام کا خیال کرتے هوئے جن کي رو سے تحصیلدارون کو مجموعه قواعد ملازمت سول کے بموجب اپنے ذاتي اسباب کا کرایه اپني گرہ سے دینا پڑتا هے-گورنمنٹ راہ عنایت بیان فرمائیگي که آیا اس قسم کي کوئي تجویز گورنمنٹ کے روبرو پیش هے که تحصیلدارون کو ایک روپیه في دن کے حساب سے سفر خرچ دینے کي بجائے اوس شرح پر سفر خرچ دیا جائے جسپر مجموعه قواعد ملازمت سول کے بموجب اون افسرون کو دیا جاتا هے جو تحصیلدارون کے برابر رتبه رکھتے هین "-

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا-

" (الف) یهه درست هے که تحصیلدارون کو سفر خرچ ایک روپیه یومیه کے حساب سے دیا جاتا هے- اسبارہ مین آنریبل ممبر کي توجه اون جوابون کي طرف منعطف کي جاتي هے-جو ۱۹ ستمبر سنه ۱۹۱۳ع کي کونسل کے اجلاس مین آنریبل ملک محمد امین خان کو اور ۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۳ع کو آنریبل رائے بهادر هري چند کو دئے گئے تھے-

(ب) دیگر دورہ کرنے والے افسرون کي طرح تحصیلدارون کو بھي اپنے ذاتي اسباب کا کرایه اپني جیب سے دینا پڑتا هے-لیکن اون کے خیمون کا کرایه معاف هوتا هے-حالانکه عام افسرون کو یهه حق عطا نهين-اس مین کوئي نئي بات نهين هے-اور گورنمنٹ کو علم نهين که کونسے تازہ احکام کي طرف آنریبل ممبر نے اشارہ کیا هے-جو سفر خرچ تحصیلدارون کو ملتا هے-اس مین تغیر و تبدل کرنے کي گورنمنٹ کے سامنے کوئي تجویز پیش نهين هے "-

آنریبل رائے بهادر بخشي سوهن لعل نے سوال کیا-

۳۵-" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت کونسل کي آگاهي کے لئے ایک ایسا نقشه پیش کریگي جس مین هر ایک ضلع کے اون مواضعات کي تعداد درج هو جن مین دیسي شراب فروخت کي جاتي هے-اور کیا گورنمنٹ کے روبرو کوئي تجویز اس قسم کي زیر غور هے که مواضعات مین ایسي دوکانون کي تعداد مین تخفیف کي جائے جن مین دیسي شراب فروخت هوتي هے-

تعداد مواضعات جن مین دیسی شراب فروخت هوتی هے-ان مین شراب کی دکانون مین تخفیف کی تجویز-

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا-

" جو نقشه میز پر رکھا گیا هے-اوس مین هر ایک ضلع کے اون مواضعات کي تعداد درج هے-جن مین دیسي شراب فروخت هوتي هے-صوبه کے ۳۰۰۰۰ دیهات مین سے صرف ۵۰۲ مین شراب کي دوکانین هین-مواضعات مین شراب کي دوکانون کي تعداد مین تخفیف کرنے کے بارہ مین کوئي تجویز گورنمنٹ کے پیش نهين هے-لیکن وقتاً فوقتاً جهان کهین ضرورت هوتي هے-کمي کي جاتي هے-اس معامله کے متعلق گورنمنٹ کي پالیسي کا اظهار جو حال مین کیا گیا هے-رپورٹ آبکاري بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع کے سرکاري ریویو کے فقرہ ۵ مین ضمني دفعه ۳ مین درج هے-

(ديکھو سوال نمبر ۳۵ کا جواب)

پنجاب کے هر ضلع کے اون مواضعات کي تعداد جن مين ديسي شراب فروخت هوتي هے۔

قسمت	ضلع	نمبر مواضعات
انباله	حصار	۶
	روهتک	۳
	گوڑگانوه	۴
	کرنال	۱۰
	انباله	۳۴
	شمله	...
	ميزان ...	۵۷
جالندهر	کانگڑه	۴۱
	هوشيارپور	۲۴
	جالندهر	۳۷
	لدهيانه	۳۰
	فيروزپور	۴۸
	ميزان ...	۱۷۸
لاهور	لاهور	۳۵
	امرتسر	۳۹
	گورداسپور	۲۶
	سيالکوٹ	۲۴
	گوجرانواله	۳۶
	ميزان ...	۱۶۰
راولپنڈي	گجرات	۵
	شاهپور	۲
	جهلم	۸
	راولپنڈي	۱۴
	اٹک	۸
	ميانوالي	۱۳
	ميزان ...	۴۰
ملتان	منٹگمري	۱۲
	لائل پور	۲۳
	جهنگ	۸
	ملتان	۶
	مظفرگڑه	۹
	ڈيره غازيخان	۹
	ميزان ...	۶۷
	کل ميزان ...	۵۰۲

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

۳۶—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگی کہ آیا یہہ صحیح ہے۔

آبادی دیہہ کی اراضیات کا لال لکیر سے ظاہر کرنا انکا معاملہ اور بندوبست کے کاغذات میں اندراج۔

(الف) کہ بندوبست کے موقع پر موضع کے نقشہ میں آبادی دیہہ لال لکیر سے ظاہر کیجاتی ہے اور اون کیلئے کھاتہ او رخسرہ نمبر بھی مقرر کئے جاتے ہیں۔

(ب) کہ آبادی دیہہ کے لال لکیر کے نقشہ میں کسی اندرونی حدود سے شاملات دیہہ و راستون و ستون و دھوم سالون اور عام استعمال کی دیگر جگہون کو مال یا بندوبست کے کاغذات میں ظاہر نہیں کیا جاتا۔

آنریبل مسٹر ڈائگ نے جواب دیا۔

" سوال کے جزو (الف اور ب) میں جو کچھہ بیان کیا گیا ہے صحیح ہے۔ آنریبل ممبر قوانین صاحب کے دستور العمل بندوبست کے ضمیمہ ۷ فقرہ ۲ کو دیکھیں۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

۳۷—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگی کہ آیا کوئی اس قسم کی تجویز گورنمنٹ کے روبرو پیش ہے کہ رات کیوقت حفاظت کیلئے صوبہ کے تمام دیہات میں ٹھیکری پہرہ کا طریق رائج کیا جائے یا دیہات کی حفاظت کے لئے اور طریقہ اختیار کیا جائے تا کہ جائیداد کے متعلق جو جرائم ہوتے ہیں وہ رک جائیں اور بدچلن لوگون کا پتہ لگ سکے "۔

ٹھیکری پہرہ کے ذریعہ رات کو حفاظت کرنے کا طریق۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ اس وقت تجویز نہیں کرتی کہ چوکیداری اور حفاظت کے لئے ٹھیکری پہرہ کا طریق صوبہ بھر میں رائج کردیا جائے۔ ٹھیکری پہرہ خاص دیہات یا علاقون میں اوسوقت رائج کیا جاتا ہے جب کہ مقامی حالات یا کثرت جرائم یا بدامنی کے باعث اسکا عمل درآمد ضروری ہوجائے یہہ طریق (جسطرح کہ اس پر اب عمل کیا جاتا ہے) مقامی او رعارضی جرائم کے انسداد کے لئے مفید ثابت ہوا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

۳۸—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت کونسل کی واقفیت کے لئے ایک ایسا نقشہ پیش کریگی جس سے معلوم ہو کہ

نابالغ لڑکیون کے اغوا کی وارداتیں۔

(الف) گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں اضلاع پنجاب میں سے ہر ایک میں نابالغ لڑکیون کے اغوا کی کسقدر وارداتیں ہوئیں۔

(ب) اور ایسے مقدمات میں سزایابی کا تناسب کیا تھا ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر کی طلب کردہ اعداد اوس نقشہ سے ظاہر ہوتے ہیں جو پیش کیا جاتا ہے اس نقشہ میں ان مقدمات کا ذکر ہے جن کی پولیس نے مذکورہ بالا عرصہ میں تحقیقات کی "۔

نقشہ جس سے نابالغ لڑکیون کے اغوا کے اون فوجداري مقدمات پولیس کي تعداد ظاهر هوتي هے جو پنجاب مین سنہ ۱۹۱۱ع سے سنہ ۱۹۱۵ع تک واقع هوئے۔

۱	۲	۳	۴
اضلاع	تعداد مقدمات فوجداری۔	ایسے مقدمات مین ملزمون کی سزایابی کا تناسب فی صدی۔	کیفیت
حصار	۱۶	۷۵	
رهتک	۶۱	۳۲	
گوڑگانوہ	۱۲	۵۸	
کرنال	۳۴	۵۰	
انبالہ	۳۶	۴۳	
شملہ	۹	۲۲	
هوشیار پور	۲۹	۵۵	
جالندهر	۵۰	۱۸	
لدهیانہ	۳۷	۵۹	
کانگڑہ	۲۰	۳۵	
فیروز پور	۳۶	۵۳	
لاهور	۱۵۷	۳۸	
امرتسر	۶۳	۵۴	
گورداسپور	۵۱	۴۱	
سیالکوٹ	۳۹	۳۹	
گوجرانوالہ	۱۰۰	۲۵	
منٹگمری	۱۵۷	۱۷	
لائل پور	۸۰	۵۵	
جهنگ	۳۲	۴۷	
ملتان	۳۲	۶۲ ، ۵	
مظفرگڑہ	۲۵	۷۶	
ڈیرہ غازیخان	۱۴	۷۹	
گجرات	۵۶	۵۰	
شاہ پور	۲۹	۶۵	
جهلم	۳۰	۷۳	
راولپنڈی	۴۵	۶۹	
اٹک	۵	۸۰	
میانوالی	۲۴	۳۷ ، ۵	
شمالی ڈسٹرکٹ ریلوے	۳	۷۵	
جنوبی ڈسٹرکٹ ریلوے	۷	۸۶	
میزان	۱۳۲۱	۴۳ ، ۴	

آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لال نے سوال کیا۔

تجاویز براۓ انسداد نوسر بازی۔

۳۹—" کیا گورنمنٹ کي توجہ اس خرابي کي طرف دلائي گئي ہے جو بدمعاشوں نے نوسر بازي کے ذریعہ پھلا رکھي ہے - یہہ لوگ سڑکوں پر گاؤن میں اور چھوٹے چھوٹے شہروں میں جاہل مسافروں کي نقدي و اسباب دھوکہ سے چھین لیتے ہیں ؟ اگر گورنمنٹ کي توجہ اس طرف دلائي گئي ہے تو کیا وہ از راہ عنایت بیان کریگي کہ اس خرابي کي بیخ کني کے لئے کیا تجاویز عمل میں لائي گئي ہیں یا کونسي کاروائي عمل میں لانے کا ارادہ ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔۔۔

" گورنمنٹ کي توجہ اس خرابي کي طرف نہیں دلائي گئي اور گورنمنٹ کو یہہ فرض کرنے کي کوئي وجہ معلوم نہیں ہوتي کہ یہہ خرابي اسوقت خاص کر پھیلي ہوئي ہے نوسر بازي ایکٹ قمار بازي نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ ع کي دفعہ ۱۳ کے بموجب قابل سزا ہے اور اُس ایکٹ کے عام اطلاق کے سوا گورنمنٹ کوئي خاص کاروائي عمل میں لانیکي ضرورت خیال نہیں کرتي۔ "

آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لعل نے سوال کیا۔۔

دہات کی حفظان صحت۔

۴۰—" کیا گورنمنٹ کي توجہ حفظان صحت کے متعلق اُس ریزولیوشن کي طرف دلائي گئي ہے جسے گورنمنٹ ہند نے امپیریل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۲ فروري سنہ ۱۹۱۶ ع میں منظور کیا تھا اور کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگي کہ آیا وہ دہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں کي حفظان صحت کي ترقي کے لئے مقامي حبوب کي آمدني کا ایک خاص حصہ مخصوص کرنیکي تجویز کرتي ہے "۔

آنریبل مسٹر لوسکن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کو اُس تازہ ریزولیوشن کي ایک نقل ابھي موصول ہوئي ہے جو گورنمنٹ ہند نے حفظان صحت کے بارہ میں منظور کیا ہے - آنریبل ممبر کے سوال کے آخري حصہ کا جواب دینا اسوقت ممکن نہیں ہے کیونکہ اس معاملہ کے متعلق ابھي تک تحقیقات نہیں کیگئي - لیکن اب اُس کے متعلق مطلوبہ تحقیقات کیجائیگي "۔

آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لعل نے سوال کیا۔۔

ننکانہ صاحب ریلوے سٹیشن تک جانیکے لئے سڑکیں۔

۴۱—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگي کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ ریلوے سٹیشن ننکانہ صاحب تک پہنچنے کے لئے کوئي سڑک پختہ نہیں ہے حالانکہ یہہ ہندؤں اور سکھوں کا تیرتھہ ہے اور بہت سے جاتري وغیرہ اُس جگہہ جاتے ہیں اسلئے اس بات کي ضرورت ہے کہ ننکانہ صاحب ریلوے اسٹیشن کے گرد نواح کے بڑے بڑے گاؤں اور قصبوں تک پختہ سڑکیں بنائي جائیں تا کہ مسافر گاڑیوں میں آمد و رفت کرسکیں اور مال واسباب کي بھي درآمد و برآمد ہوسکے۔

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا—

" صاحب ڈپٹي کمشنر رپورٹ کرتے ہیں کہ ریلوے سٹیشن ننکانہ تک ایک پکي سڑک جاتي ہے اور ڈسٹرکٹ بورڈ سڑک ننکانہ صاحب تا مانانوالہ کو پختہ کرنیکا خیال کر رہا ہے اور یہ کہ اسوقت اس علاقہ میں اور کسي پختہ سڑک کے بنانے کي ضرورت نہیں ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشي سوھن لعل نے سوال کیا -

۴۲-" بحوالہ اون خیالات کے جو ڈسٹرکٹ بورڈون کے انضباط اور خیالات کے متعلق اور لوکل بورڈون یا سب کمیٹیون کو اختیارات دینے کے بارہ مین رپورٹ ھاے ڈسٹرکٹ بورڈ بابت سنہ ۱۴-۱۹۱۵ع کے سالانہ ریویو مین ظاھر کئے گئے ھین کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگي کہ کب تک اس سکیم تفویض اختیارات کے متعلق آخري احکام صادر ھونیکي کب تک توقع ھوسکتي ھے-

ڈسٹرکٹ بورڈون کے اختیارات اور لوکل بورڈون کو اختیارات دینا-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا-

" جس عام سوال کا آنریبل ممبر نے حوالہ دیا ھے وہ ابھي تک لوکل گورنمنٹ کے زیر غور ھے اور اسوقت یہ بتلانا ممکن نہین ھے کہ کب تک آخري احکام کي توقع ھوسکتي ھے-

آنریبل لالہ کانشي رام نے سوال کیا--

۴۳-" بحوالہ اوس بیان کے جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کي کارروائي بصیغہ بورڈ ھاے و کمیٹیان نمبر ۷۸۷-مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۱۳ع مین اسبارہ مین شائع ھوا ھے کہ زیرہ و موگا ضلع فیروز پور مین طریق انتخاب رائج کردیا گیا ھے کیا گورنمنٹ بیان کریگي کہ آیا موگا کے لوگون نے گورنمنٹ کي خدمت مین کوئي درخواست یا عرضداشت ارسال کر کے یہ شکایت کي ھے کہ طریق انتخاب مذکور وھان رائج نہین کیا گیا اور کہ ایسکو جلد رائج کیا جائے کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگي کہ اسبارہ مین اسوقت تک کیا کارروائي کیگئي ھے-"

زیرہ و موگا مین میونسپل انتخابی نظام کا رائج کرنا-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا--

" بیان متحولہ آنریبل ممبر مین ایک قابل افسوس غلطي کي وجہ سے مکتسر کي بجائے جو اوس ضلع مین ایک میونسپل قصبہ ھے موگا چھپ گیا تھا-گذشتہ ماہ دسمبر مین موگا کے بعض باشندگان کي طرف سے ایک درخواست موصول ھوئي تھي جس مین طریق انتخاب مذکور کے رائج کرنے کي التجا کی گئي تھي-درخواست مذکور برائے انفصال صاحب کمشنر قسمت جالندھر کي خدمت مین بھجدي گئي تھی اور سائلون کو مطلع کردیا گیا تھا "-

آنریبل لالہ کانشي رام نے سوال کیا :---

۴۴-" کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بیان فرمائیگي کہ آیا یہ امر واقع ھے کہ طریق انتخاب اسوقت تک موگا مین رائج نہین کیا گیا اور اگر ایسا ھے تو کیون ؟ "

موگا مین انتخابی نظام رائج نکرنیکي وجہ-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا :---

" طریق انتخاب موگا مین رائج نہین کیا گیا-موگا میونسپلٹي نہین ھے بلکہ رقبہ مشتہرہ ھے-اور طریق انتخاب صوبہ کے کسي رقبہ مشتہرہ مین رائج نہین ھے "-

آنریبل لالہ کانشي رام نے سوال کیا :---

۴۵-" کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بیان فرمائیگي کہ پنشن کے ایک حصہ کي یکمشت ادائیگي کے لئے اپر سب آرڈینیٹون کي طرف سے کتني درخواستین موصول ھوئي ھین-اور اون مین سے کس قدر درخواستین منظور کي گئي ھین "-

اپر سب آرڈینیٹون کی پنشنون کے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا :---

" مالي سال روان مین ملازمت اعلے کے نان گزیٹڈ افسرون کي طرف سے پنشنون کے ایک حصہ کي یکمشت ادائیگي کے لئے گورنمنٹ کو ۴۷ درخواستین موصول ھوچکي ھین-ان مین سے ۲۱ مین پنشن کے ایک حصہ کي یکمشت ادائیگي منظور کي گئي ھے اور ۵ درخواستین زیر تجویز ھین "-

زراعت پیشہ اقوام میں سے فوج کی بھرتی-

۴۶—" کیا گورنمنت براہ مہربانی بھرتی کے متعلق اعداد و شمار کا ایک ایسا نقشہ پیش کریگی جس سے رنگروٹون کی وہ تعداد ظاہر ہو جو صوبہ کے مختلف اضلاع مین میعاد ذیل کے اندر ہر ایک ایسی قوم نے بہم پہونچا ئے ہین جو بطور زراعت پیشہ قوم کے مشتہر ہوچکی ہے-

(الف) ایکٹ انتقال اراضی کے پاس ہونے سے پہلے ۱۰ سالوں مین-
(ب) ایکٹ مذکور کے پاس ہونے کے بعد اسی قدر عرصہ مین-

• آنریبل مسٹر ڈایک نے جواب دیا —

" جو اطلاع آنریبل ممبر طلب کرتے ہین وہ قابل استفادہ نہین ہے-بھرتی کے کوائف زراعت پیشہ اقوام کے مطابق مرتب نہین کئے جاتے بلکہ اون عام اقوام کے لحاظ سے مرتب کئے جاتے ہین جن کو بھرتی کرنے والے افسران تسلیم کرتے ہین یعنی (۱) سکہہ بشمول کھتری سکہہ-(۲) پنجابی مسلمان-(۳) جاٹ-(۴) راجپوت جن مین صوبجات متحدہ کے راجپوت بھی شامل ہین اور (۵) ہندوستانی مسلمان "-

[باقی مضمون آئندہ

۳۵ - ر ا س — ۷۱۰-۷-۳-۱۹۱۶ — ا س ج و ا و ا ر لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۴] لاہور — ۷-اپریل (مطابق ۱۴-اپریل) سنہ ۱۹۱۶ع — دوم حصہ [جلد ۲۳

پانچوان حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب منعقدہ برائے وضع آئین و قوانین۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائي کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کي شرائط کے بموجب منعقد ہوئي۔

[بقیہ مضمون اجلاس کونسل جو ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع کو بروز دو شنبہ بوقت ساڑے دس بجے صبح ایوان کونسل واقع گورنمنٹ ہاؤس لاہور مین منعقد ہوا]۔

آنریبل لالہ کاشي رام نے حسب ذیل ضمنی سوال کیا :—

" کیا گورنمنٹ برائے مہربانی نقشہ جات مطلوبہ تیار کروائیگی تا کہ کوئی آنریبل ممبر کونسل ہذا کے روبرو ایک ریزولیوشن پیش کر سکے ؟ "۔

۱۰۲ پی جی جی۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا:—

" مجھے اس سوال کے متعلق نوٹس ملنا چاہئے "۔

آنریبل لاله کاشی رام صاحب نے سوال کیا:—

" کیا آنریبل ممبر اس کو نوٹس خیال کر لینگے یا کسی نئے نوٹس کی ضرورت ہوگی؟ "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر نے فرمایا:—

" میرے خیال میں نیا نوٹس دیا جائے۔نقشوں کی تیاری پر بہت سا وقت صرف ہوتا ہے "۔

آنریبل لاله کاشی رام نے سوال کیا:—

زراعتی زمین جو ارائیوں اور کمبوؤں کے قبضه میں ہے۔

۴۷—" کیا گورنمنٹ از راہ نوازش بیان کریگی که—

(الف) جون سنه ۱۹۰۱ع میں۔ اور

(ب) نیز جون سنه ۱۹۱۵ع یا ایسے ابتدائی عرصه ماقبل میں جسکی بابت نقشه جات دستیاب ہو سکتے ہوں کمبوؤں اور ارائیوں کے قبضه میں کل زرعی اراضی کسقدر تھی؟ "۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا:—

" صوبه هذا کی اراضی کی جماعت بندی قابضان کی قوم کے مطابق آج تک کبھی نہیں کی گئی۔اس قسم کی جماعت بندی ہر ایک ضلع میں بندوبست کے موقع پر کی جاتی ہے لیکن تمام صوبه کا ایک پراونشل نقشه جو آنریبل ممبر نے طلب کیا ہے کبھی کسی سال کی بابت تیار نہیں کیا گیا۔لہذا سنه ۱۹۰۱ع یا سنه ۱۹۱۵ع کے متعلق اعداد نہیں بنائے جا سکتے "۔

آنریبل لاله کاشی رام نے سوال کیا:—

زراعت پیشه اشخاص کا زمین فروخت کرنا

۴۸—" کیا گورنمنٹ برائے مہربانی یه بتائیگی که آیا یه امر واقع ہے که ایک مقدمه (لال سنگھ وغیرہ سکنائے سکھیکی تحصیل زیرہ) میں جس کا صاحب ڈپٹی کمشنر فیروز پور نے گذشته ماہ مئی میں زیر ایکٹ انتقال اراضی پنجاب فیصله کیا تھا بعض زراعت پیشه اشخاص اپنے قرضه جات کی بیباقی کیلئے اپنی اراضیات فروخت کرنا چاہتے تھے لیکن چونکه زراعت پیشه اقوام کے ممبر ۹۰۰۰ روپیه سے زیادہ دینے کیلئے تیار نہیں تھے اسلئے وہ اراضیات ایک غیر زراعت پیشه شخص کو دی گئیں اور اوس نے ان کے لئے ۱۶۰۰۰ روپیه ادا کیا۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا:—

" جس مقدمه کا ذکر کیا گیا ہے اوسکے متعلق گورنمنٹ کو کوئی علم نہیں ہے "۔

آنریبل لاله کاشی رام نے حسب ذیل ضمنی سوال کیا:—

" کیا گورنمنٹ اس معامله کے متعلق تحقیقات کریگی؟ "

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا:—

" تحقیقات کی جا رہی ہے "۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے سوال کیا —

۴۹— " کیا گورنمنٹ براۓ مہربانی بتائیگی کہ کیا یہ امر واقع نہیں ہے کہ زراعت پیشہ اقوام کو جنہیں اپنی اراضیات غیر زراعت پیشہ اشخاص کے پاس فروخت کرنے کا موقع نہیں ملتا نقصان ہوتا ہے اور اونہیں اپنی اراضیات کم قیمتوں پر فروخت کرنی پڑتی ہیں ؟ " —

زراعت پیشہ اقوام کو اراضیات فروخت کرنے میں نقصان

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا —

" گورنمنٹ اس بات سے آگاہ نہیں ہے کہ اراضی فروخت کرنے والے ایسے اشخاص کو جو زراعت پیشہ اقوام سے تعلق رکھتے ہیں اوس سے کم تر قیمت پر زمین فروخت کرنی پڑتی ہے جتنی کہ اونہیں غیر زراعت پیشہ اشخاص کے ہاتھ فروخت کرنے کی اجازت ہونے کی صورت میں وصول ہوتی ۔ مہتمماں بندوبست کی حال ہی کی رپوٹوں سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ زراعت پیشہ اشخاص غیر زراعت پیشہ اشخاص کی نسبت اراضیات کی کم قیمتیں ادا کرتے ہیں مثلاً تحصیل ہاۓ جالندھر و نکودر میں زراعت پیشہ اقوام کے خریداران اراضی نے جو قیمت ادا کی وہ سواۓ ایک حلقہ کے جملہ حلقوں میں اون قیمتوں سے بہت زیادہ تھی جو دیگر اقوام کے لوگوں نے دیں اور حلقہ مذکورہ میں یہہ قیمتیں ہر دو صورتوں میں برابر تھیں " ۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے سوال کیا —

۵۰— " کیا گورنمنٹ از راہ نوازش بیان کریگی کہ کن زراعت پیشہ اقوام (اگر کوئی ہو) کے پاس یہہ اراضیات فروخت ہوتی ہیں اور کیا یہہ اقوام فوج کے لئے اس سے زیادہ رنگروٹ بھرتی کرا رہی ہیں جسقدر کہ وہ ایکٹ کے پاس ہونے پہلے کرایا کرتی تہیں ؟ اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے بتائیگی کہ موجودہ جنگ کی ابتدا سے ان اقوام نے کتنے رنگروٹ بھرتی کراۓ ہیں ؟ " ۔

زراعت پیشہ اشخاص میں سے رنگروٹ ۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا —

" جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ بھرتی کے متعلق جو اطلاع طلب کی گئی ہے دستیاب نہیں ہوسکتی اور بہر حال گورنمنٹ کیلئے یہہ ناممکن ہوگا کہ وہ اس قسم کی مفصل تحقیقات اور مقابلہ کرے جسکا اس سوال میں اشارہ ہے " ۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے سوال کیا —

۵۱— " کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگی کہ آیا اوسکے پاس گورداسپور کے ساہوکاروں کی طرف سے کوئی ایسی عرضداشت موصول ہوئی ہے جس میں ایکٹ انتقال اراضی کے عملدرآمد کے اثرات کی شکایت کی گئی ہو ؟ — اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ براۓ مہربانی عرضداشت مذکور کی ایک نقل میز پر رکھے گی اور بیان کریگی کہ اسنے عرضداشت مذکور کے متعلق کیا کاروائی (اگر کوئی ہو) کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ " ۔

ایکٹ انتقال اراضی کا عملدرآمد ۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا —

" معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی عرضداشت موصول نہیں ہوئی " ۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے سوال کیا —

[illegible] ۱۹۱۳ع [illegible] اخبار [illegible] مندرجہ مضمون [illegible] کی [illegible] مطبوعہ صفحہ اول زیر عنوان " قوانین اراضی ترقی تعلیم کو کسطرح روکتے ہیں " کیطرف مبذول کرائی گئی ہے ؟ — اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ نے ایسے واقعات دوبارہ ظہور پذیر ہونے سے اسے روکنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں ؟

قانون اراضی سے ترقی تعلیم کے راستہ میں [illegible]

کیا ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۳ع (پنجاب) کی دفعہ ۸ (۲) کے بموجب کوئی اشتہار جاری کیا گیا ہے یا اوسکے آئندہ جاری کرنے کا ارادہ ہے جس سے کہ ایسی اراضیات جو صنعتی و تعلیمی اور تجارتی اغراض کے لئے مطلوب ہوں قوانین حق شفع سے مستثنیٰ ہو جائیں "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کی توجہ ابھی تک اس مضمون کی طرف مبذول نہیں کیگئی جو ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً دو سال ہوئے کہ شایع ہوا تھا۔ گورنمنٹ ہر وقت ایسی تجاویز پر غور کرنے کے لئے تیار رہے جو حکام ضلع کی طرف سے کسی خاص اراضی یا اراضی کی کسی خاص قسم کو بذریعہ اشتہار زیر دفعہ ۸ (۲) ایکٹ نمبر ۱۔ مصدرہ سنہ ۱۹۱۳ع حق شفع سے مستثنیٰ کرنیکے متعلق پیش کی جائیں اب تک صرف ایک ہے ایسا اشتہار زیر دفعہ مذکور جاری کیا گیا ہے۔ اور اوسکا نمبر ۱۴۸۔ مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع ہے اسکی رو سے یہہ اعلان کیا گیا تھا کہ میونسپلٹی سیالکوٹ کی موجودہ یا آئندہ حدود کے اندر واقع اراضی زرعی و دیہاتی جائداد غیر منقولہ شفع کا کوئی حق نہیں عاید ہو سکتا۔

اس بارہ میں آنریبل ممبر کی توجہ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۹ کے احکام کی طرف مبذول کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہیں :—

" ایکٹ ہذا ہیں مندرجہ کسی امر کے با وجود شفع کا حق کسی ایسی فروخت کے متعلق نہیں رہیگا جو گورنمنٹ کیطرف عملی یا گورنمنٹ کے حق میں کیا گیا ہو یا جو کسی حاکم مقامی کیطرف سے یا اوسکے حق میں کیا گیا ہو یا جو کسی کمیٹی کے پاس زیر احکام حصہ ہفتم ایکٹ انتقال اراضی نمبر ۱۸۹۴ کیا گیا ہو یا کسی ایسی فروخت کے متعلق جو صاحب ڈپٹی کمشنر نے زیر دفعہ ۳ (۲) ایکٹ انتقال اراضی پنجاب۔ مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع منظور کیا ہو۔ نیز میں آنریبل ممبر کی توجہ پریس کمیونیک۔ مورخہ ۱۵-اگست سنہ ۱۹۱۱ع کی طرف مبذول کراتا ہوں جو حسب ذیل ہے :—

خبریں برائے مطابع

مقام لاہور مورخہ ۱۵—اگست سنہ ۱۹۱۱ع

یاد ہوگا کہ آنریبل مسٹر ڈوئی نے انڈسٹریل کانفرنس کے موقع پر جو گذشتہ ماہ فروری میں بمقام لاہور منعقد ہوئی تھی اپنی تقریر میں فرمایا تھا۔

" میں مانتا ہوں کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خیال رکھیں کہ ہمارے قوانین متعلقہ اراضی صنعتی ترقی کے سد راہ نہ ہوں دو جدید احکام جو مسودہ حق شفع میں ایزاد کئے گئے ہیں وہ گورنمنٹ کے اس منشا کی علامت ہیں کہ کارخانہ جات کی جائے وقوع کیلئے زمین حاصل کرنے میں سہولت بہم پہونچائی جائے۔ جب یہ احکام قانون بن جائینگے اور جب اون کی تائید ایکٹ انتقال اراضی کی دفعہ ۳ (۲) کے عملدر آمد کے متعلقہ انتظامیہ ہدایت سے ہو جائیگی تو میرے خیال میں کسی شخص کو یہہ شکایت نہ رہیگی کہ ہمارے قوانین متعلقہ زمین کے عملدر آمد سے تجارت کے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

ریزولیوشن نمبر ۹ میں جو کانفرنس مذکور میں پاس کیا گیا تھا اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ " گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ اون رکاوٹوں کے رفع کرنے کیلئے جلدی کوئی تدابیر اختیار کرلے جو کارخانجات اور صنعتی اور تجارتی اغراض کیلئے زمین حاصل کرنے کے راستہ میں ایکٹ حق شفع کے موجودہ احکام اور ایکٹ انتقال اراضی (معہ انتظامی ہدایات کے) کی وجہ سے حائل ہوتی ہیں۔

چنانچہ قواعد انتظام اراضی کے پرچہ تصحیح نمبر ۶۵ میں صاحبان ڈپٹی کمشنر کو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسی صورتوں میں اراضیات فروخت کرنے کی اجازت دیدیا کریں جب کہ وہ کارخانوں یا فیکٹریوں کے لئے خریدی جاتی ہوں یا جب کہ وہ کسی شہر یا گاؤں کے بالکل نزدیک کسی عمارت کی تعمیر کے لئے مطلوب ہوں۔

امید کیجاتی ہے کہ جب جدید مسودہ ایکٹ حق شفع قانون کی صورت اختیار کرلیگا تو شفع کے متعلق ایسی کل رکاوٹیں دور ہو جائینگی جو موجودہ ایکٹ حق شفع سے پیش آتی ہیں لیکن اس اثنا میں گورنمنٹ اس بات کے

لئے تیار ہے کہ جب اوسکے پاس کوئي سفارش کیجائے تو وہ کسی خاص قطعہ اراضي کو جو صنعتي اغراض کیلئے مطلوب ہو اور جسکي فروخت ایسي صورت مین عمل مین آسکتي ہو کہ اوسکو حق شفع کے اثر سے آزاد کو دیا جائے زیر دفعہ ٧ (٢) ایکٹ حق شفع پنجاب مستثنیٰ کردے۔

سوال هذا کے مضمون کے متعلق گورنمنٹ کي پالیسي مین کوئي تبدیلي واقع نہین ہوئي "۔

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا :—

ایسے هندؤن کو اراضیات عطا کرنا جنکو پنجاب کے مغربی اضلاع مین ڈاکوؤ سے نقصان پہنچا ہے۔

٥٣—" بحوالہ اوس تجویز کے جو پنڈت موتي رام نے پیش کي اور جسکا پریس کمیونیک مطبوعہ اخبار ٹریبیون - مورخہ ١٩ دسمبر سنہ ١٩١٥ ع مین ذکر کیا گیا ہے اور جسمین سفارش کیگئي ہے کہ ایسے هندوؤن کو زمین عطا کیجائے جو مغربي اضلاع مین ڈاکوؤن سے نقصان پہنچنے کي وجہ سے نادار ہوگئے هین - کیا گورنمنٹ براے نوازش بیان کریگي کہ آیا وہ اس بارہ مین کوئي کارروائي کرنا چاهتي ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا -

" گورنمنٹ نے پہلے هي ٢٠ مربع (٥٠٠ ایکڑ) زمین اس غرض کے لئے منظور کردي ہے کہ وہ احمد پور (جہان کے هندون کي جائداد کو سخت نقصان پہنچا ہے) کے ایسے هندون کو کاشتکار آباد کارون کي شرائط پر عطا کیجائے جنہین ڈاکوؤن سے نقصان پہنچا ہے اور صاحب کمشنر نے هندو اصحاب کي ایک مقامي کمیٹي اس غرض سے مقرر کي ہے کہ وہ مستحق درخواست کنند گان کي تحقیقات کرے اور رقبہ مذکور کي تقسیم کے لئے مناسب سفارش کرے مزید عطیات دینے کا کوئي ارادہ نہین "۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے حسب ذیل ضمني سوال کیا—

" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان کریگي کہ آیا وہ اوس اصول کو تسلیم کرتي ہے جو کانگڑي اور کلمبو کے بلوون مین مسلمان نقصان رسیدہ اشخاص کو معاوضہ عطا کرنے کے فعل مین مضمر ہے اور جسکا اون مراسلات مین ذکر ہے جو کچھ عرصہ ہوا کہ ہوم گورنمنٹ نے اوس بلو بک سي-ڈي ٨١٦٧ مین شائع کئے تھے جو گذشتہ جلوس مین پارلیمنٹ کے روبرو پیش کي گئي تھي؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" اس سول کے متعلق نوٹس دینا چاهئے "۔

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا :—

غیر سرکاري مدارس کی عمارات اور کھیلنے کی جگھوان کے لئے زمین کا حاصل کرنا۔

٥٤—" کیا گورنمنٹ براے مہرباني ایسي عرضیون کي تعداد بیان کریگي (اگر کوئي ہون) جو گذشتہ پانچ سالون کے اندر غیر سرکاري منظور شدہ مدارس کي طرف سے مدارس کي عمارات یا کھیلنے کے میدانون کے لئے گورنمنٹ کي معرفت زمین حاصل کرنے کے بارہ مین افسران تعلیم یا گورنمنٹ کے افسران ضلع کے پاس موصول ہوگئین هین-اون مین سے کتني عرضیان (اگر کوئي ہون) منظور ہوئین ؟—اگر اس سوال کا جواب نفي مین ہے تو کیا گورنمنٹ اس بات کي مناسبت پر غور کریگي کہ ایسي صورتون مین نہایت ضروري مدد دینے کي غرض سے کچھہ کاروائي کرني چاهئے ؟ "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" بعض اوقات گورنمنٹ سے التماس کي گئي ہے یا غیر سرکاري طور پر درخواستین کي گئي هین کہ وہ ایکٹ مذکور کي رو سے ایسے مدارس کے لئے زمین حاصل کردے جنکا انتظام غیر سرکاري اشخاص کے هاتھہ مین ہے - ایسي درخواستون کا کوئي علیحدہ ریکارڈ نہین رکھا گیا—اور منتظمان مدارس متعلقہ کو اطلاع دے دیگئي ہے کہ اونکي درخواست

منظور نهین هوسکتي کیونکه ایسے غیر سرکاري مدارس کے لئے جنکا انتظام غیر سرکاري اشخاص کے هاتهون مین هو زمین کا حاصل کرنا ایکٹ مذکور کے معنون مین ایک سرکاري مطلب نهین سمجها جاتا-سوال کے دوسرے حصه کے متعلق مین آنریبل ممبر کي توجه اوس جواب کي طرف دلاتا هون جو آنریبل بهگت رام صاحب کے مضمون کے متعلق دیا گیا تها "۔

آنریبل لاله کاشي رام نے سوال کیا۔

اخراجات تعلیم مین اضافه۔

۵۵—" (الف) کیا یهه امر واقع هے که (جیساکه مین نے اپني تقریر مورخه ۲۲ - اپریل مین بیان کیا تها) سنه ۱۹۱۰ع اور ۱۴-۱۹۱۳ع کے مابین تعلیمي اخراجات کا پراونشل حصه ۱۸½ لاکهه سے بڑهکر ۲۸½ لاکهه هوگیا یا یون کهو که اسمین ۱۰ لاکهه کي بیشي هوگئي هے اور که اوس مین سے ۷½ لاکهه روپیه کي ایک رقم اوس اضافه کي بابت هے جو عمارات اور سامان وغیره کے خرچ مین هوا هے اور که ۲¾ لاکهه عملهٔ معلمین اور انسپکٹران کے خرچ کے لئے باقي ره گیا هے۔

" (ب) اگر جواب اثبات مین هے تو کیا گورنمنٹ براے مهرباني بتائیگي که اس مرخر الذکر رقم کا کتنا حصه گذشته پانچ سالون مین سے هر سال پرائمري تعلیم پر خرچ کیا گیا هے۔

" (ج) کیا گورنمنٹ از راه عنایت عطیات پراونشل کو عمارات اور ساز و سامان پر صرف کرنے کي اپني موجوده پالیسي کو جهان تک که اوس کا ابتدائي اور ثانوي مدارس سے تعلق هے بدل دیگي اور ایسي مقامي جماعتون کو باز گشت عطیات براے غور و پرداخت عطا کریگي جو مدارس کي عمارات اپنے خرچ پر تعمیر کرلین اور اون کي غور و پرداخت کے لئے ایک معقول رقم خود جمع کرلین "۔

آنریبل مسٹر گادلے نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر نے ٹهیک فرمایا هے که وه تعلیمي خرچ جو پراونشل کے نام سے موسوم کیا جاتا هے سنه ۱۰-۱۹۰۹ ع کے مقابله مین ۱۴-۱۹۱۳ ع مین بقدر ۱۰ لاکهه روپیه کے بڑه گیا تها اور که اس اضافه کا تقریباً تین چوتهائي عمارات اور سامان وغیره کے خرچ کي بابت هے اس کي وجه یهه هے که سنه ۱۰-۱۹۰۹ع مین صوبه کي مالي حالت کے باعث عمارات کا خرچ غیر معمولي طور پر کم هو گیا تها اور سنه ۱۴-۱۹۱۳ع مین امپیریل و پراونشل محاصلات مین سے اس غرض کے لئے بڑي بڑي رقوم عطا کي گئي تهین-ایسا خیال کرنا ایک صریح غلطي هوگي (جیساکه صاف طور پر سوال هذا کے حصه سوم مین کیا گیا هے) که وه روپیه جو خوشحالي کے زمانه مین خاص طور پر خرچ سرمایه کے لئے مخصوص کیا جاتا هے وه سال بسال بڑهنے والے اخراجات باز گشت (مثلاً تنخواهون اور عطیات براے غور پرداخت) پر خرچ هوسکتا هے ساتهه هي اس کے اس بات کا ذکر بهي دیا جاتا هے که مرخر الذکر اغراض کو محاصلات صوبه مین سے صرف شده رقم سنه ۱۰-۱۹۰۹ ع مین ۱۰۸۵۱۶۸ روپیه تهي اور ۱۴-۱۹۱۳ ع مین ۱۳۰۷۷۲۴ روپیه هو گئي اور ۱۵-۱۹۱۴ ع مین ۱۴۴۸۶۶۷ روپیه اور که امپیریل عطیه جات کے بند هو جانے اور اخراجات صوبه کے کم کر دینے کے باعث عمارات کے خرچ سرمایه کي رقم آینده مالي سال مین بهت کم هوجائیگي-آنریبل ممبر کے سوال کے دوسرے حصه کا یهه جواب هے که پرائمري تعلیم کے پراونشل خرچ کي رقوم زیاده تر مقامي جماعتون کو عطیه جات کي شکل مین دیدیجاتي هین اور حسابات تعلیم مین یهه خرچ ڈسٹرکٹ اور میونسپل فنڈون کے خرچ کے طور پر دکهایا جاتا هے اگر حالت اس کے برعکس بهي هوتي تو بهي تعلیم کے [illegible] مین خرچ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے پوري تمیز نهین هو سکتي-مثلاً پرائمري تعلیم بکثرت ثانوي مدارس مین دي جاتي هے اور ٹریننگ سکول اور عمله معائنه ان [illegible] کا کام دیتے هین لهذا [illegible] قسم کي تقسیم بالکل نا مناسب هوگي اور حساب کي اغراض کے لئے بهي بے سود هوگي [illegible]

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا—

۵۶—" کیا یہہ امر واقع ہے کہ فوجون کے میدان کار زار مین چلے جانے کے باعث چہاونی ہائے پنجاب کے بہت سے بنگلہ جات کي مالیت کرایہ کم ہو گئي ہے "۔

چہاونی ہائے پنجاب مین بنگلہ جات کے کرایہ مین کمی۔

آنریبل مسٹر بیرن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کو اس کے متعلق کوئي خبر نہین لیکن وہ یہہ یقین کرسکتي ہے کہ بعض چہاونیون مین جہان گذشتہ سال امن کے زمانہ کي نسبت فوج کي تعداد کم رہي ہے مکانون کي کمتر مانگ ہونے کے باعث کرایہ کم ہو گیا ہوگا "۔

آنریبل لالہ کاشے رام نے حسب ذیل ضمني سوال کیا—

" کیا گورنمنٹ برائے مہربانی بیان کریگي کہ آیا اوس کے پاس بعض مقامات کي چہاونیون کے باشندون کي طرف سے عرض داشتین موصول ہوئي ہین "۔

آنریبل مسٹر بیرن نے جوابدیا--

" مجہے کسي عرضداشت کي خبر نہین ہے "۔

آنریبل لالہ کاشے رام نے سوال کیا—

۵۷—" کیا گورنمنٹ برائے مہرباني میز پر ایک نقشہ رکہیگي جس مین پنجاب کے ایسے اخبارات کے نام درج ہون جن سے ایکٹ مطابع کے مطابق سنہ ۱۹۱۳ ع کے بعد سے ضمانتین طلب کي گئي ہین اور جنکي ضمانتون مین اضافہ کیا گیا اور جنہون نے ضمانت طلب کئے جانے پر اشاعت بند کردي "۔

اخبارات جن سے ایکٹ مطابع کی رو سے ضمانتیں طلب کیگئیں۔

آنریبل مسٹر بیرن نے جواب دیا—

" جو نقشہ آنریبل ممبر نے طلب کیا ہے وہ میز پر رکہہ دیا گیا ہے "۔

نقشہ

ایسے اخبارات کے نام جن سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کے بعد ضمانتیں طلب کي گئي۔

بجلي۔	نربل سیوک۔
خالصہ سیوک۔	حق پسند۔
نور افشان۔	ودیاس۔
زمیندار۔	سراج الاخبار۔
اخبار عام۔	

ایسے اخبارات کے نام جنکي ضمانت مین ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کے بعد اضافہ کیا گیا ہے۔

اخبار عام (حکم بعد مین منسوخ کیا گیا)۔	شانتي۔
پیغام صلح۔	ہندو۔

ایسے اخبارات کے نام جنہوں نے ضمانت طلب کئے جانے پر ۳۱ دسمبر کے بعد اپنی اشاعت بند کر دی۔

بجلی۔
خالصہ سیوک۔
نوبل سیوک۔
ویاس۔
حق پسند۔
سراج الاخبار۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے سوال کیا—

۵۸—"کیا گورنمنٹ براے مہربانی کسی ہندوستانی کو انڈر سیکریٹریوں کے کسی ایک عہدہ پر مقرر کرنے کی مناسبت پر بالتفات غور فرمائیگی-بعض دیگر صوبجات میں یہہ دستور رائج ہے اور تہوڑا عرصہ ہوا ہمارے اپنے صوبہ میں اسکا تجربہ کیا گیا تہا "۔

ہندوستانی کا انڈر سکریٹری کے عہدہ کامقرر۔

آنریبل مسٹر ببرن نے جواب دیا—

"انڈر سیکریٹریوں کے تین عہدوں میں سے ایک عہدہ پراونشل سول سروس کے ممبران کو دیا جاسکتا ہے-لیکن اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سروس مذکور کے ہندستانی ممبران کیلئے ہی مخصوص ہے سول سروس کے ہندوستانی ممبر بہی انڈر سیکریٹریوں کے عہدوں پر مقرر ہوسکتے ہیں جگہ خالی ہونے پر گورنمنٹ سب سے موزون ایسے افسر کو مقرر کرتی ہے جو عہدہ مذکور کیلئے قابل استفادہ ہو اور جو ضروری قابلیتیں رکہتا ہو اور اس امر کا لحاظ نہیں کیا جاتا کہ آیا وہ پراونشل سروس کا ممبر ہویا انڈین سول سروس کا "۔

آنریبل لالہ کاشی رام نے سوال کیا—

۵۹—" کیا گورنمنٹ ازراہ نوازش ایک ایسا نقشہ پیش کریگی جس سے سنہ ۰۸—۱۹۰۷ ع کے بعد کے ہر سال کی بابت علحیدہ علحیدہ مندرجہ ذیل مدارج ظاہر ہوں—

آبپاشی شدہ رقبہ و معاصلات آبپاشی کا نقشہ۔

۱) رقبہ جو انہار کلان سے آبپاش ہوا۔

(۲) معاصلات آبپاشی جو ابتداء میں مقرر شدہ آبیانہ کے مطابق توسیع آبپاشی کے باعث وصول ہوئے۔

(۳) معاصلات آبپاشی جو ابیانہ کے اوس اضافہ کے باعث وصول ہوے جو بعد میں انہار کلان میں سے ہر ایک نہر پر عمل میں لا یا گیا "۔

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا—

نقشہ الف سے انہار کلان کی وہ سالانہ آبپاشی ظاہر ہوتی ہے جو سنہ ۰۸-۱۹۰۷ ع کے بعد کے ہر ایک سال میں آجتک ہر ایک نہر سے علحدہ علحدہ ہوئی۔

" توسیع آبپاشی نقشہ انہار جدید کے خانہ جات سے ظاہر ہوتی ہے۔

" اصل میں دیکہا جائے تو آبیانہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا شرح ہائے قابضان کا جدید گوشوارہ جو سنہ ۱۹۱۰ میں نہر جمن غربی پر رائج کیا گیا تہا دوآبہ بست کے متعلق تہا-نقشہ (ب) سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی وجہ اوسط شرح ۳٫۹۰ فی ایکڑ سے کم ہوکر ۳٫۷۹ فی ایکڑ رہ گئی ہے-یعنے تقریباً ۲½ فیصدی کم ہو گئی ہے اور اغلباً اس کی وجہ یہہ ہے کہ چارہ اور رونی (ہل چلانے سے پیشتر آبپاشی) کا آبیانہ پہلے سے کمتر ہو گیا ہے اور یہہ اس گوشوار کی ایک خصوصیت ہے۔

" اون گوشوارون کي تعداد جو ابتدأ نهر سرهند پر رائج تھے کم کو دي گئي ھے اور انهار کي مکرر گروه بندي کيگئي ھے ليکن سال سنه ۹-۱۹۰۸ ع اور ۱۴-۱۹۱۳ع کا مقابله کرنے سے معلوم هوگا که يهه بيشي برائے نام ھے يعني صرف ۴½ فيصدي "-

" نهر لوئر چناب اور نهر لوئر جهلم پر گوشواره ها ئے (ب)جنگي شرح کمتر ھے ايسے علاقون مين جاري کئے گئے هين جنگي اراضيات ادنے قسم کي هين "-

آنريبل سردار بهادر سردار گجن سنگھ نے سوال کيا-

متعدده اضلاع اين روئے ستلج مين مواضعات کی حفظان صحت کی اصلاح پرجو روپیه خرچ کیا گیا-

۶۰-" کيا گورنمنٹ برائے مهرباني بيان کريگي که گذشته تين سالون کے اندر حلقه اين روئے ستلج کے هرايک ضلع مين ديهاتي حفظان صحت کی اصلاح پر کسقدر روپيه خرچ کيا گيا "

آنريبل مسٹر لمسڈن نے جواب ديا-

" گذشته تين سالون کے اندر ديهاتي حفظان صحت پر جو روپيه صرف هوا اسکے صحيح اعداد ڈسٹرکٹ بورڈ ها ئے متعلقه سے معلوم کئے بغير نهين بنا ئے جا سکتے-ليکن يقين ھے که اون رقوم سے جو ميز پر رکهے هوئے نقشه مين درج هين اور جنکا ميزان ساتون اضلاع متعلقه کي بابت ۱۶۳۰۳۹ کے هوتا ھے بهت کچهه صحيح اندازه لگايا جا سکتا ھے مزيد بر آن ضلع کرنال کيلئے سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع مين سينٹري بورڈ نے دو خاص عطيات منظور فرمائے تھے جنکا ميزان ۷۲۹۴ روپے هوتا ھے "

نمبر شمار	نام ضلع	اخراجات حفظان صحت ۱۳-۱۹۱۲ ع	سنه ۱۴-۱۹۱۳ ع	سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع	ميزان
		روپيه	روپيه		
۱	حصار	۱۳۳۷۸	۳۲۸۹۹	۱۳۷۷۱	۶۰۱۳۸
۲	روهتک	۱۰۳۸۱	۱۵۳۷۳	۳۶۶۹	۳۰۴۲۳
۳	گڑ گاؤن	۶۶۹۰	۴۸۸۳	۳۱۹۷	۱۴۷۷۰
۴	کرنال	۹۱۹	۶۱۰	۱۴۸۸۹	۱۶۴۱۸
۵	انباله	۲۵۰۵	۳۹۲۷	۲۷۷۹	۹۲۰۸
۶	لدهيانه	۲۷۹۷	۸۲۴۸	۱۶۰۱۲	۲۷۰۵۷
۷	فيروزپور	۱۴۱۱	۲۱۷۸	۲۳۳۶	۶۰۱۵
	ميزان ...	۳۸۱۸۱	۶۸۱۱۸	۵۷۷۴۰	۱۶۳۰۳۹

آنريبل سردار بهادر سردار گجن سنگھ نے سوال کيا-

ایسے پولیس افسرجو اضلاع این روے ستلج کی زراعت پیشه جماعتون مین سے بهرتی کئے گئے-

۶۱-" کيا گورنمنٹ برائے مهرباني بيان کريگي که ايسے سب انسپکٹران و انسپکٹران اور ڈپٹي سپرنٹنڈنٹان پوليس کي تعداد کتني ھے جو سنه ۱۹۱۰ ع سے ليکر سنه ۱۹۱۵ ع تک اضلاع اين روئے ستلج کي زراعت پيشه جماعتون مين سے بهرتي کئے گئے هين ؟"-

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" اعداد حسب ذیل ہیں—

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹان	ندارد
انسپکٹران	۳
سب انسپکٹران	۱۳"

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا--

راجباهون کے اختتام پر بهمرسانی آب

" کیا گورنمنٹ برائے مهربانی ایسی تدابیر عمل مین لائیگی جن سے راجباهون کے اختتام پر بهمرسانی آب کی مقدار بڑھ جائے تا که اون مالکان زمین کی شکایات رفع هو جائین جنکی اراضیات راجباهون کے اختتام کے قریب واقع هین-

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا—

" بهمرسانی آب کی مساوی تقسیم کیطرف گورنمنٹ همیشه پوری توجه دیتی رهی هے اور چونکه گورنمنٹ بنجر زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو بعض صورتون مین مربع کے برابر هوتے هین عطا کرکے اسبات کا وعده کرتی هے که مالک کو اسقدر پانی بهم پہنچایا جائیگا جس سے نفع بخش فصلین پیدا هو سکین خواه اوسکی زمین دریا سے کتنی هی دور کیون نه هو اس سے صاف ظاهر هوتا هے که تقسیم آب کے موجوده ذرائع نهایت خوش اسلوبی کیساتھ حیرت انگیز کام سر انجام دے رهے هین یه سچ هے که جب کبھی کسی نہر یا اوسکی ڈسٹریبوٹری مین کوئی نقص واقع هوجاتا هے تو اون لوگون کو جو راجباهون کے اختتام پر هوتے هین زیاده تکلیف هوتی هے به نسبت اون اشخاص کے جنکی اراضیات اوپر کی طرف هوتی هین-بعض اوقات اختتام کے کهالون مین پانی کی مقدار راجباه کے کل پانی کی مقدار کے ایک یا دو فیصدی کے برابر هوتی هے اس سے صاف ظاهر هے که اسقدر خفیف مقدار پانی کی موجودگی مین کامیابی سے کام کرنیکے لئے لازمی هے که ان مٹی کے کهالون کو نهایت عمده حالت مین رکھنا چاهئے کیونکه وه ریگ کے اجتماع سے اور سوراخ کر دینے والے جانورون کی وجه سے اور دیگر وجوهات سے جلدی خراب هو جایا کرتے هین-

اسلئے راجباهون کے اختتام پر لوگون کی خوشحالی مشینون کی نسبت زیاده تر عمله کی قابلیت اور هوشیاری پر منحصر هے-لیکن گورنمنٹ نے گذشته زمانه مین موڈیولز اور اس قسم کے دیگر آلات کے ذریعه پانی کی مقدار کم و بیش کرنیوالے اوزارون مین بهت کچھ اصلاح کی هے اور وه ایسی اصلاحون کے اب بھی در پے هے اور اونکے پایه تکمیل کو پہنچنے پر انجینئر کو بهمرسانی آب پر بیش از بیش قابو حاصل هو جائیگا اور تقسیم آب کا کام موجوده کی نسبت بھی بهتر هو جائیگا-

" اس بات کی نسبت اپنا اطمینان کرنے کیلئے که اس معامله کی اهمیت کے مطابق اس کا خیال رکھا جاتا هے صاحب چیف انجینئر نے حتے الوسع فوراً هی نہر لوئر جهلم اور نہر لوئر چناب کے اختتام کے کهالون اور نیز انهار لوئر باری دو آب و اپر چناب کے بهت سی کهالون پر دوره کیا تا که وه ان کهالون اور آبپاشی کی حالت بچشم خود ملاحظه کر سکین اور اپنے دورے کے دوران مین صاحب موصوف بهت سے ایسے آبنوشون سے موقع پر ملے جنکی اراضیات ان ڈسٹریبوٹریون کے اختتام پر واقع هین-اونهون نے دیکھا که مقامی افسران کو ان اختتام کے کهالون کی آبپاشی کا بڑا خیال هے اور آبنوش لوگون کو اپنے افسرون پر کمال اعتماد هے کچھ عرصه سے ملاحظه کرده اضلاع مین در حقیقت کوئی وقت مخصوص نهین هوئی تھی-لیکن جیسا که اس سے پیشتر بیان کیا گیا هے-دیگر سلسله انهار کے آبپاش کنندگان کیطرح یہان کے آبپاش کنندگان کا دارومدار همیشه عمله کی قابلیت پر هوگا "-

آنریبل سردار بهادر سردار گجن نے سوال کیا—

زراعت پیشه اقوام مین سے بھرتی شده نائب ضلعدار و ضلعدار-

۶۳—" کیا گورنمنٹ برائے مهربانی بتلائیگی که ایسے نائب ضلعداران اور ضلعداران کی تعداد کتنی هے جو سنه ۱۹۱۰ع سے لیکر سنه ۱۹۱۵ع تک اضلاع این روئے ستلج کی زراعت پیشه جماعتون مین سے بھرتی کئے گئے هین "-

انریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا—

" اون آٹھ خالی آسامیون مین سے جو ان اضلاع مین سے پر کی گئین چار ایسی تھین جن پر سنہ ۱۹۱۰ع سے لیکر سنہ ۱۹۱۵ع تک اضلاع این روئے ستلج کی زراعت پیشہ جماعتون کے امیدواران مقرر کئے گئے-صیغہ تعمیرات سرکاری کے شعبہ ابپاشی مین نائب ضلعدارون کا کوئی عملہ نہین ہے "-

انریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا-

۶۴—" چونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ ھائے اس صوبہ کی آبادی کے ایک جزو کثیر کی نیابت کرتی ھین کیا گورنمنٹ نے کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب مین ان کے نمایندون کی تعداد مین اضافہ کرنے کی مناسبت پر غور فرمایا ہے "-

کونسل وضع آئین و قوانین پنجاب مین ڈسٹرکٹ بورڈون کے نمایندون کی تعداد مین بیشی-

آنریبل مسٹر بیرن نے جواب دیا-

" آنریبل ممبر کو اوس مراسلت سے جو حال ھی مین اخبارات مین طبع ہوئی تھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ آئندہ انتخاب کے موقع پر صوبہ ھذا کی ڈسٹرکٹ بورڈون کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ تین نمایندون کی بجائے (جیسا کہ موجودہ طریق کی رو سے ہوتا ہے) جدید کونسل مین پانچ نمایندے بھیجا کرین جن مین سے یعنے ہر ایک ریوینیو ڈویژن مین سے ایک ایک نمایندہ ہو-

ریزولیوشن دربارہ اسکے کہ کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کے ممبران کی تعداد کو پوری حد تک بڑھا دیا جائے-

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس—" یور آنر—۲۰ فروری گذشتہ کو جب مین نے اوس ریزولیوشن کی بابت اطلاع دی تھی جو میرے نام پر درج ہے تو مجھے یہہ خیال بھی نہین تھا کہ میرا کام ایسا آسان ہوگا جیسا یہہ آج ہوگیا ہے - یور آنر کی گورنمنٹ نے اوس وقت کے بعد ایک اطلاع شایع کی ہے جسمین کونسل ھذا کو بڑھانے کے طریق کی مختصر کیفیت درج ہے- اسلئے میرا کام بہت آسان ہو گیا ہے اور اب مین اور کچھہ نہین کہنا چاھتا سوائے اس کے مین یور آنر کا اوس مدبرانہ طرز عمل کیلئے تہ دل سے شکریہ ادا کرون جسمین یور آنر نے اس سوال کا شروع سے خیال رکھا ہے - یہہ یاد ہوگا کہ ۲۵ مئی گذشتہ کو مین نے اپنی بجٹ کی تقریر مین کونسل پنجاب کے ممبران کی تعداد کی طرف خاص توجہ مبذول کرائی تھی اور یور آنر نے نہایت مہربانی سے کونسل ھذا کو بڑھانے کی تجویز پر مناسب غور کرنیکا وعدہ فرمایا تھا—ہم قریباً ایک سال تک منتظر رہے اسمین شک نہین کہ یور آنر کی گورنمنٹ نے اوس معاملہ کے متعلق کاروائی شروع کر دی تھی - لیکن اس خیال سے کہ کونسل کی موجودہ میعاد کا اختتام نزدیک ہے مین نے اوس ریزولیوشن کی اطلاع دیدی جو میرے نام پر درج ہے لیکن اب چونکہ اطلاع شایع ہو چکی ہے اسلئے اسپر مزید بحث کرنی لا حاصل ہو گی - کونسل ھذا کی طرف سے اور نیز پنجاب کے لوگون کی طرف سے جنکی نیابت کونسل ھذا کرتی ہے دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے مین صوبہ پنجاب کی سیاسی حالت کا اور اوس رتبہ کا ذکر کرنا چاھتا ہون جو ہندوستان کی کونسل ھائے وضع آئین و قوانین مین کونسل ھذا کو حاصل ہے - کیا یہہ صوبہ جسکو جائز طور پر ہندوستان کا محافظ قرار دیا گیا ہے - اور ہندستان کے کروڑون آدمیون اور اس بر اعظم کے باہر لوگون کی ایک بڑی تعداد کو گندم بہم پہنچاتا ہے- وہ زمین جسکے سپوت آجکل قریب و بعید ممالک مین سلطنت کی طرف سے لڑ رہے ہین وہ خطہ زمین یہان کی پولیس ایسے مقامات مین لیجائی جاتی ہے جہان بوطانیہ کو کوہ مشرقی یا مغربی مین غیر یورپین جماعتونکا انتظام کرنا پڑتا ہے - جہان کے انجینئر و اوور سیر اور طبابت پیشہ اشخاص تمام بر اعظم مین پھیلے ہوئے ہین اور جو دلیری اور شجاعت اور فرائض کی انجام دھی مین اپنے دیگر اہل پیشہ سے بڑھے ہوئے ہین - مین نہایت عاجزی سے مگر پورے زور سے دریافت کرتا ہون کہ کیا ایسا صوبہ موجودہ کی نسبت بہتر سیاسی حیثیت کا

مستحق نہین هے - اور کیا اس صوبه کا حق نہین که اسکی کونسل کو بڑھایا جائے - مین جواب کا انتظار کرتا هون اور یوئر آنر اور اعلی تر حکام متعلقه سے نہایت تاکید کیساتهه استدعا کرتا هون که اس سوال پر پوری طرح غور فرمائین-

" کونسل هذا کی ایزادی خواه اسمین ووٹون کی تقسیم اور رائے دهندگان کی گروه بندی کے متعلق کتنا هی نقص کیون نہو (اور شاید ان تفصیلات کی نسبت نکته چینی کے لئے یهه وقت مناسب نہین هوگا) ایک باموقع کاروائی هے اور اس سے کچهه حد تک مذکوره بالا عقده حل هوجائیگا - یوئر آنر اون خدمات کو مد نظر رکهکر جو جناب والا نے موجوده پر آشوب زمانه مین امن و امان قائم رکهنے کے متعلق سر انجام دی هین اگر یوئر آنر اس صوبه کے لئے وه درجه حاصل کرنے مین امداد کرین جو اوسکا اصلی حق هے تو سرجان لارنس کے بعد یوئر آنر کا نام نیک همیشه کے لئے بطور ایک نہایت دور اندیش لفٹنٹ گورنر کے یاد رهیگا "-

" ان الفاظ کے ساتهه مین ذیل کے ریزولیوشن کو جو میرے نام پر درج هے ادب سے واپس لیتا هون "-

" ' که کونسل هذا گورنمنٹ سے سفارش کرتی هے که کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کے ممبران کی تعداد قانون کی رو سے مقرر کرده تعداد یعنی تیس تک بڑها دی جائے ' "-

مسوده ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ هائے پنجاب

آنریبل مسٹر لمسڈن :- " یوئر آنر - مین ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ هائے پنجاب نمبر ۲۰ - مصدره سنه ۱۸۸۳ ع کی ترمیم کے متعلق ایک مسوده پیش کرنیکی اجازت مانگتا هون - مسوده ترمیم بہت مختصر هے اور اسکا مطلب و اغراض و وجوهات و بیان مین صاف طور پر درج کر دیا گیا هے جو آنریبل ممبران کے هاتهه مین هے اس لئے مین اس مرحله پر اس مضمون کے متعلق کوئی طویل بحث کرنی ضروری خیال نہین کرتا - مگر مین بات ضروری بتاکید ظاهر کرنی چاهتا هون که اس مین ٹکس عاید کرنیکی صرف اجازت هی دیگئی هے اور که وه نہایت محتاط نوعیت کا هے یهه دیکها جائیگا که گورنمنٹ نے ٹکس عاید کرنیکا کوئی حق اپنے لئے نہین رکها - تمام تحریکین ڈسٹرکٹ بورڈون کی طرف سے هونگی-جبتک که ڈسٹرکٹ بورڈ اس معامله مین تحریک نه کریگی مسوده هذا پر عملدر آمد نہین هوگا - دوسرے یهه که مسوده هذا نہایت محتاط نوعیت کا هے - اس مین ڈسٹرکٹ بورڈ کے معمولی ٹکسون کا خاص طور پر لحاظ رکها گیا هے -ڈسٹرکٹ بورڈ کو تین ریزولیوشن پاس کرنے هونگے قبل اسکے که وه کوئی ٹکس عاید کرسکے - اور اسکے علاوه ٹیکس عاید کرنیکی هر سکیم کی گورنمنٹ نہایت احتیاط سے پڑتال کریگی اور ڈسٹرکٹ بورڈون کی تمام تجاویز گورنمنٹ کی منظوری کے تابع هین-اور اس صورت مین معمولی احتیاط کے علاوه دو نہایت سخت شرائط ایزادکر دی گئی هین -پہلی یهه که ریزولیوشن کے پاس کرنیکے لئے کل رائون مین سے ¾ اوسکے حق مین هونی چاهئین - دوسری یهه که پہلے اور آخیری ریزولیوشن کے مابین ۶ ماه سے کم وقفه نہین هونا چاهیے- اب فرض کرو که کوئی ڈسٹرکٹ بورڈ نہایت جوش مین آکر یا یکا یک سخت مجنونانه اثر سے متاثر هوکر پہلا ریزولیوشن پاس کر دیتی هے - اوسکا نتیجه کیا هوگا ؟ اوس ماه کے دوران مین جو اعتراضات کیلئے رکها جاتا هے ممبرون کو اون کے تمام دوست و رشته دار اور دیگر لوگ ملامت کرینگے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفتر مین جمله اقسام کے اعتراضات کا ایک طومار جمع هو جائیگا ایسی صورت مین جو بورڈ دوسرا ریزو لیوشن پاس کرنے کے لئے جمع هوگی وه نہایت اصلاح شده هوگی اور اوس ریزولیوشن کے گورنمنٹ کے روبرو پیش هونیکا بہت کم موقع هوگا-هم سب جانتے هین که کس طرح ایک سچا جوش بهی کم هو جایا کرتا هے اور عام لوگون کی رائے کا اصلاح کن اثر یہانتک کارگر هوتا هے که وه هر ایک دماغی کمزوری کو بهی درست کر دیتا هے اگر دوسرے ریزولیوشن کے متعلق ایسی صورت هو جائے تو هم تیسرے ریزو لیوشن کی نسبت کیا خیال کر سکتے هین جو بہت طویل عرصه یعنی دوسرے ریزو لیوشن سے کم از کم پانچ ماه بعد پیش هوگا هم اب باسانی قیاس کر سکتے هین که کوئی ریزو لیوشن جو اپنے آخیری مرحلے کو طے کریگا کسی وحشیانه جوش پر مبنی نہین هوگا بلکه اوس کی بنیاد معقول وجوهات پر قائم هوگی اس لئے مین خیال کرتا هون که مسوده هذا کو جمله ایسے اصحاب بنظر استحسان دیکهینگے جو هر ایسے فعل کو پسند کرتے هین جو لوکل سلف گورنمنٹ کی نشو و نما کے لئے مقصود هو اور اون لوگون کو جو هر ایک ایسی قوم کو جو مفید

راسته سے باهر کہا جائے بد گمانی کی نگاه سے دیکہنے کے عادی هین اون احتیاطون کو مد نظر رکہکر جو مین نے ابہی بیان کی هین پوری طرح مطمئن رهنا چاهئے که اگر یهه مسوده پاس هو گیا تو اوس سے کوئی عظیم تبدیلی عمل مین نهین آئیگی مسوده کے دیگر فقرات مین محض یهه حکم درج هین که وه روپیه جو اس طرح خاص طور پر حاصل کیا جائے اپنی اصلی غرض کے سوائے کسی اور مطلب پر صرف نه کیا جائے اس لئے مین مسوده پیش کرنے کی اجازت کے لئے تحریک کرتا هون "۔

آنریبل لاله کاشی رام " یور آنر مین اوس مضمون کی تحریک مین جو اس وقت کونسل کے روبرو پیش هے ایک خفیف ترمیم پیش کرنے کی اجازت مانگتا هون مجهے معلوم هوتا هے که تحریک اس مدعا کیلئے هے که ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کی مزید ترمیم کا مسوده پیش کرنے کی اجازت طلب کی جائے اور مسوده مذکور کو پیش کرکے اس بات کی تحریک کی جائے که وه پنجاب گزٹ انگریزی و اُردو مین شائع کیا جائے اور نیز اس بات کی تحریک کی جائے که اوس کو ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کرکے کمیٹی کو هدایت کی جائے که دو هفته کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے جہانتک مین سمجهتا هون"۔

آنریبل مسٹر بیرن—" یور آنر—مین ضابطه کے ایک سوال کے متعلق کهڑا هوتا هون هم اس وقت صرف اس مسوده کے پیش کرنے کی اجازت چاهتے هین"۔

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر- " اس وقت صرف یهه تحریک کی گئی هے که مسوده کو پیش کرنے کی اجازت دیجائے آنریبل ممبر موصوف تحریک مابعد کے موقع پر جب که اجازت مل جائے رائے زنی کر سکتے هین۔

" تحریک جو کونسل کے روبرو پیش هے یهه هے که ایک مسوده برائے مزید ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنه ۱۸۸۳ ع پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

تحریک پیش هوکر منظور هوئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن " یور آنر—مین مسوده کو پیش کرتا هون اور تحریک کرتا هون که یهه پنجاب گزٹ انگریزی و اُردو مین شائع کیا جائے اور تحریک کرتا هون که یهه ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے جس مین آنریبل مسٹر فیگن و آنریبل سردار گجن سنگه و آنریبل بخشی سوهن لال و آنریبل ملک محمد امین خان و انریبل مسٹر گریسی اور محرک شامل هون اور اون کو هدایت کی جائے که دو هفته تک رپورٹ پیش کرین۔

آنریبل لاله کاشی رام—" یور آنر انهین دو امور کے متعلق مین یور آنر کی غور کے لئے کچهه کہنا چاهتا هون—اول یهه که قواعد کی نقل مین جو مسودون کی تحریک کے متعلق میرے پاس موجود هے—یهه پایا جاتا هے که جب ایک مسوده غور کے لئے پیش کیا جائے (میرا اشاره قاعده ۹ کی طرف هے) تو ممبر باهتمام مندرجه ذیل تحریکون مین سے ایک یا زیاده تحریکین کر سکتا هے—(الف) که مسوده کو ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے—(ب) که مسوده پر غور کیا جائے—(ج) که مسوده کو بغرض حصول آرائے متداول کیه جائے—یور آنر دیکهینگے که اسوقت کونسل کے سامنے پیش شده تحریک کے فقره (ب) مین جو تحریک کی گئی هے که مسوده کو پنجاب گزٹ انگریزی اور اُردو مین طبع کیا جائے اس قسم کی کوئی تحریک قاعده مذکور مین درج نهین—تاهم مین تحریک هذا کے مضمون کی تشریح کرانا چاهتا هون—کیا اس مسوده کی نسبت عام لوگون کی رائے طلب نه کرنیکا اراده اسلئے کیا گیا هے که قواعد مین جیسا که وه موجوده صورت مین هین درج هے که اس کو عام لوگون کی رائے کے لئے متداول کیا جائے—اس امر کا کوئی ذکر نهین کیا گیا که اس قاعده کو ترمیم کرکے مسوده کو محض پنجاب گزٹ انگریزی و اُردو مین طبع کرانیکی اجازت حاصل کرنے کا کوئی اختیار حاصل هے—یور آنر دیکهینگے که رائے حاصل کرنے کے متعلقه فقره کو چهوڑ دیا گیا هے کیا یهه اراده هے که رائے طلب کئے بغیر مسوده کو پاس کر دیا جائے—یور آنر اگر یهه ٹهیک هے تو کیا ضرورت هے که منتخب کمیٹی کی رپورٹ کے لئے ۱۵ دن تک انتظار کی جائے—اگر یهه مسوده عام لوگون کی رائے

حاصل کرنے کے بغیر کونسل ھذا میں پاس ہو گیا تو میری رائے میں اس پر بہت کم غور ہوگی اور درحقیقت ممبران میں سے بہی بہت سے اصحاب نے اس کو اچھی طرح نہیں سمجھا-مسودہ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص کے متعلق بہی میرا اسی طرح کا تجربہ ہے-صرف اگلے ھي روز کونسل ھذا کے آنریبل سیکریٹری کی شفقت اور مہربانی سے مجھے اس مضمون کے متعلق بہت سي اطلاع بہم پہونچائی گئی ہے-میں یوئر آنر کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ اوس وقت تک میں نہیں سمجھا تھا کہ اس مسودہ کے اجراء کا پورا اثر کیا ہوگا اور کہ صوبہ میں اس سے کیا نتائج پیدا ہونگے-میں تسلیم کرتا ہوں کہ اگرچہ مجھے اسوقت اس مسودہ کي نوعیت کي سادگي سے کلي اتفاق ہے-لیکن ہم یہہ نہیں جانتے کہ عوام اسکے حق میں یا اس کے مخالف کیا رائے زني کرینگے اور یہہ ہمیشہ بہتر ہوتا ہے کہ عوام کي رائے کونسل اور آنریبل ممبران کے سامنے پیش ہو جائے-قبل اس کے کہ وہ کسي تجویز کے حق میں یا اس کے خلاف اپني پوري رائے کا اظہار کریں-پس اگر آنریبل محرک کا یہہ مطلب ہے کہ مسودہ کو رائے حاصل کرنے کے لئے شایع نہ کیا جائے تو میں وجوہات مذکورہ بالا کي بنا پر اس کي مخالفت کرتا ہوں "-

جناب پریزیڈنٹ بہادر—" تب میں آنریبل ممبر کي تحریک بدیں غرض سمجھتا ہوں-(الف) کہ مسودہ کو پیش کیا جائے-(ب) کہ یہہ گزٹ میں اطلاع کے لئے شایع کیا جائے اور (ج) کہ مسودہ کو منتخب کمیٹي کے سپرد کرنا ملتوي کیا جائے "-

آنریبل لالہ کاشی رام—" یوئر آنر جو ترمیم میں پیش کرتا ہوں وہ یہہ ہے-یہہ تحریک قواعد وضع قوانین کے قاعدہ ۹-ضمن ۱ کے مطابق حسب ذیل ہوني چاھئے کہ مسودہ کو رائے حاصل کرنے کے لئے متداول کیا جائے-اون اخبارات کو مخصوص نہیں کرنا چاھئے جن میں یہہ شایع کیا جائے-اگر یہہ منشاء ہے کہ اسے صرف انگریزي و اُردو گزٹ ھي میں شایع کیا جائے تو مجھے اعتراض نہیں-لیکن اگر صیغہ وضع آئین و قوانین اس کو ھندوستاني و انگریزي اخبارون میں شایع کرنیکا عادي رہا ہے تو میں گذارش کرتا ہوں کہ اس کي اشاعت کو مذکورہ بالا پرچون تک محدود رکہنے کي ضرورت نہیں-

جناب پریزیڈنٹ بہادر " سیکریٹري کونسل ھذا اس مثلہ کو بیان کرینگے "-

آنریبل مسٹر گریسي—" یوئر آنر یہہ تحریک کہ مسودہ کو پنجاب گزٹ میں شایع کیا جائے محض قاعدہ ۷ کے مطابق ہے جو حسب ذیل ہے کہ مسودہ کو پنجاب گزٹ اور ایسي دیگر اخبارات میں شائع کیا جائے جنکي بابت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ھدایت فرمائیں "-

آنریبل لالہ کاشي رام — " یوئر آنر میں نہایت ادب سے گذارش کرنیکي اجازت مانگتا ہوں کہ اس مرحلہ پر قاعدہ نمبر ۹ عائد ہوتا ہے "-

آنریبل گریسي صاحب—" قاعدہ نمبر ۹ حسب ذیل ہے-

" کسی مسودہ کے پیش کرنیکے وقت یا بعد ازان کسي موقع پر ممبر باھتمام مندرجہ ذیل تحریکون میں سے ایک یا ایک سے زیادہ تحریکیں پیش کریگا-(الف) کہ مسودہ منتخب کمیٹي کے سپرد کیا جائے (ب) کہ مسودہ پر غور کي جائے (ج) کہ مسودہ بغرض اظہار رائے متداول کیا جائے "-

" میرے خیال میں ایسي کوئي تجویز پیش نہیں کی گئي کہ مسودہ کو بغرض اظہار رائے متداول کیا جائے "-

آنریبل مسٹر بیرن—" یہہ آنریبل ممبر کا کام ہے کہ وہ تحریک کریں کہ مسودہ کو متداول کیا جائے "-

آنریبل لالہ کاشی رام—" میں اپني تحریک کو اس حد تک ترمیم کرنیکے لئے تیار ہوں کہ مسودہ کو منتخب کمیٹي کے سپرد کرنے سے پہلے بغرض اظہار رائے متداول کیا جائے "-

جناب پریذیڈنت بہادر—" ترمیم جو کہ کونسل ہذا کے روبرو پیش ہے یہہ ہے کہ مسودہ کو منتخب کمیٹی کے سپرد کرنے سے پہلے بغرض اظہار رائے متداول کیا جائے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال—" میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن—" یوئر آنر میں اس ترمیم کو منظور کرنیکے لئے بالکل تیار ہوں۔اگر آنریبل ممبران کی خواہش ہے کہ مسودہ کو متداول کیا جائے ہم نے اس کے متداول کرنیکی تجویز اس لئے ترک کی تھی کہ مسودہ نہایت ہی سادہ نوعیت کا ہے اور جیسا کہ مینے پہلے بیان کیا ہے اس کے اختیارات کلا ڈسٹرکٹ بورڈوں کی اپنی تحریک پر منحصر ہے اون وجوہات کے باعث میرا خیال تھا کہ رائیں حاصل کرنے کے واسطے اوس کو متداول کرنا ضروری نہیں "۔

جناب پریزیڈنت بہادر—" تحریک جیسا کہ اوس کو اوس ترمیم سے تبدیل کیا گیا ہے جو گورنمنت نے منظور کر لی ہے یہہ ہے کہ مسودہ کو پیش کیا جائے اور کہ اوس کو پنجاب گزٹ کی انگریزی و اُردو اشاعتوں میں شایع کیا جائے اور کہ اوس کو بغرض اظہار رائے متداول کیا جائے۔مسودہ متداول ہو چکنے کے بعد منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا کیا اس سے آنریبل ممبر کی خواہش پوری ہو گئی ہے؟"۔

آنریبل لالہ کاشی رام " ہاں یوئر آنر "۔

جناب پریذیڈنت بہادر " تحریک جو گورنمنت نے منظور کر لی ہے یہہ ہے کہ—

(الف) مسودہ پنجاب گورنمنت گزٹ کی انگریزی و اُردو اشاعتوں میں شایع کیا جائے۔

(ب) اظہار رائے کی غرض سے اوسکو متداول کیا جائے۔

" اوس کو منتخب کمیٹی کے سپرد بعد ازاں کیا جائیگا۔کیا اس سے آنریبل ممبر کی خواہش پوری ہو گئی ہے ؟ "۔

آنریبل لالہ کاشی رام—" ہاں یوئر آنر "۔

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی۔

[باقی مضمون آئندہ]

۱۰۰ سی ایس— ۷۱۰— ۱۴-۳-۱۹۲۰—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۱۵] لاهور—۱۴—اپریل (مطابق ۲۱ اپریل) سنه ۱۹۱۶ع—یوم جمعه [جلد ۴۴

پانچوان حصه

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب-منعقده برائے وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع کي شرائط کے بموجب منعقد هوئي-

[بقیه مضمون اجلاس کونسل جو ۱۳ مارچ سنه ۱۹۱۶ع کو بروز دو شنبه بوقت ساڑے دس بجے صبح ایوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مین منعقد هوا]-

ترمیم شده روئداد مالي بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ ع *

آنریبل مسٹر لمسڈن—" یور آنر—آج مالي روئداد پیش کرتے وقت مین اپنے آپ کو نهایت

* دیکهو ضمیمه (د)

۱۸۱ پی جی جی-

مشکل حالت میں پاتا ہوں اور یوئر آنر کی اجازت سے میں اون مشکلات کا مختصر ذکر کرونگا جو میرے درپیش ہیں-یہہ کہنے سے میری یہہ خواهش نہیں کہ کوئی سچی نکته چینی نه کی جائے اور سچی نکته چینی سے میری یہه مراد ایسی نکته چینی سے هے جو عوام کے فائده کی حقیقی خواهش کو مد نظر رکھکر کی جائے اور جو ذاتی اغراض یا نوائد پر مبنی نه هو-میں کہتا ہوں که مجهے سچی نکته چینی کے روکنے کی خواهش نہیں هے لیکن مجهے اعتماد هے که ان مشکلات کو مد نظر رکھکر آنریبل ممبران بعض ایسی فرو گذاشتوں سے کسی قدر چشم پوشی کرینگے جو بالکل ظاهر هیں-سب سے پہلے تو یہه که میں اپنے موجوده عهده پر اوس وقت مقرر کیا گیا تها جب که بجٹ کے کام کا بہت سا حصه هو چکا تها-یہه کام بہت اصطلاحی نوعیت کا هے اور ایک نو وارد کے لئے جو بجٹ کے کام کے عین درمیان پہینک دیا گیا هو اس کا تهوڑی دیر میں سمجهه لینا مشکل تها-یہه بهی میرے لئے کسی قدر بد قسمتی کی بات هے که میرا کونسل هذا میں پہلی دفعه حاضر هونا سال کے دوران میں میرے سب سے بڑے کام کے موقع کے ساتهه منطبق هوا هے-دوسرے یہه که میرے پیشرو نے میرے لئے ایک بد قسمت ورثه چهوڑا هے-مجهے یقین هے که تمام آنریبل ممبران جو یہاں موجود هیں آنریبل مسٹر مانٹ کو اون کے جدید عهده پر ماموری کے لئے مبارکباد دینے میں میرے ساتهه شریک هونگے-ساتهه هی مجهے اون سے ایک ذاتی گله بهی هے-یعنی یہه که اونهوں نے کونسل هذا کو مالی معاملات کے ایسے اعلی معیار کا عادی کر چهوڑا هے که اون کے کسی جانشین کے لئے اوس معیار کو قائم رکهنا نہایت مشکل هو گیا هے-تیسرے مجهے اُمید نہیں که آج میرا مضمون بہت دلچسپ هوگا آنریبل ممبران خوشحال بجٹوں کے عادی هو چکے هیں اور وه روئداد جو میں آج اون کے سامنے پیش کرتا هوں اس نوعیت کی نہیں هے-سچ پوچهو تو میرے خیال میں مسٹر مانٹ جیسے مالی امور کے ماهر کے لئے بهی یہه مشکل هوتا که وه آج کی کارروائی پر ذیل کے کسی قدر عام زبان زد مقوله کے سوائے کوئی اور الفاظ عاید کر سکیں-که-

" مبارک هیں وه لوگ جو کسی چیز کی توقع نہیں رکهتے کیونکه وه مایوس نہیں کئے جائینگے " سترویں صدی میں ایک شخص جو الیر ڈی ایوں ڈی ییو مانت نامی رهتا تها جو بڑا مشهور اور بڑا جانباز تها ایک موقع پر اس نے اپنے ایک مربی سے اپنی مختلف لیاقتوں کی تفصیل بیان کرتے هوئے دوسرے کارناموں میں سے ایک یہه کار نامه پیش کیا که وه سلطنت فرانس کی کل آمدنی ایک سال میں خرچ کرکے دوسرے سال کفایت شعاری پر ایک رساله لکهه سکتا هے-اوس نے یہه دلیل پیش کی که کوئی شخص کفایت شعاری کو پوری طرح نہیں سمجهه سکتا جب تک که اوس کو فضول خرچی کا تجربه نه هو-اوس نے اپنے مربی کو اس امر کا یقین دلا دیا که جو کتاب ایسے حالات میں لکهی جائیگی وه عام لوگوں کے لئے بهاری کشش کا باعث هوگی جو ایک ایسی کتاب کو پڑهنے کے لئے جمع هو جائینگے جس پر وه کسی اور حالت میں نظر بهی نه ڈالتے-آج میں اس سے بهی زیاده بد قسمت حالت میں هوں کیونکه میں گذشته بے قاعدگیوں سے بالکل واقف نہیں جن کا میں اپنی آج کی کیفیت میں حواله دے سکوں-میں یہه بهی اطمینان سے نہیں کہه سکتا که کسی آئنده موقع پر صوبه هذا بے تحاشا خرچ کرسکیگا-اس لئے میں اُمید نہیں کر سکتا که میری تقریر آنریبل ممبران کے لئے باعث دلچسپی ثابت هو اور مجهے یقین هے که مختلف مدات میں بہت سی نا اُمیدیاں پائی جائینگی ساتهه هی اس کے میں اون کو یقین دلاونگا که ایک ایسے سال میں جب که همارے پاس مچهلیاں نہیں هیں هم نے روٹیوں کو حتے الوسع بهترین طریق سے تقسیم کرنیکی کوشش کی هے اور مجهے یقین هے که آنریبل ممبران اون مشکلات کا اندازه لگانیکی حتے الوسع کوشش کرینگے جن کے ساتهه موجوده بجٹ تیار کیا گیا هے-اس موقع پر روشنی کی صرف ایک هی شعاع نظر آتی هے اور وه یہه هے که چونکه بجٹ ایک خاص نوعیت کا هے جس میں بہت سے خالص معمولی اخراجات بازگشت موجود هی درج هیں اس لئے مجهے کسی خاص تقریر کرنے کی ضرورت نہیں هوگی اور اس طرح جس بات پر میں زور دیتا هوں میں اوس پر عمل کر سکونگا-یعنی وقت اور کاغذ دونوں میں کفایت شعاری برت سکونگا-

" قبل اس کے که میں تخمینه پر ایک بہت مختصر طریق میں بحث شروع کروں میں ایک غلط خیال کو دور کرنے کی هر طرح سے کوشش کرونگا جو عام طور پر پهیلا هوا هے مجهے یہه سمجهه میں نہیں آیا که یہه خیال کس طرح پیدا هوا بظاهر اس نے دو صورتیں اختیار کی هوئی هیں اول یہه که گورنمنت هذا کا صیغه

خزانہ ایک بہت بڑا تاریک آہنی صندوق یعنی پوشیدہ بھیدوں کا ایک ذخیرہ ہے اس صندوق کو نہایت سختی سے مقفل رکھا جاتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کی تاریکی پر افشاء کی روشنی کی کوئی شعاع اثر کر سکے مجھے افسوس ہے کہ مجھے آنریبل ممبران کو مایوس کرنا پڑیگا کیونکہ جو چیز معلوم نہ ہو سکے اوس کی طرف ہمیشہ زیادہ توجہ کی جایا کرتی ہے اور مجھے خوف ہے کہ میرے ذیل کے بیانات سے بعض مقبول عام غلط فہمیوں کا قلع قمع ہو جائیگا یعنی یہہ کہ اگرچہ میں اس عہدہ پر ۳½ ماہ سے کام کر رہا ہوں لیکن مجھے نہ صرف اسی عجیب آہنی صندوق کی جابی ہی دستیاب نہیں ہوئی بلکہ میں اسکی ہستی کا بہی پتہ لگانیکے قابل نہیں ہوسکا اسخیال کی دوسری صورت یہہ ہے کہ فنانشل سیکریٹری کو ایک قسم کا مداری خیال کیا جاتا ہے جو ایک جادو کی چھڑی اعداد کے مجموعہ پر پہیر دیتا ہے-اعداد کے مجموعہ کے متعلق تو واقعی اسمیں بڑی سچائی ہے-لیکن بدقسمتی سے گورنمنٹ فنانشل سیکریٹری کو ایسی چھڑی بہم نہیں پہنچاتی اور در اصل اوسکے کام کے لئے زیادہ موزون ہتھیار ایک پہوڑہ ہوگا-مگر اس غلط فہمی کا یہہ حصہ ایسا نہیں جسپر اعتراض کی ضرورت ہے- اسکے علاوہ یہہ بہی خیال کیا جاتا ہے کہ فنانشل سیکریٹری اپنی جادو کی چھڑی کو اس ارادہ سے استعمال نہیں کرتا کہ اعداد کو کسی ترتیب یا قاعدہ میں مرتب کردے-بلکہ اسلئے کہ بے ترتیبی کو بدترین طریق میں الجھا دیا جائے یا (اگر یہہ بے ادبی نہ سمجھی جائے تو) اچھے مشورہ کو اعداد سے تاریک کر دے-میں اون نہایت صریح بہت سی یادداشتون کا مطالعہ کر چکا ہوں جو میرے پیشرو نے گذشتہ سالوں کے دوران میں پیش کیں اور میں نے اون طویل روئدادوں کا بہی ملاحظہ کیا ہے جو بہم پہنچائی جاتی رہی ہیں-لیکن میں بالکل سمجھہ نہیں سکا کہ یہہ خیال کہاں سے پیدا ہوگیا-مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اگر گورنمنٹ کا کوئی صیغہ ہے جو اپنی ساری کار روائی لاکر میز پر رکھہ دیتا ہے تو وہ گورنمنٹ کا صیغہ خزانہ ہے جو سال بسال کونسل ہذا کے روبرو اپنی کل کار گذاری کا ایک مکمل و درست اور مفصل بیان پیش کرتا ہے-اس سال ہمنے نہ صرف وہ تمام اطلاع پیش کی ہے جو قبل ازیں گذشتہ سالوں میں بہم پہنچائی جایا کرتی تہی بلکہ اسکے علاوہ ہمنے ایک دو تبدیلیاں محض ممبران کی آسائش کی خاطر کی ہیں اور ان کی وجہ سے ہم کو خود بہت تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے-اس موقع پر ہمنے مسودہ روئداد کو اجلاس سے ایک ہفتہ پہلے ممبران کے حوالے کیا ہے تاکہ تاریخ اجلاس سے پہلے اونکو تمام امور کے اچھی طرح سمجھنے کا پورا موقع ملسکے-یہہ تبدیلی اسطرح کی گئی ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح گورنمنٹ ہند کے آخیری احکام کے انتظار کرنیکی بجائے روئداد کو پہلے ہی گورنمنٹ ہند کے شرطیہ احکام موصول ہونے پر تقسیم کردیا گیا ہے-ایسا کرنیسے ہمیں تنگ وقت پر روئداد میں بہت سا رد و بدل کرنیکی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے-لیکن چونکہ آنریبل ممبران کو گذشتہ سال پر شکایت تہی کہ یہہ روئداد اونکو اجلاس سے ایک ہی دن پہلے موصول ہوئی ہے-اسلئے ہم نے اس ذمہ واری کے بوجھہ کو اپنے اوپر لینے کا ارادہ کیا ہے-بشرطیکہ ممبران درحقیقت اس تبدیلی کو پسند کریں ایک اور خفیف تبدیلی یہہ کیگئی کہ ضمیمہ ب کے (جسمیں مدات خورد درج ہوتی ہیں) علیحدہ علیحدہ حصے کرکے ہر ایک مد کو اوس سے متعلق یادداشت میں مندرجہ تشریح کے اوپر رکھہ دیا گیا ہے-اب اُمید کی جاتی ہے کہ اس طریق سے آنریبل ممبران پیش کردہ تشریحات کو پڑھتے وقت اعداد کو آسانی سے دیکھہ سکینگے-

" ایک اور تبدیلی جو اس سال پہلی دفعہ عمل میں لائی گئی ہے یہہ ہے کہ ایسی مکرر تقسیم شدہ رقوم کی ایک فہرست شامل کردی گئی ہے جو ۱۰۰۰۰ روپیہ سے زیادہ ہیں اور جنکی منظوری لوکل گورنمنٹ سال کے دوران میں دیچکی ہے-یہہ تبدیلی محض اس غرض سے عمل میں لائی گئی ہے کہ آنریبل ممبران کی خواہش پوری ہوجائے جنہوں نے شکایت کی تہی کہ جن رقوم کی مکرر تقسیم کیجاتی ہے اونکو اونکی سمجھہ نہیں آتی اور نہ اونکو اون پر نکتہ چینی کرنیکا موقع ملتا ہے-مجھے توقع ہے کہ اس روئداد سے جو آج پیش کی گئی ہے اس قسم کی تمام شکایات رفع ہوجائینگی-میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھے شک ہے کہ کہیں ہم آنریبل ممبران کو حد سے زیادہ اطلاع تو بہم نہیں پہنچارہے اور اگرچہ میں یہہ نہیں خیال کرتا کہ اس بات میں کوئی سچائی ہے کہ ہم کسی اطلاع کو چھپاتے ہیں یا اوسکے بہم پہنچانے میں کوتاہی کرتے ہیں-بلکہ میرے خیال میں خطرہ اس بات کا ہے کہ جو اطلاع بہم پہنچائی گئی ہے وہ اسقدر وسیع ہے کہ آنریبل ممبران اسکو سمجھنے کے قابل نہ ہوسکینگے اور ممکن ہے کہ اس سے اونکو کہیں مالی سوئے ہضمی نہ ہوجائے-

" اب مین تخمینه جات کو بہت تیزي سے پڑه جانا چاہتا هون-کیونکه مین اُمید کرتا ہون که آنریبل ممبران نے اون مختلف تبدیلیوں کو جو عمل مین آئي ہین اوس وقفه مین بخوبي سمجهه لیا ہوگا جو اونہین روئداد کے موصول ہونے اور موجوده اجلاس کے درمیان ملا هے-ابتداً آپ یهه دیکهنگے که وه بقایا جس سے همارا مالي سال شروع هوا تها-توقع سے تقریباً ۱¾ لاکهه کم تهااپ یهه بهي دیکهینگے که سال کے دوران مین محاصل اور آمدني مین توقع سے قریب ۸½ لاکهه کمي هوئي هے-اس ۸½ لاکهه کے خساره کي تلافي زیاده تر ۶۸۵۰۰۰ روپیه کے اوس عطیه سے هوگئي هے جو زیر مد آبپاشی هماري ۴۱ لاکهه کي مقرره رقم کي بابت گورنمنٹ هند سے موصول هوا-اسطرح ۱¾ لاکهه کي کمي ره جاتي هے-زیر مدات اول معامله زمین پنجم-آبکاري-شانزدہم-الف قانون و معدلت گستري عدالتهائے قانون و شانزدہم ب قانون و معدلت گستري جیلخانجات و بست و پنجم-متفرق اور بست و نہم آبپاشي تعمیرات کلان بڑي بڑي تخفیفات هونیکي توقع هے-ان تخفیفات کا مدات چهارم اسٹامپ هشتم انکم ٹیکس و نهم جنگلات اور هفت دهم پولیس مین بیشیان هونے سے کسي قدز ازاله هوگیا تها-

" مگر اخرجات مین سختي سے کمي کرنے کي پالیسي اختیار کرکے هم نے مد خرچ مین بہت سي کمي کر لي هے-آپ دیکهینگے که پهلے هم نے ۴۹۱۶۴۰۰۰ روپیه کے خرچ کا انتظام کیا تها-لیکن اب هم خرچ مذکور کا ۴۷۷۳۲۰۰۰ روپیه تخمینه لگاتے هین-اس کا خالص نتیجه یهه هوا هے که اگرچه بجٹ اس طرح تیار کیا گیا تها که اوس مین ۳½ لاکهه روپیه کے خساره کي توقع تهی-لیکن اب سال کے اختتام پر هم کو ایک ایسے بقایا کي امید هے جو تقریباً ۸ لاکهه زاید هوگا-آئنده سال بهي هم خرچ کو سختي سے کم کرنیکي پالیسي اختیار کر رهے هین او ز باوجود اوس تخفیف کے جس کے آئنده نصل ربیع اچهي نه هونیکے باعث هونیکي امید هے هم توقع رکهتے هین که آئنده سال اختتام پر بقایا صوبه مین صرف ۴۸۲۰۰۰ روپیه کی کمی هوگي آمدنی مین اصل کمي کا اندازه ۱۲ لاکه لگایا گیا هے لیکن اس کے مقابله مین اوس توقع کرده فاضله بقایا سے جسکا مین نے ابهی ذکر کیا هے خالص خساره ۴ لاکهه ره جائیگا-خرچ کي مد مین هم کو مجبوراً ایک لاکهه کی ایک فالتو رقم کا انتظام کرنا پڑا هے چنانچه هم کو اس سال مین پانچ لاکهه سے قدرے کم خساره کي توقع هے-لیکن خرچ کی مد مین ایک لاکهه کي جو فالتو رقم مهیا کي گئی هے اوس کے متعلق مین بیان کرنا چاهتا هون که هم نے در اصل خرچ مین ایک لاکهه کی تخفیف کر لی هے کیونکه اون متزلزل حالات کے باعث جو آجکل موجود هین هم نے اپني ریزرو کي رقم کو ۳ لاکهه سے ۵ لاکهه تک بڑها دیا هے اور هم اس ریزو رقم کو اوس وقت تک استعمال کرنیکا اراده نهین رکهتے جب تک کوئی غیر معمولي مواقع پیش نه آئین هم کو اس سال زیر مدات " اول-معامله زمین " و " پنجم آبکاري " و " نہم جنگلات " اور " مد بست و نہم آبپاشی " کے دوسرے حصه - یعني " آمدني بالواسط حصه معامله زمین بابت آبپاشي " (جس مین نمبر اول معامله زمین کے مطابق کمی بیشي هوتي هے) مین کمی هونیکا خوف هے-برخلاف اس کے زیر مد " هشتم انکم ٹیکس " و " هفتدهم-پولیس " اور " مد آبپاشي بست و نہم " کے حصه اول-" آمدني بلا واسطه " مین بعض خفیف ایزادیونکی امید هے-خرچ کي جانب زیر مدات " ۳ معامله زمین " و " ۲۰ پولیس " و " ۲۹ مواجب پیرانه سالي اور پنشن و " ۳۲ متفرق " اور " ۴۲ آبپاشي " نمایاں بیشیاں هوئي هین ان اعداد کي تشریح یادداشت مین کي هوئي هے-اور جو باتین پهلے هي بیان کي جا چکي هین اونکو دهرا کر مین ممبران کا وقت ضائع نهین کرنا چاهتا-برخلاف اسکے اکثر مدات مین هم بهت سي چهوٹي چهوٹی کفایت شعاریان عمل مین لائے هین-اور دو یا تین مدات مین بڑي اهم تخفیفات کي امید هے خاصکر زیر مد " ۴۵ تعمیرات سول " جو ایک ایسي بد قسمت مد هے جس کو صیغه خزانه کیلئے صوبه کا مقیاس الهوا قرار دیا جا سکتا هے -اگر ۴۵ تعمیرات سول مین اضافه پایا جائے تو هم کو یقین هونا چاهئے که مالي حالات عمده هین برخلاف اس کے جب گورنمنٹ تخفیف عمل مین لاتی هے تو یهه پهلي مد هوا کرتي هے جس پر اس کا اثر ظاهر هوتا هے-اس کا خالص نتیجه یهه هوا هے که آئنده سال کے اختتام پر همارا بقایا صوبه اوس بقایا سے ۳ لاکهه کے قریب زیاده هوگا جو موجوده سال کے شروع مین همارے پاس تها-یهه حالت اس حد تک تسلي بخش هے یهه سچ هے که گذشته دو سالون کے دوران مین جنمین غیر معمولی حالات موجود رهے همنے سخت کفایت شعاري سے اپنے بقایا صوبه کو صرف محفوظ هی نهین رکها هے بلکه عملی طور پر اس مین ۳ لاکهه کا اضافه کرلیا هے-ساتهه هی اسکے هم نے تمام موجوده منظوریون کو بر قرار رکها هے هم تمام باز گشت اخراجات کے لئے روپیه بهم پهونچا رهے هین اور ۳۶ بعد ازین منظوري حاصل کر لینے کی امید پر پولیس کي اصلاح کی جدید اور اهم ترین سکیم کیلئے ایک معقول رقم کا انتظام کر رهے هین جو بقدر ۳ لاکهه کے هے او نیز گذشته سال کی طرح جدید نوآبادیون مین سڑکون کی اصلاح

کیلئے ۳½ لاکهه کا ایک خاص عطیه بهي دے رهے هین نیز هم کچهه رقومات (یهه سچ هے که وه خفیف رقومات هین لیکن پهر بهي وه خرچ کي ایک معقول ایزادی هے) تعلیم پر خرچ کرنے اور تقریباً ۳۰۰۰۰ روپیه کي ایک رقم جرائم پیشه جماعتون کي اصلاح کي سکیم جاري کرنیکی غرض سے مخصوص کرنے کے قابل هوئے هین-لیکن مین اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رهونگا اگر مین آنریبل ممبران کو یهه خیال ذهین نشین کرنے دونگا که چونکه جنگ کے دو سال کے دوران مین همنے اپنے بقایاجات مین تین لاکهه کی ایزادي کر لي ہے اسلئے همین پوري امید رکهني چاهئے که جنگ کے اختتام پر هم بهت کثیر رقومات خرچ کر سکینگے-پہلے یهه سمجهنا لازمي هے که تین لاکهه کي یهه رقم کس طرح حاصل هوئي هے یهه سچ هے که آمدني کي مد مین همکو مختلف طریقون سے مایوسي هوئي هے هماري آمدني بالخصوص معامله زمین کی مد مین توقع کے برابر نهین هوئی اور اس حد تک هم خیال کر سکتے که هم نے ترقي کي هے-لیکن یهه بهولنا نهین چاهئے که اسوقت همارا کل محاصل معمولي آمدني پر مشتمل نهین-بلکه اوس مین جو اضافه هوا هے اوسکا بهت سا حصه در حقیقت اصل سرمایه هے-هم نے اپنے حسابات مین سرکاري اراضیات کي فروخت کي آمدني کا وه حصه درج کر لیا هے جسکے هم مستحق هین اور اس ذریعه کي آمدني محدود هے-اور اسلئے کچهه عرصه بعد آمدني کي یهه مد معدوم هو جائیگي-جیسا که مین بیان کر چکا هون خرچ مین هم نے نهایت سختي سے تخفیف کي هے مین آنریبل ممبران کو ایک دو مثالین دیکر اپنے مدعا کي تشریح کرتا هون-سالها ئے سنه ۱۴—۱۹۱۳ع اور سنه ۱۵—۱۹۱۴ع مین هم کمیٹي خزانه کے روبرو ایسے جدید اخراجات کے لئے رقوم پیش کیا کرتے تهے-جو غیر منقسم اخراجات کهلاتے هین اور جنکو کمیٹي خزانه مختلف مدات مین تقسیم کیا کرتي تهي اور وه هر سال ۵۰ لاکهه سے کم نهین هوتي تهین-گذشته سال یعني سال هذا کے لئے سب کمیٹي خزانه کے سامنے صرف ۲۰½ لاکهه روپیه کي رقم تهي-اس سال سب کمیٹي خزانه کے پهلے اجلاس کیلئے جس رقم کي هم گنجائش نکال سکے وه ۱۰ لاکهه روپیه سے قدرے زیاده تهي اور اوس قلیل رقم مین بهي دوسرے اجلاس سے پهلے ۳ لاکهه روپیه کے قریب مزید تخفیف کرني پڑي یا بالفاظ دیگر یون کهو که کل غیر منقسمه یعني جدید اخراجات کي رقم جو هم آئنده سال کے لئے مهیا کرسکے-سنه ۱۴—۱۹۱۳ع و سنه ۱۵—۱۹۱۴ع کي رقوم کا صرف ساتوان حصه هے-ایک اور مثال لیجئے-جیسا که آنریبل ممبران کو علم هے تمام صیغے کلان و خورد تعمیرات کي فهرستین بلحاظ اهمیت مرتب کرکے پیش کیا کرتے هین جو تجاویز سال آئنده کیلئے پیش کي گئین اونکي لاگت ۳۰½ لاکهه روپیه کے قریب تهي-جب یهه گورنمنٹ کے سامنے پیش هوئین تو اونمین في الفور تخفیف کرني پڑي-لیکن گورنمنٹ نے آخر کار قریب ۱۵ لاکهه روپیه کي لاگت کي تجاویز شرطیه طور منظور کین اصل رقم جو آپ ان تخمینه جات مین درج پائینگے-وه ۵½ لاکهه روپیه سے کم هے-یعني صیغه جات نے جو مطالبه کیا تها اوسکا تقریباً چهٹا حصه-تمام صیغه جات نے نهایت شوق سے تخفیف کے کام مین حصه لیا هے اونهون نے بلا عذر اپني بڑي مفید سکیمون کو ترک کر دیا هے-لیکن جب جنگ ختم هو جائیگا تو یهه یقیني امر هے که یهه محکمه جات اس قسم کي تخفیفات کو اسي عالیشان ایثار نفسي سے منظور نهین کرینگے اور اونکو ایسا کهنے کا حق حاصل هوگا که اونکي سکیمون کے کم از کم کچهه حصه کیلئے آینده تخمینه جات مین روپیه مهیا کیا جائے اسطرح ایک طرف تو هماري آمدني معمولي سے بڑهي هوئي هے اور دوسري طرف خرچ کے اعداد بالکل غیر معمولي هین اور اونکے بڑه جانیکا یقین هے-میرے پیشرو نے گذشته سال نهایت مفصل طور پر بتلایا تها که صوبه هذا کي معمولي آمدني گورنمنٹ کے ابتدائي فرائض (یعني قیام امن و قانون اور معدلت گستري) کے متعلقه معمولي اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کافي هے اور که اسقدر زاید روپیه نهین هوتا که وه جدید تجاویز کیلئے خواه وه تعلیم یا حفظان صحت کے متعلق هون یا کسي اور غرض کے متعلق عطا کیا جا سکے اور مین ان الفاظ پر زور دینا چاهتا هون-کیونکه مین یهه جانتا هون که ایسي باتین نظر انداز کر دي جایا کرتي هین-

" اپني تقریر ختم کرنے سے پهلے مین دو چار الفاظ اون دو مدات کے متعلق کهنا چاهتا هون جنکا مین نے ذکر کیا هے-یعني حفظان صحت اور تعلیم-مین ان دونون کي اهمیت کا ایک دوسرے سے مقابله کرنیکا خواهشمند نهین اور نه هي اس پریشان کن سوال کا جواب دینا چاهتا هون که آیا انسان کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے زنده رهنا چاهئے یا زنده رهنے کے کیلئے تعلیم حاصل کرني چاهئے-لیکن مین ممبران کو یقین دلاتا هون که ان هردو مدات کي اهمیت کو نظر انداز نهین کیا گیا سچ تو یهه هے که جس مد کو بحث هذا مین غیر واجب ترجیح دیگئي هے وه مد تعلیم هي هے اگر آنریبل ممبران یاد داشت کے صفحه ۲۸ کو ملاحظه کرینگے تو وه دیکهینگے که جو رقم گورنمنٹ هند کي طرف سے

ترقي تعليم كيلئے دي گئي تھي وہ اب ختم ہو گئي ہے-اخراجات باز گشت کے لئے مہیا کردہ ۱۳۳۰۰۰ روپیہ کي کل زاید رقم اور ۱۱۱۰۰۰ روپیہ کے عطیہ برائے عمارات کا بوجھہ محاصل صوبہ پر پڑیگا- باز گشت خرچ کے ۱۳۳۰۰۰ روپیہ کي بابت مین کچھہ نہین کہنا چاہتا اگرچہ یہہ واضح کر دینا چاہتا ہون کہ یہہ رقم ہماري ایک کروڑ روپیہ کي منافع پر لگائي ہوئي رقم کي مجموئي آمدني کے ¾ حصہ کے برابر ہے- ۱۱۱۰۰۰ روپیہ عطیہ برائے عمارات کے متعلق مین کامل وثوق کے ساتھہ یہ کہ سکتا ہون اگر یہہ عطیہ اون رقوم کي بابت نہوتا جو گذشتہ ایام مین مروجہ طریق کے مطابق (جسکي مین نے اپني یادداشت مین تشریح کرنیکي کوشش کي ہے) پیشتر ھی سے منظور ہو چکي تھین اور جنکا اب مہیا کرنا ہم اپنا فرض خیال کرتے ہین تو اوسکا بہت قلیل حصہ آئندہ سال کے تخمینہ مین درج کیا جاتا اگر یہہ ۱۱۱۰۰۰ روپیہ کي رقم بطور غیر مخصوص شدہ خرچ کے مالي کمیٹي کے روبرو بحث کے لئے پیش کي جاتي (جیسا کہ جدید انتظام کے رو سے اوسے کمیٹي کے روبرو پیش ہونا چاہئے تھا) تو مین کامل یقین سے کہہ سکتا ہون کہ اس رقم کا پچاس فیصدي سے زیادہ ہرگز منظور شدہ بجٹ مین درج نہوسکتا-بالفاظ دیگر حسن اتفاق سے تعلیم کو ۵۵۰۰۰ روپیہ کي رقم زاید مل گئي ہے-مین نے اپني یادداشت مین بتلا دیا تھا کہ گذشتہ تین یا چار سالون کے دوران مین اس مد کي ذیل مین بہت بڑي بیشي ہوئي ہے اور اگر آنریبل ممبران ۱۳-۱۹۱۲ع کے اعداد پر غور کرینگے تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے موجودہ اعداد سال مذکور کے اعداد کے مقابلہ مین نہایت ہي اُمید افزا ہین-

" حفظان صحت کي حالت کسي قدر جداگانہ ہے-۳ لاکھہ کي اوس معمولي رقم کے علاوہ جو بورڈ حفظان صحت کے حوالہ کي گئي ہے ہم حفظان صحت کیلئے کوئي بڑي رقم مخصوص نہین کر سکے-اس کے دو وجوہ ہین-پہلی وجہ یہہ ہے کہ موجودہ قواعد کی رو سے ہم مقامي جماعتون سے یہہ توقع رکھتے ہین کہ وہ جملہ مقامي تجاویز کا نصف خرچ اپنے پاس سے ادا کرین-یہہ ایک عالم آشکارہ حقیقت ہے کہ انساني فطرت اس قسم کي واقع ہوئي ہے کہ لوگ حقیقت کي چیز کی قدر نہین کرتے اور یہہ قاعدہ نہایت ہي مفید قسم کا ہے لیکن ساتھہ ھي اسکے اسکي وجہ سے تجاویز ملتوي بھي ہوسکتي ہین بالخصوص موجودہ وقت مین جبکہ گورنمنٹ قرضہ جات سے دیگر مقامي جماعتون کی امداد نہین کرسکتي-اس ضمن مین مین یہہ ذکر کر دینا چاہتا ہون کہ جہان ہمنے موجودہ سال کے دوران مین میونسپل کمیٹیون کے لئے ½۱۰ لاکھہ روپیہ قرضہ لینے کي درخواست کي تھی وہان آئندہ سال کے واسطے ہم صرف ایک لاکھہ سے کچھہ زیادہ قرضہکے واسطے درخواست کر رہے ہین- دوسري وجہ یہہ ہے کہ حفظان صحت کي تجاویز کو اختیار کرنے مین بطور قاعدہ کسي قدر دقت پیش آتي ہے اور اون کو شروع کرنے سے پیشتر بہت غور و خوص کي ضرورت ہوتي ہے- لیکن حفظان صحت کي ترقي کے مویدون کو مالي یادداشت کے آخري فقرہ کے مطالعہ سے تشفي حاصل ہوجائیگي-مد تعلیم کي ذیل مین ہمارے جسقدر عطیہ جات تھے وہ کل صرف ہوگئے ہین اور اس کے متعلق آئندہ سال کے کل عطیہ جات معمولي خرچ مین شامل کر دئے گئے ہین-لیکن برخلاف اس کے مد حفظان صحت مین آئندہ سال کے اختتام پر کم از کم ۱۲ لاکھہ کي رقم بچ رہیگي-یہہ رقم بلا شبہہ معمولي پراونشل بقایا مین درج کر دي گئي ہے-لیکن یہہ خاص غرض کے لئے مخصوص شدہ ہے اور کسي دیگر مقصد پر صرف نہین کیجاسکتي-جنگ کے اختتام پر اور جب ہماري تجاویز تیار ہو جائینگي اور جب مقامي جماعتین ان تجاویز کے لئے روپیہ دے سکینگي- اوسوقت ۱۲ لاکھہ کي اس رقم کے واسطے صرف درخواست کرنے کي ضرورت ہوگي اور عملي طور پر ہمارا یہہ فرض ہوگا کہ ہم اس رقم کو قابل استفادہ کر دین-لہذا مجھے اعتماد ہے کہ وہ اصحاب جو ان ہر دو مدات کي ذیل مین ہر ایک قسم کي ترقي کے متمنی ہین اون کو اطمینان ہوجائیگا کہ اون کے ساتھہ منصفانہ اور حتے المکان فیاضانہ سلوک کیا گیا ہے-مین صرف دو اور اُمور کا ذکر کر دینا چاہتا ہون-ان مین سے پہلا امر وہ خفیف تبدیلي ہے جو بہتر واصلات کے باعث زیر مد معاملہ زمین-آمدني نوخت-یادداشت کي اشاعت کے بعد تخمینہ جات مین کیگئي ہے-اگر آنریبل ممبران یادداشت کے صفحہ ۸ پر نظر ڈالینگے تو اون کو معلوم ہوجائیگا کہ تخمینہ جات مین ابتداً زیر مد ہذا ۲۵ لاکھہ کي رقم درج کي گئي تھي-لیکن اختتام دسمبر تک اصل وصول شدہ رقوم اس درجہ یاس انگیز تھین کہ ہم نے درج شدہ رقم مین ۲ لاکھہ کي تخفیف کرني ضروري خیال کي تھي اوس وقت کے بعد اس کثرت سے روپیہ ادا ہوتا رہا ہے کہ ہم اپنے اصلي تخمینہ کو قایم رکھہ سکے ہین-

" دوسرا امر جس کا مین ذکر کرنا چاهتا هون اوس اثر کے متعلق هے جو جدید محصولات کي وجه سے همارے بجٹ پر هوا هے جیسا که آنریبل ممبران کو معلوم هےجزیو مدات آبکاري و انکم ٹکس محصول مین ایزادي هوئي هے-یهه تخمینه لگایا گیا هے که بیشي زیر مد انکم ٹکس ۲۲۵۰۰۰ روپیه تک پهونچ جائیگي اور که امدني زیر مد آبکاری ۵۵۰۰۰ روپیه کے قریب بڑه جاویگي-لیکن اس صوبه کو ان خاص ایزادیون سے کسي طرح فائده نهین هوتا-اگر آنریبل ممبران ضمیمه الف کو دیکهینگے تو اون کو معلوم هو جائیگا که ۵۵۰۰۰ و ۲۲۵۰۰۰ روپیه کي یهه رقم مد پراونشل سے مد امپیریل مین بطور چنده درج کي گئي-یعني امپیریل گورنمنٹ نے جدید محصول کے کل متوقع اضافه کو اپنے لئے مخصوص رکها هے-

" مجهے معلوم هوتا هے که میرے آج کے بیان نے ضرور کسي قدر مایوسي پیدا کر دي هوگي اور مجهے دلي افسوس هے که مجبوراً ایسے اعداد پیش کرنے پڑے هین جو ایسے تسلي بخش نهین هین جتني که توقع کي جاتي تهي-شاید یهه خیال کیا جائے که سکاٹ لینڈ کا باشنده هونے کي وجه سے مین اس قسم کے حالات کو پسند کرتا هون-لیکن مین آنریبل ممبران کو یقین دلاتا هون که مالي نکته خیال سے " شد و مد کے ساتهه تخفیف کرنے کا رویه " ایسا هے جس کو مین پسند نهین کرتا-در اصل اهل سکاٹ لینڈ کي زبان زد ممسک مزاجي اوس سے بالکل مختلف هے جو ضرب المثلون مین فرض کر لي گئي هے-کیونکه اوس مین منافع بخش خرچ سے تصرف مضمر نهین هے بلکه یهه ممسک مزاجي ایک ایسا جذبه هے که وه بیجا اصراف کي حوصله افزائي نهین پسند کرتا-اور مجهے اُمید هے که آنریبل ممبران اس امتیاز کو محسوس کرینگے جیسا که جمله محکمه جات نے تخفیف خرچ کے موجوده کام مین نهایت خلوص کے ساتهه امداد دي هے اور اپني مرغوب تجاویز کو خنده پیشاني و آمادگي کے ساتهه قربان کر دیا هے اوس طرح مجهے یقین هے که بحیثیت مجموعي صوبه هذا بهي جس سے کیا بلحاظ آدمیون کے اور کیا بلحاظ روپیه کے نهایت فیاضي کے ساتهه امداد دي هے ویسے هي آمادگي کے ساتهه ان تجاویز کے متعلق اون مایوسیون اور قربانیون کو قبول کریگا جن کو به تقاضاء انسانیت اوس محاربه عظیم کے لئے جو اب طاقت و حق کے درمیان هو رها هے-بطور قلیل مزید چنده کے برداشت کرنا پڑا هے-

" یوئر آنر بیٹهنے سے پهلے مین کونسل هذا کے روبرو بعض ایسي مدات پیش کرنا چاهتا هون جنکا مین ممبر انچارج هون-وه مدات حسب ذیل هین :—مد دوازدهم—سود و دوازدهم-واصلات بامداد پیرانه سالي و بست و سوم-کاغذ و قلم دوات اور چهپائي اور بست و پنجم-متفرق-یهه جمله مدات آمدني کے کهاته کے متعلق حسب ذیل مدات هین-مد ۱ واپسیان و کمیا و ۱۳-معمولي قرضه کا سود و ۲۹-مواجب پیرانه سالي و پنشن و ۳۰-کاغذ و قلم دوات اور چهپائي و ۳۲-متفرق اور ۳۶-تخفف یا روک قرضه-مین اون تشریحات مین کوئي اضافه کرنا نهین چاهتا جو یادداشت مین درج کیجاچکي هین-اونکے متعلق چند ایک تبدیلیان بهي هوئي هین اور جو تبدیلیان اون مین کي گئي هین اون پر پورے طور پر بحث کرکے اونکي تشریح کردي گئي هے-لهذا مین صرف ان مدات کو باضابطه پیش کرتا هون "-

آنریبل مسٹر ڈاریک - " یوئر آنر—معامله زمین کي آمدني کا بجٹ کے کهاته واصلات مین اتنا ممیز رتبه هے اون انقلابات موسم پر جن کا اس آمدني پر اثر پڑتا هے صاحب ممبر مال کي یادداشت مین (جسکو مطالعه کرنے کا موقع آنریبل ممبرون کو مل چکا هے) ایسي جامعیت کے ساتهه بحث کي گئي هے که بجٹ کو پیش کرنے وقت مین صرف اسکے بڑے بڑے خواص کا ذکر کردینا کافي سمجهتا هون "-

" سال روان کے دوران مین معامله زمین کي واصلات پر دو مشهور مگر مخالف اثرات کا اثر پڑا هے-یعني فصل ربیع کي کامیابي اور خریف کي ناکامي کا موسم بهار کي فصل عمده تهي بالخصوص اون اضلاع مین جن مین معامله زمین کي تشخیص غیر مستقل هے اور اسي وجه سے واصلات توقع سے بڑي حد تک تجاوز کرگئے هین-فصل ربیع کي قسط کے ساتهه زاید از ۵ لاکهه روپیه یا تخمینه بجٹ بابت سال مذکور تقریباً کل مقرره معامله زمین کے غیر وصول شده بقایا جات سے حاصل هوگیا تها اور مشخصه و فراهم شده مطالبه بابت غیر مستقل معامله زمین غیر معمولي طور پر زیاده تها-اگر اوس توقع کے مطابق جو همین بجٹ تیار کرنے کے وقت تهي-فصل خریف معمول کے برابر هوجاتي تو معمولي معامله زمین کي آمدني سابقه فراهم شده واصلات کے مقابله مین اغلباً بهت زیاده هوتي-لیکن

فصل خریف ناکام رہي-فصل خریف کے مقررہ معاملہ مین سے ۷ لاکھہ روپیہ کا التوا کرنا پڑا اور مرممہ تخمینہ ۲۱۳ لاکھہ ھے-حالانکہ تخمینہ بجٹ ۲۲۳ لاکھہ تہا-اگر اون مطالبات کو دیکھا جائے جنکا صاحبان کلکٹر نے فصل خریف کے نتائج کي بناء پر قیاس لگایا ھے تو غیر مستقل معاملہ زمین کي واصلات بہت کم ہونگي-لیکن اوس سے پہلي فصل ربیع کے عمدہ ہوجانے کي وجہ سے مرممہ تخمینہ زیر مد ہذا ۱۲۷ لاکھہ کے بجٹ کے مقابلہ مین ۱۳۲ لاکھہ ھے-لہذا معمولي معاملہ زمین بابت سال مذکور کي کل آمدني کے قریباً ۳۴۷ لاکھہ یا یون کہو کہ تخمینہ بجٹ سے قریباً ۳½ لاکھہ کم ہونے کي توقع ھے-

" آئندہ سال کا بجٹ اوس متوقع آمدني سے جیساکہ ہم نے اس سال کے لئے تخمینہ لگایا ھے اور نیز اوس اصل رقم سے جسکے ہم کو اب وصول ہونے کي توقع ھے-نمایاں طور پر کم ھے - بدقسمتي سے وہ غیر خوش آیند جو فصل خریف کے موقع پر موجود تھے صوبہ کے بعض حصص مین برابر موجود رھے ہیں-اسلئے ہم فصل ربیع کے نہایت کامیاب ہونے کي توقع نہین کرسکتے-اگر موجودہ سال کے لئے مقررہ معاملہ زمین کو ملتوي کرنے کي ضرورت نہین تو کم از کم یہہ تو غیر اغلب ھے کہ سنین گذشتہ کے بقایا جات کي واصلات بہت بڑي ہون اور غیر مستقل معاملہ زمین کي آمدني کا تخمینہ موجودہ سال کي اعلے رقم کے برابر نہین لگایا جاسکتا-زیادہ اہم نصل فصل ربیع ھے اور بد قسمتي سے اس وقت تک یہہ بالکل عیان ہوگیا ھے کہ ایستادہ فصلات معمول کي نسبت بہت کم ہونگي-ہم نے بجٹ مین زیر مد مقررہ معاملہ ۲۱۵½ لاکھہ اور زیر مد غیر مستقل معاملہ ۱۱۵½ لاکھہ یا کل ۳۳۱ لاکھہ کا تخمینہ لگایا ھے-دیگر مدات کي ذیل مین جو تفاوتین ہین اور جن کي وجہ سے کل آمدني زیر مد معاملہ زمین ۳۶۸۷۵۰۰۰ روپیہ تک پونہچ گئي ھے وہ مقدار مین بہت زیادہ نہین ہین اور اونکي یادداشت کے حصہ دوم کے شروع مین پوري تشریح کردي گئي-

" خرچ زیر مد ۳-معاملہ زمین کو جو بجٹ مین ۵۲۹۰۰۰۰ روپیہ درج کیا گیا تہا گھٹا کر مرممہ مین ۵۰۳۴۰۰۰ روپیہ کر دیا گیا ھے اور جس کي وجہ یہہ ھے کہ ضلع شیخو پورہ کے انضباط اور عملہ جات کلوکان کي مکرر ترتیب کا کام ملتوي کر دیا ھے اور بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع مین اس خرچ کو ۵۱۴۴۰۰۰ روپیہ تک بڑھا دیا گیا ھے جس کي وجہ وہ خرچ ھے جس کے برداشت کرنے کے ہم اون اشتہارات کي رو سے پابند ہین جو کچھہ عرصہ ہوا ایکٹ پنجاب نمبر ۲-مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع کي رو سے سلسلہ کوہستان سوالک مین اراضي کے تحفظ کے متعلق شایع ہوئے تھے-بندوبستون کا خرچ جو زیر مد ہذا درج کیا جاتا ھے بدستور کم ہو رہا ھے-سال کے اخراجات کے اب رقم مندرجہ بجٹ سے کس قدر کم ہونے کي توقع ھے-بندوبستون پر جو فالتو خرچ ہوا اوس کي اوس بجٹ سے کافي سے زیادہ تلافي ہو گئي ھے جو نو آبادیون مین بعض اخراجات کو ملتوي کر دینے سے حاصل ہوئي ھے-اگلے سال کے لئے ۸½ لاکھہ روپیہ مہیا کیا گیا ھے-سیالکوٹ و شاہ پور و لاہور اور گجرات کے بندوبست نئے مالي سال کے شروع مین اغلباً اپریل یا مئي مین مکمل ہو جائینگے-لیکن اکتوبر مین بندوبست انبالہ کا کام جو فی الحال صرف دو تحصیلون مین جاري ھے پانچون تحصیلون مین شروع کر دیا جائیگا اور ڈیرہ غازیخان کا بندوبست بھي بظن غالب شروع کر دیا جائیگا-

" تفاوت ہائے زیر مد بست و یکم متعلقہ آمدني و مد ۲۶ متعلقہ خرچ کي نسبت تشریحات مندرجہ یادداشت کے علاوہ کسي مزید آرائے کے اظہار کي ضرورت نہین "-

آنریبل مسٹر فگن:— " یوئر آنر مین مدات متعلقہ آمدني چہارم-اسٹامپ-پنجم آبکاري-ہشتم انکم ٹکس اور اون کے بالمقابل مدات خرچ ۶ و ۷ و ۱۵ پیش کرتا ہون-سال رواں کے تخمینہ بجٹ بابت آبکاري مین جو نہایت محتاط تہا اون گذشتہ اصل رقوم کے مقابلہ مین جو اوس وقت قابل استفادہ تہین یعني سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع کے مقابلہ مین تخمیناً ۳۲ء ۱ لاکھہ کي بیشي کي توقع کي گئي تھي-تومیم شدہ بجٹ کے تیار کرنے مین اس توقع کو قائم رکھنا ناممکن معلوم ہو گیا اور یہي وجہ ھے کہ سال رواں کي واصلات آبکاري کا ابتدائي بجٹ مین مندرجہ رقم سے اب تخمیناً ۲ لاکھہ اور گذشتہ مالي سال-یعنے ۱۵-۱۹۱۴ع کي اصل رقوم سے قریباً ¾ لاکھہ روپیہ کم تخمینہ لگایا گیا ھے-کمي زیادہ تر زیر مد شراب ممالک غیر و شراب مخمر ہوئي ھے-اور کمي زیر مد دیسي شراب اور دیسي سپرٹ مقابلتاً خفیف ھے اور زیر مد واصلات افیون بیشي ہونے کي توقع ھے-لڑائي کا جاری رہنا اس نتیجہ کا بڑا سبب ھے-فوجون کے مختلف میدان ہائے کارزار مین چلے جانے سے ممالک غیر کي شراب اور

بیر کی کھپت مین کمی ہو گئی ہے اور گرانی غلہ کی وجہ سے بھی اغلباً ان شرابون کو ھندوستان کی شہری آبادی نے کم استعمال کیا ہے۔دیسی شراب مقطر و شراب مخمر مین مقابلتاً قلیل کمی ہونے کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ شراب مذکور کی کھپت مین اغلب کمی ہونے کے خیال سے محصول کشید شراب کے کم ہو جانے کا احتمال تھا۔ مین یہہ ظاہر کر دینا چاہتا ہون کہ اس ذریعہ آمدنی-یعنی "محصول کشید شراب کی متوقع واصلات سنہ ۱۳-۱۹۱۲ع و سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع مین (جب یہہ محصول کمتر تھا) وصول شدہ اصل رقوم سے کم ہین-برخلاف اس کے افیون کی قیمت نکاس مین فی سیر پانچ روپیہ کا اضافہ کر دینے سے (جو یکم اپریل گذشتہ کو لگایا گیا تھا) بظاہر افیون کی کھپت کم نہین ہوئی اور افیون کی واصلات سے سال روان کے ابتدائی تخمینہ کے مقابلہ مین ۱½ لاکھہ روپیہ زیادہ وصول ہونے کی توقع ہے-سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کا بجٹ تیار کرنے مین احتیاط سے کام لینا صریحاً ضروری ہے-صاحب فنانشل سیکریٹری نے اپنی یادداشت مین جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان مین کسی حقیقی اضافہ کی ضرورت نہین-ممالک غیر کی شراب کے محصول مین مجوزہ اضافہ کے نتائج کی پرواہ نہین کرنی چاہئے کیونکہ اوس کی کھپت مین اغلباً تخفیف ہوجائیگی اور دیسی شراب مقطر و دیگر شرابون کے لائیسنس ہائے فروخت کی حال ہی کے نیلامون کے موقع پر وصول شدہ قیمت مین جو دو لاکھہ روپیہ کی کمی ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لائیسنسدارون کو کھپت مین تخفیف ہونے کی توقع ہے اور اس کا بلا شبہ واصلات محصول کشید شراب پر ضرور مخالف اثر پڑیگا-خرچ کی مد نمبر ۷ کے متعلق یہہ ظاہر کر دینا باعث دلچسپی ہوگا کہ ناجائز کشید شراب کے انسداد کے لئے اسوقت ۱۰ ضلعون مین بڑے زور سے خاص کارروائی جاری ہے اور کہ ناجائز کشید شراب کے بہت سے اہم مقدمات حال ہی مین پکڑے گئے ہین-

"میرے خیال مین اسٹامپ کے موضوع پر مجھے کسی قسم کی آرائے کے اظہار کی ضرورت نہین-

"انکم ٹکس سے متعلقہ خرچ کی مد نمبر ۱۰ (جس مین تحصیل ٹکس کی گئی ہے) کی بابت یہہ معلوم کرنا باعث دلچسپی ہوگا کہ گورنمنٹ کی توجہ حال ہی مین اس ٹکس کی تشخیص کی اصلاح کرنیکی طرف دلائی گئی ہے-بالخصوص صوبہ کے بڑے بڑے قصبات مین اون رجوہات کی بناء پر جن کے میرے خیال مین کونسل کے روبرو بیان کرنے کی ضرورت نہین- یہ کام از حد مشکل ہے اور اوسکی انجام دہی کے لئے اغلباً اوس سے زیادہ ماہر عملہ کی ضرورت ہے جسکے وہ گذشتہ زمانہ مین زیادہ تر سپرد کیا جا رہا ہے- قصبات مین تشخیصات کی نظر ثانی کے لئے مختصر عرصوں کے واسطے خاص افسرون کو تعینات کرکے جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس سے ظاہر ہوگیا ہے کہ ایسی تجاویز سے نہ صرف ٹکس کی آمدنی مین حقیقی اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ اوسکی زیادہ مساوی تقسیم بھی ہوجاتی ہے لہذا گورنمنٹ نے اس تجربہ کے دائرہ اثر کو وسیع کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے اور ایک خاص عملہ ایک سال کے لئے اس غرض سے ملازم رکھنا منظور کر لیا ہے کہ قسمت ہائے لاہور و جالندھر کے قصبات کی تشخیصات کی نظر ثانی کی جائے-میرے خیال مین مجھے اس سے زیادہ تشریح کرنے کی ضرورت نہین لہذا مین اون مدات کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہون جن کی مین نے صدر مین تشریح کی ہے"-

آنریبل مسٹر بہرن :—"مین خرچ کی مد ۱۸ - عام نظم نسق پیش کرنا چاہتاہون - زیر مد ہذا کل خرچ ۱۲½ لاکھہ کی قریباًمعمولی رقم پر ٹھہر رہا ہے میرے خیال مین امسال کوئی ایسا خاص امر نہین ہے جسکی تشریح کی ضرورت ہو - لہذا مین مد نمبر ۱۸-عام نظم و نسق کو پیش کرتا ہون"-

آنریبل مسٹر کریک :--"یوئر آنر مین اوس مثال کی پیروی کرنا چاہتا ہون جو گذشتہ سال کے مباحثۂ مین میرے پیش رو آنریبل مسٹر تھامسن نے قائم کی تھی اور اون مدات کا ذکر کے وقت جو میرے اہتمام مین ہین-مین صرف عام دلچسپی کے ایک یا دو امور پر بحث کرونگا اور اعداد کی مفصل پڑتال کرنے کی کوشش نہین کرونگا - آنریبل ممبر مال کی یاد داشت بڑی جامع اور واضح ہے اور جنگ کی وجہ سے سخت کفایت شعاری ملحوظ رکھنے کی ضرورت سے ہر قسم کی اہم تبدیلیون کو بالکل ناممکن کر دیا ہے اس لئے میرے زیر اہتمام مدات کے بارہ مین کچھہ زیادہ اضافہ کی ضرورت نہین - آنریبل ممبران یا اون مین سے ایسے اصحاب جنکی مالی فراست میری طرح اعلیٰ تربیت یافتہ نہین شاید اس بات سے خوش ہونگے کہ چند لمحون کے لئے انکو محض مالی تفصیلات پر غور کرنیکی کسیقدر سخت دماغی عرق ریزی سے بریت حاصل ہو جائیگی - پہلی مد جسکی

سر رجنلڈ کریڈک بہادر سے خراج تحسین وصول کیا ھے (صاحب موصوف نے یہه کہا تہا که پنجاب پولیس کي کار گذاري نہایت قابل ستائش ھے) پولیس کي جمعیت مین قایم رکہنا ضروري ھے او ر اگر گو رنمنٹ یہه چاھتي ھے که پولیس کے اراکین جنگي و زراعتي اقوام سے بہرتی کئے جائین تو موجودہ ادنے تنخواہ پر مطلوبه آدمی حاصل نہین هوسکینگے-گو رنمنٹ اس حقیقت کی قائل ھے که پولیس کی جمعیت کیلئے رنگروٹ بہرتی کرنے کے راستہ مین سخت دقتین حائل هین او ر که اسکا صرف یہي علاج ھے که پولیس کے ملازمون کی تنخواہ کو بڑھا دیا جائے یہي وجه ھے که اس زاید خر چ کو آئندہ سال کے تخمینه جات مین در ج کیا گیا ھے-

" آنریبل ممبران کو یاد هوگا که سنه ۱۹۱۳ع کے آخیر مین ایک کمیٹي اس غرض سے مقر ر کي گئي تهي که وہ اس مسئله پر غو ر کرے که ان اقوام کے ساتہه بر تاؤ کا کونسا بہترین طرز عمل او ر طریق ھے - اس کمیٹي نے اپني رپو رٹ پیش کر دي ھے-او ر اوس پر گو رنمنٹ باحتیاط غو ر کر رھي ھے-موجودہ مالي حالت مین یہه ناممکن ھے که کمیٹي کي سفارشون کو تمام و کمال عمل مین لایا جاسکے-لیکن اس تجویز کي ابتدائي تفصیل کو عملي صو رت مین لانے کے لئے پنجاب کمیشن کے ایک افسر کو عنقریب خاص کام پر لگایا جا و یگا-۳۰ هزار ر و پیه کي جو زائد رقم بجٹ مین مہیا کي گئي ھے-وہ اس افسر کے خرچ و اسطے ھے-یوئر آنر ان الفاظ کے ساتہه مین مدات ذیل پیش کرتا هون-مد نہم " جنگلات "-مد شانزدہم-الف-قانون و معدلت گستري-جیلخانجات-هفتدہم " پولیس " او ر خر چ کي مدات بالمقابل بهي پیش کرتا هون-

آنریبل مسٹر وارڈ- " یوئر آنر-عطیات بجٹ کے غیر صرف شدہ رہنے کا سوال پچہلے سال احتیاط کے ساتہه زیر غو ر رھا ھے-بمشو رہ ممبر مال کے ایک ترمیم شدہ ضابطه ۱۵-اپریل سنه ۱۹۱۵ع سے رائج کیا گیا ھے-جسکي ر و سے بجٹ مین صرف ایسي تجاویز شامل کي جاتي هین-جو کسي قدر با لتفصیل تیار هوچکی هون-اسکی وجه سے کسیقدر اصلاح هو گئی ھے-لیکن خر چ سرمایه مین تخفیف کی وجه سے اصلاح کا اثر معدوم هو گیا ھے - ایکن تخفیف کی پولیسی سے کل تعمیرات مندرجه بجٹ کے مکمل پر وگرام کی تکمیل نہین هوسکی-چنانچه ہمارا اصلی تخمینه ۶۲ لاکهه ۷۱ هزار ر و پیه تہا-ترمیم شدہ رقم ۵۱ لاکهه ۵۰ هزار ر و پیه رہ گئی ھے-یعنی ۱۱ لاکهه ۲۱ هزار ر و پیه کی کمی هو گئی ھے-

یہه تخفیف تمامهم ابتدائی تعمیرات کے عطیات مین هوئی ھے-لیکن اس مین ایک رقم ۲ لاکهه ۷۰ هزار ر و پیه کی بہی شامل ھے-جو تعمیرات سرکاري کی مد سے سول بجٹ مین ز یر مد طبی کنگ ایڈو رڈ میموریئل سکیم کی بابت منتقل کی گئی ھے-باقی تخفیف چند ایک چہوٹی چہوٹی رقمون پر مشتمل ھے-جو سب کی سب ۹۵ هزار ر و پیه سے کم هین-

اگلے سال کے بجٹ مین مزید تخفیف هونے کی بہی یہی وجه ھے-او ر کوئی نئے اہم کام زیر تجویز نہین هین-جو کام جاري هین-اونکو ضر و ر ختم کرنا پڑیگا-او ر ان پر ۶ لاکهه ۹۰ هزار ر و پیه خر چ آویگا-

باد شاہ مرحوم کی یاد گار مین جو اسپتال اب لاهور مین بن رہا ھے-اب قریب الاختتام ھے-" ایلیویٹر " واقع لائل پو ر کے واسطے غله اٹہانے کي مطلوبه کلین مہیا کی جائینگی-سیالکوٹ مین واٹر و رکس کا کام ختم هو چکا ھے-ا و ر ڈیرہ غازیخان مین بہم رسانی آب کی سکیم کا ابتدائی کام جاري ھے-

انہار ثلاثه (ٹرپل کینال پر وجیکٹ) پر خاصي ترقي کي گئي ھے-کل تخمینه شدہ خر چ مین سے جس کا کل میزان ۱۰ کر و ڑ ۷ لاکهه ر و پیه هوتا ھے-۹ کر و ڑ ۶۲ لاکهه ر و پیه مالي سال کے اخیر تک خر چ هو جاویگا-

نہر اپر جہلم کا هز ایکسیلیسي حضو ر وائسرائے بہادر نے ۹ دسمبر سنه ۱۹۱۵ع کو افتتاح فرمایا تہا-جس نے انہا اپر چناب او ر لوئر باري دوآب کو موسم کے لئے پانی مہیا کر دیا-نہر اپر چناب سے اس سال ۳ لاکهه ۲۵ هزار ایکڑ رقبه آبپاش هوا او ر اسکے مقابله مین سال گذشته مین ۲۱۱۸۸۲-ایکڑ کا رقبه آبپاش هوا تہا-لوئر باري دوآب نے اس سال ۲۸۰۰۰۰-ایکڑ اراضي آبپاش کی او ر پچہلے سال ۱۸۹۲۰۴-ایکڑ-

هویلی پروجیکٹ کے تخمینه اور رپورٹ اس سال گورنمنٹ هند کی خدمت مین بغرض غور ارسال کی گئی هے-

ستلج پر بمقام بهکرا اور جمنا پر بمقام کوچ بند لگانے کی تجویز کے متعلق سال حال مین تحقیقات کیگئی تهی-لیکن بند کوچ کی تجویز گورنمنٹ هند کے حکم کے مطابق قطعی طور پر ترک کردیگئی هے-

اضلاع انباله و کرنال کے جس قطعه کا نکاس آب روکا هوا هے-اوس کے متعلق بهی اس خیال سے تحقیقات کی گئی که اوس کے حالات حفظان صحت کی اصلاح کی جائے-یهه قطعه بهی بند بهکرا کی سکیم کے دائرہ اثر مین آجا ویگا-امرتسر کی پانی کے ذریعه بجلی پیدا کرنے کی سکیم (هائیڈرو الیکٹرک سکیم) اب یہان تک تیار هوگئی هے که اوسکا ایک حصه جاری هوسکتا هے-باقیمانده ۳ حصون کی تکمیل مین اون غیر معمولی حالات کی وجه سے تاخیر هو گئی جو آجکل انگلستان مین پیدا هو رهے هین-

"زیر مد بست و نهم آبپاشی-تعمیرات کلان" گذشته سال یعنی سنه ۱۵-۱۹۱۴ع مین وصول شده واصلات براه راست بقدر ۲۴۳۹۲۰۰۰ روپیه کے تهے-اور اس کے مقابله مین سال روان کے اندر ۲۴۵۰۰۰۰۰ روپیه کے وصول هونے کی توقع کیگئی تهی-اس سے قدرے زیاده رقم یعنی ۲۵۲۰۰۰۰۰ روپیه تخمینه بجٹ بابت سال روان مین اسی امید پر درج کیا گیا تها که انهار اپر چناب اور لوئر باری دو آب پر آبپاشی کی توسیع هو جاویگی پچهلے سال بارش نه هونے اور روئی کے فصل کو کیڑا لگ جانے کی وجه سے تخمینه تهوڑا لگایا گیا تها-تخمینه بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع ۲۵۵۰۰۰۰۰ روپیه لگایا گیا هے-یعنی سال روان سے ۱۰۰۰۰۰۰ روپیه زیاده-اس اضافه کی توقع اس بهروسه پر کیگئی هے که انهار ثلاثه پر آبپاشی کی توسیع هو جاویگی اور نهر جمن غربی اور نهر سرهند پر حالات کی اصلاح هو جاویگی جهانکه سال روان مین بارش نه هونے اور روئی کے کیڑون کی کثرت کے باعث سخت نقصان هوا تهے-

"بست و نهم—تعمیرات کلان آبپاشی-واصلات بلاواسطه" ان واصلات مین عرصه پنج ساله مختتمه سنه ۱۶-۱۹۱۵ع کے اندلگا تار ایزادی هوئی هے اور وه ۵۸۲۴۰۰۰ روپیه سے بڑهکر ۱۰۸۰۰۰۰۰ روپیه تک پہنچ گئے هین-جسکی بڑی وجوهات یه هین-که انهار لوئر چناب لوئر جهلم اور اپر باری دوآب کی شرح مال گزاری مین اس وجه سے اضافه هوا هے که ان سے آبپاشی شده علاقون مین نیا بندوبست هو گیا هے اور انهار ثلاثه پر سرکاری بنجر زمین بہت فروخت هوئی هے-۱۷-۱۹۱۶ع کے لئے کم تر تخمینه یعنی ۱۰۲۰۰۰۰۰ روپیه کا تخمینه اسلئے لگایا گیا هے که غیر مستقل مال گذاری مین کمی هو جانے کا احتمال هے-

زیر مد ۴۲ میجر ورکس—ورکنگ ایکسپنسز (کام چلانے کا خرچ) سال حال کے کل خرچ باستثناء سود قرضه کا تخمینه اب ۱۰۱۰۰۰۰۰ روپیه بمقابله ۸۹۴۲۰۰۰ روپیه کے (جو که بجٹ مین درج هے) لگایا گیا هے-یعنی ۱۱۵۸۰۰۰ روپیه زیاده هے-جیسا که آنریبل ممبر مال نے بیان کیا هے-اور زیادتی کی وجه زیاده تر وه تعمیرات ٹریننگ هین جنکے خانکی مین دریاے چناب کو بس مین رکهنے کے لئے بنانیکی ضرورت پڑی-نئی انهار کے کنارون کو ٹهیک طور پر قائم رکهنے کے لئے اور نهر سرهند پر حفاظتی کامون کے لئے بهی زاید عطیات دئے گئے هین-سنه ۱۷-۱۹۱۶ع کا تخمینه بجٹ ۱۰۳۰۰۰۰۰ روپیه رکها گیا هے یعنی سال روان سے ۲۰۰۰۰۰ روپیه زاید اس مین انهار کو ٹهیک طور پر قائم رکهنے اور چند ضروری تعمیرات یعنی خانکی مین ٹریننگ ورکس کی تکمیل کے لئے (جو اس سال شروع کئے گئے تهے) اور اپر جهلم پر حفاظتی تعمیرات کے لئے اور نهر سرهند کے ٹریننگ ورکس کے لئے روپیه مهیا کیا گیا هے-

ستمبر کے اخیر اور اکتوبر سنه ۱۹۱۴ع کے شروع مین سخت بارشین هونے کی وجه سے ربیع فصل کی تخم ریزی زیاده هو گئی لیکن آئنده مهینون مین بارش نهونے کی وجه سے اسکی نهر سے آبپاشی کی گئی-انهار لوئر چناب اور لوئر جهلم پر سخت پاله باری کی وجه سے فصل کا نقصان هوا اور مارچ مین بے موسم بارش هونے اور اپریل اور مئی مین تیز هوا کے چلنے اور گرمی پڑنے کے سبب وه فصل جس کے بہت عمده هونے کی توقع تهی خراب هو گیا-خریف مین بارش بالکل نه هوئی اور دریاؤن مین پانی کم رها-ٹڈون-کپاس کے کیڑون اور دوسرے کیڑون نے بهی بہت نقصان کیا-

سنه ۱۴-۱۹۱۳ع مین پنجاب کا کل کاشت شده رقبه ۸۳۲۰۰۰۰ ایکڑ تها-سنه ۱۵-۱۹۱۴ع مین ۸۹۶۰۰۰۰ ایکڑ اور سال حال مین تقریباً ۸۹۹۰۰۰۰ ایکڑ-

آنریبل مسٹر گاڈلے--- یور آنر ممبر مال کي یاد داشت مین بجٹ تعلیم کي امداد کا مفصل بیان درج هے-اس لئے مین کچھ زیاده نهین کهه سکتا آپ دیکھینگے که آمدنی مین حسب معمول ایزادي کي توقع کیگئي هے- اور خرچ مین آئنده سال کے لئے مهیا کو ده رقم مین ظاهره کمي هے-کمي کا باعث یه هے-که تعلیمي عمارتون کے خرچ سرمایه کي بابت امپیریل عطیات اب مکمل طور پر استعمال مین لائے جا چکے هین-۵۶۴۰۰۰ روپیه کا بقایا جو اس عطیه مین سے خرچ کیلئے موجود تها وه سال حال کے تخمینه مین درج کر لیا گیا تها-اور جیسا که یادداشت مین بتلایا گیا هے سنه ۱۷-۱۹۱۶ع مین عمارتون کا خرچ صوبه کے محاصل پر پڑیگا تخمینه مین ایک اور نارمل سکول کیلئے لاهور گورنمنٹ کالج اور گورنمنٹ مدارس کے نئے سامان کیلئے اور خالصه کالج کے پرنسپل اور دو پروفیسرون کي تنخواه کیلئے اور بهت سے دیگر چھوٹے کامون کے لئے جن کو یهان درج کرنے کي ضرورت نهین-روپیه مهیا کیا گیا هے-سنه ۱۵-۱۹۱۴ع سے خرچ کي ایزادي (اصل یا تخمینه شده) "زیر مد معائنه" کي یه وجه هے که ۱۲ اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس مقرر کئے گئے هین اور زنانه انسپکٹران مدارس کے عمله کي مکرر ترتیب عمل مین لائی گئي هے اور مدارس کی تعداد اور زیاده هو جانے کے باعث زاید ڈویژنل انسپکٹران کے لئے روپیه مهیا کیا گیا هے-لیکن مالی حالات اور امید وارون کے دستیاب هونے مین مشکلات کیوجه سے صرف ایک هي زاید انسپکٹر مقرر کیا گیا هے زنانه انسپکٹرون کی تعداد اس وقت ۶ هے-جن مین سے ۴ یونیورسٹي کی ڈگري یافته هین-آپ دیکھینگے که عطیات امدادي (گرانٹ ان ایڈ) کل مهیا کرده رقم کے نصف کے برابر هین-اس مین مقامي جماعتون کے عطیات برائے توسیع ورنیکلر تعلیم بهی شامل هین ۲۵ هزار روپیه کی زاید رقم جو اس غرض کیلئے مهیا کیگئی هے کمیٹی کي طرف سے مقرر کیگئی تهی اور دو سو روپیه فی جدید پرایمري سکول کے حساب سے تقسیم کیجائیگي-قطع نظر مالي نقطه خیال کے اگر تعلیمي نقط خیال سے دیکھا جائے تو مین افسوس کرتا هون که بجٹ کي اغراض کے لئے اوس طریقه تقسیم کو منسوخ کرنا پڑا هے جو سنه ۱۹۱۲ع سے مروج تها اس طریقه کي رو سے جو عطیات مقامي جماعتون کو دئے جاتے تهے وه اوس خرچ کے متناسب دئے جایا کرتے تهے جو اونکو تنخواهون اور سکولون کے کسي دوسري اغراض پر خرچ کرنا پڑتا تها-یهه طریق بلا واسط طور پر اوستادون کي تنخواهین بڑهانے اور سکولون مین کافي عمله ملازم رکهنے کا ذریعه تها اور گو بظاهر گورنمنٹ کو ایک غیر محدود ذمه واري اپنے اوپر نهین پڑتي تهي-لیکن اغلب خرچ کا اندازه کرنا مشکل نه تها-جیسا که پهلے هي اون ثانوي مدارس کے عطیات کي صورت مین کیا جاتا هے جنکا انتظام غیر سرکاري اشخاص کے هاتهه مین هے اور جو سیکنڈري تعلیم کي اشاعت کے ساتهه ساتهه خود بخود بڑهتے جاتے هین-چونکه آجکل مالي حالت کا لحاظ رکهنا لازمي هے اسلئے مین اس مضمون کے متعلق زیاده بحث کرنا ضروري نهین سمجهتا اور اُمید کرتا هون که جدید طریقه ڈسٹرکٹ بورڈون کي تعلیمي سرگرمي کا کسي طرح سد راه نهوگا کیونکه اوسکو حال هي مین بڑي کامیابي کے ساتهه بڑهایا گیا هے جو که اس بات سے ظاهر هے که تین سالون کے اندر پرائمري سکولون کي تعداد مین ۱۴۰۰ کي زیادتي هوئي هے اور ان مدارس مین ۶۰۰۰۰ طالب علمون کا اضافه هوا هے اسکے علاوه اُستادون کي بهمرساني بڑهانیکي غرض سے مختلف تدابیر عمل مین لائي گئي هین خاتمه پر مین عام خرچ کے تخمینه بجٹ بابت سال آئنده کي نسبت یهه بتلا دینا چاهتا هون که ماسوائے اوس ناگزیر کمي کے جو عطیات برائے عمارات مین اس وجه سے (جیسا که پهلے بیان کیا جاچکا هے) هوئي هے که اب امپریل عطیات برائے عمارات تخمینه مین شامل نهین هین دیگر تعلیمي اغراض کي توسیع کے واسطے مخالف حالات کے باوجود روپیه مهیا کردیا گیا هے-

ریزولیوشن دربارہ ترقي کے دستکاري

آنریبل رائے بهادر رام سرن داس--

یور آنر :---شاید اس کونسل کے آنریبل ممبران کو یهه دیکهکر تعجب هوا هوگا که میرے رزولیوشن مین بهت کم مطالبه کیا گیا هے-هز آنر سرمائیکل فرینسس او ڈوائر کي گورنمنٹ نے بجٹ مین صوبه کي صنعتون کي آئنده مالي سال مین ترقي کے لئے ۴۰۰۰۰ روپیه مهیا کیا هے جو روپیه بجٹ مین درج کیا گیا میرے خیال مین

بہت ہي کم ہے اور وہ رقم جس کے اس روپیہ میں ایزاد کرنیکي میں درخواست کرتا ہوں اس سے بہي کم ہے یہہ افسوس کا مقام ہے کہ ۵۰۰۰۰ روپیہ میں سے جو پچھلے سال بجٹ میں درج کیا گیا تہا صرف ۱۱۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا ہے اور یہہ اس سے بہي زیادہ افسوس کي بات ہے کہ آئندہ سال کا عطیہ سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء کے عطیہ سے بہي کم ہے میں اون مالي مشکلات کو سمجہتا ہوں جو آجکل پنجاب گورنمنٹ کے درپیش ہیں-لیکن یہي وقت ہے جبکہ ترقي صنعت کے اخراجات میں تخفیف کرنا کفایت شعاري کا غلط استعمال ہوگا جو خفیف سي رقم میري تجویز کے مطابق مد تعمیرات سول سے ترقي صنعت کے خرچ میں منتقل کیجائیگي ہرگز اتني زیادہ نہیں کہ اوس کي وجہ سے تعمیرات سول کي کوئي ایسي اہم تجاویز غیر معین عرصہ کے لئے ملتوي کرني پڑیں جو میرے معز ز دوست آنریبل مسٹر وارڈ کے زیر غور ہوں-یورپ اور زمانہ بسرعت بدل رہا ہے اور خاصکر صنعتي امور میں-میں تسلیم کرتا ہوں کہ زمانہ حال کي گورنمنٹ صنعتي کاموں میں بہت زیادہ ترقي نہیں کرسکتي اسکے ہاتہہ کچہہ حد تک بندہے ہوئے ہیں-لیکن کیا موجودہ یورپین جنگ کے بعد بہي یہي حالت رہیگي ایک ایسي سلطنت میں جسکي بنیادیں اوسکي آبادي کے مختلف اجزا کے خون سي سینچني گئي ہیں جو اچہے ایسے حلیفوں کے شانہ بشانہ ایک عالیشان مدعا کے لئے لڑ رہي ہے جنکو اوسکے مفاد کا خاص لحاظ ہے اور جسکے مقابلہ پر ایک ایسا مکار دشمن ہے جو جنگ میں مغلوب ہونیکے باوجود (جیسا کہ ہمیں اُمید ہے کہ وہ مغلوب ہوجائیگا) اپني دستکاریوں کي فروخت کے لئے حسب معمول سخت جدو جہد کریگا بلکہ مغلوب ہونیکے بعد پہلے سے بہي زیادہ سرگرمي کا اظہار کریگا صنعتوں کي ترقي کے سوال کے معاملہ میں غفلت نہیں کرني چاہئے بلکہ یہہ کام مدبرانہ عزم سے سر انجام دینا چاہئے-اور اس کام کے لئے اس بیدار مغز حاکم سے اور کون زیادہ قابل ہوسکتا ہے جس نے سنہ ۱۸۵۷ء کے بعد ایک سخت ترین اندروني بد امني کي ابتدا میں هي بیخ کني کرکے پنجاب کو کشت و خون سے بچایا ہے جب کہ خود انگلستان کے مدبرین ایسي تجاویز اور طریقے سوچ رہے ہیں جن سے انگلستان اور اوسکے حلیف ممالک آجکل اور جنگ کے بعد باہمي تجارتي مفاد اٹہا سکیں تو کیا اون عالي وقار حکمرانوں کے لئے جو حضور ملک معظم قیصر ہند جارج خامس دام اقبالہ کي طرف سے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں حکومت کر رہے یہہ مناسب نہیں کہ وہ اون دستکاریوں کو جو پیشتر هي ملک میں موجود ہیں لیکن کسي مپرسي کي حالت میں ترقي دیکر اون کو جدید لیکن مستحکم طور پر جاري کودیں-جناب والا میں یہہ نہیں کہتا کہ ہندوستان کي برٹش گورنمنٹ بہي کیوں اوسي قسم کي کارروائي نہیں کرتي جس قسم کي کہ بعض دولتمند اور صنعتي لحاظ سے ترقي یافتہ ممالک یورپ آجکل کر رہے ہیں محض ظاہر داري کے لئے میں کسي صنعت کے جاري کرنیکي میں ہرگز سفارش نہ کرونگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ناکام دستکاریاں وغیرہ ہرگز زندہ نہیں رہ سکتیں اور میں یہہ بہي جانتا ہوں کہ اون تجارتي کار و بار کا حشر کیا ہوگا جو اس ملک کے حالات کے لحاظ سے موزون نہو-اس قسم کے کاموں کا وهي حشر ہوگا جو کسي گرم ملک کے پودہ کا سرد ہوا کے اثر سے ہوتا ہے اور وہ ذرا سي باد مخالف کے اثر سے فوراً مرجہا جائیگے-اسلئے ہمیں نہایت احتیاط اور بڑي دور اندیشي سے کام لینا چاہئے-لیکن کئي ایسي صنعتیں ہیں-جنمیں غفلت کرنا بیوقوفي اور سخت اقتصادي غلطي ہے سرلوئي ڈین بہادر نے اپني اوس واضح تقریر میں جو اونہوں نے پنجاب کي صنعتي اور زراعتي نمائش لاہور کے افتتاح کے موقع پر سنہ ۱۹۰۹ء میں پڑہي تہي نہایت فصاحت سے بتلایا تہا کہ کونسي صنعتیں پنجاب میں کامیاب ہوسکتي ہیں اور جو عظیم صنعتي تحقیقات ڈاکٹر ابي لطیفي نے سرلوئس ڈین بہادر کے ایما سے کي تہي اور جس نہایت دلچسپ کتاب میں اونہوں نے اپني محنتوں کے نتائج قلمبند کئے ہیں اوس سے بعض ایسي صنعتوں کے جاري کرنیکي مناسبت نہایت صریح طور پر ظاہر ہوتي ہے جنکا کامیاب ہونا یقیني نظر آتا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ گورنمنٹ پنجاب نے کمیٹي نمائش اور ڈاکٹر لطیفي کے کام پر قریب دو لاکہ روپیہکے صرف کیا ہوگا میں یہہ دریافت کرنیکي جرات کرتا ہوں کہ اس خرچ کا کیا نتیجہ ہوا ہے اگر اس معاملہ کے متعلق مقامي حکام کي کارروائي کو بنظر انصاف دیکہا جائے تو مجھے کہنا پڑتا ہے کہ بعد کے سالوں میں صنعتي معاملات میں جو سستي عمل میں آئي ہے اوسکے لئے بڑي حد تک لارڈ مارلے کا وہ مراسلہ ذمہ وار ہے جو اونہوں نے ہندوستان میں ترقي صنعت کے بارہ میں ارقام فرمایا تہا-

لیکن لارڈ مارلے کي صنعتي پالیسي پر اب سختي سے عمل نہیں کیا جاتا جیسا کہ کونسل مدراس کي کارروائي

بابت سنہ ۱۹۱۵ع کے صفحہ ۱۹۹ سے ظاہر ہوتا ہے اور اب لارڈ موصوف کے جانشین بہي اونکے مرتبہ قاعدہ کي سختي سے تعمیل کرنیکے خلاف ہین-

علاوہ ازین گورنمنٹ ہند نے بہي اب صنعتي ترقي کي پالیسي اختیار کرلي ہے اور اونہون نے مندرجہ ذیل رزولیوشن جو میرے دوست آنریبل راجہ خوشحال پال سنگھ صاحب نے ماہ فروري سنہ ۱۹۱۵ع مین منظور فرمالیا ہے-" کہ یہہ کونسل سفارش کرتي ہے کہ چونکہ آجکل ممالک غنیم سے اشیا کي درآمد بند ہوجانیکي وجہ سے عمدہ موقع ملگیا ہے-اسلئے گورنمنٹ کو ملک ہند مین صنعتي کامون کي ترقي کیلئے مناسب امداد ديني چاہئے- گورنمنٹ مدراس نے صنعتي کامون کمي ترقي پر سنہ ۱۹۱۴ع مین دو لاکہہ روپیہ صرف کیا ہے اور صوبہ کي صنعتون کي نگراني اور رہنمائي کے لئے ایک پورا وقت کام کرنیوالا ڈایرکٹر رکہہ لیا ہے-گورنمنٹ مدراس نے مندرجہ ذیل رزولیوشن ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ع کو منظور کرکے صنعتي توسیع کي پالیسي اختیار کرلي ہے-

" یہہ کونسل شفارش کرتي ہے کہ ہز اکسیلینسي گورنر باجلاس کونسل احاطہ بمبئي کے ضلع کنارا مین کاغذ کي لگدي بنانیکا کارخانہ جاري کرنیکي مناسبت پر مزید غور فرمائے تاکہ جنگ کے اختتام پر غیر سرکاري اشخاص کارخانہ مذکور جاري کرسکین اورکہ بشرط ضرورت سرکاري خزانہ اوسکي ابتدائي منازل کے خرچ کا ذمہ وار ہو"-

ہز ایکسیلینسي لارڈ کارمائیکل کي گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل ریزو لیوشن جو بنگال کي کونسل مین بماہ اگست گذشتہ پیش کیا گیا تہا منظور فرمالیا ہے :-

" یہہ کونسل ہز اکسیلنسي گورنر بہادر باجلاس کونسل کي خدمت مین سفارش کرتي ہے کہ جتني جلدي ممکن ہوسکے اون سفارشون کو عملي جامہ پہنانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کیجائین جو مسٹر سوین نے بنگال کي صنعتي ترقي کے متعلق اپني رپورٹ مین درج کي ہین-

مین یہہ ٹہیک نہین بتاسکتا کہ پریذیڈنسي ہائے کي گورنمنٹون نے توسیع صنعت پر کسقدر روپیہ صرف کیا ہے-لیکن آنریبل ممبران اون منظور شدہ رزولیوشنون کي نوعیت سے بخوبي اندازہ لگاسکتے ہین کہ ان رزولیوشنون کو عمل مین لانے کے لئے اونہون نے بہت روپیہ صرف کیا ہوگا-ممالک متوسط کے بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا یہہ ایک خوشگوار پہلو ہے کہ اوس مین اون مقامي صنعتون کي امداد کیلئے ۷۰ ہزار روپیہ مہیا کیا گیا ہے جنکو جنگ کي وجہ سے نقصان پہنچا ہے-اور مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کے تقریباً سب بڑے صوبجات مین صنعتون کي ترقي کے لئے کچہہ کوشش کي گئي ہے-پنجاب گورنمنٹ نے جو کچہہ توسیع صنعت کے معاملہ مین کي ہے اسکے لئے ہم سب گورنمنٹ مذکور کے نہایت مشکور ہین لیکن مین یہہ کہنے کي جرآت کرتا ہون کہ ابہي بہت کچہہ کرنا باقي ہے پیشتر اس کے کہ پنجاب صنعت مین اپني مناسب جگہہ حاصل کرسکے اس وقت معمولي بنکون سے قرضہ لینا ناممکن ہے-اور صرف گورنمنٹ ہي اس قابل ہے کہ پنجاب کي صنعتون کي مدد کرسکے-اسکے علاوہ گورنمنٹ بہي صنعتي مظاہرے قائم کرسکتي ہے جن سے کہ صوبہ کے کام کرنے والون کو مفید مدد ملسکے-ان دونون باتون کے لئے مین علاوہ بجٹ کي منظور شدہ رقم کے ۲۴۰۰۰ روپیہ کي معمولي رقم کے لئے درخواست کرتا ہون تعمیرات سول اگلے سال تک رک سکتے ہین لیکن کون کہ سکتا ہے کہ اگر صنعتي توسیع کے موجودہ موقعہ سے فائدہ نہ اٹہایا گیا-تو پہر یہہ موقع کب ہاتہہ آئیگا-اسلئے مین مندرجہ ذیل جناب والا کي منظوري کے لئے پیش کرتا ہون-

" کہ یہہ کونسل ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر کي خدمت مین سفارش کرتي ہے کہ ۲۴۰۰۰ کي رقم ایسي صنعتون کي ترقي کے متعلق تجربات کے لئے منظور فرمائي جائے جو پنجاب کے لئے موزون ہون اور اسیقدر رقم بجٹ مین مندرجہ خرچ زیر مد تعمیرات سول مین سے کم کردي جائے"-

آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لال :-

" یور آنر-آپ کي اجازت سے مین اوس ریزولیوشن پیش کردہ آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس کي دل سے تائید کرتا ہون اور اوسکي تائید کرتے ہوئے مجہے یہہ عرض کرنے کي اجازت بخشي جاوے کہ اون

حالات سے جو که اس عالمگیر لڑائي کي وجه سے پیدا هوئے هین نئي صنعتون او ر دستکاریون کے اس صوبه مین قائم اور شروع کرنے کا موقعه ملگیا هے اور نیز اون صنعون کي حمایت اور حوصله افزائي کا جو ملک مین موجود هین کیونکه اب غیر ملک کي اون اشیء کے ساتهه مقابله کا خوف نهین جو که لڑائي سے قبل اتني ارزان اور اس کثرت سے ساتهه آتي تهین که اون سے بهتر ملکي چیزین بهي خریدار کو پسند نهین آتي تهین-اس کونسل کے هر ایک سرکاري و غیر سرکاري ممبر کو اچهي طرح معلوم هے که لڑائي کي وجه سے مقامي صنعتون کو از سر نو تازه کرنے کے لئے کیا اچها موقعه ملگیا هے لیکن موجوده مالي مشکلات اور (جوائنٹ سٹاک) مشترکه سرمایه کي کمپنیون کي کامیابي کے متعلق عام بے اعتباري جو که اتنے بنکون اور معدود نمه واري کے کامون کے بند هو جانے کے باعث پیدا هو گئي هے-غیر امدادي پرائیویٹ کوشش کي سد راه هین-اور جب تک ابتدا مین گورنمنٹ سب سڈي (امداد) کے طور پر مالي امداد اور ماهران فن کي خدمات کي شکل مین لوگون کي حوصله افزائي اور رهنمائي نه کریگي لوگون کے لئے کام شروع کرنا نا ممکن هے-اور ۲۴۰۰۰ روپیه کي رقم جو ریزولیوشن پیش کرنے والے آنریبل ممبر نے مانگي هے وه اسقدر زیاده نهین که وه اون ملکي صنعتون کي ترقي کے متعلق تجربات اور عطیات کیلئے نه دي جا سکتي هو جو مفاد ملک کیلئے نهایت ضروري هین"-

آنریبل رائے بهادر هرپچند—

"یور آنر—مین اس ریزولیوشن کي تائید کرتا هون-جناب والا تمام ممبران کو معلوم هے که بنکون کے بند هو جانے سے هماري صنعتون کو کتنا نقصان هوتا هے میرے خیال مین یهه صوبه کسي اور صوبه سے پیچهے نه هوتا اگر مالي مشکلات پیش نه آتین-اور یور آنر بلا شبه جانتے هین که اب صنعتون کي بهت ضرورت هے اس غرض کے لئے تهوڑي سي رقم منظور کي هوئي هے-اب سوال یهه هے که آیا اس کو بڑها یا جائے یا نه اور که آیا یهه رقم تعمیرات مد سول سے منتقل کي جاوے یا کسي اور سے-مین درخواست کرتا هون که صنعتون کے لئے بهت سا روپیه مهیا کیا جاوے-ان الفاظ کے ساتهه مین اپنے دوست آنریبل رائے بهادر رام سونداس کے ریزولیوشن کي تائید کرتا هون"-

آنریبل مسٹر لمسڈن—

"یور آنر—مجهے اس ریزولیوشن کے مضمون کے ساتهه بهت همدردي هے لیکن مین افسوس کے ساتهه کهتا هون که مین اس کو منظور کرنے سے قاصر هون-گورنمنٹ نے بارها آنریبل ممبران کونسل کے سوالات کے جواب مین اس معامله کے متعلق اپني حالت کو بیان کیا هے مین خاصکر اوس سوال کے جواب کي طرف جو که آنریبل سرپي-سي-چٹرجي نے ستمبر سنه ۱۹۱۴ع مین کیا تها اور نیز اوس سوال کے جواب کي طرف جو که آنریبل ملک محمد امین خان نے مارچ گذشته مین کیا تها آپکي توجه دلاتا هون-یهه امر باعث مایوسي هے که اس وقت تک کوئي ممکن العمل تجویز پیش نهین کي گئي هے-اور نه هي کبهي ظاهر کي گئي هے-پچهلے سال هم نے بجٹ مین بهت زیاده رقم یعني ۵۰۰۰۰ روپیه بدین امید مهیا کیا تها که سال بهر مین کوئي تجاویز پیش کي جاوینگي-لیکن نتیجه یهه هوا که اس رقم کا ⅘ حصه صرف نه هو سکا اس سال کے لئے جیسا که آنریبل ممبر نے بیان کیا هے هم نے ۴۰۰۰۰ کي رقم مهیا کي هے اس کے جزو کثیر کي سنٹرل ویونگ سکیم کي وسعت کے لئے ضرورت هوگي-تاهم ایک خاصي رقم یعنے ۱۰۰۰۰ روپیه جو که اس وقت بطور ریزرو پڑا هے ایسي عملي تجاویز کیلئے قابل استفاده هوگي جو گورنمنٹ کي امداد کے مستحق ثابت هو ایسے وقت مین جب که ضروریات کو پورا کرنا مشکل هے روپیه کو جس کامون کے لئے بهت ضرورت هے ایسي مد مین مقفل کر رکهنا بهت بهاري غلطي هوگي جس مین که خرچ هونے کي امید نهین هے-اور جسکي نسبت هم کو یقین هے-که جو رقم پیشتر هي مهیا کي گئي هے سال کي ضروریات کے لئے کافي هوگي-مین آنریبل ممبر کي توجه اس امر کي طرف مبذول کراتا هون-گو که انکي تجویز ظاهره بهت معمولي هے-لیکن اوس ایک ایسي مد مین تخفیف کي تجویز کي گئي هے-جس مین اس سال کے لئے مهیا کرده خفیف رقم مین سے پهلے ½۱۱ لاکهه کي تخفیف کیجا چکي هے اگر انریبل ممبران گذشته ایام پر نظر ڈالین کے تو انهین معلوم هو جائیگا که مد مذکور مین ۳۰ لاکهه سے زیاده کي کمي هو چکي هے گو یهه ایک معمولي بات معلوم هوتي هے که جس مد مین سے پهلے ½۱۱ لاکهه

روپیہ کم کر دیا گیا ہے اوس مین سے ۲۴ ہزار روپیہ اور نکالا جا سکتا ہے-لیکن مین یہہ بتلا دون-کہ ایسا کرنے کا نتیجہ ذیل کی دو باتون مین سے ایک یا دوسری کی شکل مین نمودار ہوگا یعنے یا تو ہمین اون نہایت ضروری تجاویز مین سے کسی ایک کو ترک کرنا پڑیگا جنکے لئے موجودہ مالی مشکلات کے باوجود سال آئیندہ کے بجٹ مین روپیہ مہیا کرنا پڑا ہے بصورت دیگر کسی ایک ایسی تجویز کو ملتوی کرنا پڑیگا جو اسوقت زیر تعمیر ہے-ہر ایک شخص جانتا ہے کہ کسی جاری شدہ تجویز کا چھوڑ دینا باعث نقصان ہوتا ہے کیونکہ ہم اسکو اسی مرحلہ سے پھر جاری نہین کرسکتے جس پر ہم نے اسکو چھوڑا تھا-مین یقین کرتا ہون-کہ میرے اس بیان سے نہ صرف کل کونسل کو بلکہ خاصکر مین اس تجویز کے پیش کرنے والے آنریبل میمبر کا بھی اطمیناں ہو گیا ہوگا-جیسا کہ مین نے کہا ہے-مجھے اون کے ریزولیوشن کے عام مدعا کیساتھہ بڑی ہمدردی ہے-لیکن مین افسوس کرتا ہون-کہ یہہ ریزولیوشن موجودہ حالت مین منظور نہین کیا جاسکتا "-

آنریبل لالہ کاشی رام—

یوئر آنر—اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے مین یہہ کہنا چاہتا ہون کہ میری رائے مین ریزولیوشن مین واقعی بہت کم روپیہ کے لئے درخوست کی گئی ہے مین بلا شبہ تسلیم کرتا ہون کہ جیسا کہ آنریبل ممبر مال نے بیان کیا ہے اس تجویز کے متعلق مالی نقطہ خیال سے ضرور اصطلاحی مشکلات در پیش ہونگی لیکن ہم ان مشکلات کے حل کی کوئی تجاویز پیش نہین کر سکتے کیونکہ بحیثیت ایک مالی ماہر کے وہ ہی ان مشکلات کو حل کرنیکے قابل ہو سکتے ہین-مین نہایت زور کے ساتھہ گورنمنٹ کو جتلانا چاہتا ہون-کہ ۴۰ ہزار روپیہ کی رقم جو دستکاریون کی توسیع کے لئے مہیا کیگئی ہے وہ اون مقاصد کے حصول کے لئے بہت ہی کم ہے جو ہمارے پیش نظر ہین-یوئر آنر—آنریبل ممبر نے اس کونسل کو اس بات کا یقین دلانیکی پوری کوشش کی ہے کہ یہی وقت کام کرنیکا ہے اس کام کی ابتدا کرنیکیلئے یہہ وقت نہایت موزون ہے خیال کیا جاتا ہے-شاید آنریبل ممبران کو یاد ہوگا کہ مین نے گذشتہ سال بجٹ پر بحث کے دوران مین ایک بہت بڑی تجویز پیش کی تھی اور یہہ ایک ٹیکنولوجیکل کالج قائم کرنے کے متعلق تھی یہہ تجویز اس خیال پر پیش کیگئی تھی-کہ گورنمنٹ چاہتی تھی-کہ یہہ ملک اس قابل ہو جائے کہ اون ممالک سے درآمد کردہ اشیا کے ساتھہ کامیابی سے مقابلہ کر سکے جنکے ساتھہ ہم اس وقت بر سر پیکار ہین-مجھے یہہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ایک نمائش اس غرض سے کھولی گئی تھی-کہ اس گورنمنٹ کی رعایا یہہ دیکھہ سکے کہ کونسی چیزین ہین جن مین وہ کامیابی کے ساتھہ مقابلہ کر سکتے ہین-لیکن مین نے گورنمنٹ کو یہہ بات جتلانے کی کوشش کی تھی کہ محض نمائشون کے جاری کرنے کے علاوہ کچھہ اور بھی کرنا چاہئے-جبتک ہمین یہہ نہ سکھایا جائے کہ ہم کسی چیز کو کمترین لاگت سے تیار کرکے ممالک غیر کی اشیاء کا مقابلہ کسطرح کر سکتے ہین ہم سے یہہ اُمید نہین کیجا سکتی کہ ہم نہایت شائستہ ملکون کے ساتھہ مقابلہ کرسکین-یعنی ایسے ملکون کیساتھہ جنکے پاس سب سے عمدہ طرز کی کلین اور نہایت تجربہ کار لائق ماہر فن آدمی ہین-یوئر آنر اسوقت میری تجویز کی طرف کوئی توجہ نہین کیگئی تھی-بلکہ یہہ کہا گیا تھا کہ ہم خود یہہ نہین جانتے کہ ہم کس چیز کی تجویز پیش کر رہے ہین یہہ بھی کہا گیا تھا کہ لوگ یہہ نہین جانتے کہ ٹیکنولوجیکل کالج کیا ہوتا ہے-یوئر آنر مین تسلیم کرتا ہون کہ کچھہ حد تک یہہ درست ہے اور ہم یہہ تصور نہین کرسکتے کہ ٹیکنولوجیکل کالج کیا ہوتا تھا اس ملک مین جہان کوئی ایسا کالج نہین اور نہ ہی ایسا کالج کبھی ہم نے دیکھا ہے-اسلئے ہم نہین سمجھہ سکتے کہ وہ کیا ہوتا ہے ہم نے صرف اوسکی بابت سنا ہوا ہے اور یہہ سمجھتے ہین کہ ایسے کالج اور ایسی دیگر سہولتین اون غیر ممالک کی گورنمنٹین اپنی رعایا کے لئے مہیا کرتی ہین جو اپنی اشیاء ہندوستان کی صنعتون کے ساتھہ مقابلہ کرنے کے لئے بھیجتے ہین مین تسلیم کرتا ہون کہ جس آنریبل ممبر نے اوسوقت میری تجویز کا جواب دیا تھا یہہ کہنے مین حق بجانب تھے-کہ ہم ایسے کالج کا مطلب نہین سمجھتے اس حد تک وہ ٹھیک تھے-لیکن جو تجویز مین نے پیش کی تھی اس مین بلا شبہ اس قسم کا کوئی سوال درپیش نہ تھا کہ ہم کو اس بات کا علم ہے کہ اس کالج یا اوسکی قائمی کے لئے مطلوبہ روپیہ کی نوعیت کیا ہے-مین نے اس بات کا ذکر صرف اسلئے کیا ہے کہ مین کونسل کو اس بات کی ضرورت جتلا سکون کہ صنعت کی ترقی کے لئے اور شہنشاہ معظم کی رعایا کو اس قابل بنانے کے لئے سرگرم کوشش کرنی چاہئے کہ وہ دشمن کے ممالک کے ساتھہ کم از کم ان چیزون مین جو ہم وہان سے منگاتے ہین کامیابی کے ساتھہ مقابلہ کر سکین-اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہہ ۴۰ ہزار روپیہ بمعہ اوس ۲۴ ہزار کے جس کے لئے درخواست کیگئی ہے

فضول هوگا-لیکن اس مین کوئي شک نهین که هم چاهتے هین که گورنمنٹ غور کے بعد اپنے فرض کو تسلیم کرے اور اس مدعا کي تکمیل کے لئے کارآمد اور سرگرم کوشش کرے اور اس خیال سے مین آنریبل ممبر کے ریزولیوشن کی تائید کرتا هون مین جانتا هون که پیشتر سے مهیا کرده ۴۰ هزار روپیه کي رقم مین یهه روپیه ملا دینے سے بهي کوئي فائده هو سکیگا-لیکن میرے خیال مین اگر یهه ریزولیوشن منظور هو گیا تو یهه اصول تسلیم هو جائیگا که جسقدر کوشش کي گورنمنٹ ضرورت خیال کرتي هے اوس سے بهت زیاده وسیع پیمانه پر کام کرنے کي ضرورت هے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بهادر:—

" اس مضمون کے متعلق جو کچهه ممبر مال نے بیان کیا هے مین اوس مین چند الفاظ ایزاد کرنا چاهتا هون مجهے اس ریزرولیوشن کے پیش کرنے والے ممبر اور اون ممبران کے ساتهه عین همدردي هے جنهون نے ممبر موصوف کي اس باره مین تائید کي هے که گورنمنٹ کي توجه اس امر کیطرف مبذول کرني چاهئے که جو کچهه که وه اس موقع پر کرسکتي هو اس ملک کي دستکاریون کي هو ایک قابل عمل تجویز کي امداد اور تائید کے لئے کرے خاصکر اون دستکاریون کے لئے جن کي بدولت هم کم از کم کسي حد تک ممالک غیر کي درآمده اشیاء کے محتاج نه رهین اور ساتهه هي اس ملک کا سرمایه کام پر لگ سکے اور اس ملک کے مزدوري پیشه لوگون کے کام کا دائره وسیع هو جائے-جیسا که هم سب کو معلوم هے اس ریزولیوشن کے آنریبل محرک بڑے فهیم تجارتي آدمي هین اور جیسا که اونهون نے کها هے وه گورنمنٹ کو اس بات کي هرگز رائے نه دینگے که وه کسي فضول تجویز یا کسي ایسي جدید دستکاریون کي امداد کرے جو برساتي کیڑون کیطرح چند روزه زنده ره سکتي هون-هم کو ایسي تجاویز کا اور ایسي جدید دستکاریون کا سنین حال مین بهت برا تجربه هوا هے اور جیسا که اونهون نے کهلے طور پر تسلیم کیا هے یهه اس تجربه کي بدولت هے که پنجاب جو کئي دیگر پهلوون مین هندوستان کے کل صوبجات مین سے اول درجه هے تجارتي اور صنعتي معاملات مین پیچهے هے "۔

" اب مین اس معاملے کي عملي پهلو کو لیتا هون همین یهه دیکهنا هے که پنجاب کي کیا حالت هے اور صنعتون کي ترقي اور حوصله افزائي کے لئے کیا کیا سهولتین موجود هین دنیا کي بڑي صنعتون کا قریباً هر ایک ملک مین ذیل کي تین چیزون مین سے ایک پر انحصار هے-یعني کوئله-لوها (اور اگر یهه دونو ایک دوسرے کے قریب مل جائین-جیسا که انگلستان مین هے تو اور بهي بهتر هے) اور مٹي کے تیل پر جو بسرعت کوئله کي جگهه لے رها هے هم جانتے هین که پنجاب مین کوئله کے متعلق هماري کیا حالت هے اس صوبه مین ڈنڈوت کي کان اور اسي قسم کي دیگر کانین بهي هین اس کا یا تو گورنمنٹ نے جاري کیا هے یا گورنمنٹ انکي امداد کرتي هے تا که لوگون کي صنعتي کامون مین حوصله افزائي هو اور سرکاري ریلوے کو ایندهن مهیا هو سکے-گورنمنٹ کو کئي لاکهه روپیه خرچ کرنے کے بعد معلوم هوا که کوئله عمده قسم کا نهین-اسلئے گورنمنٹ کو کان ڈنڈوت ترک کرني پڑي اور بصرف کثیر بنگال سے کوئله خریدنا پڑا اور مجهے حال هي مین معلوم هے که گورنمنٹ نے ڈنڈوت مین اپنا سٹاک ایک پرائیویٹ فرم کے هاتهه برائے نام قیمت پر فروخت کردیا هے اس سے ظاهر هوتا هے که هم کوئلے کے معاملے مین زیاده اُمید نهین کر سکتے- گورنمنٹ نے خود میدان مین آکر اس دستکاري کو فروغ دینے کي کوشش کي-لیکن کامیابي نا ممکن پائي گئي "۔

" لوهے کي بابت بهي مجهے خطره هے که هم زیاده توقع نهین رکهه سکتے-جهانتک مجهے معلوم هے اس صوبه مین لوهے کا بهت سي مقدار مین گلانے کے لئے دستیاب هونا امکان سے باهر هے "۔

تیسري چیز مٹي کا تیل هے اور اسکے متعلق مین کونسل کو مطلع کرتا هون که پنجاب کے شمالي حصه مین نهایت خوش آیند توقعات هین کئي پرائیویٹ کمپنیان سالون سے وهان کام کرتي رهي هین اور تیل کي تلاش مین مشغول هین اور ضلع اٹک مین انهین بهت هي مقدار مین تیل ملتا هے اور برهما اور دیگر ممالک کي کئي کمپنیون نے ضلع اٹک اور ملحقه اضلاع مین تلاش تیل کے لائیسنس حاصل کرلئے هین اور انهین اُمید هے که وه بهت جلدي ان لائیسنسون کو تیل نکالنے کے لائیسنسون مین تبدیل کرلینگے-اور اسطرح هم اُمید کرتے هین که شمالي پنجاب مین مٹی کے تیل کی ایک عمده اور مستحکم دستکاري قائم هو جائیگي اگر یه دستکاري قائم هو گئي تو لوگون کے لئے کام نکل آئیگا اور روپیه کے منافع پر لگانیکا اچها ذریعه بن جائیگا اور صوبه کي فارغ البالي مین نمایان ایزادي

هو جائیگی اس سے علاوہ دیگر باتوں کے ایندھن کے متعلق مشکلات طے هو جائینگي-اور تیل کي بهمرساني کیلئے هم روس اور برهما کے محتاج نه رهینگے-یه ایک ایسي صنعت هے که جس کي آئنده ترقي کي بهت امید هے اور مجهے یه دیکهکر بهت خوشي هوگي که اگر اس صوبه کے سرمایه دار اس دستکاري کي طرف زیاده توجه دیں-متذکره کمپنیوں کے چلانے والے سوائے برما کے ایک سکهه کے اس صوبه کے یا برما یا برما کي تیل کي کمپنیوں سے تعلق رکهنے والے انگریز صاحبان هیں-اور جهاں تک مجهے علم هے آج تک اس صوبه کے صرف ایک آدمي نے تلاش تیل کے لائسنس کیلئے درخواست کي هے-میں خیال کرتا هوں-که یه حالت تسلي بخش نهیں سمجهي جا سکتي اس صوبه کے لوگوں کو جو صنعتي ترقي کے خواهشمند هیں چاهئے که جب کبهي اونکو اس قسم کا عمده موقع ملے میدان میں نکلکر تلاش معدنیات کے لائسنسوں کیلئے درخواستیں کریں گورنمنٹ اونکو لائسنس بخوشي دیگي میں نے اس بات کا ذکر یهه-ظاهر کرنیکے لئے کیا هے که صنعتي کاروبار کي ترقي کیلئے گورنمنٹ کي امداد کا قابل تحسین مطالبه کیا جاتا هے لیکن یهه مطالبه تا حال کم و بیش برائے نام هي هے اور همیں اسکے کوئي ایسے صریح ثبوت نهیں ملتے جو گورنمنٹ مالي امداد دینے سے پیشتر دیکهنا ضروري خیال کرتي هے-

دستکاري کی دو اور اقسام بھی هیں جو کم و بیش اسي صوبه کي خاص دستکاریاں هیں اور جنکی امداد کے لئے گورنمنٹ تیار هے اور جنکے لئے گورنمنٹ کچھ کاروائی کر بھی رهی هے-ایک بافندگی هے-گورنمنٹ نے ایک مرکزي کارخانه بافندگی اسی غرض کیلئے قائم کیا هے که بافندوں کو اعلی تعلیم دیجائے-اور گورنمنٹ نے ان لوگوں کے لئے بہتر طریقے بہم پہونچانے کی کوشش کی هے اور بہتر قسم کے کرگھے مہیا کئے هیں گورنمنٹ نے مختلف قسم کے کرگھے مثلاً مکلی فوج کا کرگھا اور دیار کرگھے بافندوں کیلئے بہم پہونچائے هیں تاکه وه اونکا تجربه کر سکیں-وه دیہات کے بافندوں کو کام سکھانیکے لئے مکلی فوج کی امداد کر رہی هے اور نیز ان بافندوں کی بہتر طریق اختیار کرنیکے لئے مدد کر رهی هے-اسوقت جو کچھ هم کر سکتے هیں وه شاید بہت زیاده نہیں هے لیکن هم اس کام کو وسعت دینے کیلئے تیار هیں بشرطیکه هم کو جولاهے مل سکیں-اسوقت جو دقت پیش آ رهی وه روپیه کے متعلق نہیں هے کیونکه هم اون لوگوں کی امداد کیلئے بالکل تیار هیں جو همارے پاس آتے هیں لیکن دقت صرف یه هے که کام سکهانیکے لئے جلاهے نہیں مل سکتے-

اب صرف شیشه کا کام باقي هے-جب که هم جانتے هیں انباله میں شیشه کا کام خاصي سرسبز حالت میں جاري هے جسکو ایک باهمت شخص یعنے رائے صاحب لاله پنا لعل چلا رهے هیں-اور اونهوں نے یورپ آسٹریا اور جرمني سے شیشه کي در آمد کی موجوده ممانعت سے فایده اٹهایا هے اور اونهوں نے اپنا مال اس ملک میں فروخت کرنے کي کوشش کي هے میں نے اس کارخانه کا ملاحظه کیا هے-صاحب موصوف نے نمایاں ترقي کی هے اور آهسته آهسته اپنا بهت سا مال فروخت کر رهے هیں-اس کارخانه کي گورنمنٹ نهایت خوشي سے امداد کرنیکے لئے تیار هے-اونهوں نے متعدد ماهران شیشه سازي جاپان سے منگوائے هیں اور وه اب مزید ماهران منگانیکے لئے گورنمنٹ سے امداد طلب کرتے هیں-صاحب موصوف ایک عملي کام کرنیوالے شخص هیں اور اونهوں نے همارے روبرو ایک عملي تجویز پیش کي هے اور هم غور کر رهیں هیں که هم اونکي کس حد تک امداد کر سکتے هیں-

اس بات کا ذکر کرنیسے میرا مدعا یهه هے که اگر گورنمنٹ کے روبرو کوئي عملي تجویز پیش کیجائے تو هم امداد کي رقم کو چالیس هزار تک بهي محدود نهیں رکهنا چاهتے بلکه اسکو مالي تنگدستي کے زمانه میں بهي اور بڑهانے کیلئے تیار هیں-مجهے پورا یقین هے که اگر آنریبل تحریک کننده یا کوئي اور صاحب آگے بڑه کر یهه کهے که لیجئے یه ایک ایسا کام هے جس میں گورنمنٹ امداد کر سکتي هے یا یهه ایسا کام هے جس میں ایسي صنعت کي ترقي کي گنجایش هے جس کي گورنمنٹ امداد کر سکتي هے اور اگر آنریبل تحریک کننده یا کوئي اور صاحب جنکو اعتماد هو کسي ایسے کاروبار کی عمدگي اور نوعیت کي نسبت گورنمنٹ کا اطمینان کرادے تو وه دیکهینگے که جو امداد گورنمنٹ دینے کیلئے تیار هوگي وه چالیس هزار روپیه تک محدود نهیں رهیگي بلکه اوسکو ریزرو میں رقوم دیگر یا دیگر طریقوں سے بڑها دیا جائیگا هم امید کرتے هیں که همیں صیغه تعمیرات سرکاري کو مجوزه ۲۴ هزار روپیه کي رقم کے ترک کرنے پر مجبور نهیں کرنا پڑیگا اور هم عطیه برائے صنعت میں دیگر ذرائع سے اضافه کرنیکے لئے بالکل تیار هیں-

آنریبل راے بہادر رام سرنداس—

جناب والا—مین آپ کا ان پراز ہمدردي اور مشفقانہ الفاظ کے لئے نہایت ممنون ہون اور صنعتي ترقي کي امداد کیلئے جو وعدہ جناب والا نے کیا ھے اوس کے لئے بھي مشکور ہون—لہذا ان الفاظ کیساتھ مین اپنے رزولیوشن واپس لیتا ہون—

التوا

کونسل دوشنبہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع کیلئے ملتوي ہوگي

مقام لاہور
۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع

دستخط ایس-ڈبلیو گرلسي—
سکریٹري کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب

ضمیمہ الف—(دیکھو سوال نمبر ۳۵)

ضلع کانگڑہ مین حفاظت جنگل

نمبر ۳۳۷ مورخہ ۶ جون سنہ ۱۸۶۷ع

منجانب سکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ سول۔

اسمی سکرٹری صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے دستاویزات اور خط و کتابت مندرجہ حاشیہ پر باحتیاط غور فرمانیکے بعد ضلع کانگڑہ مین حفاظت جنگل کے بہتر انتظام کے لئے منسلکہ مجموعہ هدایات جاري فرمائی هین۔اور التماس کرتا هون کہ اونکو مقامي حکام کے پاس جلد ارسال کر دیا جائے آپکے دفتر کي اصل خط و کتابت لف هذا هے۔

۱—جنگلات کانگڑہ کے متعلق جملہ خط و کتابت موجودہ دفتر سکریٹریٹ و دفتر صاحب فناشل کمشنر بہادر کا اختصار جو سر جے-بی-لائل صاحب مہتمم بند و بست نے تیار کیا هے۔

۲—پہاڑی اضلاع پنجاب کے جنگلات کی حفاظت کے قواعد جو گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین دفتر هذا کی چٹھی نمبری ۱۹۶–۳۳۷ مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۸۵۵ع کے همراہ مرسل هوئے تھے۔

۳—گورنمنٹ هند کا جواب مورخہ ۲۱ مئی سنہ ۱۸۵۵ع جسکے بموجب قواعد متذکرہ صدر منظور کئے گئے۔

۴—چٹھی صاحب فناشل کمشنر بہادر نمبری ۵۸۴ مورخہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع جسکے همراہ جنگلات کانگڑہ کی حفاظت کے موجودہ طریق کی ترمیم کے متعلقہ تجاویز کی بابت صاحب مہتمم بندوبست کانگڑہ و صاحب کنسرویٹر جنگلات و صاحب کمشنر جالندھر کی خط و کتابت مرسل هوئی تھی۔

۵—چٹھی منجانب سکریٹری صاحب فناشل کمشنر نمبری ۷۲ مورخہ ۷ فروری جسکے همراہ افسران مذکورہ کی مزید خط و کتابت مرسل هوئی تھی۔

۶—اوس کمیٹی کی رپورٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے متذکرہ صدر خط و کتابت مین پیش کردہ تجاویز پر غور کرنیکے لئے مقرر کی تھی۔

۷—چٹھی صاحب کمشنر بہادر جالندھر نمبری ۱۶۵ مورخہ ۱۶ مئی سنہ ۱۸۶۷ع جس مین صاحب موصوف نے اس مضمون کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا۔

ضلع کانگڑہ مین حفاظت جنگل کے بہتر انتظام کے لئے هدایات

صاحب مہتمم بندوبست بمشورہ صاحب کنسرویٹر جنگلات یہ اعلان کرینگے کہ جنگلات کے کون سے حصص سرکاري جنگلات متصور هونگے اور ان پر قواعد حفاظت جنگل قابل اطلاق هونگے اور وہ ان جنگلات کي حد بندي کرائینگے اور اونکو نقشہ جات دیہہ اور کاغذات بندوبست مین درج کرینگے۔

۲—وہ ایسے چھوٹے چھوٹے قطعات جنگل کو جو مزروعہ زمین کے درمیان واقع هون اور ایسے منتشر درختون کو جو چراگاہ دھیہ مین کھڑے هون یا ایسے سرکاري درختون کو جو نہم کي اراضیات مین کھڑے هون ایسي حد بندي سے خارج کر دینگے۔

۳—سرکاري جنگلات متذکرہ صدر تین جماعتون مین تقسیم کئے جائینگے۔

اول—وہ جنگلات جنکي لکڑي عمدگي باعث یا اونکے اچھے موقع پر وقوع کے باعث خاص طور پر قیمتی هو۔

دوم—معمولي جنگلات۔

سوم—جنگلات جنکي لکڑي بالعموم نہایت ادنی قسم کي هو۔

۴—جماعت اول کے جنگلات عام طور پر محکمه جنگلات کے زیر انتظام هونگے اور اون مین حفاظت کا ایسا سخت ترین انتظام کیا جائیگا جو قواعد مرتبه سنه ۱۸۵۵ ع کي رو سے یا اون قواعد کي رو سے جو بعد ازین زیر ایکٹ سرکاری جنگلات سنه ۱۸۶۵ ع مرتب کئے جائین عمل مین لایا جاسکتا هو اور نیز اون مین مویشي چرانیکي قطعي ممانعت کرد یجاویگي - یهه مناسب معلوم هوتا هے که ان قطعات کي نه صرف حد بندي هي جائے بلکه اون کے گرد ایسي مظبوط باڑ یا احاطه بنا دیا جائے جس مین سے بھیڑ یا مویشي نه گذر سکین-

۵—جماعت دوم کے جنگلات مین بھي قواعد جنگلات سنه ۱۸۵۵ ع سختي سے نافذ کئے جائینگے لیکن اونکا ایک مناسب حصه اون اشخاص کي موجوده ضروریات کیلئے کھلا چھوڑ دیا جائیگا جنکي نسبت مهتمم بندو بست قرار دے که وه قدیم حق چرائي رکھتے هین اور ایسے اشخاص کیلئے مناسب سهولتین بهم پهنچائي جائینگي تا که وه اراضیات جنگل مین سے خشک شده لکڑي ایندھن کے لئے حاصل کر سکین - افسر ضلع هر خاص صورت مین زیر احکام صاحب کمشنر یهه فیصله کرینگے که "چراند کا مناسب حصه" کیا هوگا - اور وه بمشوره محکمه جنگل ایسے موزون قواعد اس غرض کے لئے مرتب کریگا که دیهاتي لوگ اپنے لئے مطلوبه ایندھن حاصل کر سکین-

۶—جماعت سوم کے جنگلات چرائي کے متعلق کوئي بندشین عاید نهین کي جائینگي لیکن دیگر پهلوؤن مین معمولي قواعد حفاظت نافذ هو نگے-

۷—ایسے زراعت پیشه اشخاص کو جو زراعتي اور خانگي اغراض کے لئے جنگل سے لکڑي کاٹنے کا قدیم حق رکھتے هون اور جنکے لئے اراضیات دیهه کے غیر حدبست شده حصه اراضي مین لکڑي موجود نهو انکو نمبردار کے پاس درخواست کرنے پر ایسے حد بست شده جنگلات مین درخت کاٹنے کي اجازت دیجا ئیگي جو حدود دیهه کے اندر واقع هو اور اونکو چار آنه في درخت بابت رسوم ادا کرنا هوگا-

۸—اسي طرح دیگر دیهات کے زراعت پیشه اشخاص سے ۸ آنه في درخت وصول کیا جائیگا اور غیر زراعت پیشه اشخاص سے پوري شرح وصول کیجا ئیگي-

۹—جماعت چودھري کے بن وزیرون کو هر تعلقه یا نصف تعلقه مین اس غرض کے لئے مقرر کیا جائیگا که وه لکڑي کاٹنے کي اجازت دینے اور دیگر امور متعلقه حفاظت جنگل کے باره مین نمبر دارون کي نگراني کرین-

۱۰—وصول شده رسوم مین سے بن وزیر چار آنه في روپیه اور نمبر دار اور راکھا ایک آنه في روپیه لینے کا مستحق هوگا - اول الذکر کو فنڈ جنگل مین سے بھي کچھه الاونس دیا جا سکتا هے-آبادي دیهه اور پٹواریون کو جو روپیه پیشتر ازین دیا جا تا تھا وه بند کردیا جائیگا-

۱۱—جماعت سوم کے جنگلات مین اور جماعت دوم کے جنگلات کے ایسے حصص مین جو خاص طور پر رکھا ہوئے قرار نه دئے گئے هون دیهاتي لوگون کو ایسي قیود کے تابع جو افسر ضلع بمشوره محکمه جنگل مناسب خیال کرے چاره کے لئے درختون کي اطراف کي شاخین کاٹنے کي اجازت دیجائیگي-

سابقه خط و کتابت کا خلاصه

سنه ۱۸۴۹ ع کي خط و کتابت سے جس مین وه احکام درج هین جو بورڈ مال نے جنگلات جسوان کے ساتھه سلوک کے سوال کے باره مین خط و کتابت مابین مسٹر کرسٹ ڈپٹي کمشنر هوشیار پور اور مسٹر میکلوڈ کمشنر جالندھر پر صادر کئے تھے ظاهر هوتا هے که جنگلات اور بنجر اراضیات کي علیحده حد بندي کرنیکي بجا ئے اون کو حدود موضع کے اندر بندوبست کے موقع پر سهواً نهین شامل کیا گیا تھا بلکه اوسوقت دیده دانسته ایسا کیا گیا تھا - یهه امر واقع هے که کوهستان کي بنجر اراضیات اور جنگلات گورنمنٹ کی ملکیت هین تسلیم کیا گیا تھا لیکن معلوم هوتا هے که اوس وقت یهه خیال نهین آیا که بندو بست اصل حالات کے مطابق کیا جائے

صاحب کمشنر علاقه ها ئے این روئے ستلج کی چھٹی نمبری ۱۹۶ مورخه ۵ دسمبر سنه ۱۸۴۹ ع بنام صاحب بورڈ مال-

چھٹی نمبری ۷۲۳ - مورخه ۱۸ ستمبر منجانب صاحب سکریٹری بورڈ مال بنام کمشنر-

یعني قدیم حلقوں کو صرف حلقے (سرکٹ) ہی تصور کیا اور زمینداروں کي ملکیت صرف اونکے کھیتوں هي مین تسلیم کیجا ئے - معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت قدیم حلقوں کو ایک قسم کے مواضعات بھائي چارہ مین تبدیل کرنے کے سوا ئے کوئي طریق بندو بست نہین سوجھا - گو حقیقت مین حدود تعلقہ کي طرح جد حلقہ (سرکٹ) کا ملکیت سے کوئی تعلق نہ تھا - جنگلات کانگڑہ کی علیحدہ حد بندي نہ کرنیکي جو وجوهات بورڈ مال کي چٹھي مین درج هین وہ یہہ هین - اول یہہ کہ چونکہ جنگلات مذکور مختلف مقامات پر واقع تھے اس لئے اگر اونکی علیحدہ علیحدہ حد بندي کیجاتی تو زمینداروں کی اراضیات کو بہت سے مختلف مواضعات یا محالوں مین منقسم کرنا پڑتا یا نیز اون کو ملا دیا جاتا تو جنگلات کا بہت سا حصہ زمینداروں کي اراضیات مین شامل کرنا پڑتا اور گورنمنٹ کو قطعی طور پر اون سے دست بردار ہونا پڑتا - دوم یہہ کہ حد بندي کرنے پر ان جنگلات کي نگرانی کیلئے بہت سا عملہ رکھنا پڑتا حالانکہ اونکو حدود موضع مین شامل کر دینے اور اونکو " جزواً زمینداروں کو تفویض کردینے " سے ان زمینداروں اور قدیم حلقہ داروں کو جو اب نمبر دار بن گئے هین ترغیب ہوتي بلکہ وہ مجبور ہو جاتے کہ اون کی نگرانی کرین - قدیم راکھا ہائے حلقہ (محافظان جنگل) کو جنگل مین اپنے حقوق کے عوض موضع خود ملازم رکھیگا اور اونکی تنخواہ دیگا - سنہ ١٨٤٩ کي خط کتابت سے یہہ صاف طور پر ظاہر نہین ہوتا کہ اوس " جزوی تفویض‌داری " سے زمینداروں کو ٹھیک کس حد تک حقوق دینے مقصود تھے - یہہ بیان کیا گیا ہے کہ زمینداروں کو حق حاصل ہوگا کہ وہ گھاس کاٹ سکین اور زراعتي اغراض کیلئے سبز لکڑي کاٹ سکین اور ایندھن کیلئے خشک لکڑي جمع کر سکین - اون جنگلات کی صورت مین جنکی ہوشیار پور مین علیحدہ محالوں کے طور پر حد بندي کیگئی ہے - اور جنکو کلاً ملکیت سرکاري کے نام سے بیان کیا گیا ہے جو تمیز روا رکھی گئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اراضیات جنگل مین کچھہ ملکیت دینی بھی مقصود تھی - آگے چلکر یہہ بھی درج ہے کہ " اون جنگلات کو جنکي علیحدہ حد بندي کیگئی ہے اور جو کلاً ملکیت سرکار هین مفید ترین طریق مین فروخت کیا جاسکتا ہے اور اوس سے گردو نواح کے مواضعات کو کوئی نقصان نہین ہو سکتا - معلوم ہوتا ہے کہ اگر اوسوقت اراضیات جنگل کے حق ملکیت کا خیال آیا بھی ہو تو اوسکی کوئی زیادہ وقعت نہین سمجھی گئي - باہر کے اشخاص کي طرف سے زمین کی مانگ ہونیکا خیال نہین کیا گیا اور توسیع زراعت کو تحفظ جنگل پر ترجیح دیگئی -

٢- لیکن ١٨٥١-٥٢ ع مین جبکہ بندو بست جاري تھا کاشت چاء کا خیال کیا گیا اور اس لئے بنجر اراضیات بمقام ہولٹا کو اس غرض کے لئے علیحدہ رکھہ لیا گیا -

معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ١٨٥٢-٥٣ ع مین کاشت چاء کیلئے اراضیات کی مانگ پیدا ہو گئی تھی اس لئے کمشنر نے ڈپٹي کمشنر سے دریافت کیا کہ آیا اراضیات ہولٹا کے سوا کوئی اور اراضیات حدود موضع سے خارج کیگئی هین - مسٹر بیلي ڈپٹی کمشنر نے نفی مین جواب دیا اور اپنی یہہ رائے ظاہر کی کہ زمیندار وہ حقوق خفیف قیمت کے عوض فروخت کردینگے جو اونکو بندو بست کے موقع پر قابل کاشت بنجر اراضی کے بڑے بڑے قطعات مین دئے گئے تھے قطعات مذکور اب بطور چراند استعمال کئے جاتے هین - سفارش کی کہ یہہ اراضیات عوضانہ دیکر اوسي طرح حاصل کرنی چاہئین جسطرح کہ سرکاري اغراض کے لئے لی جاتی هین -

کمشنر علاقہ جات آنروئے ستلج کی چٹھی نمبري ١٥١٥ - مورخہ ... اکتوبر سنہ ١٨٥٢ ع بنام ڈپٹی کمشنر -

ڈپٹی کمشنر کی چٹھی نمبري ٢٥ - مورخہ ٧ فروری سنہ ١٨٥٣ع بخدمت کمشنر علاقہ جات آنروئے ستلج -

کمشنر نے اس چٹھی کو صاحب چیف کمشنر کے پاس ارسال کرکے تحریر کیا کہ جیسا کہ صاحب چیف کمشنر کو معلوم ہے ہولٹا کے سوائے کوئی اور ایسي اراضیات قطعي طور پر محفوظ نہین کي گئین جنکو سرکاري اراضیات کے طور پر استعمال مین لایا جاسکے - کہ یہہ امر ممکن لیکن مشتبہ ہے کہ اون اراضیات مین سے بعض جن پر اب جنگل موجود ہے اور جن کو اسي وجہ سے بطور ملکیت سرکار محفوظ رکھا گیا تھا بعد ازین کاشت چاء کے لئے قابل استفادہ ہوسکین - لیکن جملہ اراضیات جنمین چاء کي في الفور کاشت موزون تھي آج تک ہم کی ملکیت سمجھین جاتي تھین اور اس لئے انکو اون مواضعات کي ملکیت قرار دیدیا گیا تھا جن کے رقبوں کے اندرہ واقع تھین - انہون نے یہہ اُمید ظاہر کی کہ ڈپٹی کمشنر کی تجویز کے مطابق اراضیات لینے کي ضرورت نہین ہوگی - راجپوتوں کو ترغیب دینی چاہئے کہ وہ چاء کاشت کرین -

چٹھی کمشنر علاقہ جات آنروئے ستلج نمبری $\frac{٣٣٦}{٢٠}$ مورخہ ٧ فروری سنہ ١٨٥٣ ع بخدمت چیف کمشنر -

گو رنمنٹ هند کے ایک استفسار کے جواب مین صاحب چیف کمشنر نے اس معامله کي رپو رٹ گو رنمنٹ مذکو ر کو کو دي-او ر تحریر کیا که کانگڑه کي کل قابل کاشت اراضي کي حد بندي هوکو نقشه جات مین آبادي هائے دیهه کي ملکیت در ج هو چکي هے-ڈپٹي کمشنر کي تجویز کے مطابق اراضیات کا حصول نهایت نا پسندیدگي کي نگاه سے دیکها جائیگا-کیونکه لوگ اپني اراضیات کے بڑے مشتاق هین-راجپوتون کے پاس پیشتر هي کافي زمین نهین هے-اراضیات کے بطو ر حق حاصل کرنے سے پہلے جمله دیگر ذرائع پر عمل کرنا چاهئے-اونهون نے یهه تجویز پیش کي که چاء کي کاشت شروع کرنے کے لئے اوسکي کاشت زمیندار ون سے اوسي طریق پر کرائي چاهئے جسطر ح که افیون کي کاشت کرائي جاتي هے-

چٹهي سیکریٹري صاحب چیف کمشنر نمبري ۲۳۸۹-مو رخه ۲۷ مئي سنه ۱۸۵۲ع بخدمت سیکریٹري گو رنمنٹ هند-

گو رنمنٹ هند نے صاحب چیف کمشنر کو اونکي چٹهي کے پهونچنے کي اطلاع دي اور حکم دیا که اس خط و کتابت کو معه ڈاکٹر جیمسن کي ایک رپو رٹ کے انتخاب پنجاب کے طو ر پر طبع کر دیا جائے-

چٹهي سیکریٹری گو رنمنٹ هند-نمبری ۲۴۸۹-مو رخه ۲۷ مئی سنه ۱۸۵۲ع اسمی صاحب چیف کمشنر-

یاد داشت-معلوم هوتا هے که کمشنر نے اپني چٹهي مین یهه خیال کیا تها که اراضي جنگلات کا حق ملکیت بندوبست کے موقع پر گو رنمنٹ کے لئے محفوظ کر لیا گیا تها-او ر صاحب چیف کمشنر کا یهه خیال معلوم هوتا هے که کل قابل کاشت اراضي بلا لحاظ اس امر کے که وه جنگل هے یا بنجر بندوبست سے پہلے لوگون کے حواله کي جاچکي هے بلا شبه جنگل او ر بنجر اراضیات دونون یکسان طور پر گو رنمنٹ کي ملکیت تهین-

۳-قریباً اس وقت پهاڑي جنگلات کي بسرعت بر بادي کي طرف توجه منعطف کرائي گئي جو کافي ضوابط او ر نگراني کي عدم موجودگي کے باعث هو رهي تهي-ایسي قسمت هائے کے جمله کمشنران نے جن مین پهاڑي اضلاع واقع تهے-رپو رٹین پیش کین-آخرش سنه ۱۸۵۵ع مین سیکریٹري صاحب چیف کمشنر نے کمشنران کي ان رپو رٹون پر ایک یاد داشت تحریر کي جس مین یهه تجویز پیش کي که حکام محکمه سول کو اختیارات عطاء کئے جاوین که وه حالات کے مطابق ذیل کے دو طر ز عملون مین کوئي ایک اختیار کرین-یعني یا تو بعض علاقہ‍ین یا قطعات کي بطو ر رکهه هائے جنگل حد بندي کر دین-یا خاص اقسام کے درختون کے کاٹنے کي عام ممانعت کر دین-خواه وه درخت کسي جگهه کهڑے هون-اس قسم کي حد بندي او ر ممانعت کو بلا لحاظ اس امر کے عمل مین لاوین که زمین زیر بحث کي مالک سرکار هے یا زمیندار کیونکه آخر الذکر صو رت مین شخصي حقوق پر ضرو ریات عامه کو ترجیح دي جا ئیگي-

یاد داشت سیکریٹری صاحب چیف کمشنر بلا نمبر و تاریخ-

صاحب چیف کمشنر نے ایک علیحده یاد داشت مین مذکو ره رائے سے اتفاق کیا او ر حکم صادر فر ما یا که گو رنمنٹ هند کي خد مت مین پیش کرنے کے لئے قواعد تیار کئے جاوین-

یادداشت صاحب چیف کمشنر بلا نمبر وتا ریخ-

صاحب چیف کمشنر نے گورنمنٹ کي منظور کیلئے قواعد پیش کرتے وقت تحریر کیا که اس حد تک مداخلت اون اختیارات کي ر و سے جائز هے جو گو رنمنٹ هند کو بحثیت مالک اعلے ان کوهستاني جنگلات پر حاصل هین او ر که یهه مداخلت ضروریات عامه کے لحاظ سے بهي جائز هے او ر که ان قواعد کي تعمیل سختي سے نه کیجائیگي پهاڑي لوگون کي ضروریات ایندهن او ر چوب بنابر استعمال امو ر ز راعت و خانه داري کي گنجائش ان قواعد مین رکهي جائیگي که جن مین حکام کے جائز اختیارات کي تشریح کیجائیگي نه که مفصل قواعد حفاظت مین-

سیکریٹري صاحب چیف کمشنر کی چٹهی نمبری ۱۹۶-مورخه ۳ مارچ سنه ۱۸۵۵ع بخدمت سکریٹری گورنمنٹ هند-

گورنمنٹ هند نے قواعد کی منظوری دیتے وقت اس رائے کا اظہار کیا که اهل یورپ کے نقطه خیال سے یهه قواعد ظالمانه معلوم هوتے هین-لیکن چونکه پہاڑي جنگلات مین گورنمنٹ کے حقوق بحثیت اعلے مالک بلا شک و شبه مسلمه هین اور علاوه ازین چونکه اس مین کوئی شبه نهین حفاظت کي ضرورت واقعي هے اسلئے جس اصول پر یه قواعد مبني هین اوسکي نسبت کوئي اعتراض نهین هوسکتا-نیز صاحب چیف کمشنر کو یهه هدایت هوئي که کمشنران سے ایسے مفصل قواعد طلب کئے جائین جو اونکي قسمت کے حالات کے مطابق هون۔

سیکرٹری گورنمنٹ هند کی چٹھی نمبری ۱۷۸۹-مورخه ۲۱ مئی سنه ۱۸۵۵ع بنام صاحب چیف کمشنر۔

یاد داشت-جو قواعد گورنمنٹ هند کي خدمت مین ارسال کئے گئے تھے اور جن کو عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند نے باجلاس کونسل منظور فرمایا تها وه ایک ایکٹ یا ریگولیشن کي شکل مین هین اور زیر فقره ۲-ایکٹ کونسل هائے هند وه بمنزله قانون هین۔

ان قواعد کا یه عندیه نهین که مفرد اشخاص یا جماعتون کے موجوده حقوق جاگیر داري یا ملکیتي منسوخ کئے جاوین لیکن ان مین درج هے که ایسے حقوق ان قواعد کي رو سے عطا شده اختیارات کے نفاذ کے کسي طرح سدراه نهین هونگے بشرطیکه قابضان یا مالکان زمین کو اتني چوب یا ایندهن مل جاوے جتني که اون کو امور زراعت و خانه داري کے لئے درحقیقت درکار هو۔

جو اختیارات ان قواعد کي رو سے حکام کو عطا هوئے هین وه اسقدر وسیع هین که حکام گورنمنٹ ان کے عملدرآمد سے جتني مدت تک که جنگل قائم رهے-حقوق ملکیت کو اتنا گهٹا سکتے هین که وه صرف نام نهاد هي باقي ره جاوین-مثلاً جنگلات کا احاطه کرسکتے هین-کسي قسم کي چراندو آمد و رفت کي ممانعت کرسکتے هین کسي درخت یا جهاڑي کي چهلائي شاخ تراشي یا کٹائي جرم قرار دیسکتے هین گورنمنٹ جمله اقسام کي چوب وغیره کي قیمت مقرر کرکے وصول کرسکتي هے۔

یهه امر غور طلب هے که زمینداروں اور هر دیگر جماعتون کے اراضي جنگل مین کسي قسم کے حقیقي مالکانه حقوق کي عدم موجودگي ان قواعد کي منظوري کي بناء قرار دي هے۔

سنه ۱۸۴۸-۴۹ع مین مسٹر بارنس نے بحیثیت ڈپٹي کمشنر-زمینداروں و دیگر غیر زراعت پیشه لوگون کو جو اس جگهه سکونت پذیر تھے-یهه اختیار عطا کردیا تها که اون کو اپني نج کي ضروریات بهم پہنچانے کے لئے جس لکڑي کي ضرورت هو جنگل سے لے لیا کرین-لیکن فروخت کے لئے درخت کاٹنے یا زراعت کے لئے زمین صاف کرنے کا کوئي اختیار نه دیا تها-اس اجازت کي تشریح کي غرض سے ایک فقره کاغذات بندوبست مین بهي درج کر دیا تها-سنه ۱۸۵۳-۵۴ع مین عام قواعد کے عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کي پیشگاه سے منظور هونے سے پیشتر هي-مسٹر بیلي ڈپٹي کمشنر نے چیف کمشنر کي منظوري حاصل کرکے ان جنگلات کے بهتر تحفظ کے لئے دیگر قواعد جاري کر دئے تھے کیونکه مسٹر بارنس کے ضوابطه کي رو سے لوگون کو بهت هي زیاده اختیارات ملجانیکے باعث ان جنگلات کو نقصان عظیم پہنچ چکا تها-ان قواعد مین سے بهت هي کم نو ایجاد تھے-بلکه وه ملک کے قدیم رواج پر مبني تھے اور یهه قواعد بعض کمي بیشیون کے ساتهه جو وقتاً فوقتاً کیگئي هین اب تک نافذ هین۔

۳-پهر سنه ۱۸۵۶ع مین یهه دیکهکر که زمینداران کو ترغیب دیکر چائے کاشت کرانے کي اوس تجویز مین جو سنه ۱۸۹۳ع کمشنر رہاستہاے آنروئے سٹلج اور چیف کمشنر نے کي تهي کامیابي نهین هوئي-میجر بلیک کمشنر کو حکم هوا که اس باره مین زمینداروں کو تاکید کیجائے۔

کمشنر نے یهه رائے ظاهر کي که سرکاري دباؤ سے کچهه نتیجه بر آمد نه هوگا-اور افسوس کیا که کانگڑه مین بندوبست کے موقع پر اراضي ملکیت سرکار قرار نهین دي گئي-کیونکه وهان بنجر اراضیات بهت وسیع هین اور که بندوبست سے پیشتر اراضي مزروعه مین بهي گورنمنٹ کا حق ملکیت عام طور پر تسلیم کیا جاتا تها اور که بنجر اراضي کي ملکیت کا دعوی مفرد اشخاص یا جماعتون کي طرف سے هرگز نه کیا جاتا-اور بیان کیا که مسٹر بارنس کي رپورٹ بندوبست سے عیان هے که کانگڑه مین زمین کي ملکیت کا قدیم طریق میدانون کے طریق

کمشنر رہاستہالے آنروئے سٹلج کی چٹھی نمبری ۱۱۳-مورخه ۸-اکتوبر سنه ۱۸۵۶ع اسمی سکریٹری صاحب چیف کمشنر۔

ملکیت سے صریحاً مختلف هے-اور که وه در حقیقت اوس قسم کي رعیتواري کے برابر هے جو مدراس مین رائج هے- رپورٹ مین یهه بهي درج هے که بهت سے بڑے بڑے جنگلات اور بنجر زمین عموماً سرکار کي واحد ملکیت خیال کي جاتي هے-اونکے خیال مین گورنمنٹ اب بهی جایز طور پر اور زیاده بدنامی هوئے بغیر فالتو بنجر و اراضي کو چاء کي کاشت کے لئے مخصوص کر سکتي هے-

چیف کمشنر نے اپنے جواب مین اس تجویز پر حسب ذیل اعتراض کیا که آپ کي اوسي راے کے باره مین جو آپ نے اون قواعد کي نسبت ظاهر کي هے جو کوهستان کانگڑه مین بڑے بڑے قطعات اراضي کے سرکاري اغراض کے لئے مخصوص کر دینے سے حاصل هو سکتے تهے-صاحب چیف کمشنر کي یهه رائے هے که خواه یهه تجویز کیسي هي مفید هو اب یهه انا ممکن هے که گورنمنٹ کے اون حقوق کو مکرر حاصل کیا جائے جو با ضابطه منتقل کئے جا چکے هین-اور جن پر کئي سال کا فیصله هو چکا هے-لیکن اگر کوئی اور ایسی اراضیات هون جنکو لوگ ترک کرنے پر رضامند هون تو اونکو ان لوگون کي رضامندي سے لے لینے مین کوئی اعتراض نهین-

صاحب چیف کمشنر نمبر ۲۲۳۵-مورخه ۲۴ کتوبر سنه ۱۸۵۶ع بخدمت صاحب کمشنر

میجر لیک کي رپورٹ و صاحب چیف کمشنر کے جواب کي نقول گورنمنٹ هند کي خدمت مین بعرض اطلاع بهیجي گئین-

صاحب چیف کمشنر کی چٹهی نمبری ۷۹۸ مورخه ۲۴-اکتوبر سنه ۱۸۵۰ع بخدمت سکریٹری گورنمنٹ هند-

۵-سنه ۱۸۵۸ع مین وه رپورٹ پیش کرتے هوئے جو چاء کي کاشت کي ترقي کے بارے مین طلب کیگئي تهي-میجر لیک-کمشنر ریاستهائے آنروئے ستلج نے پهر تیسري مرتبه زمینداران کے حق مالکانه کے مسئله کو از سر نو تازه کرنے کي کوشش کي اور زور اس امر پر دیا که رواج کے مطابق سرکار بلا شبه جمله بنجر اراضي اور اراضي جانگل کي مالک هے کاغذات بندوبست مین جو غلطي هو گئي هے اوسکي صحت کیجا ئے-

کمشنر ریاستهاے آنروئے ستلج کی چٹهی نمبری ۳۷۶-مورخه ۲۳ دسمبر سنه ۱۸۵۸ع اسمی صاحب فنانشل کمشنر-

صاحب فنانشل کمشنر نے کمشنر کي چٹهي کو چائے کي کاشت کے متعلق رپورٹ کے همراه مرسل کیا اور اپني رائے ظاهر کي که کاغذات بندوبست صریحاً غلط هین اور که اس مین اصلاح کیجا سکتي هے-اس مین یهه ذکر هے که اونهون نے سر جان لارنس سے زباني بهی گفتگو کی هے-جناب ممدوح نے فرمایا که-اگر کاغذات مین مندرجه مالکان کو ایک معقول فیصدي بطور مالکانه دیدي جائے تو ان بنجر اراضیات کا باهر کے لوگون کو دینا جایز هو سکتا هے اس بات پر زور دیا که اس معامله مین ضرور کچهه کار روائي کرني چاهے اور تجویز کي که افسران ضلع کو چاهے که درخواستین موصول کرکے زمین تقسیم کر دین اور مالکانه صرف ایسي صورت مین دین جب که اوسکا مطالبه کیا جائے اور اوسکي تائید کاغذات مال سے هوتي هو-

صاحب فنانشل کمشنر بهادر کی چٹهی نمبری ۷۶۴-مورخه ۷ مئی سنه ۱۸۵۹ع بخدمت سکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

معلوم هوتا هے اس پر حضور لفٹنٹ گورنر بهادر نے اس معامله کي رپورٹ گورنمنٹ هند کو کر دي اور اپني رائے یهه ظاهر کي که کاغذات بندوبست کي اب اصلاح نهین هو سکتي اور که زمین صرف زمیندارون کي رضامندي سے دیجا ے-

سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کي چٹهي نمبری ۴۰۶ مورخه ۱۱ جون سنه ۱۸۵۹ ع بخدمت سیکریٹری گورنمنٹ هند-

معلوم هوتا هے که کمشنر ریاستهائے آنروے ستلج کو بهي حکم دیدیا گیا اور هدایت کي گئي که درخواستین موصول کرین کیونکه کمشنر نے جواب مین تحریر کیا تها که ایسا کرنا بالکل بے سود هوگا کیونکه اگر زمین صرف زمیندارون کي رضا مندي هي سے دیجائیگي تو وه رضا مند نهین هونگے-اور انهون نے یهه بهي خیال ظاهر کیا که بحالت موجوده یهه جائز هوگا که زمین جبراً لے لي جائے کیونکه سرکاري اغراض کے لئے مطلوبه اراضیات کي صورت مین ایسا کیا جاتا هے-لیکن ایسا کرنیسے پیشتر همین یهه دیکهه لینا چاهئے که اگر هم زمیندارون کو یه فهمائش کر دین که آئینده بندوبست کے موقع پر یا اوس سے پیشتر گورنمنٹ اس بات پر زور دیگي که وه

سیکریٹری گورنمنٹ هند کی چٹهی نمبری ۲۵۰۲ مورخه یکم اکتوبر سنه ۱۸۵۹ ع بنام کمشنر ریاستهائے آنروے ستلج (مثل مین موجود نهین) کمشنر ریاستهائے آنرے ستلج کی چٹهی نمبری ۲۰۹ مورخه ۲۱ دسمبر سنه ۱۸۵۹ ع بخدمت سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بنجر اراضیات کو زیر کاشت کر لیں تو اسکا کیا اثر ہوگا-شاید جب وہ یہہ بات سمجہہ جائینگے تو وہ اپنی اراضیات
کو باہر کے اشخاص کے پاس یا تو فروخت کر دینگے یا سہل شرائط پر اجارہ پر دیدینگے-

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے میجر لیک کی تجویز ثانی کو پسند کیا اور ہدایت کی کہ لفٹنٹ پاسکی
اسسٹنٹ کمشنر کو اس غرض سے خاص طور پر کانگڑہ میں تعینات کیا جاوے
کہ وہ زمینداروں کو سرکار کے ارادوں سے آگاہ کرکے انہیں ترغیب دے کہ وہ
اراضی کو چاء کی کاشت کے لئے یا تو سرکار کے پاس یا باہر کے اشخاص کے
پاس فروخت کر دیں یا ٹہیکہ پر دیدیں-ایک چہپے ہوئے اشتہار کی نقل

صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی چٹہی نمبری ۱۶۸۸ بخدمت کمشنر ریاستہائے ان روے ستلج مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ ع-

بہی درخواست کنندوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے ارسال کر دیں-ان اشتہارات میں تحریر کیا گیا کہ کاغذات
بندوبست تبدیل نہیں ہو سکتے اور تمام اراضی کا حق ملکیت دیہاتیوں کو حاصل ہے-اور زمین صرف زمینداران
کی رضامندی سے حاصل کیجا سکتی ہے-

یادداشت—چنانچہ لفٹنٹ پاسکی کانگڑہ کو روانہ ہوئے اور زمینداروں سے گفت و شنید کرکے بصد مشکل
بعض دیہاتیوں کو اس امر کی ترغیب دینے میں کامیاب ہوئے کہ وہ اپنے دیہات کی بنجر اراضی اور جنگل کا کچھہ حصہ
گورنمنٹ یا یورپین چاء کے کاشتکاروں کے پاس منتقل کر دیں اور زمینداروں کو اس طرح انتقال کردہ زمین
کی قیمت ادا کی گئی تہی-

یادداشت—میں نے اکثر اوقات بعض زمینداران کو یہہ کہتے سنا ہے کہ وہ اوس موقع پر لاعلمی کاشتکار ہوئے
اون کو کوئی علم نہ تہا کہ وہ بنجر اراضی کے مالک ہیں اور کہ انکو اپنی رضامندی دینے یا نہ دینے کا اختیار تہا
ورنہ وہ اس معاملہ میں ہرگز رضامند نہ ہوتے حقیقت تو یہہ ہے کہ اس ضلع میں نہ تو بندوبست سے اور نہ
گورنمنٹ کے احکام سے کوئی خاص فرق پڑا ہے-قدیم کاردار اور حاکم لمبردار بن گئے-اور زمینداران میں سے
شاید ہی کسی کو اوس انقلاب کا علم ہے جو عمل میں آچکا ہے اب تک قریباً ہر ایک معاملہ میں قدیم رواج
کی پیروی کی جاتی ہے-

۶—اس اثنا میں اس خط و کتابت کے گزٹ میں شایع ہونیکی جہہ سے مسٹر بارنس (جو اسوقت ریاستہائے
این روے ستلج کے کمشنر تہے) کی توجہ اس مضمون کی طرف منعطف ہوئی-
صاحب موصوف نے مسٹر میلویل کمشنر ریاستہائے آن روئے ستلج کو
تحریر کیا اور زور دیا کہ میں نے بندوبست کے موقع پر گورنمنٹ کے حق
کو خاص طور پر محفوظ نہیں کیا لیکن میں نے زمینداروں کو بہی بنجر اراضی

کمشنر ریاستہائے این روے ستلج کی چٹہی نمبری ۲۹ مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۶۰ ع بخدمت کمشنر ریاستہائے آن روے ستلج-

کے تصفیہ کا حق نہیں دیا-رواج اور دلیل کی رو سے بنجر اراضی گورنمنٹ کی ملکیت ہے لوگوں کو صرف
مویشی چرانے اور نیز کی ضروریات کے لئے درخت حاصل کرنیکا حق ہے-جنگل اور چرائی کی کل آمدنی پر گورنمنٹ
کا حق کاغذات بندوبست میں محفوظ ہے-ضلع کے رواجات اس بات کے بالکل مخالف ہیں کہ بنجر اور جنگل
پر زمینداروں کے کوئی حقوق مالکانہ ہیں لفٹنٹ پاسکی کو چاہئے کہ کوہستان چنبہ کے ساتھہ جسقدر فالتو
بنجر اراضی پڑی ہے اوسکی حکماً حد بندی کر دے-

یادداشت—مسٹر بارنس نے چنبہ کی پہاڑیوں کے نواح کے مواضعات کا ذکر کرنے پر ہی اسلئے اکتفا
کیا ہے کہ دوسروں کا ذکر کرنا ضروری نہ تہا-کیونکہ جو بنجر اراضی چاء کی کاشت کے لئے مطلوب تہی وہ صرف انہیں
پہاڑیوں کے گرد واقع تہی-نیز اراضی یہہ وجہ بہی تہی کہ انہیں خیال تہا کہ ان پہاڑیوں کے دیہات کی حد بندی
پورے طور سے نہ ہوئی تہی-

مسٹر میلول نے اس چٹھي کو فنانشل کمشنر کي خدمت مین ارسال کیا اور اونهون نے جواب مین ارقام فرمایا که حضور لفٹنٹ گورنر بهادر نے ایماء فرمایا هے که صاحب کمشنر فوراً هي موقع پر جاکر تحقیقات کرین اور که اس باره مین اپني رائے دین که آیا کاغذات بندوبست کي وه تعبیر ٹهیک هے جو پہلے کیگئي تهي یا وه جو مسٹر بارنس کرتے هین-

صاحب فنانشل کمشنر کی چٹھی نمبر ۷۷۵-مورخه ۲۹ فروری سنه ۱۸۶۰ع اسمی کمشنر ریاستهائے آن روئے ستلج-

مسٹر میلول نے طلب کرده رپورٹ پیش کي اون کي تحقیقات سے پایا گیا که نقشه جات دیهه مین کل بنجر اراضي کا رقبه پهاڑ کي چوٹي تک شامل هے اور که واجب العرض کي رو سے بلا واسطه طور پر لفظ " شاملات " کے استعمال سے اور بالواسطه طور پر مویشي چرانے اور بلا قیمت لکڑي حاصل کرنیکے حقوق کے ذکر سے حقوق مالکانه زمینداروں کو ملتے هین اور بعض دیهات کي واجب العرض مین قابل کاشت زمین کے تقسیم کرنیکا حق بهي درج هے-خاتمه پر اونهون نے اپني رائے یهه دي هے که گورنمنٹ نے بندوبست کے موقع پر اپنے لئے صرف چند حقوق اعلے ملکیت محفوظ کئے تهے اور که سر جان لارنس کا اس باره مین سابقه فیصله اب متروک نهین کرنا چاهئے-

کمشنر ریاستهائے آنروئے ستلج کی چٹھی نمبري ۴۸-۵۱۲-مورخه ۹ مارچ سنه ۱۸۶۰ع بخدمت صاحب فنانشل کمشنر-

یادداشت—مسٹر میلول نے بنجر اور جنگل پر زمینداروں کے ابتدائي حقوق ملکیت کي مفروضه عدم موجودگي کي نسبت کچهه شبه ڈالدیا هے-لیکن جو وجوهات (یعنے تنازعات درباره حد بندي کي موجودگي اور حقوق شاملات اور چراند) اونهون نے پیش کي هین اونکي نسبت فوراً ثابت کیا جاسکتا هے که اونکا لوگون کے حقوق ملکیت سے کوئي سروکار نهین-

چند دیهات کے کاغذات بندوبست مین اس جمله کي موجودگي بهي که لوگ قابل کاشت اراضي تقسیم کرسکتے هین کچهه وقعت نهین رکهتي-کیونکه الفاظ " اراضي قابل کاشت " سے کانگڑے کے کاغذات بندوبست مین همیشه وه زینه نما اراضي مقصود هوتي هے جسمین کاشت بند هوچکي هے اور اوس سے قابل کاشت بنجر اراضي مراد نهین هے-

مسٹر بارنس نے مسٹر میلول کو جواب دیتے وقت اپني رائے پر اصرار کیا اور لکها که سرکار کي مالکو بنجر اراضي لینے کا حق حاصل هے-صاحب موصوف نے یهه بهي ظاهر کیا که " واجب العرض " اون لوگون کا اپنا مرتب کرده هے جنکي حقیت کا وه اب ثبوت قرار دیا جاتا هے اور که واجب العرض کے اصل معنے وه نهین هین جو آجکل تعبیر کئے جاتے هین اور اوسکي تشریح رواج ضلع سے هوتي هے-مسٹر میلول کے خیال کے بموجب گورنمنٹ اور زمینداروں هر دو کو حق حاصل هے-آخر الذکر گورنمنٹ کي رضا مندي کے بغیر نه تو لکڑي کاٹ سکتے هین اور نه بنجر اراضي توڑ کرسکتے هین-گورنمنٹ کو زمین لے لیني چاهئے اور زمینداروں کو اون حقوق کے عوض جو اونکو زمین مذکور مین حاصل هون نقدي کي شکل مین معاوضه دے دینا چاهئے-

کمشنر ریاستهائے اں روئے ستلج کی چٹھی نمبری ۶۰-مورخه ۱۰ مارچ سنه ۱۸۶۰ع بخدمت فنانشل کمشنر-

معلوم هوتا هے که یهه خط و کتابت صاحب فنانشل کمشنر نے گورنمنٹ کي خدمت مین ارسال کردي تهي-کیونکه حضور لفٹنٹ گورنر بهادر نے جواب مین ارقام فرمایا هے که اونکو اسي خیال سے پورا اتفاق هے که یهه نامناسب هوگا که زمینداروں کو اونکے مواضعات سے متعلقه بنجر اراضي کے فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے-کیونکه هم پیشتر ازین حقوق ملکیت اونکو باقاعده طور پر دے چکے هین اور اب اس قسم کي کارروائي کرنا عهد شکني سمجها جائیگا-

سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کی چٹھی نمبري ۵۹۵-مورخه یکم مئی سنه ۱۸۸۰ع-بخدمت صاحب فنانشل کمشنر-

۷-اس کے ڈیوڑہ سال کے بعد اراضي بنجر و جنگل کي حق ملکیت کا سوال پہر معرض بحث مین آیا- کیونکه جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ڈپٹي کمشنر کانگڑہ کو ایک حکم براہ راست دیگر یہه ارشاد فرمایا که اسبارہ مین ایک رپورٹ پیش کیجائے که کاشتکاران چاء کي خواهشات کیا هین او ر هم اونکي کن طریقون سے امداد کرسکتے هین-مسٹر ایجرٹن نے اپني رپورٹ کے همراہ کاشتکاران چاء کي عرضداشت ارسال کرکے یہه تحریر کیا که یہه پیشتر هي قطعي طور پر فیصله هوچکا هے که بنجر اراضیات میعاد بندوبست کیلئے زمینداروں کو اجارہ پر دیگئي هین او ر یہه بہي تحریر کیا که اراضیات جنگل سے اراضیات بنجر بالکل مختلف هین-گورنمنٹ نے بنجر اراضیات پر اپنا کوئي حق نہین رکہا-لیکن اراضیات جنگل پر گورنمنٹ کا نہایت مضبوط حق قایم هے-اونکي رائے مین سابقه خط و کتابت مین اس تفریق کو نظر انداز کیا گیا تہا-اونہوں نے رائے دي که گورنمنٹ جایز طور پر اراضیات جنگل کا بہت سا حصه یعنے هر ایک موضع مین سے ½ حصه کے قریب فروخت کرسکتي هے-

سیکرٹري گورنمنٹ پنجاب کي چٹہي نمبري ۱۹۱۲ - مورخه ۵ دسمبر سنه ۱۸۶۱ع بنام ڈپٹي کمشنر-

ڈپٹي کمشنر کي چٹہي نمبري ۲۸۹ مورخه ۵ فروري سنه ۱۸۶۲ع بخدمت سیکرٹري گورنمنٹ پنجاب-

مسٹر ایجرٹن کے ان دونوئے خیالات کي نسبت رپورٹ ارسال کرتے وقت میجر لیک کمشنر نے پہلے خیال سے اتفاق ظاهر کیا-یعنے یہه که کاغذات بندوبست کي رو سے زمینداروں کے حقوق زیادہ سے زیادہ میعاد بندوبست کیلئے اجارہ متصور هوسکتے هین-لیکن صاحب موصوف نے مسٹر ایجرٹن کے دوسرے خیال سے اختلاف ظاهر کیا-کیونکه اونکي رائے مین بروئے قانون اراضي جنگل او ر بنجر مین کوئي فرق نہین-دونوں کو یکسان سمجہنا چاهئے-اونہوں نے سفارش کي که ڈپٹي کمشنر کوچاهئے که فالتو بنجر اراضي کي حد بندي کرکے اوسکو محض رسوم کي ادائیگي پر فروخت کردے- او ر که قیمت مین سے پندرہ یا بیس فیصدي زمینداروں کو اون کے حقوق چرائي و دیگر حقوق کے معاوضه کے طور پر دیدے-

کمشنر وسپرنٹنڈنٹ آنرویبل سٹلمنٹ کي چٹہي نمبر ۳۳ مورخه ۲۴ فروري سنه ۱۸۶۲ع بخدمت سیکرٹري گورنمنٹ پنجاب-

یہه خط و کتابت حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے ایک یاد داشت کے همراہ (مثل مین موجود نہین هے) فنانشل کمشنر کے پاس ارسال کي او ر فنانشل کمشنر سے رائے طلب کي-

سیکرٹري گورنمنٹ پنجاب کي چٹہي نمبري ۱۸۳ - مورخه ۶ مارچ سنه ۱۸۶۲ع-باسم فنانشل کمشنر-

صاحب فنانشل کمشنر کي رائے مین یہه امر قابل اعتراض معلوم هوتا هے که بنجر اراضي و اراضي جنگل کے حقوق زمینداران کو محض اجارہ تصور کیا جائے اونکي رائے مین اس طرز عمل سے زیادہ فائدہ نہین هو سکتا-زمینداروں کے حقوق مالکانه کو تسلیم کرلینے کے بعد اس قسم کي کار روائي کا کرنا شاید نامناسب هوگا-اب تک گورنمنٹ کا بنجر اراضیات سے محصول وصول کرنا او ر اراضیات کے انتظام منجانب گورنمنٹ کي نسبت صرف یہه خیال کیا جا سکتا هے که وہ اراضیات مذکور کي بابت مطالبه سرکاري کي وصولي کے طریقے تہے نه که گورنمنٹ کے حقوق ملکیت کا اظہار-مسٹر ایجرٹن کي اس تجویز کو عمل مین لانیکي کوشش کرني چاهئے که زمینداروں کو ترغیب دیجائے که وہ اپني اراضیات جنگل کا بہت سا حصه گورنمنٹ کو دیدین او ر اسکے عوض مین گورنمنٹ اونکي باقیماندہ اراضي پر اپنا مطالبه معاف کردیگي-

صاحب فنانشل کمشنر کي چٹہي نمبري ۱۹۸-مورخه ۲۶ مارچ سنه ۱۸۶۲ع بخدمت سیکرٹري گورنمنٹ پنجاب-

یاد داشت-اس دلیل کے بارہ مین که زمیندار بنجر اراضیات کے صرف ایک میعاد کے لئے اجارہ دار هین مین یہه قلمبند کرنا چاهتا هوں که آج تک وہ تمام بنجر اراضیات کے اجاروں کي نسبت اپني حیثیت کو اسي قسم کي سمجہتے هین جو نمبرداروں یا جماعتوں نے اونکو دئے هوئے هین ایک اس قسم کي شرط (جو یا تو پٹه مین درج هے یا فریقین کے مابین مسلمه سمجہي جاتي هے) بہي موجود هے که اجارہ دار درحقیقت مالک هے او ر که بندوبست تک وہ جمع کا ایک حصه ادا کریگا او ر بندوبست کے اختتام پر وہ کہیوٹ دار بن جائیگا-کسي جماعت کي ملکیت کے اراضي هونیکا خیال کانگڑہ کے زمینداروں کي سمجہه مین اب تک نہین آیا-کیونکه اس قسم کي ملکیتوں کا وجود زمانه گذشته مین نہین تہا-

چاء کے کاشتکارون کي خواهشات کے بارہ مین آخري احکام قلمبند کرتے وقت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے اس سوال کو از سر نو تازہ کرنے سے انکار کر دیا کہ آیا دیہات کے باشندون کو ان بجز اراضیارات پر کوئي حق ملکیت هے جو اونکے مواضعات کي حدود کے اندر واقع هین اور اپنے انکار کي تائید مین یهہ وجه پیش کي که چونکه گورنمنٹ مناسب موقع اور قانوني طور پر-یعني بندوبست کے موقع پر ان بنجر اراضیات کي نسبت اپنے حق کا مطالبه کرنے سے قاصر رهي هے-اسلئے اسوقت اس مطالبه کو از سر نو تازہ کرنے سے کاغذات بندوبست کي صحت کي نسبت لوگون کا اعتقاد اُٹهہ جائیگا-زمین صرف زمیندارون کي رضامندي هي سے لیجا سکتي هے اور مسٹر ایجرٹن کو چاهئے که وہ زمیندارون سے گفت و شنید کرین تا که وہ ایجرٹن صاحب کي تجویز کردہ شرائط پر اپني اراضیات جنگل فروخت کردین-

سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کی چٹهی نمبری ۳۲۳-مورخه ۲۲-اپریل سنه ۱۸۶۲ع اسمی صاحب فنانشل کمشنر-

یاد داشت—به تعمیل احکام هذا مسٹر ایجرٹن نے بهت سي بنجر اراضي اور جنگل باهمي عهد و پیمان کے ذریعه حاصل کرلي-اکثر صورتون مین آبادي هائے دیهہ نے جسقدر جنگل کي زمین کا حق ملکیت فروخت کیا اونکو اوسیقدر جنگل مین ایستادہ درختون کا حق ملکیت عطا کیا گیا اور اسکے علاوہ اوس جنگل کسیقدر حصه مین گورنمنٹ کي طرف سے مویشي چرانیکي ممانعت کرنیکا دستور بهي ترک کردیا-جو قیمت زمین کے بذریعه نیلام فروخت کرنے سے حاصل هوئي اوسکا بهي کچهه حصه زمیندارون کو دیا گیا تها-

۸—بنجر اراضیات پر گورنمنٹ کے حق ملکیت کے سوال کو از سر نو تازہ کرنیکی نسبت یهه فیصله مورخه ۲۲-اپریل سنه ۱۸۶۲ع آخري تها یهہ دیکها جائیگا که بندوبست کے بعد سے صاحب چیف کمشنر یا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے اس معامله کا چهہ سات دفعه فیصله کیا هے اور که ان فیصلون کو تین دفعه گورنمنٹ هند کے پاس بغرض اطلاع بهیجا جا چکا هے-

۹—نفاذ تحفظ جنگل کے في زمانه مروجه طریق کی تاریخ فقرہ نمبر ۳ - ما قبل مین درج کیگئی هے اس موقع پر مین یهہ بیان کر دیتا هون که مسٹر ڈیلی کے مرتب کردہ قواعد مین میجر لیک کمشنر نے سنه ۱۸۵۹ع مین ترمیم و ایزادي کی تهی-پهر سنه ۱۸۶۲ع مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے ان قواعد کو بعض پہلوؤن مین نرم کر دیا تها-گذشته ماہ فروري مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے مزید تبدیلیون اور ترمیمون کی سفارش کی تهی-لیکن اون پر اب تک عملدرآمد نهین هوا-

کمشنر ریاستهائے آنروئے ستلج کی چٹهی نمبری ۱۱-مورخه ۱۴ جنوری سنه ۱۸۵۹ع-

سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کی چٹهی نمبر ۲۲۶-مورخه ۲۵ جنوری سنه ۱۸۵۹ع-

سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کی چٹهی نمبر ۳۲۲ - مورخه ۲۲ - اپریل سنه ۱۸۶۲ع اسمی فنانشل کمشنر-

سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کی چٹهي نمبر ۸۸ - مورخه ۱۵ فروری سنه ۱۸۶۶ع اسمی فنانشل کمشنر-

مورخه ۲ مارچ سنه ۱۸۶۷ع-

دستخط—جے-بی لایل
مهتمم بندوبست-

ضمیمہ ب (دیکھو سوال نمبر ۵۹ کا جواب)

الف

نقشہ مشعر بر رقبہ و جمع مشخصہ بر تعمیرات آبپاشی کلان پنجاب از سنہ ۰۸—۱۹۰۷ع لغایت سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع

انہار	سنہ ۰۸—۱۹۰۷ع		سنہ ۰۹—۱۹۰۸ع		سنہ ۱۰—۱۹۰۹ع		سنہ ۱۱—۱۹۱۰ع		سنہ ۱۲—۱۹۱۱ع		سنہ ۱۳—۱۹۱۲ع		سنہ ۱۴—۱۹۱۳ع		سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع		کیفیت
	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	رقبہ	جمع مشخصہ	
	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	ایکر	روپیہ	
نہر جمن غربی امپیریل۔	۶۸۵۱۳۵	۱۸۶۶۰۳۵	۶۰۲۱۹۹	۱۵۶۶۲۰۲	۴۸۳۳۲۰	۱۳۶۴۸۵۹	۵۲۶۲۷۳	۲۰۹۰۴۸۷	۶۷۹۱۷۵	۲۵۰۱۵۹۰	۷۴۶۱۸۷	۲۸۹۰۹۱۵	۷۰۵۸۹۸	۲۸۵۴۴۷۸	۸۰۰۱۵۱	۳۰۳۲۴۳۵	گوشوارہ شرح قابضان ترمیم کیا گیا ہے۔ دیکھو اشتہار شعبہ آبپاشی نمبری ۲۵۰ آر – آئی – مورخہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۱۰ع
نہر سر ہند امپیریل۔	۷۸۸۳۰۱	۲۶۹۱۸۴۵	۵۵۹۵۲۷	۲۱۰۹۸۶۳	۴۹۱۲۸۴	۲۰۱۴۸۹۷	۵۶۲۰۱۱	۲۳۹۷۸۷۷	۱۰۲۲۵۷۲	۴۱۸۳۰۳۱	۹۵۶۰۸۳	۳۸۵۱۲۶۷	۸۶۷۷۳۲	۳۵۰۵۷۸۱	۷۹۵۵۴۶	۳۰۹۶۵۸۰	
نہر اپر باری دو آب۔	۹۰۷۵۱۶	۳۰۵۱۰۰۸	۱۰۳۹۴۷۷	۳۳۹۰۴۳۶	۹۳۹۸۴۹	۳۱۹۶۹۶۶	۱۰۰۹۳۳۳	۳۵۳۲۹۴۲	۱۱۰۸۷۱۱	۳۸۰۸۶۴۰	۱۱۳۹۹۰۵	۳۹۷۴۰۲۱	۱۰۹۳۷۷۷	۳۸۵۷۶۵۰	۱۱۶۶۶۵۸	۴۳۲۳۴۵۳	
نہر لوئر باری دو آب۔	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۶۴۹۳۸	۲۴۱۱۸۳	۱۴۸۰۱۶	۳۹۷۳۳۱	نہر سنہ ۱۴—۱۹۱۳ع میں جاری ہوئی۔
نہر اپر چناب	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۱۳۳۱۳	۳۳۶۰۹۸	۱۰۵۲۱۳	۴۲۶۸۴۰	۲۰۲۹۸۰	۷۰۹۹۱۸	نہر سنہ ۱۳—۱۹۱۲ع میں جاری ہوئی۔

نہر لوئر چناب		۹۳۹۷۹۰۳	۱۹۹۲۲۱۹	۷۳۶۳۹۷۸	۲۰۳۰۱۷۵	۷۷۱۸۱۶۷	۲۰۸۶۱۳۲	۷۸۳۳۰۵۶	۲۲۱۳۱۲۵	۸۱۸۳۳۱۱	۲۲۲۲۸۸۳	۸۳۰۹۳۹۹	۲۲۳۰۴۲۷	۸۳۳۲۸۳۵	۲۳۰۷۳۵۰	۸۵۸۵۳۲۸	گوشوارہ ادائی شرح هائے زیر جماعت هائے چہارم و پنجم جو بعض معاملات سے متعلق ہے منظور ہوا - دیکھو اشتہار شعبہ آبپاشی نمبری ۱۱۲-آر-آئی-مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۱۲ ع-
نہر لوئر جہلم	۵۳۳۵۲۹	۱۶۷۲۸۵۷	۶۱۷۶۹۶	۲۱۲۶۲۹۳	۶۴۰۱۹۳	۲۲۵۴۶۶۳	۶۷۴۳۲۷	۲۳۶۸۲۸۰	۶۹۷۴۵۹	۲۳۸۵۶۷۳	۷۸۳۶۴۵	۲۶۵۵۱۳۴	۸۰۳۲۱۹	۲۷۵۹۷۱۵	۷۹۹۸۰۱	۲۷۵۱۵۷۱	گوشوارہ ادائی شرح هائے جو بعض معاملات سے متعلق ہے منظور ہوا - دیکھو اشتہار صیغہ آبپاشی نمبری ۴۰۸-آر-آئی-مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۲ع و نمبری ۴۳۸-آر-آئی-مورخہ ۳-اپریل سنہ ۱۹۱۲ع-
انہار اپر ستلج	۱۹۳۸۵۳	۲۳۰۷۶۲	۳۳۸۰۹۳	۳۲۷۵۳۲	۳۰۷۵۵۶	۳۶۱۳۵۷	۲۵۵۲۳۳	۳۱۳۸۳۹	۲۳۵۲۰۳	۳۲۶۸۲۹	۳۰۸۲۶۷	۳۸۹۷۷۶	۲۷۷۴۷۹	۴۲۰۸۴۸	۴۲۳۰۶۵	۵۳۹۰۱۷	
انہار سد ہنائی	۸۸۸۴۱	۲۱۱۸۶۵	۱۹۰۲۲۷	۳۶۸۶۵۸	۲۲۶۰۵۳	۴۸۱۸۸۳	۲۰۷۶۸۹	۴۱۹۹۰۵	۲۰۳۷۶۴	۴۳۳۵۷۱	۱۹۱۸۷۴	۴۰۲۸۶۴	۲۲۳۰۵۵	۴۷۱۵۰۳	۳۰۴۷۰۲	۹۸۷۷۳۲	
انہار طغیانی سندھ-	۱۳۳۷۵۳	۱۰۲۹۹۰	۱۹۸۱۹۱	۱۹۱۸۷۳	۱۸۷۷۶۲	۱۶۳۷۷۰	۲۴۶۹۲۱	۲۳۶۸۶۱	۲۱۵۹۰۵	۲۴۲۱۹۹	۱۷۵۴۸۴	۱۷۶۶۲۳	۱۹۸۱۳	۲۰۰۳۲۱	۱۵۷۲۹۸	۱۹۲۶۵۱	گوشوارہ شرح قابضان ترمیم کیا گیا - دیکھو اشتہار شعبہ آبپاشی نمبر ۳۷۶-آر-آئی-مورخہ ۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ ع-

شرح قابضان جو ترمیم شدہ شرح هائے سنہ ۱۱-۱۹۱۰ ع سے منظور ہوئی وہ اسوقت کی شرح قابضان و شرح مالکانہ اور حبوب کے مجموعہ کے برابر تھی-اس کا اثر نقشہ ب مین صاف طور پر بیان کیا گیا ہے-

ضمیمه ج (دیکھو سوال نمبری ۵۹ کا جواب)

ب

نقشه مشعر بر رقبه و جمع تشخص کرده بر نهر غربی جمن از سنه ۰۸-۱۹۰۷ ع لغایت سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع

(بندوبست سے پہلے شرح مالکانه و حبوب اور تیز شرح قابضان تشخیص ہوا کر تے تھے)-

انهار	سنه ۰۸-۱۹۰۷ ع رقبه	سنه ۰۸-۱۹۰۷ ع مشخصه جمع	سنه ۰۹-۱۹۰۸ ع رقبه	سنه ۰۹-۱۹۰۸ ع مشخصه جمع	سنه ۱۰-۱۹۰۹ ع رقبه	سنه ۱۰-۱۹۰۹ ع مشخصه جمع	سنه ۱۱-۱۹۱۰ ع رقبه	سنه ۱۱-۱۹۱۰ ع مشخصه جمع	سنه ۱۲-۱۹۱۱ ع رقبه	سنه ۱۲-۱۹۱۱ ع مشخصه جمع	سنه ۱۳-۱۹۱۲ ع رقبه	سنه ۱۳-۱۹۱۲ ع مشخصه جمع	سنه ۱۴-۱۹۱۳ ع رقبه	سنه ۱۴-۱۹۱۳ ع مشخصه جمع	سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع رقبه	سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع مشخصه جمع
شرح قابضان	۶۸۵۱۳۵	۱۸۶۶۰۳۵	۶۰۲۱۹۹	۱۵۶۶۲۰۲	۴۸۳۳۲۰	۱۳۶۴۸۵۹	۵۲۶۲۷۳	۲۰۹۰۴۸۷	۶۷۹۱۷۵	۲۵۰۱۵۹۰	۷۴۶۱۸۷	۲۸۹۰۹۱۵	۷۰۵۸۹۸	۲۸۵۴۴۷۸	۸۰۰۱۵۱	۳۰۳۲۴۳۵
شرح مالکان	...	۸۳۳۲۶۷	...	۶۸۹۴۸۹	...	۵۹۲۸۳۲	—	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حبوب ...	...	...	...	...	...	...	...	(الف) -۴۱۸۱۰	...	(الف) -۵۰۰۳۲	...	(الف) -۵۷۸۱۸	...	(الف) -۵۷۰۹۰	...	(الف) -۶۰۶۴۹
میزان ...	۶۸۵۱۳۵	۲۶۹۹۳۰۲	۶۰۲۱۹۹	۲۲۵۵۶۹۱	۴۸۳۳۲۰	۱۹۵۷۶۹۱	۵۲۶۲۷۳	۲۰۴۸۶۷۷	۶۷۹۱۷۵	۲۴۵۱۵۳۸	۷۴۶۱۸۷	۲۸۳۳۰۹۷	۷۰۵۸۹۸	۲۷۹۷۳۸۸	۸۰۰۱۵۱	۲۹۷۱۷۸۶

اوسط شرح فی ایکڑ ۳۶۹۰ (سنه ۰۸-۱۹۰۷ ع تا سنه ۱۰-۱۹۰۹ ع)

اوسط شرح فی ایکڑ ۳۶۹ (سنه ۱۱-۱۹۱۰ ع تا سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع)

(الف) یه روپیه ڈسٹرکٹ بورڈ کو شرح مالکانه پر حبوب کی تنسیخ کے معاوضه کے طور پر شرح قابضان کی کل امدنی کے ۲ فیصدي کے حساب سے دیا جا تا ہے-

ترمیم شدہ مسودہ مالی روئداد مشعر بر اعداد زیر مدات کلان بابت سالہائے سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع لغایت ۱۷-۱۹۱۶ع -

نوٹ

ترمیم شدہ مالی رواداد اور اوس ابتدائی روداد کے درمیان جو آنریبل ممبران کی خدمت میں بتاریخ ۶ مارچ ارسال کی گئی ہے-صرف مندرجہ ذیل اختلاف ہے :-

چونکہ بذریعہ اراضی کی فروخت سے آمدنی میں بیشی ہوئی ہے-اسلئے سال رواں کے مرمدہ تخمینہ زیر مد ا ل-معاملہ زمین میں ایک لاکھہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے-اسکی وجہ سے بقایا اختتام سال سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع اور بقایا جات ابتداء و اختتام سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع میں بہی اسیقدر رقم کا اضافہ کر دیا گیا ہے-

مقام لاہور
مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع -

دستخط - او-ایف لمسڈن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

مرحمہ مالی و روئداد مشعر بر اعداد زیر مدات کلان

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
بقایا بتداء سال پر	۷۰۹۲	۵۳۹۷	۵۲۲۱	۶۰۲۳
محاصل و آمدنی صوبہ				
اول—معاملہ زمین	۱۴۲۲۸	۱۴۴۲۲	۱۴۰۸۷	۱۳۳۳۷
چہارم—اسٹامپ	۲۷۱۹	۲۸۰۰	۲۸۷۵	۲۹۰۰
پنجم—آبکاری	۳۴۶۱	۳۵۲۳	۳۴۲۵	۲۱۸۲
ششم—ریٹ ہائے صوبہ	۳۹	۳۱	۳۱	۲۹
ہشتم—انکم ٹیکس	۸۹۴	۸۵۵	۹۱۵	۱۱۷۰
نہم—جنگل	۱۴۳۸	۱۴۲۰	۱۶۲۰	۱۵۱۴
دہم—رجسٹری	۳۵۳	۳۶۷	۲۴۰	۳۲۵
دوازدہم—سود	۲۲۵	۲۸۸	۲۹۰	۲۶۶
شانزدہم (الف)—قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون ...	۵۸۸	۵۷۸	۵۴۰	۵۲۸
شانزدہم (ب)—قانون و داد گستری—جیل خانجات	۴۰۹	۵۰۰	۴۲۵	۴۰۰
ہفتدہم—پولیس	۱۷۳	۱۶۷	۲۲۴	۲۸۲
نوزدہم—تعلیم	۴۷۱	۴۸۳	۵۰۲	۵۰۵
بستم—طبی	۸۶	۸۲	۸۰	۱۰۶
بست و یک—الف—زراعت	۱۷۳	۱۸۸	۲۰۵	۱۹۴
بست و یک—ب—الذس و محکمہ جات متفرق	۷	۲۳	۲۳	۲۹
بست و دوم—آمدنی بامداد پیرانہ سالی ..	۸۳	۷۰	۱۰۵	۱۰۰
بست و سوم—کاغذ قلم دوات و چھپائی	۷۹	۹۲	۸۰	۱۱۰
بست و پنجم—متفرق	۴۱۸	۵۵۳	۳۸۳	۳۶۰
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلان— محاصل بلا واسطہ—				
سول	۳	۱	۱	...
تعمیرات سرکاری	۱۲۱۹۶	۱۲۶۰۰	۱۲۲۵۰	۱۲۷۵۰
محاصل بالواسطہ—				
حصہ معاملہ زمین بابت آبپاشی	۵۰۸۷	۵۴۰۰	۵۴۰۰	۵۱۰۰
سیم—آبپاشی—تعمیرات خورد و کشتی رانی— سول	۳	۹	۱۲	۱۲
تعمیرات سرکاری	۵۰	۶۰	۶۰	۸۰
سی و یکم—تعمیرات سول ... سول ..	۲۰۳	۱۹۶	۱۶۹	۱۶۳
تعمیرات سرکاری	۲۰۱	۲۰۰	۱۸۰	۱۸۰
انتقالات مابین امپیریل و پراونشل (دیکھو ضمیمہ اول)	۴۰۰۳	۳۶۷۸	۴۰۴۲	۳۶۸۵
کل آمدنی و محاصل صوبہ ...	۴۷۶۰۶	۴۸۷۰۶	۴۸۵۳۴	۴۷۳۴۴
میزان کل ...	۵۴۶۹۸	۵۴۱۰۳	۵۳۷۵۵	۵۳۳۶۷

بابت سال هاۓ سنه ۱۵-۱۹۱۴ع لغایت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	ترمیم شده بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع
اخراجات صوبه		۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه
۱—رٹیسی و کمي	...	۱۰۱	۱۰۰	۸۸	۹۷
۲—تفریغگی و معاوضه جات	...	۳۸	۳۹	۳۸	۳۷
۳—معامله زمین	...	۴۱۸۷	۵۲۹۰	۵۰۳۴	۵۱۴۴
۶—اسٹامپ	...	۸۶	۹۶	۸۷	۸۷
۷—آبکاري	...	۱۰۸	۱۲۴	۱۱۹	۱۳۰
۱۰—انکم ٹکس	...	۶	۸	۶	۱۴
۱۱—جنگل	...	۸۸۹	۹۸۶	۹۹۶	۱۰۰۰
۱۲—رجسٹري	...	۱۲۲	۱۲۹	۱۲۳	۱۲۴
۱۳—معمولی قرضه پر سود		۱۸۶	۲۱۰	۲۰۴	۲۰۵
۱۸—عام نظم و نسق	...	۱۳۲۷	۱۲۲۸	۱۲۷۱	۲۹۴
۱۹—(الف)—قانون و داد گستري—عدالت هاۓ قانون	...	۴۶۰۳	۴۶۹۴	۴۷۲۱	۴۶۵۶
۱۹—(ب)—قانون و داد گستري—جیل خانجات ...	...	۱۵۸۶	۱۷۳۲	۱۸۱۱	۱۸۴۸
۲۰—پولیس	...	۶۲۴۹	۶۳۲۶	۶۵۲۹	۷۰۱۱
۲۲—تعلیم	...	۴۲۲۰	۴۳۶۶	۴۴۵۴	۴۲۷۶
۲۴—طبی		۲۸۲۳	۲۲۷۳	۱۹۵۸	۱۶۶۹
۲۶—الف—زراعت	...	۱۰۴۶	۱۱۷۲	۱۱۶۲	۱۲۸۶
۲۶—ب—سائنس و محکمه جات متفرق		۱۰۱	۱۷۲	۱۳۰	۱۶۲
۲۹—مواجب پدرانه سالی و پنشن		۲۲۰۲	۲۳۹۱	۲۳۲۸	۱۵۰۴
۳۰—کاغذ قلم دوات و چھپائی	...	۷۷۰	۷۷۰	۷۹۵	۸۲۲
۳۲—متفرق	...	۳۴۳	۸۰۷	۳۶۵	۸۸۱
۳۶—قرضه کي تخفیف یا روک	...	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... اخراجات تعمیر—سول ...	...	۱	...	۱	...
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... تعمیرات سرکاری	...	۴۳۹۸	۴۳۷۱	۵۰۵۰	۵۱۵۰
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... قرضه پر سود ...	...	۳۵۳۹	۳۵۶۶	۳۶۵۴	۳۷۳۸
۴۳—تعمیرات خورد و کشتی رانی سول ...	...	۳۸	۵۱	۴۴	۴۶
۴۳—تعمیرات خورد و کشتی رانی تعمیرات سرکاري ...	...	۱۴۴	۱۰۱	۱۵۹	۱۴۰
۴۵—تعمیرات سول سول ...		۲۱۱۹	۱۳۵۱	۱۳۵۹	۱۳۵۸
۴۵—تعمیرات سول تعمیرات سرکاري ...	...	۷۰۴۴	۶۲۷۱	۵۱۵۰	۴۰۲۷
میزان خرچ ...	...	۳۹۴۷۷	۳۹۱۶۴	۳۷۷۳۲	۳۷۸۲۶
بقایا اختتام سال پر	...	۵۲۲۱	۳۹۳۹	۶۰۲۳	۵۵۴۱
میزان کل	...	۵۴۶۹۸	۵۴۱۰۳	۵۳۷۵۵	۵۳۳۶۷

۱۸۱ سی المس — ۷۰۰ — ۲۱-۴-۱۹۱۶ — ایس جی پی پی لاہور

یاد داشت منجانب صاحب فنانشل ممبر

حصہ اول

اس یاد داشت کے پہلے حصہ میں سال رواں اور سال آئندہ میں صوبہ ہذا کی مالی حالت پر بحث کیگئی ہے۔

۲—اس حالت کا ایک سرسری خاکہ ذیل کے نقشہ میں دیا جاتا ہے۔

	سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع		سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع		سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع
	ترمیم شدہ تخمینہ	اصل رقوم	بجٹ	ترمیم شدہ تخمینہ	بجٹ
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
بقایا ابتدا ئے سال ...	۷۰۹۲	۷۰۹۲	۵۳۰۷	۵۲۲۱	۵۹۲۳
آمدنی ...	۳۷۶۵۰	۳۷۶۰۶	۳۸۷۰۲	۳۸۴۳۴	۳۷۳۴۴
خرچ ...	۳۹۳۴۵	۳۹۴۷۷	۳۹۱۶۳	۳۷۷۳۲	۳۷۸۲۶
بقایا اختتام سال ...	۵۳۹۷	۵۲۲۱	۴۹۳۹	۵۹۲۳	۵۴۴۱

مندرجہ بالا نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ سنہ ۱۵ ۱۹۱۴ع میں آمدنی کے کل تخمینہ جات بالکل صحیح تھے اور زیر مدات اول معاملہ زمین۔و شانزدہم۔الف۔قانون و معدلت گستری عدالت ہائے قانون اور شانزدہم۔ب۔۔قانون و معدلت گستری جیل خانہ جات میں جو چھوٹی چھوٹی کمیاں ہولی ہیں اونکی تلافی اون بیشیوں سے ہو گئی ہے جو زیر مدات نہم—جنگلات و بست و نہم—تعمیرات سرکاری — آبپاشی ہوئی ہیں۔

خرچ کی مد میں صرف ۲۰—پولیس اور ۴۲ - آبپاشی—تعمیرات کلان کی مدات میں ہی تخمینہ جات بہت کم لگائے گئے تھے اور زیر مد ۴۵ تعمیرات سول زیادہ تخمیناً لگانے کے باعث ان کمیوں کی کسی حد تک تلافی ہو گئی تھی۔

ترمیمہ تخمینہ جات بابت سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع

۳—سال رواں کے دوران میں ہر طرف کفایت شعاری کو مد نظر رکھا گیا ہے۔خوش قسمتی سے صوبہ ہذا سالوں تک متواتر خوشحال رہا ہے اور ہماری آمدنی روز افزوں اور ہمارے اخراجات نیاضانہ رہے ہیں۔ یہہ کمی خرچ جو اب بامر مجبوری کرنی پڑی ہے۔گو سخت قابل افسوس ہے۔لیکن اس کو زیادہ شدت سے محسوس نہین کیا جائیگا۔صاحب فنانشل سیکریٹری نے ترمیم شدہ مالی رولیداد بابت سال سنہ ۱۴—۹۱۳ع پیش کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کر دیا تھا صاحب موصوف نے ذکر کیا تھا کہ خرچ کرنے والے محکمہ جات اپنی ضروریات سے زیادہ روپیہ طلب کرنے کے عادی ہو گئے ہیں اور کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خیال عام ہوگیا ہے کہ جسقدر زیادہ روپیہ خرچ کیا جائیگا اوتنا ہی زیادہ اور مل جائیگا۔اس قسم کا خیال عمدہ مالی اصولوں بلکہ عام فہم اصولوں کے سخت مخالف ہے۔حد سے زیادہ مکلف غذا کا کہانا مختلف بیماریوں کا موجب ہوتا ہے اور اوسکا — - سے عمدہ اور آسان علاج یہہ ہے کہ کسیقدر رفاقہ کیا جائے۔موجودہ مالی حالت سے کسی قسم کی مایوسی نہیں پیدا

هوني چاهئے-بلکه اوسکو مفید سمجھنا چاهئے - کیونکه اوس سے همین موقع مل جائیگا که هم اپني آئنده ترقی کے طریقے مفید طور پر سوچ سکین-قدیم فرانسیسي ضرب المثل (یعني کودنے سے پہلے پیچھے هٹنا چاهئے) مین حقیقي صداقت کا عنصر پایا جاتا هے اور وه ایک صوبه کی مالي حالت پر بھي عائد هو سکتي هے۔

۴—ترمیم شده تخمینه جات کی مد آمدنی مین کوئي خاص قابل ذکر اُمور نہین هین - اعداد خرچ سے بالکل صریح طور پر اس بات کا ثبوت ملتا هے که صوبه هذا نے گورنمنٹ هند کے ایما پر بڑي خوشي سے خرچ کو سختي سے کم کرنے کي پالیسی پر عملدرآمد کرنے مین امداد دی هے-سال حال کے پروگرام خرچ کي نظر ثانی کرکے اون عطیات کو جو ایسے کامون کے لئے دئے گئے تھے جو ابھي شروع نہین هوئے-حتي الامکان واپس لے لیا گیا هے۔

۵—اس کامیابي کا اندازه لگاتے وقت ایک ضروري امر یاد رکھنا چاهئے-یعنی یهه که خرچ کا حصه کلان ایک باز گشت نوعیت کا هے اور اسلئے اوس مین تخفیف کی گنجائش نہین هو سکتی-بعض مدات مین سال بسال بتدریج ترقی هوتي جاتی هے اور هونی بھی چاهئے-جون جون صوبه هذا ترقی کرتا جاتا هے اسیطرح نظم و نسق کا کام بھی زیاده پیچیده اور خاص نوعیت کا هوتا جاتا هے اور عمله کے اخراجات مین بیشي هوتي جاتی هے چنانچه غیر موثر اخراجات-مثلاً پنشن کا بوجهه انقضائے زمانه کے ساتهه ساتهه بڑھتا جاتا هے اور یهه بوجهه کسی خاص وقت مین هلکا نہین هوسکتا-بعض دیگر مدات ایسي بھی هین جنکا خرچ کلاً حسب مرضي خود نہین هوسکتا-مدات پولیس اور قانون و معدلت گستري کا زائد بوجهه قانون شکنی اور جرائم کے انسداد کی ضرورت کے باعث ایک ایسی گورنمنٹ پر پڑ سکتا هے جو اوسے برداشت کرنے کے لئے رضامند نهو اور یهه بات سخت قابل افسوس هے که ایسے وقت مین جبکه مالی ذرائع مین کفایت شعاري عمل مین لانیکی هرطرح سے کوشش کیجا رهی هے گورنمنٹ کو زائد پولیس بھرتي کرنے اور خاص عدالتون کے قائم کرنے کے زاید اخراجات کا متحمل هونا پڑا هے-اس قسم کا خرچ اقتصادي نقطهٔ خیال سے زیاده تر یا بالکل بے سود هے-لیکن امن و قانون کا قائم رکھنا گورنمنٹ کا سب سے پہلا فرض هے اور اسلئے ایسے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کسي نه کسی طرح روپیه ضرور پیدا کرنا پڑتا هے-لیکن صوبه هذا کو خیال رکھنا چاهئے که اس قسم کے کامون پر جسقدر روپیه صرف هوتا هے اوس سے لازمي طور پر اوس روپیه مین جو دیگر کامون کے لئے قابل استفاده هو سکتا هو اوسي قدر کمی هو جاتي هے اور اس طرح لوگون کی ترقي کے راسته مین روکاوٹ پیدا هو جاتي هے چونکه بد اعمالي کی وجه سے جو اثر مالي ذرایع پر پڑتا هے اوسے نظر انداز کیا جاتا هے-اسلئے شاید سوال کے اس پہلو پر اس طرح زور دینا ناموزون نهوگا-بهر حال ان مدات کے خرچ مین جو تخفیف هوگي وه نه صرف اسلئے استحسان کی نظر سے دیکھي جائیگي که وه تخفیف هے-بلکه اسلئے بھي که اوس سے دیگر زیاده فائده مند کامون پر صرف کرنے کے لئے روپیه قابل استفاده هو جائیگا۔

۶—اگر ان اخراجات کو نظر انداز کر دیا جائے جن مین تخفیف کرنا (جیسا که اوپر بیان کیا گیا هے) لوکل گورنمنٹ کي طاقت سے باهر هے تو ترمیم شده تخمینه جات (جن سے بجٹ کے مقابله مین قریبا ۱۴½ لاکھه روپیه کی کمي ظاهر هوتي هے) اگر اقتصادي نقطه خیال سے نہین تو کفایت شعاري کے خیال سے تو ضرور نهایت تسلي بخش هین۔

یهه بجٹ بحالات جنگ تیار کیا گیا تها اور اس مین یهه خیال رکھا گیا تها که جہان تک ممکن هو جدید سکیمون کے خرچ کو کم کیا جائے-اسلئے وه نتائج جنکي اب توقع کي جاتي هے اور بھي زیاده تعجب خیز هین اور وه خرچ کرنیوالے مختلف محکمه جات کی امداد کے بغیر حاصل نہین هو سکتے تھے-کئي اُمید افزا تدابیر کو مجبوراً عارضي طور پر ترک کرنا پڑا اور دیگر کئي ایک اطراف مین خرچ کم کرنا پڑا-لیکن ایسے مواقع پر جو آجکل درپیش هین سلطنت کی اهم ضروریات کو انفرادي مفاد یا محکمون کي منفعت پر ترجیح دیني پڑتي هے او مجھے اعتماد هے که جو مایوسي لوگون کو اس ترمیم اخراجات سے هوگي اوس کو بخوشي تمام یهه تصور کر کے منظور کیا جائیگا که وه بنی نوع انسان کي خاطر همارے صوبه کي طرف سے بطور امداد کے هے۔

۷—گذشته سال کي یادداشت مین یهه بیان کیا گیا تها که مرمه تخمینه کي مد آمدني پر جنگ کا اثر پڑا هے اور اوس کي وجه یهه تهی که چونکه زیاده تر آمدني زمین کي پیداوار سے حاصل هوتی هے اور اسلئے تجارت کي حالت کی موسمی حالات کے مقابله مین بهت کم پرواه هوتي هے-موجوده سال کي آمدني کے مرمه تخمینه جات مین کوئي ایسی بات موجود نہین جس سے اس خیال مین کسي ترمیم کی ضرورت هو یهه سچ هے که محاصل مین بہت مجموعی بجٹ کے متوقع اعداد سے قریب ۲¾ لاکھه کی کمي کا احتمال هے-لیکن اون مدات کا جو

زیادہ تر اس کمی کا باعث ہیں یعنی اول معاملہ زمین اور بست نہم آبپاشی زیادہ تر ایسے حالات پر انحصار ہے جو انسان کی طاقت سے باہر ہیں۔تاہم یہہ کہنا کہ ان مدات پر جنگ کا کوئی اثر نہیں پڑا بالکل ٹھیک نہیں ہوسکتا مثلاً آمدنی زیر مد بست و نہم آبپاشی کی کمی کی وجہ کسی حد تک برآمد روئی کی روک بیان کیجاتی ہے۔مگر ہردو مدات میں جو کمی ہوئی ہے اوسکی اصل وجہ آب و ہوا ہے نہ کہ کوئی تجارتی یا پولیٹیکل امور اور وہ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں مقابلتاً بارش کے کم ہونے اور اس وجہ سے فصل خریف کے کمتر ہونے سے ظاہر ہے۔

۸۔جس مد پر جنگ کا سب سے گہرا اثر پڑا ہے۔شاید پنجم آبکاری ہے۔اعداد بجٹ میں سال گذشتہ کی اصل رقوم کے مقابلہ میں تھوڑی سی ایزادی کی گنجایش رکھی گئی تھی اور ساتھہ ہی یہہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ یہہ تخمینہ نہایت احتیاط سے لگایا گیا ہے اور کہ شاید آمدنی اس سے بڑھ جائیگی۔مگر سب سے آخری اطلاع سے یہہ پایا جاتا ہے کہ یہہ واجبی اعداد اصل آمدنی سے بقدر ایک لاکھہ کے زیادہ ہیں۔مگر اسکا باعث کلاً جنگ نہیں ہوسکتا گو اس میں کوئی شک نہیں کہ سکی سب سے بڑی وجہ یہہ ہے کہ فوجوں کے باہر چلے جانے سے خریداران کم ہوگئے۔علاوہ بریں اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ مضطرب حالات کی وجہ سے آبکاری کے ٹھیکہ جات کی نیلام کے موقع پر قیمتیں کم وصول ہوئیں ہیں۔لیکن دیسی شراب کے محصول کے بڑھانیکا شراب کی کھپت کے کم ہونے پر جو اثر پڑا ہے وہ نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور اسکے علاوہ ٹیمپرنس سوسائیٹیوں اور ریفارمروں (اصلاح کنندگان) کی مسلسل کوششوں نے بھی اس کمی میں ضرور کسیقدر حصہ لیا ہے۔بعض بڑے بڑے میلوں پر شراب کی فروخت کی ممانعت کا بھی اس پر ضرور کچھہ اثر پڑا ہے اسلئے آبکاری کی صورت میں بھی جنگ بہت سے وجوہات میں سے صرف ایک وجہہ ہے۔

۹۔زیر مد بست و پنجم متفرق مرممہ تخمینہ میں ایک معقول تخفیف پائی جائیگی۔مگر اس کمی کی تلافی اس قسم کی اوس کمی سے ہو جاتی ہے جو خرچ میں اسکے بالمقابل مد ۳۲-متفرق میں ہوئی ہے۔ایجنسی نقول کی آمدنی و خرچ کو حسابات صوبہ میں شامل کرنیکی سکیم عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔اسلئے حساب کے دونوں پہلوؤں میں جو روپیہ پیدا کیا گیا تھا حذف کردیا گیا ہے۔

۱۰۔باقی تخفیفات جنکا مرممہ تخمینہ کی مد آمدنی کے متعلق ذکر کرنا ضروری ہے زیر مدات قانون و معدلت دستاری الف اور ب ہیں۔موخر الذکر مد میں جو کمی ہوئی ہے وہ براہ راست اون احکام کا نتیجہ ہے جنمیں ذایت سخت کفایت شعاری کی تاکید کی گئی تھی محکمہ جات نے مجبوراً جیل کے کار خانجات سے سامان منگوانا کم کردیا اور اسلئے قدرتی طور پر جیل کے کار خانجات کی آمدنی توقع سے کم ہوئی۔مد شانزدہم۔الف میں جو کمی ہوئی ہے اسکی بظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی یہہ کمی مد خورد "عام فیس و جرمانے و ضبطیاں و فوجداری جرمانے" پائی جاتی ہے۔آبادی جیل میں بہاری ایزادی سے پایا جاتا ہے کہ بد قسمتی سے جرایم میں کمی نہیں ہوئی۔ایسے حالات میں جرمانوں کی کمی کسی قدر بعید از فہم ہے۔آئندہ رپورٹ ہائے فوجداری سے شاید اس مسئلہ پر کچھہ روشنی پڑے مگر اس اثنا میں معاملہ تاریکی میں ہی رہیگا۔

۱۱۔رویداد سے معلوم ہوگا کہ امپیریل اور پراونشل کے مابین انتقالات کے مرممہ تخمینہ میں تقریباً ۶½ لاکھہ کی بیشی کی گنجائش رکھی گئی ہے۔اسکی تفصیل ضمیمہ الف میں دیگئی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایزادی تقریبا کلاً ایس ادائیگی کے باعث ہے جو معاہدہ صوبہ کی شرائط کے مطابق صوبہ ہذا کو واجب الادا تھی معاہدہ مذکور کی رو سے زیر مدات آبپاشی کم از کم ۴۱ لاکھہ روپیہ کی رقم بلا لحاظ معاملہ زمین بابت آبپاشی قائم رکھنی لازمی ہے۔امید کیجاتی ہے کہ آئندہ سال بھی ایک اسی قسم کی مگر نسبتاً قلیل رقم قابل وصول ہوگی۔

۱۲۔مرممہ تخمینہ کی مد آمدنی کی دیگر ایسی رقوم جن میں ایزادی ہوئی ہے زیر مدات چہارم اسٹامپ و ہشتم انکم ٹیکس و نہم جنگل اور ہفت دہم پولیس ہیں مگر موخرالذکر مد میں ایزادی اس صوبہ کے لئے باعث فخر نہیں ہے کیونکہ یہاون مواضعات میں تعزیری پولیس کی ایک غیر معمولی تعداد قائم کرنیکے باعث ہوئی ہے جہاںکے باشندے مسلسل بد چلنی کے باعث اس سلوک کے مستحق ہوگئے تھے۔جنگل کے

اعداد زیادہ تسلی بخش نوعیت کے ہیں۔ تارپین اور گندہ بیروزے کی مانگ غیر متوقع طور پر زیادہ رہی اور درختوں اور ایندھن کی مانگ بہت زیادہ رہی۔ زیر مد انکم ٹکس اس توقع پر نہایت ہی احتیاط کے ساتہہ بجٹ تیار کیا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ مضطرب حالات کا آمدنی کے اس ذریعہ پر اثر ہو۔ یہ خدشہ بے بنیاد ثابت ہوا ہے کیونکہ معمولی فراہم شدہ رقوم سے یقینی ترقی ظاہر ہوتی ہے اور اس خاص تشخیص کے نتائج سے جو حال ہی میں جالندھر میں کی گئی ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس تعتی مد کی آمدنی میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے بیشی زیر مد چہارم۔ اسٹامپ زیادہ تر اسٹامپ رسوم عدالت کی فروخت سے حاصل ہوتی ہے اور یہہ واضح رہے کہ اکثر اقسام کی زراعتی پیداوار سے جو اعلے قیمتیں حاصل ہوئی ہیں اون سے ایسی مقدمہ بازی کو تقویت ملی ہے جسکو مقدمہ بازی برائے تفنن طبع کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

۱۳—خرچ کے کہاتہ میں مرتبہ تخمینہ جات سے ایک بہت ہی بڑی حد تک وہ غیر معمولی حالات ظاہر ہوتے ہیں جو اسوقت موجود ہیں۔ اون حقیقی بچتوں کا قبل ازین ذکر کیا جا چکا ہے جو اون بڑی بڑی غیر متوقع ایزادیوں کے باوجود زیر مدات مختلف حاصل کی گئی ہیں اور جنکی مجموعی مقدار ۱۰ لاکھہ کے قریب ہے۔ اون اسباب پر قبل ازین بحث کی جا چکی ہے جنکی وجہ سے زیر مدات ۱۹-الف و ب قانون و معدلت گستری عدالت ہا قانون اور جیل خانجات اور ۲۰ پولیس فالتو خرچ ہوا ہے۔ ہر دو مدات آبپاشی کی ذیل میں اضافہ شدہ اعداد اون مختلف غیر متوقع اخراجات کا نتیجہ ہیں جنکا یادداشت کے حصہ دوم میں علیحدہ علیحدہ مدات کی ذیل میں تفصیل وار ذکر کیا گیا ہے۔

۱۴—سب سے بڑی تخفیف زیر مد ۴۵-تعمیرات سول ہوئی ہے جب کبھی تخفیف کی ضرورت پڑتی ہے تو یہہ مد قدرتاً منجملہ اون بڑی بڑی مدات کے ہوتی ہے جنکو نقصان پہونچتا ہے۔ کیونکہ جدید سڑکوں و عمارات کی تعمیر اور پیشتر سے تعمیر شدہ سڑکوں و عمارتوں کی اصلاح کا کام اسی مد میں ہوتا ہے اصل رقوم بابت ۱۵-۱۹۱۴ع کا اعداد زیر غور کے ساتہہ مقابلہ کرنے سے تخفیف خرچ کی تشدد انگیز نوعیت فی الفور ظاہر ہو جائیگی۔ اس روز بروز ترقی کرنے والے صوبہ کی سڑکوں اور عمارتوں کے متعلقہ بھاری کمی کو پورے کرنے اور مقامی جماعتوں کو اصلاح ذرائع امد و رفت کے لئے روپیہ بہم پہنچانے سے سنین حال میں بڑی تسلی بخش ترقی کیگئی ہے اور گورنمنٹ کو سخت افسوس ہے کہ اس ترقی کو اچانک رکنا پڑا لیکن اوس کو اعتماد ہے کہ اوس پروگرام پر جاری عمل کرنا ممکن ہو جائیگا جو ترک کیا جا چکا ہے۔ کمی زیر مد ۳۲ متفرق کی کہاتہ آمدنی کی مد بست و پنجم کا ذکر کرتے وقت صدر میں جزواً تشریح کر دی گئی ہے اوس بقایا سے جو اسطرح درج حساب نہیں کیا گیا جملہ عملی اغراض کیلئے تین لاکھہ کی وہ رقم ظاہر ہوتی ہے جو غیر متوقع کنٹنجنٹ اخراجات کو پورا کرنے کیلئے بجٹ میں بطور ریزرو درج کی گئی تہی اور جسکی ضرورت نہیں پڑی۔

۱۵—زیر مد ۳-معاملہ زمین بچت کی وجہ یہہ ہے کہ عملہ کلوکان کی اصلاح کے متعلقہ اسکیم کو ملتوی کر دیا گیا ہے اور یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ شیخوپورہ میں جدید ضلع کے انضباط کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے۔ زیر مد ۲۴—ڈاکٹری کمی کی وجہ یہہ ہے کہ بہت سے عہدہ دار فوجی کام پر واپس چلے گئے ہیں اور ساتہہ ہی کفایت شعاری عمل میں لانیکے متعلق تاکیدی احکام کے بموجب عطیہ جات میں تخفیف کر دی گئی ہے لیکن اون تخفیف ہائے کے مجموعی اثر کا اس مد میں ۲¾ لاکھہ کی اوس رقم کے خارج کرنے سے جزواً ازالہ ہوگیا ہے جو گورنمنٹ کے مقررہ عطیہ برائے کنگ ایڈورڈ میموریل سکیم کی بابت ہے اور جو ابتدا مد ۴۵-تعمیرات سول میں درج کیا گیا تہا۔

تخمینہ جات بجٹ بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع

۱۶—ذرائع آمدنی کی زیادہ باحتیاط نگہداشت کے ضرورت کے باعث یہہ فیصلہ کیا گیا تہا کہ بقایا صوبہ میں سے حتی الامکان کوئی روپیہ نہ لیا جائے۔ اور جو بجٹ ابتداء میں تیار کیا گیا تہا۔ اوس میں خرچ کے مقابلہ میں آمدنی قدرے زیادہ دکہالی گئی تہی۔ اور اوس میں دس لاکھہ روپیہ کا وہ جدید خرچ بہی شامل تہا جو کمیٹی خزانہ کے ایک اجلاس کے روبرو تقسیم کیا گیا تہا۔ موسم سرما میں بارشوں کے نہونے کی وجہ سے

موسم بہار کے فصلات کے کل غیر آبپاش شدہ حصہ کے حالات پر بہت برا اثر ہوا ہے اور صوبہ کی کل زراعت کی حالت پر از سر نو غور کرنا ضروری معلوم ہوا-جمله افسران ضلع سے خاص رپورٹین طلب کی گئی تھین اور بہت ہی پر احتیاط غور و خوض کے بعد ۱۰$\frac{3}{4}$ لاکھہ کی تخفیف منظور کی گئی تھی-پانچ لاکھہ مد آبپاشی مین منتقل کردیا گیا تھا اور بقایا زیر مد ۱—معامله زمین خرچ کے کھاته مین درج کردیا گیا تھا-اب صوبہ کے بڑے حصہ مین کسی حد تک بارش ہوگئی ہے اور حالات کسیقدر کم یاس انگیز ہین-لیکن ابھی یہه تحقیق نہین ہوسکتا که غیر آبپاش شدہ فصلات کی کتنی فیصدی اغلباً پختہ ہوگی-ور اسلئے اعداد کو تبدیل نہین کیا گیا-پس کسی حد تک اُمید ہے که تخمینه جات زیر مد هذا سے تجاوز ہوجائیگا-لیکن برخلاف اسکے موجودہ اعداد بہت ہی نمایان طور پر کم ہوتے اگر اضلاع کے اعداد و شمار کو بجنسه درج کردیا جاتا

۱۷—مرمت و وصلات مین اس بھاری کمی کے ہونے سے مجوزہ خرچ کو تخفیف کرنے کے واسطے مزید کوششین کرنی پڑین-کمیٹی خزانه کے دوسرے اجلاس مین منظور شدہ فہرست مین سے بہت سی تجاویز کو خارج کردیا گیا تھا اور ریزرو رقوم کے لئے جو روپیه منظور کیا تھا اوسکی مقدار کو گھٹا دیا گیا-اس نا خوشگوار کام کو یہان تک اون ہدایتون کے ذریعه آسان کردیا گیا تھا جو حال ہی مین محکمه جات کے نام بدین غرض صادر کیگئی ہین که وہ اپنی سکیم ها کو نقشه مین اوںکی ضرورت کے لحاظ سے درجه وار درج کیا کرین-لیکن اس طریق سے بھی اون مسائل کا فیصله نہین ہوسکتا جو اون تجاویز کے بالمقابل دعاوی کے متعلق نا گزیر طور پر پیدا ہوتے ہین جو مختلف محکمه جات کی طرف سے ارسال کی جاتی ہین-مختلف محکمون کے مطالبات کے ساتھه منصفانه سلوک کرنے کی ہر طرح کوشش کی گئی تھی اور انجام کار جدید خرچ مین ۳۰ فیصدی تک تخفیف کردینے کا انتظام کیا گیا-مد آمدنی مین ایک یا دو چھوٹی چھوٹی ایزادیان ہوجانے کے باعث (چونکه اس سال کی آمدنی مین اضافه ہوجانے کے باعث درج کرنا ممکن ہوگیا تھا) خسارہ کی رقم انجام کار ۴۸۲۰۰۰ روپیه رہگئی-چونکه بجٹ مین ۵ لاکھہ روپیه کی رقم بطور ریزرو مہیا کی گئی تھی جس کو مصرف مین نہین لایا جائیگا-بشرطیکه حالات معمولی نوعیت کے رہین-اسلئے اُمید کیجاتی ہے که اختتام سال پر کوئی خسارہ نہین رہیگا-

۱۸—بہت سی اقسام کے غلون کی گرانی کے باعث جہان زمیندارون کو تسلی بخش منافع ہوا ہے وہان گورنمنٹ کو گرانی غله کے واسطے مواجب معاوضه دینے کے باعث بھاری فالتو خرچ برداشت کرنا پڑا ہے-اگرچه یہه بالکل ممکن ہے که آئندہ چند مہینون کے دوران مین غله کی قیمت زیادہ معمولی حالت پر آجائے-تاہم بجٹ کی اغراض کے لئے یہه فرض کرنا ضروری معلوم ہوا ہے که ایسا معاوضه سارے مالی سال کے دوران مین دینا پڑیگا-پراونشل خزانون پر اس طرح جو بوجهه پڑا ہے اوس کی کچھه کیفیت اس امر سے معلوم ہوسکتی ہے که صرف ایک اکیلی مد ۲۰—پولیس کی ذیل مین معاوضه دینے کے لئے جو رقم مہیا کی گئی ہے اوس کی مقدار ۲$\frac{1}{2}$ لاکھہ کے قریب ہے

۱۹—آئندہ سال کے دوران مین جو رقم بذریعه انتقال وصول ہوگی وہ مرمت تخمینه بابت سال روان سے زاید از ۴$\frac{1}{2}$ لاکھہ کے قریب کم ہے-۱۰اهر شمران کی تنخواہ کے روپیه کو حسابات صوبا مین داخل کرنے کی وجه سے ۳۱۰۰۰ روپیه کا ایک باز گشت عطیه اور ایک یا دو اور چھوٹی چھوٹی رقوم واجب الادا ہو جائینگی-لیکن افزون شدہ محصولات زیر مدات هشتم—انکم ٹکس و پنجم-آبکاری کی بابت صوبہ هذا کو ۲۸۰۰۰۰ روپیه ادا کرنا پڑیگا اور یہه توقع ہے که وصلات آبپاشی کو ۱۴ لاکھہ کی اقل رقم تک پہونچانے کے لئے سال هذا کے ۱۸۵۰۰۰ روپیه کے ترمیم شدہ تعداد کے مقابله مین ۳۳۲۰۰۰ روپیه کافی ہوگا-جدید نو آبادیون مین دوکانون و سکونتی مکانون کے مواقع کی فروخت کی آمدنی کے پراونشل حصه کی بابت بھی پہلے کی نسبت کم تر عطیه ملنے کی توقع ہے-

۲۰—با-تثناء ان انتقالات کے اوس بجٹ مین جو متذبذب حالات کی وجه سے ضرورتاً نہایت احتیاط سے تیار کیا گیا ہے-بقدر ۴۳۳۰۰۰ روپیه کے کم آمدنی کا اندازہ لگایا گیا ہے-صرف مدات هشتم—انکم ٹکس و بست و نہم—آبپاشی ہی ایسی دو مدات ہین جن کی ذیل مین نمایان ایزادی ہونیکی توقع ہے-زیر مد هشتم—انکم ٹکس آمدنی کی بڑی بڑی رقوم پر ٹکس کی شرح کے بڑھا دینے سے ۲۲۵۰۰۰ روپیه کے وصول ہونے کی توقع ہے-لیکن یہه رقم جیسا که اوپر بیان کیا گیا ہے پراونشل استعمال کے لئے قابل استفادہ نہین ہوگی-اس

مد (جس مین معمولی ایزادی کی گنجائش رکھی گئی ھے) مین جو اضافہ کیا گیا ھے اوس کے باقیماندہ حصہ مین سے کسیقدر غالباً اوس خاص عملہ تشخیص کی کوششون سے حاصل ھو جائیگا جو انکم ٹکس کو زیادہ صحیح بنیادون پر قائم کرنے کے لئے اپنا کام لاھور ڈویژن مین شروع کریگا-چونکہ انہار لوئر باری دوآب اور اپر چناب سے بیش از پیش رقبہ آبپاش ھوگا-اسلئے اس زاید رقبہ کی وجہ سے وصولات زیر مد بست و نہم-آبپاشی تعمیرات کلان مین حقیقی اضافہ ھوگا اور انہار سرھند و جمن غربی سے بھی زیادہ آمدنی حاصل ھوگی کیونکہ اس سال کی فصل کپاس کیڑا کی دست برد کے باعث کم ھو گئی تھی۔

۲۱-گو تخمینہ زیر مد نہم-جنگلات-اس سال کے بجٹ کے مقابلہ مین بہت زیادہ ھے-لیکن وہ ترمیم شدہ تخمینہ جات کے غیر معمولی طور پر اعلے اعداد کے برابر نہین ھے-آخر الذکر-یعنے ترمیم شدہ تخمینہ جات جن ذرایع سے حاصل ھوا، تھے اون مین سے ایک بڑا ذریعہ-یعنے رقبہ ھائے نو آبادی مین ایندھن کی فروخت کٹائی جنگل کے کام مین ترقی ھونے کی وجہ سے بتدریج کم ھوتا جائیگا-زیر مدات اول-معاملہ زمین و بست و نہم-"آبپاشی-تعمیرات کلان-واصلات بالواسطہ" مین جو کمیان ھوئی ھین اون کی قبل ازین توضیح کر دیگئی ھے-خسارہ زیر مد اول الذکر فروخت محالات سرکاری کی آمدنی کی بابت کم تر اعداد اختیار کرنے کی وجہ سے ھوا ھے-

۲۲-باوجودیکہ اس سال کے بجٹ زیر مد آبکاری کی نسبت یہہ خیال تھا کہ وہ نہایت احتیاط کے ساتھہ تیار کیا گیا ھے تاھم شراب جو "ممالک غیر کی شراب" کا محصول بڑھا دینے کے باوجود وہ اعداد حاصل نہین ھو سکے جن کا اوس وقت اندازہ لگایا گیا تھا-ممکن ھے کہ وہ جملہ اسباب جن کا موجودہ تخمینہ پر اثر پڑا ھے-آئندہ سال کے دوران مین بھی اسیقدر یا اس سے زیادہ شدت کے ساتھہ موجود رھین اور ممکن ھے کہ ایزادی محصولات سے جو کی شراب اور شراب ممالک غیر کی کھپت کو کم ھوجائے بالخصوص ایسے وقت پر جبکہ فصل کے بہت عمدہ ھونیکی اُمید نہین، اس ایزاد کردہ محصول کی بابت قابل وصول زائد آمدنی ۵۵۰۰۰ روپیہ مقرر کیگئی ھے-

۲۳-خرچ کی مد مین معلوم ھوا کہ اس کو موجودہ سال کے ترمیم شدہ تخمینہ جات سے کم رکھنا ممکن نہین ھے-تاھم بجٹ مین اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع کے مقابلہ مین قریباً ساڑھے سولہ لاکھہ کی کمی درج کی گئی ھے-اگر کثیر التعداد اخراجات بازگشت کو دیکھا جائے اور صوبہ کی ترقی کے پہلو بپہلو اخراجات کی لگاتار ایزادی کا لحاظ رکھا جائے تو ان اعداد سے صاف ظاھر ھوجاتا ھے کہ تخفیف نہایت سختی کے ساتھہ عمل مین لائی گئی ھے- مثال کے طور پر اخراجات زیر مد ۴۵ تعمیرات سول گذشتہ سالون کے مقابلہ مین بالکل برائے نام ھین-

۲۴-موجودہ سال کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مقابلہ مین جو بڑی بڑی بیشیان ھوئی ھین اونکی حسب ذیل مختصراً تشریح کی جاتی ھے زیر مد ۳-معاملہ زمین زائد خرچ زیادہ تر اس وجہ سے ھوا ھے کہ ضلع انبالہ مین زیر ایکٹ چوھالہ معاوضہ کی ایک خاص رقم ادا کی گئی ھے زیر مد ۰-انکم ٹیکس مقابلتاً بڑی ایزادی بدین وجہ ھوئی ھے کہ قسمت لاھور مین خاص عملہ تشخیص کی تعیناتی کی تجویز ھے-اُمید ھے کہ یہہ تجویز منافع بخش ثابت ھوگی-اور آمدنی زائد خرچ سے بہت بڑھ جائیگی-زیر مد ۲۰-پولیس اخراجات کے متوقع اضافہ کی وجہ جزواً کنسٹیبلان اور ھید کنسٹیبلان کی تنخواہ کی ایزادی کی تجویز کا نفاذ ھے اور جزواً وہ اسباب ھین جن کی وجہ سے ترمیم شدہ تخمینہ جات مین ایزادی ھوئی ھے-زیر مد ۲۰ الف-زراعت تالیدار چاھات کے تجربتاً بنانے کے لئے زائد روپیہ مہیا کیا گیا ھے-اور یہہ کام لوگون کے لئے بڑا مفید ھے اور اس ایزادی کا کچھہ حصہ اوس ایکتیس ھزار کے عطیہ سے پورا ھو جاتا ھے جو اونٹون کے ماھر کے خرچ کو صوبہ کے اخراجات مین شامل کرنیکی بابت ھے-مد ۲۹ مواجب پیرانہ سالی و پنشن ھا مین صرف معمولی زیادتی کی گنجائش رکھی گئی ھے-اور تفاوت زیر مد ۳۲ متفرق پانچ لاکھہ کی ریز رو رقم کے باعث ھے-

۲۵ تخفیف زیر مد ۴۵—تعمیرات سول کے علاوہ (جس کا پہلے ذکر ہوچکا ہے) جو تخفیفات زیر مدات ۱۹-الف— قانون و داد گستری—عدالتہائے قانون— ۲۲ تعلیم اور ۲۹—طب مین ہوئی ہین اونکا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے-آخر الذکر مد کی تخفیف کی وجہ یہہ ہے کہ ۲¾ لاکہہ کا وہ غیر باز گشت عطیہ حذف کردیا گیا ہے جو اس سال کنگ ایڈورڈ میموریل کمیٹی کو دیا گیا تہا-زیر مد تعلیم اس وجہ سے کمی ہوئی ہے کہ مقامی جماعتون کو عمارتون کے لئے جو عطیات دئے جاتے تہے اون مین بامر مجبوری تخفیف کیگئی ہے-تاہم یہہ بات فراموش نہین کرنی چاہئے کہ موجودہ بجٹ مین مندرجہ رقم بہی چار سالہ عرصہ مختتمہ سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع کی اوسط-یعنے ۲۲٫۸۱ لاکہہ کے برابر ہے اور کہ توقع کیجاتی ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دئے ہوئے خاص عطیات کی کل رقم صرف کردیجائیگی-اور اس اُمید پر کہ خاص عدالت (سپیشل ٹرائبیونل) موجودہ مالی سال کے اختتام سے پیشتر اپنا کام ختم کرلیگی اور کہ اگلے سال مین اس قسم کے اور خرچ کی ضرورت نہ پڑیگی-اعداد زیر مد ۱۹-الف— قانون و داد گستری—عدالتہائے قانون مین تخفیف کیگئی ہے-

۲۶—باز گشت عطیہ جات بابت تعلیم کے مقامی جماعتون مین تقسیم کرنے کے طریق مین ایک اہم اصلاح کیگئی ہے زمانہ گذشتہ مین مروجہ دستور کے مطابق وہ عطیہ (گرانٹ) جات جو کسی سال مین مقامی جماعتون کو دئے جاتے تہے-اون اصل اخراجات کی بنا پر معین کئے جاتے تہے جو سال ماسبق مین برداشت کئے گئے ہون اور اخراجات مذکور کو مجموعۂ ضابطہ تعلیم کی دفعہ ۱۰۱ کے احکام کے مطابق محسوب کیا جاتا تہا-اس قاعدہ مین تین صریح نقص تہے-اول یہہ کہ گورنمنٹ پیش از وقت ایک ایسی رقم کی ادائیگی کی ذمہ وار ہو جاتی تہی جسکی وسعت کے معلوم کرنیکا اوسکے پاس کوئی ذریعہ نہین ہوتا تہا-مالی نقطۂ خیال سے اس انتظام کی ناموزونیت اظہر من الشمس ہے اور اوسکے بیان کرنیکی ضرورت نہین-دوم محکمانہ نگرانی کے بغیر تعلیمی سہولتون کی یکسان اشاعت نہین ہوسکتی تہی اور جو مقامی جماعتین زیادہ خوشحال ہوتی تہین وہ زیادہ فایدہ اٹہالیتی تہین اور جو اضلاع اور میونسپلٹیان کمتر خوشحال ہوتی تہین وہ نقصان مین رہتی تہین-لیکن جو طریق اب اختیار کیا گیا ہے اوس سے یہہ دقتین رفع ہوجائینگی-مندرجہ ذیل اقسام کے سکولون مین سے ہر ایک قسم کے سکول کے متعلق جملہ مدات کی بابت گورنمنٹ کی طرف سے قابل ادا اوسط سالانہ رقوم معلوم کرنے کے لئے بہت سے اعداد و شمار کی مدد سے حساب لگایا گیا ہے :—

لڑکون کے ورنیکلر مڈل سکول-

لڑکون کے پرائمری سکول-

لڑکیون کے پرائمری سکول اور ہوسٹل

اس طرح حاصل شدہ اوسطون کی بنا پر مجموعی قابل ادا رقم کا حساب لگاکر ایک مجتمع رقم آئندہ سال کے بجٹ مین درج کردی جایا کریگی اور تخمینون کے منظور ہوجانیکے بعد وہ فی الفور قابل ادا ہوجایا کریگی-جدید سکولون کے لئے گرانٹون کے متعلق جسقدر تجاویز پیش کیجائینگی وہ سب جدید اخراجات کے جدول مین درج کی جایا کرینگی اور وہ کمیٹی خزانہ کے احاطہ اختیار مین آجائیگی اور اون مین سے جسکا عطیہ منظور ہو جایا کریگا وہ تخمینہ جات بجٹ کے منظور ہوجانے پر قابل استفادہ ہوجایا کریگا-گو اون مین سے کوئی رقم اوسوقت تک ادا نہین کیجایا کریگی-جب تک کہ محکمہ تعلیم کے انسپکٹرون کی طرف سے اس امر کی رپورٹین موصول نہ ہوجائین کہ جدید سکولون نے درحقیقت کام شروع کردیا ہے-اگر کوئی مقامی جماعت یکم اکتوبر سے پہلے سکول جاری نہ کرسکیگی تو گرانٹ کلاً ضبط ہوجائیگی-

۲۷—جس دیگر امر کی یاد داشت کے اس حصہ مین بیان کرنیکی ضرورت ہے وہ صرف یہہ ہے کہ نوآبادیون کی سڑکون کے لئے ۳½ لاکہہ روپیہ مہیا کیا گیا ہے-ان جدید آبادیون کی ترقی صوبہ ہذا کے لئے ایک نہایت ضروری بات ہے اور یہہ محسوس کیا گیا تہا کہ اگر وہ عطیہ جس کی ذرایع آمد و رفت کیلئے ملنے کی توقع تہی-ملتوی کردیا گیا تو اون کی ترقی کی رفتار مین سخت روکاوٹ پیدا ہوجائیگی-اسی خیال سے رقم متذکرۃ الصدر اون رقبون مین تقسیم کرنیکے لئے مہیا کیگئی ہے جن مین اضلاع منٹگمری-ملتان اور گجرات کے اندر نو آبادیان قایم کیجا رہی ہین-

۲۸— گذشتہ سال کونسل کے بعض آنریبل ممبروں نے یہہ خواہش ظاہر کی تہی کہ بجٹ کے متعلق اون کو کسی قدر پہلے اطلاع دی جایا کرے-اون کی اس خواہش کو پورا کرنیکے لئے یہہ یادداشت بمعہ مرمعہ رواںداد مالی کی ابتدائی نقول کے پیش کی جاتی ہے اور جو اعداد اوس میں درج ہیں وہ صرف تخمینہ جات کی طبع دوم کے اعداد ہیں-رواںداد مالی کی آخری ترمیم شدہ نقول کے ہمراہ جو آنریبل ممبروں کو ۱۲ مارچ تک بہیج دیا جائیگا ایک نوٹ منسلک کر دیا جائیگا جس میں اون بڑی بڑی تبدیلیوں کا ذکر ہوگا جو تخمینہ جات کی طبع سوم میں کی جائینگی-گذشتہ سال بجٹ پر بحث کے دوران میں مانٹ صاحب نے جو وعدہ کیا تہا اوسکا ایفا بہی اس طرح کر دیا گیا ہے کہ مرمعہ رواںداد مالی کے ساتھہ اون جملہ اہم رقوم کی ایک فہرست شامل کر دی گئی ہے جو یا تو اون جدید اخراجات کو پورا کرنے کیلئے جن کے واسطے بجٹ میں کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی تہی یا بعض جدید تجاویز کی صورت میں مہیا کردہ رقم کے غیر مکتفی ہونیکے باعث رقوم مندرجہ تخمینہ جات سے زاید خرچ کے لئے دیگر مدات کی رقوم میں سے تصرف میں لائی گئی ہیں-اس طرح مکرر تصرف میں لائی ہوئی رقوم اور نیز معمولی اخراجات کیلئے مہیا کردہ رقوم سے زاید خرچ کو پورا کرنے کی غرض سے مکرر تصرف میں لائی ہوئی رقوم کی وجوہات کا اس یادداشت کے حصہ دوم میں تفصیل کے ساتھہ ذکر کیا گیا ہے یادداشت کے حصہ دوم میں جسکا مسودہ پارسنز صاحب انڈر سیکریٹری مال نے تیار کیا ہے مختلف مدات کلاں کی ذیل میں آمدنی و خرچ کے تخمینہ جات اور نیز مدات خورد کی اہم تفاوتوں کی تشریح کی گئی ہے-عام دستور کے مطابق اس یادداشت میں منقسمہ مدات کی ذیل میں پراونشل حصہ کو امپیریل حصہ سے علیحدہ نہیں دکھایا گیا-بلکہ اس میں صرف مجموعی اعداد پر بحث کی گئی ہے-یادداشت کے حصہ دوم میں خفیف سی تبدیلی کی گئی ہے - یعنے اعداد زیر مدات خورد و کلاں کو یادداشت مذکور کے خاتمہ پر ضمیمہ میں درج کرنے کی بجائے خود یادداشت میں ہی درج کردیا گیا ہے اور اُمید ہے کہ اس انتظام سے آنریبل ممبران اعداد کا زیادہ آسانی کے ساتھہ مطالعہ کرسکینگے-

دوسرا حصہ

آمدنی

۱—معاملۂ زمین

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع — ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع — ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع — ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع — ۱۰۰۰ روپیہ	صفحہ
معمولی معاملہ ...	۳۳۶۹۵	۳۵۰۲۸	۳۴۶۷۱	۳۳۱۰۷	
محالات سرکاری کی فروخت ...	۸۲۲	۱۱۵۸	۷۹۲	۵۰۰	
اراضیات بنجر کی فروخت اور محصول زمین کی واگذاری۔	۳۰۱۸	۲۵۰۰	۲۳۰۰	۲۳۰۰	
اراضیات منتقل شدہ کی تشخیص بعد منہائی معافی لگان ـ نقد بالعوض خدمت۔	۱۷۳	۱۷۲	۱۶۹	۱۷۰	
ماہی گیری کے لگان وغیرہ ...	۹	۱۰	۹	۹	
متفرق	۹۱۴	۷۷۷	۸۶۳	۷۸۹	
میزان ...	۳۸۶۳۱	۳۹۶۳۵	۳۸۷۷۴	۳۶۸۷۵	
منہا کرو—معاملۂ زمین کا حصہ بابت آبپاشی—منتقل کردہ بمد ہستم و دہم آبپاشی—تعمیرات کلاں۔	۱۰۱۷۴	۱۰۸۰۰	۱۰۸۰۰	۱۰۲۰۰	
خالص میزان جس کے حصے کئے گئے ...	۲۸۴۵۷	۲۸۸۳۵	۲۷۹۷۴	۲۶۶۷۵	
منہا کرو—امپیریل حصہ—نصف ...	۱۴۲۲۹	۱۴۴۲۳	۱۲۹۸۷	۱۳۳۳۸	
پراونشل حصہ—نصف	۱۴۲۲۸	۱۴۴۲۲	۱۳۹۸۷	۱۳۳۳۷	

گذشتہ مارچ میں جب تخمینہ جات کونسل کے روبرو پیش کئے گئے تھے تو آنے والی فصل ربیع کے بہت عمدہ ہونے کی اُمید تھی اور دیگر غلہ ہائے خوردنی و گندم کی قیمتیں کاشتکاروں کے لئے غیر معمولی طور پر فائدہ بخش تھیں اور اس قیاس کی بناء پر کہ فصل خریف حسب معمول ہوگی یہہ توقع کی گئی تھی کہ معاملۂ زمین کے التوا معمول سے بہت کم ہونگے اور کہ غیر ادا شدہ بقایا جات کا بہت سا حصہ وصول ہو جائیگا۔ فصل ربیع کے متعلقہ توقعات اُمید سے زیادہ پورے ہو گئے اور ستمبر کے اختتام پر سابقہ سالوں کے بقایا جات کا بہت کم حصہ قابل وصول رہ گیا۔لیکن موسم برسات میں کم بارش کے باعث معمولی خریف کے ہونے کی اُمید نہ رہی اور بڑے بڑے التوا کرنیکی ضرورت پڑی۔بالخصوص قسمت انبالہ میں اور قسمت ہائے راولپنڈی و لاہور کے بعض حصوں میں اور اضلاع لاہور وگوجرانوالہ میں جدید معاملہ کے نافذ کرنے میں کسیقدر تاخیر کے باعث بھی مقررہ معاملہ کی آمدنی پر اثر پڑا ہے۔اسلئے ان معاملات کے مرمہ تخمینہ میں ۸۷۲۰۰۰ روپیہ کی کمی

هوائي هے-مگر جن علاقوں میں غیر مستقل معامله زمین موجود تها اونکو امساک باراں سے اسقدر نقصان نہیں پہنچا-گو مطالبه بابت فصل ربیع سے جو بیشی حاصل هوتی تهی او-کے کچھ حصه کا فصل خریف کی وجه سے ازاله هو گیا-تاهم غیر مستقل معامله زمین کے واصلات سے بمقابله تخمینه ۵۰۵۰۰ روپیه زاید وصول هونے کی اُمید هے اور اسطرح معمولی معامله زمین میں ۳۵۷۰۰۰ روپیه کی خالص کمي ره جائیگی-پورانی نو آبادیوں میں حقوق مالکانه کی خریداری کی رفتار توقع سے زیاده سست هے-اور اسلئے محالات سرکاری کی فروخت کی آمدنی کے تخمینه میں ۳۹۶۰۰۰ روپیه کی کمي هوئی هے-اب چونکه نو آبادکاران نے زمین کا بهتر اور زیاده تر حصه خرید لیا هے-اسلئے آمدنی کی اس مد میں متواتر کمی کا هونا لازمی هے-لیکن اسکی رفتار کا ٹهیک اندازه لگانا مشکل هے-ممکن هے که سال رواں میں لوگوں نے اس خیال سے اراضیات نه خریدی هوں که وه اپنے پس اندوخته روپیه کو جدید نوآبادیوں میں مربعے خریدنے پر صرف کرنا چاهتے هوں-مد "بنجر اراضیات کی قیمت فروخت" میں بمقابله تخمینه جو دو لاکهه روپیه کی کمی هوئی هے اوسکی وجه یهه هے که جن لوگوں نے نوآبادی منٹگمری میں اراضیات کی ابتدائی نیلام کے موقع (اس نیلام کے موقع پر لوگوں نے بہت زیاده بولیاں دی تهیں) پر زمین خریدی تهی اونہوں نے روپیه ادا نہیں کیا-اگرچه حال هي کے نیلامات بماه جنوری گذشته میں ۲۰۰۰۰ ایکڑ کی بجائے جنکے ابتداً فروخت کرنیکا اراده کیا گیا تها صرف ۱۴۵۰۰۰ ایکڑ زمین فروخت هوئی لیکن اوس رقم کو جو بطور بیعانه واجب الوصول تهی-۳۰ روپیه فی ایکڑ تک بڑها دینے سے اس سال آمدنی زیر مد هذا میں کمی نہیں هوئی-متفرق واصلات میں زیاده تر اوس لگان کی وجه سے ۸۶۰۰۰۰ روپیه کی بیشی کی اُمید هے-جو رقبه جات نوآبادی میں ایک سال کیلئے پٹه پر دی هوئی زمینوں سے وصول هوگا-

اوس رقم میں کوئی رد و بدل نہیں کیا گیا جو مد بست و نہم—آبپاشی میں منتقل کی گئی هے-اور اسلئے موجوده تخمینه میں کل ۷۱۰۰۰ روپیه کی کمی هوئی هے-

اگرچه مختلف اضلاع کی تشخیصات کی ترمیم کے باعث آئنده سال مقرره معامله زمین کی آمدنی میں پانچ لاکهه کے اضافه هونیکی توقع هے اور ضلع سیالکوٹ میں غیر مستقل معامله کی مد سے مقرره معامله میں کی مد میں ۲۸۴۰۰ روپیه منتقل کر دیا جائیگا-تاهم ان واصلات کا تخمینه بجٹ میں صرف ۱۲۰۰۰۰ روپیه کا اضافه کیا گیا هے-موسم سرما میں بارشوں کے نه هونے کے باعث معامله زمین پوری مقدار میں وصول نہیں هوسکیگا-بالخصوص صوبه کے جنوب مشرقی اقطاع میں کیونکه ان علاقوں کو امساک باراں کی وجه سے زیاده خصوصیت کے ساتهه نقصان پہنچا هے اور نیز اسکی وجه سے گذشته فصل کے بقایا جات کا اسقدر حصه وصول نہیں هو سکیگا جسقدر حصه کے بہتر حالات میں وصول هونیکی توقع تهي جن رقبه جات میں غیر مستقل معامله زمین رائج هے اون میں کافی بارش کے نه هونیکی وجه سے پیداوار زمین میں ایک نمایاں تخفیف هونیکا احتمال هے اور اس لئے گذشته سال کی نہایت اعلی فصل ربیع کی جگهه آئنده سال فصل ربیع کے اوسط سے کم هونیکی اُمید رکهنی چاهئے بنابریں غیر مستقل معامله کے تخمینه کو بقدر ۱۶۸۴۰۰۰ روپیه کے کم کر دیا گیا هے-اور اس میں سے ۲۸۴۰۰۰ روپیه اوس انتقال کی بابت هے جس کا قبل ازیں ذکر کیا جا چکا هے-سرکاری محالات کی فروخت کی آمدنی میں ۲۶۲۰۰۰ روپیه کی ترقی پذیر کمی درج حساب کی گئي هے اور زیر مد " آمدنی فروخت اراضیات بنجر " سال هذا کے اعداد کے مقابله میں کسی بیشی کی گنجائش معلوم نہیں هوتی-گو اس سال نیلام کرده اراضی کی واجب الوصول قیمت خرید کی بابت ایک قسط وصول هوگی چونکه اس بات کے علامات موجود هیں که ایک هی وقت میں ۲۰۰۰۰ ایکڑ اراضی کے فروخت کیلئے پیش کرنے سے کساد بازاری هو گئی هے اور قیمت کو گهٹنے سے روکنے کیلئے اغلباً یهه مناسب هوگا که سنه ۱۹۱۶ع میں نیلام کیلئے پیش کرده رقبه کو ۱۰۰۰۰ ایکڑ تک محدود کر دیا جائے—نو آبادی میں ترقی هو جانیکی وجه سے لگان اور چرائی کی آمدنی سے اور بندوبستوںکے ختم هو جانیکی وجه سے رسوم انتقال سے قلیل آمدنی کے هونیکا احتمال هے اور اس لئے مد متفرق، آمدنی میں ۷۴۰۰۰ روپیه کی کمي هوائی هے-

چونکه غیر مستقل معامله زمین میں کمی هونیکا تخمینه لگایا گیا هے اسلئے اوس رقم پر بهی اثر هوگا جو محکمه آبپاشی کو دي جاتی هے اور اس لئے بست و نہم-آبپاشي میں منتقل کرده رقم میں ۶ لاکهه کی کمي کر دیگئی هے-اس طرح اون واصلات میں ۱۶۹۹۰۰۰ روپیه کي خالص کمي هو گئي هے جو زیر مد هذا درج کئے جاتے هیں-

چهارم—اسٹامپ

مد حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۴-۱۵ ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیه	ترمیم شده بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ ع ۱۰۰۰ روپیه	کیفیت
فروخت عام اسٹامپ	۱۷۲۱	۱۷۹۵	۱۷۷۵	۱۳۸۵	
فروخت اسٹامپ کورٹ فیس ...	۳۴۹۱	۳۶۰۰	۳۷۴۰	۳۷۸۰	
فروخت ساده کاغذ جو اسٹامپ کورٹ فیس کے ساتهه استعمال هوتا هے۔	۷۵	۷۸	۷۷	۷۷	اس پر بحث کی اجازت نهین۔
دستاویزات منقش کا محصول ...	۱۲۱	۱۰۰	۱۱۷	۱۱۷	
جرمانے اور تاوان ...	۲۹	۲۶	۴۰	۳۰	
متفرق ...	۱	۱	۱	۱	
میزان ...	۵۴۳۸	۵۶۰۰	۵۷۵۰	۵۸۰۰	
منها کرو—امپریل حصه نصف ...	۲۷۱۹	۲۸۰۰	۲۸۷۵	۲۹۰۰	
پراونشل حصه—نصف ...	۲۷۱۹	۲۸۰۰	۲۸۷۵	۲۹۰۰	

بل هائے اکسچینج (تبادله) اور دیگر عام اسٹامپ هائے مین سے هر ایک کی آمدنی مین دس دس هزار روپیه کی کمی کا احتمال هے لیکن هر دو صورتون مین ترمیم شده تخمینه اصل رقوم بابت ۱۹۱۴-۱۵ع کے مقابله مین بهت زیاده هے اور آمدنی کی مدات پر جنگ کا بالکل کم اثر هوا هے یا کوئی برا اثر نهین هوا-چونکه فصل ربیع سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع کے بهت عمده هونے اور کاشتکارون کو اپنی پیداوار کی بهت گران قیمت وصول هو جانیکے باعث مقدمه بازی مین اضافه هوگیا هے اسلئے اسٹامپ کورٹ فیس کی فروخت سے ۱۴۰۰۰۰ روپیه کی ایک زاید رقم وصول هو نیکی توقع هے—دستاویزات منقش کے محصول کی آمدنی مین متوقع سے کم سرعت کے ساتهه کمی هوئی هے اور جرمانون اور تاوانون سے بقدر چوده هزار روپیه کے بدین وجه زیاده آمدنی هوئی که اب دستاویزات پر فروخت سے کم اسٹامپ لگانیکا انسداد کرنے کے لئے زیاده احتیاط کے ساتهه پڑتال کیجاتی هے۔

سال آئنده کے بجٹ مین عام اسٹامپ اور اسٹامپ کورٹ فیس کی آمدنی مین متوسط اضافون کی گنجائش رکهی گئی هے-زراعتی حالات کو ملحوظ رکهکر یهه مناسب خیال کیا گیا هے که آمدنی زیر مدات متذکره مین اس اضافه سے کمتر اضافه کی توقع کی جائے جو اب معمولی حالات مین حاصل هوتا هے دیگر مدات مین کوئی تبدیلی نهین هوئی۔

پنجم—آبکاری

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۴-۱۵ ع- ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع- ۱۰۰۰ روپیه	مرممه بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع- ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ ع- ۱۰۰۰ روپیه	کیفیت
فیس لائیسنس و بہٹی کهینچ شراب اور شراب و اشیاء منشی کی فروخت کی بابت محصولات	۶۲۰۷	۶۱۰۷	۵۸۸۸	۵۴۹۹	
اون اراضیات کا محصول فی ایکر جنمین پوست بویا جاتا هے-	۲۲	۲۲	۱	۱	
پہاڑی افیون پر محصول راهداری	۵۳	۵۰	۵۶	۷۵	
افیون آبکاری کی فروخت سے منافع-	۹۳۴	۸۵۸	۸۹۷	۷۸۱	
جرمانے اور ضبطیات اور متفرق ...	۴	۲	۸	۸	
میزان ...	۶۹۲۱	۷۰۴۵	۶۸۵۰	۶۳۶۴	
منہا کرو-امپیریل حصه نصف ..	۳۴۶۰	۳۵۲۲	۳۴۲۵	۳۱۸۲	
پراونشل حصه-نصف ...	۳۴۶۱	۳۵۲۳	۳۴۲۵	۳۱۸۲	

بجٹ کو بہت احتیاط کے ساتھ تیار کرنیکے باوجود محاصل آبکاری پر جنگ کے اثر کا ٹہیک اندازہ نہین لگایا گیا تہا اسلئے مرممه تخمینه مین ۲ لاکہه روپیه سے قدرے کم تخفیف کا اندازه لگایا گیا-افواج کے مختلف مقامات جنگ مین چلے جانیکے باعث ممالک غیر کی شرابون اور بیر کی فروخت کم هوگئی هے- اور رسوم لائیسنس اور اون شرابون کے محصول سے بمقابله تخمینه ۲۸۵۰۰۰ روپیه کمتر آمدنی هونیکی امید هے-بیر مین سب سے زیاده نقصان هوا هے اور امید کی جاتی هے که اوس سے جس قدر آمدنی کی ابتداً توقع تہی اوس کے ⅓ سے قدرے زیاده هوگی-قیمت اجرا مین اضافه هو جانیکے باعث بجٹ مین دیسی شراب کی کم کہپت کی توقع کی گئی تہی-لیکن گرانی اجناس خوردنی نے جو سال بهر قائم رهی، شراب استعمال کی طاقت خرید کو محدود کردیا خاصکر قصبه جات مین-بہنگی هالے کهیدے شراب کی نسبتاً کم اجرا کے باعث محصول بہنگا کی آمدنی سے اب ۲۵۴۸۰۰۰ روپیه کی بجائے ۲۴۵۰۰۰۰ کے وصول هونیکا احتمال هے-افیون کے سوا لے دیگر منشی اشیاء کی آمدنی بہی اعداد بجٹ سے ۹۳۰۰۰ کم هے ان تخفیفات کی ۱۱۴۰۰۰ روپیه اور ۱۱۵۰۰۰ روپیه کی اون واصلات سے جزواً تلافی هوجاتی هے جنکا علی الترتیب دیسی شرابون کی فروخت کے لائیسنسون کی رسوم مین اور فروخت افیون کی آمدنی مین هونیکا تخمینه لگایا گیا هے-سنه ۱۹۱۵ ع مین دیسی شراب اور افیون کی دوکانون کے نیلام کے موقع پر بولی دینے والون نے اوس اثر کی نسبت جس کی قیمت اجرا مین اضافه کر دینے کے باعث اونکی فروخت پر هونیکا احتمال تہا متوقع سے کم خدشه ظاهر کیا تہا اور افیون کی صورت مین اونکا یه طرز عمل حق بجانب ثابت هوا هے کیونکه افیون کے اجرا مین ایزادی هو جانے کے باعث افیون آبکاری کی قیمت فروخت سے متوقع آمدنی مین ۳۹۰۰۰ روپیه کا اضافه هو گیا هے دیگر اهم تبدیلی صرف اوس آمدنی مین ۲۰۰۰۰ روپیه کی کمی هے جس کے اون اراضیات کے محصول فی ایکڑ سے هونے کا تخمینه لگایا گیا هے-جس مین پوست کاشت کیا جاتا هے اور یه کمی ملک مین پیدا کرده افیون کے متعلقه انتظام کی نظر ثانی کرنے کے باعث هوئی هے اس سال کے تجربه کے

لحاظ سے یہہ ضرور ہے کہ ممالک غیر کی شراب و بیر (شراب جو) کی آمدنی کا نہایت احتیاط سے بجٹ تیار کیا جاوے اور اگرچہ جدید محصولات سے ۱۱۰۰۰۰ روپیہ آمدنی ہونے کی توقع ہے مگر مرصدہ تخمینہ کے مقابلہ میں بیشی کا شراب کی کہپت میں مزید کمی ہونے کے احتمال کے باعث صرف ۱۹۰۰۰ روپیہ تخمینہ لگایا گیا ہے دکانات دیسی شراب کی حال ہی کی نیلامی کے خراب نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ لائیسنسداران اب اوس اثر کو محسوس کرنے لگے ہیں جو نسبتاً قلیل مقدار میں شراب فروخت کرنے کے باعث اونکے منافع پر ہوتا ہے-اور اسلئے لائیسنس کی رسوم ہر بقدر ۹۲۰۰۰ روپیہ کے کم آمدنی ہونے کی توقع ہے ساتھہ ہی اسکے جن اسباب نے اس سال شراب کی کہپت گھٹا دی ہے اونکے سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع میں اور بھی زیادہ زور کے ساتھہ جاری رہنیکا احتمال ہے اور محصول کشید شراب کے تخمینہ میں ۳۰۸۰۰۰ روپیہ کی کمی کے باعث بھٹی ہائے کشید شراب سے اجرا شدہ شراب کی مقدار میں قریباً ۵۷ ہزار گیلن کی مزید کمی ہونے کی امید ہے-برخلاف اسکے افیون کی دکانوں کے نیلام کے موقع پر بولیوں کی مجموعی رقم میں بڑی بیشی ہوئی تھی اور اس میغہ سے آئندہ سال ۱۴۵۰۰۰ روپیہ زیادہ وصول ہونا چاہئے-افیون کہانیوالا شخص اوس کی مقدار کو شدیدہ حالات میں بھی شاذ و نادر ہی گھٹانے کے قابل ہوتا ہے-کیونکہ وہ اسکے لئے بمنزلہ ضرورت کے بن جاتی ہے-تخمینہ جات زیر مد " منافع از آمدنی فروخت افیون آبکاری " میں فروخت شدہ افیون کی مقدار میں متوسط بیشی کی گنجائش رکھی گئی ہے-لیکن افیون آبکاری کی ساخت کے موجودہ خرچ کی نسبت تحقیقات کرنے پر گورنمنٹ ہند نے قیمت اجرا کے اوس حصہ کو جو اسکی بابت خالص امپیریل مد دوم-افیون میں منتقل کیا جاتا ہے فی سیر ۸ روپیہ ۸ آنے سے بڑھا کر ۱۱ روپیہ کر دیا ہے اور اسلئے زیر مد ہذا تخمینہ شدہ واصلات میں ۱۱۶۰۰۰ روپیہ کی خالص تخفیف ہوئی ہے-پہاڑی افیون کے محصول اجراری کی آمدنی میں اوس محصول سے اضافہ ہو گیا ہے جو کلو میں اخذ کیا جاتا ہے اور جو سابقہ محصول فی ایکڑ کی جگہہ عاید کیا گیا ہے-

ششم—ریٹ ہائے پراونشل

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
ریٹ و حبوب اراضی ...	۳۹	۳۱	۳۱	۲۹	اسپر بحث کی اجازت نہیں ہے-

بہت سے محالات کے کورٹ آف وارڈس کی نگرانی سے آزاد ہو جانے کے باعث سال آئندہ کے واصلات میں ۲۰۰۰ روپیہ کی کمی کی توقع ہے-

ہشتم—انکم ٹیکس

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
انکم ٹکس ...	۱۷۸۸	۱۷۱۰	۱۸۳۰	۲۳۴۰	اسپر بحث کی اجازت نہین ہے۔
منہا کرو—امپریل حصہ نصف ...	۸۹۴	۸۵۵	۹۱۵	۱۱۷۰	
پراونشل حصہ—نصف ...	۸۹۴	۸۵۵	۹۱۵	۱۱۷۰	

(اس مد کا پرانا نام "مشخصہ محصولات" ترک کردیا گیا ہے کیونکہ اب زیر مد ہذٰا آمدنی کا انکم ٹکس ہی واحد ذریعہ ہے)۔

سال روان کا بجٹ واقعی نہایت احتیاط کے ساتھہ تیار کیا گیا تہا۔کیونکہ یہہ ٹہیک طور پر معلوم نہین تہا کہ تشخیصات پر لڑائی کا کیا اثر ہوگا۔تا تاریخ موصول شدہ واصلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بارہ مین جملہ خدشات خیالی تہے اور موصمہ تخمینہ کو اس حد تک بڑھا دینا ممکن ہوگیا ہے کہ وہ سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع کی اصل رقوم کے مقابلہ مین ۴۲۰۰۰ روپیہ بڑہ گیا ہے۔

آئندہ سال کے بجٹ مین درج شدہ ۵۱۰۰۰۰ روپیہ کی بیشی مین سے ۹۰۰۰۰ روپیہ اس مد کی آمدنی کی حسب معمول ایزادی سے حاصل ہوجائیگا اور اس مین قسمت ہائے لاہور و جالندھر کے بڑے بڑے قصبات مین تشخیصات کی نظر ثانی کے واسطے خاص عملہ تشخیص کے تقرر سے اور بہی اضافہ ہوجائیگا باقی ماندہ ۴۰۵۰۰۰۰ روپیہ اوس افزون شدہ شرح ٹکس سے حاصل ہوگا جو اوس فیصلہ کے مطابق عاید کیجائیگی–جسکا حال ہی مین امپریل کونسل واضع آئین و قوانین مین اعلان کیا گیا ہے۔

نہم—جنگلات

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۴—۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵—۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۵—۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶—۱۷ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
۱—چوب عمارتی و دیگر پیداوار جو سرکاری عملہ نے جنگلات سے حاصل کی۔	۳۹۲	۳۶۷	۳۹۷	۵۸۵	
۲—چوب عمارتی و دیگر پیداوار جو صرف کرنے والون یا خریدارون نے جنگلات سے حاصل کی۔	۹۱۳	۹۲۸	۱۰۹۰	۸۰۲	
۳—ضبط شدہ لاوارث یا آوارہ لکڑی ...	۵۳	۲۸	۳۲	۲۳	
۴—اون جنگلات کی آمدنی جو سرکاری انتظام مین نہین ہین۔	۲	۳	۴	۳	
۵—متفرق ...	۱۰۶	۹۳	۹۷	۱۲۸	
میزان ...	۱۴۳۸	۱۴۲۰	۱۶۲۰	۱۵۴۱	

سال کے ابتدائی مہینون مین جنگل کی آمدنی مین ایک معقول بیشی هوئی اور جو اعداد اب مر ۸۰۰ تخمینه کیلئے مقرر کئے گئے هین منظور شده بجٹ سے بقدر ۲ لاکھه کے زیاده هین-اوس آمدنی مین جو سرکاری ایجنسی کو هوئی ۳۰۰۰۰ کی بیشی ریزن ڈویژن کی بابت هے کیونکه گنڈے بیروزے کی مانگ زیاده رهی اور اوسکی قیمت بڑھ گئی - اسکی کچھه تو یه وجه هے که یه چیز ذخائر جنگ کی ساخت مین استعمال هوتی هے اور کچھه یه که مال کی روانگی کے لئے جهاز ملنے مین مشکل اور خرچ کی زیادتی هونیکے باعث امریکه سے اسکی در آمد بند هو گئی هے - مگر زاید آمدنی زیاده تر اس عمارتی لکڑی سے هوئی هے جو خریدارون نے اٹھائی- لکڑی کی مانگ بدستور زیاده رهی هے اور ڈویژن هائے راولپنڈی و کانگڑه و کلو و بشهر اور لاهور مین درخت نسبتاً زیاده تعداد مین فروخت هوئے هین اور اون رقبه‌جات مین جنکو نو آبادی مین شامل کر نیسے پیشتر صفا کیا گیا تها سوختنی لکڑی کی فروخت سے خاصی آمدنی هوئی هے-اوس رقم کی واپسی کے باعث جو محکمه جنگل نے باولی لهنا سنگه مین لوگون کے حقوق کی بابت ادا کی تهی زیر مدات متفرق ۳۰۰۰ روپیه کی بیشی هوئی هے- ڈویژن هائے راولپنڈی و لاهور مین عمارتی لکڑی اور ذخیره چهانگا مانگا سے سوختنی لکڑی اور ریزن کے کار خانه سے گنده بیروزه کے زیاده مقدار مین فروخت هونے کے باعث امید کی جاتی هے که آئنده سال سرکاری ایجنسی کی بلاواسطه آمدنی مین ۱۸۸۰۰۰ روپیه کا اضافه هو جائیگا او ذخیره هائے چیچا وطنی اور خانیوال کے فی الحال جنگل نصب کرنے کے لائق هوجانیکے باعث اون کی اراضیات پٹه پر دیدیگئی هین اور اون سے زیر مد متفرق ۳۱۰۰۰ روپیه کی بیشی هوئی هے - لیکن ان بیشیون کے مقابله مین خریداران کی حاصل کرده عمارتی لکڑی کی متوقع آمدنی مین ۲۸۸۰۰۰ روپیه کی اور بہه کرائی هوئی اواره لکڑی کی قیمت مین ۹۰۰۰ روپیه کی کمی هوئی تقریباً کل اراضیات جو نو آبادی کی اغراض کے لئے درکار تهین صاف هو گئی هین اس لئے ڈویژن هائے کلو و بشهر مین عمارتی لکڑی کے بہت کم مقدار مین فروخت هونے کی توقع هے-

دهم— رجسٹری

مدات حساب	اصل رقوم بابت سال سنه ۱۵—۱۹۱۴ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سال سنه ۱۶—۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیه	ترمیم شده بابت سال سنه ۱۶—۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سال سنه ۱۷—۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیه	کیفیت
فیس بابت رجسٹری دستاویزات ...	۲۶۸	۲۷۵	۲۵۰	۲۴۴	
فیس بابت نقول دستاویزات رجسٹری شده-	۶۶	۷۰	۶۶	۶۴	
متفرق	۱۹	۲۲	۱۸	۱۷	
میزان	۳۵۳	۳۶۷	۳۴۰	۳۲۵	

جنگ کے باعث کار و بار کے رک جانے سے واصلات رجسٹری کو نقصان پهنچا هے اور اگرچه بجٹ بڑی احتیاط سے تیار کیا گیا تها-تا هم اس کے اب بقدر ۲۷۰۰۰ روپیه کے زاید ثابت هونے کا احتمال هے-

چونکه سنه ۱۷—۱۹۱۶ع مین بهی کار و بار کے سست رهنے کی امید هے-اسلئے تخمینه مین آمدنی کی بابت ۱۵۰۰۰ روپیه کی مزید کمی کا اندازه لگایا گیا هے-

دوازدهم—سود

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۴—۱۵ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۵—۱۶ع ۱۰۰۰ روپیه	ترمیم شده بابت سنه ۱۹۱۵—۱۶ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶—۱۷ع ۱۰۰۰ روپیه	کیفیت
اوس قرضه پر سود جو میونسپل و دیگر پبلک جماعت هائے (باستثنائی جماعتهائے پریزیڈنسی) کو دیا گیا-	۱۰۵	۱۴۳	۱۳۹	۱۲۵	
سود اوس قرضه پر جو قابضان اراضی و دیگر اصحاب کو دیا گیا-	۲	۲	۱	۱	
سود اوس تقاویات پر جو کاشتکاروں کو دی گئیں-	۱۰۹	۱۳۰	۱ ۳	۱۲۹	
متفرق قرضه جات و پیشگیوں پر سود	— ۷	۵	۴	۳	
اوس پیشگی رقومات پر سود جو انجمن هائے امدادی قرضه کو دیگئیں-	۲	۸	۳	۸	
میزان ...	۲۲۵	۲۸۸	۲۶۰	۲۶۶	

گذشته سال عمده فصلوں کے باعث کاشتکاروں نے غیر ادا شده تقاویات کا توقع سے زیاده حصه ادا کر دیا تها اور موجوده سال کے ابتدائی مهینوں میں اونهوں نے جو تقاویات لیں ارنکی مقدار تهوڑی تهی-ترمیم شده تخمینه میں ۲۸۰۰۰ روپیه کی جو کمی دکهائی گئی هے اوس میں سے ۱۷۰۰۰ روپیه کی کمی ان حالات کے باعث هوئی هے-بقیمانده کمی کی وجه یه هے که بعض میونسپلٹیوں نے قرضه جات اپنے میں تاخیر کی اور که انجمن هائے امدادی قرضه نے سود کی بابت توقع سے کم روپیه ادا کیا-

چونکه اس سال مالی حالات کو ملحوظ رکهکر میونسپلٹیوں کو قرضه جات دینے کی بندش کر دیگئی هے-اسلئے تخمینه بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع میں ان قرضوں کے سود کی آمدنی میں ۱۴۰۰۰ روپیه کی کمی کا اندازه لگایا گیا هے-لیکن موسم برسات اور موسم سرما میں بارشوں کے کسیقدر کم هونے کے باعث کاشتکاروں کو بڑی بڑی تقاویات دیگئی هیں-اسلئے تقاویات کے سود کی بابت تخمینه میں ۱۶۰۰۰ روپے کی ایزادی هوئی هے اور انجمن هائے امدادی قرضه کی طرف سے آئنده سال سود کی بابت بیش از پیش رقمیں قابل وصول هیں-

چہار دہم-الف—قانون-معدلت گستري—عدالت ہائے قانون

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	مرممہ بجٹ سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
لا دعوے و ضبط شدہ جائداد کي فروخت کی آمدنی-	۲۸	۲۰	۱۷	۱۷	
رسوم عدالت جو نقد وصول ہوئی ...	۴	۵	۶	۵	
عام رسوم و جرمانے و ضبطیان ...	۴۵۳	۵۴۳	۴۰۶	۴۰۱	بجٹ کی اجازت نہین-
متفرق رسوم و جرمانے ...	۱۰۰	۱۰۸	۱۰۶	۱۰۳	
متفرق	۳	۲	۵	۲	
میزان ...	۵۸۸	۶۷۸	۵۴۰	۵۲۸	

سال کے ابتدائي مہینون کی آمدنی نے اون قیاسات کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے جنکي بناء پر بجٹ تیار کیا گیا تہا اور جنکي رو سے یہہ توقع تہی کہ صاحبان مجسٹریٹ کي عدالتون مین عائد شدہ جرمانون کی آمدني کی وہ بیشي بدستور جاري رہیگي جو سنین ۱۴ ۱۳ ۹ ع و ۱۵ ۱۹۱۴ع مین ہوئی تہی-شاید بد امنی کے انسداد کے لئے سخت تجاویز اختیار کرنے کی ضرورت کے باعث ابن صورتون میں جن مین پہلے جرمانے کئے جاتے تہے قید کي سزائین دیگئي ہین-چنانچہ مرممہ تخمینہ میں اس مدمین آمدنی مین ۱۴۰۰۰۰ روپیہ کی کمي ہونے کی توقع ظاہر کیگئي ہے جس کا خفیف سا ازالہ ۵۰۰۰ روپیہ کي اوس بیشی سے ہو جائیگا جو دیگر قسم کے جرمانون و رسوم کی آمدنی مین ہوگي-

بہت سی خفیف کمیون کے باعث بجٹ بابت سنہ ۱۷ ۱۹۱۶ع میں مرممہ تخمینہ کی نسبت ۱۲۰۰۰ روپیہ کي کمی ہو گئي ہے-مجسٹریٹون کی عدالتون میں جرمانون کی آمدنی کی نسبت یہہ توقع ہے کہ وہ بدستور رہیگی-

چہار دہم-ب—قانون و معدلت گستري—جیلخانجات

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سال سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بجٹ سال سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سال سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
جیل خانہ جات ...	۱۷	۱۵	۲۰	۱۵	
جیل خانہ کی ساختہ اشیاء ...	۳۹۲	۴۸۵	۴۰۵	۳۸۵	
میزان	۴۰۹	۵۰۰	۴۲۵	۴۰۰	

سرکاري دفاتر مین کفایت شعاری عمل مین لانے کے باعث جیل خانه کی ساخته اشیاء کم فروخت هوئی هین اور ابتدائی تخمینه جو حتی الامکان بہت کم تھا اب بقدر ۸۰۰۰۰ روپیه کے کم هو گیا هے- راولپنڈي مین قیدیون کو جیلخانه کے باهر کام پر لگانے سے اس آمدنی مین جو قیدیون کي مزدوری سے حاصل هرتی هے ۵۰۰۰ روپیه کي بیشی هو جانیکي توقع هے-

آئنده سال کے بجٹ مین زیادہ تر زیر مد "اشیاء ساخته جیلخانه" ۲۵۰۰۰ روپیه کي مزید کمی کي توقع هے-

هفتدهم—پولیس

مدات حساب	اصل رقوم بابت سال سنه ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	ترمیم شده بابت سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
پولیس جو محکمه ریلوے کے لئے مہیا کی گئي-	...	...	...	...	
پولیس جو معاهده جات سرکاري و کمپني هائے و اشخاص غیر سرکاری کو مہیا کی گئي-	۱۰۶	۱۱۰	۱۵۹	۲۱۸	
نقد رقم وصول شده زیر ایکٹ اسلحه ...	...	...	...	...	
فیس و جرمانه و ضبطیات ...	۴۰	۳۵	۳۲	۳۱	
آمدني بابت پروانه سالی ...	۱	۲	۱	۲	
متفرق	۲۹	۲۰	۲۲	۲۱	
میزان ..	۱۷۳	۱۹۷	۲۲۴	۲۸۲	

۵۷۰۰۰ روپیه کی اوس بیشي مین سے جو ترمیمه تخمینه جات مین دکھائي گئي هے ۴۶۰۰۰ روپیه کے تعزیري پولیس کی بابت وصولیون سے حاصل هونے کي اُمید هے-صوبه مین امن قائم رکھنے کے لئے کئی نئي تعزیري چوکیون کے قائم کرنے کي ضرورت پڑي-باقیمانده بیشي مد متفرق فیس و جرمانون مین هوئي هے-

سنه ۱۷-۱۹۱۶ع مین جدید تعزیري چوکیون کا خرچ پورے باره مہینون کے لئے وصول کیا جائیگا اور تخمینه جات بجٹ مین ۵۸۰۰۰ روپیه کی بیشي غالباً اسی وجه سے هوئي هے-

نوز دهم—تعلیم

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنه ۱۶ ۱۹۱۵ع-	ترمیم شده بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
فیس گورنمنٹ کالج عام ...	۶۰	۶۵	۶۱	۶۲	
فیس—مدارس—عام	۳۴۵	۳۵۰	۳۷۰	۳۷۵	
فیس—مدارس—خاص ..	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	
متفرق	۵۳	۵۳	۵۶	۵۳	
میزان ...	۴۷۷	۴۸۳	۵۰۲	۵۰۵	

سیکنڈري مدارس کی فیسون سے اس سال ۲۰۰۰۰ روپیه کی ایک زائد رقم وصول هونے کي توقع هے- بجٹ مین اس ذریعه آمدني سے متوسط ابزادي کي گنجائش رکھي گئی هے-

بستم—طبی

مدات بجٹ	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۴ ۱۹ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
میڈیکل سکول و کالج کی فیس	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	
آمدنی پاگل خانہ	۱۳	۱۰	۱۴	۱۲	
ادویات جو صاحبان سول سرجن نے فروخت کیں ...	...	۱	...	...	
متفرق	۵۳	۵۱	۴۶	۸۴	
میزان ...	۸۶	۸۲	۸۰	۱۱۶	

اُمید کی جاتی ہے کہ پاگل خانہ کی آمدنی میں منظور شدہ بجٹ کے مقابلہ میں ۴۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوگی-لیکن کونین کی پوڑیوں کی فروخت کمتر ہوئی، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سال ہذا میں موسمی بخار مقابلتاً کم رہا اور ۳۰۰۰ روپیہ کی ایک خفیف کمی اس مد میں مجموعی طور پر درج کی گئی ہے-

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ڈیپو سامان پلیگ واقع جالندھر سے آئندہ سال ۳۰۰۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوگی- اس ڈیپو کے خرید و فروخت جو اس سے پہلے ایک مد پیشگی میں داخل کی جاتی تھی-یکم اپریل آئندہ سے پبلک حسابات میں درج کی جائیگی-تخمینہ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع میں مندرجہ ۳۶۰۰۰ روپیہ کی بیشی میں سے باقیماندہ اس وجہ سے ہوئی ہے کہ کونین کی پوڑیوں کی فروخت کی بابت کمتر رقم درج کیگئی ہے-

بست و یکم-الف زراعت

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
زراعتی واصلات	۶۸	۶۹	۸۱	۷۳	
واصلات وٹیرنری	۱۰۵	۱۱۹	۱۲۴	۱۲۰	
میزان ...	۱۷۳	۱۸۸	۲۰۵	۱۹۳	

فارم ہائے برائے تجربات سے ۵۰۰۰ روپیہ زائد وصول ہونے کی توقع ہے کیونکہ اون سے خاصی آمدنی ہوتی رہی ہے اور زراعتی کالج لائل پور کی آمدنی بھی جزواً جدید طلباء کے داخل ہونیکی باعث تخمینہ سے اغلباً ۶۰۰۰ روپیہ تجاوز کرجائیگی-زیر مد وٹیرنری کیٹل فارم (مویشی خانہ) حصار سے جس سے امسال کثیرا لتعداد مویشی فروخت کئے گئے ہیں ۷۰۰۰ روپیہ کی زائد آمدنی ہونے کی توقع ہے-

تخمینہ بجٹ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ ع میں ۱۱۰۰۰ روپیہ کی کمی کی وجہ تماماً یہہ ھے کہ بورسٹ آباد فارم کی واصلات کو مد معاملہ زمین میں منتقل کردیا گیا ھے-اس معال کے انتظامات سال رواں میں زیر ریویو آئے ھیں اس فارم کو کئی سالوں تک بطور فارم نہیں چلایا گیا لہذا یہہ فیصلہ کیا گیا ھے کہ اسکی آمدنی کو بگڈہ پر دی ہوئی سرکاری اراضیات سے حاصل شدہ معمولی آمدنی تصور کرنا چاھئے-

بست و یکم-ب—سائنٹیفک و محکمہ جات متفرق

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵–۱۹۱۴ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷–۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
فیس امتحانات	۲	۳	۳	۳	
متفرق	۵	۲۰	۲۰	۲۶	
میزان ...	۷	۲۳	۲۳	۲۹	

سنٹرل ویوری لاھور (مرکزی کار خانہ دانندگی پارچات) سے آئندہ سال ۶۰۰۰ روپیہ کی آمدنی ہونے کی توقع ھے- تخمینہ میں کوئی اور تبدیلی نہیں ہوئی-

بست و دوم—واصلات بامداد پیرانہ سالی

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵–۱۹۱۴ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷–۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
عطیہ جات جو پنشنوں و انعامات کے لئے دئے گئے-	۸۳	۷۰	۱۰۵	۱۰۰	

ملازمین لوکل فنڈ کی پنشنوں کے لئے قابل اخذ چندوں کی بابت امسال توقع سے زیادہ رقوم جمع کرائی گئی ھیں-علاقہ غیر میں ملازمت کے لئے ڈیپیوٹ شدہ افسروں کی پنشن و رخصت کے مواجب کی بابت وصول شدہ چندوں کی رقم میں بھی بیشی ہوئی ھے-

بست و سوم—کاغذ-قلم-دوات و چھپائی

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵–۱۹۱۴ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶–۱۹۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷–۱۹۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
کاغذ قلم دوات کی آمدنی ...	...	...	...	...	
گزٹوں و دیگر مطبوعات کی آمدنی ...	۵	۶	۵	۵	
مطابع (پریس) کی دیگر آمدنی ...	۷۴	۸۶	۷۵	۱۰۵	
میزان ...	۷۹	۹۲	۸۰	۱۱۰	

ترمیم شده تخمینه میں ۱۲۰۰۰ روپیه کی کمی ہونے کی وجه زیاده تر مطابع جیل کی کمتر واصلات ہیں- یہه انتظام کیا گیا ہے که ڈائرکٹر کاغذات زمین کی چھپائی کے کام کا بیشتر حصه یہه مطابع کیا کریں اور اسکی وجه سے آئنده سال کے بجٹ میں ۳۰۰۰۰ روپیه کی بیشی درج کیگئی ہے-

بست و پنجم-متفرق

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۴-۱۵ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیه	ترمیم شده بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع ۱۰۰۰ روپیه	کیفیت
لا دعوے جمع شده رقوم	...	۳۴	۸۰	۲۵	۲۵	
تحائف دربار کی فروخت کی آمدنی	..	...	...	۱	...	
پرانے ذخائر و اسباب کی فروخت	...	۳	۳	۵	۲	
اراضیات و مکانات کی فروخت	...	۳۴	۳۰	۳۰	۵۷	
سرکاری پورتال کی فیس		۲۵	۱۸	۱۳	۱۳	
چنده جات	...	۲۲	۱۵	۱۵	...	
کرایه	...	۴	۳	۵	۹	
متفرق فیس و جرمانے و ضبطیات	...	۲۳	۲۱	۲۴	۲۲	
متفرق	...	۲۶۰	۳۸۲	۲۶۳	۲۳۱	
اعلے افسروں کو مہیا کرده آرائشی اسباب کے خرچ سرمایه کی پانچ فیصدی-		۱	۱	۱	۱	
دفینه جات	...	...	...	...	...	
غیر معمولی رقوم	...	۲	...	...	...	
میزان	...	۴۱۸	۵۵۳	۳۸۳	۳۶۰	

جہانتک معلوم ہوتا ہے لا دعوے جمع شده کی رقوم کی آمدنی میں تخمینه سے بقدر ۵۵۰۰۰ روپیه کی کمی کا احتمال ہے-مد هذا کی آمدنی میں سال بسال بڑی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے-عملہ نقل نویسی اور ایجنسی نقول کو آپس میں ملا دینے کی سکیم کو ملتوی کر دینے کے باعث مد متفرق میں ۱۱۸۰۰۰ روپیه کی کمی ہوئی ہے-

آئنده سال اراضیات اور مکانات کی فروخت سے ۲۷۰۰۰ روپیه کی ایک زائد رقم کے وصول ہونے کی امید ہے-اور یہه زیاده تر منٹگمری کی جدید منڈی کی زمین کے ایک حصه کی فروخت سے حاصل ہوگی-لیکن بجٹ ۱۵۰۰۰ روپیه کی اوس رقم سے محروم ہو گیا جو امسال ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانواله سے لوکل ریٹ کے چنده کے بقایا کی بابت وصول کیگئی-فروخت نقول سے بھی کمتر آمدنی کی توقع ہے-

بست و نہم—آبپاشی تعمیرات کلاں

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۴-۱۵ ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیه	ترمیم شده بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ ع ۱۰۰۰ روپیه	صفحہ
وصولات بلاواسطہ باهتمام سول افسران (شرح مالکان)	۶	۱	۳	...	
امپیریل حصہ ـ نصف	۳	...	۲	...	
پراونشل حصہ نصف ..	۳	۱	۱	...	
وصولات بلاواسطہ باهتمام افسران تعمیرات سرکاری	۲۳۳۹۲	۲۵۲۰۰	۲۳۵۰۰	۲۵۵۰۰	
امپیریل حصہ نصف	۱۲۱۹۶	۱۲۶۰۰	۱۲۲۵۰	۱۲۷۵۰	
پراونشل حصہ نصف	۱۲۱۹۶	۱۲۶۰۰	۱۲۲۵۰	۱۲۷۵۰	
وصولات بالوسط حصہ معاملہ زمین بابت آبپاشی (مد ۱ معاملہ زمین سے منتقل شدہ)-	۱۰۱۷۴	۱۰۸۰۰	۱۰۸۰۰	۱۰۲۰۰	
امپیریل حصہ-نصف	۵۰۸۷	۵۴۰۰	۵۴۰۰	۵۱۰۰	
پراونشل حصہ-نصف	۵۰۸۷	۵۴۰۰	۵۴۰۰	۵۱۰۰	
میزان	۳۳۵۷۲	۳۶۰۰۱	۳۵۳۰۳	۳۵۷۰۰	
امپیریل حصہ-نصف	۱۷۲۸۶	۱۸۰۰۰	۱۷۶۵۱	۱۷۸۵۰	
پراونشل حصہ-نصف	۱۷۲۸۶	۱۸۰۰۰	۱۷۶۵۲	۱۷۸۵۰	

(۱) تخمینہ بجٹ بابت وصولات بلاواسطہ باهتمام افسران تعمیرات سرکاری میں یہہ قیاس کرلیا گیا تھا کہ تشخیصات ربیع (جسکے نہایت اعلے ہونیکی امید تھی) سے ۱۴۲ لاکھہ روپیہ وصول ہوجائیگا اور اسمین جدید انہار پر آبپاشی کی توسیع کی بابت ۱۲ گنجائش رکھی گئی تھی اور اوسط درجہ کی فصل خریف سے ۱۰۱ لاکھہ روپیہ اور متفرق معاملہ سے ۹ لاکھہ روپیہ وصول ہوجائیگا-فصل ربیع کے متعلق بجٹ کے توقعات پورے ہوگئے اور اختتام نومبر تک واقعی وصول شدہ رقم ۱۴۱۳۰۰۰۰ روپیہ تک پہونچ گئی لیکن موسم برسات مین بارش کم ہونیکے باعث فصل خریف میں آبپاش شدہ رقبہ مین کمی ہوگئی اور روئی کی قیمت کم ہونیکے باعث اوسکی جگہہ ایسی چیزوں کی کاشت کی گئیں جنکا آبیانہ کمتر ہوتا ہے اور انہار سرہند اور جمن غربی پر جسقدر روئی کاشت کیگئی وہ کپاس کے کیڑہ سے خراب ہوگئی اسکے علاوہ انہار اپر چناب ورلوار باری دوآب پر توسیع آبپاشی سے اتنا آبیانہ وصول نہین ہوا جتنے کی توقع کیگئی تھی-اور متفرق ذرایع سے صرف ۸ لاکھہ روپیہ وصول ہونیکی امید ہے ان وجوهات کے باعث ترمیم شدہ تخمینہ مین ۷ لاکھہ روپیہ کی کمی کا احتمال ہے-

بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع مین دس لاکھ روپیہ کی وصولی کی امید ہے-کسی حد تک اس کی یہہ وجہ ہے کہ انہار جہلم اور چناب غربی کی آمدنی کا حسب معمول تخمینہ لگایا گیا ہے-اول الذکر نہر پر موجودہ فصل ربیع کا آبپاش شدہ رقبہ غیر معمولی طور پر زیادہ ہے لیکن یہہ اضافہ زیادہ تر جدید انہار پر آبپاشی کی توسیع کی بابت ہے-اور یہہ اضافہ اس سے کسیقدر زیادہ رکہا جاتا لیکن موسم سرما مین کم بارش ہونیکے باعث کم تخمینہ لگا نا مناسب خیال کیا گیا ہے-

(۲) مد اول—معاملہ زمین ار بجٹ کے دوران مین مذکرہ وجوہات کے باعث راصلات بالواسطہ کا تخمینہ بقدر ۶ لاکہہ کے کم کر دیا گیا ہے-

سي ام—آبپاشي—تعميرات خورد و کهتي راني

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۳-۱۵ ع- ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ ع- ۱۰۰۰ روپیہ	مرمہ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ ع- ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع- ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
باهتمام سول افسران ...	...	۳	۲۹	۱۲	۱۲	
باهتمام افسران تعميرات سرکاري ...	...	۵۰	۶۰	۶۰	۸۰	
ميزان	..	۵۳	۸۹	۷۲	۹۲	

(۱) باهتمام سول افسران—بند اور نہر نمل کے آبپاشی کی آمدنی جسکا بجٹ کی رو سے ۱۱۰۰۰ روپیہ اندازہ لگایا گیا تھا—زیر مد تعمیرات سرکاری درج حساب کی جاتی ہے-اور بند هالے واقعہ کرنال و کوہگانوہ کی تخمینہ شدہ آمدنی مین ۶۰۰۰ روپیہ کی کمی کا احتمال ہے-بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع کی تشریح کی ضرورت نہین-

(۲) باهتمام افسران تعمیرات سرکاری—مرمہ تخمینہ مین جس آمدنی کی بند اور نہر نمل کی بابت گنجائش رکھی گئی تھی-وہ اب بقدر ۲۰۰۰۰ روپیہ کے حساب مین درج کی گئی ہے-لیکن بڑی بڑی معافیات کی ضرورت اور فصل خریف مین بہم رسانی آب کے نا کافی ہونے کے باعث انہار پرواشل شاہپور کی آمدنی مین اسی قدر کمی ہونے کی توقع ہے-

بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع مین ۲۰۰۰۰ روپیہ کی بیشی اس توقع پر دکہائی گئی ہے کہ آئندہ سال انہار شاہپور پر حالات غیر معمولی نہین ہونگے-

سي و يکم-تعميرات سول

مدات حساب	اصل رقوم بابت ۱۹۱۴—۱۵ ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت ۱۹۱۵—۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیمہ بابت ۱۹۱۵—۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت ۱۹۱۶—۱۷ ع ۱۰۰۰ روپیہ	ملاحظات
باهتمام سول افسران	۲۰۳	۱۹۶	۱۶۹	۱۶۳	
باهتمام افسران تعميرات سرکاري ...	۲۰۱	۲۰۰	۱۸۰	۱۸۰	
ميزان ...	۴۰۴	۳۹۶	۳۴۹	۳۴۳	

(۱) باهتمام سول افسران—ترمیم شدہ تخمینہ میں مندرجہ ۲۷ هزار روپیه کی کمي میں سے ۲۰ هزار کی کمی شاهدرہ کے اشتیون کے پل پر محصول منسوخ کر دینے کے باعث هوئی هے اور سڑک مابین شمله و مشوبرہ پر چوکي محصول راهداری کی منسوخي کے باعث جو نقصان هوا اوسکا اندازہ بقدر ۷۰۰۰ روپیه کے کم لگایا گیا تها۔

آئندہ سال کے تخمینہ میں ۶۰۰۰ روپیه کی کمی محض برائے نام هے - اور کرایہ کی آمدنی کو مد بست و پنجم-متفرق میں منتقل کر دینے کے باعث هوئی هے۔

(۲) باهتمام افسران تعمیرات سرکاري—ترمیمہ تخمینہ میں ۲۰۰۰۰ روپیہ کی کمی پیداوار کی قلیل متوقع فروخت کے باعث هوئی هے

مدات امپیریل و پراونشل کے مابین انتقالات

معاملات پراونشل میں منتقل شدہ رقم کے ترمیم شدہ تخمینہ میں جن تبدیلیوں کے باعث ۶۶۳۰۰۰ روپیه کی ایزادي هولي هے وہ بہت زیادہ تر آمدنی میں-اصلات کے کم هو جانے اور اخراجات محکمہ آبپاشي میں اضافہ هو جانے کے باعث اوس معاهدہ کے مطابق ۶۸۵۰۰۰ روپیه واجب الوصول هو جاتا هے جس کا منشا یہ هے کہ آبپاشی کی بابت خالص واصلات صوبہ کو ۴۱ لاکهہ سے کم نہیں هونے دیا جائیگا اور سال هذا کے دوران میں ۸ هزار اور ۱۲ هزار کے چهوٹے چهوٹے عطیات علی الترتیب واکر اسپتال شمله اور آرکیولوجیکل (حفاظت آثار قدیمه) کے اخراجات کے لئے بهی دئے گئے هیں - گورنمنٹ هند نے شمله میں کاشت ریشم کا ایک سکول جاري کرنے کے لئے بهی ۵۰۰۰ روپیه دیا هے - سکول مذکور کو معاملات صوبه میں سے بهي امداد دیگئی هے-برخلاف اسکے نو آبادیوں میں مواقع دوکانات کی فروخت کي آمدنی کے حصه کے صوبه هذا کے تخمینه سے بقدر ۶۱ هزار روپیه کے کم هو جانیکا احتمال هے۔

واصلات آبپاشی کے متعلقہ معاهدہ کے بموجب اُمید هے کہ آئندہ سال ۳۵۳۰۰۰ روپیه کمتر مطلوب هوگا - اور مواقع دوکانات کی قیمت فروخت کے تخمینه میں ۳۴۰۰۰ روپیه کی مزید کمي هوگي-۲۸۰۰۰۰ روپیه کی ایک رقم معاملات امپیریل کو اس غرض سے دینی پڑیگی کہ ازالہ شدہ ٹکس هائے زیر مد "پانچم - آبکاری" اور "دشتم - انکم ٹکس" کا پراونشل حصہ گورنمنٹ هند کے حوالے کر دیا جائے بعض چهوٹے چهوٹے عطیات جو اس سال دئے گئے هیں آئندہ سال نہیں دئے جائینگے - دیگر اهم تبدیلي صرف یہ هے کہ ماهر شکاران کے عہدہ کو داخل حسابات صوبه کرنے کا خرچ پورا کرنیکے لئے ۳۳۰۰۰ روپیه کی ایک رقم دیگئي هے اس طرح تخمینه بجٹ میں ۶۵۷۰۰۰ روپیه کي خالص کمي هوئی هے۔

خرچ

۱—واپسیاں و کمیاں

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	کیفیت
		۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
واپسی ہا معاملہ—پراونشل ...	...	۱۰۱	۱۰۰	۸۸	۹۷	

اصل زیر مدات معاملہ زمین و اسٹامپ معمول کی نسبت کسی قدر قلیل واپسیوں کی توقع ہے تخمینہ جات بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع پہر معمولی حالت پر آ گئے ہیں-

۲—عطیہ جات و معاوضہ جات

مد حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
عطیہ جات و معاوضہ جات—پراونشل	۳۸	۳۹	۳۸	۳۷	بحث کی اجازت نہیں ہے-

۳—معاملہ زمین

مد حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	کیفیت
		۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
نظم و نسق ضلع کے اخراجات ...	...	۲۳۳۴	۲۷۵۶	۲۴۵۰	۲۶۰۸	
پیمائش و بندوبست		۱۰۶۵	۸۸۰	۸۷۴	۸۵۱	
کاغذات زمین و رجسٹری ...		۱۵۷۹	۱۶۴۲	۱۶۹۸	۱۶۷۵	
مواجب افسران ضلع و دیہہ ...	...	۹	۱۲	۱۲	۱۰	
میزان	...	۴۹۸۷	۵۲۹۰	۵۰۳۴	۵۱۴۴	

اون وجوهات كي بناء پر جنكا ذكر ياد داشت كے حصہ اول مين كيا گيا هے امسال شيخو پورہ مين جديد ضلع كے منضبط كرنے يا صاحبان ڈپٹي كمشنر كے دفترون مين عملہ جات كلركان كي مكرر ترتيب كا كام انجام نهين ديا جا سكا- اور ۱۵۰۰۰ روپيہ و ۷۵۰۰۰ روپيہ كي رقوم كا جو ان اسكيم ها كے لئے مخصوص كي گئي نهين- خرچ نہ كرنا نظم و نسق ضلع كے تخمينہ شدہ اخراجات كي كمي كے زيادہ حصہ كا باعث هے ضلع كے معمولي كام پر لگائے هوئے افسرون كے خرچ مين ۱۰۹۰۰۰ روپيہ كي بچت كي توقع هے جسكي وجہ يہہ هے كہ افسرون كے خاص كام پر لگانے كي وجہ سے اونكي تنخواهين ديگر مدون مين درج كي گئين اور نائب تحصيلدارون كي تنخواہ بڑهانے كے لئے عطا كردہ ۲۶۰۰۰ روپيہ مين سے صرف ۷۰۰۰ روپيہ خرچ هوا- كوهستان سوالک هوشيارپور كي ڈهلوانون پر مكرر درخت لگانے كے كام مين كم ترقي هونيكي وجہ سے محفوظ جنگلات كے تخمينہ شدہ خرچ مين ۱۲۰۰۰ روپيہ كي كمي هوئي هے- زير مد پيمائش و بندوبست اضلاع لاهور و سيالكوٹ و گجرات اور شاہ پور كے بندوبستون كے دير تک جاري رهنے كي وجہ سے مزيد خرچ برداشت كرنا پڑا هے- جسكا تخمينہ ۸۰۰۰۰ روپيہ لگايا گيا هے- ليكن عملي طور پر ۱½ لاكهہ كي كل رقم جو لائل پور و گوجرانوالہ مين چهوٹے چهوٹے قطعات كو نو آباد كرنے كے لئے دي گئي تهي غير صرف شدہ بچ رهيگي اور كانگڑہ كا خرچ اغلباً تخمينہ كي نسبت بقدر ۱۳۰۰۰ روپيہ كے كم هوگا اور پروفيشنل سروے پارٹيز كا خرچ بجٹ سے ۳۱۰۰۰ روپيہ كم هوا هے- جسكي وجہ اغلباً يہہ هے كہ افسران پيمائش كے فوجي كام پر چلے جانے سے كام كم هو گيا هے-

ان اور ديگر چند ايک كم آهم تبديليون كي وجہ سے اصلي تخمينہ جات كے اعداد مين ۳۶۲۰۰۰ روپيہ كي تخفيف هوئي هے- ليكن اشياء خوردني كے نرخون كے بدستور گران رهنے كي وجہ سے وہ رقوم غير مكتفي ثابت هوئي هين جو گراني غلہ كے مواجب دينے كے لئے تصرف مين لائي گئي تهين اور اب يہہ توقع هے كہ ان مواجب پر ۱۰۶۰۰۰ روپيہ كي مزيد رقم صرف هوگي جس مين سے نصف سے زيادہ محكمہ كاغذات زمين كے لئے دركار هے- لهذا مرممہ تخمينہ مين خالص كمي كي مقدار ۲۵۶۰۰۰ روپيہ هے- اگرچہ گراني اشياء خوردني كي بابت بدلے تنخواهون كے سركاري ملازمون كو معاوضہ دينے كے لئے آئندہ سال كيواسطے ۴۸۰۰۰ روپيہ اس خيال سے كم مهيا كيا گيا هے كہ نرخ اشياء مين بتدريج كمي هو جائيگي- ليكن ۱۱۰۰۰۰ روپيہ كے اضافہ شدہ خرچ كے لئے بجٹ مين روپيہ كا انتظام كرنا ضروري هے- يہہ بيشي تمام و كمال نظم و نسق ضلع كے اخراجات مين هوئي هے- خاص كام پر مامور شدہ افسران كے مواجب كے لئے پہلے كي نسبت كم روپيہ مهيا كيا گيا هے اور وہ قريباً معمول كے برابر هے- اور اسي لئے افسرون كي تنخواہ كے خرچ مين ۳۸۰۰۰ روپيہ كي بيشي هوئي هے- اوس اراضي كي خريد كے لئے ۱۳۰۰۰ روپيہ كا انتظام كيا گيا هے جو جديد منڈي واقع منٹگمري كے جائے وقوع كا حصہ سمجهي جائيگي- اور نوآبادي هائے نهر مين دورہ كے موقع پر عهدہ دارون اور اون كے عملہ جات كو اشياء بہم پہونچانے كے لئے ٹهيكہ دارون كو مالي امداد دينے كي اسكيم كے متعلق گودامون كي تعمير كے لئے ۱۲۰۰۰ روپيہ كا انتظام كيا گيا هے- يہہ اُميد هے كہ اس تجويز كو اختيار كرنے سے (بشرطيكہ وہ كامياب ثابت هو) اوس تكليف كا ايک بڑي حد تک ازالہ هو جائيگا جو ديہات كے لوگون كو سركاري عہدہ دارون كے دورون سے هوتي هے- ليكن سب سے بڑي بيشي اوس رقم مين هوئي هے جو محفوظ جنگلات كے خرچ كے لئے مهيا كي گئي هے جسكے واسطے بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع مين جو تخمينہ لگايا گيا هے وہ مرممہ تخمينہ كي نسبت كم از كم ۹۸۰۰۰ روپيہ زيادہ هے عملي طور پر زائد عطيہ كي كل رقم اون حقوق كے خريدنے كے لئے دركار هوگي جو ديہاتيون كو هوشيارپور و انبالہ مين كوهستان سوالک كي ڈهلوانون پر مويشي و بكريان وغيرہ چرانے كے متعلق حاصل هين- كيونكہ كوهستان مذكور كو چوپايون كي دست برد سے بچانے كے لئے اون كي ڈهلوانون پر درخت لگائے جا رهے هين- قطع نظر اوس تخفيف كے جو گراني غلہ كے مواجب كي رقم مين هوئي هے- پيمائش و بندوبست كے خرچ مين ۱۴۰۰۰ روپيہ كي خفيف كمي كے هونے كي توقع هے جس مين سے ۹۰۰۰ روپيہ كي كمي پروفيشنل سروے پارٹيز كے خرچ مين هوگي- اگرچہ اضلاع لاهور و سيالكوٹ و گجرات اور شاہ پور مين عمل هاي بندوبست عنقريب ختم هو جائينگے- مگر انبالہ و كانگڑہ مين خرچ بہت هي بيش از پيش مقدار مين برداشت كيا جائيگا- ڈيرہ غازيخان كا مكرر بندوبست آئندہ موسم خزان مين شروع هوگا اور ميانوالي مين تهل كي مكرر پيمائش شروع كي جائيگي- اخراجات كاغذات زمين مين تخفيف هونے كي

وجه تمام و کمال یهه هے که قانونگویوں و پٹواریوں کو مواجب گرانی غله دینے کے واسطے کم رقم مہیا کی گئی هے

۶—اسٹامپ

مد حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	تخمینه شده بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
نگرانی ...	۲۵	۲۴	۲۷	۳۰	
عام اسٹامپ کی فروخت کیلئے اخراجات	۷۰	۷۱	۷۰	۹۹	
اسٹامپ رسوم عدالت کی فروخت کے اخراجات-	۲۶	۲۷	۲۷	۲۷	
ساده کاغذ کی کٹوتی ...	۷	۱۰	۹	۶	
کاغذ اسٹامپ جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کیا گیا-	۴۳	۵۹	۴۱	۴۲	
میزان ...	۱۷۱	۱۹۱	۱۷۴	۱۷۴	
منہا کرو—امپیریل حصه نصف ..	۸۵	۹۵	۸۷	۸۷	
پراونشل حصه نصف	۸۶	۹۶	۸۷	۸۷	

۱۷۰۰۰ روپیه کی بچت جو مرممه تخمینه سے ظاهر هوتی هے اوسکی وجه وه زیاده مفید ٹھیکه هے جو میسرز ڈی لاه رو اینڈ کو کے ساتهه کیا گیا هے-

۷—آبکاری

مد حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	ترمیم شده بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
انتظامیه عمله جات ضلع ...	۱۸۷	۲۲۰	۲۰۸	۲۲۹	
بھٹی ها کشید شراب	۲۸	۲۹	۳۱	۳۱	
میزان ...	۲۱۵	۲۴۹	۲۳۹	۲۶۰	
منہا کروامپیریل حصه-نصف ...	۱۰۷	۱۲۵	۱۲۰	۱۳۰	
پراونشل حصه-نصف	۱۰۸	۱۲۴	۱۱۹	۱۳۰	

۱۰۰۰۰ روپیه کي تخفیف اوس عطیه میں ہوئي هے جو ابتداً عہده دار بااهتمام عمل ها اغورساني کے ۶ ماه کی رخصت پر جانے کي وجه سے خاص عمله سراغرساني کیلئے منظور کیا گیا تھا دیگر پہلوؤں میں مرمه تخمینه میں کوئي آهم تبدیلیاں نہیں کي گئیں-

بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع میں تمام سال بهر کے واسطے عمله سراغرسانی کے لئے ۱۲۰۰۰ روپیه کے مزید خرچ کا انتظام کیا گیا هے اور انعامات کے عطیه میں بهي اسي قدر رقم کا اضافه کیا گیا هے زیر مدات کنٹنجنٹ ۳۰۰۰ کي بچت کي توقع هے-

۱۰-انکم ٹیکس

صد حساب		اصل رقوم بابت سنه ۱۵--۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	مرمه بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
		۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
تحصیل الکم ٹیکس ..	...	۱۳	۱۷	۱۳	۲۸	
منها کر و امپیریل حصه-نصف	...	۷	۹	۷	۱۴	
پراونشل حصه-نصف ..	...	۶	۸	۶	۱۴	

مرمه تخمینه میں ۴۰۰۰ روپیه کي ایک خفیف کمي کي اُمید کي جاتي هے- کیونکه اس سال تشخیصات کي کوئي خاص نئي نظرثانی عمل میں نہیں لائي گئي-

بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع میں قسمت هائے لاهور و جالندهر کے بڑے بڑے قصبه جات میں ایک خاص تشخیص کننده عمله کے لئے ۱۵۰۰۰ روپیه کا انتظام کیا گیا هے-اس عمله سے اُمید هے که وه نه صرف جمع شده رقم کو بڑها دیگا بلکه ٹیکس کو مشخص الیهم پر زیاده صحیح طور پر منقسم کریگا-

ا—جنگلات

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	مرءه بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
الف—حفاظت اور تعمیرات					
اول- چوب عمارتی اور دیگر پیدا وار جو سرکاري ایجنسي نے جنگل سے اوٹھائی-	۸۱	۱۳۸	۱۱۹	۲۳۴	
دوم—چوب عمارتی اور دیگر پیداوار جو صرف کرنیوالون یا خریدارون نے جنگل سے اٹھائی-	۷	۷	۸	۷	
سوم—ضبط شده و آواره اور لاوارث لکڑي-	۱۹	۱۳	۲۴	۱۱	
چهارم—محاصل جنگل جو زیر انتظام گورنمنٹ نهین-	...	...	...	...	
پنجم—ٹهیکه پر دئے هوئے جنگلات کا لگان اور وه رقوم جو اون جنگلات کے حصه دارون کو دیگئیں جو زیر انتظام سرکار هین-	۸۷	۵۱	۵۲	۵۲	
ششم—مویشی اور دیگر سامان ...	۲۰	۲۰	۲۵	۴۷	
هفتم—راستے اور عمارات	۱۱۹	۱۱۲	۱۰۳	۵۵	
هشتم—جنگلات کی حد بندي و ترقی اور توسیع-	۶۳	۱۲۱	۱۳۹	۸۲	
نهم—متفرق	۱۶	۹	۱۳	۱۲	
میزان حفاظت و تعمیرات ...	۴۱۲	۴۷۱	۴۸۳	۵۰۰	
ب—عمله					
اول—تنخواهین ...	۱۳۹	۱۵۰	۱۴۱	۱۴۲	
دوم—عمله جات	۲۲۰	۲۳۰	۲۱۲	۲۲۱	
سوم—مواجب	۷۷	۹۳	۹۰	۹۳	
چهارم—مصارف کنٹنجنٹ ...	۴۱	۴۲	۴۰	۴۴	
میزان عمله ...	۴۷۷	۵۱۵	۴۸۳	۵۰۰	
میزان ...	۸۸۹	۹۸۶	۹۶۶	۱۰۰۰	

۵۱۰۰۰ روپیه کي رقم جو اوس زمین کے حاصل کرنے پر صرف کیگئی تهي جو دهرم سالہ مین گرجایا کرني تهی-اب اس مد مین درج حساب کی گئي هے اور ذخیرہ چهانگا مانگا مین کٹائي درختان کے بهاري بقایا جات کی صفائی کے لئے تجاویز عمل مین لائي جارهي هین جن پر ۱۴۰۰۰ روپیه کي زاید رقم خرچ هوگي-

نیز دریائے ستلج پر بهه کر آئي هوئي کثیر المقدار لکڑي کے اکٹها کرنیکے باعث اصل تخمینه سے ۱۱۰۰۰ روپیه کا اضافه هوگیا هے-لیکن یهه خرچ بالاخر اوس فیس سے وصول هوجائیگا جو سوداگران متعلقه سے اس کو جمع کرنے کے عوضانه مین لي جائیگي-برخلاف اسکے جس رفتار سے خرچ بڑه رها هے اوس سے پایا جاتا هے که محکمه جنگل اون عطیه جات مین سے جو مختلف کامون کیلئے اسکو دئے گئے هین ۳۰۰۰۰ روپیه نهین خرچ کرسکیگا اور مرممه تخمینه مین جو خالص بیشی زیرمد حفاظت و تعمیرات هوئی هے اوس کو بقدر ۱۲۰۰۰ روپیه ور کم کردیا گیا هے کچهه تو رال کے لئے شگاف لگانے کے کام مین کفایت شعاري کرنے سے اور کچهه جنگ کے دوران مین تخفیف کي ضرورت کو مد نظر رکهکر ۲۸۰۰۰ روپیه کے اخراجات کو ملتوي کرنے سے-عمله کے اخراجات مین تخمینه سے ۳۲۰۰۰ روپیه کم صرف هونے کي اُمید هے جسکي زیادہ تر وجه یهه هے که بهت سے گزیٹڈ افسران ڈیپوٹیشن پر اور عمله هائے ماتحت و کلرکان کي خالي آسامیون پر مامور کئے گئے-

ایسے جمله خرچ کو قطعي طور پر خارج کردینے سے جسکے فوراً فائدہ بخش هونے کي اُمید نه تهي سنه ۱۹۱۶-۱۷ع کے بجٹ کي رقم اوس قدر رکهي گئي هے جو مرممه تخمینه سے صرف ۳۶۰۰۰ روپیه زیادہ هے-

ایسے محاصل زیادہ مقدار مین حاصل کرنیکي غرض سے جو آمدنی کی مد مین درج کئے جاتے هین اوس عمارتی لکڑي پر جو سرکاري ایجنسی کے ذریعه اُٹهائی جاتی هے ۱۱۵۰۰۰ روپیه زاید رقم خرچ کرنیکا انتظام کیا گیا هے- اسکی زیادہ تر ضرورت ڈویژن هائے راولپنڈي و لاهور سے لکڑي زیادہ مقدار مین نکالنے اور بروزے کے کام مین جس سے اس سال زیادہ فائدہ هونیکی اُمید هے توسیع کرنے کے لئے هے-نیز چهانگا مانگا مین جدید ٹرام وے کیلئے زیر مد مویشی اور دیگر سامان ۳۲۰۰۰ روپیه کا انتظام کیا گیا هے-

چونکه یهه ارادہ کیا گیا هے کہ اگر ممکن هو تو پٹڑیان اور گاڑیان محکمه آبپاشي سے لي جائین- اسلئے ٹرام وے کي تعمیر پر سرکاري محصلات مین سے کوئي بهت بڑا خرچ نه هوگا اور اس سے عمارتي لکڑي کي ڈهلائی مین بهت سي بچت هوسکیگي-دیگر جمله مدات حفاظت اور تعمیرات مین پہلے کي نسبت کم خرچ کي اُمید هے اور سب سے بڑي بچت دهرم ساله مین حصول اراضي کیلئے کسي خاص خرچ کے نه هونے کے باعث هوگي اخراجات عمله مین ۱۷۰۰۰ روپیه کي بیشي هوئي هے-آئندہ سال مختلف عمله جات کے منظور شدہ خرچ مین کوئی بڑي بچت هونیکي اُمید نهین-

۱۲—رجسٹري

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۴-۱۵ع	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ع	مرممه بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ع	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
اخراجات ضلع	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۳	۱۲۴	

مرممہ تخمینہ میں جو کمی دکہائی گئی ہے اس کے اخراجات عملہ میں ہونیکی توقع ہے۔

۳-معمولی قرضہ پر سود

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-	مرممہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
پراونشل پیشگی رقوم اور حساب قرضہ پر سود-	۱۸۶	۲۱۰	۲۰۴	۲۰۵	اسپر بحث نہیں ہوگی-

ان تخمینہ جات کے اعداد سے وہ سود ظاہر ہوتا ہے جو پراونشل گورنمنٹ امپیریل گورنمنٹ کو پراونشل قرضہ کے اوسط بقایا اور پیشگی رقومات پر ۳½ فی صدی کے حساب سے ادا کرتی ہے۔سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں کاشتکاران کی طرف سے تقاویات کی بابت بہت سی رقوم ادا ہوجانیکے باعث اور اس سال مالی حالت کے لحاظ سے میونسپلٹیوں کو قرضہ جات دینے کی بندش کے سبب مرممہ تخمینہ میں اخراجات سود میں ۶۰۰۰ روپیہ کی کمی کی آمید ہے۔چونکہ سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع میں میونسپلٹیوں کو اشد ضروری کاموں کے سوا دیگر اغراض کے لئے قرضہ لینے کی اجازت دینا ناممکن ہے۔اسلئے اخراجات سود کی رقم میں عملی طور پر کسی کمی بیشی کے ہونیکی توقع نہیں۔

۱۸-عام نظم و نسق

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-	مرممہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
		۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
تنخواہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر	...	۹۶	۱۶	۹۶	۹۶	
اخراجات عملہ و خانگی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر-		۷۰	۵۴	۶۷	۶۲	
خرچ از مقررہ مواجب ..	...	۲۵	۱۸	۲۰	۱۸	
اخراجات دورہ ..	..	۱۳۶	۶۰	۵۹	۶۰	
کونسل واضع آئین و قوانین ...	...	۶	۸	۶	۷	
سول سیکریٹریٹ ..	...	۳۵۸	۳۴۸	۳۶۷	۳۶۷	
فنانشل کمشنران ..	..	۲۵۹	۲۵۴	۲۵۳	۲۶۲	
کمشنران ...	...	۲۹۵	۳۰۲	۳۱۵	۳۰۰	
دفتر سول حساب و پڑتال ...	...	۸۲	۸۸	۸۸	۹۲	
میزان	...	۱۳۲۷	۱۲۲۸	۱۲۷۱	۱۲۶۴	

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ایڈیکانگ کے عہدہ پر فوجي افسر کی بجائے انڈین سول سروس کے ایک افسر کو مقرر کرنے سے ان تخمینہ جات پر ۸۰۰۰ روپیہ کا خرچ پڑ گیا ہے-اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے اسباب کے مواجب کا بقایا بہي جو بقدر ۶۰۰۰ روپیہ کے ہے اس سال خرچ کیا جائیگا-تحصیلون اور سکولون مین اخبارات کي عام تقسیم کے باعث سول سیکریٹریٹ کے اخراجات مین منظور شدہ بجٹ کے مقابلہ مین ۱۹۰۰۰ روپیہ کي بیشي ظاہر ہوتي ہے یہہ انتظام اس غرض سے کیا گیا تہا کہ جنگ کی رفتار کے متعلق صحیح حالات کي اشاعت کے ذریعہ بے بنیاد افواہون کا انسداد کیا جائے-مواجب رخصت اور قسمت راولپنڈي مین تہوڑے عرصہ کے لئے ایک زاید کمشنر مقرر کرنے کے باعث اخراجات کمشنران کے اصلي تخمینہ کے مقابلہ مین بقدر ۱۳۰۰۰ روپیہ کے بڑہ جانیکي اُمید ہے-

بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع اور مرممہ تخمینہ مین بہت کم اختلاف پایا جاتا ہے-عملہ اور خانگي اخراجات کی رقم مین ۵۰۰۰ روپیہ کي کمي ہوئی ہے-جسکی وجہ یہہ ہے کہ سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع مین وہ خاص اخراجات نہین ہونگے جو اس سال مواجب سامان آرائش مین سے کئے گئے ہین-اور کمشنران کے خرچ مین ۱۵۰۰۰ روپیہ کی کمي اس وجہ سے ہوگي کہ مواجب رخصت یا زائد افسر کے لئے کوئي رقم مہیا نہیں کي گئی-اضلاع منٹگمري و ملتان مین سرکاري اراضیات کے نیلام کی مشتہري کی ضرورت کے باعث فنانشل کمشنران کے دفتر کے خرچ مین ۹۰۰۰ روپیہ کی ایزادی پائی جاتی ہے-

۹-الف-قانون و معدلت گستري-عدالتہائے قانون

مدات حساب		اصل رقوم بابت سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سال سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-	ترمیم شدہ بابت سال سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-	کیفیت
		۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
چیف کورٹ	..	۵۰۶	۵۰۲	۴۹۴	۴۹	
افسران قانون ...	...	۳۸۸	۳۲۴	۳۶۰	۳۲۲	
عدالت ہائے سول و سشن	...	۱۷۷۰	۱۸۰۹	۱۷۵۶	۱۸۰۲	
عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ	...	۵۲	۵۴	۵۲	۵۳	
عدالت ہائے فوجداری		۱۸۰۰	۱۹۱۵	۱۹۷۴	۱۹۰۲	
واپسیان ...	..	۸۷	۹۰	۸۵	۸۶	
میزان	..	۴۶۰۳	۴۶۹۴	۴۷۲۱	۴۶۵۶	

اگر گرانی اجناس کے معاوضہ کي بابت ۴۵۰۰۰ روپے کي ایک زائد رقم ادا نہ کرني پڑتي تو ۲۷۰۰۰ روپے کي اوس زیادتي کی جگہہ جو مرممہ تخمینہ سے ظاہر ہوتي ہے زیر مد ہذا عطیہ بجٹ مین مجموعي طور پر کچھہ نہ کچھہ بچت ضرور ہوتي-مقدمات سازش لاہور کي تجویز کے باعث افسران قانون کي تنخواہون مین اور سرکاري مقدمات کي پیروي کرنے - اخراجات مین ۳۶۰۰۰ روپے کي مجموعي بیشیان ہوئي ہین اور اُمید ہے کہ ایکٹ تحفظ ہند کے مطابق جو خاص عدالت مقرر ہوئي ہے اوس پر ۸۵۰۰۰ روپیہ خرچ ہوگا-

کثرت جرائم کے باعث فوجداري عدالتون مین گواہون کي خوراک اور زاد راہ کے تخمینہ شدہ خرچ مین ۱۲۰۰۰ روپے کي بیشي ہوئي ہے لیکن افسرون اور اون کے عملہ جات کی تنخواہون مین جو معقول بچت ہونے کي اُمید ہے اوس سے ان زائد اخراجات کي تلافي ہوجائیگي-عدالتہائے سشن و دیواني کے

عمله جات کلرکان کي مکرر ترتیب جس کے لئے بجٹ مین ۵۱۰۰۰ روپیه کی گنجائش رکهی گئي تهي عمل مین نهین لائي گئي-اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنران کے لئے عطا کرده رقم مین بهي زیر مد خورد هذا ۱۴۰۰۰ روپے کي بچت کي اُمید هے اور اس کي وجه یهه هے که اس جماعت کے بعض افسرون کو قائم مقام ڈسٹرکٹ و سشن جج کے عهده پر ترقي دینے کے باعث آسامیان خالي هوئي-اون وجوهات کے باعث جو زیر مد " ۳—معاملهٔ زمین " (جس مین سے خرچ کا نصف حصه منتقل کر دیا گیا هے) مندرج هین-مجسٹریٹان عدالت فوجداري کي تنخواهون کے لئے تخمینه سے ۷۷۰۰۰ روپیه کم مطلوب هوگا-اور صاحبان جج چیف کورٹ کی تنخواهون کي رقم مین سے ۹۰۰۰ روپے کي بچت کی اُمید هے-اور بهی بهت سی تفاوتین هین جن کا اثر اخراجات مندرجه مدات خورد پر پڑتا هے-لیکن وه اسقدر اهم نهین هین که اون پر فرداً فرداً رائے زني کیجائے-

مواجب گرانی غله کي بابت آئنده سال کے بجٹ مین ۱۶۰۰۰ روپیه کم درج کیا گیا هے اور معاملات صوبه بهی اون مقدمات سازش لاهور کے خرچ سے سبکدوش هو جائینگے جن کي وجه سے مرممه تخمینه جات زیر مدات افسران قانون و عدالتهائے فوجداری بقدر ۳۶۰۰۰ اور ۸۵۰۰۰ روپیه کے علي الترتیب بڑھ گئے هین-لیکن صاحبان ڈسٹرکٹ و سشن جج و گزٹڈ افسران عدالتهائے فوجداری کی تنخواهون پر ۳۷۰۰۰ روپے کي زائد رقم کے خرچ هونے کا اندیشه هے اور سب آرڈینیٹ ججون کی تین جدید آسامیون کے لئے جو حال هي مین منظور هوئي هین ۱۵۰۰۰ روپے کي ضرورت هوگي-اور موجوده حالات کو مد نظر رکهتے هوئے یهه مناسب خیال کیا گیا هے که متفرق خرچ (مثلاً گواهون کی خوراک) کی بعض رقوم کیلئے زیاده فراخ دلي سے گنجائش کي جائے - لهذا بجٹ کي خالص کمي ۶۵۰۰۰ روپیه ره گئي هے-

۹-ب—قانون و عدالت گستری—جیل خانه جات

مدات حساب	اصل رقوم بابت سال سنه ۱۹۱۴-۱۵ع-	بجٹ بابت سال سنه ۱۹۱۵-۱۶ع-	ترمیم شده بابت سنه ۱۹۱۵-۱۶ع-	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع-	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
جیل خانه جات	۱۴۲۴	۱۵۰۱	۱۶۳۴	۱۶۳۶	
جیل خانه کی ساخته اشیاء	۱۶۲	۲۳۱	۱۷۷	۱۹۲	
میزان ...	۱۵۹۶	۱۷۳۲	۱۸۱۱	۱۸۲۸	

۱۳۳۰۰۰ روپیه کي جس زاید رقم کے امسال جیلخانه جات پر صرف هونے کي اُمید هے اوسکی بڑي وجوهات یه هین که جیل خانه جات مین قیدیون کی تعداد غیر معمولي طور پر زیاده هے اور اشیاء خوردني کي قیمتین بڑهی هوئی هین انهین وجوهات کي بناء پر خوراک اور بستروں کے اخراجات مین ۹۸۰۰۰ اور ۲۰۰۰۰ روپیه کي علي الترتیب بیشي هوئی هے-۵۱۰۰۰ روپیه کی ایک مزید رقم مواجب گرانی غله کیلئے درکار هے اور ادویات و سامان اسپتال کا خرچ غالباً تخمینه سے ۱۲۰۰۰ روپیه بڑھ جائیگا-اس خیال سے که ایک جگهه قیدیون کا اجتماع حد سے زیاده نه هو جائے-قیدیون کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر معمول سے زیاده کثرت کیساتهه تبدیل کیا گیا اور قیدیون کي تبدیلي پر ۱۵۰۰۰ روپیه کی ایک زاید رقم خرچ هوگی برخلاف اسکے خرچ مندرجه زیر مد هذا مین افسران انڈین سول کے سنٹرل جیل خانه جات ملتان و منٹگمری اور لاهور کے سپرنٹنڈنٹان مقرر هونے کي وجه سے ۲۰۰۰۰ روپیه کي بچت هوگي-سرکاري محکمه جات کی طرف سے بهي جیل خانه کي ساخته اشیاء کیلئے کم مطالبه هوا هے اور اسی وجه سے مصالحه خام کي تخمینه شده قیمت مین ۵۵۰۰۰ روپیه کي کمي هوئي هے-

موجوده حالات مین جیل خانه جات کے خرچ مین کسي نمایان کمي کي اُمید نهین هوسکتي-بالخصوص جبکه اجناس خوردني کے ذخیره جات بهت قلیل هین اور بجٹ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع مین عملي طور پر ترمیم شده تخمینه کي رقوم هي درج کردی گئي هین—۱۵۰۰۰ روپیه زاید جیل کي ساخته اشیاء کے مصالحه خام پر خرچ آئیگا-

---پولیس

مد حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	ترمیم شده بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
نگرانی (سپرنٹنڈنس)	۲۱۰	۱۸۶	۲۲۳	۱۹۰	
انتظامیه پولیس ضلع ...	۵۲۶۲	۵۳۹۳	۵۵۷۱	۵۹۲۴	
خاص پولیس	۱۱۹	۱۲۳	۱۳۵	۱۴۰	
ریلوے پولیس	۴۳۵	۴۳۳	۳۱۹	۴۵۳	
محکمه تفتیش جرائم	۲۰۱	۲۶۱	۲۶۰	۲۷۶	
پهاٹک هائے مویشی	۱۴	۱۷	۱۴	۱۸	
متفرق	۸	۱۲	۷	۹	
واپسیهان	...	۱	...	...	
میزان ...	۶۲۴۹	۶۴۲۶	۶۵۲۹	۷۰۱۱	

اگرچه معمولی اخراجات کے لئے عطیه جات بجٹ کی تقسیم میں بہت سی اصلاح هو گئی هے اور بالخصوص اخراجات سفر پر ابتدا میں تخمینه کرده رقم سے زیاده اور جمعیت پولیس کی تنخواه پر خالی آسامیوں کی وجه سے ابتدائی تخمینه سے کم خرچ هونے کی توقع هے-تاهم ترمیم شده تخمینه میں ۱۰۳۰۰۰ روپیه کی بیشی چند ایک بڑی بڑی تبدیلیوں کا نتیجه هے-گرانی اشیاء خوردنی کے معاوضه کے لئے ۱۹۳۰۰۰ روپیه کی زائد رقم درکار هے-لیکن ریلوے کمپنیوں سے ۱۲۴۰۰۰ روپیه کے قریب بقایا جات کے وصول هوجانے کے باعث ریلوے پولیس کے خالص خرچ میں حقیقی تخفیف هو جائیگی-یهه وصولیاں پچهلے سال کلاً وصول نهیں هوسکی تهیں-بہت سے افسروں کا کار خاص پر مامور کرنا نگرانی (سپرنٹنڈنس) کے تخمینه شده خرچ میں ۳۷۰۰۰ روپیه کی بیشی کا بڑا سبب هے-

بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع کے بموجب خرچ میں ۴۸۲۰۰۰ روپیه کی بیشی کی توقع هے-اور معاوضه گرانی غله کے لئے مهیا کرده رقم میں ۶۸۰۰۰ روپیه کی تخفیف کرنے کے باوجود بیشی مذکور میں سے ۳۵۳۰۰۰ روپیه کی ضلع کی انتظامیه پولیس کے خرچ میں بیشی هو گئی هے-یادداشت کے حصه اول میں مذکوره وجوهات کی بنا پر کنسٹیبلوں و هیڈ کنسٹیبلوں کی تنخواه کو بڑهانے کے لئے فوری کارروائی کرنے کی ضرورت هے-اسلئے اس تجویز کے اصل خرچ کو پورا کرنے کے لئے ۳۰۰۰۰۰ روپیه کی رقم تصرف میں لائی گئی هے-یهه اُمید هے که اس تجویز کا ایک اثر یهه هوگا که وه مشکل کم هو جائیگی جو اب پولیس کے عمله کی منظور شده پوری تعداد بهرتی کرنے میں پیش آتی هے-اور ۳۴۰۰۰ روپیه پولیس کی معمولی تنخواه کے تخمینه میں ایزاد کر دیا گیا هے-نیز جرائم پیشه اقوام کی اصلاح کی تجویز کو شروع کرنے کے لئے ۳۰۰۰۰ روپیه عطا کر دیا گیا هے-اس عمده اصلاح کو عمل میں لانے کی تجویز موجوده جنگ کے آغاز سے پہلے ایک چهوٹی سی کمیٹی نے منضبط کی تهی اور اگرچه اون کے خرچ کے لئے اس قدر روپیه درکار هوگا جو موجوده حالات میں گورنمنٹ برداشت کرنے کے قابل نهیں هے-تاهم اس غرض کیلئے جو عطیه دیا گیا هے-اوس سے تحقیقات کا ابتدائی کام سر انجام دیا جاسکیگا-تعزیری پولیس کے لئے مزید ۵۹۰۰۰ روپیه درکار هے-لیکن اس خرچ کی اوس بیشی سے تلافی هو جاتی هے جو زیر مد واصلات هوئی هے-باقی مانده مدات خورد کی ذیل میں کوئی اُمور بحث طلب نهیں هیں-حال هی میں جاری کرده برانچ لائینز پر پولیس کی جمعیت میں جو بعض چهوٹی چهوٹی ایزادیاں کی

کوئی ہین-ان کا خرچ محسوب کرنے کے باوجود ریلوے کا خرچ اون خاص وصولیون کی عدم موجودگی مین جنکی امسال توقع کی تہی-معمولی حالت پر آگیا ہے-اور زیر مد نگرانی یہہ کافی خیال کیا گیا ہے کہ منظور شدہ عملہ کے لئے ہی روپیہ مہیا کر دیا جائے اور خاص کام پر مامور شدہ افسرون کی بابت کوئی پیشی نہ کی جائے-

۲۲—تعلیم

مد حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
یونیورسٹی	۲۲۵	۸۶	۸۸	۸۸	
ڈائرکشن	۸۳	۹۱	۷۹	۸۳	
معائنہ	۲۹۸	۳۷۱	۳۲۰	۳۳۰	
گورنمنٹ کالج ہا—عام	۱۸۳	۱۶۹	۱۷۹	۱۷۸	
گورنمنٹ مدارس—عام	۷۸۱	۷۷۳	۸۱۲	۸۶۱	
گورنمنٹ مدارس—خاص	۳۷۸	۴۳۱	۴۱۳	۴۷۴	
گرانٹس ان ایڈ (امدادی عطیہ جات) ...	۲۱۴۲	۲۳۹۲	۲۴۰۰	۲۱۰۷	
وظائف	۱۱۰	۱۰۳	۱۱۸	۱۱۵	
متفرق	۲۱	۳۱	۳۴	۳۱	
واپسیان	..	...	۱	۱	
میزان ...	۴۲۲۰	۴۴۶۶	۴۴۴۴	۴۲۷۶	

ابتدائی تخمینہ کے مقابلہ مین جو کمی بیشی ہوئی ہے وہ بلحاظ مجموعی اہم نہین ہے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم کی اسامی جسکے واسطے ۹۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا تہا-ابہی تک پر نہین کیگئی-اور سال مذکور کے ایک حصہ مین ڈائرکٹر کے عہدہ پر کمتر تنخواہ کے ایک عہدہ دار کے متعین رہنے کی وجہ سے ڈائرکشن کے خرچ مین مزید بچت کیگئی ہے-زیر مد معائنہ عملہ معائنہ کی تعداد کو بڑہانے کے لئے جو ۴۲۰۰۰ روپیہ کا عطیہ دیا گیا تہا-اوس سے استفادہ نہین کیا جائیگا-اور موجودہ عملہ اپنی پوری جمعیت کے برابر نہین ہے-گورنمنٹ کالج اور گورنمنٹ مدارس—عام کے میز و کرسیون وغیرہ و دیگر ساز و سامان پر توقع سے زیادہ خرچ کیا گیا ہے اور آخر الذکر مد کی ذیل مین ماسٹرون کی تنخواہون مین ۲۰۰۰۰ روپیہ کی جس وضعی بچت کے ہونے کی توقع تہی اوسکے اب پورا ہونے کی کوئی اُمید نہین ہے-

گورنمنٹ مدارس خاص کے تخمینہ شدہ خرچ مین ۱۸۰۰۰ روپیہ کی تخفیف ہوئی ہے-جس کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ وائس پرنسپل کی ایک اسامی خالی رہی-زیر مد متفرق کمی ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ مزکو طلبا کے طبی معائنہ کے خرچ کو مد "۲۴—ڈاکٹری" مین منتقل کیا گیا ہے-

بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع مین سرکاری مدارس-عام کے ساز و سامان کے لئے ۲۰۰۰۰ روپیہ کا خاص عطیہ مہیا کیا گیا ہے اور ان مدارس کے اخراجات عملہ مین زیادہ تر سالانہ ترقیون کی وجہ سے تخمیناً اسی قدر رقم کا اضافہ ہو گیا ہے-زیر مد گورنمنٹ مدارس خاص ٹریننگ جماعتون کے لئے عطیہ جات دینے کے واسطے ۲۳۰۰۰ روپیہ اور گورداسپور مین ایک جدید نارمل سکول کے لئے ۱۸۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے-اون تبدیلیون کی زیادہ مبسوط تشریح کی ضرورت ہے جنکی وجہ سے امدادی عطیون (گرانٹس ان ایڈ) کی رقم مین ۲۹۳۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی ہے-

اوس دستور کے مطابق' جو اب تک مروج رہا ہے (اور جسکی رو سے ایک سال کي گرانٹ اوس خرچ کے لحاظ سے تعین کی جاتي ہے جو گرانٹ یا بندگان کے سابقه ۱۲ مہینون کے دوران مین برداشت کیا ہوتا ہے) امدادي مدارس کي گرانٹ هائے امداد اور پرائمري و مڈل سکولون کے لئے مقامي جماعتون کو گرانٹ ہائے کے لئے مخصوص کرده رقوم مین علے التریب ۲۹۰۰۰ اور ۷۹۰۰۰ روپیه کا اضافه کرنے کی ضرورت ہے-ان رقوم کے علاوه ۲۵۰۰۰ روپیه کي رقم اس غرض کے لئے مہیا کي گئی ہے که جہان تک موجوده مالي حالات کا لحاظ رکھکر ممکن ہو ابتدائی تعلیم کی اشاعت کا کام جاري رکھا جائے-اس روپیه کی مدد سے مقامي جماعتین اون مدارس کے علاوه جن کو وه کلیتاً اپنے ذاتي ذرایع آمدني سے چلانا چاہین ایک سو پچیس جدید پرائیمری مدارس جاري کرسکینگي-برخلاف اس کے مدارس کی عمارتون کے لئے اس قدر فیاضانه رقم عطا کرنا ممکن نہین ہوسکا جس قدر سنین حال مین دیجاتی کرتي تهی-اور اسلئے جو رقم اس غرض کے لئے مہیا کي گئي ہے اوس سے قریباً ۴ لاکھه کی کمي ظاہر ہوتي ہے-

اب صرف یہه بیان کر دینا باقي ہے که چونکه ترقی تعلیم کے متعلق گورنمنٹ ہند کے عطیه جات اب ختم ہو چکے ہین اسواسطے ۱۰۳۰۰۰ روپیه کی مجموعي زاید رقم جو عطیه جات باز گشت کے لئے اور ۱۱۱۰۰۰ روپیه کي جو رقم عمارتي عطیون کے لئے مہیا کیگئي ہے صوبه کے اصل محاصل مین سے کرني پڑیگي-

۲۴—طبي

مد حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵-۱۹۱۴ع- ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع- ۱۰۰۰ روپیه	ترمیم شده بابت سنه ۱۶-۱۹۱۵ع- ۱۰۰۰ روپیه	بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع- ۱۰۰۰ روپیه	کیفیت
عمله جات طبی	۳۲۶	۳۳۷	۳۶۵	۳۱۲	
اسپتالهائے و شفاخانه جات	۶۳۱	۳۰۷	۵۳۸	۲۱۳	
حفظان صحت و ٹیکه چیچک	۱۱۹۳	۹۲۰	۴۶۳	۴۰۲	
طبی اغراض کے لئے عطیه جات	۲۵۱	۲۸۰	۲۳۹	۲۷۷	
میڈیکل سکول و کالج	۲۵۰	۲۶۱	۲۷۵	۲۸۶	
پاگل خانه جات	۵۰	۴۴	۵۲	۵۲	
خاص اسپتالهائے	۱۶	۱۷	۱۹	۲۰	
کیمیکل ایگزامینر	۶	۶	۶	۷	
واپسیان	...	۱	...	...	
میزان ...	۲۸۲۳	۲۲۱۳	۱۹۵۸	۱۶۶۹	

ترمیم تخمینه کے اعداد منظور شده بجٹ سے بقدر ۳۱۵۰۰۰ روپیه کے کم ہین-۲۷۳۰۰۰ روپیه کي ایک رقم جو اوس عطیه کو پورا کرنے کے لئے مطلوب ہے جو محاصلات صوبه مین سے کنگ ایڈ ورڈ میموریل فنڈ سکیم کو دیا گیا تها زیر مد اسپتال و شفاخانه جات خرچ مین ڈالی گئی ہے اور مد هذا کي فاضله رقم گورنمنٹ ہند نے اس فیصله کے مطابق که محاصلات صوبه ہندوستانی زخمی سپاہیون کی رہائش کے انتظامات کا خرچ نه برداشت کرین صرف ۳۱۰۰۰ روپیه تک محدود کی گئی ہے-ابتدائی تخمینه جات مین اس غرض کے لئے ۴۲۰۰۰ روپیه درج کیا گیا تها-میڈیکل سکول و کالج اور پاگل خانه لاہور کے خرچ مین ۱۴۰۰۰ روپیه ۸۰۰۰ روپیه کے اضافه ہونے کی توقع ہے-

اول الذکر صورت مین بیشی کی زیاده تر وجه تنخواہون کا خرچ ہے اور آخر الذکر صورت مین اخراجات خوراک کی زیادتي-باقی مدات کلان مین بہت سي کمي ہوئی ہے-توقع کي جاتی ہے که عمله جات میڈیکل کے اخراجات تخمینه سے بقدر ۷۲۰۰۰ روپیه کے کم ہونگے اور اسکی وجه یہه ہے که اور امیشنڈ میڈیکل افسر جنگي خدمات پر واپس چلے گئے ہین اور اونکی جگہه بعض صورتون مین کمتر تنخواہون والے غیر متعهد

افسر مقرر کئے گئے هین اور زیاده تر اسی وجه سے خرچ پلیگ زیر مد گرانٹ ان ایڈ مین ۱۰۰۰* روپیه کی کمی هوئی هے-حفظان صحت اور ٹیکه چیچک کے تخمینه کرده خرچ مین ۴۵۶۰۰۰ روپیه کی کمی هوئی هے اس ۵۰ مین ۲۰ هزار کی کمی کی وجه یهه هے که وه افسر جو سینٹری و ڈپٹی سینٹری کمشنر و چیف ملیریا میڈیکل افسر کے عهده پر فائز تهے فوجی خدمات پر واپس چلے گئے هین-باقیمانده قریباً کل رقم اون عطیه جات کی تخفیف سے پوری هوجاتی هے جو مقامی جماعتون کو تجاویز حفظان صحت پر صرف کرنے کے لئے دئے گئے تهے-جونهی که یهه بات ضروری معلوم هوئی که مصاصلات هند کے خرچ کو محدود کرنے کی هر ممکن طریقه سے کوشش کرنی چاهئے آٹهه لاکهه کے اوس عطیه مین سے جو بغرض تقسیم سینٹری بورڈ کے سپرد کیا گیا تها-۴۲۶۰۰۰ روپیه واپس لے لیا گیا-اس طرز عمل سے جسقدر تکلیف کے بظاهر هونیکا احتمال معلوم هوتا هے بعض وجوهات کے باعث در اصل اوس سے کمتر تکلیف هوگی-جیسا که گذشته سال کی یاد داشت مین بیان کیا گیا تها-یهه عام قاعده قرار دیا گیا هے که جو تجاویز مقامی جماعتین پیش کرین اونکا نصف خرچ وه خود برداشت کرین-اور عام طور پر اونکو اپنا حصه ادا کرنے کے لئے گورنمنٹ سے قرضه لینا پڑتا هے-لیکن چونکه موجوده حالات کی وجه سے گورنمنٹ کے لئے یهه اشد ضروری هو گیا هے که سرکاری خزانه مین سے قرضون کی تعداد کم کیجائے اور چونکه مختلف تجاویز کے لئے مطلوبه روپیه کسی اور ذریعه سے دستیاب نهین هوسکتا-لئے اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی عطیات دئے بهی جائین تو وه فی الفور خرچ نهین کئے جاسکینگے-بلکه میونسپل کمیٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کے پاس بے کار پڑے رهینگے-علاوه برین تعمیرات حفظان صحت کے لئے مطلوبه بهت سا سامان صرف یورپ سے مل سکتا هے اور اگر انگلستان کے موجوده حالات مین سامان مذکور وهان سے کسی طرح دستیاب بهی هوسکے تو کرایه کے زیاده هونے اور نئی دیگر وجوهات کے باعث اسپر خرچ بهت آتا هے-اس کے علاوه مین یهه بهی جتلا دیتا هون که چونکه تخفیف کرده رقم اوس عطیه مین سے ادا هوتی هے جو اصلاح حفظان صحت کے لئے گورنمنٹ هند سے ملتی هے-اسلئے اسکے واپس لئے جانے کا یهه مطلب هے که حفظان صحت کا اسقدر خرچ ملتوی هوگیا هے اور اس سے تجاویز حفظان صحت کے خرچ مین بالاخر کوئی کمی نهین هوگی-

بجٹ سنه ۱۹۱۶-۱۷ ع مین زیر مد عمله طبی سول سرجنون کے کلرکون کے خرچ کو حسابات پراونشل مین داخل کرنے کیلئے ۲۹۰۰۰ روپیه درج کیا گیا هے اور اس مد کی ذیل مین اسسٹنٹ سرجنون کی تنخواهون کیلئے ۱۹۰۰۰ روپیه کی زاید رقم مهیا کی گئی هے-زیر مد اسپتالهائے و شفا خانجات ۳۲۷۰۰۰ روپیه کی تخفیف لنک اڈورڈ میموریل اسکیم کیلئے (۲۷۳۰۰۰ روپیه) اور دهرم پور سینے ٹیوریم کیلئے (۳۰۰۰۰ روپیه اور کانگڑه کی ڈسپنسریون کے لئے (۲۹۰۰۰ روپیه) کے عطیه جات کی عدم موجودگی کی وجه سے هوئی هے جو مرممه تخمینه مین موجود تهے-حفظان صحت کی تجاویز کیلئے ۳۷۴۰۰۰ روپیه کی بجائے جو اس سال خرچ کیا گیا هے صرف تین لاکهه کا عطیه دینا ممکن هو سکا هے-زیر مد عطیه جات امدادی (گرانٹ ان ایڈ) کسی قدر بیش از بیش رقم مهیا کی گئی هے کیونکه یهه یقینی امر نهین که آیا پلیگ بشدت نمودار هو گی یا نهین اور زیر مد میڈیکل سکول و کالج ۱۱۰۰۰ روپیه کے اضافه کی وجه یهه هے که جدید سکول کے افتتاح کے باعث زاید عمله ملازم رکها گیا تها-دیگر تفاوت غیر ضروری هے

۲۶-الف—زراعت

مدات حساب		اصل رقوم بابت سال سنه ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	تخمینه شده بابت سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	بجٹ بابت سال سنه ۱۷-۱۹۱۶ع	کیفیت
		۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
زراعت	...	۵۱۸	۵۲۳	۵۰۳	۵۸۹	
اخراجات ویٹیری نری	...	۵۳۵	۵۷۸	۶۰۴	۶۳۷	
قرضه باهمی امداد	...	۹۳	۷۰	۵۵	۶۰	
میزان	...	۱۱۴۶	۱۱۷۲	۱۱۶۲	۱۲۸۶	

(الف) زراعت—کام کی رفتار توقع سے سست ہونے کے باعث نالیدار چاہات کے تجربتاً لگانے کے لئے عطا کردہ رقم میں سے ۱۱۰۰۰ روپیہ اور کوؤں میں سوراخ نکالنے کے آلات خریدنے کے لئے عطا کردہ رقم میں سے ۱۳۰۰۰ روپے کی بچت ہونیکی اُمید ہے-کوئی اور تفاوت قابل ذکر نہیں ہے-

منظور شدہ پیمانہ معیار کے مطابق آئندہ سال زراعتی اسسٹنٹان کی تنخواہ کے لئے ۲۶۰۰۰ روپے کی ایک زاید رقم مطلوب ہوگی-۵۷۰۰۰ روپے کی زاید رقم زراعتی تجربات کے لئے مہیا کیگئی ہے جو زیادہ تر نالیدار کوئین لگانے کے متعلق ہے-چڑیا گھر لاہور کے باغات کی اصلاحات کی تکمیل کے لئے ۱۳۰۰۰ روپے اور باغات سٹیشن کے لئے ۱۲۰۰۰ روپیہ زاید مہیا کیا گیا ہے-لیکن مغالے بروس آباد فارم واقع ڈیرہ غازیخان کا انتظام آئندہ عام قواعد ٹھیکہ کے مطابق کیا جائیگا-اسلئے اس تخمینہ میں سے اخراجات متعلقہ فارم مذکور کے اخراجات سے خارج کر دئے ہیں جو بقدر ۱۸۰۰۰۰ روپیہ کے ہوتے ہیں-

(ب) ویٹرنری—چارے کی قلت کے باعث حصار ایڈل فارم (مویشی خانہ حصار) میں مویشیوں کی خوراک کے خرچ کا تخمینہ غالباً بقدر ۴۰۰۰۰ روپے کے کم ثابت ہوگا-لیکن تخمینہ میں خالص بیشی صرف ۲۶۰۰۰ روپے تک محدود رکھی گئی ہے اور اس کی وجہ یہہ ہے کہ ویٹرنری اسسٹنٹان کے عملہ کی بعض آسامیاں خالی ہیں اور پنجاب میں صیغہ سول ویٹرنری کا صرف ایک ہی افسر ٹریننگ کے لئے موجود ہے-اگرچہ بجٹ میں دو کے لئے گنجائش رکھی گئی تھی-

حصار کیٹل فارم (مویشی خانہ حصار) میں مویشیوں کی خوراک اور غور و پرداخت کی بابت آئندہ سال کے لئے ۳۸۰۰۰ روپے کم مہیا کئے گئے ہیں-لیکن اس کمی کا ازالہ ان بیشیوں سے ہو جاتا ہے جو مدات عملہ میں ہوئی ہیں اور ان بیشیوں کی یہہ وجہ ہے کہ عملہ کی پوری تعداد کے لئے روپیہ بہم پہنچایا گیا ہے-بجٹ میں ۳۳۰۰۰ روپیہ کی بیشی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ ماہر شتران مقیم سوہاوا کے اخراجات درج حساب کئے گئے ہیں اور یہہ خرچ یکم اپریل آئندہ سے حسابات صوبہ میں داخل کیا جائیگا-

(ج) قرضہ امداد باہمی—قرضہ امداد باہمی کی تحریک میں بسرعت ترقی کرنے کے باعث یہہ امر ضروری ہو گیا ہے کہ عملہ نگران میں اضافہ کیا جائے-چنانچہ ۲-اسسٹنٹ رجسٹرار تقریباً ۱۳۰۰ روپے کے خرچ پر سال کے اخیر نصف حصہ میں مقرر کئے گئے تھے-لیکن ۱۹۰۰۰ روپیہ کی رقم جو دفتر رجسٹرار کے خرچ میں سے کمپنی ہائے سرمایہ مشترکہ کے کام کی بابت ہے اس مد سے "۲۶ ب-سائنٹفک محکمہ جات متفرق" میں منتقل کردی گئی ہے اور مزید برآں چونکہ انجمنوں سے عملہ معائنہ کنندہ کے خرچ کی بابت وصول شدہ رقم میں اضافہ ہوگیا ہے-اسلئے مرممہ تخمینہ منظور شدہ بجٹ سے بقدر ۱۵۰۰۰ روپیہ کے کم رکھا گیا ہے-

بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع سے جس میں ایک اسسٹنٹ رجسٹرار کے تمام سال کے لئے ملازم رکھنے کیلئے روپیہ مہیا کیا ہے-۵۰۰۰ روپیہ کی بیشی ظاہر ہوتی ہے اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ انجمن ہائے قرضہ امداد باہمی سے کم روپیہ وصول ہوا اس سال کی وصول شدہ رقوم میں بقایا جات کی بابت ایک بڑی رقم بھی شامل ہے-

۲۶-ب—سائنٹفک اور محکمہ جات متفرق

مدات حساب	اصل رقوم بابت سال سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء	بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء	ترمیم شدہ بابت سال سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء	بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
سائنٹیفک					
امپیریل انسٹیچوٹ	...	۱	...	۱	
پراونشل عجائب خانہ جات ...	۱۰	۱۰	۱۱	۸	
عطیہ جات جو سائنٹفک سوسائیٹیوں کو دئے گئے-	۵	...	..	...	
مزدور اور ترک الوطنی					
ترک الوطنی	...	...	...	...	
انسپکٹر کارخانجات	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	
کوائف					
گزیٹر و کوائفی یادداشتیں ...	۹	۳	۱	۱	
رجسٹری ٹریفک ریلوے ...	۸	۸	۸	۸	
کوائف صریحہ	۱	۱	۱	۱	
متفرق					
امتحانات	۲	۲	۳	۲	
بائلرہائے دخانی کے معائنہ کرنے والا عملہ-	...	۱۱	۱۱	۱۱	
کتبہ جات قدیمہ کی حفاظت اور ترجمہ-	...	۱	...	۱	
ماہی گیری	۲۷	۳۴	۲۷	۲۶	
عطیہ برائے صنعتی آبادی ...	۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	
ترقی صنعت	۱۳	۵۰	۲۱	۴۰	
متفرق	۴	۲۶	۲	۱۸	
رجسٹرار کمپنی ہائے سرمایہ مشترکہ ..	...	...	۱۹	۲۰	
واپسیاں	...	۱	۱	۱	
میزان ...	۱۰۱	۱۷۲	۱۳۰	۱۶۲	

مرمه تخمینه مین صرف تین رقوم محتاج تشریح هین- جدید صنعتون کے جاری کرنے مین امداد دینے کے لئے گورنمنٹ سے کوئي درخواست نهین کي گئي اور اوس عطیه سے جو اس غرض کے لئے رکھا گیا تھا ۴۹۰۰۰ روپیه کے غیر صرف شده بچ رهنے کی امید کی جاتي هے-مد متفرق مین سے برقي انجینیئر اور اوس کے عمله کے اخراجات بقدر ۱۳۰۰۰ روپیه کے ۵۰- ۴۵- تعمیرات سول مین منتقل کردئے گئے هین اور ۱۲۰۰۰ روپیه کا عطیه امسال پنجاب کمیز ایسوسي ایشن کو نهین دیا جائیگا-لیکن صاحب رجسٹرار کمپني هاۓ سرمایه مشترکه کے دفتر کا خرچ جواب اس مد مین منتقل کردیا گیاهے تخمیناً ۱۹۰۰۰ روپیه هوگا-تخمینه بابت سال سنه ۱۷—۱۹۱۶ع مین ترقي صنعت کے خرچ مین ۱۹۰۰۰ روپے کي بیشي کرنے کیلئے اور پنجاب کیمز ایسوسي ایشن کیلئے ۱۴۰۰۰ روپے عطیه اور رمکني فوج کے لئے (جو شمله مین کاشت ریشم کا سکول کھولنے لگي هے) ۲۰۰۰ روپیه کا عطیه دینے کے لئے روپیه بهم پهونچایا گیاهے-

۲۹—مواجب پیرانه سالي اور پنشن

مد حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۵—۱۹۱۴ع-	بجٹ بابت سنه ۱۶—۱۹۱۵ع-	مرمه بابت سنه ۱۶—۱۹۱۵ع-	بجٹ بابت سنه ۱۷—۱۹۱۶ع-	کیفیت
	۱۰۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	۱۰۰۰ روپیه	
مواجب پیرانه سالي و پنشن ...	۲۰۰۲	۲۱۰۰	۲۱۴۴	۲۳۰۰	
پنشن کے ایک حصه کی یکمشت ادائگي ...	۱۸۸	۲۲۵	۱۰۰	۱۵۰	
مواجب ترحم	۳۴	۳۱	۳۰	۳۹	
انعامات	۳۲	۳۰	۳۸	۳۹	
نمایان و قابل قدر خدمات کی پنشن ...	۶	۵	۵	۵	
وایسیٹن	...	...	۱	۱	
میزان ...	۲۲۶۲	۲۳۹۱	۲۳۲۸	۲۵۳۴	

سال هذا کے ابتدائي مهینون مین معمولی اخراجات پنشن مین نهایت سرعت سے اضافه هوا یهان تک که وه ۲۱ لاکھ روپیه کے اون اعداد سے بڑھ گئے جنکا بجٹ مین تخمینه لگایا گیا تھا اسلئے پنشن کے اخراجات کے مرمه تخمینه مین بقدر ۴۴۰۰۰ روپیه کے اضافه کیا گیا هے اور ساتھه هي مواجب ترحم اور انعامات کي بابت اخراجات مین ۹۰۰۰ روپیه اور ۸۰۰۰ روپیه کی ایزادي کی توقع کیجاتي هے مگر پنشن کے ایک حصه کي یکمشت ادائگی کی بابت مهیا کرده ۲۲۵۰۰۰ روپیه کي رقم مین سے ۱۲۵۰۰۰ روپیه کی بچت کي امید هے-

اون سخت حملون کی کمي کي کوئي امید نهین معلوم هوتي جو غیر موثر اخراجات صوبه کی آمدني پر کررهے هین اور اسلئے ضروری معلوم هوتا هے که آئنده سال کے بجٹ مین معمولي پنشنون کے خرچ کے لئے ۱۵۶۰۰۰ روپیه کي زائد رقم مهیا کیجائے-پنشنون کے ایک حصه کي یکمشت ادائیگي کے لئے پهلے سے کم رقم مهیا کي گئي هے-یعنے وه ترمیم شده تخمینه سے ۵۰۰۰۰ روپیه زائد هے-

۳۰۔ کاغذ قلم دوات وغیرہ و چھپائی

مد حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۴–۱۵ ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵–۱۶ ع	مرمہ بابت سنہ ۱۹۱۵–۱۶ ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶–۱۷ ع	[illegible]
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
کاغذ قلم دوات وغیرہ جو اسی ملک مین خریدے گئے۔	۱۲۷	۱۴۷	۱۳۰	۱۴۸	
سرکاری مطابع	۳۰۱	۲۷۹	۲۷۴	۲۸۹	
چھپائی جو غیر سرکاری مطابع مین کرائی گئی۔	۳۳	۴۲	۳۴	۴۰	
لتھو گرافی	۷۷	۹۰	۹۷	۸۰	
کاغذ قلم دوات وغیرہ جو سنٹرل سٹور سے مہیا کئے گئے۔	۲۳۲	۲۱۲	۲۶۲	۲۶۵	
واپسیان	...	...	...	...	
میزان ...	۷۷۰	۷۷۰	۷۹۵	۸۲۲	

ہندوستان مین خرید کردہ کاغذ قلم دوات وغیرہ کے مرمہ تخمینہ مین ۱۷۰۰۰ روپیہ کی جو کمی ہوئی ہے اوس کی وجہ یہہ ہے کہ عدالتہای دیوانی و سشن اور محکمہ پولیس نے یہہ اشیاء نسبتاً قلیل مقدار مین خرید کین لیکن صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کے عطیہ مین چھپائی کے اوس کاغذ کی بابت جو دوسرے محکمہ جات کو مہیا کرنیکے لئے سنٹرل سٹور سے حاصل کیا گیا ۵۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ کرنا ضروری پایا گیا۔ سیکریٹریٹ کے جدید پولیس کی مشینین گذشتہ سال خریدی گئی تہین اور ۲۵۰۰۰ روپیہ کی رقم جو اس غرض کے لئے سال ہذا کے تخمینہ مین مہیا کی گئی تہی استعمال نہین کیجائیگی۔ برخلاف اس کے مواجب گزارے غلہ اور مصارف کنٹنجنس کیلئے مطلوبہ رقوم توقع سے بڑہ گئی ہین مطابع سرکاری کے مرمہ تخمینہ مین جو خالص کمی ہوئی ہے وہ صرف ۷۰۰۰ روپیہ ہے سنہ ۱۹۱۶–۱۷ ع مین مطابع سرکاری کے خرچ کے سال ہذا کے خرچ سے ۱۷۰۰۰ روپیہ زیادہ ہونیکی امید ہے سیکریٹریٹ پولیس کیواسطے نیا ٹائپ خریدنے کیلئے جو رقم دی گئی تہی اوس مین کفایت شعاری کے خیال سے ۱۰۰۰۰ روپیہ کی تخفیف کر دی گئی ہے لیکن مطابع جیل کے اخراجات مین ۲۷۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہو گیا صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین کی چہپائی کے کام کا بہت سا حصہ جو ابتک نج کے ٹہیکہ داران کیا کرتے تہے یکم اپریل آئندہ سے یہہ مطابع کیا کرینگے اور اس لئے بجٹ مین زیر مد امدنی اس زاید خرچ کے برابر ایک رقم بابت آمدنی دکہائی گئی ہے۔

اس ملک مین خرید کردہ کاغذات قلم دوات وغیرہ اور لتھو گرافی کی مد مین بمقابلہ ترمیم شدہ تخمینہ جو اختلاف پائے جاتے ہین ان کی وجہ ہر دو مدات کے اخراجات کی تقسیم کے طریق کی تبدیلی ہے۔

۳۲—متفرق

مد حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع	ترمیمہ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
لکان ربٹ اور محصولات ...	۲	۲	۳	۲	
انعامات برائے قابلیت بزبان ہائے مشرقی و مواجب برائے امیدی ہائے امتحان زبان۔	۱۱	۷	۱۴	۱۰	
چندہ جات برائے اغراض خیراتی ...	۱۰۴	۴	۳	۳	
اخراجات بابت پرورش آوارہ گردان۔	۵	۶	۵	۶	
	۵	۹	۴	۵	
چھوٹے چھوٹے عملے ...	۲۷۸	۴۰۰	۲۶۸	۳۰۲	
عارضی قرضہ جات ناممکن الوصول جو قلمزن کر دئے گئے۔	۳	۲	۲	۲	
متفرق اخراجات بابت معالجہ مریضان در پاسٹر انسٹیچیوٹ کسولی۔	۱۸	۱۷	۱۵	۱۵	
چندہ جات	۳	۵	۷	۱۰	
متفرق و غیر متوقع اخراجات ...	۱۱	۳۴۴	۳۳	۵۱۵	
متفرق رایہ‌وان ...	۲	۲۰	۱۰	۱۰	
سالانہ وظائف برائے علمی خطاب یافتگان۔	۱	۲	۱	۱	
میزان	۴۴۴	۸۰۷	۳۶۵	۸۸۱	

محکمہ جات نقل نویسان اور ایجنسیونکا الحاق پھر ملتوی کر دیا گیا ہے اور اسکے سبب چھوٹے عملہ جات کے خرچ میں ۱۳۲۰۰۰ روپیہ کی کمی ہو گئی ہے اور اسکے مقابلہ مین مد آمدنی مین بھی اسیقدر کمی دکھائی گئی ہے۔ ۳ لاکھہ کی وہ رقم جو لوکل گورنمنٹ نے غیر متوقع ضروری کامون کے واسطے ریزرو رکھی تھی صرف نہین ہوگی اور ۱۵۰۰۰ روپیہ کے اوس رقم مین سے بچنے کی امید ہے جو صاحبان کمشنر کو چھوٹے چھوٹے دربارون کے لئے دیگئی تھی معمول سے زیادہ افسران نے مشرقی زبانون مین قابلیت حاصل کی ہے۔

سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع کے بجٹ مین ۵ لاکھہ کی رقم کا انتظام غیر متوقع اخراجات کنٹنجنٹ کیلئے کیا گیا ہے اور عملہ نقل نویسی کے لئے مخصوص کردہ رقم مین ۳۷۰۰۰ روپیہ کی ایزادی کی گئی ہے۔

۳۶—تخفیف یا روک قرضہ

مد حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۴—۱۹۱۵ ع	بجٹ بابت سنہ ۱۵—۱۹۱۶ ع	مرتبہ بابت سنہ ۱۵—۱۹۱۶ ع	بجٹ بابت ۱۹۱۶—۱۷ ع	کیفیت
	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ	
تخفیف یا روک قرضہ ..	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	

معمولی رقم جو قحط کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے علیحدہ رکھی جاتی ہے وہ دو تخمینوں میں درج کر دیگئی ہے۔

۴۲—آبپاشی-تعمیرات کلان

مد حساب	اصل رقم بابت سال سنہ ۱۵—۱۹۱ ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سال سنہ ۱۵—۱۹۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیہ	ترمیم شدہ بابت سال سنہ ۱۵—۱۹۱۶ ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۶—۱۷ ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
کارروائی چلانے کے اخراجات - باہتمام افسران سول-					
واپسیان بابت شرح مالکان	۲	...	۱	...	
امپیریل حصہ—نصف ...	۱	...		...	
پراونشل حصہ—ایضاً	۱		۱	..	
کارروائی چلانے کے اخراجات—باہتمام افسران تعمیرات سرکاری-	۸۷۹۶	۹۳۴۲	۱۰۱۰۰	۱۰۳۰۰	
امپیریل حصہ—نصف ..	۴۳۹۸	۴۶۷۱	۵۰۵۰	۵۱۵۱	
پراونشل حصہ—ایضاً ...	۴۳۹۸	۴۶۷۱	۵۰۵۰	۵۱۵۰	
سود قرضہ ..	۷۰۷۹	۷۱۳۲	۷۳۰۷	۷۴۷۷	اس پر بحث نہیں ہوسکتی
امپیریل حصہ—نصف ..	۳۵۴۰	۳۵۶۶	۳۶۵۰	۳۷۳۹	
پراونشل حصہ—ایضاً ..	۳۵۳۹	۳۵۶۶	۳۶۵۳	۳۷۳۸	
میزان	۱۵۸۷۶	۱۶۰۷۴	۱۷۴۰۸	۱۷۷۷۷	
امپیریل حصہ—نصف ...	۷۹۳۸	۸۰۳۷	۸۷۰۰	۸۸۸۹	
پراونشل حصہ—ایضاً ...	۷۹۳۸	۸۰۳۷	۸۷۰۵	۸۸۸۸	

(۱) کارروائی چلانے کے اخراجات کے مرتبہ تخمینہ میں ۱۱۵۸۰۰ روپیہ کا ایک بڑا اضافہ کرنا پڑا

سال حال کے دوران میں معلوم ہوا کہ نہر اپر جہلم کے مقام خانکی میں نکلنے کی جگہ پر ایک گہرا گہڑا پیدا ہو رہا ہے اور اسلئے دائیں چناب کے بسر میں رکھنے اور ہیڈ ورکس کو بچانیکیلئے فی الفور کچھہ خرچ برداشت کرنا پڑا انہار ثلاثہ (ٹرپل پروجیکٹ) کے کناروں کی حفاظت کیلئے زائد رقوم کی ضرورت ہوئی- کیونکہ اگر نہر اپر جہلم کے بلند کناروں میں سے کوئی ایک کنارہ ٹوٹ جاتا تو سخت نقصان کا احتمال تھا بالخصوص امساک باراں کے سال میں اور نہر سرہند کو طغیانی کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کیلئے وسیع پیمانے پر عمارات تیار کرنی پڑیں- خرچ سرمایہ کے التوا کے باعث عملہ جات کے خرچ کا ایک کثیر حصہ اس مد میں ڈالنے کے قابل ہو گیا ہے اور عملہ کے اخراجات کا تخمینہ زائد از ۳۱۰۰۰۰ روپیہ ہے-

اگرچہ آئندہ سال کے تخمینہ جات میں صرف ایسی تعمیرات کیلئے روپیہ بہم پہونچایا گیا ہے جو سلسلۂ انہار کے مناسب غور و پرداخت کیلئے مطلوب ہونگی- تاہم بجٹ میں ۲ لاکہہ کی بیشی ہوئی ہے- دیگر ضروری تعمیرات ان خاص پروجیکٹوں کی جگہہ رکہی گئی ہیں جنکی وجہ سے اس سال کے خرچ میں اضافہ ہوگیا ہے ۴۲۵۰۰۰ روپیہ تعمیرات ٹریننگ واقع خانکی کی تکمیل کیلئے اور ۲۲۵۰۰۰ روپے نہر اپر جہلم پر فور ہور اور اس قسم کی دیگر تعمیرات کی حفاظت کیلئے مہیا کیا گیا ہے- آخرالذکر نہر کی صورت میں ہیڈ ریگولیٹر کو پانی کی دست برد سے اور سالفنہاکی نہر کو پہاڑی نالوں سے نقصان پہچنے سے بچانیکیلئے روپیہ مطلوب ہے- چونکہ نہر سرہند کے پہاڑی نالوں کی وجہ سے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے- اسلئے نہر مذکور پر خاص ٹریننگ ورکس تعمیر کرنیکیلئے ۱۲۵۰۰۰ روپیہ مہیا کرنا پڑا ہے- علاوہ ازیں اسکے ٹرپل پروجیکٹ (انہار ثلاثہ) کی ان نہروں کی غور و پرداخت کیلئے بہت سا زائد روپیہ درکار ہے جو حال ہی میں کہولی گئی ہیں-

(۲) چونکہ گورنمنٹ کو اپنے قرضوں کی بابت بالا شرح سود ادا کرنا پڑا ہے- اسلئے مد قرضہ کے اخراجات کے ترمیم شدہ تخمینہ میں ۱۷۵۰۰۰ روپیہ ایزاد کرنا پڑا ہے- آئندہ سال کے خرچ سرمایہ کے لئے ۶۰ لاکہہ روپیہ دیا گیا ہے- اور اسلئے اخراجات مد میں ۱۲۹۰۰۰ روپیہ کی مزید بیشی ہو گئی ہے-

۴۳- تعمیرات خورد و کشتی رانی

مد حساب	اصل رقم بابت سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	مرممہ بابت سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
باہتمام سول افسران ...	۳۸	۵۱	۴۴	۴۶	
باہتمام افسران تعمیرات سرکاری ...	۱۴۴	۱۰۱	۱۵۹	۱۴۰	
میزان	۱۸۲	۱۵۲	۲۰۳	۱۸۶	

(الف) باہتمام سول افسران- مرممہ تخمینہ میں ۷۰۰۰ روپیہ کی کمی زیادہ تر اس وجہ سے ہوئی ہے کہ بند و نہر امل پر صرف شدہ روپیہ مد تعمیرات سرکاری میں منتقل کر دیا گیا ہے-

بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع انہار کچھی واقع ملتان کے ۱۰۰۰۰ روپیہ کے خاص خرچ سے سبکدوش ہو گیا ہے اور گوجرانوالہ میں بندوں کی مرمت کیلئے ۱۳۰۰ روپیہ کم درکار ہے- لیکن انہار کوے واقعہ فیروزپور کی اصلاح کے لئے حال ہی میں پانچ سال کیواسطے ۲۵۰۰۰ روپیہ کا ایک سالانہ عطیہ منظور کیا گیا ہے اور اسلئے بجٹ میں ۲۰۰۰ روپیہ کی ایک خفیف اضافہ پائی جاتی ہے-

(ب) باہتمام افسران تعمیرات سرکاری- مرممہ تخمینہ میں بیشی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ نہر و بند امل کا خرچ اس میں شامل کر لیا گیا ہے اور اس پر مد سول سے منتقل کئے ہوئے عطیہ کے علاوہ تقریباً

۳۸۰۰۰ روپیہ اور صرف کیا گیا تھا اور حویلی ویر سروے (پیمائش بند حویلی) پر اور حلقہ نہر جمن غربی کے نکاس آب کی تحقیقات کے متعلق چند ضروری اور غیر متوقع تعمیرات پر خرچ کرنا پڑا ہے۔

ان خاص تعمیرات کے خرچ کے نہ ہونے کے سبب بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء میں ۱۹۰۰۰ روپیہ کی کمی ہو گئی ہے۔

۴۵—تعمیرات سول

مد حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء۔ ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء۔ ۱۰۰۰ روپیہ	مرمہ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء۔ ۱۰۰۰ روپیہ	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء۔ ۱۰۰۰ روپیہ	کیفیت
باہتمام سول افسران ...	...	۲۱۱۹	۱۳۵۱	۱۳۵۵	۱۳۵۸	
باہتمام افسران تعمیرات سرکاری	...	۷۰۴۴	۶۱۷۱	۵۱۵۰	۴۰۲۷	
میزان	...	۹۱۶۳	۷۷۲۲	۶۵۰۵	۵۳۸۵	

(۱) باہتمام سول افسران—تخفیف کی ضرورت کے باعث ۵۲۰۰۰ روپیہ جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کو عام اغراض کے لئے عطیہ جات دینے کے واسطے مخصوص کیا گیا تھا تقسیم نہیں کیا گیا اور ریاست ہائے کوٹی او کیونتھل نے ۲۲۰۰۰ روپیہ کی وہ دو رقوم وصول نہیں کیں جو سکیم توسیع شملہ کے متعلق ادائیگی کے لئے مہیا کیگئی تھیں اور چھوٹی چھوٹی عمارات اور مرمتوں کے خرچ کے تخمینہ سے بقدر ۱۱۰۰۰ روپیہ کے کم ہونے کی توقع ہے۔دیگر اختلافات اہم نہیں ہیں۔

آئندہ سال کے تخمینہ جات میں بہت کم رد و بدل کیا گیا ہے ریاستہائے کوٹی اور کیونتھل کو دینے کے لئے ۴۷۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے لیکن چند چھوٹے چھوٹے عطیہ جات جو سال رواں میں دئے گئے ہیں آئندہ نہیں دئے جائینگے۔اس دفعہ پھر ۳۵۰۰۰۰ روپیہ نو آبادی کی سڑکوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

(۲) باہتمام افسران تعمیرات سرکاری اخراجات عملہ میں ۱۴۰۰۰ روپیہ کی اور مرمتوں کے خرچ میں ۴۱۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے مرمہ تخمینہ میں ۱۱۲۱۰۰۰ روپیہ کی بھاری کمی صرف ابتدائی تعمیرات کے خرچ کی بابت ہے۔کنگ ایڈورڈ میموریل سکیم کیلئے ۲۷۳۰۰۰ روپیہ جو اس مد میں دکھایا گیا تھا "مد ۲۴۔طب" میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ لیکن بقایا سے وہ اصل تخفیفیں ظاہر ہوتی ہیں جو سال ہذا کے دوران میں ذرایع آمد و رفت اور عمارتوں کے خرچ میں کی گئیں۔ گذشتہ اکتوبر میں جب ہر ممکن طریق سے کفایت شعاری عمل میں لانیکا حکم موصول ہوا تو عملی طور پر اون کل تجاویز کے عطیہ جات جن کی ابھی تک تعمیر شروع نہیں کی گئی تھی صیغہ تعمیرات سرکاری سے واپس لے لئے گئے تھے اس کے بعد سے صیغہ مذکور صرف اون تعمیرات کو مکمل کرنے میں مشغول رہا جو شروع ہو چکی تھیں۔

سال آئندہ میں بھی یہہ ضروری ہے کہ اسی طرز عمل پر کاربند رہا جائے اور ابتدائی تعمیرات کے عطیات میں ۱۱۰۲۰۰۰ کی مزید کمی کیگئی ہے۔ صرف ۴۲۰۰۰ روپیہ جدید تعمیرات کیلئے مہیا کیا گیا ہے اور یہہ خاصکر صیغہ کی چھوٹی چھوٹی تعمیرات کیلئے یا ایسی سڑکوںکی اصلاح کیلئے ہے جو فوجی ضروریات کیلئے مطلوب ہیں اور پروگرام میں کوئی اتنی بڑی تجویز شامل نہیں جس کا علیحدہ ذکر کرنیکی ضرورت ہو عملہ کے اخراجات میں ۹۰۰۰ روپیہ کے اضافہ کی امید ہے۔ کیونکہ بیرونی محکمہ جات کے بہت تھوڑے کام انجام دئے جائینگے اور اس لئے چندہ جات کے طور پر کوئی آمدنی نہیں ہوگی۔ مرمت کے تخمینہ شدہ خرچ میں ۲۹۰۰۰ روپیہ کی معمولی بیشی ہوئی ہے برخلاف اس کے کام کے نہ ہونیکے باعث ہتھیاروں و اوزاروں کے خرچ اور سسپنس چارجز میں علی الترتیب ۱۵۰۰۰ روپیہ و ۴۴۰۰۰ روپیہ کی کمی کی امید ہے۔

پراونشل بقایا جات

اون تخمینه جات سے جو گذشته مارچ میں کونسل کے روبرو پیش کئے گئے تھے یہه خیال کیا گیا تھا که سال روان کے شروع میں گورنمنٹ پنجاب کے پاس ۵۳۹۷۰۰۰ روپیه کی بقایا رقم هوگي اور سال کے اختتام پر ۴۶۹۳۹۰۰۰ روپیه کي-لیکن اصل بقایا ابتدائے سال تخمینه سے ۱۷۶۰۰۰ روپیه کم تھا اور تخمینه جات کي اون ترمیمات کے باعث جنکي نسبت اوپر بحث کي گئي ہے سال مذکور کی آمدني میں بھی ۲۷۱۰۰۰ روپیه کي کمی ظاهر هوتي هے-لیکن زیاده تر اون تدابیر کے باعث جو تخفیف کي پالیسي کے نافذ کرنے کی غرض سے اختیار کي گئي هیں سنه ۱۹۱۵-۱۶ع کے خرچ میں ۱۴۳۲۰۰۰ روپیه کي کمي کي آمید کی جاتی هے اور اختتام سال کي بقایا رقم ۵۹۲۳۰۰۰ روپیه رکھی گئی هے-ان اعداد میں اون عطیه جات کی مندرجه ذیل بقایا رقوم شامل هین جو گورنمنٹ هند نے خاص اغراض کے لئے دئے تھے :—

	روپیه
تعلیم کے لئے	۹۰۰۰
حفظان صحت کے لئے...	۹۶۷۰۰۰

آمید کیجاتی هے که خرچ بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع آمدنی سے ۴۸۲۰۰۰ روپیه بڑه جائیگا اور اختتام سال کا بقایا ۵۴۴۱۰۰۰ روپیه ره جائیگا تخمینه جات میں عطیه تعلیم کي بقایا رقم اور حفظان صحت کے عطیه میں سے ۱۵۰۰۰۰ روپیه کے خرچ کا انتظام کیا گیا هے- لیکن موخر الذکر عطیه میں چار لاکهه کے وسی عطیه باز گشت سے اور بھی زیادتی هوجائیگي جو امپیریئل معاملات سے وصول هوگا-پس اختتام سال کي بقایا رقم میں سے مندرجه ذیل منها کردئے جائیں :—

(۱) ۱۲۱۷۰۰۰ روپیه عطیه حفظان صحت کی غیر صرف شده رقوم کی بابت

(۲) دس لاکهه کي مجوزه اقل بقایا رقم۔

اس طرح ۳۲۲۴۰۰۰ روپیه کي ایسی بقایا رقم ره جائیگی جو هندوستان کي مالي حالت کے بهتر هونے پر عام اغراض پر صرف کرنے کیلئے قابل استفاده هوگی۔

لاهور
۵ مارچ سنه ۱۹۱۶ع-

دستخط - او ایف لمسڈن
فنانشل سیکریٹري گورنمنٹ پنجاب -

نقشه جس سے وه (زائد از دس هزار روپیه) رقوم ظاهر هوتی هین جو جنگی سال کے دوران مین گورنمنٹ نے مکرر تقسیم منظور کی-

نمبر شمار	نوعیت مطالبه	رقم
۱	جنگ کے متعلق خبرون کی اشاعت کے لئے اخبارات کی خرید اور دیگر تجاویز کے واسطے ...	۱۶۴۶۷
۲	مقدمات سازش و ڈکیتی مین وکیل کو ادا کردہ فیسون کا زائد خرچ	۸۸۶۶۰
۳	سپیشل ٹریبونل (عدالت خاص) مقرر کردہ زیر ایکٹ تحفظ هند کے غیر سرکاری ممبر کی تنخواه	۳۰۰۰۰
۴	مندرجه ذیل کی بابت اخراجات :- (۱) نهر لوئر چناب پر بمقام خانکی تعمیرات برائے ٹریننگ دریا؛ (۲) انهار اپر جهلم-لوئر باری دوآب و اپر چناب کی خاص مرمت اور اون کے کنارون کی مضبوطی-(۳) نهر سرهند پر پهاڑی نالون کے متعلقه تعمیرات اور (۴) انهار طغیانی ملحقه کی متعلقه تعمیرات-	۶۵۹۰۰۰
۵	بند و نهر نمل واقع ضلع میانوالی کی اصلاح	۱۷۶۰۰

تنبیه—ایسی برائے نام مکرر تقسیم جو مدات کی جماعت بندی میں تبدیلی کے باعث یا معمولی مطالبات کے اصل خرچ کے تخمینه مین کمی و بیشی کے باعث عمل مین آئی هے اس نقشه مین درج نهین کیگئی-

۱۸۱ سی ایس—۷۱۰—۲۱—۴—۱۹۱۶—ایس جی پی پی لاهور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ھوا

نمبر ۱۶] لاھور — ۲۱-اپریل (مطابق ۲۸-اپریل) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

کار روائي کونسل جناب نواب لفتنٹ گورنر بہادر پنجاب منعقدہ بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائي کونسل جناب نواب لفتنٹ گورنر بہادر پنجاب منعقدہ زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ھند سنہ ۱۹۱۵ع بغرض وضع آئین و قوانین-

کونسل ایوان کونسل واقع گورنمنٹ ھاؤس لاھور مین بتاریخ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع-بروز سہ شنبہ بوقت ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ صبح منعقد ھوئي-

حاضرین

جناب نواب سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر کے-سي-ایس-آئي؛ و آئي-سي-ایس-لفٹنٹ گورنر—میر مجلس-

۲۱۲ پي-جي-جي-

آنریبل سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ سردار بہادر۔
آنریبل مسٹر جان کارنوالس گاڈلے سي-ایس-آئي-
آنریبل خان ذوالفقار علي خان سي-ایس-آئي-
آنریبل مسٹر کلاڈ الیگزینڈر بیرن سي-آئي-اي و آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر الیگزنڈر ھنڈرسن ڈایک سي-وي-او و آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر اوسولڈ فارکوھر لمسڈن آئي-سي-ایس-
آنریبل نواب سر بہرام خان کے-سي-آئي-اي-
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ-
آنریبل رائے بہادر بخشي سوھن لعل-
آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ-
آنریبل رائے بہادر رامسرنداس-
آنریبل مسٹر طامسن رابرٹ جان واڈ سي-آئي-اي و ایم-وي-او و ایم-آئي-سي-اي-
آنریبل رائے بہادر ھري چند-
آنریبل مسٹر جیمس کري-
آنریبل لالہ کاشي رام-
آنریبل رائے زادہ بھگت رام-
آنریبل مسٹر پیٹرک جیمز فیگن آئي-سي-ایس-
آنریبل نواب ابراھیم علي خان رئیس کنج پورہ-
آنریبل مسٹر ایڈون وڈال پارکر-
آنریبل مسٹر ھنري ڈنیلڈ کریک آئي-سي-ایس-
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان شمس آباد-
آنریبل کرنل ھیرلڈ ھنڈلے ایم-ڈي و آئي-ایم-ایس-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیئم گریسي آئي-سي-ایس-

ریزولیوشن دربارہ ٹھیکري پہرہ

آنریبل لالہ کاشي رام:—یوئر آنر-جو ریزولیوشن مین پیش کرنا چاھتا ھون حسب ذیل ھے:—

" کہ یہہ کونسل سفارش کرتي ھے کہ خرچ زیر مد " ۲۰-پولیس "- مد ماتحت انتظامي جمعیت ضلع مین ایک لاکھہ روپیہ یا اسقدر معقول رقم کي جو گورنمنٹ تعین کرے- تخفیف کي جائے-اور کہ اس رقم کو چیدہ علاقون مین ٹھیکري پہرہ کے استعمال کے لئے اسلحہ آتشین تقسیم کرنے اور ڈکیتیون کے انسداد کے متعلق افسران ضلع اور پولیس کے ساتھہ ملکر کارروائي کرنے پر صرف کیا جائے-

" آنریبل ممبران کو یاد ھوگا کہ آنریبل بخشي سوھن لعل نے اسي مضمون پر جو سوال کل کیا تھا گورنمنٹ اوسکا جواب دے چکي ھے-لیکن مین اُمید کرتا ھون کہ آنریبل ممبران نے کل کے سوال اور اوس روزلیوشن کے مابین جو مین اب پیش ونے لگا ھون فرق دیکھہ لیا ھوگا اس روزلیوشن مین میري استدعا یہہ ھے کہ اون فوائد کو تسلیم کرلیا جائے جو دیہات کے لوگون کے ٹھیکري پہرہ کا طریق اختیار کرکے امداد کرنے سے ھونگے-مین یہہ کام گورنمنٹ اور افسران ضلع پر چھوڑتا ھون کہ وہ ایسے مواضعات منتخب کرلین جن مین یہہ تجربہ بآساني ھوسکتا ھو-مین کل تفصیلات کا فیصلہ افسران ضلع اور افسران گورنمنٹ اور پولیس پر چھوڑتا ھون-مین یہہ نہین چاھتا کہ اس طریق کو فوراً پوري طرح جاري کردیا جائے-اور نہ مین یہہ درخواست کرتا ھون کہ اوسکو پنجاب کے کل مواضعات مین جاري کیا جائے-ان الفاظ کے بعد مین اب اس روزلیوشن کي تائید مین چند خیالات پیش کرتا ھون-

" اس ریزولیوشن کا خیال مجھے آنریبل ممبر مال کے اون الفاظ سے ہوا تہا جو اونہوں نے اپنی مطبوعه یاد داشت کے فقرہ ۵ مین خرچ کے اضافه کے متعلق درج کئے تھے-جناب والا مین ایک لمحه کے لئے اس مضمون کے متعلق چند الفاظ کہنا چاھتا ہون اور اوس جدید انتظام کے بارہ مین-مین صدق دل سے اعتراف کرتا ہون-جس کے مطابق روئداد مالی اور تشریحی یاد داشت کی طبع دوم غیر سرکاری ممبران کے پاس متداول کی جاتی ہے-اس ضروری اصلاح کے لئے هم گورنمنٹ اور اگر مجھے اجازت هو تو کہونگا که مسٹر مانٹ کے مشکور هین جو اب ایک وسیع تر کام پر تعینات ہوگئے ہین-

" یوئر آنر---مین کہه رہا تہا که اس ریزو لیوشن کا خیال مجھے آنریبل ممبر مال کے اون الفاظ سے آیا تھا جو اونہوں نے اپنی مطبوعه یاد داشت کے فقرہ ۵ مین خرچ کے اضافه کے متعلق درج کئے تھے-زائد پولیس کی بھرتی اور خاص عدالتون کے تقرر کے متعلق بھاری زائد اخرجات برداشت کرنے کا ذکر کرکے آنریبل ممبر مال نے بظاهر ان اخراجات اور دیگر اسی قسم کے اخراجات کا صوبه کو ذمه وار ٹہرایا ہے-مین هو گو اس الزام کو تسلیم نہین کرتا لیکن اس الزام کی تردید کرنے کا یہه موقع نہین-لیکن مجھے اس بات سے اتفاق ہے که اقتصادی نقطه خیال سے یہه خرچ زیادہ تر یا کلاً غیر نفع بخش ہے اور اس مین تخفیف کرنی چاهئے-مجھے یقین ہے که یہه کہنے مین که مد پولیس کے خرچ کے بڑھنے کا همین اوسی قدر افسوس ہے جسقدر که گورنمنٹ کو مین اپنے همعصر کونسل غیر سرکاری ممبران کونسل هذا کی رائے کا اظہار کرتا هون-آنریبل ممبر مال کہتے هین که " اس صوبه کو یاد رکھنا چاهئے که هر ایسے خرچ سے لازمی طور پر اوس روپیه مین کمی هوتی ہے جو دیگر اغراض کے لئے قابل استفادہ ہے اور که اوس سے اس طرح لوگون کی ترقی مین روکاوٹ هوتی ہے-بد اعمالی کا مالی اثر عموماً نظر انداز کر دیا جایا کرتا ہے اور اسلئے اس معامله کے اس پہلو کو اس طرح بتاکید ظاهر کرنے مین شائد کوئی هرج نہوگا "-یہه هین ممبر مال کے الفاظ مین اس موقع پر اس بارہ مین کچھه نہین کہنا چاهتا که آیا اس معامله کی نسبت یہه خیال درست ہے یا غلط-الفاظ مذکور کا ذکر کرنے سے میرا یہه ظاهر کرنیکا مدعا ہے که اس قسم کے زائد اخراجات سے بچنے کے بہت سے طریقے هین-اور اون مین سے ایک یہه ہے که لوگون کو اپنے اعتبار مین لیکر اون سے پیش از پیش مقدار مین اور پہلے کی نسبت زیادہ با قاعدہ طریق مین امداد طلب کی جائے-مجھے کوئی شک نہین که پولیس پر یہه زائد رقم صرف کرنے کی تجویز کرنے مین گورنمنٹ کو صدق دل سے اعتماد ہے که اس سے محکمه هذا کا انتظام پہلے سے زیادہ عمدہ اور کامیاب هو جائیگا-لیکن اس سے یہه سوال پیدا هوتا ہے که اس صوبه مین محکمه پولیس کے اخراجات کی بیشی کسطرح هوئی ہے-

سنه ۱۸۵۲ع مین پنجاب مین پولیس کی جمعیت قریباً ۱۵۰۰۰ افسران اور سپاهیان پر مشتمل تھی اور اوس کا خرچ ۲۰ لاکھه سے قدرے کم تہا-اس جمعیت سے وہ سرکاری الفاظ کے مطابق " سرحد سندہ سے دامن کوهستان همالہ تک اور دریائے ستلج کے کنار ون سے لیکر دریائے اٹک کے کنارون تک کے علاقه مین امن قائم رکھه سکتے تھے اور یہه اوس حالت مین جب که پچاس هزار آدمیون کا ایک ٹڈی دل لشکر جس مین سابقه گورنمنٹ کے بے شمار متعلقین اور ملازمین اور سو سائیٹی کے ادنے طبقه کے آدمی شامل تھے-بے روز گار ملک مین ادهر اودهر پہر رہا تہا-اور جبکه آبادی کا نہایت با رسوخ حصه ابهی تک اپنے ماتحتون کے خلاف عداوت و انتقام کے جذبه سے متاثر تہا-اور تبدیل شدہ حالات سے متنفر تہا "-یہه اقتباس ایک بلیوبک سے لیا گیا ہے-بلا شبه ان الفاظ کے لکھے جانے کے بعد سے اخلاقی اصلاح کی طرف سے غفلت نہین هوئی-تعلیم بسرعت بڑهی ہے اور ملک مین بہت سی مذهبی انجمنین اور سبھائین قائم هو گئی هین-اوس وقت کے مقابله مین جب که متذکرہ الفاظ لکھے گئے تھے-لوگون نے قانون اور امن کی عزت کرنا بہت زیادہ سیکھه لیا ہے-باوجود ان باتون کے امر واقع یہه ہے که ایک خاص قسم کے سنگین جرائم بالخصوص ڈکیتیون کی وارداتین بڑہ گئی هین اور لوگون کے لئے خاصکر هندوون کے لئے جنکی آبادی پنجاب کے مغربی اضلاع مین کم ہے-سال بسال زیادہ بے چینی کا موجب بن رهی ہے-موسم سرما مین ڈکیتیوں کی وارداتین پلیگ کی نسبت بہی زیادہ باقاعدگی کے ساتھه هر سال ظهور پذیر هونے لگ گئی هین-اور لوگ اپنے بدمعاشون کی بہی خود نگرانی کرنے کے نا قابل هو گئے هین-جب مقامی بدمعاش خد اپنے سر کردہ اشخاص کے بس سے باهر هوکر جیسا که اکثر دیکھنے مین آیا ہے سرحد پار کے لٹیرون کے ساتھه مل جاتے هین تو حالات لوگون اور پولیس هردو کے لئے نہائت تشویش کا موجب بن جاتے هین-

مین خیال کرتا هون که زیاده تر یهي وجه هے که تنخواه دار پولیس همیشه انسدادی تجاویز عمل مین نهین لاسکتی-مین اس بات سے انکار نهین کرتا که بعض مقدمات مین اون کو بڑي کامیابي هوئي هے او ر نه مین اس بات کو نظر انداز کرتا هون که بعض مقدمات مین اون کي سراغ رساني کي کوششین بهت کامیاب هوئي هین-لیکن امر واقع یهه هے که اکثر حالات مین پولیس کے آدمي اوس وقت موقع پر پهونچتے هین-جبکه دیهاتي لوگ بیچارے لٹ چکتے هین-او ر ڈاکو فرار هوچکتے هین-اس سے جو نتیجه جائز طو ر پر نکلتا هے وه یهه هے که پولیس کو لوگون کے ساتهه مس نهین اور اونکو دیهاتي بدمعاشون کي سازشون او ر منصوبون کا علم نهین هوتا-دیهات کے باشندون هي سے یهه توقع هو سکتي هے که اونکو اپنے مواضات کے بدمعاشون کي حرکات کا علم هو-او ر اگر اپني حفاظت کرنے مین اونکي امداد کي جائے تو وه باهمي اتفاق کر کے او ر مستعد رهکر بدمعاشوں او ر سرحد پار کے لٹیرون کے منصوبون کا انسداد کر لینگے-یهه امر که ضلع کي پولیس یهه کام بخوبي انجام نهین دے سکتي اون متواتر ناکامیابیون سے ظاهر هے جو اونهین گذشته سالون مین هوئي هین-

جیسا که مین پیشتر عرض کر چکا هون اس صوبه کي پولیس کي تعداد ایسے وقت پر بهي جبکه گورنمنٹ او ر لوگون دونون کو بڑي تشویش کا سامنا تها-صرف پندره هزار تهي او ر اوسکا خرچ بیس لاکهه سالانه سے زاید نه تها پولیس کي موجوده تعداد اکیس هزار سے قدرے کم هے او ر اوسکا خرچ سنه ۱۸۵۲ع کي پولیس کے خرچ سے سه چند سے بهي زیاده هے-مین نهایت ادب سے کهتا هون که عوام الناس یهه سوال کرنیکے مستحق هین که آیا آجکل کي پولیس پهلے سے سه چند زیاده اچهي هے اسکا خواه کچهه هي جواب هو اس مین کوئي شبه نهین که اس زاید خرچ کے باوجود پولیس اس قابل نهین هوسکي که وه موسم سرما کي ڈکیتیون کي سالانه لهر کو روک سکتے-سنه ۱۹۱۰ع مین قلمبند شده ڈکیتیون کي تعداد بجز اون وار داتون کے جن مین قتل کا ارتکاب بهي هوا صرف ۴۸ تهي-سنه ۱۹۱۱ع مین یهه تعداد ایک سو تک جا پهونچي (اس مین صوبه دهلي کي وارداتین بهي شامل تهین) سنه ۱۹۱۲ع مین قلمبند شده اصل واردات هائے ڈکیتي کي تعداد باستثنی صوبه دهلي ۱۱۵ هوگئي-اس کے بعد کےدو سالون مین خفیف کمي هوئي-لیکن اونکي تعداد اب بهي ۱۰۹ هے-یعنے سنه ۱۹۱۰ع کي تعداد سے قریباً سه چند-اُمید هے که یور آنر مجهے اجازت دینگے که مین اسباره مین یهه بهي عرض کردون که سنه ۱۹۱۰ع مین جبکه ڈکیتیون کي تعداد صرف ۴۸ تهي - پولیس کا خرچ ۵۳½ لاکهه تها-سنه ۱۵-۱۹۱۴ع مین یهه خرچ ۶۲½ لاکهه تک بڑه گیا-یعنے اوس مین قریباً ۱۹ فیصدي کا اضافه هوگیا-لیکن ڈکیتیون کی تعداد مین ۱۹ فیصدي کی کمی نهین هوئی-جناب والا اس زاید خرچ سے جو اصلاح عمل مین آئی هے اوس سے ٹکس ادا کننده کو اپنے روپیه کا پورا معاوضه نهین ملا-اگر یهه درست هے تو کیسے یقین هو سکتا هے که ۳½ لاکهه کی مزید ایزادي سے جسکے لئے آئنده سال کے بجٹ مین انتظام کیا گیا هے کوئی بهتري هوجائیگی-میرے خیال مین اس بات کا کوئي یقین نهین او ر وجوهات کي بنا جو ظاهر هین مین دلیري سے کهه سکتا هون که روپیه خود نه اصلاح مطلوبه کو مکمل کرسکتا هے او ر نه کریگا-

* یو ر آنر—جو امن هم کو سنه ۱۸۵۲ع مین حاصل تها جب که پولیس کا خرچ موجوده خرچ کا ایک تهائي تها اوس سے بلا شبه مجهے ثابت هوتا هے که روپیه اصلاح مطلوبه کو نه هي پایه تکمیل تک پهونچا سکتا هے او ر نه هي پهنچائیگا-آ ج کل کي انسدادي کار روائیون کے متعلق پولیس کي سکیم مین اگر کوئي کمي هے تو صرف انساني عنصر کي-مین ادب کے ساتهه عرض کرتا هون که یهه عنصر سنه ۱۸۵۲ع مین موجود تها-لیکن آ ج موجود نهین هے او ر اوس سال کے او ر آ ج کے حالات مین صرف یهي فرق هے-یو ر آنر جسوقت اس صوبه مین ابتداً انگریزي حکومت قائم هوئي تهي اوس وقت بهي یهان خود اختیاري گاؤن موجود تهے-دیهاتي لوگون مین قومي ذمه واري کا احساس موجود تها جس کي وجه سے وه اپنے گاؤن مین پولیس کے کام کے لئے ایک مفید او ر قوي طاقت تهے-عزت کا احساس خوددلیري ذاتی حفاظت او ر اپنے رشته دارون کي حفاظت کے خیالات اون کو اس بات کي ترغیب دیتي تهي که فائده عام کے لئے اپني ذات کو خطره مین ڈال دے اوسکي وجه سے اونکو اپني بهادري دکهلانے کے کئي موقع ملتے تهے او ر وه ضرورت پڑنے پر گاؤن کے سرگروه شخص کے حکم کي تعمیل کرتے تهے-مین ادب سے عرض کرتا هون که اس انساني عنصر نے گاؤن کو ایک قسم کي قومي حفاظت مهیا کر دي تهي او ر گاؤن کے لوگ گاؤن کے لئے پولیس کا کام دیتے تهے جسکا نتیجه یهه هوتا تها که ایسي ڈکیتیان جنکا آجکل کهلے طو ر پر ارتکاب هوتا هے ناممکن هوگئي تهین-یو ر آنر ڈاکه حسن شاه کے حالات جو ۷ ماه حال کي اخبار ٹریبون مین شایع هوئے تهے-میرے دماغ مین اوسوقت تازه تهے جب که مین نے آنریبل ممبر مال کے اون الفاظ کو پڑها جنهون نے

میرے دل مین اس رزولیوشن کا خیال پیدا کردیا جسکے پیش کرنیکی مین اب تجویز کر رها هون-اون حالات سے جنکي تفصیل خون کو منجمد کردیتي هے ظاهر هوتا هے که اگر ایک ایسے گاؤن مین جو زبردست برٹش گورنمنٹ اور اوسکي طاقتور پولیس کي حفاظت مین هے اس قسم کا جرم ان دنون مین ممکن هوسکتا هے-تو میري رائے مین اسکي وجه یهه هے که انسدادي کارروائیون کے متعلق پولیس کي سکیم مین انساني عنصر موجود نهین هے اور جو حالات تریبون مین دئے گئے هین اور جو میرے خیال مین زیادہ صحیح هین اون سے میرے بیان کي تائید هوتي هے-اون حالات سے ظاهر هوتا هے که نه تو دیهاتي لوگ اور نه پولیس اون بد قسمتون کي حفاظت کرسکي جو ڈاکون کا شکار هوئے یه بیان کیا جاتا هے که اس ڈاکه مین دو آدمي مارے گئے تین آدمي سخت زخمي هوئے اور اب وه سوکلري اسپتال مین خطرناک حالت مین پڑے هین کئي عورتین زخمي کیگئین اور کئي عورتون کے ساتهه بُرا سلوک کیا گیا-مگر بهي نه گاؤن والے هي اور نه پولیس هي جسکي بابت بیان کیا جاتا هے که وه اوسوقت گاؤن سے قریباً نصف میل کے فاصله پر موجود تهي اس جرم کے ارتکاب کو روک سکے-یور آنر ایسا جرم آئنده کے لئے ناممکن بنا دینا چاهئے-

" مین پولیس کي انسدادي کارروائیون کي سکیم مین انساني عنصر کي عدم موجودگي کا ذکر کر رها تها اور مین کهونگا که اس عدم موجودگي نے پولیس کو کم و بیش ایک ایسي مشین بنا دیا هے جو انساني قوا کو کام مین لانے کے قابل نهین هے یور آنر مین معذور هونگا اگر مین یهه کهون که پولیس جیسي که وه اب منضبط هے (یعني جو قدیم خود اختیاري دیهاتي جماعتون کي پولیس کي امداد سے محروم هے اور جسکا ایک طریق سے اون جماعتون کے ساتهه کوئي تعلق نهین) ان ڈکیتیون کے روکنے مین ناکامیاب هوئي هے اور افسوسناک طور پر ناکامیاب هوئي هے جب یه پولیس ناکامیاب هوئي هے تو کیا همارا یهه درخواست کرنا جائز نهین هے که دیهاتي لوگون کو اونکي پهلي قومي ذمه واریان پهر تفویض کرني چاهئین ان ذمه واریون کو وه گذشته زمانه مین بخوبي سرانجام دیتے رهے هین اور یهه باور کرنے کي هر ایک وجه معلوم هوتي هے که ان ذمه واریون کو وه آئنده بهتر طور پر سرانجام دینگے جبکه همارے افسران ضلع اونکي مدد پر هونگے اور اونکو صلاح مشوره دیتے رهینگے دیهاتي پولیس کا طریق اتنا پرانا هے جتنا که ملک خود کهن ساله هے اس بات کا پولیس کمیشن نے اپني رپورٹ مین خاص طور پر ذکر کیا هے گورنمنٹ هند نے خاص طور پر پولیس کمیشن کي سفارش کو منظور فرمایا هے جسکي رائے هے که دیهاتي ایجنسي کو پولیس کے کام کے لئے ترقي دینا اور منضبط کرنا نهایت ضروري هے لیکن یه نصب العین جسکي سفارش کیگئي هے دیهاتي پولیس کو ضلع کي پولیس کے ماتحت کرنے پر مشتمل نهین-بلکه یه ایک ایسا نصب العین هے جسکي رو سے دیهاتي پولیس کے بهي وهي فرائض هونگے جو ضلع کي پولیس کے هین لیکن وه گاؤن کے سرکرده اشخاص کے ماتحت هوگي اور هیڈ مین (سرکرده اشخاص) کي نگراني وغیره کا کام ڈپٹي کمشنر اور اونکے ماتحت دیگر افسران ضلع کے هاتهه مین هوگا-یور آنر-اس رزولیوشن کے پیش کرنے سے میرا مدعا یهه هے که لوگون کو ایسا بنایا جائے که وه اپنے آپ پر بهروسه کر سکین اور اپني اُس قومي ذمه واري کو سمجهین نه صرف اسلئے که وه گاؤن کي حفاظت کر سکین بلکه اسلئے بهي که وه پولیس ضلع کو موثر امداد دیسکین-یه دوهرا مدعا اس طرح حاصل هو سکتا هے که دیهات کے لوگون کو ٹهیکري پهره کا کام سکهایا جائے اور ساتهه هي اونکو آتشي هتهیارون کو خوش اسلوبي سے استعمال کرنا بهي سکهایا جائے جس کا سکهایا جانا ڈاکوؤن کے مسلح گروه کا مقابله کرنے کے لئے ضروري هے-هتهیارون کے بغیر وه مسلح گروهون کا مقابله نهین کر سکتے لیکن اگر انکے پاس هتهیار هون اور ساتهه هي وه اتحاد سے کام لین تو وه ڈاکوؤن کے هر ایک گروه کا مقابله کر سکتے هین-

" مین یهان یهه کهنا چاهتا هون که اگر ایسا طریق دیهات مین رائج هوتا تو مجهے یقین هے که اگر کوئي پولیس افسر اسقدر فاصله پر هوتا که وه اون بندوقون کي اواز سن سکتے جو که گذشته فروري کي ٢٦ تاریخ کو حسن شاه مین چلتي رهین اور اگر وه پولیس افسر جانتا که گاؤن مین امداد مل سکیگي تو وه اغلباً وقت پر وهان پهنچ جاتا-بعض دفعه یه بیان کیا جاتا هے (اور وه بهت حد تک سچا هے) که پولیس اکثر خیال کیا کرتي هے که اونکي جمعیت شاید اسقدر کافي نهو جس قدر که ایک ایسے گروه کے بر خلاف درکار هو جو گاؤن مین لوٹ کهسوٹ مچا رها هو یا لوگون کا خون کر رها هو اور اغلباً یه هي خیال بعض اوقات ایک بڑے دلیر اور قابل پولیس افسر کو ایسي حالت مین موقع پر پهونچنے سے روکتا هے جبکه وه دیکهتا هے که اُسکو ضرور ناکامیابي هوگي-میرا منشا کسي پولیس افسر کي

شخصیت پر یا کل پولیس کي جماعت پر کوئي دھبہ لگانے کا نہین ہے-برخلاف اسکے مین اوس تعریف مین شامل ہونے کے لئے بھی تیار ہون جو پولیس کي کارگذاریون کي اور اوسکي اعلے خدمات کي کیگئي ہے-لیکن جہان کہین پولیس کو ناکامیابي ہوتي ہے اور اوس مین اوسکا کوئي قصور نہین ہوتا تو مین یہہ کہونگا کہ یہ گورنمنت کا فرض ہے کہ اون نقائص کو جن کی وجہ سے پولیس کو ناکامیابي ہوتي ہو معلوم کرکے اونکا تدارک کرے-

"انتظام پولیس کي گذشتہ رپورٹ پر رزولیوشن منجانب گورنمنت مین طریق ٹھیکري پہرہ کو جس استحسان کي نگاہ سے دیکھا ہے اوس سے اس رزولیوشن کے پیش کرنے مین میري حوصلہ افزائي ہوئي ہے-رزولیوشن متذکرہ مین ذیل کے الفاظ درج ہین-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس کامیابي کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ہین جو چوکیداري کے طریق ٹھیکري پہرہ اور ناکہ بندي کو صوبہ کے بعض اضلاع مین حاصل ہوئي ہے-یہ طریقہ اسوقت اختیاري قسم کا ہے اور اسکي کامیابی کا انحصار اوس مقامي امداد پر ہے جو اون دیہات کي طرف سے دي جاتي ہے جنمین یہہ طریق رائج کیا گیا ہے-جناب ممدوح کو یقین ہے کہ وہ وقت اگیا ہے جب کہ اس طریق کو زیادہ یقیني قانوني بنیادون پر قائم کرنا چاہے اور اگر یہہ سوال علیحدہ پیش کیا جائے تو وہ اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہین-مجھے یقین ہے کہ لوگ اس بات کي بڑي قدر کرتے ہین کہ گورنمنت نے ایسے معاملات مین لوگون کي امداد کو ان الفاظ مین خوش آمدید کہا ہے لیکن میري رائے مین لوگونکي امداد ہمیشہ خود اختیاري ہوني چاہئے اور اوسپر قانوني قیود عاید نہین کرنے چاہئین-لوگ اپنے گاؤن کے باشندون کي اور اپني گورنمنت کی خود بخود مدد کرنا ہمیشہ باعث عزت خیال کرینگے لیکن جب ایک دفعہ قانونی قیود اونپر عاید ہو گئین تو قومي عزت کا دلکش احساس کافور ہو جائیگا-مین یہہ مشورہ دونگا کہ جو تجویز میرے رزولیوشن مین درج ہے اوسکي چند سال کے لئے اختیاري طریق پر چیدہ رقبون مین تجربتاً ازمایش کي جائے-

"صاحب ڈپٹي کمشنر کو چاہئے کہ گاؤن کے سر کردہ اشخاص کے پاس جا کر اونکو کہین کہ وہ اپنے خیال کے مطابق بہترین طریق سے اپنے گاؤن مین ڈاکے روکنے کا انتظام کرین اور اونسے یہہ بھي دریافت کرین کہ اونکو کس قسم کی سرکاري امداد کي ضرورت ہے اور جو مدد وہ مانگین اونکو دین-اور ساتھہ ھي ایسي قیود کے ساتھہ جو صاحب ڈپٹي کمشنر مناسب خیال کرین آتشین ہتھیارون کي کافي تعداد بھي مہیا کرین جیسا کہ تفصیلات کا فیصلہ گاؤن کے سرکردہ اشخاص بمشورہ دیگر بزرگان دیہ خود کرین یہہ کام ان سب کو ملکر کرنا چاہے اور اگر ان کا کام اس عرصہ کے دوران مین جو تجوبہ کے لئے مقرر کیا گیا ہو حکام کے حسب اطمینان انجام دین تو یہہ کارگذاري کل آبادي دیہہ کے لئے موجب عزت ہوگی-یور آنر پیشتر اسکے کہ مین اپنی جگہ پر بیٹھون مین چند ایک الفاظ اون ریمارکون کے بارہ مین کہنا چاھتا ہون جو اوس آنریبل ممبر کي زبان سے نکلے تھے جنھون نے اس رزولیوشن مین زیر بحث مضمون کے ایک حصہ کي کل تشریح کی تھي-یعني اونھون نے بیان کیا تھا کہ مجوزہ ایزادي کس طریق مین صرف کیجائیگي-اگر مین آنریبل ممبر کا مطلب ٹھیک طور پر سمجھا ہوں تو میرے خیال مین اونھون نے کہا تھا کہ اس ایزادي کی جمیعت پولیس یعني افسرون اور سپاھیون کي تنخواھین بڑھانے کیلئے ضرورت ہے اور کہ انکي تنخواھین بڑھانا مناسب معلوم ہوتا ہے-

آنریبل مسٹر کریک :—" مین نے کہا تھا سپاھي اور ادنے ملازمین "-

آنریبل لالہ کاشي رام :—"اس تصحیح کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون-

" یور آنر مین بڑے ادب سے التماس کرتا ہون کہ ایسي ایزادي کرنے کا یہہ وقت نہین ہے-یور آنر غالباً جانتے ہین کہ گاؤن مین قانون شکني اور ڈکیتیون کا کیا اثر ہوتا اگر آپ کا مضبوط بازو وہان تک پہنچکر ملک کو ان جرائم کے نتائج سے محفوظ نہ کرتا-اگر لوگون کو اپنے گاؤن مین پولیس کا کام سر انجام دینے کے متعلق سالف گورنمنٹ کے وہ اختیارات حاصل ہوتے-جو گذشتہ زمانہ مین حاصل تھے اور اگر کوئي ایسے اسباب موجود نہ ہوتے جنکي وجہ سے حقیقت مین دیہاتي قومون کے مابین کشیدگي پیدا ہوگئي ہے تو مجھے یقین ہے کہ جرائم کي ایک بڑي

تعداد کا ارتکاب نه هوتا اور ملک کے لئے وہ خطرہ نه هوتا جوکه پیدا هوگیا تها-مین بڑے ادب سے ملتمس هون وہ سپاهیون وغیرہ کی مجوزہ ایزادي ایک یا دو یا تین سال کے لئے ملتوي کي جائے اور میري عرض هے که اس عرصه کے دوران مین دیہاتي قومون کي امداد حاصل کرنے کا تجربه کیا جائے اور جو رقم سپاهیون کي تنخواهون مین اضافه کرنے پر صرف کرني هے اوسکو امداد مذکور کے حاصل کرنے کے کام پر مفید ترین طریق مین خرچ کیا جائے اور اوسکو آتشین هتهیار مهیا کرکے موثر بنایا جائے-ان الفاظ کے ساتهه مین اس رزولیوشن کو یور آنر اور کونسل هذا کے التفاتانه غور کے لئے پیش کرتا هون"-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوهن لعل :—" یور آنر—اس ریزولیوشن کي تائید کرتے هوئے مجهے یهه کہنے کي اجازت دي جائے که ٹهیکري پهرہ کے طریق کي میري واقفیت کے بموجب صوبه کے بعض دیہات مین خاصکر ضلع جالندهر کي تحصیل نواشهر مین کامیابي کے ساتهه آزمائش کي گئي هے-یهه طریق دیہات مین رات کے وقت پهرہ کے لئے چوکیدارہ کے موجودہ طریق کي نسبت زیادہ تسلي بخش ثابت هوگا کیونکه چوکیدارون کو بہت سے فرائض انجام دینے پڑتے هین اور وہ گاؤن کي چوکیداري اور حفاظت کے لئے بہت تهوڑا وقت نکال سکتے هین-لیکن چونکه دیہات کي چوکیداري اور حفاظت اور جرائم کي سراغرساني انتظام پولیس کا ایک حصه هے اور چونکه جو خرچ ٹهیکري پهرہ کے طریق کو رائج کرنے پر آتا هے وہ مد ۲۰-پولیس مین سے هوتا هے اسلئے کسي رقم کے مد ۲۰ سے کسي دیگر مد مین منتقل کرنے کي ضرورت نہین اگرچه مین اس رائے کے حق مین هون که طریق ٹهیکري پهرہ کي تمام دیہات مین توسیع کي جائے اور مین اوس رزولیوشن کي اس حد تک تائید کرتا هون لیکن مین اس بات کے حق مین نہین هون که پولیس کے خرچ کي رقم جو مد ۲۰ مین درج هے اسمین کسي خاص رقم کي تخفیف کي جائے"-!

آنریبل خان بہادر خواجه یوسف شاہ :—" یور آنر—مین اس رزولیوشن کي مخالفت کرتا هون—میرے دوست آنریبل ممبر نے صرف تصویر کا تاریک پہلو دکہانے کي کوشش کي هے-لیکن مین افسوس کرتا هون که وہ تصویر کا روشن پہلو دکہلانے سے قاصر رهے هین هم سب جانتے هین که ضلع کي اگزکٹو پولیس نے کیسي مفید خدمات سر انجام دي هین "-

آنریبل لاله کاشي رام :—" یور آنر—مین یهه دریافت کرنا چاهتا هون که آیا مین نے پولیس کي کار گذاري کے خلاف کوئي بات کہي هے "-

هز آنر پریزیڈنٹ :—" آنریبل ممبر تصویر کا دوسرا پہلو دکہا رهے هین "-

آنریبل خان بہادر خواجه یوسف شاہ :—" یور آنر—گذشته سال کے دوران مین جب واپس آمدہ تارک الوطنون کے کمینے اور شورِ انگریز منصوبون نے پنجاب مین ابتري پهیلادي تهي اسوقت ضلع کي اگزکٹو پولیس نے اپني هستي اور خدمات کا کافي سے زیادہ ثبوت دیا جسکا نتیجه یهه هوا که خطرناک حالات کا في الفور اور موثر طور پر انتظام هو گیا جس کے لئے صوبه کے تمام امن پسند باشندگان شکر گذار هین-

" ملک کي موجودہ ضروریات کو مد نظر رکہتے هوئے یهه نہایت هي نامناسب معلوم هوگا که پولیس کي تعداد کو گہٹا کر اوسکي خدمت کرنیکي طاقت کو کم کردیا جائے-اگر ایسا کیا گیا تو میرے خیال مین صوبه کے انتظام کو سخت نقصان پہونچیگا-

" ٹهیکري پهرہ چوکیداري اور حفاظت کا ایک کلاً خود اختیاري طریقه هے اور اس مین شک نہین که حکام اسکي حوصله افزائي کرتے هین جس سے اونکا مدعا صرف لوگون کي اور اونکي جائداد کي حفاظت هے-یهه طریقه محض اپني مدد آپ کرنے کا ایک طریقه هے-

" اب تک اسلحه آتشین صوبه کے کسي ضلع کے کسي آدمي کو بهي ٹهیکري پهرہ کي اغراض کے لئے مفت نہین دئے گئے هین-امرتسر مین جہان ٹهیکري پهرہ کا مکمل طریق رائج هے اور جہان اس طریق سے نہایت عمدہ نتائج پیدا هوئے هین لوگون کو کوئي اسلحه آتشین مفت نہین دئے گئے-لیکن چند ایک خاص قسم کي بني هوئي

چھوٹی نالی کی چہرہ والی بندوقیں چیدہ شخصوں کو اپنی ذاتی حفاظت کے لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عطا کردہ لائیسنسوں کے ذریعہ مقررہ قیمت پر فروخت کی جارہی ہیں -

" اسلئے میں اس ریزولیشن کی مخالفت کرتا ہوں "-

آنریبل نواب سر بہرام خان — " یور آنر — میں اپنے آنریبل دوست لاله کاشی رام کے ساتھہ اون کی ٹھیکری پہرہ کے متعلق تجویز کے بارہ میں متفق ہوں - لیکن میں ان کے ساتھہ اس تجویز میں متفق نہیں ہوں که اسلحه آتشیں تقسیم کئے جائیں - کیونکه زمیندار ٹھیکری پہرہ کے لئے بڑی بڑی آدمی مقرر کرتے ہیں اور یہه لوگ ایسے نہیں ہوتے که اون پر کوئی اعتبار کیا جاسکے - مجھے اس کا ذاتی تجربه ہے - میں اس بات میں بھی اون سے متفق نہیں ہوں که تخمینه زیر مد پولیس میں تخفیف کر کے ٹھیکری پہرہ کا خرچ پورا کیا جائے کیونکه (میرے خیال میں) پولیس کا انتظام بہت تسلی بخش ہے "-

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ — " یور آنر - میں خیال کرتا ہوں که مجھے بھی اس ریزولیوشن کی مخالفت کرنی چاہئے - اسلئے نہیں که میں قانون شکنی کی ترقی کو روکنے کے حق میں نہیں ہوں بلکه اسلئے که میرے خیال میں اس ریزولیوشن کو عمل میں لانا تقریباً ناممکن ہے - اول مد پولیس میں سے ایک لاکھه روپیه بچانا قریباً ناممکن اور اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا - گورنمنٹ نے اپنی سکیم ضرور تیار کرلی ہوگی اور اسلئے اس سکیم کو روکنا پڑیگا یا اوس میں کمی بیشی کرنی پڑیگی اور اوس کا نتیجه یہه ہوگا که انتظام پولیس کی خوبی میں فرق آجائیگا - مجھے اس میں کوئی شک نہیں که یہه تمام ایزادی اون سنگین جرائم کے روکنے کے لئے کی جارہی ہے جو جان اور مال کے برخلاف ظہور میں آرہے ہیں - اسلئے اگر ریزولیوشن منظور کر لیا جائے تو ایک طرح پر اس ریزولیوشن کے پیش کرنے والے کا مدعا پورا نہیں ہوگا - دوسرے میں آنریبل نواب بہرام خان کے ساتھہ بالکل متفق ہوں که اون اشخاص کو اسلحه آتشیں دینا ممکن نہیں ہوگا جن کے سپرد اختیاری طور پر حفاظت کا کام کیا جاتا ہے - یہه معامله ایسا ہے که اس کی نسبت یور آنر کی گورنمنٹ سے زیادہ کسی شخص کو خیال اور تشویش نہیں ہو سکتی - ڈاکه کی ان وارداتوں کو روکنے کی ہر ایک کوشش اور ہر ایک تجویز عمل میں لائی گئی ہے اور مجھے یقین ہے که اگر ضرورت پڑی تو آئنده بھی ایسا ہی کیا جائیگا - اسلئے میں التماس کرتا ہوں که اس وقت اور اوس خاص وقت پر کونسل کا فرض یہه ہونا چاہئے که وہ گورنمنٹ کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہر ایک ممکن طریقه اختیار کرے - اسلئے جناب میں ملتمس ہوں که یہه ایک ایسا ریزولیوشن ہے جو ظاہرہ منظور نہیں ہو سکتا "-

آنریبل خان ذوالفقار علیخان — " یور آنر جو ریزولیوشن میرے آنریبل ہم جلیس لاله کاشی رام نے پیش کیا ہے اوس سے پولیس کی لوگوں کو ڈاکوؤں کی غارت گری سے بچانے میں پوری نہیں تو کچھه ناکامیابی تو ضرور ظاہر ہوتی ہے - جو دلایل اونہوں نے پیش کی ہیں اون میں سے ایک یہه ہے که چونکه گاؤں کے لوگ بد معاشوں کو پولیس کی نسبت زیادہ جانتے ہیں - اسلئے اُمید ہے که وہ اپنی حفاظت کے لئے پولیس کی نسبت زیادہ تجاویز اور عمدہ تجاویز عمل میں لائینگے - میرے خیال میں اونکی دلایل اونہیں کے خلاف ہیں - کیونکه اگر لوگ بدمعاشوں کی حرکات سے واقف ہیں تو اونکو پولیس کے ساتھه ملکر کام کرنا چاہئے اور پولیس کو ایسی اطلاع بہم پہنچانی چاہئے جو پولیس کو اس قابل بنادے که وہ اپنے فرائض زیادہ عمدہ طور پر ادا کرسکے - یور آنر اس ریزولیوشن کا پیش کرنے والا یہه کہنے میں بلا شبه راستی پر نہیں که گورنمنٹ نے بعض چیدہ دیہات یا رقبه جات میں اوگوں کو اپنی ذاتی حفاظت کے لئے اسلحه آتشیں بہم پہونچائے ہیں - میرا خیال ہے که صرف ایسے رقبه جات میں ہی اسطرح اسلحه لئے گئے ہیں جہاں ضروری اور خاص وجوہات موجود تہیں - خاصکر ایسے رقبه جات میں جہاں ممالک غیر سے واپس آمدہ تارک الوطنان کے بد امنی پہیلانیکا خوف تھا - جب یور آنر معاملات پر تیز دست اور مکمل قابو پاچکے ہیں تو کوئی مزید وجه معلوم نہیں ہوتی که اس طرز عمل کی سفارش کی جائے - یور آنر - پولیس جس نے اس صوبه میں نہایت ذیشان کام کیا ہے اور جس سے اوسنے اپنے کام میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے پوری تعریف کی مستحق ہے - پچھلے سال بجٹ کے موقع پر میںنے اپنی تقریر میں اسی پولیس کی تعریف میں کہا تھا که اوس میں خود ایثاری کا جذبه اور فرض کی سر انجام دہی کا مادہ یہاں تک موجود ہے

کہ اوسکي مثال ہندوستان کے دوسرے صوبون مین تلاش نہین ملتي-یور آنر ایسے حالات مین لوگون کو ہتھیار مہیا کرکے اور دو عملي پیدا کرکے پولیس کو مشکل مین پھنسانے کي بجائے جیسا کہ ممبر مال نے بجٹ مین تجویز کیا ہے پولیس کي تعداد اور تنخواہون مین اضافہ ہونا چاہئے-ان الفاظ کے ساتھہ مین اس ریزولیوشن کي مخالفت کرتا ہون "-

آنریبل سردار بہادر سندر سنگھ—" یور آنر مجھے ڈر ہے کہ مین اپنے آنریبل دوست کي جنہون نے یہہ ریزولیوشن پیش کیا ہے تائید نہین کرسکتا-ایک بات جس کا مجھے ابھي خیال آیا ہے یہہ ہے کہ آنریبل ممبر جنہون نے یہہ ریزولیوشن پیش کیا ہے اسلحہ آتشین کا استعمال پوري طرح نہین جانتے اون کو معلوم نہین ہے کہ اسوقت پنجاب کے زیادہ تر لوگ آتشین اسلحہ کو بخوبي استعمال نہین کر سکتے-صرف فوجي جماعت ھي ایسي ہے جو آتشین ہتھیار چلانا جانتي ہے-اگر اپ گاؤن کے اون لوگون کو ہتھیار دے دینگے جو یہہ نہین جانتے کہ ہتھیارون کو کس طرح استعمال کرنا ہے تو میرے خیال مین اون بندوقون کا اون آدمیون کے پاس رکھنا بہی بہت مشکل ہو جائیگا-اون کو ڈاکو اٹھا کر لے جائینگے اور انہی بندوقون کو گاؤن کے باشندون کے برخلاف استعمال کرینگے-یہہ کہنا تو کچھہ معنے رکھسکتا تہا کہ دیہات کے اون ریزروسٹون کو کچھہ آتشین ہتھیار دئے جائین اور کچھہ آزادي بہی دیجائے جن سے توقع ہو سکتی ہے کہ وہ ہتھیارون کو استعمال کرنا جانتے ہین اور ساتھہ ہی حکام دیہہ سے درخواست کی جائے کہ اس معاملہ مین کچھہ امداد کرین-لیکن ایسے دیہاتی لوگون کو جو ہتھیار استعمال کرنا نہین جانتے اسلحہ آتشین دینے کے لئے پولیس کے خرچ کو کم کرنا گویا ڈاکوؤن کو اون سے ہتھیار لیجانے کا موقعہ دینا ہے-مین اس ریزولیوشن کی تائید کرکے خوش ہوتا اگر آنریبل ممبر نے یہہ استدعا کی ہوتي کہ گورنمنٹ چند ایک باشندگان دیہہ کو اسلحہ آتشین کے استعمال کی ابتدائی تعلیم دینے کا کچھہ بندوبست کرے تا کہ وہ بعد ازان اگر کبہی فوج مین کام کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو مفید ثابت ہون-لیکن ایسے شخصون کو بندوقین دینا جو اونکو چلانا نہین جانتے درست نہین ہے اور نہ ہی اچھی پالیسی ہے-اسلئے مجھے ڈر ہے کہ مین اس ریزولیوشن کی تائید نہین کر سکتا "-

آنریبل رائے بہادر ہریچند—" یور آنر—مین اپنے دوست آنریبل نواب ذوالفقار علي خان اور سردار سندر سنگھ کے ساتھہ بالکل متفق ہون کہ پولیس نے اچھي خدمات کي ہین—بے شک مین یہہ اپنے ذاتي تجربہ سے کہتا ہون - اب سوال یہہ ہے کہ آیا ٹہیکري پہرہ کیلئے اسلحہ دیئے جائین یا نہ-میرے خیال مین کوئی اعتراض نہین ہو سکتا اگر تجربہ کے طور پر اون مین سے چند ایک کو اسلحہ دیدیئے جائین تب ہم دیکھہ سکتے ہین کہ آیا یہہ طریق مناسب طور پر عمل مین لایا جاتا ہے یا نہین-یہان تک مین اس ریزولیوشن کي تائید مین ہون "-

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—" یور آنر—مین آپکی اجازت سے چند ایک الفاظ پر کہنا چاہتا ہون میرے دوست نے کہا تہا کہ ٹہیکري پہرہ کا طریق ضلع امرتسر مین تسلی بخش کام دے رہا ہے وہان بہی اسلحہ آتشین مفت نہین دیئے گئے ہین-وہان صرف چیدہ شخصون کے پاس صاحب مجسٹریٹ کے لائیسنس کے بموجب اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مشورہ سے اسلحہ آتشین فروخت کئے گئے ہین-میري ناقص رائے مین اسلحہ آتشین کا مفت دینا جہان تک کہ مین دیکھہ سکتا ہون دانائی کی پالیسی نہین ہے "-

آنریبل رائے زادہ بہگت رام—" یور آنر—مین آنریبل ممبران کے ساتھہ جنہون نے اس وقت تقریرین کی ہین متفق ہون اور جو کام پولیس نے گذشتہ سات سال کے عرصہ مین کیا ہے اسکے لئے تعریف کرنے کو تیار ہون لیکن یور آنر بہت سي ڈکیتیون کے حالات سے لوگونکی کی فرو ماندگي کي ایک قابل زار حالت ظاہر ہوتي ہے اور یہہ دیکھا گیا ہے کہ جہان کہین کوئی با قاعدہ انتظام تہا خواہ وہ کتنا ہي معمولي کیون نہ ہو وہین بڑي حد تک قانون شکني کا انسداد ہو گیا تہا اور ڈاکو اور بلوہ کرنے والے اپنے مکروہ کام کو کامیابي سے پایہ تکمیل تک پہونچانے مین نا کام رہے-

" ٹہیکري پہرہ کا طریق لوگون کے دل مین اعتبار پیدا کرتا ہے اور یہہ جرائم کو روکنے مین اور بہي زیادہ مفید ثابت ہو سکتا اگر عام لوگون کو یہہ معلوم ہو جائے کہ دیہاتی لوگ ہتھیارون سے مسلح ہین "-

۲۱۲ پی-جی-سی-

میرے آنریبل دوست کا یهه مطلب نهین هو سکتا که دیهاتي لوگون کو کثرت سے بندوقین اور ریوالور تقسیم کئے جائین۔

" ابتدا مین شاید ایک لاکهه کی یهه بڑي رقم درکار نه هوگي لیکن اس سلسله انتظام کی حوصله افزائي کرنیکے لئے اس کي ابتدا ضرور کردیني چاهئے۔

" آنریبل محرک رزولیوشن هذا صرف ایک تجویز کرتے هین اور اوس کو پولیس پر دهبه لگانیکے کے بغیر اختیار کیا جا سکتا هے "۔

آنریبل مسٹر پارکر۔۔۔یوئر آنر۔۔آنریبل مسٹر کاشی رام نے سنه ۱۸۵۲ع اور موجوده ایام کا مقابله کیا هے۔لیکن وه یهه امر نظر انداز کر گئے هین که ان دو کے درمیاني عرصه مین لوگون نے بهت سي معاشرتي اور تجارتی ترقي کر لي هے اور که اونکي آبادي بهي بهت بڑه گئی هے اگر سنه ۱۸۵۲ ع مین پولیس کي پندره هزار کی جمیعت کافي تهي تو ۲۱ هزار کي جمعیت جو آجکل ملازم رکهي هوئي هے میرے خیال مین بهت کم هے۔حقیقت مین میرے خیال کے مطابق تو یهه تعداد صوبه کي موجوده ضروریات کیلئے بهت هي کم هے اور هر ایک شخص جو یهه جانتا هو که ایک تهانه مین غالباً ۳۰ یا ۴۰ مواضعات شامل هوتے هین اور که ان ۳۰ یا ۴۰ مواضعات کي نگرانی کے لئے جو کئي مربع میلون مین پهیلے هوئے هوتے هین دس آدمي تهانه مین هوتے هین تو وه فوراً تسلیم کرلیگا که موجوده جمعیت پولیس اس لحاظ سے بهت هي کم هے مین یهه بهي خیال کرتا هون که یهه نا معقول هے که ایک کنسٹیبل کو آٹهه یا نو روپیه تنخواه دي جائے جبکه ایک معمولي مزدور بهي آپ کو آٹهه یا دس آنه یومیه پر ملتا هے اور ساتهه هي جو تنخواه هم اپنے کنسٹیبلون کو دیتے هین وه کافی . اور عمده آدمي دستیاب هونیکیلئے کافي نهین هے مجهے اپنے ذاتي تجربه سے معلوم هے که درحقیقت پولیس مین خالي شده عهدون کو پر کرنیکے لئے کافي آدمي نهین ملتے۔مجهے یهه بهي بتایا گیا هے که پولیس کی تنخواه مین جو اضافه کیا جائیگا هے اوس کے خرچ کا ایک حصه پولیس کي تعداد کم کر کے حاصل کیا گیا هے مین خیال کرتا هون اگر یهه ٹهیک هے تو سخت انسوس هے۔میرے خیال مین ۲۱ هزار کي جمعیت کیلئے بالخصوص اگر کنسٹیبلون کي تنخواه مین هي اضافه کرنا هے تو یهه ۳ لاکهه کي رقم بهت کم هے۔یوئر آنر میرا خیال هے اگر اپ چاهتے هین که دیانت داري کے ساتهه اور عمده کام هو۔تو کنسٹیبل کو ضرور زیاده تنخواه ملنی چاهئے اور نیز میرے وه دوست جو اکثر پولیس کي نسبت نکته چیني کیا کرتے هین تسلیم کرلینگے که زیاده تنخواه والا شخص زیاده اچها کارکن هوگا اور ناجائز کارروائیان سے بهي بچا رهیگا۔في الحال اونکو معقول تنخواه نهین ملتي۔بے قاعده پولیس کے کسي طریق بشکل ٹهیکري پهره کي مین اوسوقت تک کلاً مخالفت کرونگا جبتک که اوس پر کسی اس قسم کے طریق پر عمل نه کیا جائیگا که لوگون کے خرچ پر چوکیدارون کی تعداد کو دگنا کر دیا جائے ۔ اگر پنجاب کے ۳۳۰۰۰ مواضعات مین ٹهیکري پهره کا رواج هو جائے تو بالاخر همارے پاس مسلح آدمیون کي ایک کافي جمعیت هوجائیگي۔مجهے اوس ریزولیوشن سے بالکل اختلاف رائے هے جو آنریبل محرک نے پیش کیا هے اور میري رائے میں کوئی ایسا انتظام نه کیا جائے جسکی ریزولیوشن مذکور مین تجویز کی گئی هے

آنریبل مسٹر کری ۔۔" مین پورے طور پر اور صدق دل سے آنریبل مسٹر پارکر کی آرائے سے اتفاق کرتا هون "۔

آنریبل مسٹر کریک ۔۔" یوئر آنر میرے خیال مین اوس بحث سے جو ابهی همنے سني هے صاف ظاهر هے که کونسل هذا کے عام خیالات آنریبل محرک کے ریزولیوشن کے سخت مخالف هین لیکن اس کے دوران مین اس کار گذاري کي تقریباً تمام طرفون سے تعریف سنکر خوشی حاصل هوئی هے جو پولیس کی جمعیت نے گذشته سال دکهائی "۔

آنریبل لاله کاشی رام ۔۔۔" مین دخل اندازي کیلئے معافي مانگتا هون اگر میرے الفاظ سے کسي طرح یهه سمجها گیا هے که اون سے یهه پایا جاتا هے که پولیس کي نسبت یا اوسکے ادائے فرائض کے طریق کی نسبت میرا کوئي برا خیال هے یا اگر مین نے کوئي اس قسم کے الفاظ کهے هین جن سے کسي آنریبل ممبر نے میرے اعتراضات یا تنقید سے مذکوره بالا معنے لئے هون تو مین یهه کهنے کو تیار هون که مین اوس حد تک پولیس کی تعریف کرتا هون۔جهان تک که اوسکے کام کا تعلق هے۔لیکن چونکه بعض صورتون مین هماري توقعات کے خلاف کام

مین کوتاہی ہوتی ہے اور بعض صورتون مین چند بڑے کامون کی سر انجام دہی اور ڈاکون کے انسداد مین کامیابی نہین ہوئی-اسلئے مین صرف اونہی صورتون مین گورنمنٹ سے عرض کرتا ہون کہ پولیس کے اختیارات ایزاد کئے جائین تا کہ وہ کام آئندہ اچھی طرح سے سر انجام دیا کرین "-

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر:—" آنریبل ممبر اپنے آخری ریمارک کے موقع پر اس امر کی نسبت اپنے خیالات بیان کر سکتے ہین "-

آنریبل لالہ کاشی رام —" میرا مطلب تھا کہ میری نسبت غلط فہمی نہو "-

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر —" میرا خیال نہین کہ آنریبل ممبر کی نسبت کوئی غلط فہمی ہوئی ہے "-

آنریبل مسٹر کریک —"مین اس معاملہ مین آنریبل ممبر کے خیال کا اعتراف کرتا ہون-ساتھہ ہی مین یہہ جتلا دینے مین حق بجانب ہون کہ اونکا طرز عمل متضاد ہے وہ یہہ کہنے کے باوجود کہ پولیس کا کام اچھا نہین ہے وہ چاہتے ہین کہ پولیس کے اخراجات کو گھٹایا جائے اور اونکی تنخواہ موجودہ شرح پر ہی رکھی جائے جو کہ بہت کم ہے اور جیسا کہ مین نے کل بیان کیا ہے وہ اسقدر نہین ہین کہ لوگون کو پولیس مین بھرتی ہونیکا اشتیاق پیدا کر سکین-مجھپر سردار گجن سنگہ صاحب ساکن لودھیانہ کی تقریر کا خاص اثر ہوا ہے میرا خیال ہے کہ اس کونسل مین کوئی بھی ایسا ممبر نہین جسکو مجرمان کے نکتہ خیال سے پولیس کی کار گذاری کا اون سے زیادہ علم ہو-آنریبل ممبر موصوف لودھیانہ بار کے ایک سرکردہ رکن ہین اور وہ مختلف مقدمات مین خصوصاً ہر ایک سشن کے مقدمہ مین بہت عرصہ سے ملزمان کی نیابت نہایت قابلیت سے کرتے آئے ہین اور اونکے اور پولیس کے درمیان بڑے بڑے معرکے ہوئے ہین-اسلئے اونکی زبان سے انسداد جرائم کے متعلق پولیس کی احسن کار گذاری کی تعریف سننا خاص طور پر مسرت آمیز ہے میرے خیال مین آنریبل محرک کے بہت سے اعتراضات کا مفصل جواب اون آنریبل ممبران نے دیدیا ہے-جنہون نے اس مضمون پر بعد ازان تقریرین کین-لیکن مین اور دو ایک باتین اوس مقابلہ کے متعلق کہنا چاہتا ہون جو آنریبل محرک نے آجکل کے حالات کا سنہ ۱۸۵۲ع کے حالات سے کیا ہے یہہ مقابلہ مجھے صریحاً ناقص معلوم ہوتا ہے-کیونکہ اوسوقت سے نہ صرف آبادی اور جرائم مین ہی بے حد ایزادی ہو گئی ہے-بلکہ یہہ بھی یاد رہے کہ قیمتین غالباً اسوقت سے سہ چند سے زیادہ ہو گئی ہین اور مزدوری تین گنا سے بھی زیادہ ہو گئی ہے-پھر آنریبل محرک یہہ سوال بھی کرتے ہین کہ کیا اب پولیس سنہ ۱۸۵۲ع کی نسبت سہ چند عمدہ ہو گئی ہے-مجھے معلوم نہین کہ آیا یہان کوئی ایسا شخص موجود ہے جو سنہ ۱۸۵۲ع مین پیدا ہوا ہو-لیکن بہت کم حضرات یہان موجود ہین جو میرے ساتھہ اس امر مین اختلاف کرینگے کہ پنجاب کے بہت سے حصص مین پولیس کی قابلیت بہت بڑہ گئی ہے اور مین یہہ نہایت بے تکلفی سے کہتا ہون کہ آجکل پولیس کی جمعیت نہایت قابل اعتبار ہے اور گذشتہ ۲۰ یا ۳۰ سالون کی نسبت اس کی قابلیت بہت زیادہ بڑہ گئی ہے"-

" آنریبل ممبر نے اس امر کی شکایت کی ہے کہ پولیس مین وہ صفت موجود نہین جسکا نام اونہون نے انسانی عنصر رکھا ہے مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ مجھے اس جملہ کی اچھی طرح سمجھہ نہین آئی کہ اسکا اس امر سے کیا تعلق ہے-لیکن مین یہہ سمجھتا ہون کہ اسکا مطلب لوگون سے مل جل کر رہنے کی صفت ہے مجھے یاد ہے چند سال ہوئے-دہلی مین ایک مشہور کوتوال تھا جسکی نسبت شاید آنریبل ممبران تسلیم کرینگے کہ اوسمین ایسا " انسانی عنصر " موجود تھا وہ اپنے شہر کے بدمعاشون سے پوری طرح واقفیت رکھتا تھا اور اوسکے طرز عمل سے یہہ انسانی عنصر بخوبی ظاہر ہوتا تھا اور اگرچہ اوسکا طرز عمل کسیقدر سخت اور فی الفور کار روائی کرنے والا تھا لیکن شہر کے جرائم اور مجرمون پر کافی خوف طاری رہتا تھا-لیکن مین یہہ بھی کہونگا کہ مجھے کسی ایسے کوتوال کا بھی علم نہین جسکو کوتوال مذکور سے زیادہ بد نام اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا ہو اس بد نامی کے باوجود اوسنے اپنے ایام عزت اور قدر کے ساتھہ گذارے-مگر ملازمت کے دوران مین اوسپر اکثر نا جائز کار روائیون اور اسی قسم کی قانونی خلاف ورزیون کی گرفت ہوتی رہی "-

" لوگوں کے اندر انسداد جرائم کے لئے ذمہ واري کا احساس پیدا کرنے کي ضرورت کے بارہ میں آنریبل ممبر نے جو کچھہ کہا ھے اوسکے متعلق وہ بھاري غلط فہمي میں ھیں گورنمنٹ کو آنریبل ممبر سے اسبارہ میں کلي اتفاق ھے کہ جرائم کے انسداد کے کام میں لوگوں کو شامل کرنا بہت مناسب ھے اور اسپر عملدرآمد کرنے کے لئے وہ قبل ازین بہت کچھہ کر چکي ھے ساتھہ ھي یہہ یاد رھے کہ انسداد جرائم کیلئے لوگوں کي ذمہ واري کے مقابلہ میں قانوني خلاف ورزي کیلئے بھي لوگوں کي ذمہ واري لازمي طور پر تسلیم کرني پڑیگي-اگر ھم لوگوں کو جرائم کے انسداد کا ذمہ وار ٹھرا دیں تو میرے خیال میں ھم کو اونہیں خلاف ورزي قانون کا بھي ذمہ وار ٹھیرانے کا استحقاق ھے "-

" اس ریزولیوشن کے مالي پہلو کے متعلق مجھے یہہ کہنے کي چنداں ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ اسکو منظور نہیں کرسکتي-جیسا کہ میں نے کل بیان کیا تھا وہ زاید رقم جو بجٹ میں مہیا کیگئي اور جسمیں آنریبل ممبر موصوف ایک لاکھہ روپیہ کي تخفیف کرنا چاھتے ھیں صرف پولیس کے سپاھیوں اور دیگر ادنی ملازمان کي تنخواھوں میں اضافہ کرنے اور اسکو ایزاد شدہ اخراجات کے زیادہ مطابق بنانے پر صرف کي جائیگي-اگر ھم رقم مذکور میں تخفیف کردیں تو ھمیں جمعیت کي قابلیت میں کمي ھو جانیکا بھاري اندیشہ ھوگا-میرا خیال ھے کہ میںنے کل کونسل کے سامنے ذکر کیا تھا کہ بھرتي کے جدید اعداد سے معلوم ھوتا ھے کہ حالات کسیقدر تشویش انگیز ھیں اسکے علاوہ جو لوگ پولیس میں بھرتي ھوئے ھیں وہ آجکل صرف ایک یا دو سال یا حد تین سال ھي ملازمت میں رہنا پسند کرتے ھیں-پس اسلئے اونکو پوري طرح قابل بنانیکا کوئي موقع نہیں ملتا-اب میں اوس غرض کا ذکر کرتا ھوں جسپر آنریبل ممبر ایک لاکھہ روپیہ کي یہہ رقم صرف کرنیکي تجویز کرتے ھیں اونکے ریزولیوشن کے الفاظ سے اونکا خیال یہہ معلوم ھوتا ھے کہ ٹھکري پہرہ کے طریق میں دیہاتیوں کو اسلحہ آتشیں تقسیم کئے جاتے ھیں میں بتانا چاھتا ھوں کہ یہہ خیال غلط ھے-معمولي حالات اور امن کے دنوں میں گورنمنٹ کي بلا شبہ یہہ رائے ھے کہ وسیع پیمانہ پر پھیلے ھوئے جرائم کا مقابلہ اور انسداد کرنے کے لئے ایسي با قاعدہ اور تربیت یافتہ جمعیت کي جو ذمہ وار لیڈروں کے زیر انتظام ھو امداد لینا نہایت بہتر ھوتا ھے-ساتھہ ھي گورنمنٹ اس امر سے بالکل اتفاق رائے کرتي ھے کہ غیر معمولي حالات میں غیر معمولي انتظامات کي ضرورت ہوتي ھے اور میں آنریبل ممبران کو مجمل طور پر بتاؤنگا کہ اس بارہ میں کیا کیا کچھہ کیا گیا ھے-ایک سال ہوا کہ کونسل ہذا کے اجلاس میں مسٹر ٹامسن نے آنریبل رائے بہادر رہري چند کے سوال کے جواب میں کونسل کو بتایا تھا کہ گورنمنٹ نے حال ہي میں ہدایت جاري کي ھے کہ قسمت ہائے لاہور و جالندھر میں جو اوسوقت ممالک غیر سے واپس آئے ہوئے اشخاص کي کارروائیوں کے باعث مضطرب حالت میں تھیں-اسلحہ کے لائیسنس مفت تقسیم کئے جائیں-مجھے افسوس ھے کہ میرے پاس صحیح اطلاع موجود نہیں-تاہم میں سمجھتا ہوں کہ ان احکام کے باعث ہر دو قسمت ہائے مذکور میں لائیسنسوں کي تعداد بہت زیادہ ہو گئي ھے-ساتھہ ھي گورنمنٹ نے اسلحہ آتشیں کي تقسیم کے امکان پر بھي بڑي غور کي تھي-لیکن بدقسمتي سے اوس تجویز میں بعض ایسي وجوہات کے باعث کامیابي نہوئي جو گورنمنٹ ہذا کي طاقت سے باہر تھیں-آنریبل ممبران نے شاید سمجھہ لیا ھوگا کہ آجکل اسلحہ آتشیں کی مانگ بہمرساني سے بہت زیادہ بڑہ گئی ھے یہہ حالت صرف یورپ اور دیگر رزمگاھوں میں ھی نہیں بلکہ ھندوستان میں بھي-اور ھم اتني مقدار میں اسلحہ آتشیں حاصل نہیں کر سکے کہ ان اشخاص کے مابین تقسیم کر سکیں-لیکن ھمارے پاس سرکاري اسلحہ اور مارٹني ھنریز کی ایک معقول تعداد موجود تھی اور اونکي بابت گورنمنٹ نے ھدایت کی کہ وہ چیدہ اشخاص مثلاً ذیلداران اور معتبر اشخاص اور پنشن یافتہ افسران افواج ھند کے مابین تقسیم کئے جائیں اوز میرے خیال میں اوسوقت سے بہت کچھہ عمل میں آچکا ھے-مغربي پنجاب اور سرحدي اضلاع جھنگ مظفر گڑہ اور ملتان میں جہاں سال کے دوران میں ڈاکوں کي شدید وارداتیں عمل میں آئی ھیں اسی قسم کا انتظام کیا گیا تھا-اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے صوبہ کے حصہ مذکور میں اپنے حال ھي کے موقع پر اس بات کا ذکر کیا تھا-میں دیکھتا ھوں کہ گذشتہ اپریل میں شاید آنریبل محرک نے ھی کونسل میں اون لائیسنسوں کی تعداد کي بابت سوال کیا تھا جو ان تین اضلاع میں تقسیم کئے گئے تھے اور جواب سے معلوم ھوتا ھے کہ گذشتہ سال اپریل کے اخیر تک اسلحہ آتشیں کے لئے ۳۰۰ لائسنس بد امني کے شروع ھونے کے وقت سے دئے جا چکے تھے-اور اسمیں کوئي شک نہیں کہ اوسوقت سے لیکر ابتک اونکي تعداد بہت بڑہ گئي ھے-مجھے یقین ھے کہ اوس اطلاع سے جو میں نے بہم پہنچائي ھے آنریبل محرک اس امر کے قائل ھو گئے ھونگے کہ گورنمنٹ انسداد جرائم کیلئے لوگونکو اپنے ساتھہ شامل کرنے میں سرد مہري سے کام نہیں لیتي-اور کہ اوس نے صوبہ کے اون حصص میں جہاں خاص انتظامات کی ضرورت تھی لوگوں کو اس امر

کا موقع دینے کا کافي انتظام کیا ہے کہ وہ مسلح اور باقاعدہ جرائم کا مسلح جمعیت کے ساتھہ مقابلہ کر سکیں-اگر آنریبل ممبر یہہ خیال کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اس بارہ میں سرد مہري اور لا پرواھي سے کام لیتي ہے تو میں اونکو یقین دلا سکتا ہوں کہ وہ غلطی پر ہیں جن باتوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ گورنمنٹ پیشتر ہی کر چکی ہے اور وہ بخوشي تمام ایسي کارروائي کرنیکے لئے ہمیشہ تیار ہیں جو وہ لوگوں کو انسداد جرائم کے لئے سرکاری باقاعدہ مسلحہ جمعیت کے ساتھہ مل کر کام کرنے کے قابل بنانیکے لئے کر سکتی ہے "

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس—" یوئر آنر—امن کے قائم رکھنے اور شدید جرائم کے انسداد کے لئے زاید پولیس کي نہایت سخت ضرورت ہے-اس صوبہ میں حال کے پولٹیکل ڈاکوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ پولیس کي کمی کے باعث ڈاکوں اور بد امني کا فی‌الفور انسداد نہیں ہو سکا-ڈاکوں کا انتظام کرنے کے لئے ہم گورنمنٹ سے بڑی تاکید سے عرض کرتے آئے ہیں اور اب یہہ ہماری طرف سے نا مناسب ہوگا اگر ہم پولیس کی جمعیت بڑھانیکي مخالفت کریں-ان وجوھات کے باعث میں رزولیوشن کے اس حصه سے اختلاف رائے کرتا ہوں-لیکن ساتھہ ھي میں یہہ سفارش کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو ٹھکري پہرہ کو رواج دیا جائے "-

آنریبل لالہ کانشي رام—" یوئر آنر اون آنریبل ممبران کے ریمارکوں سے جنہوں نے میرے اس رزولیوشن کي مخالفت کي ہے پایا جاتا ہے کہ وہ میرے ساتھہ کوئي ایسی بات منسوب کرتے ہیں جو میں نے کونسل کے روبرو بالکل نہیں کي وہ شاید یہہ خیال کرتے ہیں کہ میں یہاں پولیس کی ہجو کرنے کے لئے آیا ہوں-میںنے اپنا مطلب صاف طور پر ظاھر کرنیکے لئے اپني ابتدائي تقریر میں حتي الوسع کوشش کي ہے اور بعد ازان یوئر آنر کي اجازت سے دو ایک مقررونکي تقریروں میں دخل بھي دیا ہے-میں اس موقع پر دوبارہ یہہ عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کي کوئي غلط فہمي نہیں ہوني چاھئے-برخلاف اسکے میري یہہ عین خواھش ہے کہ آنریبل ممبران بخوبي سمجھہ لیں کہ میں اسوقت پولیس یا پولیس کے سارے محکمہ کی خوبیاں اور نقائص بیان نہیں کر رہا بلکہ گورنمنٹ سے اس امر کی استدعا کرتا ہوں کہ وہ حفاظت پولیس کے ایک ایسے عنصر کو کام میں لانیکے مسئلہ پر غور کرے جو پرانے زمانے کي جماعت ھائے دیہي میں پایا جاتا تھا-اور جو کہیں کہیں اب بھي موجود ہے پس یہی عنصر اور اسکے فوائد ہیں جنکے لئے میں سفارش کر رہا ہوں-اندریں حالات میں نے یہہ قیاس کیا ہے کہ بعض قسم کے جرائم میں ایزادي ہو گئي ہے اور ہو رھي ہے تو میں استدعا کرتا ہوں کہ مجھے معاف کیا جائے اگر میں یہہ کہوں کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ پولیس کے انضباط میں دیہاتی لوگوں کی امداد کا دخل نہونے کے باعث پولیس کو ناکامیابي ہوئی ہے-اور جو کچھہ میں نے بیان کیا ہے وہ معاملہ کے صرف اسي محدود پہلو سے تعلق رکھتا ہے اب مجھے اُمید ہے کہ اس معاملہ میں کوئي مزید غلط فہمی نہیں ہوگي-

اب میں آنریبل ممبران کی آرائے کا ذکر کرتا ہوں میرے خیال میں آنریبل خواجہ یوسف شاہ نے جو کچھہ کہا ہے اوس سے در حقیقت میري تائید ہوتي ہے کیونکہ اونہوں نے کہا ہے کہ ضلع امرتسر میں ٹھکري پہرہ آزمائش میں نہ صرف کامیاب ہوا ہے بلکہ بڑا مفید ثابت ہوا ہے اونہوں نے یہہ بھي تسلیم کیا ہے کہ اس طریق کي ازمائش کرنے میں اسلحہ آتشین کا دینا ضروري پایا گیا ہے اگرچہ ساتھہ ھي اونہوں نے یہہ بھي بیان کیا ہے کہ اسلحہ مفت تقسیم نہیں کئے گئے-میںنے یہہ درخواست نہیں کي کہ اسلحہ مفت تقسیم کئے جائیں میںنے اپنے اصلی رزولیوشن میں بیان کیا ہے کہ اسلحہ ایسي قیود کے تابع دئے جائیں جو ڈپٹي کمشنر عاید کرنا ضروري خیال کرے-میں اون تفصیلات پر بحث نہیں کرنا چاھتا جنکے مطابق اس اصول کے منظور ہو جانیکی صورت میں اس طریق کا عملدر آمد کیا جائیگا میں جانتا ہوں کہ اس کے عملدر آمد میں بلا شبہہ وہ تمام لحاظ رکھہ لئے جائینگے جو لازمی ہونگے اور جنکو افسران ضلع اور حکومت کے دیگر اراکین اپنے تجربہ اور واقفیت اور انتظامي تدبیر کی رو سے ضروری خیال کرینگے-ان تمام تفصیلات کا افسران فیصلہ کرینگے-جو کچھہ کہ میں کہنا چاھتا ہوں وہ یہہ ہے کہ اون ڈاکوں کے انسداد کیلئے جن سے آجکل ہم تکلیف اٹھا رہے ہیں قدرتي طاقت موجود ہے صرف اوسکے استعمال کرنیکي ضرورت ہے اور ہم گورنمنٹ سے یہہ کہتے ہیں کہ وہ اس کو استعمال میں لائے-میںنے اس بات کي بھی توضیح کرنیکي کوشش کی ہے کہ میں گورنمنٹ پر یہہ الزام نہیں لگاتا کہ وہ انتظام میں لوگوں کی امداد حاصل کرنے کي خواھشمند نہیں یا حاصل نہیں کر رھی-بلکہ اس کے برعکس مجھے معلوم ہے کہ جب کبھی یوئر آنر باھر تشریف لے گئے ہیں تو یوئر آنر اپنے پبلک اور پرائیویٹ اعلانات میں اور خدمات کیلئے انعامات دینے اور دیگر ایسے موقعوں پر گاھے بگاھے اس قسم کی امداد طلب

کرتے رهے هین-اب سوال یهه هے نه آیا گورنمنت کی اس خواهش کو کوئی باقاعده عملي جامه نه پهنایا جائے اور مین استدعا کرتا هون که اس قسم کي امداد ایسے طریق مین دیني چاهئے که اوس سے اوسوقت تک دست برداري نا ممکن هو جب تک که اسمین کوئي نقص نه واقع هو یا اوس سے مطلب بر آري نهو سکے-لیکن اگر یهه اوس سے مطلوبه مقصد حاصل هوتا هے تو مجهے یقین هے که یوئر آنر کی گورنمنت میرے ساتهه اس باره مین اتفاق کریگی که اسکو باقاعده بنیادون پر قائم کرنا ضروري هے-علاوه ازین مین نے یوئر آنر کی گورنمنت کے رزولیوشن درباره ٹهکري پهره کا بهي حواله دیا هے-اور مین اوس رزولیوشن کا اعتراف کرتا هون بلکه سچ تو یهه هے که گورنمنت کے اس معامله کے متعلق همدردانه طرز عمل کو دیکهه کر مجهے اس رزولیوشن کے پیش کرنیکا حوصله بڑه گیا هے-مین صرف یهه چاهتا هون که مین وه طریق گورنمنت کے ذهن نشین کراون جس کے مطابق میرے خیال مین اس کو عمل مین لانا چاهئے-اگر مین نے روزلیوشن کو ٹهیک طور پر سمجها هے تو غالباً یوئر آنر کي گورنمنت خیال کرتي هے که اس معامله کے متعلق کوئي قانون جاري کرنا ضروري هوگا اور روزلیوشن مذکور مین یوئر آنر نے گورنمنت کي غور کے لئے تجاویز طلب کي هین-اور اسي خیال کو لیکر مین یوئر آنر کے سامنے اپنا خیال ظاهر کر رها هون که ان دیهي جماعتون کي ذمه واریون کو تقسیم کرنے کي غرض سے کوئي قواعد یا قوانین جاري نه کئے جائین-اور در اصل جو کچهه مین گورنمنت کے ذهن نشین کرنا چاهتا هون وه یهه هے که ذمه واري تقسیم کرنے کي بجائے یهه ذمه واري دیهاتی جماعتون اور نمبر دارون اور سر کرده اشخاص پر ڈالني چاهئے-اور یهه صرف اون دیهي جماعتون کي صورت مین کرنا چاهئے جنکي بابت ڈپٹي کمشنر کو علم هو که وه ان اختیارات اور ذمه واریون کا بیجا طور پر استعمال نهین کرینگي-مین یهه نهین چاهتا که یهه طریق هر جگهه جاري کر دیا جائے مین چاهتا هون که یهه صرف چاد اهم مواضعات مین لازمي قیود اور شرائط کے تابع جاري کیا جائے-

" آنریبل مسٹر پار کر نے جو کچهه کها هے اوس کي نسبت مین عرض کرتا هون که اونهون نے بهي ایک طریق مین ریزولیوشن کي تائید کي هے-کیونکه اونهون نے کها هے که پولیس نا کافي هے-یهه بعینهه وهي هے جو کچهه که مین نے کها هے-چونکه پولیس نا کافي هے اور چونکه پولیس کي تعداد مین اتنا اضافه نهین هو سکتا که هر ایک ایسے موضع مین جهان ڈاکوون کي وارداتون کا خطره هو کافي جمعیت تعینات کي جا سکے-اسلئے میري رائے مین بهتر هوگا که اس طریق کے جاري کرنیسے پولیس کي امداد کي جائے-هم دیهاتیون کو اسطرح استعمال کرنا چاهتے هین که اونکوایک طرح کي اعزازي پولیس کے طور پر بهرتي کرلیاجائے-یهه میرا اصل مطلب هے مجهے اُمید هےکه یوئر آنر اون اشخاص کي زباندانی کي غلطیون کا کافي لحاظ رکهه لینگے-جنکا اس زبان پر اون آنریبل ممبران جتنا ضبط نهین جنکي که یهه مادري زبان هے-مجهے خیال هے که اصطلاح" انساني عنصر" استعمال کرنے مین-مین چندان غلطي پر نه تها-کیونکه مجهے اس سے بهتر اور کوئي اصطلاح نهین ملي-مینے هر طرح ظاهر کرنے کي کوشش کي هے که انساني عنصر کیا هے-فطرت انساني کے بعض ایسے خواص هوتے هین جو انسان کو عوام کے فائده کے لئے اپني جان خطره مین ڈالنے کي ترغیب دیتے هین-بشرطیکه انساني خاصیت کے اوس حصے کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے اور مینے اس امر کي توضیح کرنیکي کوشش کي هے که وه عنصر جو ایک پولیس کے افسر مین موجود نهین-دیهي جماعت مین کس طرح پایا جا سکتا هے-جو کچهه مین نے گورنمنت کے ذهن نشین کرانی کي کوشش کي هے وه یهه هے که یا تو پولیس مین یهه عنصر موجود نهین یا اوس نے اس کو استعمال نهین کیا-هان اگر یوئر آنر اس سے کوئي بهتر لفظ بتا دین یا اگر آنریبل ممبران کوئي بهتر لفظ تجویز کرین تو مین بڑي خوشي سے اسکو اختیار کر لونگا-یهان تک تو مین نے اوس طرز عمل کا ذکر کیا هے جو آنریبل ممبران نے میرے روزلیوشن کے متعلق اختیار کیا هے-صرف آنریبل مسٹر بهگت رام نے میرا مدعا صحیح طور پر سمجها هے-اور اون الفاظ کے لئے جو اونهون نے کهے هین مین اونکا بهت مشکور هون-بلکه اونهون نے میرے مطلب کو کسیقدر زیاده خوبي سے بیان کرنے کي کوشش کي هے-لیکن جس حد تک که موجوده قلیل تنخواهون کے معیار کے خلاف اعتراض کا تعلق هے مین عرض کرتا هون که مین یوئر آنر کے سامنے یهه کهنے مین راستي پر هون که هر جگهه کفایت شعاري کا مطالبه کیا جاتا هے-خاصکر جب سے جنگ شروع هوئي هے-یهه مطالبه انگلستان مین بهي کیا گیا هے-مین نے سنا هے که وهان سرکاري ملازمون و سکول ماسٹرون و انسپکٹرون اور دیگر هر قسم کے بے شمار افسرون نے اپني تنخواهین کم کرالي هین-کیا اس وقت همارے تنخواهین بڑهاتے چلے جانا مناسب هے-میري گذارش

ہے کہ تنخواہون مین اضافہ کرنا غیر ضروری ہے-لیکن مین صاف طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ مین یہہ نہین کہتا کہ تخفیف اس یا اوس طریق سے کی جائے-اور مین اس بات پر نہین زور دیتا کہ اس مطلب کے لئے پورا ایک لاکہہ روپیہ ہی دیا جائے-مین عرض کرتا ہون کہ کوئی رقم جو گورنمنٹ کافی خیال کرے اس غرض کے لئے دے دی جائے-مین کوئی ایسی رقم منظور کرنے کے لئے تیار ہون جو گورنمنٹ اس تجویز کے باقاعدہ تجربہ کے شروع کرنے کے لئے ضروری خیال کرے-مین چاہتا ہون کہ یہہ کام با قاعدہ طریق مین شروع کر دیا جائے-ان مشاہدات کے ساتھہ مین اسکو یوئر آنر کی غور کے لئے پیش کرتا ہون "-

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر ---" صاحبان جو بحث کہ ہمنے ابہی سنی ہے وہ نہایت سبق آموز ہے اور جو رائین ظاہر کی گئی ہین وہ نہایت حوصلہ افزاء ہین - ان سے پایا جاتا ہے کہ بد امنی اور جرائم کے انسداد کے اہم ترین کام مین تمام جماعتین گورنمنٹ کی امداد کرنے پر تیار ہین-نیز اس بارہ مین بہی یہہ بحث سبق آموز پائی گئی ہے کہ ہمنے دیکہہ لیا ہے کہ تقریباً عام طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ سنین حال مین پولیس نے عوام کی حفاظت کے متعلق اپنے فرائض کی انجام دہی مین آگے سے زیادہ قابلیت دکہائی ہے-اور اس امر کا بہی عام طور پر احساس کیا گیا ہے کہ آجکل پولیس کی جمعیت کے ادنے درجون کی تنخواہ نا کافی ہے-اگر ہم پولیس کا ایک قابل عملہ رکہنا چاہتے ہین تو یہہ نہایت مناسب ہوگا کہ ان درجون کی تنخواہ بڑہا دی جائے-مین یہہ کہونگا کہ اس رزولیوشن پر عام بحث بدین وجہ کسیقدر خلط ملط ہوگئی ہے کہ اس مین دو مختلف تجاویز پیش کی گئی ہین-جہان تک کہ آنریبل ممبر اور اون کے تائید کنندگان نے ٹہکری پہرہ کے اور اوس کی وجہ سے پولیس اور حکام کو امداد ملنے کے فوائد کو تسلیم کیا ہے-اوس حد تک تو گورنمنٹ اس ریزولیوشن کو ہر طرح پسند کرتی ہے-لیکن آنریبل ممبر نے جو یہہ تجویز پیش کی ہے کہ پولیس کی تنخواہ مین اضافہ کرنے پر صرف کرنے کے لئے تجویز کردہ رقم مین تخفیف کر کے ٹہکری پہرہ کو توسیع دی جائے-اوس حد تک آنریبل ممبر کو تسلیم کرنا چاہئے کہ اون کی تجویز کی تائید نہین ہوئی-مین اس امر مین آنریبل ممبر کے ساتہہ پورے طور سے متفق ہون کہ جرائم کا مقابلہ کرنے مین پولیس مکمل کامیابی حاصل نہین کرسکتی-جبتک کہ لوگ اس کی امداد نہ کرین-میرا خیال ہے کہ مین یہہ کہنے مین بہی راستی پر ہون کہ سنین حال مین پولیس نےاس قسم کی امداد حاصل کرنے کے لئے زیادہ کوشش کی ہے-ہمارے پاس روز بروز ایسی قابل تعریف مثالین موجود ہوتی جاتی ہین کہ ڈاکوؤن کے گروہون کا مقابلہ کرنے کے لئے لوگ کہان تک اپنی جان و مال کو خطرہ مین ڈال رہے ہین-جیسا کہ آنریبل ممبر نے بیان کیا ہے گورنمنٹ انعامات اور پسندیدگی خدمات کے ذریعے بخوشی اون کی حوصلہ افزائی کرتی ہے-لیکن مجہے آنریبل ممبر کے ساتہہ اس بارہ مین اتفاق ہے کہ ہم نے ابہی تک اس معاملہ مین پوری کامیابی حاصل نہین کی-اور ہر ایسے انتظام کو جسکے ذریعہ ہم لوگون کی بیش از پیش امداد حاصل کرسکین بخوشی قبول کیا جائیگا-جہانتک کہ آنریبل ممبر کی یہہ تجویز ہے کہ ٹہکری پہرہ کو وسعت دیکر اوسے پولیس کی امداد کے لئے استعمال کیا جائے میرے خیال مین نہ صرف گورنمنٹ بلکہ وہ جملہ آنریبل ممبران جنہون نے اس مضمون پر تقریر کی ہے-آنریبل ممبر کے ساتہہ اتفاق کرتے ہین کہ ہمکو اس خیال کی تائید کرنی چاہئے آنریبل ممبر کی رائے ہے کہ ٹہکری پہرہ کی ترقی کا سب سے موثر طریق یہہ ہوگا کہ ٹہکری پہرہ کا کام جن اشخاص کے سپرد کیا جائے اونکو ضروری احتیاط ملحوظ رکہکر اسلحہ تقسیم کئے جائین-جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر گورنمنٹ نے غور کی ہے اور اب بہی کر رہی ہے-اسمین کلام نہین کہ اگر دیہاتیون کے پاس اسلحہ ہون تو وہ ڈاکوؤن کے گروہون کا مقابلہ زیادہ دلیری سے کر سکینگے-بشرطیکہ دیہاتون مین ایسے اشخاص بہی موجود ہون جو ان ہتہیارون کو استعمال کرنے کے لئے تیار ہون-اس موقع پر ایک اور خطرہ نمودار ہوتا ہے جس کا آنریبل سردار سندر سنگہہ نے ذکر بہی کیا ہے-ہم سب کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال جب پنجاب مین قانون شکنی پہیلی ہوئی تہی تو قانون شکن جماعت کا بشمول انار کسٹون اور دیگر اشخاص کے بڑا مدعا یہہ ہوتا تہا کہ کسیطرح اونکو ہتہیار مل جائین-ہم جانتے ہین کہ فیروز شہر کی مشہور واردات قتل جو ضلع فیروز پور مین آنریبل محرک کے شہر کے قریب واقع ہوئی تہی محض اسلئے واقع ہوئی کہ ڈاکوؤن کے گروہ کو جبکہ وہ تحصیل موگا کو وہان کے تہانہ کے اسلحہ آتشین لوٹنے کیلئے جا رہے تہے روکا گیا تہا-ہم یہہ بہی جانتے ہین کہ مانانوالہ کی وارادات مین جہان اعلے حضرت ملک

معظم کي فوج کے چند آدمي مارے گئے تھے اوس مین بھي باغیونکا مقصد اسلحه حاصل کرنے کا تھا-وه اس امر کو جانتے تھے که اگر ایک دفعه اسلحه کي کافی مقدار اونکے هاتھه لگ گئي تو پھر وه پولیس اور اون اشخاص کا جو پولیس کي امداد کرتے هین موثر طور پر مقابله کرنیکے قابل هو جائینگے اور اونکي کوششین محض دو وجوهات کے باعث ناکام رهین پہلي یهه که وه اسلحه حاصل کرنے مین کامیاب نهین هوئے جو اونکے مقصد کو پورا کرنیکے لئے ضروری تھے اور دوسرے یهه که فیروز شهر و مافانواله اور قرب و جوار کے مواضعات کے لوگون نے باهر نکل کر نهایت دلیری کے ساتھه انکا مقابله اور تعاقب کیا اور اونکو گرفتار کرکے سزا دلانے مین کامیاب هو گئے-دیگر بهت سي مثالون مین سے میرے خیال مین یهه دو خاص مثالین هین-جن سے ظاهر هوتا هے-که آنریبل معرک نے یهه کهنے مین مبالغه سے کام لیا هے-که لوگ آجکل بهت ڈرے هوئے هین-اور که اونکو سرکار کي امداد کرنیکا حوصله نهین ان دونون صورتون مین لوگون نے از خود باهر نکل کر قانون و امن کي اعانت کي-لیکن مین اپنے مضمون کي طرف آتا هون-تقسیم اسلحه مین همین ان مشکلات کا سامنا هوتا هے-اور جیسا که آنریبل مسٹر کریک نے بیان کیا هم اون علاقون مین اسلحه تقسیم کرنے کے لئے تیار هین-جهان اونکي واقعي ضرورت هو-اور جهان لوگ اونکو استعمال کرنے کے لئے مستعد اور قابل هین-لیکن همین یاد رکھنا چاهئے-که اگر تقسیم اسلحه مین هم کافي معامله فهمي سے کام نهین لینگے-تو صرف هتھیارون کي موجودگی هي ڈاکون اور دیگر لوگون کو هتھیار حاصل کرنے کے لئے اُکسائیگي-اپنے پڑوس کے صوبه شمال مغربي سر حد مین هم آئے دن ایسي مثالین دیکھتے هین-جهان سر حد پار کے ڈاکو محض هتھیارون کي خاطر هي پولیس اور گاؤن والون پر حمله کرتے هین-لهذا همین اس بات کي احتیاط رکھني پڑتي هے-که هتھیار صرف انهین علاقون مین دئے جائین-جهان همین معلوم هو-که لوگ اون کا استعمال کرینگے-اور که غالباً وه ڈاکوؤن کے هاتھه نهین آئینگے-جیسا که آنریبل مسٹر کریک نے بیان کیا هے-گذشته سال مین گورنمنٹ نے مقامي حکام کي توجه مخدوش علاقه جات مین تقسیم اسلحه کي ضرورت اور لوگون کو هتھیارون کے خریدنے پر مائل کرنے کي طرف بار بار دلائي هے اور قسمت هائے جالندهر و لاهور و اضلاع مظفر گڑه جھنگ و ڈیره غازیخان مین یهه بات بڑے وسیع پیمانه پر کي گئي هے-مین یهه بتلانا چاهتا هون-که چند روز هوئے جب مین عیسی خیل مین تھا-جو که سرحد کے قریب تر هونے کے باعث اکثر لوٹا جایا کرتا هے تو مین نے دیکھا که لوگ حصول اسلحه کے لئے نهایت فکر مند هین اور اسلئے گورنمنٹ کي طرف سے اونکو هتھیار دے دئے گئے هین-اون لوگون نے ڈاکوؤن سے حفاظت کے لئے چوکیدار اور پنشن یافته سپاهي ملازم رکھے هوئے تھے-مین خیال کرتا هون که آنریبل ممبر اس بات کو تسلیم کریگا-که گورنمنٹ ٹھکري پهره کے طریق کو مروج کرنیکے لئے بالکل تیار هے-اور اس غرض کے لئے حتي الامکان اپنے پاس سے هتھیار دینے یا لوگون کو هتھیار خریدنے کي طرف مائل کرنے کے لئے بھي تیار هے-(جس کا ثبوت ضلع امرتسر مین دیا جا چکا هے) تا که لوگ ڈاکوؤن کے حملون کو اچھي طرح سے پس پا کر سکین-

"آنریبل ممبر کي تحریک کے دوسرے حصه-یعنے اخراجات زیرمد پولیس مین ایک لاکھه روپیه یا اسقدر مناسب رقم کي جو گورنمنٹ تعین کرے تخفیف کردي جائے اور که رقم مذکور کو چیده علاقه جات مین ٹھکری پهره کے استعمال کے لئے اسلحه آتشین تقسیم کرنے پر صرف کئےجانے کي گورنمنٹ ضرور مخالفت کریگي مین خیال کرتا هون یه کونسل عام طور پر محسوس کرتي هے که پولیس کو معقول معاوضه دینے کا سوال بلکل الگ هے اور نهایت ضروري هے اور موجوده وقت اوس رقم مین تخفیف کرنے کیلئے موزون نهین هے جوکه اس ضروري کام کیلئے مهیا کیگئي هے بجٹ مین جو زاید رقم اس مد کیلئے مهیا کیگئي هے (جیسا که پهلے بتلایا جاچکا هے) وه سپاهیون اور ادنی عهده دارون کي تنخواهون مین اضافه کیلئے هے اور اعلی عهدون کے لئے نهین هے نه هي گزٹد عهدون کیلئے هے-حتی که سب انسپکٹرون کیلئے بھي نهین هے اس اضافه کا کچھه حصه تو اون پر امن علاقون مین جهان جرم کي ترقي کي کوئي علامت ظاهر نهین هوئي پولیس مین تخفیف کرکے حاصل کیا گیا هے (اگرچه آنریبل مسٹر پارکر کا خیال هے که ایسا کرنا قرین مصلحت نهین تھا) اور مین کهتا هون که اس تخفیف کیوجه سے اوس پالسي پر چلنا اور بھي ضروري هوگیا هے جسکو هم جرم کے انسداد اور بیخ کني کیلئے لوگون کو سرکار کے ساتھه شامل کر کے عمل مین لا رهے هین اسلئے مین یه صلاح دیتا هون که آنریبل ممبر اپنے ریزولیوشن مین یه ترمیم کردے که یه کونسل سفارش کرتي هے که ٹھیکري پهره بمعاونت افسران ضلع و پولیس کے طریقه کو انسداد ڈکیتي کي غرض سے توسیع دیجاوے اور اپنے رزو لیوشن کے اوس حصه کو جوکه تخمینه جات کي تخفیف کے متعلق هے حذف کردے اگر آنریبل ممبر اپنے رزولیوشن مین اس ترمیم کا کرنا منظور کرلے تو گورنمنٹ اوسے بخوشي منظور کرلیگي ورنه گورنمنٹ کسي ایسي تجویز کي جوکه پولیس کي تنخواه مین ضروری اضافه کرنیکیلئے مهیا کرده رقم مین تخفیف کے متعلق هوگي ضرور مخالفت کریگي-

آنریبل لالہ کاشی رام ــ " یور آنر- مین یور آنر کے الفاظ سے خیال کرتا ہون کہ یور آنر ٹھکری پہرہ کے متعلق کسی حد تک ہتھیارون کے استعمال کے حق مین ہین جو بات مین ذہن نشین کرانا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ ایسے مواضعات مین جہان مسلح ڈاکو حملہ کرتے ہین ٹھکری پہرہ ہتھیارون کے بغیر کارگر ثابت نہین ہوگا مین اپنے ریزولیوشن کی اس حد تک ترمیم کرنے پر رضامند ہون کہ وہ حسب ذیل ہوجائے ــ

" کہ یہ کونسل سفارش کرتی ہے کہ ڈکیتیون کے انسداد کیلئے خاص خاص علاقون مین اسلحہ آتشین تقسیم کئے جائین اور ٹھکری پہرہ بمعاونت حکام ضلع و پولیس کے طریق کو بیش از بیش استعمال مین لایا جائے "۔

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی۔

ریزولیوشن دربارہ اسکے کہ نگرانی اور معائنہ کے خرچ کو گھٹاکر پرائمری سکولون کی تعداد بڑھائی جائے۔

آنریبل لالہ کاشی رام ــ " مین مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنے کی تجویز کرتا ہون۔

" کہ یہہ کونسل گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے کہ اخراجات زیر مد ۲۲-تعلیم نگرانی اور معائنہ مین پچاس ہزار روپیہ کی تخفیف کیجائے اور اس رقم سے سال آئندہ مین ایک سو زاید پرائمری سکول ایسے مقامات مین کہولے جائین جہان لوگ اونکے لئے مکانات مفت یا کرایہ پر لینے کی ذمہ واری اٹھائین۔

" یور آنر ــ مین اس موقعہ پر یہہ بتلانا چاہتا ہون کہ مطبوعہ کاپی مین دو باتین چہوٹ گئی ہین۔ مین اُمید کرتا ہون کہ یہہ تسلیم کیا جائیگا کہ جو دو درستیان مین نے کی ہین محض لفظی ہین اور مجھے اس ریزولیوشن پر اوس کی اوسی حالت مین بحث کرنے کی اجازت دیجائیگی ــ جیسا کہ مین نے اس کو اب پڑھا ہے یعنی لفظ " تعلیم " کے بعد لفظ " نگرانی " اور الفاظ " نئے پرائمری سکول " کے پہلے لفظ " زاید " چہوٹ گیا تھا ــ مجھے اُمید ہے کہ مین نے ریزولیوشن مین کوئی معنوی تبدیلی نہین کی اور جو ریزولیوشن مین نے پڑھا ہے مجھے اوس پر بحث کی اجازت دیجائیگی "۔

" مین تشریحی یادداشت زیر مد ۲۲ تعلیم سے دیکھتا ہون کہ آنریبل ممبر خزانہ نے مبلغ پچیس ہزار روپیہ سال آئندہ مین ۱۲۵ نئے پرائمری سکول جاری کرنے کے لئے مہیا کیا ہے ــ اس رقم کے لئے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مین یہہ بتلانے کی التجا کرتا ہون کہ صوبہ ہذا مین پرائمری تعلیم کے لئے جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے اوس کے پورا کرنے کے لئے مجوزہ نئے پرائمری سکولون کی تعداد کسی طرح بھی کافی نہین ہے ــ میرا مدعا یہہ ہے کہ نئے پرائمری سکولون کی تعداد کو اوس مانگ سے معقول نسبت ہونی چاہئے جو لوگون کی طرف سے بتاکید پیش ہو رہی ہے "۔

" ۲۲-اپریل گذشتہ کو مین نے اپنی تقریر بجٹ مین گورنمنٹ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی تھی کہ پرائمری سکولون پر سرمایہ صوبہ مین سے بہت کم خرچ کیا جاتا ہے۔ جو جواب مجھے کل میرے سوال پر دیا گیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندسے ٹہیک وہی ہین جو مین نے بیان کئے تھے "۔

" تشریح اور حاشئے سے حالت مین کوئی بڑی تبدیلی پیدا نہین ہو سکتی ــ ترقی کی رفتار اوس رقم کے متناسب ہے جو نئے سکول (میری مراد نئے پرائمری سکولون سے ہے) کہولنے پر خرچ کرنے کے لئے مہیا کی جاتی ہے۔ اگر یہہ بات مان لی جائے تو یہہ ثابت کرنا کچھہ مشکل نہین ہے کہ پبلک سرمایہ کو غور و پرداخت کے اخراجات بازگشت پر زیادہ خرچ کرنا چاہئے نہ کہ عمارتون اور ساز و سامان پر ــ میری یہہ مراد نہین ہے کہ غیر باز گشت نوعیت کے اخراجات کے لئے جو روپیہ مخصوص ہے وہ اون توسیعی سکیمون پر خرچ کیا جائے جن کے لئے اخراجات باز گشت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ــ بلکہ میری مراد یہہ ہے کہ گورنمنٹ کو از راہ مہربانی اس بات پر غور کرنی چاہئے کہ آیا یہہ مالی نکتہ خیال سے درست ہے اور کیا یہہ ٹیکس دہندون کے نکتہ خیال سے مناسب ہے کہ خوشحالی کے سال کی زاید آمدنی عالی شان عمارات اور بے نقص سامان پر صرف کی جائے ــ اور ہمارے سکول جانے کی عمر کے لڑکون اور لڑکیون کی ایک عظیم تعداد ذہنی تربیت سے محروم رہ جائے ــ جو جواب کل دیا گیا تھا اس سے

یهه ظاهر نهین هوتا که ۲۳ لاکهه کے زاید خرچ کا پرائمري تعلیم پر کتنا حصه خرچ کیا گیا هے-خواه پرائمري تعلیم کے خرچ مین اصل سالانه ایزادي کچهه هي هو-مین اسوقت اس بات کو معرض بحث مین لانا نهین چاهتا که کالجون سے ملحق هائي سکولون او ر پرائمري تعلیم کے اخراجات مین جو تمیز کیجاتي هے اوس کي وقعت کیا هے-

" کالجون-هائي اور مڈل سکولون او ر پرائمري سکولون پر ۲۳ یا تین لاکهه کي رقم کا تقسیم کرنا عوام کي تعلیم مین کوئي خاص اضافه کرنے کے لئے عملي طو ر پر مفید نهین هو سکتا-

" تعلیمي ترقي کے متعلق جو ر پورٹ گورنمنٹ هند نے گذشته هفته شایع کي هے اس کے صفحه ۱۶ پر مندرجه سرکاري بیان کے مطالعه سے معلوم هوتا هے که امر واقعه یهه هے که صوبه پنجاب مین ترقي کي رفتار سب سے سست هے-سال سنه ۱۹۱۵ع مین هندوستان کے صوبجات کلان کے پرائمري سکولون کے طلبا کي تعداد مین مندرجه ذیل اضافه هوا :-

مدراس	۵۵۳۲۸
بنگال	۱۸۷۷۸
صوبجات متحده	۱۰۳۵۱
پنجاب	۸۰۰۶
برما	۲۰۵۶۷
آسام	۱۳۶۸۴
صوبه شمال مغربي سر حد	۳۳۴۲

" بهت سے ملتي کالجون او ر سکولون کي کوششون اور پنجاب کے هندؤن و مسلمانون او ر سکهون کي پبلک سپرٹ کي بدولت هم آج تک یهه فخر کیا کرتے تهے که هم تعلیمي لحاظ سے صوبه متحده سے آگے هین-مگر مذکو ره بالا هندسون او ر جمنا پار کي گو رنمنٹ او ر لوگون کي سرگرم کوششون سے یهه ظاهر هوتا هے که تعلیمي دو ر مین همارے هندستاني بهائي تهوڑے هی عرصے مین هم پر سبقت لیجائینگے-بلکه آسام پیچهے رهنے والا آسام بهي اس معاملے مین هم سے بڑه رها هے-مجهے معلوم نهین که آیا پنجاب گو رنمنٹ نے پرائمري تعلیم کي توسیع کے متعلق کوئي سکیم تیار کي هے یا نهین-لیکن مین عرض کرتا هون که ۸۰۰۰ طلبا کے سالانه اضافه سے هماري ترقي جس رفتار سے هو سکتی هے وه همارے ترقي نه کرنے کے نعل کو اور بهی روشن کرتي هے-همارے صوبه مین سکول جانے کے لائق عمر کے تیس لاکهه لڑکے او ر لڑکیان ایسے هین-جو تعلیم کے حلقه اثر مین نهین لائے گئے-آٹهه هزار یا دس هزار طلبا کے سالانه اضافه سے صرف دس لاکهه بچون کو پرائمري سکول مین سے گذارنے کے لئے ۱۰۰ سال کا عرصه درکار هوگا-تیس لاکهه کا تو ذکر هي کیا هے-ترقي کي رفتار کو تیز کرنے کی ضرو رت اظهر من الشمس هے-اس مطلب کے لئے زیادہ سرمایه درکار هے او ر اوسکا مهیا کرنا لازمی هے-

سرمایه صوبه مین سے جو زاید روپیه تعلیم کے لئے مهیا کیا جاتا هے-وه آجکل زیاده تر نگرانی ا و ر معائنه کے کام پر صرف هوتا هے او ر اسلئے نئے پرائمري او ر سیکنڈري (ثانوي) سکولون کے اجرا کے لئے بهت کم روپیه ره جاتا هے-کچهه سال هو ئے گو رنمنٹ نے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سرشته تعلیم کي اسامي منظو ر فرمائي هے او ر خل هے-که اسپر ۶۰۰۰ روپیه سالانه سے زیاده خرچ هوگا او ر یهه سفر خرچ او ر بهاري سفر کے خرچ او ر اخراجات متفرقه کے علاوه هے-اگر اس افسر کی ضرو رت اس سال محسوس نهین هوئي-تو یقیناً هم آئنده کچهه سال کے لئے اس کے بغیر گذاره کرسکتے هین-مین خیال کرتا هو که اگر مین غلطي نهین کرتا تو انسپکٹران مدارس کے خرچ مین چند هزار کا اضافه هوا-لڑکیون کے سکولون کی ز نا نه انسپکٹران کی تعداد دو سے چهه تک بڑهائي گئي هے او ر خر چ مین کئي سو کا اضافه هوگیا هے-اگرچه لڑکیون کے سکولون کی تعداد مین فيالحقیقت اسي نسبت سے اضافه نهین هوا-سول لسٹ کے معائنه سے مجهے معلوم هوتا هے که سنه ۱۶-۱۹۱۵ع مین انسپکٹران کي تعداد چهه سے ۱۱ یا ۱۲ تک بڑهائي گئي تهي-مین اسوقت ایک قسمت مین دو اعلی انسپکٹران ایک هندوستاني او ر ایک انگریز کے تقر ر کي پالیسي کي معقولیت پر بحث کرنا نهین چاهتا-لیکن حقیقت یهه هے که نگراني ا و ر معائنه کا بوجهه آسامیون کے بڑه جانے کے باعث عملي طو ر پر اسقدر بهاري هوگیا هے که پرائمري تعلیم کي ترقي کو نقصان پهونچ رها هے-

" یور آنر—مین اب یهه عرض کرتا هوں که پرائمري اور سیکنڈري تعلیم کو ضعف پہنچاکر ان بہاري تنخواه والے عهده کے بڑهانے کا یهه وقت نهین هے—میرے خیال مین اخراجات مین کفایت شعاري برتنے کا بہتر طریقه یهه هوگا که نگراني اور معائنه کے اخراجات مین کمي کی جاوے ا جو رقم اس طرح سے بچے اسکو نئے سکول جاری کرنے مین صرف کیا جاوے اور اس طرح سے ترقي کي رفتار کو تیز کیا جاوے—مین اس بارے مین کوئي بڑي انقلاب انگیز تجویز پیش کرنے کا اراده نهین رکهتا—زاید از ۴ لاکهه کي اوس مجموعی رقم مین سے جو آنریبل ممبر خزانه نے سال آئنده کے تخمینه مین درج کي هے پچاس هزار کا بچانا کوئي بڑي بات نهین هے—

" مین اپني جگهه لینے سے پیشتر اس بات کي تشریح کے لئے دو چار الفاظ کہنا ضروري سمجهتا هون که مین کیون خیال کرتا هون که عمارات پر زیاده صرف کرنے کے بغیر بہی همارا گذاره چل سکتا هے—دیہاتي لڑکے اور لڑکیان جو اپنے وقت کا زیاده حصه کهلي هوا مین گذارتے هین—سردي گرمي کي پروا نهین کرتے اور شهر مین رهنے والون کی نسبت عناصر قدرت کے ساتهه اونکي زیاده موانست هوتي هے—وه اپنے والدین کے ساتهه کچیا اور تنگ تاریک مکانون مین رهتے هین اور ان سے اونکي صحت کو مطلقاً نقصان نهین پهونچتا—اکثر حالتوں مین گاؤن والے سکول کے لئے مناسب عمارت بہم پہنچانے کے لئے تیار هونگے جیساکه دور دراز ٹراونکور کے علاقه مین کامیابي کے ساتهه هورها هے لیکن اگر یهه نه هو سکے تو گاون مین سکول کے لئے ایک عمده مکان کرایه پر لینے مین کوئي دقت نه هوگي جہان سکول کا کام چلایا جا سکے همارے پاندے پیپل کے درخت کے نیچے زمین پر هي تعلیم کا کام چلاتے هین اور هم سمجهه نهین سکتے که محکمه تعلیم کم از کم پرایمري تعلیم کي اشاعت کے لئے ایسا کیوں نهین کر سکتا گذشته تین سال سے هم حضور ملک معظم کے احکام کے مطابق کام کر رهے هین اور مین خیال کرتا هون که جو رقم حضور ملک معظم نے دهلي دربار مین پرائمري تعلیم کي توسیع کے لئے عنایت فرمائي تهی هم نے اس کي بدولت خاص ترقي کي هے مین اس بات کا خواستگار هوں که یهه کونسل گورنمنٹ کو یهه بات ذهن نشین کرا نیکي مناسبت پر غور کرے که ابتدائي تعیم کي ترقي کے رفتار کو تیز کرنے کي ضرورت هے ۱۲۵ نئے سکولون کے کهولنے کا جو انتظام اس سال کیا گیا هے وه مین عرض کرونگا که اون اعداد کے مقابله مین کوئي ذقعت نهین رکهتا جو میرے آنریبل دوست نے تین سالهائے ماسبق کي بابت بتائے هین (یعني ۱۳۰۰) یهه میري سمجهه مین نهین آیا که اس تعداد (یعني ۵۰۰) کو سال آئنده کے لئے گهٹا کر ۱۱۵ کیون کر دیا گیا هے مین عرض کرونگا که اگر هم بڑي تنخواه والے عهدون کی تعداد گهٹا دین تو خرچ کم هو سکتا هے اور میرے خیال مین یهه امر تسلیم هو چکا هے—لنڈن کے اخبار ٹائمز مین تعلیم کے متعلق ایک مضمون مین بهی رائے دي گئي هے اور میرے خیال مین اوس کو انگلینڈ کے سکول بورڈ نے پسند کیا هے یهه ضروري هے که پرائمري تعلیم کي مقرره رفتار کو تیز کیا جائے دور نگراني اور معائنه کے خرچ کو کم کر دیا جائے ان ریمارکس کے ساتهه مین اس ریزولیوشن کو آنریبل ممبران کے غور و توجه کے لئے پیش کرتا هون بیٹهنے سے پہلے مین ایک اور بات کہنا چاهتا هون مین نے ۲۰۰ هي سکولوں کے کهولنے کے لئے پچاس هزار روپیه کا تخمینه لگایا هے لیکن مین دیکهتا هون که گورنمنٹ کا تخمینه ۲۰۰ روپیه في سکول هے اور مین نے ۵۰۰ في سکول کا تخمینه لگایا تها بلا شبه مین اون تفصیلات سے واقف نهین جن کے مطابق ممبر مال نے یهه تخمینه لگایا لیکن مجهے یهه بتایا گیا هے که اونهون نے دو صد روپیه کا تخمینه اس بنیاد پر لگا یا هے که وه مقامي جماعتون کو نئے پرائمري سکول جاري کرنے کے لئے یهه روپیه بطور امداد دینا چاهتے هین اور اسي وجه سے وه اُمید رکهتے هین که باقي روپیه مقامي جماعتین اپنے محاصلات مین سے صرف کرینگي - اگر چه مین نے ۵۴۰۰۰ روپیه کا تخمینه ایک سو نئے سکولون کے لئے لگا یا هے - مگر مین اس ریزولیوشن کي روسے گورنمنٹ سے یهه درخواست کرتا هون - که وه ۱۲۵ سکولون کي بجائے جنکي آنریبل ممبر خزانه تجویز کرتے هین سال هذا کے دوران مین ۲۲۵ نئے سکول جاري کئے جائین - ان ریمارکس کے ساتهه مین ریزولیوشن کو آنریبل ممبران کي موالف غور کے لئے پیش کر تا هون—

آنریبل خان بهادر خواجه یوسف شاه—" یور آنر—مجهے افسوس هے - که مجهے اپنے آنریبل دوست کي پهر مخالفت کرني پڑي هے - یور آنر—مین خود بهي ابتدائي تعلیم کي توسیع کے حق مین هون—لیکن ساتهه هي میري یهه بهي رائے هے - که گورنمنٹ سے اس امر کي درخواست کرنے سے پہلے همین ان تین فیصله کن اُمور پر ضرور غور کرلیني چاهئے - اول یهه که آیا موجوده سکولون کو اُنکي خوبي مین کوئي ضعف لانے کے

بغیر جاری رکھنے کے لئے مطلوبہ روپیہ سے زاید روپیہ موجود ہے - دوسری یہہ بات ہے - کہ نئے سکول اون علاقون مین کھولنے چاھئین جہان لوگون نے اُنکے متعلق خواھش ظاھر کی ہے - اور تیسرا امر جو آخری لیکن کم ضروری نہین ہے- یہہ ہے کہ آیا محکمہ تعلیم اِن سکولون مین کام کرنے کے لئے لائق اور قابل اُستادون کی خدمات بسہولیت دے سکتا ہے- انسپکٹران کی عدم موجودگی مین - مین خیال کرتا ھون - کہ اس بات کے لئے ساری کوششین فضول ھونگی اور اس سے کوئی مقصد حل نہ ھوگا - میرے دوست آنریبل لالہ کاشی رام نگرانی اور معائنہ کی مد سے ۵۰۰۰۰ روپیہ نکال کر نئے سکولون کے جاری کرنے مین صرف کرنا چاھتے ھین - اور اونکی تعداد وہ ایک سو مقرر کرتے ھین- اس سے موجودہ قومی سکولون کو یقیناً ضعف پہنچیگا-لہذا مین افسوس کرتا ھون-کہ مین اُن کے ریزولیوشن کی تائید نہین کر سکتا-

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس—" یورآنر—جو ریزولیوشن آنریبل لالہ کاشی رام نے ابھی پیش کیا ہے-اور جسمین انہون نے درخواست کی ہے-کہ تخمینہ بجٹ بابت معائنہ مدارس مین مبلغ پچاس ہزار روپیہ کی رقم کی تخفیف کیجائے اور اس رقم کے ایک سو نئے پرائمری سکول کھولے جائین-وہ نوعیت کے لحاظ سے اُن دیگر ریزولیوشنون سے قدرے مختلف ہے - جو کل اور آج بجٹ کے متعلق پیش ھوئے ھین - اس ریزولیوشن سے ایک صیغہ کو ضعف پہنچا کر دوسرے کو ترقی دینا مقصود نہین ہے بلکہ اس کا مدعا یہہ ہے-کہ پرائمری تعلیم کی اشاعت کے سوال کو عملہ انسپکٹران کی تعداد مین اضافہ کرنے کی تجویز پر ترجیح دیجائے یہہ ایک ایسا اصول ہے جس سے مجھے یقین ہے کہ کوئی انصاف پسند شخص انکار نہین کریگا-

" یوئر آنر—پنجاب گورنمنٹ کی یہہ علانیہ پالسی رھی ہے - کہ پرائمری تعلیم کو محکمہ تعلیم کے دیگر جملہ مطالبات پر ترجیح دیجائے سر لوئی ڈین نے بارھا ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا - مگر یہہ دیکھکر رنج ھوتا ہے- کہ گذشتہ چند سالون سے سرشتہ تعلیم پنجاب کی طرف سے پرائمری تعلیم پر وہ توجہ نہین دیجاتی جوکہ ایسے اھم سوال کو دی جانی چاھئے تھی - ھندوستان مین تعلیمی ترقی کے متعلق جو رپورٹ گورنمنٹ عالیہ نے حال ھی مین شایع کی ہے اس سے ظاھر ھوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ ع مین ھندوستان کے جملہ صوبجات کلان کے مقابلہ پنجاب مین پرائمری سکولون مین تعلیم پانیوالے طلبا کی تعداد سب سے کم بڑھی ہے - جو ترقی سال روان مین ھمارے صوبہ مین ھوئی ہے - وہ صوبہ مدراس کا ساتوان حصہ ہے - یہہ ایک افسوس ناک علامت ہے - اور مین اپنے محترم دوست آنریبل مسٹر گاڈلے سے درخواست کرونگا - کہ وہ اس دھبہ کے دھونے کے لئے فوری اور موثر کاروائی عمل مین لائین - پنجاب مین سکول جانے کے لایق عمر کے کی تعداد تقریباً تیس لاکھہ ہے-اور توسیع تعلیم کے مقابلہ مین ھم صرف ۸۰۰۰ طلبا سالانہ کی رفتار سے ترقی کر رہے ھین-مجھے اندیشہ ہے کہ اضافہ کی یہ شرح بچون کی اس تعداد سے بہت کم ہے-جو ھر سال پیدا ھرتے ھین اس سے آنریبل ممبران کو معلوم ھو جائیگا - کہ پنجاب مین بچون کی کثیر تعداد کو ھر سال تعلیم سے بے بہرہ رھنا پڑیگا اسی سلسلہ مین مین یہہ کہنا چاھتا ھون-کہ جیسا کہ مین دوسال پہلے اپنی بجٹ کے متعلق تقریر مین کہہ چکا ھون-پنجاب مین دوسرے صوبون کے مقابلہ مین فی طالبعلم زیادہ خرچ اٹھنا ہے-گورنمنٹ ھند نے جو تعلیمی نقشہ جات ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو امپیریل لجسلیٹو کونسل کی میز پر رکھے تھے-ان سے یہہ ظاھر ھوتا تھا کہ جہاں صوبہ جات مدراس-بنگال-برما- صوبجات وسطی اور صوبہ شمال مغربی سرحد مین ۱۰ سے ۱۱ روپیہ لاگت فی طالبعلم خرچ ھوتا ہے اور احاطہ بمبئی و صوبجات متحدہ مین ۱۴ سے ۱۵ روپیہ تک وھان پنجاب مین ۱۸ سے ۲۰ روپیہ تک خرچ ھوتا ہے اور چونکہ تعلیم کے لئے ہماری سرمایہ بہم نہین پونچ سکتا اسلئے اسکا یہہ نتیجہ ھوتا ہے کہ تعلیم کا فائدہ ایک تنگ دائرہ کے اندر محدود رھتا ہے-دوسال گذرے آنریبل ممبر باھتمام تعلیم نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ پنجاب مین تعلیم کا خرچ زیادہ ہے-انہون نے اس بات کو بھی تسلیم کیا تھا کہ صوبہ ھذا مین ھم عملہ اور سامان پر زیادہ صرف کرتے ھین ھمکو یہہ بتلایا گیا تھا کہ یہہ زیادہ خرچ سزاوار نکتہ چینی یا شکایت نہین ہے-یوئر آنر-چونکہ ھمارا صوبہ غریب ہے-اسلئے مین عرض کرتا ھون کہ ھم عملہ معائنہ - اور سامان پر زیادہ خرچ کے متحمل نہین ھوسکتے-ھمارا پہلا مقصد یہہ ھونا چاھئے کہ جہان تک ممکن ھو-تعلیم کو عام کیا جائے- اگر دیگر صوبہ جات جو بلحاظ تربیت اور ترقی ھم سے آگے سمجھے جاتے ھین-سامان وغیرہ پر کم خرچ کرتے ھین تو ھم کوئی وجہ نہین دیکھتے-کہ کیوں یہہ صوبہ جو سب ھی باتون مین ابھی تک ان سے پیچھے خیال کیا جاتا ہے-اس پر زیادہ خرچ کرے-آنریبل لالہ کاشی رام کی تحریک نہایت معقول ہے-اگرچہ میری ذاتی راے یہہ ہے-کہ ۱۰۰ نئے

پرائمري سکولون کے لئے ٥٠٠٠٠ کي رقم بہت زیادہ ہے-آنریبل ممبر خزانه نے ۱۲٥ نئے سکولوں کے جاري کرنے کے لئے ۲٥٠٠٠ روپیه درج بجٹ کیا ہے-اُسي شرح پر حساب لگاتے ہوئے مین امید کرتا هون-که مبلغ بیس هزار روپیه اس غرض کے لئے کاني و شافي هونگے-مین امید کرتا هون-که آنریبل ممبر ٥٠٠٠٠ روپیه کي تخفیف پر زور نه دینگے اور اس سے کم تخفیف پر راضي هو جائینگے اگر آنریبل مہتمم محکمه تعلیم ۲۰٫۰۰۰ روپیه کي تخفیف کر دین-تو یهه ریزولیوشن رائگان نه جائے-شاید یه کیا جائیگا-که بہت کم مقامات مین لوگ مفت یا کرایه کي عمارتین بهم پونچانیکے لئے تیار هونگے-ممکن ہے-یهه درست نکلے-لیکن مین خیال کرتا هون-که یهه مناسب هوگا که گورنمنت بجٹ مین اس بات کا بندوبست کردے-جنکي بابت ریزولیوشن مین درخواست کي گئي ہے-ایسا بندوبست یقیناً بہت ترغیب کا موجب هوگا-لیکن اگر لوگ اس سے فائده اٹھا نے سے قاصر رهین-تو سال کے ختم هونے پر گورنمنت اس رقم کو واپس لے سکتي ہے-آخري اعتراض شاید یهه کیا جائے-که استادون کي قلت ہے-مین خیال نہین کرتا-که صورت حالات ایسي ہے-لیکن اگر ایسا هو بهي تو منتقل کر ده رقم بلا صرف پڑي رهیگي-اور اختتام سال پر جیسا که اوپر بیان کیا گیا ہے-واپس لي جا سکتي ہے-ان ریمارکس کے ساتهه مین ریزولیوشن کے اصول کي ته دل سے تائید کرتا هون "-

آنریبل مسٹر گاڈلے—" یور آنر—آنریبل محرک نے اس ریزولیوشن مین تعلیم کے متعلق بہت سے مضامین پر گفتگو کي ہے-لفظ " نگراني " کي ایزادي سے انہون نے ریزولیشن کي هیئت مین تبدیلي کردی ہے-اور اگر یهه لفظ اسطرح سے ثبت کیا جاوے-تو ایک اور مضمون آ داخل هوتا ہے-اور اس سے اس سوال پر جمله بحث بدل جاتي ہے-مجھے یهه کہنے کي ضرورت نہین ہے-که مین اس موقعه پر معائینه-مکانات وغیره کي نسبتي اهمیت پر بحث نہین کر سکا-مین نے آنریبل ممبر کو چند اعداد اور دیگر واقفیت جسکي اسکو ضرورت تهي کل مہیا کردي تهي اور مجھے معلوم هوتا ہے که انہون اس واقفیت کي صحت مین شک ہے-یهه واقفیت اور اعداد انکو صوبه کي رپورٹون سے بهم پونچائے گئے تہے "-

آنریبل لاله کاشی رام—" میرا یهه مطلب نہین تها-که جو اعداد مجھے آنریبل ممبر نے عنایت کئے تہے غلط هین میري مراد یهه نه تهي-که وه غلط هین بلکه مین نے کہا تها که وه متضاد هین-

آنریبل مسٹر گاڈلے - " ریزولیوشن کا اپني موجوده صورت مین یهه مدعا ہے-که اخراجات زیر مد تعلیم و معائینه مین ٥٠٠٠٠ روپیه کي تخفیف کي جاوے-اور جو رقم اسطرح بچ جائے-اسکو ایکسو نئے پرائمري سکول کهولنے کے لئے عطا کیا جاوے-اس ریزولیوشن مین اب ایک اور نقطه " معائینه " ایزاد کر دیا گیا ہے-مین آنریبل ممبر کے ریزولیوشن کے اس حصه کے ساتهه تک بالکل متفق هون جسمین انہون نے اسبات کي خواهش ظاهر کي ہے که پرائمري سکولون کي تعداد مین اضافه کیا جائے اور که جس ذریعه سے ممکن هو اس غرض پر اور روپیه خرچ کیا جائے-مگر وه جب زید سے چهین کر بکر کو دینا چاهتے هین تو اسکا مطلب یهه ہے که وه پرائمري سکولون کي تعداد کو بڑهانے کیلئے ایک نہایت ضروري مد معائینهمین سے روپیه لینا چاهتے هین-اس سے مین هرگز اتفاق نہین کر سکتا-مین اس امر کو بخوبي تسلیم کرتا هون که ترقي کي رفتار کو تیز کرنا چاهئے لیکن ساتهه هي اسکے مین آنریبل ممبر سے کہونگا که وه اس امر پر غور کرین که گذشته تین سالوں مین تقریباً ٥٠٠ پرائمري سکولوں کي رفتار سے ترقي کرنا کچهه کم نہین اور پہلے کي نسبت هر طرح سے زیاده ہے-مین مین اسبات کیطرف بهي توجه دلاتا هون که اعداد بیان کرتے وقت انہوں نے گذشته سال کي حاضري ظاهر کر یکے کے بعد یکے دیگر اعداد بیاں کئے هین-انہون نے یهه نہین بتایا که آیا حاضري کے یهه اعداد لڑکون کي بابت هین انہون نے بیان کیا ہے که ان اعداد سے سالانه ترقي ظاهر هوتي تھي-مگر یهه اعداد ایک هي سال کي بابت هین-چاهئے تها که بہت سے سالون کو لیا جاتا-گذشته تین سالون کے اعداد شمار ۲۰۰۰ هین نه که ۸۰۰۰ هزار آنریبل ممبر نے صرف سنه ۱۹۱٥ ع کو لینے کی کوشش کي ہے مگر مین تین سالوں کو لیتا هون ایک سال مین کوئي خاص حالات هو سکتے هین ممکن ہے که اس مین قحط یا اسي قسم کے دیگر اسباب پیدا هو گئے هون مگر اس کے برعکس هم یکسان رفتار کي اُمید نہین کر سکتے مجھے افسوس ہے که مین نے گورنمنٹ هند کے اعداد شمار نہین دیکھے مین نے یهه اعداد اپني رپورٹون سے لئے هین آنریبل ممبران اعداد کي بناء پر ثابت کرنا چاهتے هین که پنجاب

مین ترقي کي رفتار دیگر صوبجات کےمقابله مین سست رهي هے میرے خیال مین اونهون نے کہا هے که صوبجات متحده مین گذشته سال زاید طلبا کي تعداد ۱۰۰۰۰ تهي اور پنجاب مین صرف ۸۰۰۰ اگر صورت واقعات یهي هے تو یهه کهنے کے لئے که پنجاب میں ترقي کي رفتار زیاده سست رهي هے ایک عجیب دلیل هے یهه بیان کرنے سے پیشتر پنجاب کے ۸۰۰۰ طلبا صوبجات متحدہ کے ۱۰۰۰۰ طلبا سے کم هیں آنریبل ممبر کو آبادی کے فرق پر بهي غور کرنا چاهئے تها بهر حال جیساکه میں نے پہلے بیان کیا هے مین اعداد پر بحث کرکے کونسل کا وقت نهین لینا چاهتا هم سب اس بات پر متفق هین که پرائمري تعلیم کي ترقي کي رفتار کو هر ممکن ذرائع سے تقویت دینے کي ضرورت هے اس مقام پر صرف یهه سوال پیدا هوتا هے که آیا وه خاص طریقه جو آنریبل ممبر نے تجویز کیا هے ممکن هے یا نهین وه مد معائنه مین سے ۵۰۰۰۰ روپیه بظاهر اس خیال کي بناء پر لینا چاهتے هیں که مد مذکور مین ایک ایسي رقم درج کي گئي هے جو ضروریات سے زیاده هے مین آنریبل ممبر کو یقین دلاتا هون که وه اس باره مین غلطي پر هیں جو کچهه در اصل وقوع مین آیا وه یهه هے که بجٹ بابت سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ ع کے تیار کرنے کے وقت ایک زائد رقم اون افسران معائنه کے اضافه کے لئے بجٹ مین درج کو لي گئي تهي جن کا تقرر اوس سکیم کي روسے منظور هو گیا تها جس کي بابت صاحب سیکرٹري آف سٹیٹ کي منظوري موصول هو گئی هے لیکن موجوده مالي حالات کے باعث تجویز مذکور کا تمام و کمال طور پر عمل مین لانا ناممکن هو گیا-حقیقت مین صرف ایک هي زائد انسپکٹر ملازم رکھا گیا هے-آئنده سال کے بجٹ مین اس قسم کي ایک رقم درج کي گئي تهي-لیکن اس اضافه مین بهي ۳۰۰۰۰ روپے کي تخفیف کي گئي هے اور موجوده رقم صرف موجوده عمله کي تنخواهون وغیره کے ادا کرنے کے لئے هي کافي هے-لهذا اگر کونسل اس رزولیوشن کو منظور کرلے تو اسکا یهه مطلب هوگا که گورنمنٹ کو کهنا پڑیگا که بغیر کسي معقول وجه کے نهایت قابل افسران کي ایک بڑي تعداد کو ملازمت سے جلدي علیحده کردیا جائے-ایسا کرنا بے شک وعده خلافي هوگا اور گورنمنٹ هرگز اس پر رضامند نهین هوگي اسجگه مین (شاید مین ضرورت سے زیاده وقت لے رها هون) موجوده عمله کي ترکیب کا مختصر ذکر کرتا هون سب سے پہلے عملة معائنه هے-

(باقي مضمون آئنده)

۲۶۲ سی ایس—۷۱۰—۲۸-۴-۱۹۱۶—ایس جی پی پی لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۱۷] لاهور—۲۸-اپریل (مطابق ۵ مئی) سنه ۱۹۱۶ء—یوم جمعه [جلد ۴۳

پانچوان حصه

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب-منعقده بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع کي شرائط کے بموجب منعقد هوئي-

[بقیه مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مین بتاریخ ۱۴ مارچ سنه ۱۹۱۶ع-بروز سه شنبه-بوقت ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ صبح منعقد هوئي]-

آنریبل لاله کاشي رام—"یور آنر کي اجازت سے مین یهه کهتا هون که کیا آنریبل ممبر یهه بتائینگے که آیا کوئي دوسري مد هے جسمین سے یهه رقم لیجاسکتي هے؟"-

۲۴۸ پی جی جي-

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" ریزولیوشن سے اس بات کا کوئي تعلق نہیں—ریزولیوشن میں ایک خاص مد پر غور کرنے کي سفارش کي گئي ہے اور یہہ آنریبل ممبر کا فرض ہے کہ وہ مد مذکور پر بحث کریں "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے—" میں تجاویز مذکور کے اس حصہ پر بحث کرتا ہوں کہ مد ' معائنہ ' میں مہیا کردہ رقم میں ۵۰۰۰۰ روپیہ کي تخفیف کي جائے-موجودہ عملہ کا ایک حصہ تو ضلع کا عملہ معائنہ ہے-یعنے ہر ایک ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر ہے اور کل عملہ میں ۲۸ ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ۱۵۲-اسسٹنٹ انسپکٹران ہیں-وہ پرائمري وغیرہ کي تعلیم کي اشاعت کے ذمہ وار ہیں-گذشتہ سال-یعنے سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں لڑکوں کے پرائمري سکولوں کي تعداد تقریباً ۵۴۰۰ تہي-۶۰ مدرسے ایک افسر معائنہ کے تقرر کو جائز ثابت کرنے کے لئے کافي ہیں - اس اندازہ کے مطابق پنجاب میں ضلع کے انسران معائنہ ۹۰ ہونے چاہئیں - مگر یہاں صرف ۸۰ ہیں - دوسرا حصہ ڈویژنل انسپکٹران کے نام سے موسوم ہے - ہر ایک ڈویژن میں ڈویژنل انسپکٹر مع اپنے اسسٹنٹان کے ہوتا ہے - مجھے یہہ بیان کرنا ضروري معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حصہ مدرسوں کي اضافہ شدہ تعداد بالخصوص ثانوي مدارس کیلئے کافي نہیں ہے-اور اب صوبہ ہذا میں ۴۰۰ ثانوي مدارس ہو گئے ہیں-ڈویژنل انسپکٹران کو اپنے کار مفوضہ کے سر انجام دینے میں بہت بڑي دقت پیش آتی ہے-اور کئي گذشتہ سالوں سے یہہ بات تسلیم کي جا چکي ہے کہ ان کي کچھہ امداد ہونی چاہئے اور زائد انسپکٹران کے تقرر کیلئے سیکریٹري آف سٹیٹ (وزیر ہند) کي منظوري مل چکي ہے-في الحال تجویز مذکور کے مطابق ایک زاید انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے-مگر دوسروں کے تقرر کي بڑی ضرورت ہے-سال آئندہ کے بجٹ میں کوئی روپیہ اس غرض کیلئے مہیا نہیں کیا گیا اور جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اس لئے آنریبل ممبر کي تجویز کے یہہ معنے ہونگے کہ بعض افسروں کو جو پہلے هي سے ملازم ہیں ملازمت سے علیحدہ کیا جائے-آنریبل ممبر کے الفاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اون کے خیال میں عملہ معائنہ اور ڈائرکشن کا خرچ عام طور پر بہت زیادہ ہے-میرے خیال میں اونہوں نے کہا ہے کہ سرشتہ تعلیم میں بڑے بڑے افسروں کي تعداد بہت زیادہ ہے-میرے خیال میں آنریبل ممبر اس امر سے آگاہ نہیں کہ دنیا میں کوئي ملک ایسا نہیں ہے جہاں پرائمري تعلیم کا ایک منضبطہ سلسلہ موجود ہو-لیکن یہہ بات تسلیم نہ کي جاتي ہو کہ ایسے سلسلہ کو خوش اسلوبي سے اوسوقت تک جاري نہیں رکہا جا سکتا جب تک کہ نگراني کے لئے ایک قابل عملہ موجود نہ ہو-مثلاً انگلستان اور ویلز میں تقریباً ۵ لاکہہ کي ایک رقم انتظام اور معائنہ پر صرف کي جاتي ہے-بہر حال میں غیر متعلقہ اعداد کا ذکر نہیں کرنا چاہتا-میں اون رقوم کا ذکر کرتا ہوں جو دیگر صوبجات میں صرف کی جاتي ہیں-میرے خیال میں ہمارے صوبہ کے اعداد ۳۳۰۰۰۰ روپیہ سے کسیقدر زیادہ ہیں-سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں صوبہ برہما میں تعلیم پر ۵۴۵۰۰۰ روپیہ سے قدرے کم خرچ ہوا اور بہار اور اوڑیسہ میں پانچ لاکہہ روپیہ سے قدرے زیادہ-صوبجات متحدہ میں ۴۴۱۰۰۰ روپیہ-بمبئي میں ۶۱۳۶۱۴ روپیہ-بنگال میں سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع میں ۷¾ لاکہہ روپیہ تعلیم پر خرچ ہوا تھا اور مدراس میں ۸۳۵۰۰۰ روپیہ-ان اعداد کے ساتھہ موازنہ کرنے کے بعد آنریبل ممبر اس بات کو تسلیم کرینگے کہ پنجاب زیادہ خرچ نہیں کرتا-بادی النظر میں یہہ دلیل کچھہ قوي معلوم نہیں ہوتي کہ مد مذکور کي ذیل میں صوبہ ہذا کا خرچ بہت زیادہ ہے-انسپکٹران کا سوال محض مالي سوال ہرگز نہیں ہے-صرف شدہ رقم کو خواہ میزان سے کچھہ هي نسبت کیوں نہ ہو-مگر کل رقم اس سوال کا سب سے ضروری خواص نہیں ہے-انسپکٹر محض مالي ایجنٹ نہیں ہیں-تجارتي دوکانوں کے مینیجروں (منتظموں) یا نگرانی کرنے والوں سے انکا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا-مختلف کام اونکے سپرد ہیں-مثلاً صلاح و مشورہ دینا اور نگراني کرنا-اور انکا کام صوبہ میں محض نظام تعلیم کي نگراني ھی نہیں ہے-یہہ سوال کونسل ہذا میں سنہ ۱۹۱۳ع میں اُٹھایا گیا تھا اور مسٹر شادي لال نے یہہ سوال کیا تھا-" چونکہ سررشتہ تعلیم کا عملہ معائنہ اپنے زیر نگراني سکولوں کي بڑي تعداد کي عمدہ طریق میں نگراني کرنے کے لئے ناکافي ہے اور چونکہ عملہ مذکور کا کام ترقی تعلیم کے ساتھہ ساتھہ بسرعت بڑھ رہا ہے کیا گورنمنٹ براے مہرباني عملہ معائنہ کی تعداد میں اضافہ کرنے کي مناسبت پر غور فرمائیگي ? "-اسکے جواب میں کہا گیا تھا کہ "یہہ معاملہ کچھہ عرصہ سے گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور بجٹ میں ۱۲ زائد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹران مدارس کے تقرر کے لئے گنجائش رکھي گئي ہے "-مگر مسٹر شادي لال کي اس سے تسلي نہ ہوئي اور اونہوں نے اوسکے بعد اپریل سنہ ۱۹۱۳ع میں ایک تقریر کے دوران میں حسب ذیل الفاظ کہے-" گذشتہ اجلاس میں میں نے آنریبل ممبر سے مدارس کے عملہ معائنہ کے متعلق ایک سوال پوچھا تھا-میں نے عملہ مذکور میں کچھہ اضافہ کرنے کي مناسبت پر زور دیا تھا-اوس سوال کے جواب میں آنریبل ممبر نے کہا تھا کہ موجودہ بجٹ میں ۱۲-اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ

انسپکٹران مدارس کے تقرر کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے-یہان تک تو یهه بات تسلی بخش ہے-لیکن مجھے یقین نہین که اس سے وہ مطلب حل ہو جائیگا جو میر ے مد نظر ہے میرا اعتراض یهه تها که آجکل پانچوں قسمتو ن کے پانچ انسپکٹر ہین اور جہان تک مجھے علم ہے یهه پانچوں انسپکٹر مدارس اوس روز افزون کام کا مقابله نہین کرسکتے جسکا بوجهه اون پر پڑا ہوا ہے-گذشته چند سالون کے اندر مدارس کي تعداد مین بہت بڑا اضافه ہوا ہے اور مجھے قریباً پورا یقین ہے که جو کام سرشته تعلیم اون سے لینا چاهتا ہے اوسکا خوش اسلوبي سے سر انجام دینا ان کے لئے بہت مشکل ہے-مین آنریبل ممبر سے استدعا کرتا ہون که وہ سوال کے اس پہلو پر غور فرمائین "-یهه ہین مسٹر شادي لال کے الفاظ-مسٹر شادي لال کي نسبت یهه خیال نہین ہوسکتا که اونہوں نے بغیر سوچے اس بات پر زور دیا ہو-اگر سنه ۱۹۱۳ع اون کے الفاظ مین قدرے صداقت تهي تو دو سال بعد-یعني سنه ۱۹۱۵ع مین جبکه زاید مدارس کي ایک بڑي تعداد کہل چکي-اون کي صداقت بہت بڑہ جاني چاهئے-في الواقع ان دو سالون مین ۱۱۲۶ جدید مدارس کہل گئے ہین-مدارس کي تعداد مین ہر سال اضافه ہو رہا ہے اور اس مین کوئي شک نہین که موجودہ عمله ایزاد شدہ کام کا مقابله کرنے کے لئے ناکافي ہے-

" میرے خیال مین مجھے اور زیادہ وقت لینے کوئي ضرورت نہین "-

آنریبل رائے زادہ بہگت رام--" یور آنر--مین ریزولیوشن کے پہلے حصه کي اس حد تک تائید کرتا ہوں که ایک سو یا اس سے زیادہ جدید مدارس کہولے جائین-لیکن ریزولیوشن کے اوس حصه کي مخالفت کرتا ہوں-جسمین آنریبل محرک نے تجویز کي ہے که کسي مد معائنه کے خرچ مین پچاس ہزار کي تخفیف کیجائے-یاد رہے که تعلیم سے عمدہ رہنمائي کے بغیر وہ پسندیدہ نتائج حاصل نہین ہوسکتے جو آنریبل ممبر کے مد نظر ہین-

" تعلیم نہایت ضروري ہے-مگر وہ بغیر مناسب رہنمائي (ڈایرکشن) کے خطرناک ہوگي-مین اس مد (ڈائرکشن) مین کسي قسم کي تخفیف کرنے کے مخالف ہون-کیونکه مجھے معلوم ہے که موجودہ عمله اپنے کار مفوضه کو عمدہ طور پر سر انجام نہین دے سکتا "-

آنریبل لاله کاشي رام--" یور آنر--مجھے پہر اپنے متعلق ایک غلط فہمي دور کرنے کي ضرورت پڑي ہے-مین انسپکٹرون یا سررشته تعلیم کے ڈاریکٹرون کا دشمن نہین ہون-لیکن بدقسمتي سے جو دقت ہمین پیش آتي ہے وہ یهه ہے که اگر ہم کبهي پبلک کے مفاد کي اصلاح کے لئے کسي محکمه یا شعبه کے خرچ مین اضافه کرنیکي تجویز پیش کرتے ہین تو ہمین روپیه کے بہم پہونچانے کا طریق بهي بتانا پڑتا ہے-ہمارے لئے لازمي ہے که ہم بجٹ کي چار دیواري کے اندر رہین-مین نے آنریبل ممبر سے استدعا کي ہے که وہ خود کوئي دوسري مد تجویز کرین-یا مجھے ایسي مد کي تجویز کرنے مین امداد دین جسمین سے یهه رقم لیجاسکے-کیونکه گورنمنٹ کے تجربه کار افسر اور محکمه جات کے اعلے افسران هي ایسا کرسکتے ہین-بہر حال اس معامله مین کسي قسم کي غلط فہمي نہین ہوني چاهئے اور نه هي یهه سمجھنا چاهئے که مین اپنے آنریبل دوست یا اونکے عمله ماتحت کي تنخواهون پر حمله کر رہا ہون-مین صرف یهه چاهتا ہون که کسي نه کسي طرح اوس تعداد مین اضافه کیا جائے جو اب جدید پرائمري مدارس کیلئے تجویز کي گئي ہے-میرا اپنے الفاظ سے اس کے سوائے ہرگز کوئي اور مدعا نه تها-اعداد کے متعلق میرے خیال مین مشکل صرف یهه ہے که اعداد جس رپورٹ سے مین نے امداد لي ہے-آنریبل ممبر اوسکے علاوہ کسي اور رپورٹ کا ذکر کرتے ہین "-

آنریبل مسٹر گاڈ لے--" مین شروع سے آخیر تک یہي کہتا آیا ہون که میرے اعداد صوبه کي رپورٹ ہائے تعلیم مین درج ہین آنریبل ممبر ان رپوٹون کو دیکهه سکتے ہین "-

آنریبل لاله کاشي رام--" واقعي مجھے انکا گورنمنٹ ہند کے اعداد سے موازنه کرنے کا موقع نہین ملا "-

هزآنر پریزیڈنٹ بهادر - صریح طور پر صوبه کي اغراض کیلئے اس بات مین همیشه آساني هوتي هے که صوبه کے اعداد کا حواله دیا جائے جنکا ممبر مهتمم ذمه وار هوتا هے اور دیگر صوبجات سے موازنه کرنے کي صورت مین آنریبل ممبر کو گورنمنٹ هند کے شایع کرده اعداد کا حواله دینا چاهئے-

آنریبل لاله کاشي رام—" مین اونکے اعداد کي صحت پر اعتراض نهین کرتا-ممکن هے که دونون اعداد صحیح هون-میرے آنریبل دوست نے بیان کیا هے که ۸۰۰۰ غلط هے-مگر اونهون نے یهه ظاهر کرنے کي کوشش نهین کي که اونهون نے یهه اعداد کهان سے لئے هین"-

آنریبل مسٹر گاڈلے—" مین نے صرف سالانه شرح بتائي هے-مین نے یهه سالانه شرح گذشته تین سالون کي اوسط کي بنا پر بیان کي هے-تین سال مین ۶۰۰۰۰ طلبا کا اضافه هو تو ایک سال کا اضافه ۲۰۰۰۰ هوگا"-

آنریبل لاله کاشي رام—" مین عرض کرتا هون که جبکه مین ایک سال کے اعداد بتا رها هون یهه مناسب نهین هے که گذشته تین سالون کي اوسط بیان کرکے ان اعداد کي صحت پر اعتراض کیا جائے-دونون اعداد صحیح هین"-

هز آنر پریزیڈنٹ بهادر—" اس قسم کے معاملات مین ایک سال کي بجائے چند سالون مثلاً ۳ یا ۵ کي اوسط لے لینا هي مناسب هے".

آنریبل لاله کاشي رام—" مین ۲۰۰۰۰ کے ان اعداد کو تسلیم کرنے کیلئے تیار هون-اس صورت مین بهي یور آنر اندازه لگائین که اون ۳۰۰ سالون کی بجائے جو میرے اعداد مین درج هین ۳۰ لاکهه بچون کیلئے سکول مهیا کرنے مین میرے بیان کرده تین سالون کي بجائے کتنے سال لگینگے"-

" اب انسپکٹرون اور ڈائرکٹرون کے عهدون کو لیجئے—مین اپنے اعداد کي صحت کا دعوے نهین کرتا-مین نے انهین سول لسٹ مین سے لیا هے-انسپکٹرون اور ڈائرکٹرون کي تعداد ۸۰ کي بجائے ۹۹ هے اور تفصیل حسب ذیل هے :—

انسپکٹر—۱۱ یا ۱۲-
زنانه انسپکٹر—۶-
اسسٹنٹ زنانه انسپکٹر—۱-
اسسٹنٹ انسپکٹر—۱۲-
ڈسٹرکٹ انسپکٹر—۲۸-
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر—۴۰-

میرے اعداد آنریبل ممبر کے ۸۰ کی بجائے ۹۹ هوتے هین لیکن مین پهر عرض کرتا هون که مین ان اعداد کي صحت کا دعوے نهین کرتا مین ان اعداد کا صرف یهه ظاهر کرنے کیغرض سے ذکر کر رها هون که یهه تعلیم کا ایک ایسا شعبه هے که اس پر ایک کثیر رقم خرچ کرنے کي ضرورت نهین مگر جسیا که مین نے پهلے بیان کیا هے اگر یهه رقم کسي دوسري مد مین سے لي جا سکتي هے تو مجهے کوئي اعتراض نهین-

" آنریبل ممبر باهتمام تعلیم نے فرمایا تها که وه اسبات سے اتفاق ظاهر کرتے هین که تعلیم کي اشاعت کي رفتار زیاده هوني چاهئے-لیکن یهه بات میري سمجهه مین نهین آئي که اونکا یهه کهنے سے کیا مطلب تها که وه ریزولیوشن کے اوس حصه سے متفق هین جسمین اسبات کي خواهش ظاهر کي گئي هے که تعلیم کي رفتار مین ایزادي هوني چاهئے اور که پرائمري مدارس کي تعداد مین بهي ۱۲۵ سے زیاده کا اضافه هونا چاهئے-کیا انکي یهه مراد تهي مطلوبه رقم کسي دوسري مد مین سے قابل استفاده هوجائیگي مین نے آنریبل ممبر سے یهه اطلاع حاصل کرنے کي کوشش کي مگر ناکامیاب رها-بهرحال اس معامله کا تصفیه کرنے کیلئے یهه اطلاع بهم پهنچاني چاهئے-اسوقت جو کچهه مین چاهتا هون وه یهه هے-مین هرگز یهه تجویز نهین کرتا که گورنمنٹ جدید مدارس کے جاري کرنے کیلئے روپیه بهم پهنچانے کي غرض سے افسران معائنه کو فوراً برطرف کردے-مگر ایک اور طریقه هے- جو کچهه مین

کونسل کے روبرو اور گورنمنٹ کے غور کیلئے پیش کرتا هون وه یهه هے که جون جون موقع ملے انسپکٹرون کو معلمون کے عهده پر تبدیل کر دیا جائے اور دو یا دو سے زیاده اضلاع کے انسپکٹرون کے کام کو ملا دیا جائے اور اسطرح بچائی هوئی رقم کو حسب طریق مجوزه ریزولیوشن پرائمری سکولون کی تعداد مین اضافه کرنے پر صرف کیا جائے علی هذالقیاس مواجب سفر و بھاڑ بھی کم کرکے بچت مجوزه اغراض پر خرچ کی جائے-کسی ایک افسر کو ملازمت سے علیحده کئے بغیر بچت کرنے کے کئی طریقون مین سے صرف ایک یا دو طریقے بیان کرتا هون-جب کوئی عهده خالی هو تو آپ کو چاهئے که آپ عهده مذکور کے فرائض کسی دوسرے افسر کے ذمه ڈال دین یا ایک یا ایک سے زیاده اضلاع کے معائنه کا کام ایک هی افسر کے سپرد کرنے کی مناسبت پر غور کرین-اگر سکولون کی تعداد مین اضافه هو جائیگا تو اسمین کوئی شک نهین که معائنه پر زیاده وقت لگیگا-مگر عام طور پر اضافه ذیل کی نوعیت کا هوگا-بالغرض کسی ضلع مین جهان اب ۱۰۰ سکول هین اگر آپ وهان ۱۰۰ کا اضافه کرکے ۲۰۰ بنا دین تو ۲۰۰ سکولون کے رقبه معائنه مین کسی قسم کی بیشی نهین هوگی-صرف سکولون کی تعداد مین اضافه هوگا-ایک هی رقبه کے اندر اضافه هوگا اور اسلئے سکولون کی زیاده تعداد کیوجه سے پهلے سے زیاده وقت یا سفر کی ضرورت نهین هوگی میرے خیال مین یهه سوال بهی ایسا هے که اسکے متعلق سررشته تعلیم کے ماهر افسران اس بات کا فیصله کرسکتے هین که اگر آپ سکولون کی تعداد مین اضافه کردین تو آیا اون انسپکٹرون سے کام نهین چل سکتا-یا ان ۱۰۰ یا ۲۰۰ سکولون کیلئے عمله انسپکٹران مین کسقدر اضافه کرنے کی ضرورت پڑیگی-یهه معامله اونهین کے تصفیه پر چھوڑنا چاهئے-لیکن یهه ایک ایسا معامله هے جسکے متعلق عوام الناس کو اطلاع بهم پهونچانی چاهئے تا که اونهین معلوم هوجائے که آیا مدرسون کی تعداد مین اضافه هونے کی صورت مین بهی پهلے عمله ڈائرکٹران و انسپکٹران سے کام چل سکتا هے یا نهین-ان الفاظ کے ساتهه مین اس ریزولیوشن کو یور آنر اور کونسل هذا کے موالف غور کے لئے پیش کرتا هون"-

اس تحریک پر رائے لیگئی اور وه نامنظور هوئی-

مسوده بغرض رجسٹری طبابت پیشه اشخاص

آنریبل کرنل هینڈلے نے مسوده بغرض رجسٹری طبابت پیشه اشخاص پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتے هوئے فرمایا :-

"یور آنر مین مسوده بغرض رجسٹری طبابت پیشه اشخاص کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی اجازت چاهتا هوں اور تحریک کرتا هون که رپورٹ مذکور اور مسوده پر یکجا غور فرمائی جائے-

"کونسل کے انضباط کے متعلق منتخب کمیٹی کو بهت بڑی دقت پیش آئی-یهه بات محسوس کیگئی تهی که طبابت پیشه اشخاص کی کسی جماعت کی بهی حق تلفی نه هو اور ساتهه هی کسی ایک جماعت کو دوسری پر ترجیح نه دیجائے-یهه بات بلکل عیان هوگئی تهی که جو حقوق بعض جماعتون نے پیش کئے وه اوس حق سے کهین بڑه کر تهے جو اون جماعتون کو بحیثیت مجموعی پنجاب کے طبابت پیشه اشخاص کے اور عوام الناس کے مفاد کی نیابت کے لئے انهین حاصل تها اور یهی بات هے جسکا اون اشخاص نے خیال نهین کیا جنهون نے اس قسم کے حقوق کی تائید کی هے-مگر یهه کمیٹی کا کام تها که وه اس بات کو خوب مد نظر رکهے اور ساتهه هی هندوستان یا پنجاب کے خاص حالات کا بهی لحاظ کرے-

"دو سوسائیٹیون کی طرف سے یهه مطالبه کیا گیا تها که کونسل اپنا پریزیڈنٹ خود منتخب کیا کرے-لیکن ان هر دو نے جو کونسل کا انضباط پیش کیا تها وه اسی قسم کا تها که پریزیڈنٹ کا تقرر ان مین سے ایک یا دوسری کیطرف سے هی عمل مین آسکتا تها یهه مشتبه هے که اگر اونمین سے هر ایک کیطرف سے تجویز کرده انضباط کونسل منظور نه کیا جائے تو آیا اون مین سے کوئی اچهے مطالبه پر زور دیگی اس مین کوئی شک نهین که یهه ضروری هے که پریزیڈنٹ کے تقرر کا ایسا انتظام کردیا جائے که کونسل مین رقابت یا دهوه بندی کا جذبه پیدا نه هوسکے-

"مجهے یقین هے که گورنمنٹ کیطرف سے کونسل کے ممبران کی ایک کثیر تعداد نامزد کرنے کے خلاف

اعتراض غلط فهمي کے باعث کیا جاتا هے - جیسا که مین نے پہلے بیان کیا هے - یهه ضروري هے که کونسل مین کل پیشه طبابت کے نمایندے هون اور انتخابي حلقے قائم کرنے مین آپ جو چاهین کرلین - جب آپ پنجاب کي مختلف جماعتون کے فرضي متزاد مفاد پر نظر ڈالینگے تو آپ دیکهینگے که جب تک گورنمنٹ کو بذریعه نامزدگي نیابت کے کسي نمایان تفاوت کا تدارک کرنیکا اختیار نه هوگا - آپ حسب منشا نتائج حاصل نهین کرسکینگے - لیکن منتخب کمیٹي کو اعتماد تها که اگر گورنمنٹ کے کونسل کے ممبرون کي تعداد کے ایک کثیر حصه سے کمتر حصه نامزد کرنا منظور کرلے یا اگر اوسکو اس تعداد مین سے ایک ممبر کسي خاص جماعت - یعنے آزاد طبابت پیشه اشخاص مین سے نامزد کرنے پر مجبور کیا جائے تو بهي اوسکے اوس اختیار کو جو کونسل کے آئنده چلانے کے لئے ضروري هے فرق نهین آئیگا - گورنمنٹ نے صرف پریزیڈنٹ اور چار دیگر ممبران کے نامزد کرنیکا اختیار اپنے لئے محفوظ کیا هے -

" مین یهه کہه دیتا هون که گورنمنٹ منتخب کمیٹي کي ان تجاویز کو منظور فرماتی هے اور سوائے اسکے که وه فقره ٥ (ج) کے الفاظ یا جو درج رجسٹر هونے کے قابل هون که حذف کرنیکي خواهشمند هے - وه اون تجاویز کو بهي منظور فرماتی هے جو باقي کے سات ممبرون کے انتخاب کے متعلق هین - سب اسسٹنٹ سرجنون کی بڑي جماعت فقره ٥ (و) سے نکال کر اس خیال سے علیحده رکهه دی گئي هے که اوس سے دوسري جماعتون (یعنی ملٹري اسسٹنٹ سرجن اور تمام دیگر طبابت پیشه اشخاص جو فقره ٥ کے دیگر زمره مین شامل نهین هین) کي راؤن مین دقت نه پیش آئے - یهه کونسل ایک طبی کونسل هے - لیکن پهر بهی بعض اصحاب نے رائے ظاهر کي هے که اس کونسل مین ایسے آدمی (قانون پیشه اشخاص کو ترجیح دیگئی هے) مقرر کئے جائین جنهین پیشه طبابت کا کوئي علم نهین - انگریزي کونسل مین کوئي ایسے ممبر نهین هوتے بلکه وه اپنے قانوني مشیر مقرر کرتی هے - اور پنجاب کی کونسل بهی فقره ۱۰ (۲) کي رو سے ایسا کرنے کی مجاز هے - مین منتخب کمیٹي کی تجویز کرده بعض تبدیلیون کو جو تشریح کي محتاج نهین هین چهوڑ کر اوس بحث کا ذکر کرتا هون جو فقره ۱۳ کے خری پیرا گراف پر هوئی هے -

" اس باره مین جو بهت سا بحث مباحثه هوا هے اوس سے یهه دو خاص سوال پیدا هوتے هین - جس فعے سے پیشه کے متعلق ناروا فعل مراد هے اوسکی تعریف کیون نه کیجائے اور چیف کورٹ مین اپیل کرنے کي اجازت کیون نه دي جائے ؟ "

" پہلے سوال کے متعلق میرا جواب یهه هے که صرف میڈیکل کونسل هی پیشه طبابت کے نماینده کي حیثیت مین اس کی تعریف کر سکتی هے - نه تو اس کونسل اور نه هی منتخب کمیٹی کو یهه حیثیت حاصل هے که وه طبی کونسل کے کام کے اوس حصه مین دست درازي کئے بغیر اسکی تعریف کر سکتی هے جس کیلئے وه منظبط کیجاتي هے - مشکل یهه هے که کسي خاص فعل متعلقه پیشه طبابت کی برائي اوس فعل کے محض ارتکاب کرنے پر هي منحصر نهین هے - بلکه اون خاص حالات پر بهي مبنی هے جنکے زیر اثر اوس فعل کا ارتکاب کیا گیا هو -

" کیا مجهے یهه پوچهنے کي اجازت هے که آپ اون حالات کے اثرات کی تعریف کس طریق سے کرینگے جو صرف اوسی وقت معلوم هو سکتے هین جبکه وه رو نما هون - اور اگر آپکا ایسا کرنے کا اراده هے تو کیا آپ کا خیال هے که آپ کونسل کو اس کی پابندی پر مجبور کر سکتے هین ؟ -

" پنجاب کے ایک معزز قانون پیشه شخص نے ماسٹر آف دی رولز کی وضع کرده تعریف پیش کی هے مجهے ڈر هے که اس سے همارا مطلب حل نهین هوتا - اور میرے خیال مین اون دو ترمیمات سے جو وه اس تعریف کے ساتهه منسلک کرنا چاهتے هین ایسی دقتین پیدا هو جائینگی که کوئی میڈیکل کونسل اوسکا مطالبه نهین کر سکیگی -

" چیف کورٹ مین اپیل کرنے کے متعلق مین یهه کهونگا که انگلستان مین بهي کسي عدالت مین اپیل نهین هو سکتا - اگر کوئی اپیل هو سکتا هے تو وه پریوي کونصل کے روبرو اور وه بهی کونسل مذکور کي جوڈیشنل کمیٹی کے روبرو نهین -

" انگریزون کی بابت بیان کیا جاتا هے که وه بڑے عملی طور پر کام کرنے والے هین - اگر واقعی وه ایسے هین تو کیا یهه ممکن تها که وه ایسے مقدمات کے اپیل (جنکی تجویز کیواسطے میڈیکل کونسل جیسي ایک خاص جماعت کا منضبط کرنا اور اوسے خاص اختیارات تفویض کرنا ضروري خیال کیا گیا هے) معمولی دیوانی عدالتون مین سماعت کرواتے ؟ - مجهے معلوم هوتا هے که وه اشخاص جو چیف کورٹ مین اپیل کرنے کی خواهش رکهتے هین یا تو اپنے چال

چلن کو اس قدر مشتبہہ خیال کرتے هین کہ وہ اچے هم پیشہ اشخاص سے اوسکی نسبت تحقیقات کروانا پسند نہین کرتے یا وہ طبی کونسل کے فیصلون کو ضابطہ فوجداري کے زیر اثر لا کر اون اغراض کو کالعدم کرنا چاهتے هین جنکے لئے یہہ کونسل منضبط کي جا رهي هے۔میرے خیال مین همارے لئے یہي بہتر هے کہ هم اپیل کی موجودہ صورت پر هي قائم رهین یہہ بہت هي غیر اغلب هے کہ گورنمنٹ کسی قسم کي نا انصافی (خواہ وہ ٹیکنیکل هو یا کسی اور طرح کی هو) هونے کی اجازت دے۔اور میرے خیال مین اسي بات کي ضرورت هے۔معلوم هوتا هے کہ فقرہ ۲۱ کے متعلق کچھہ غلط فہمی پیدا هوگئی هے۔یہہ غلط فہمی قدرتاً فقرہ ۲۰ پر بہي عاید هوتي هے جسکي رو سے لوکل گورنمنٹ کو گوشوارہ مین تبدیلي کرنے کا اختیار حاصل هے۔لوکل گورنمنٹ گوشوارہ کو صرف اوسي صورت مین تبدیل کرسکتی هے جبکہ میڈیکل کونسل کي وساطت سے اوسے اس قسم کی اطلاع ملی هو جس سے وہ کوئی رائے قایم کرسکے تاکہ اگر کوئي ایسی یونیورسٹی یا سکول جو گوشوارہ مین درج هونے کي خواهش ظاهر کرے یا جو پہلے درج هوچکي هو مگر پیشہ طبابت کا اعتبار کہو بیٹھے توکونسل ایکٹ مذکور مین مندرجہ ذرایع سے کام لیگی۔اس مین کوئي شک نہین کہ ان ذرایع کو اور اغراض کے لئے بہي استعمال کیا جا سکتا هے۔لیکن وہ کسي ایسي غرض کے لئے نہین استعمال کئے جاسکتے جسکي نسبت یہہ کہنا ممکن هو کہ اون ایسی انسٹیٹیوشنون کے رتبہ و شان پر برا اثر پڑیگا جن سے کونسل کا کوئي سروکار هونیکی توقع هو۔

یور آنر۔۔۔ان مشاهدات کے ساتھہ مین منتخب کمیٹي کي رپورٹ پیش کرتاهون اور تحریک کرتا هون کہ بل پر غور کیا جاوے "۔

تحریک پیش هوکر منظور هوئی۔

آنریبل لالہ کاشی رام۔۔" حضور والا۔۔پیشتر اسکے کہ مین اوس ترمیم پر بحث شروع کرون جو کہ ضمن ۳ کي بابت میرے نام پر درج هے۔مین اس امر کو واضح کرنا چاهتا هون کہ بل کے اصول کے ساتھہ مجھے اتفاق نہین هے اور کہ اس ترمیم کو کونسل کے روبرو پیش کرنے سے میري صرف یہہ غرض هے کہ ایکٹ کو اون لوگون کی خواهشات کے مطابق بنا یا جاوے جو اسکو پاس کرانے کے خواهشمند هین اور چونکہ ایکٹ چند ایک ایسے ایکٹون کی پیروي کرتا هے جو دوسرے صوبون مین پاس هوئے هین۔مجھے یقین هے کہ یہہ کونسل بہي بل کو پاس کرنا مناسب سمجھیگي اور غالباً گورنمنٹ هند کے ایما پر هي اس گورنمنٹ نے اس بل پر غور کرنا شروع کیا هے۔چنانچہ صرف اوس محدود آراے کے ساتھہ (جسکا مین نے اوپر ذکر کیا هے) مین اس تعریف کي تحریک کرتا هون۔یہہ نہین سمجھنا چاهئے کہ مجھے اس مسودہ کے اصول کے ساتھہ کسي طرح کي همدردي هے۔گو اسکي اغراض کے ساتھہ مجھے پورا اتفاق هے۔حضور والا۔مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ آیا قانون مجوزہ کے برخلاف مجھے آپکي تمام دلائل اسي وقت بیان کرني چاهئین یا اونکو کسي آئندہ وقت کے لئے محفوظ رکھنا چاهئے۔

آنریبل مسٹر گریسی۔۔۔میرے خیال مین في الحال بحث ترمیم کے متعلق هے۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔۔۔هان میرا بہي یہي خیال هے۔

آنریبل لالہ کاشي رام۔۔۔جو تعریف کہ مین بل مین درج کرنے کی تجویز کرتا هون وہ یہہ هے کہ۔۔

" طبابت پیشہ " سے وہ شخص مراد هے جو کہ مغربی ممالک کے ایلو پیتھک طب دایہ گري اور جراحی کے طریقون کے مطابق علاج کرتا هو۔لیکن اس سے ایسا شخص مراد نہین جو کہ هو میو پیتھک آیور ویدک یا یونانی طریقون کے مطابق علاج کرتا هو۔یہان اغراض و وجوهات پر غور کرنے سے مجھے اس بات کي خواهش هوتی هے کہ مین اس ترمیم کي تحریک کرون اور کوشش سے درخواست کرون کہ وہ اس کو منظور کرے۔مین اس امر کا پھر ذکر کرنا چاهتا هون کہ معزز محرک آنریبل مسٹر ٹامسن کی تقریر مین یہہ بتلایا گیا تہا کہ بل کی غرض عوام الناس کی حفاظت هے۔یعنی اس کے ذریعہ اون کو اس قسم کي سہولتین دیجاوین کہ وہ نالائق اور تجربہ کار طبیب کے درمیان تمیز کرسکین یا بالفاظ دیگر لوگون کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اگر چاهین تو بہترین طبیب کی خدمات حاصل کرسکین اس سے جس حد تک کہ یہہ غرض پوري هوتی هے یہہ ایک مستحسن غرض هے اور اس سے کسي شخص

کو انکار نهین هو سکتا-لیکن جونهی که بیان اغراض و وجوهات پر بحث کی جاتي هے تو اس غرض کا دائره محدود هو جاتا هے کیونکه بیان اغراض و وجوهات مین یهه لکها هے که—

"' هوگا محسوس کیا جاتا هے که اب وه وقت آگیا هے که مغربی طریق طب کے روز افزون طبابت پیشه اشخاص اور اون کے روز افزون مریضون کے فواید کي حفاظت کیجائے'۔

" مین یوئر آنر کے روبرو یهه سوال پیش کرتا هون که آیا یهه غرض اوس بیان سے که بل کی غرض پبلک کے فواید کی نگهداشت هے کسیقدر مختلف رهتی هے-یعنے یهه سمجتا تها که ایکٹ تمام پنجاب کی آبادي پر حاوي هوگا یا بالفاظ دیگر اس ایکٹ کي یهه غرض هے که طبقه جهلا اور نیز طبقه بالا کے لوگون کو ایکٹ کے ذریعه سے سهولتین دیجاوین که وه سب اس قابل هو جائین که جب کبهي وه دکهه و بیماري کا علاج کرنا چاهین تو بهترین طبیب کو گهر مین لا سکین-لیکن جب هم بیان اغراض و وجوهات کو پڑهتے هین تو (بل کی) غرض هز میجسٹی کي رعایا کے ایک خاص طبقه تک محدود هو جاتي هے جس مین صرف مغربي طب کے مطابق علاج کرنے والے اور وه لوگ جو اون سے علاج کراتے هین شامل هین - مین اس امر کے بتلانے کی اجازت چاهتا هون که یهه طبقه پبلک کا ایک نهایت هي قلیل التعداد حصه هے اور جب یهه دیکها جائے که ایکٹ کی غرض کا حصول هز میجسٹی کي رعایا کے ایک خاص طبقه کیلئے محدود هے تو ایکٹ کی ضرر رساں نوعیت فوراً عیان هو جاتي هے-پس اگر گورنمنٹ یهه اصول اختیار کرتی هے که اس مسوده کے فواید کو صرف هز میجسٹي کي رعایا کے اس طبقه تک محدود کیا جاوے تو اس صورت مین مین یهه عرض کرونگا که جسوقت ایکٹ بغرض اظهار رائے یا نکته چیني بهیجا گیا تها تو یهه از بس ضروري تها که اوسکو ایسے طریق سے مرتب کیا جاتا که اوس سے یهه غرض واضح هو جاتي-ایکٹ کي موجوده شکل و صورت مین یهه غرض بالکل واضح نهین کیگئي نه صرف واضح هي نهین کیگئي بلکه ایسے الفاظ سے ڈهکي هوئي هے جو اگر مجهے ایسا کهنے کي اجازت هو مبهم اور مغالطه آمیز هین-مجهے اُمید هے که اس کونسل کے تمام آنریبل ممبر اس بات کو تسلیم کرینگے که الفاظ " طبابت پیشه شخص " کے حسب معمول مفهوم مین وه تمام طبیب جو آیور ویدک-هومیو پیتهک اور یوناني طریقون کے مطابق علاج کرتے هین شامل هین - یهه انکار نهین هو سکتا که یهه لوگ طبابت پیشه هین - اگر وه طبابت پیشه هین تو هم یهه الفاظ استعمال کرکے هم پبلک کے دل مین یهه خیال ڈال رهے هین که ایکٹ هر قسم کے طبابت پیشه اشخاص پر حاوي هوگا اور ایسا کرنے سے هم ایک غلط خیال پیدا کر رهے هین مین یهه عرض کرونگا که یهه الفاظ " طبابت پیشه اشخاص " تین مقام پر مندرج هین—پهلا مقام تمهید هے جهان حسب ذیل عبارت هے :—' هرگاه یهه مناسب هے که پنجاب کے طبابت پیشه اشخاص کي رجسٹري کا انتظام کیا جائے - لهذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے هین ' یهه تمهیدي فقره بالکل مغالطه آمیز هوگا اگر اس سے یهه مراد هے که ایکٹ صرف مغربي طب کے مطابق علاج کرنے والون پر اور نه که طبابت پیشه اشخاص پر بحیثیت مجموعي حاوي هوگا - دوسرے مقام - یعني ضمن ۴ مین حسب ذیل الفاظ هین :—" کوئي سرٹیفکٹ جو بروئے قانون کسي طبابت پیشه شخص یا عهده دار کي طرف سے دیا جانا چاهئے جائز نه هوگا تا وقتیکه اوس پر کسي " رجسٹري شده طبابت پیشه شخص کے دستخط نه هون - یوئر آنر— پهر دفعه ۱۱ مین یهه الفاظ هین :—" رجسٹرار کا فرض هوگا که وه طبابت پیشه اشخاص کا ایک رجسٹر رکهے اور وقتاً فوقتاً الخ " - ان الفاظ سے یهه مراد هے که آپ هر ایک طبابت پیشه شخص کو اجازت دے رهے هین که وه اگر رجسٹر کئے جانے کا خواستگار هو - لیکن مجهے معلوم هے که گورنمنٹ کي یهه غرض نهین هے - گورنمنٹ کا کوئي اراده نهین که یوناني اور آیور ویدک طبیبون کو یهه اجازت دیجائے که وه اگر اس امر کے خواستگار هون که ایکٹ اونکا محافظ بنے یهه مفهوم هے اوس تقریر کا جو آنریبل ممبر محرک مسوده نے ستمبر گذشته مین کي تهي - یعني اوس تقریر کا حواله دونگا اور نیز اُن الفاظ کا حواله دونگا جو آنریبل ممبر کي زبان سے نکلے تهے یهه ثابت کرنیکے لئے که جو کچهه مین که رها هون درست هے - جو مشاهدات آنریبل ممبر باهتمام مسوده کي زبان سے نکلے تهے اُن سے مین یهه نتیجه نکالتا هون که ایکٹ کي هر گز یهه غرض نهین هے که وه مشرقي طبي طریق کا محافظ بنے نه یهه که وه اُن طریقون کو کس طرح سے فروغ دے اور نه هي یهه که ایسے طبیب پیدا کرے جو ان طریقون کے مطابق علاج کرتے هون بر عکس اسکے ایکٹ کي یهه غرض هوگي که وه مغربي طریق کے مطابق علاج کرنے والے طبابت پیشه اشخاص کو مستفید کرکے تمام طریق کے طبابت پیشه اشخاص کا العدم کردے - در اصل و نا قابل طبابت پیشه اشخاص" کي اصلاح ان اشخاص پر حاوي هے اور انکو نا قابل هي سمجها جائیگا - بل کے محرک نے اپني تقریر مین صاف

طور سے کہا تھا کہ اگر بل پاس ہوگیا تو اسکے ذریعہ سے نا قابل طبیبوں سے آہستہ آہستہ لوگونکا چھٹکارا ہوجائیگا- اور مجھے یقین ہے کہ یور آنر تسلیم کرینگے کہ یہي ایک غرض ہے جسکي بنا پر قانون کو جائز ٹھہرایا جا سکتا ہے-یعني کہ نا قابل اشخاص کو واقعي پیشہ سے باہر نکال دینا چاهئے-اور کہ صرف قابل اشخاص کو طبابت کرنے کي اجازت دیني چاهئے - البتہ اس مین کچھہ شک نہین کہ نا قابل اشخاص کي حوصلہ افزائي کرنے کي کوئي غرض نہین ہے-بس یہي غرض ہے-اس غرض کےلئے جو تدابیر استعمال کیجائینگي وہ ملائم توهین لیکن وہ موجود ضرور هین- اسمین کچھہ شک نہین کہ ایکٹ کے مفاد کو مغربي طریقہ کے مطابق علاج کرنے والے اشخاص تک محدود رکھنے کا ارادہ ہے-اندرین صورت میري یہہ التماس ہے کہ پبلک اور نیز اُن طلبا کے مفاد کا لحاظ رکھکر جو کہ مشرقي علم طب کا اس خیال سے مطالعہ کر رہے هین کہ ایکٹ اُنپر حاوي هوگا اور اُنهین درج رجسٹر هونے کے استحقاق اور ایکٹ کے روسے دیگر مفاد حاصل هونگے انصاف اور حق کي رو سے یہہ لازمي ہے کہ اس امر کو واضح کر دیا جائے-اُنهین اس قسم کي غلط فہمي مین نہین رکھنا چاهئے اور یہہ واجب ہے کہ یہہ غرض جہان تک کہ اُسکا تعلق اُن اشخاص سے ہے جن کے فائدہ کیلئے یہہ ایکٹ مقصود ہے-ایکٹ مین صاف طور سے واضح کي جاوے-آنریبل مسٹر ٹامسن نے اپني تقریر مین همین بتایا تھا کہ اون طبابت پیشہ اشخاص کي تعداد جو کہ سرکاري ملازمت کر رہے هین ۶۹۸ ہے اور اون طبابت پیشہ اشخاص کي تعداد جو کہ سرکاري ملازم نہین صرف ۱۵۰ ہے-جس حد تک کہ لوگ اس ایکٹ کے ذریعہ سے لائق طبیب کي نالائق طبیب سے تمیز کر سکینگے یا اونکو سرکاري ملازمون کے درمیان سے اچھے لئے طبیب چننے مین مدد ملیگي-کسي قسم کي غلطي کا احتمال نہین هو سکتا-هر ایک شخص جانتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہترین آدمي منتخب کئے هوئے هین-ورنہ وہ آدمي نہ تو سرکاري ملازم هوتے اور نہ هي شفا خانون کا اهتمام اُنکے هاتھہ مین هوتا- جہان تک اس امر کا تعلق ہے گورنمنٹ کا یہہ عندیہ نہین کہ ایکٹ هذا سرکاري ملازمون کے فائدہ کیلئے پیش کیا گیا ہے مین یہہ سمجھا تھا کہ ایکٹ لوگون کے فائدہ کیلئے ہے تا کہ وہ اچھے معالجہ کیلئے غیر سرکاري جماعت اطباء مین سے طبیب چن سکین-جو طبیب سرکاري ملازم نہین اُنکي تعداد بہت قلیل ہے-یعني صرف ۱۵۰ جب اُنکي اتني تھوڑي تعداد ہے تو گورنمنٹ اندازہ لگا سکتي ہے کہ اُن لوگون کي تعداد جو انکے پاس علاج کیلئے جاتے هین کتني هوگي-اگر مین غلطي پر نہین تو اس صوبہ مین ۳۳۰۰۰ دیہات اور ۱۰۵ طبابت پیشہ اشخاص هین- گورنمنٹ معلوم کر سکتي ہے کہ ان اشخاص کي طبابت کي کیا وسعت ہے اور کتنے اشخاص اُن سے علاج کرواتے هین- پس میري یہہ التماس ہے کہ اس ایکٹ سے ایک نہایت قلیل طبقہ آبادي کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے اور جب یہہ صورت ہے تو مین التماس کرتا هون کہ اس امر کي توضیح هوني چاهئے-اس تعریف کے متعلق مین یہہ کہنا چاهتا هون کہ جن الفاظ کا مینے استعمال کیا ہے وہ گورنمنٹ هند کے مسودہ متعلقہ مصنوعي سندات سے لئے گئے هین اور اسلئے میري یہہ التماس ہے کہ مین بلاخدشہ اُس تعریف مین سے الفاظ اخذ کر سکتا هون بے شک مسودہ مذکور مین "طبابت پیشہ شخص" کي تعریف تو نہین مگر "مغربي طب" کي تعریف درج ہے-مغربي طب کي کیا تعریف ہے-مینے اسکو ترمیم کر دیا ہے تا کہ وہ الفاظ "طبابت پیشہ اشخاص کے مطابق هو جائے-اور ان الفاظ سے جیسا کہ یور آنر کي رائے عالي پر روشن هوگا آیور ویدک-یو ناني هومیو پیتھک طبیب خارج هین-یہہ مسلمہ امر ہے کہ گورنمنٹ کي بین اور صریح غرض یہہ ہے کہ ایکٹ کے روسے رجسٹري هونے کے فوائد صرف ان اشخاص تک محدود هونگے جو مغربي قاعدہ کے مطابق علاج کرتے هین- پس مین ترمیم کے تجویز کرنے مین حق بجانب هون-لیکن اگر کسي ممبر کو غلط فہمي هو تو مین بل کے معزز محرک کي تقریر سے حوالہ دے سکتا هون-بل پیش کرنے کے وقت اُنهون نے جو کچھہ فرمایا تھا یہہ ہے- بے شک انهون نے بتلایا دیا تھا کہ ایکٹ کے روسے کون شخص قابل اور کون ناقابل هوگا اور نا قابل اشخاص کے زمرہ مین اُنهون نے وید اور حکیم شامل کر دئے تھے-بعد ازان اُنهون نے اس امر کا اظہار کیا تھا کہ حکیمون وغیرہ پر اس قانون کا کیا اثر پڑیگا-جنپر کہ اصطلاح "نا قابل" کا اطلاق هوتا ہے-(پنجاب گزٹ کے صفحہ ۲۱۴ پر جو تقریر چھپي ہے مین اُسکے آخري پیراگراف کا حوالہ دے رہا هون)-

جناب والا-اخیر مین مین نے اغلب اثر کا ذکر کرنیکا وعدہ کیا تھا جو غیر رجسٹري اشخاص پر مسودہ هذا سے پڑیگا-کسي شخص کے لئے خواہ اوس کي قابلیت کچھہ هي هو یہہ ضروري نہین کہ وہ اپنا نام رجسٹر کرائے

۲۴۸ پ. جي. مئي-

لیکن ھمین یقین ھے بلکہ یہہ یقین کرنے کے واسطے ھمارے پاس سند ھے کہ قابلیت یافتہ اشخاص اس مسودہ کے حقوق سے مستفید ہونے کي خواھش پر عملي طور پر متفق ھیں۔-یہہ کہنا محض ریا کاري ہوگا کہ ھم ناقابل اشخاص کو کسي قسم کا فائدہ پہونچانا چاھتے ھین بجز اس کے کہ ھم اون کو اس بات کي ترغیب دیتے ھین کہ وہ قابلیت حاصل کر لین-گو ھم اون کو فائدہ پہونچانا نہین چاھتے لیکن ھم اون کے خلاف کوئي براہ راست کارروائي بھي تو نہین کرنا چاھتے-

" ھم اونکے طبابت کا کام کرنیکے راستہ مین کوئي رکاوٹ نہین ڈالتے اور ھم اونہین عدالت ھائے قانوني کے ذریعہ اپني فیس وصول کرنے کا اختیار دیتے ھین اور میڈیکل کونسل کو اونکے افعال کی نگرانی کا کوئی اختیار نہین دیتے ھم صرف اون سے قطع تعلق کرنا چاھتے ھین اور معاملات کو اپنی رفتار پر چلنے کي اجازت دیتے ھین- ھم امید کرتے ھین کہ ھمارے " ھال مارک " (نشان تمیزي) کي موجودگي مین لوگ آھستہ آھستہ ادنی ڈگریون کو اونکي ظاھري صورت کے لحاظ سے وقعت دینے سے باز آ جائینگے اور وہ وقت بہت دور نہین جبکہ وہ اشخاص جو مغربی علم طب کا پیشہ اختیار کرنا چاھتے ھین سمجھہ جائینگے کہ اس پیشہ کو صاف بلا دھبہ شہرت کے ساتھہ اختیار کرنے کا صرف ایک ھي ذریعہ ھے اور وہ ذریعہ رجسٹري شدہ ھونا ھے-

" غیر رجسٹري شدہ اشخاص پر ایکٹ کا یہي اثر ھوگا خواہ آپ انکو غیر رجسٹری شدہ یا کسی اور نام سے موسوم کرین-اگر گورنمنٹ کا یہہ ارادہ ھے کہ اون اشخاص کو جو کہ مشرقي طب کے مطابق علاج کرتے ھین بالکل رجسٹر پر نہ لایا جائے-اگر گوشوارہ مین کوئي یونیورسٹي-کالج یا سکول جو مشرقي علم طب پڑھاتا ھو نہین داخل کیا جائیگا-اور اگر (ایکٹ کے) یہي ظاھرہ اغراض ھین تو مجھے یہہ کہنے کا استحقاق حاصل ھے کہ اس امر کو واضح کیا جاوے-اگر مین غلطی پر ھون اور اگر گورنمنٹ کا یہہ ارادہ ھے کہ کسي آئندہ وقت ان اشخاص کو درج رجسٹر کر دیا جاوے تو اوس صورت مین (ایکٹ کی) تعریف جیسی کہ ھے ویسي ھی رھے لیکن اگر گورنمنٹ کي یہہ عرض نہین ھے تو میری یہہ التماس ھے کہ یہہ (ترمیم شدہ) تعریف نہایت ضروري ھے ورنہ ایکٹ کي غرض کے سمجھنے مین سخت غلط فہمي ھوگي-ان مشاھدات کے ساتھہ مین اس ترمیم کو کونسل کے روبرو پیش کرتا ھون"-

آنریبل کرنل ھینڈلے—" جناب والا-مین یہہ ضرور کہونگا کہ مجھے اس قسم کي تعریف کے واسطے کوئي وجہ نظر نہین آتی-" طبابت پیشہ شخص " کئي معنون مین استعمال ھو سکتا ھے-اس سے کوئي شخص مراد ھو سکتا ھے-خواہ وہ کسی طریق سے طبابت کرتا ھو-جہان تک میرا خیال ھے اس کي تعریف ایکٹ دیوانگي مین کی گئي ھے اور اون اشتہارات مین بھي اسکا حوالہ ھے جنکي رو سے کوکین فروخت کي جاتی ھے-ایکٹ دیوانگی مین اس سے وہ تمام شخص مراد ھین جو میڈیکل ایکٹون کے تحت مین رجسٹر ھوئے ھین-لیکن اس سے وہ طبابت پیشہ شخص بھي مراد ھے جس کے بارہ مین گورنمنٹ فیصلہ کر دے کہ وہ طبابت پیشہ ھے-کوکین کی فروخت کے متعلق بھي "طبابت پیشہ شخص " سے ایسا شخص مراد ھے جو میڈیکل ایکٹون کي رو سے رجسٹر کیا گیا ھو اور نیز وہ شخص جس کے بارہ مین صاحب فنانشل کمشنر فیصلہ کرین کہ وہ طبابت پیشہ ھے- یہہ سراسر غلط ھوگا کہ ھم الفاظ "طبابت پیشہ اشخاص" کے ایک طبی مسودہ مین کوئی خاص معنے مقرر کرین-ھم الفاظ " رجسٹري شدہ طبابت پیشہ شخص " کے تو خاص معنے لے رھے ھین لیکن میرے خیال مین ھمین کوئی حق نہین کہ ھم الفاظ " طبابت پیشہ شخص " کے بھي کوئی خاص معنے لین اور اگر ھم ایسا کرینگے تو مجھے یقین ھے کہ اسکا بھي نتیجہ ظہور مین آئیگا کیونکہ ھر ایک شخص سمجھہ لیگا کہ صرف وھي اشخاص جو کہ اس بل کي رو سے رجسٹر کئے گئے ھین " طبابت پیشہ اشخاص" کہلانے کا دعوے کر سکتے ھین-

" تعریف کے ایک ذیل کے الفاظ پر بھي مجھے سخت اعتراض ھے-کہ "طبابت پیشہ شخص " سے کوئی ایسا شخص مراد ھو سکتا ھے جو کہ ایلو پیتھک طب کے مغربی طریقون سے علاج کرتا ھے-ایلو پیتھک طب کا صرف ایک طبقہ ھے کوئی مشرقی یا مغربي طریقے نہین ھین-مین اس قسم کی تعریف کو ھرگز تسلیم نہین کر سکتا-

" یوئر آنر—اب مین دیگر طریقون کا ذکر کرتا ھون-میرا یہہ خیال ھے-کہ یہہ تعریف ھمین اون طریقون کے مخالف کرتي ھے اور ھم کو ان طریقون کی خاص مخالفت نہین کرنی چاھئے ھم اون سے علیحدہ رھنا چاھتے ھین-ھم اس بات کو واضح کر دینا چاھتے ھین کہ ھم اون سے لڑنا نہین چاھتے-ھم یہہ واضح کرنا چاھتے ھین کہ اس

مسودہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اس کو پڑھکر ملاحظہ کر سکتا ہے-صرف اون اشخاص سے سروکار ہے جنہون نے کہ ایلو پیتھک طریق طب کا مطالعہ کیا ہے-مین نہین سمجھہ سکتا یہہ خیال کرنا کس طرح سے ممکن ہے کہ کوئی اور طریق بھي اس بل کے دائرہ اثر مین آ سکتا ہے-ترمیم کے محرک نے ابھی کہا تھا کہ بل کی غرض کے متعلق کسی قسم کا شک نہین ہو سکتا-اور در حقیقت اس کے متعلق کوئی شک ہو بھي نہین سکتا وہ ممبر جو کہ کونسل کے لئے منتخب ہونگے تمام ایسے رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص ہونگے جنہون نے ایلوپیتھک سسٹم طب پڑھا ہو-اس کونسل کے مشورہ کے بغیر گورنمنٹ کسی شخص کا نام بھی درج رجسٹر نہین کرسکتي-کیا کوئي ایسي طبي کونسل بھي ہوسکتي ہے جو کہ گورنمنٹ کو اس بات کا مشورہ دے کہ رجسٹر مین کسي ایسے شخص کا نام درج کیا جائے جو کہ ایلو پیتھک طریق طب کے مطابق علاج نہ کرتا ہو-یور آنر-ان مشاہدات کے علاوہ مینے کچھہ اور عرض نہین کرنا-میرے خیال مین ترمیم کا منظور کرنا بالکل ناممکن ہے"-

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر —" مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھہ آنریبل محرک نے کہا ہے وہ کسیقدر وزن دار ہے-کیونکہ اونہون نے بل کے تمہیدي فقرہ کا حوالہ دیا ہے جسمین یہہ دعوے ہے کہ بل جملہ طبابت پیشہ اشخاص سے سروکار رکھتا ہے-اسکے بعد آنریبل محرک یہہ جتلاتے ہین کہ ایکٹ کی عبارت مین جو جملہ ہے "وہ طبابت اشخاص کي بعض جماعتون کی طرف اشارہ کرتا ہے-کیا یہہ ہوسکتا ہے کہ تمہیدي فقرہ مین بھی آپ الفاظ طبابت پیشہ اشخاص کي بعض جماعتون کو شامل کرلین "-

آنریبل کرنل هینڈلے—" مین ان الفاظ کے شامل کرنے کو برا نہین سمجھتا-تمہیدي فقرہ کو اسقدر مختصر بنانے کي وجہ یہہ تھي کہ یہہ خیال کیا گیا تھا کہ بہت بہتر ہوگا-اگر بل بنانے کي وجہ کو بجائے تمہیدي فقرہ مین ظاہر کرنے کے بل کي اپني عبارت هي مین ظاهر کیا جائے "-

آنریبل لالہ کاشي رام—" اگر ہم طبابت پیشہ اشخاص کي بعض جماعتین کہینگے تو بھي وهي اعتراضات عاید ہوسکتے ہین-کیونکہ کوئي شخص جسنے مشرقي علم طب پڑھا ہے ان الفاظ سے یہہ معني نکال سکتا ہے کہ وہ بھي (رجسٹر ہونے کے) لائق ہے یور آنر کو غالباً یاد ہے کہ مینے بیان اغراض و وجوہات کے فقرہ کا ذکر کیا تھا-یعني " ہرگاہ محسوس کیا جاتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ مغربي طریق طب کے روز افزون طبابت پیشہ اشخاص اور اون کے روز افزون مریضون کے فوائد کي حفاظت کیجائے-"یہہ وہ غرض ہے-جس کے واسطے بل پبلک کے پاس بھیجا گیا تھا اور کہ یہہ اسکے فوائد کو ڈاکٹرون کي صرف ایک جماعت کیلئے مخصوص کرتا ہے-مجھے اس امر مین شک ہے کہ الفاظ " بعض جماعتون " کے شامل کرنے سے بل کے وضع کرنے والون کا ظاہرہ مدعا پورا ہوجائیگا-کیونکہ جماعت ایک هي ہے اور اس لئے میري یہہ التماس ہے کہ جس جماعت کے فائدہ کیلئے یہہ بل بنایا جاتا ہے اوسکا نام بل مین واضح ہونا چاهئے "-

آنریبل مسٹر گریسي—" کیا ہم ایکٹ مین ایک فقرہ بدین مضمون درج نہین کرسکتے کہ ایکٹ کا آمور ویدک اور یوناني طبون سے کوئي تعلق نہین"-

آنریبل کرنل هینڈلے—" مجھے اس مین اعتراض ہے "-

آنریبل خواجہ یوسف شاہ—" یور آنر—اس بل مین ہم صرف ایلو پیتھک طب پر بحث کر رہے ہین-اسلئے میري رائے مین وہ تعریف جو میرے دوست آنریبل لالہ کاشي رام ایکٹ مین درج کرنا چاہتے ہین مجھے زاید معلوم ہوتي ہے "-

آنریبل بخشي سوہن لال—" یور آنر—جہانتک کہ مینے بل کو سمجھا ہے اسکي غرض یہہ ہے کہ یوناني اور آیور ویدک حکیمون کو نظر انداز کرکے مغربي سائنس کے ایلو پیتھک ڈاکٹرون کے حسن و قبح کي نگہداشت کي جاوے-لیکن جس صورت مین بل اسوقت ہے اور جس شکل مین منتخب کمیٹي کے ممبرون نے اسے پیش کیا ہے وہ اس معاملہ کے متعلق بالکل خاموش ہے-الفاظ " طبابت پیشہ شخص " جن سے کہ اس ایکٹ کا

اطلاق مقصود هے کي ایک واضح تعریف کي عدم موجودگي مین وہ تمام طبیب جو کئي هندوستانیون کي نگاہ مین بہترین سے بہترین مغرب کے انگریزي ڈاکٹرون سے بهي اعلے تر سمجھے جاتے هین " نیم حکیمون " کي فہرست مین آجائینگے جبتک کہ وہ اپنے آپ کي ایک ایسے طریق طب کے تحت جسکا اونکو کوئي علم نہین-رجسٹري نہ کرائین-لہذا میري ناچیزرائے مین وہ ترمیم جو آنریبل لالہ کاشي رام نے تجویز کي هے منظور هوني چاهئے "۔

آنریبل مسٹر پارکر-" کیا الفاظ "بعض طبیب" کافي نہ هونگے-همین بعض جماعتون کے متعلق کچھ کہنے کي ضرورت نہین-

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر-" بعد کي دفعات سے یہہ مراد هے-(اگرچہ اون مین ایسا نہین کہا گیا) " بعض طبابت پیشہ اشخاص " سے مراد وہ لوگ هین جو کہ ایلوپیتھک طب کے مطابق علاج کرتے هین-

آنریبل کرنل هینڈلے-" مین یہہ منظور کرنیکو تیار هون "

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر-" جب تک کہ ایکٹ کي تمہید مین یہ امر واضح هے کہ آپ کي مراد کسي اور طبابت پیشہ جماعت سے نہین هے تو اوس صورت مین میرا خیال هے کہ آنریبل ممبر مطمئن هوجائینگے "۔

آنریبل مسٹر پارکر-" میرے خیال مین یہ امر ضروري هے کہ " طبابت پیشہ شخص " کي کوئي نہ کوئي تعریف ایکٹ مین درج کي جاوے "۔

آنریبل کرنل هینڈلے-" مین کچھ اور نہین کہنا چاهتا سوائے اسکے کہ مجھے یہ بات منظور هے کہ (ایکٹ کي) تمہید مین " بعض طبابت پیشہ اشخاص " درج کئے جاوین-میرے خیال مین یہ کافي هوگا-ایلوپیتھک طبیبون کے مقابلے مین کسي اور جماعت کے، طبیبون کو شامل کرنے مین بهي مجھے سخت اعتراض هے-اوس صورت مین همین طبیبون کي کئي جماعتون کو شامل کرنا پڑیگا "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر-" کیا آپ تمہید مین الفاظ " طبابت پیشہ اشخاص " کے پہلے لفظ بعض کے بڑهانے کي تجویز بطور ترمیم پیش کرینگے "۔

آنریبل کرنل هینڈلے-" هان "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر-" آنریبل محرک کي مجوزہ ترمیم یہ هے کہ تمہید مین الفاظ " طبابت پیشہ اشخاص " کے پہلے لفظ " بعض " ایزاد کردیا جائے اس سے یہ ظاهر کرنا مقصود هے کہ ایکٹ هذا جملہ طبابت پیشہ اشخاص سے متعلق نہین هے اور اوس غلط فہمي کو دور کردینا مطلوب هے جسکي طرف آنریبل لالہ کاشي رام نے اشارہ کیا هے "۔

تحریک پیش هوکر منظور کیگئي-

آنریبل لالہ کاشي رام-" پیشتر اسکے کہ یور آنر میري ترمیم کے متعلق کے ووٹ لین مین معلوم کرنا چاهتا هون کہ آیا آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے اپنا عندیہ بیان کرتے وقت یہ تصور کیا تها کہ ایکٹ هذا حکیمون پر بهي اطلاق پذیر هوگا اور کہ حکیمون کو اسکے فوائد سے محروم کرنا مقصود نہین هے اگر اونکا ارادہ یہ هے تو مجھے اس ترمیم کے پیش کرنے سے کچھ حاصل نہین-لیکن اگر اونکا مدعا یہ هے کہ کوئي حکیم کبهي اس رجسٹر مین درج نہین کیا جائیگا تو مین اس ترمیم کو پیش کرنا چاهتا هون "۔

آنریبل کرنل هینڈلے " میرا خیال هے کہ مین نے قبل ازین اس کا ذکر کردیا هے مین نے کہا تها کہ یہ ایکٹ کسي شخص سے متعلق نہین هوسکتا-سوائے اون اشخاص کے جو ایلیو پیتھک طریق کے مطابق طبابت کا کام کرتے هین "۔

آنريبل سردار گجن سنگھ—" ميرا خيال ہے کہ آنريبل محرک کي يہ تشريح کافي نہين ہوگي اور کہ اگر آپ خطاب بہ آنريبل لالہ کاشي رام اونکو مستثني کرنا چاھتے ھين تو آپ ضرور اپني ترميم کو پيش کرين "۔

آنريبل لالہ کاشي رام کي ترميم پيش ہوکر نامنظور کيگئي۔

آنريبل کرنل هينڈلے—" يور آنر—مين تحريک کرتا ہون کہ دفعہ ۴ (ا) مين الفاظ " بروے قانون کسي طبابت پيشہ شخص يا عہدہ دار کيطرف سے ديا جانا چاھئے " کي جگہہ الفاظ " کسي نافذالوقت ايکٹ يا ايسے ايکٹ کي روسے جو آئندہ پاس ہو کسي طبابت پيشہ شخص يا کسي عہدہ دار سے مطلوب ہو " ثبت کئے جائين يہ بلکل اصطلاحي ترميم ہے اصلي الفاظ سے کسي قدر غلط فہمي پيدا ہوتي ہے اور يہ الفاظ بہت ہي زيادہ واضح سمجھکر تجويز کئے گئے ہين "۔

ترميم پيش ہوکر منظور کيگئي۔

آنريبل لالہ کاشي رام—" يور آنر اس سے اگلي ترميم جو ميرے نام پر درج ہے يہ ہے کہ دفعہ ۵ مين لفظ " تيرہ " کي جگہہ لفظ " پندرہ " ثبت کيا جائے مين اس ترميم کو جو کونسل مين دو ممبر بڑھانے کے (ا) متعلق ہے اور نيز ترميم ذيل کو جو ترميم مذکور کے باعث مين نے دفعہ ۵ (ا) (و) مين تجويز کي تھي واپس ليتا ہون کہ تين ممبر جملہ ديگر درج رجسٹر شدہ طبابت پيشہ اشخاص منتخب کرينگے جن مين سے دو ممبر پنجاب يونيورسٹي کي ميڈيکل فيکلٹي کے ممبر ہونگے "

ترميمات زير بحث صاحب پريزيڈنٹ کي اجازت سے واپس لے ليگئين۔

آنريبل کرنل هنڈلے:—" يور آنر مين يہہ تحريک کرتا ہون کہ ضمن ۵ (ا) (ج) مين سے الفاظ " يا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہون " حذف کئے جائين يہ تحريک صرف اس وجہ سے کي جاتي ہے کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کو درج کر دينے سے بہت سي کراس ووٹنگ (بالمقابل رائين) شروع ہو جائيگي—يعني بہت سي جماعتين زير ضمن ہذا و زير ضمن (د) رائين ديسکينگي "۔

آنريبل لالہ کاشي رام:—" يور آنر—ہم يہہ معلوم کرنا چاھتے ہين کہ اگر اس قسم کي ووٹون کا طريقہ رائج ہو جائے تو اس سے کيا نقصان ہو سکتا ہے ہم يہہ بھي جاننا چاھتے ہين کہ وہ کونسي جماعت ہے جو اس ترميم کو اختيار کرلينے سے رائين (ووٹ) دينيکي مجاز نہين رہيگي الفاظ حسب ذيل ہين " ۲ ممبر ايسے رجسٹري شدہ طبابت پيشہ اشخاص منتخب کرينگے جو درج رجسٹر ہو چکے ہون يا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہون يعني وہ اشخاص جو درج رجسٹر ہو سکنے کے قابل تو ہون—مگر درج رجسٹر نہ ہو چکے ہون يہہ اشخاص اوسي جماعت سے متلق ہين سوائے اس کے کہ ايک کا نام رجسٹر مين درج ہوگا اور دوسرے کا نہين اس سے مفاد عامہ کا نصادم واقع نہين ہوتا اور مجھے معلوم نہين ہوتا—کہ ہم ان الفاظ کو کيون قلمزن کر دين جنکو منتخب کميٹي باتفاق رائے منظور کر چکي ہے "۔

آنريبل مسٹر بھگت رام:—" يور آنر—مين کرنل هنڈلے کي پيش کردہ ترميم کي اس بناء پر مخالفت کرتا ہون کہ ہر دو جماعتون کي قابليتين يکسان ہين فرق صرف يہہ ہے کہ ايک نے ۵ پونڈ ادا کردئے ہين اور دوسرے نے نہين اور طبابت پيشہ اشخاص کي ايک کثير جماعت کو رائے دينے کے حق سے محروم کر دينا بد قسمتي کي بات ہوگي—لہذا مين اوس ترميم کي مخالفت کرتا ہون جو آنريبل محرک ترميم نے تجويز کي ہے "۔

آنريبل کرنل هنڈلے:—" اگر ہم ان الفاظ کو بحال رہنے دين تو يونيورسٹي کے جملہ گريجوئيان و لائيسنس يافتہ علم طب زير شق ۵ (ج) رائے دينے کے مجاز ہو جائينگے—ان الفاظ کو خارج کر دينے کي وجہ يہي ہے۔ ميرے خيال مين اون سے يہہ توقع رکھنا کہ وہ ۵ پونڈ ادا کرين مناسب نہين ہے—[illegible] اگر اونکو دوہري رائے

دینیکي اجازت مل گئي تو اونکو یہہ رقم ادا کرنیکي ترغیب ملیگي-علاوہ ازین اس سے اون اشخاص کو جو ۵ پونڈ ادا کر سکتے هین اون اشخاص کے مقابلہ مین جو یہہ رقم ادا کرنے کي استطاعت نهین رکھتے نا جائز فائدہ پہونچیگا "-

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" میرا خیال هے کہ جب مسودہ کو منتخب کمیٹي نے موجودہ صورت دی هے تو اوس مین تغیر و تبدل کرنے کے واسطے بہت زبردست دلائل کي ضرورت هے "-

آنریبل کرنل هنڈلے—" ایک اور وجہ هے یہہ الفاظ در حقیقت اس خیال سے مسودہ مین درج کئے گئے تھے کہ اون لوگون کي ایک خاص تعداد کو بھي رائے دینیکا حق مل جائے جنہون نے انگلستان مین تعلیم پائي هو-لیکن جنہون نے وهان ۵ پونڈ ادا نہ کئے هون-اون کي تعداد معدودے چند تھي غالباً میرے خیال مین پنجاب مین ایسے آدمیون کي تعداد ۴ یا ۵ هوگي اور میرا خیال هے کہ محض ان ۴ یا ۵ آدمیون کو رائے دینیکا حق دینیکي غرض سے هم کو تین یا چار سو کي تعداد کو یہہ حق عطا کرنے کي ذمہ واري اپنے اوپر نهین لیني چاهئے "-

آنریبل مسٹر پارکر :—" مین ایک امر پیش کرنا چاهتا هون-اگر ان الفاظ کو بحال رکھا گیا تو اس امر کا فیصلہ کون کریگا کہ وہ " ووٹ دینے کے قابل " کي تعریف مین آتے هین-پیشتر اسکے کہ وہ رائے دین کسي شخص کو یہہ دیکھنا چاهئے کہ آیا وہ رائے دینے کے قابل هین "-

آنریبل کرنل هنڈلے—" یہہ بالکل آسان بات هے-وہ انگلستان کي جنرل کونسل مین درخواست کرینگے اور وہ مستحق هونے کي صورت مین اپنے حصہ کے ۵ پونڈ ادا کر دینگے-پھر وہ زیر شق ہ (ج) آجائینگے "-

آنریبل بخشي سوهن لال—" مین اوس ترمیم کي تائید کرنا چاهتا هون جو کرنل هنڈلے نے تجویز کي هے کیونکہ اگر کوئي شخص (طبي) کونسل کا ممبر بنے کا خواهشمند هوگا تو اوس کے واسطے مجوزہ فیس ادا کرنا اور کونسل مین شامل هونے سے پہلے اپنا نام درج رجسٹر کرانا کوئي بہت مشکل کام نهین هوگا-اس ترمیم مین اون اشخاص کي پورے طور پر تخصیص و توضیع کر دي گئي هے جو کونسل مین شامل کئے جانے کے قابل هونگے-ورنہ یہہ امر بالکل مشتبہ رهیگا کہ وہ اشخاص کون سے هین جن کو کونسل مین شریک کیا جاسکتا هے-اُمید وار کو کونسل مین شریک هونے کے قابل سمجھنے سے پیشتر اس امر کا فیصلہ کسی نہ کسي شخص سے کرانا هے "-

ترمیم پیش هو کر منظور کیگئي-

آنریبل کرنل هنڈلے " مین یہہ تحریک کرتا هون کہ دفعہ ۱۱ کي پہلي و دوسري سطر مین سے الفاظ " طبابت پیشہ اشخاص کا ایک رجسٹر رکھے " حذف کر دینے چاهئین اور اون کي جگہہ الفاظ " ایکٹ هذا کے احکام کے مطابق پنجاب میڈیکل رجسٹر کے نام سے ایک رجسٹر کھولے اور قائم رکھے " ثبت کئے جائین "-

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" چونکہ اصطلاح " طبابت پیشہ شخص " سے غلط فہمي پیدا هونے کا احتمال هے-اسلئے یہہ ترمیم بہت هي مناسب معلوم هوتي هے "-

ترمیم پیش هو کر منظور کی گئي-

آنریبل کرنل هنڈلے—" مین یہہ بھي تحریک کرنے کي اجازت چاهتا هون کہ دفعہ ۱۳ کي سطور مین الفاظ " درج رجسٹر هوئے کے قابل هو " کے بعد الفاظ " اور اوس پر لیکن همیشہ شرائط ذیل کے تابع رجسٹرار اوس کو پنجاب میڈیکل رجسٹر مین درج رجسٹر کریگا " ثبت کئے جائین "-

آنریبل پریزیڈنٹ بہادر—" اس ایزادي کي تائید مین آپ کوئي وجوهات بیان کر سکتے هین "-

آنریبل کرنل هینڈلے— " میرے خیال مین یهه اوس اعتراض کي وجه سے تجویز کي گئي هے که شاید رجسٹرار اپنے آپ کو بمنزله عدالت کے تصور کرنے نه لگ جائے-رجسٹرار کے فرائض کي تشریح کر دیني چاهئے "-

آنریبل مسٹر گریسي—" مسوده مین بهت موجوده صرف یهه درج هے که فلان شخص " درج رجسٹر هونے کے قابل هے" اسکے احکام کے مطابق شخص مذکور کو درج رجسٹر کرنا رجسٹرار کا کوئی فرض نهین هے "-

" ترمیم پیش هو کر منظور کي گئي"-

آنریبل کرنل هینڈلے—" مین مندرجه ذیل ترمیم پیش کرنے کي تحریک کرتا هون که دفعه ۱۳ کے بعد حسب ذیل مزید شرط ایزاد کي جائے ":—

" مزید یهه شرط هے که کسي ایسے شخص کی طرف رجسٹر مین اندراج کے لئے درخواست موصول هونے پر جس کي نسبت رجسٹرار کا خیال هو که شاید کونسل درج رجسٹر کرنے سے انکار کرنے کا وہ اختیار استعمال کرنا پسند کرے گي جو مذکورہ آخری شرط کي رو سے عطا کیا گیا هے-رجسٹرار مجاز هوگا که درخواست مذکور کو کونسل کے روبرو پیش کر دے اور اوس کو لازم هوگا که ایسے شخص کے متعلق اوس وقت تک رجسٹر مین اندراج نه کرے جبتک که کونسل اوس کو یهه اطلاع نه دیدے که اندراج کي اجازت هے "-

" میرے خیال مین یهه شرط خود اپني شارح هے "-

آنریبل مسٹر پارکر— " یوئر آنر-ان دو ترمیمات کا یهه فائده هوگا که دفعه ۱۳ قابل عمل صورت اختیار کر لیگي-اگر آپ اس پر نگاه ڈالین تو آپ کو معلوم هو جائیگا که اس وقت اس کي رو سے رجسٹرار کو کسي قسم کي کار روائي کرنے کا اختیار تفویض نهین کیا گیا-اس مین کچهه شک نهین که وه درخواست داخل دفتر کر سکتا هے-لیکن اوسکو کسي قسم کي کار روائي کرنے کا کوئي اختیار تفویض نهین کیا گیا اور ان هر دو ترمیمات کي وجه سے اوسکو خاص اختیارات تفویض هوجائینگے اگر کوئي اعتراض پیدا هوسکتا هے تو وه صرف یهي هے که آیا دفعه ۱۵ کي ضرورت هے کیونکه رجسٹرار کسي درخواست پر احکام پاس نهین کریگا اگر وه کچهه کرسکتا هے تو صرف یهه که وه اوس شخص کي درخواست کو جو مستحق نه هو کونسل مین پیش کردیگا اور اوسکے مستحق یا غیر مستحق هونے کا فیصله کونسل کریگي اور وه کوئي احکام پاس نهین کریگا "-

ترمیم پیش هوکر منظور کي گئي-

آنریبل مسٹر بهگت رام— " یوئر آنر-مجهے معلوم هوتا هے که ایکٹ هذا کے احکام اس وجه سے متناقض هین که زیر ۱۵ رجسٹرار کے احکام کے برخلاف کونسل مین اپیل هوسکتا هے اور اگر رجسٹرار شروع هي مین کونسل سے مشوره لیگا تو اوس صورت مین یهه کونسل کے فیصله کي کونسل هي مین اپیل هوگي "-

هز آنر پریزیڈنٹ بهادر—" آپکا مطلب یهه هے که دفعه ۱۵ فالتو هے "-

آنریبل مسٹر بهگت رام—" بالکل "-

آنریبل گري—" مین یهه واضح کردینا چاهتا هون که رجسٹرار کو کونسل سے استصواب کرنے کا اختیار حاصل هے-استصواب کرنے کا اختیار رجسٹرار کي مرضي پر چهوڑا جاتا هے "-

آنریبل مسٹر پارکر—" وه یا تو درخواست کو منظور کرسکتا هے یا کونسل کے روبرو پیش کرسکتا هے مگر وه درخواست کو نامنظور نهین کرسکتا "-

آنریبل مسٹر گریسي—" اوسکو درخواست نامنظور کرنے کا اختیار حاصل هے "-

آنریبل بھگت رام ـــ " اگر کوئي يوناني حکيم اوسکے پاس درخواست کرے تو وہ اوسکي درخواست کو في‌الفور نامنظور کرنے کا مجاز هوگا-ليکن اگر کوئي اور شخص جو پورے طور پر قابل هو درخواست کرے تو اوسکو درخواست مذکور کے نامنظور کرنے کا اختيار نهين هوگا "-

آنريبل لالہ کاشي رام ـــ " يوئر آنر-دوسري ترميم جو ميرے نام پر درج هے حسب ذيل هے:ـــ

" کہ دفعہ ۱۶ (۲) کے بعد مندرجہ ذيل شرط ايزاد کي جائے ـــ

" مگر شرط يہہ هے کہ کسي درج رجسٹر شدہ طبابت پيشہ شخص کا ايورويدک يا يوناني طريقہ علاج کي تعليم کے کام سے محض تعلق رکہنا يا اوس مين امداد دينا حسب منشاء دفعہ هذا ناروا فعل متصور نهين هوگا-

" مين دفعہ ۱۶ (۲) بهي پڑہ ديتا هون تا کہ ترميم سمجہہ مين آسکے-دفعہ ۱۶ حسب ذيل هے :ـــ

" دفعہ ــ ۱۶ (۱) کونسل مجاز هوگي کہ اگر وہ مناسب خيال کرے تو شخص متعلقہ کو نوٹس دينے اور اوسکے اعتراضات کي بابت (اگر کوئي هون) تحقيقات کرنے کے بعد حکم دے کہ رجسٹر کے کسي ايسے اندراج کو منسوخ يا ترميم کيا جائے جسکي نسبت کونسل کے حسب اطمينان ثابت هوگيا هو کہ وہ دهوکہ سے يا غلط طور پر ديا يا کرايا گيا هے-

(۲) کونسل مجاز هے کہ کسي ايسي رجسٹري شدہ طبابت پيشہ شخص کے نام کو رجسٹر سے قطعي طور پر يا ايک مصرحہ عرصہ کے لئے خارج کرنيکي هدايت کرے جو کسي ايسے جرم کا مرتکب قرار ديا گيا هو جو کونسل کي رائے مين نقص چال چلن پر دلالت کرتا هو يا جسکي نسبت ايک ايسي تحقيقات کے بعد جس مين رجسٹري شدہ طبابت پيشہ شخص کو اصالتاً يا وکالتاً عذرات پيش کرنيکا موقع ديا گيا هو کونسل نے يہہ قرار ديا هو کہ وہ پيشہ طبابت کے متعلقہ کسي ناروا فعل کا مرتکب هوا هے-کونسل يہہ هدايت کرنيکي بهي مجاز هوگي کہ اسطرح خارج کردہ کوئي نام پهر بحال کيا جائے-

" يور آنر کو معلوم هوگيا هوگا کہ ترميم مذکور کئي " ناروا افعال " کے باعث کسي شخص کے نام کو خارج کردينے يا خارج کرنے کا مستوجب هونے کے متعلق هے مين يہہ ضرور چاهتا هون کہ ايک شرط بالفاظ ذيل ايزاد کردي جائے :ـــ

" مگر شرط يہہ هے کہ کسي درج رجسٹر شدہ طبابت پيشہ شخص کا ايورويدک يا يوناني طريق علاج کي تعليم کے کام سے محض تعلق رکهنا يا اوس مين امداد دينا حسب منشاء دفعہ هذا ناروا فعل متصور نهين هوگا"ـــ اس ترميم کي تائيد هين مين اوس فقرہ کو پڑ دينا چاهتا هون جو اس بارہ مين منتخب کميٹي نے لکها هے-يہہ فقرہ منتخب کميٹي کي رپورٹ کا فقرہ نمبر ۱۰ هے :ـــ دفعہ ۱۳ کي آخري شرط مين اور دفعہ ۱۶ (۲) مين متذکرہ " ناروا فعل " کے متعلق اون آرائے مين بہت زور ديا گيا هے جو مسودہ مذکور کے متعلق موصول هوئي هين اور اوسکي وجہ سے کسي قدر غلط فہمي و خطرہ کا احساس بهي پيدا هوگيا هے-يہہ ظاهر کيا گيا هے کہ ناروا فعل کے الٰي مواخذہ کے خوف سے رجسٹري شدہ طبابت پيشہ اشخاص کو اپنے تئين ويدون و حکيمون سے بالکل علحدہ کرنا پڑيگا اور کہ ايسا کرنے سے آخرالذکر اشخاص پر مضر اثر پڑيگا-مزيد برأن يہہ تجويز بهي پيش کي گئي تهي کہ دفعہ مذکور کے آخر مين وضاحت کے طور پر مدلون کے ذريعہ يہہ بيان کردينا چاهئے کہ ايک طبابت پيشہ شخص ويدون و حکيمون کے ساتهہ کس درجہ تک ملکر کرسکيگا وغيرہ وغيرہ-پس يوئر آنر مين منتخب کميٹي کي آرا نے مذکور کي بنا پر يہہ کہہ سکتا هون کہ مسودہ مذکور سے جيساکہ وہ ابتدا مين کميٹي کے روبرو پيش کيا گيا تها لوگون مين خوف اور خطرہ پيدا هوگيا هے - مجهے اون واقعات کي تفصيل کا علم نهين جو مدراس و بمبئي مين ظہور مين آئے هين - مجهے اُميد هے کہ مين يہہ کہنے مين زيادہ غلطي پر نهين هونگا کہ وہ واقعات يہہ تهے کہ ايک شخص جو مغربي طريقہ علاج کي پرکٹس کا اعلے درجہ کا کامياب شخص تها اور جسکا نام ميڈيکل رجسٹر مين درج تها وہ ايک ايسے سکول کي منتظم جماعت مين شريک تها جسکا مقصد آيورويدک طريق علاج کي تعليم دينا تها - اوسکو کونسل کے روبرو پيش کرنے کے لئے اوسکي اس شرکت کو کافي سمجها گيا تها اور اوسکا نام في‌الفور رجسٹر مين سے قلمزن کر ديا گيا - آيا يہہ سکول تها يا شفا خانہ مجهے اسکا ٹهيک علم نهين مگر يہہ واقعہ هے جو ظہور مين آيا تها کونسل کے حکم مذکور سے ملک مين اضطراب بلکہ امر واقع يہہ هے

كه خطره پيدا هوگيا اسکے متعلق لوگون نے يهه خيال كيا كه درج رجسٹر شده طبابت پيشه شخص مذكور كو مغربي طريقه علاج کے ساتهه آيور ويدک و يوناني طريقون كو ملا دينے كي وجه سے اس درجه ناپاک سمجها گيا هے كه اوس كو كونسل کے روبرو پيش كر کے اوسكا نام رجسٹر سے خارج كرنا پڑا - يولو آنر يهه اوس ايكٹ كا نتيجه هے جو صوبجات مذكور مين پاس هو چكا هے اور همارے ايكٹ كي نوعيت بهي بالكل ويسي هي هے - اس ايكٹ كي تعبير انگريزي ايكٹ اور انگريزي كونسل کے فيصلون کے حواله سے كرني مقصود هے اور اس مين كچهه شک نهين كه اگر ايكٹ مذكور كو اوسكي موجوده حالت مين چهوڑ ديا گيا تو اوسكي تعبير اوسي طريق مين كي جائيگي - يهه ثابت كرنے کے لئے كه " پيشه کے نقص چال چلن " سے كيا مراد هے مين اوس تعبير كو پڑه ديتا هون جو مسوده کے آنريبل محرک نے الفاظ متذكره كي كي هے اور مجهے اُميد هے كه اوس كونسل کے آنريبل ممبران يهه تسليم كرينگے كه اوس تشريح کے مطابق حكيم ايور ويد اور مغربي طريق علاج کے مطابق طبابت كا كام كرنيوالا شخص كسي طرح بهي با هم ملكر كام نهين كر سكتے اور نه ايک دوسرے كو امداد دے سكتے هين - مين اب آنريبل محرک كي تقرير مين سے ايک اقتباس پڑهتا هون "-

" مين اب اس امر كي وضاحت كرنيكي كوشش كرونگا كه " نار وا افعال " کے الفاظ سے كيا مراد هے- ميڈيكل رجسٹر کے شروع مين ايک " وار ننگ نوٹس " (تنبيهي نوٹس) لگا هوا هے جسمين ايسے بد اطوار افعال بلحاظ پيشه طب كا بطور اختصار ذكر هے جو وقتاً فوقتاً ميڈيكل كونسل کے پيش هوتي رهي هين جو نهر ست دي گئي هے وه مكمل نهين هے ليكن جن افعال كا اسمين ذكر هے اونکے بيان سے مين اُميد كرتا هون كه آنريبل ممبران بخوبي سمجهه جائينگے كه ميڈيكل كونسل كسي اعلى پايه کے چلن كي متمني هے - اگرچه اس كا يهه منشا نهين هے كه ان قصورون مين سے هر ايک کے عوض رجسٹر سے نام خارج كرنے كي سخت سزا دي جائيگي-

" اول— غلط يا گمراه كرنے والے اور نا جائز سارٹيفكٹون کے دينے اور رپورٹون کے كرنيكا ذكر هے جو نه صرف مختلف قوانين کے رو سے دركار هوتے هين بلكه جنگي انشورنس - بحري يا فوجي معاملات و پاسپورٹ اور قانوني عدالتون مين يا پبلک ملازمت يا پبلک دفاتر يا عام ملازمت پر حاضري سے مستثنى كئے جانيکے باره مين ضرورت هوتي هے-

" دوم— ايسے كام کے لئے جس مين پيشه كي واقفيت دركار هونا تجربه كار اسسٹنٹون کے تعينات كرنے كا ذكر هے-

" سوم— اوس خرچ كا ذكر هے جس مين بعض اشخاص اپنا نام يا اپني معاونت يا امداد اس غرض سے مستعار ديتے هين كه كوئي نا قابل شخص مريضون كا علاج وغيره كر سکے- آنريبل ممبران كو شايد ايک حال هي كي اس قسم كي مثال بهي ياد هوگي جو اس وجه سے بڑي مشهور هو گئي تهي كه اوس مين مشهور پهلوان سينڈو هي نا قابل شخص تها-

" چهارم— زهرون كي فروخت کے لئے نا قابل اشخاص کے تقرر كا ذكر هے-

" پانچوان امر كسي نا قابل شخص كي مريضون کے معالجه مين امداد کے متعلق هے - ششم اور آخري امر اشتهار دينے اور مريضون كي تلاش کے متعلق هے - جبكه ديگر طبابت پيشه اشخاص كو بد نام كيا جاوے-

" پس يولو آنر ديكهيئے كه زير ايكٹ هذا حكيم و ويد اور مغربي طريق علاج کے مطابق كام كرنے والے شخص کے مابين (جسكو اب زير ايكٹ مذكور درج رجسٹر كيا جائيگا) كسي قسم كي باهمي امداد كي اجازت نهين هوسكتي- مين اپنے مطلب كي توضيح كي غرض سے ايک مثال پيش كرتا هون- تمثيل کے طور پر آپ اوس حكيم يا معالج كو لے ليجئے جو ايسے مريض كا علاج كر رها هو جسكو اپنے معالج كي قابليت پر اعتقاد هے- اب ذرا ايک لمحه کے لئے فرض كو ليجئے كه معالج مذكور كو مرض كي تشخيص كي بابت كسي قسم كا شک هے- اور مريض كي حالت خراب هے- معالج مذكور چاهتا هے كه اوس کے قريب هي ايک ايسا درج رجسٹر شده طبابت پيشه شخص

۲۴۸ بی جی جی-

موجود هے جو مرض کي تشخيص کرنے مين اوسکو مدد دے سکتا هے اور اوسکو بيماري و مريض کي حالت بتا سکتا هے که حکيم اوس کي مدد سے باقاعده علاج کر سکے–يهه بالکل عيان هے که ايسے حکيم کو مدد کي ضرورت صرف اس لئے هے که وه اپنے مريض کا علاج کرنے کا فرض ادا کر سکے–فرض کرلو که حکيم مذکور درج رجسٹر شده طبابت پيشه شخص کي امداد کا خواهان هوتا هے–تو آخر الذکر امداد مطلوبه ديگر مريض کے علاج کي خاطر اوس کي امداد کرتا هے–اگر وه مدد دينے سے انکار کرتا هے تو بلا شبه وه محفوظ هے–ليکن اگر وه مدد ديتا هے تو وه اپنے آپ کو ناروا فعل کي زد مين لاتا هے اور رجسٹر سے خارج کئے جانے کا مستوجب بنتا هے–مين اس ايکٹ کے يهه معنے لينے مين زياده غلطي نهين کرتا اور مين يهه کهونگا که حکيم و ويد اور رجسٹري شده معالجون کے مابين اتحاد کي اس ممانعت کا نتيجه هوگا که حکيم و ويد سے لوگ گريز کرنے لگينگے–اون کے پاس نه تو کوئي جايا هي کريگا اور نه کوئي اون کي مدد کريگا–اور اس سے مريض جو اس مدد کا محتاج هے نقصان اٹهائيگا–يوئر آنر کو بلا شبه اس بات کا علم هے که پنجاب مين هندوستاني طريق کے معالجون کي ايک کثير تعداد هے جو مختلف جماعتون اور سوسائٹي کے مختلف طبقه کے مريضون کا علاج کرتے هين–اور قانون هذا کا مدعا در حقيقت يهه هے که حکيم و ويد اور مغربي طريق کے معالج کے مابين اتحاد کي ممانعت هو جائے–ايسا معلوم هوتا هے که وه آرائے جو منتخب کميٹي کے پيش نظر تهين اس نقطه خيال پر اس قدر زبر دست تهين که ان سے کميٹي مذکور کو اون الفاظ کے سپرد قلم کرنے کي ترغيب هوئي جو مين نے يوئر آنر کي آگاهي کے لئے پڑهے هين که اس سے بد ظني اور انديشه کے احساسات پيدا هو گئے هين اور که ناروا فعل کے لئے مواخذه کا خوف ايک رجسٹري شده معالج کو اس بات پر آماده کريگا که "وه حکيم و ويد سے بالکل الگ تهلگ رهے–ليکن منتخب کميٹي کي رپورٹ کے اس پيرا گراف" سے يهه کسي طرح بهي ظاهر نهين هوتا که يهه انديشه جات صحيح هين يا غلط–همين اس بات کا حق هے که همين آنريبل ممبران مطلع کرين که آيا اون کے خيال مين يهه انديشه جات صحيح هين يا غلط–اگر وه ان انديشه جات کو حق بجانب خيال کرتے هين تو مين عرض کرونگا که منتخب کميٹي کا صرف يهه که دينا که کونسل برطانوي فيصله جات کے وسيع معنے ليگي اور که پنجاب کے حالات پر اون کا اطلاق فياضي اور همدردي سے کريگي جيسا که ابهي ايک آنريبل ممبر نے کها هے–اوس ايکٹ کي دفعات کے الفاظ کے صريح معنون کو نهين بدل ديگا–جسے هم قانوني جامه پهنانے لگے هين–ايکٹ کے اطلاق کے متعلق اعلے ترين عدالت يعنے طبي کونسل–صرف انگريزي فيصله جات پر انحصار رکهيگي اور صرف انگريزي فيصله جات هي هونگے جن کي رو سے ايک رجسٹري شده طبابت پيشه شخص کا ايک غير مستند شخص (جيسا که حکيم يا ويد هے) کو مدد دينا قابل سزا سمجها جائيگا–

" اگرچه منتخب کميٹي کے ممبران نے اس امر کے متعلق که آيا يهه خدشه جات صحيح هين يا غلط رائے ظاهر کرنے سے اجتناب کيا هے–تاهم وه يهه کهتے هين که اس سے کچهه نه کچهه بد ظني اور انديشه پيدا هو گيا هے ليکن اون کے خيال مين يهه کوئي ڈر کي بات نهين هے–کيونکه اس ملک کے حالات کے متعلق کونسل انگريزي فيصله جات پر سختي سے کار بند هوگي–ميري دانست مين تو اون کي اس سے يهي مراد هے–آگے چل کر وه يهه کهتے هين که کونسل کي اپني اور طبابت پيشه اشخاص کي رهنمائي کے لئے برطانوي کونسل کے فيصله جات موجود هين–اور گو هم اس بات کو تسليم کرتے هين که اون فيصله جات کو هندوستاني حالات پر ذرا سختي کيساتهه عائد کرنے سے بعض صورتون مين شايد نقصان اور بے انصافي هو جائے–ليکن همين اس امر کے متعلق کوئي شک و شبه نهين که پنجاب کي کونسل پيشه طبابت کي اعلے روايات کو کسي قسم کا ضرر پهنچائے بغير اون فيصله جات کے زياده واضح معنے ليگي اور اونهين پنجاب کے حالات پر فياضانه اور همدردانه طريقه سے اطلاق پذير کريگي " ان الفاظ کے کيا معنے هين ؟–کيا اس کے يهه معنے هين که کسي قدر نرمي کي جائيگي–مين التماس کرتا هون که يوئر آنر کو اس ملک کے لوگون کے قديم طريقون کا کچهه پاس کرينگے–مين يهه گوش گذار کرنا چاهتا هون که يهه طريقے بهت ديرينه هين–بلکه ان مين سے ايک يعني آيور ويدک طريقه کو تو مذهبي رنگ چڑها هوا هے–مين نے مذهبي رنگ اسلئے کها هے که جيسا که يوئر آنر کو اچهي طرح سے علم هے–لوگون کا خيال بلکه يقين هے که آيور ويدک طريقه ويدون سے جو هندوون کي متبرک کتب هين نکلا هے–يوئر آنر–لوگون کي بڑي تعداد کو يوناني اور آيور ويدک طرز علاج پر بڑا اعتقاد هے–اور ان تمام لوگون کے لئے يهه امر نهايت هتک اور رنج کا موجب هوگا که رجسٹري شده اشخاص کے ساتهه اون کا چهو جانا بهي ان طبي

رجسٹر مین درج شدہ اشخاص کے لئے باعث نا پاکیزگي تصور ہو مین یہہ کہتا ہون کہ منتخب کمیٹي نے بہي صورت معاملات کو تسلیم کیا ہے-اور اوس نے یہہ نہین کہا کہ خدشہ جات مذکور غلط ہین-بلکہ اوس نے اس بات کو کونسل کي اقتصاد رائے پر چہوڑ دیا ہے کہ وہ ایکٹ کي واضع اور ہمدردانہ طور پر تعبیر کریگي-مین یہہ کہتا ہون کہ اسے کافي ہي نہ سمجھہ لینا چاھئے-بلکہ کونسل ھذا کو اس موقع پر کوئي ایسي کارروائي کرني چاھئے جس سے یہہ ظاہر ہو جائے کہ آیا یہہ کونسل ایکٹ کي تعبیر مین جہان تک کہ پنجاب کے معالجون کا تعلق ہے-کوئي نرمي کرنا چاھتي ہے-خواہ اس نرمي کي وسعت کچھہ ھي ہو مین یہہ عرض کرونگا کہ اوسے اس ایکٹ مین درج کر دینا چاھئے اور مین یہہ تجویز کرتا ہون کہ اسے اوس شرط کي شکل مین درج کیا جائے جو مین نے ترمیم مین تجویز کي ہے-اگر اس شرط کو درج نہ کیا گیا تو اس کے یہہ معنے ہونگے کہ ایسي طریق کے معالجون کے ساتھہ کسي قسم کا تعلق رکھنا ایک نا پاک فعل خیال کیا جائیگا جس سے میري رائے مین گورنمنٹ اور رعایا ہردو کے مفاد کو نقصان پہنچے گا "-

آنریبل مسٹر بارکر-" یوئر آنر- آنریبل لالہ کاشي رام کي تجویز سے اون کا مدعا حاصل نہ ہوگا تا وقتیکہ وہ تعلیم دینے کے بعد الفاظ " یا علاج کرنا " ایزاد نہ کرین لیکن مین امر زیر بحث کے متعلق عام طور پر یہہ کہہ سکتا ہون کہ حقیقي خدشہ موجود ہے اور مجھے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ منتخب کمیٹی نے اس خدشہ کو تسلیم کیا ہے گو اونہون نے اس کے انسداد کے لئے کچھہ نہین کیا-مین کونسل کي توجہ صرف اوس مشہور مقدمہ کي طرف دلاونگا جو مقدمہ بارکر کے نام سے مشہور ہے-بارکر معروف بہ استخوان ساز ہے-اوس نے ایک رجسٹري شدہ معالج کو اس غرض کے لئے ملازم رکھا کہ وہ اون مریضون کو جنکا وہ علاج کیا کرے کلوزو فارم دیا کرے-وہ ایک حیرت انگیز آدمی ہے اور تمام روئے زمین پر مشہور ہے اوس طبابت پیشہ آدمی کا نام اسی قسم کے قانون کی رو سے جو انگلستان مین رائج ہے رجسٹر سے خارج کیا گیا اور اوسے ہر طرح کی پریکٹس سے محروم کردیا گیا تاوقتیکہ وہ بارکر مذکور کی ملازمت نہ چھوڑ دے-یہہ ایک نہایت مشہور مقدمہ ہے اور ممکن ہے کہ ایسا ھي یہان بھی واقع ہو وید و حکیم اور غیر مستند طبابت پیشہ لوگون کی جنھین ہم رجسٹر مین درج کرنے سے خارج کرتے ہین یہی حالت ہوگی اور کوئی رجسٹري شدہ طبابت پیشہ شخص اون سے کسی قسم کا سروکار نہ رکھے گا-پس ہمین یہہ سوچنا ہوگا کہ آیا ہم ترمیم مذکور کو تسلیم کر لین یا ان لوگون (حکیم و وید) کو (رجسٹري شدہ) طبابت پیشہ اشخاص کے ساتھہ کسی قسم کا سروکار رکھنے کی ممانعت کر دین--

" مین خیال کرتا ہون کہ یہہ بڑی بد قسمتي کي بات ہے کہ ہم نے انگریزی اصطلاح " ناروا " اختیار کي ہے-یہہ بذات خود ھي سخت قابل اعتراض ہے اور یہہ بہتر ہوگا اگر ہم اپنے لئے اصطلاح " سخت بد چلني " کي تعریف قائم کر لین اور مین سخت بد چلني کي تعریف اس طرح کرونگا کہ لفظ ناروا اس مین نہ آئے تا کہ اس کے متعلق دفعات نرم ہوجائین-ہماري بد قسمتي ہے کہ کونسل ھذا مین صرف ایک ھي میڈیکل افسر ہے لیکن مین یہہ اس امید پر جتا رہا ہون کہ کونسل اس بات کو سوچے گي کہ ہمارے سامنے ایک خطرہ اور ایک اعتراض ہے جس کا تصفیہ کرنا ہے "-

آنریبل کرنل ہینڈلے-" یوئر آنر-اگر یہہ ترمیم قبول کي گئي تو اس سے ہمارے مسودہ کي بیخ و بنیاد تک ہل جائیگي-سب سے پہلے مین لفظ " محض " کا ذکر کرتا ہون مجھے یقین واثق ہے کہ اگر مین دو قانون پیشہ اشخاص سے یہہ کہون کہ وہ لفظ " محض " کی تشریح کرین تو یہہ امر یقیني ہے کہ اونہین اس کی تشریح کرنے مین دو یا تین دن لگینگے-یہہ ایک ایسا لفظ ہے جسے آپ کسی طرح بھي ترمیم مین نہین رہنے دیسکتے مین اس لفظ کي تشریح نہین کر سکتا اور مین خیال کرتا ہون کہ اور بھي کوئی نہین کر سکے گا-اور مجھے کماحقہ یقین ہے کہ کوئي طبي کونسل اس کي تشریح کي کوشش نہ کریگي مین نہین کہتا کہ کسي طبابت پیشہ شخص کا یوناني اور ایور ویدک کي تعلیم مین محض تعلق رکھنا یا امداد کرنا نا روا فعل ہوگا-مین یہہ بھي نہین کہتا کہ ایک جماعت کو علم جراحي و ترکیب جسماني کي تعلیم دینا نا روا فعل سمجھا جائیگا مجھے پورا یقین ہے کہ کوئي طبي کونسل بھي اسے نا روا فعل نہ سمجھے گي-لیکن اور باتین بھي ہین جو ایک ایک طبابت پیشہ شخص کر سکتا ہے-وہ ایک جماعت ایور ویدک اور یوناني طلبا کي کھولکر اونہین مذکورہ طریقہ ہائے طبابت کے ذریعہ علاج کرنیکي تعلیم دیسکتا ہے-اوس صورت مین وہ فوراً نا روا فعل کا مجرم سمجھا جائیگا-آپ ہر دو باتون مین کسطرح تمیز کرینگے-مین کہتا ہون کہ ان کا

تمیز کرنا ناممکن هے–تحریک کرنے والے آنریبل ممبر نے مدراس کے ایک واقعه کا حواله دیا جو میرے خیال مین ڈاکٹر سوا سوامي آئر کا واقعه تها جس کي نسبت حال هی مین سول و ملٹري گزٹ مین ایک پیرا گراف شائع هوا تها۔

سننے مین آیا هے که طبي کونسل مدراس اور ڈاکٹر کرشنا سوامي آئر کے درمیان اون امور کے متعلق جو هر دو کے مابین موجب تنازعه تھے ایک باهمي سمجهوتا هو گیا هے–کیونکه موخرالذکر نے لفظ ' Cover ' کي اوس تعریف کو تسلیم کر لیا هے جو کونسل نے بیان کي هے "۔

" میرے خیال مین یهه اوسي مقدمه کا ذکر هے–اوسے کہا گیا تها که وه ایک شفاخانه کی جو میرے خیال مین یوناني یا ایورویدک طریق علاج سے تعلق رکهتا تها نگراني کرے–ڈاکٹر موصوف کو اپنے عهده سے دست بردار هونا پڑا–مین نهین کهه سکتا که آیا آپ ' Covering ' کي وه تعریف سننا پسند کرینگے جو کهتے هین که مدراس مین اسے دي گئي هے–اس سے آپ کو اس بات کا کچهه علم هو جائیگا که آیا هم ترمیم هذا کو قبول کر سکتے هین یا نهین۔

" Covering ایک جرم کا طبي نام هے جس کي ایک طبابت پیشه شخص اوس صورت مین مجرم هوتا هے جبکه وه اپني موجودگي سے ایک غیر مستند شخص کي کسي مریض کے دیکهنے یا اوس کا علاج کرنے یا کسي ڈاکٹري سارٹیفکٹ یا موت کے سارٹیفکٹ کے حاصل یا جاری کرنے یا دیگر نهج پر طبابت کي پریکٹس کرنے مین دیده و دانسته امداد یا معاونت کا اغماض کرتا هے مین عرض کرتا هون که هم اوس ترمیم کو نهین تسلیم کرینگے اور نه covering کي اس تعریف سے اتفاق کرینگے–همین covering کي ایک اور تعریف بناني پڑیگي–مین covering کي یهه تعریف مسوده مین داخل نهین کرنا چاهتا کیونکه مین یقیني طور پر یهه کهه نهین سکتا که هماري طبي کونسل covering کے معنون کے متعلق کیا فیصله دیگي–لیکن اونکي تعریف بهي قریباً اسي قسم کی هوگي اور مجهے یقین کامل هے که اگر هم نے تعریف مذکوره کے ساتهه ملتي جلتي کوئي تعریف تسلیم کر لي تو هم طبي کونسل سے یهه نه کهه سکینگے که وه مسوده کي ترمیم مذکوره منظور کرے–مین خیال کرتا هون که اس طرح هم کونسل کے اختیارات کو ایک ایسے طریق سے محدود کر دینگے جس کا همین بل کے مرتب کرنیکے وقت خیال بهي نه تها۔

" آنریبل ممبر نے جو میرے دست راست کي طرف هین مسٹر بارکر کا حواله دیا هے–ایک اور بهي مقدمه هے جس کا مسوده کے خلاف اعتراضات مین سے بعض مین کیا ذکر کیا گیا هے اور جو اوس آدمي کے متعلق هے جس نے سینڈو کي مدد کی–اب سینڈو کے اوس مقدمه کے متعلق بهت هي غلط فهمي هے سینڈو نے جسماني ورزشین سکهانے کے کام سے ابتدا کي لیکن جب اوسے معلوم هوا که اوسے اس کام سے کچهه آمدني نهین هوتی تو اوس نے کچهه اور کار روائي کرنیکا اراده کیا–اوسنے دیکها که لوگ نیم حکیمون کے دام مین خوب پهنستے هین لیکن جسماني ورزش کي تعلیم وغیره کے لئے کچهه نهین دیتے تو اوس نے اپنے طرز عمل کو بدل دیا–اس مین اوس کا طرز عمل نهایت هی تسلي بخش تها وه ایک طبیب کي خدمات اس غرض سے حاصل کر سکتا هے که وه اسے مشوره دے که آیا فلان شخص خاص قسم کي ورزش کے لائق هے یا نهین لیکن اوس نے ایک بالکل مختلف طرز عمل اختیار کر لیا یعنے اس نے اخبارات مین اشتهار شائع کرنے شروع کر دئے که وه هر ایک ممکن مرض کا علاج ان ورزش کي کهیلون کے ذریعه کر سکتا هے اس پر طبي کونسل میدان مین نکلي اور اوسے کہا که چونکه تم اس قسم کا کام کرتے هو اسلئے هم ایک طبابت پیشه شخص کي خدمات کا استفاده نهین کر سکتے اور طبابت پیشه شخص مذکور کو بجا طور پر رجسٹر سے خارج کر دیا گیا ۔

" اب مسٹر بارکر کے مقدمه کو لیجئے–مسٹر بارکر ایک ایسا شخص هے جسے جوڑون–بالخصوص گهٹنے اور کهنیون کے جڑ جانے کے متعلقه شکایات کو دور کرنے کي خاص مهارت هے–فرض کیجئے کسي آدمي کو کوئي حادثه پیش آیا هے اور اوس کا گهٹنه جڑ جاتا هے–عام طور پر اگر وه کسي اچهے معالج یعني اچهے جراح کے پاس جائیگا تو جراح یهه کهیگا که تمهارے گهٹنے کو توڑنا پڑیگا–بهت سي صورتون مین تو وه مریض کهیگا که مین گهٹنه توڑوانیکي تکلیف برداشت نهین کرنا چاهتا–لیکن اگر وهي شخص مسٹر بارکر کے پاس جاتا هے–یهه یاد رهے که مسٹر بارکر کو کسي طرح کي تعلیم نهین دي گئي–وه چیر پهاڑ جسماني ترکیب اور مرض دق سے بالکل ناواقف هے–وه ایک سخت گهٹنه دیکهکر فوراً اُسے توڑ دیتا هے–ایک معمولي جراح بهي ایسا کر سکتا تها لیکن بعض اوقات مسٹر بارکر کو ایسے مرض سے سابقه پڑتا هے جو اس طریق سے ٹهیک نهین هو سکتا تو نتیجه جو هوتا هے وه ظاهر هے–مسٹر بارکر کے برخلاف هرجانه کا ایک مقدمه دائر کیا گیا–مریض کے گهٹنے کے جوڑ مین دق کا مرض تها اور مسٹر بارکر یهه نه سمجهه سکا که مرض

دراصل یهه هے اب طبي کونسل آگے بڑهي اور کویا هوئي " هم کسی معالج کو مسٹر پارکر کی امداد کرنے کی اجازت نه دینگے کیونکه مسٹر پارکر نے اون امراض کي تشخیص کرنے کي سند حاصل نہین کي چنکي تشخیص کا وه دعوی کرتا هے " کل معامله یهه هے کونسل ملاحظه فرمائینگی که ایک غیر طبابت پیشه شخص کے لئے تمام معامله ایک معمه هے لیکن ایک پیشه ور طبیب کے لئے یهه بات نہایت هي آسان هے که وه اس بات کا فیصله کرے که آیا کوئي شخص طبي نقطه خیال سے ناروا فعل کا مرتکب هے یا نہین اور معامله کے متعلقه حالات پر بهي غور و خوض کر سکتا هے طبي کونسل کو اون حالات کو دیکهنا پڑیگا جن مین کسی ناروا فعل کا ارتکاب هوا هو اور مین یهه کهتا هون که تاوقتیکه وه حالات کونسل کے روبرو نه هون وه ان کا کچهه اندازه نہین لگا سکتي۔

هز آنر پریزیڈنٹ بهادر —" کیا هر دو مین اتحاد قابل قیاس هے "۔

آنریبل کرنیل هنڈلے —" میرا خیال هے که یهه بالکل قرین قیاس هے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بهادر —" شاید اس سے آنریبل ممبر کي کسي حد تک دلجمعي هوجائے "۔

آنریبل مسٹر پارکر —" کیا مین تجویز کر سکتا هون که ناروا فعل کي تعریف کرنے کا اختیار اون دفعات مین جو قواعد سازي سے متعلق هین صریح طور پر درج کر دیا جائے اور که اس مین درج کر دیا جائے که اوس کے لئے گورنمنٹ کي منظوري مطلوب هوگي "۔

آنریبل خواجه یوسف شاه —کیا مین یهه دریافت کر سکتا هون که ناروا فعل کي کسي قانون مین تعریف کي گئي هے "۔

آنریبل کرنل هنڈلے —" نہین "۔

آنریبل لاله کانشي رام —" یوئر آنر اس تعریف کي تجویز کرنے سے میرا مطلب اون خطرات کے احساس کم کرنیکا هے جو ان الفاظ اور انکے دیگر صوبجات مین طرز اطلاق کي وجه سے پیدا هو گیا هے میرا مدعا یهه تها کونسل ایکٹ کی کسي دفعه مین ترمیم کر دے تا که خواه وه ترمیم خفیف هی کیون نه هون اوس سے یهه ظاهر هو جائے که گورنمنٹ کا رویه اس باره مین کیا هے۔ اُمید هے که یوئر آنر فوراً سمجهه لینگے که قانون هذا مین جو انگلستان مین فائده مند هوسکتا هے چند ایسي باتین موجود هین جن سے اس ملک مین بدگماني کا پیدا هوجانا محض اس وجه سے اغلب هے که انگلستان مین صرف ایک هي طریق طب اس سے متاثر هوتا هے اور ایک هي طریقه کے معالج کي رو سے درج رجسٹر کئے جاتے هین - کسي خاص جماعت کے درج رجسٹر هونے یا قومي قانون سازي کا کوئي سوال نہین هے۔ یهان اس قانون کے نفاذ پزیر هونے کے ساتهه هي فوراً یهه سوال پیدا هو جائیگا که اس ملک کے طریقه هائے طب کے متعلق گورنمنٹ کا کیا رویه هے اور جونهي که گورنمنٹ کوئي ایسي کاروائي کریگی جس سے یهه ظاهر که ایک طریق علاج کے ساتهه دیگر طریقون کو نقصان پهنچاکر رعایت کي گئي هے تو اس سے فوراً مختلف جماعتون کے مابین نفرت اور حقارت کي بنیاد قائم جاتي هے جس سے مجهے افسوس کے ساتهه کهنا پڑ تا هے که گورنمنٹ اور لوگون کے درمیان کشیدگي بڑه جائیگے اسباب پیدا هوجاتے هین انگلستان مین تو اس بات کا خطره نہین لیکن یهان هوسکتا هے کیونکه اگر آپ یهه اعلان کر دین که یوناني اور آیور ویدک طریق کا معالج ایک ایسا شخص هے جسکا رجسٹري شده معالج سے چهو جانا هي موجب بیماري هے تو اس سے یهان کے باشندگان مین فوراً اضطراب پیدا هوجاتا هے جو انگلستان مین پیدا نہین هو سکتا کیونکه وهان متاثر شده اشخاص ایک هی جماعت سے تعلق رکهتے هین۔ یهان جن اشخاص پر اسکا اثر هوتا هے وه مختلف جماعتون سے تعلق رکهتے هین اور یہي وجه تهي که مین کونسل کے رو برو اپنے خیالات پیش کرنیکا خواهش مند تها تا که مین اوسے ان خطرات سے متنبه کرا سکون - یوئر آنر هم ممبران کونسل کو بسا اوقات یاد دلا یا جا تا هے که همارا فرض هے که هم گورنمنٹ کی امن و امان کي بحالي مین اور اون تدابیر کے متعلق امداد کرین جن سے یهه مطالب حاصل هو سکین-یوئر آنر اگر هم ایسے وقت پر خاموش رهین جبکه اس کونسل مین ایک ایسا قانون پاس هونیوالا هو جو بلاشبه بد امني پهیلانے کا آله بنایا جا سکتا هے تو میرے خیال مین یوئر آنر یهه تصور فرمائینگے که هم اپنا فرض ادا نہین کرتے - مین خیال کرتا هین که سخت ترین مخالفت

جو مين كر سكتا هون وه يهه هے كه مين نهايت زور سے اون معنون كي مخالفت كرون جو اس قانون سے تعريف مذكور كو شرف قبوليت نه بخشا جائيگي صورت مين لئے جائينگے-ميرے خيال مين مغربي طريق کے طبابت پيشه اشخاص اون سكولون مين ليكچر دينے کے لئے بلائے جائے هين جو بلا شبه گورنمنٹ نے چند درس گاهون كو عطا فرمائے هين-مجھے معلوم هوا هے كه يوناني اور ايور ويدك جماعتين جو كبھي گورنمنٹ کے خرچ پر جاري رکھي جاتي تھين اب اسلاميه كالج اور ڈي - اے - وي كالج کے سپرد كر دي گئي هين - اس صورت مين آپ كيا كرينگے كيا آپ اون ليكچرارون سے كناره كشي كرلينگے ؟-ميري يهه التماس هے كه يهه نهايت هي ضروري امر هے كه گورنمنٹ ان طريقه هائے طب کے متعلق اپنے رويه كا كچھه اظهار كرے-مجھے معلوم هے كه چند روز هوئے امپيريل كونسل مين ايك سوال كيا گيا تھا كه آيا گورنمنٹ هند طبابت کے ايور ويدك اور يوناني طريقون كي تعليم اور پريكٹس كي امداد اور معاونت كيلئے كچھه كر رهي هے گورنمنٹ هند نے يهه جواب ديا تھا كه معامله ابھي گورنمنٹ کے زير غور هے - اگر ايسي صورت هے تو مين يور آنر سے درخواست كرتا هون كه پالسي مذكور كو اس ايكٹ مين ضرور درج كر دينا چاهئے ورنه ايكٹ مذكور كي غلط تشريح هوتي لگيگي اور بعض لوگ اسكا ناجائز استعمال كرينگے - ميري تو فقط اتني هي درخواست هے كه گورنمنٹ اپنے منشا كا خفيف سا هي اظهار كردے اور مينے لفظ ' محض ' اسي واسطے ايزاد كيا هے اور اپني شرط مين نے صرف آيور ويدك اور يوناني طريقون كي تعليم كا هي ذكر كيا هے تا كه گورنمنٹ لوگون كو يهه جتانيكے قابل هو كه وه ان طريقون کے خلاف نهين هے اور نه اسكا اراده اونكي تعليم كو صفحه هستي سے بالكل نيست نابود كر دينے كا هے - يور آنر اگر آپ ايک رجسٹري شده طبابت پيشه شخص كو ان اصولون كي تعليم دينے سے بھي روک دينگے جو آيور ويدك طريقه طب كي تعليم کے ممد هوسكتے هون تو اسكا كيا اثر هوگا - خود خود گورنمنٹ نے هي چھه سال هوئے ان جماعتون كو قائم كيا تھا گو بعد ازان انكو ترک كر ديا گيا هے - كيا گورنمنٹ يهه كهنا چاهتي هے كه آئنده وه كبھي كوئي آيور ويدك يا يوناني مدرسه نه كھوليگي ؟-اس كا نتيجه تو ضرور يهي هوگا-يهه تو گورنمنٹ هرگز نهين كر سكتي كه ايک طرف تو يهه كهے كه يهه طريقه تعليم تو اس قدر خراب هے كه اس کے طبابت پيشه اشخاص اس سے كسي قسم كا تعلق نهين ركھه سكتے اور دوسري طرف ايسے طريقه تعليم کے لئے سكول جاري كر دے - مجھے يقين هے كه گورنمنٹ كا يهه منشا هرگز نهين هے كه وه لوگون كو كهدے كه وه پنجابيون كي يعني اس صوبه کے باشندون آيور ويدك اور يوناني طريقه كي تعليم دينے مين مدد نه كريگي-

" مين اسلئے يور آنر سے درخواست كرتا هون كه كچھه نه كچھه اس باره مين ضرور كرنا چاهئے-اور اسي واسطے مينے لفظ " محض " ايزاد كر ديا هے اور الفاظ " علاج كرنا " حذف كر دئے هين"-

آنريبل خواجه يوسف شاه—" مجھے يقين هے كه يور آنر مجھے اجازت دينگے كه مين اوس آخري رپورٹ كي حمايت مين چند كلمات كهون جو منتخب كميٹي نے (جسكا مجھے طبي ممبر هونے كا اعزاز حاصل تھا) مسوده بغرض رجسٹري طبابت پيشه اشخاص کے متعلق پيش كي هے-يهه مسوده اب پاس هونے سے پهلے آخري غور و خوض کے لئے كونسل کے پيش هوا هے-جيسا كه توقع معقول طور پر كي جاسكتي تھي اس قانون پر بهت سے اعتراضات اور نكته چينيان كي گئين-كيونكه اس مين پيشه طب کے مختلف فوائد كا ذكر هے-مجھے يقين هے كه يهه كونسل اس امر كو محسوس كريگي كه هم نے ان اعتراضات پر نهايت هي احسن اور همدردانه طور پر غور و خوض كي هے-بهت سے اعتراضات ايسے بھي تھے جو چندان اهميت نهين ركھتے تھے-چنانچه اونكو نظر انداز كر ديا گيا تھا-ليكن بهت سے اعتراضات ايسے بھي تھے-جو معقول تھے-اسلئے اون پر پوري توجه دي گئي-اور مين خوشي سے اس امر كا اظهار كرتا هون كه منتخب كميٹي نے اون اعتراضات كو مد نظر رکھكر ابتدائي مسوده مين باتفاق رائے ترميم بھي كر دي هے-

" يهه كهنا فقط مناسب هوگا كه ترميم شده مسوده سابقه مسوده سے بدرجها بهتر هے-اس باره مين صرف ايک بات هے-جسكا كه مختصر طور پر مين ذكر كرتا هون-كميٹي نے اوس اصطلاح و ذاروا فعل كي تشريح كرني مناسب نهين سمجھي جسكا ذكر فقره ۱۳ كي شرط اور فقره ۱۶ (۲) مين هے-تشريح نه كرنے كي وجه يهه نه تھي كه هم اپني ذمه واري سے جي چراتے تھے-بلكه اس كي وجه يهه تھي كه جس طبي كونسل كي كميٹي نے سفارش كي هے اور جسكا ديگر امور کے علاوه يهه بھي فرض قرار ديا گيا هے كه وه اس اصطلاح كي تعريف بھي كرے اوسكا انضباط اس قسم كا هوگا كه اوس مين جمله فوائد کے نمائندے هونگے اور وه مقامي حالات سے اسقدر واقف هوگي كه ممكن نهين كه

کسي جماعت کو بہي نقصان پہنچنے کا احتمال ہوسکے-اس کے علاوہ ضرر رسیدہ اشخاص مسودہ کي دفعہ ۱۸ کي رو سے لوکل گورنمنٹ کے پاس اپیل بہي کر سکتے ہین-

" مین اُمید کرتا ہون کہ اس بارہ مین یہہ چند خیالات کافي ہونگے-اور کہ یہہ کونسل مناسب غور کے بعد اسي مسودہ کو پاس کر دیگي-اس کونسل مین اس پیشہ کي مختلف جماعتون کے نمایندے موجود ہونگے-اور میري رائے مین چونکہ ان مین سے بہت سے اس ملک کے باشندے ہونگے وہ یقیناً جان سکینگے کہ کونسي جماعتین ایسي ہین جن سے کونسل کو سختي سے سلوک کرنا چاہئے اور کونسي ایسي ہین جنسے نرمي سے برتاؤ کرنا چاہئے-مین اسلئے خیال کرتا ہون کہ اگر الفاظ " ناروا فعل " کي کوئي تعریف بہي کي گئي تو اس سے ایکٹ کا مدعا نابود ہو جائیگا " -

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر — " پیشتر اس کے کہ یہہ ترمیم کونسل مین پیش کي جائے مین یہہ کہنا چاہتا ہون کہ آنریبل خواجہ یوسف شاہ نے منتخب کمیٹي کي کارروائي کي جو تشریح کي ہے اوس سے معاملہ بہت کچھہ واضح ہو گیا ہے-اور مین اُمید کرتا ہون کہ اون کے اس بیان نے اون غلط فہمیون کو بہت کچھہ دور کر دیا ہے جو اس فقرہ نے اپني موجودہ شکل مین پیدا کر دي تہي-جیسا کہ آنریبل ممبر نے ہمین بتایا ہے منتخب کمیٹي نے اس امر پر غور کیا تہا کہ آیا ناروا فعل کي تعریف کرني ضروري ہے-اونہون نے دیکہا کہ اس کي تعریف دیگر مقامات کے قوانین و ایکٹ ہائے مین نہین کي گئي-اور اونہین اس کي تعریف تیار کرنے کي سخت تکلیف کا سامنا ہوا-پہر اونہون نے خیال کیا کہ اونہون نے ایک بہت بڑي کمیٹي مقرر کي ہے-جسکي زیادہ تعداد ایسي ہوگي جسے پیشۂ طب کے اشخاص مقرر کرینگے نہ کہ گورنمنٹ اور اس کمیٹي مین بہت سے ممبر اس ملک کے باشندے ہونگے اور یہہ اصحاب اس امر کے معلوم کرنے کے قابل ہونگے کہ کس صورت مین اس تعریف کو سختي سے برتا جاوے اور کب اسکو مقامي حالات کے مطابق استعمال کیا جاوے-تو اس صورت مین لیجسلیٹو کونسل جیسي جماعت کے لئے اور جو (بحیثیت لیجسلیٹو کونسل خواہ کچھہ هي قابلیت رکہتي ہو رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص کي کونسل کو مجبور نہین کر سکتي) پیشہ طبابت کي رسم و رواج کي بحث مین جانا موزون نہ ہوگا-مین آنریبل ممبر کے اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوا ہون-کیونکہ آنریبل لالہ کاشي رام کي پیش کردہ کسي قدر یاس انگیز تصویر کو دیکہکر مین کسیقدر تامل مین پڑ گیا تہا-لیکن آنریبل ممبر کے الفاظ نے میري بہت حد تک دلجمعي کردي ہے-گورنمنٹ کو اپیل بہي ہو سکیگا-اور گورنمنٹ پر اس قسم کے معاملات مین قدرتي طور پر ملک کے عام احساس کا اور طبي کونسل کي رائے کا جو کہ کم و بیش پیشہ کے احساسات اور رسم و رواج پر مبني ہوگي یکسان هي اثر ہوگا-میرا خیال ہے کہ مدراس مین حال مین ایسا هي ہوا ہے-اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر طبي کونسل نے نہایت سختي یا بیضابطگي سے کام لیا ہو-تو گورنمنٹ اس مین دخل دے سکتي ہے-اسلئے مین

خیال کرتا هون که آنریبل ممبر نے جو خا که کهینچا هے وه کسي قدر زیاده رنگین هے-جیسا که اونهون نے جتایا هے ایکٹ کا یهه منشاء نهین هے که جو اشخاص اس ایکٹ کي رو سے رجسٹري شده هون وه کل غیر رجسٹري شده اشخاص کو اخلاقي یا دنیاوي طور پر مجذوم خیال کرین-گورنمنٹ دو جماعتون کو تسلیم کرتي هے-اول وه طبابت پیشه اشخاص جو رجسٹري شده هون اور جنکو گورنمنٹ کهتي هے که وه اپنے دیگر هم پیشه بهائیون کي رهنمائي کے واسطے قواعد مرتب کرین-اور ساتهه هي گورنمنٹ ایک دوسري بڑي جماعت کو تسلیم کرتي هے جس کے بہت سے ممبران میں-تسلیم کرتا هون-بہت هي اچها کام کرتے هین-اور جنپر لوگون کو اعتماد هے-

گورنمنٹ کهتي هے که هم اس آخر الذکر جماعت کے متعلق کوئي کار روائي نهین کرنا چاهتے-هم انهین مجبور نهین کرتے که وه اپنے آپکو رجسٹر کرائین کیونکه وه اسقدر لیاقت نهین رکهتے جتني که اس ایکٹ کے رو سے درکار هے لیکن هم ان کے کام مین مداخلت بهي نهین کرتے-هم چاهتے هین که وه اپنا کام کرتے جائین اور رجسٹري شده طبابت پیشه اشخاص اپنا کام کرتے جائین-اهم سوال تو یهه هے جیسا که پیشه طبابت کي پریکٹس مین اکثر هوتا هے که اگر کوئي رجسٹري شده طبابت پیشه شخص کسی غیر رجسٹری شده طبابت پیشه شخص کو امداد کے لئے بلائے یا اس کے برعکس کوئي غیر رجسٹري شده طبابت پیشه شخص کسي رجسٹري شده طبابت پیشه شخص کو امداد کے لئے بلائے تو کیا رجسٹري شده طبابت پیشه شخص اپنے اس فعل کي وجه سے اخلاقي طور پر مجذوم خیال کیا جائیگا اور اوسکا لازمي نتیجه یهه هوگا که رجسٹري شده طبابت پیشه شخص کا نام فهرست سے خارج کر دیا جائیگا-فقط اسي معامله کو واضح کرنے کے خیال سے مینے آنریبل کرنل هینڈلے سے دریافت کیا تها که آیا رجسٹري شده اور غیر رجسٹري شده طبابت پیشه اشخاص کے باهمي امداد کرنے سے لازمي طور پر تادیبي کار روائي کرني پڑیگي-لیکن آنریبل ممبر نے همین یقین دلایا هے که ایسي کار روائي لازمي طور پر نهین کرني پڑ یگي-ایسے حالات هوسکتے هین جن مین ان کا باهمي رابطه و اتحاد لازمي هو-لیکن آنریبل ممبر فرماتے هین که وه ایسے حالات کي تشریح نهین کر سکتے جن مین که باهمي امداد کرنے کے واسطے کسي تادیبي کي ضرورت پڑیگي یا جن مین که ایسي تادیبي کار روائي کار روائي حق بجانب نه هوگي-اسلئے مین خیال کرتا هون که اوس اطمینان کے بعد جو آنریبل ممبر باهتمام مسوده نے همین دلایا هے اور اون دلائل کو سنکر جو آنریبل خواجه یوسف شاه نے منتخب کمیٹي کي اس کار روائي کے متعلق پیش کي هین-همین کوئي خوف نهین هونا چاهئے که اگر یهه ترمیم منظور نهوئي تو وه خطرناک نتائج پیش آئینگے-جنکا آنریبل لاله کاشي رام نے نقشه کهینچا هے-ان خیالات کا اظهار کرنے کے بعد مین اس ترمیم کو کونسل کے پیش کرتا هون "-

ترمیم پیش هوکر نامنظور هوئي-

آنریبل لاله کاشي رام نے درخواست کي که ووٹ لئے جاوین-چنانچه ووٹ لئے گئے-۵ ووٹ ترمیم کے حق مین تهے اور ۱۳ برخلاف-اسلئے ترمیم مقسود کیگئي-

آنریبل لاله کاشي رام نے تجویز کي که فقره ۱۶ (۲) مین حسب ذیل مزید شرط ایزاد کیجاوے " مزید شرط یهه هے که فقره ۱۳ کے بموجب کسي شخص کا نام درج رجسٹر کرنے سے انکار یا کسي طبابت پیشه رجسٹري

شده شخص کا نام رجسٹر سے خارج صرف اوسي صورت مین کیا جائیگا جبکه اوسکو کسي اجلاس مین موجوده یا رائے دینے والے ممبران مین سے دو تہائي نے پیشه کے متعلق کسي ناروا فعل کا مجرم قرار دیا ہو"-اونہون نے بیان کیا :—

" یهه ترمیم اوسي ناروا فعل کے متعلق ہے-انگلستان مین کسي طبابت پیشه شخص کي نسبت جنول میڈیکل کونسل صرف اوسي صورت مین یهه قرار دیسکتي ہے که وه پیشه کے متعلق کسي ناروا فعل کا مرتکب ہوا ہے جبکه یهه ثابت ہو جائے که اوس نے اپنے پیشه کي پریکٹس مین کوئي ایسا فعل کیا جسکو اوسکے ہم پیشه مشہور اور قابل اشخاص معقول طور پر ہتک امیز تصور کر سکتے ہین-مین یورَ آنر کي خدمت مین یهه عرض کرنا چاہتا ہون که اسکے یهه معنے ہوئے که پیشتر اسکے که اسکا نام خارج کیا جاوے اسکے کل ہم پیشه لوگ اسکے ایسے فعل کو معیوب خیال کرین-فی الحقیقت موجوده ایکٹ کے مطابق ایک شخص کا نام رجسٹر سے فقط ایک ووٹ اسکے مخالف زیاده ہونیکي وجه سے کاٹا جا سکتا ہے-یورَ آنر فرض کیجئے که ۹ ممبران موجود ہین ۵ تو کہتے ہین که وه ناروا فعل کا مجرم ہے اور ۴ کہتے ہین که نہین تو اس صورت مین وه صرف ایک ووٹ کي خاطر نکالا جائیگا-معلوم ہوتا ہے که یهه بات بیان کي تعریف کي زد مین نہین آتي-جسکي رو سے یهه ضروري ہے که اوسکے مشہور ہم پیشه اشخاص قرار دین که اوسکا ایسا فعل پیشه کے لحاظ سے ناروا ہے-مین التماس کرتا ہون که ایسے سوال کا فیصله فقط ایک ووٹ پر چھوڑ دینے سے ایسے نتائج پیدا ہو سکتے ہین جو ہمارے پیش نظر کو غالباً کالعدم کردینگے-مین اسلئے ملتمس ہون که کونسل کے کسي شخص کا نام ناروا فعل کي بنا پر خارج کرنے کیلئے اون ممبران کي تعداد زیاده ہوني چاہئے جو ناروا فعل کو پیشه کے لحاظ سے ناروا فعل خیال کرتے ہون یهه معامله صرف ایک آدمي کے ہاتھه مین رہنا نہین چاہئے-بیشک مجھے یهه کہنا چاہئے تھا که ایسے معامله مین اتفاق رائے ہوني چاہئے-لیکن اوس طریق کو مد نظر رکھکر جس مین یهه ایکٹ مرتب کیا گیا ہے مین نے اپنا مطالبه کم از کم دو تہائي ممبران تک ہي محدود کر دیا ہے اور مین عرض کرتا ہون که اس بارہ مین مین نے بنگال ایکٹ کي پیروي کي ہے-بنگال کے ایکٹ کے رو سے یهه ضروري ہے که کثرت رائے دو تہائي ہو اور کوئي وجه نہین که پنجاب مین کثرت رائے صرف ایک شخص کے ووٹ پر مبني ہو"-

آنریبل مسٹر پارکر—" مین یهه کہنا چاہتا ہون که اگر اس قسم کي کوئي ترمیم کي جائے تو یهه ترمیم دفعه ۱۲ مین کي جاني چاہئے - جہان که یهه ذکر کیا گیا ہے که جمله سوالات کا فیصله کثرت رائے پر ہوگا "-

آنریبل لاله کاشي رام—" مجھے اس مین کوئي اعتراض نہین-آپ جہان چاہین اسے ایزاد کر سکتے ہین "-

آنریبل مسٹر کریک — " آنریبل ممبر باہتمام مسوده نے مجھے درخواست کي ہے که مین اس ترمیم کا جواب دون اور مجھے ڈر ہے که مین اسکے مخالف ہون-آنریبل محرک نے دیکھا ہوگا که ایکٹ کے فقره ۱۲ کے بموجب کونسل کے اجلاس کے لئے سات آدمیون کا کورم ہوگا-سات اشخاص کي دو تہائي به نسبت چار کے پانچ سمجھي جائیگي-لیکن ہم اسے چارہي سمجھه لیتے ہین-آنریبل ممبرکي ترمیم کایهه اثر ہوگا که جب اسي قسم کا کوئي ضروري سوال پیش ہوگا که آیا کسي رجسٹري شده طبابت پیشه شخص کا نام رجسٹر سے خارج کر دیا جاوے تو ہر صورت مین صرف اونہي ممبران کي رائے غالب آئیگي جنکي تعداد قلیل ہوگي-مین خیال کرتا ہون که یهه ایک فضول بات ہے-بہر حال چونکه کونسل کے فیصله کا مقامي گورنمنٹ کے پاس اپیل بھي ہو سکیگا اسلئے مین خیال نہین کرتا که اس قسم کي تجویز کي کوئي ضرورت ہے-

آنریبل خواجه یوسف شاه—" مین افسوس کرتا ہون که مجھے اس ترمیم کي بھي مخالفت کرني پڑتي ہے-میرے خیال مین اس امر کے حق مین کوئي کافي دلایل پیش نہین کیگئین محض ایک رائے کي زیادتي کافي نہوگي-علاوه ازین ہر ایک ممبر کو بدین خیال که اسکے ووٹ کي خاص وقعت ہوگي ووٹ دینے کے وقت اپني ذمه داري کا زیاده احساس ہوگا-اس کے ضمن مین یهه بھي بیان کرنا مناسب ہوگا که کمیٹي ووٹ دہنده کي تعداد بجائے ۸ کے جیسا که پہلے تجویز تھي اب ۷ کر دي گئي ہے-یورَ آنر-مین نہین سمجھتا که کیون نه یهه استحقاق کثرت رائے

کو دیا جاوے-بنگال مین ضرور کوئی خاص بات هوگي جس کی وجهه سے اونهون نے معمولي طریقه کاروبار کي پیروي نه کرنیکا فیصله کیا هے"-

ترمیم پیش کی گئي لیکن مسترد هوئي-

آنریبل لاله کانشي رام —" یوئر آنر مین تجویز کرتا هون که فقره ۲۱ یا لفظ " یونیورسٹي " حذف کر دیا جائے-یوئر آنر کو معلوم هوگا که اس گوشواره مین جو یونیورسٹیان شامل کي گئي هین وه بمبئي-مدراس اور کلکته کی هین"-

آنریبل مسٹر پارکو—" کیا هم اس تقریر کو پڑهي هوئي تصور نهین کر سکتے " ؟-

آنریبل لاله کانشی رام—" میري یهه غرض تهي که مین یوئر آنر کے روبرو اون اعلے یونیورسٹیون کا نام پیش کرون جن کو کونسل نے گوشواره مین شامل کیا هے--اور میرا یهه مطلب تها که مین یور آنو کے غور کے واسطے یهه امر پیش کرون که آیا ان یونیورسٹیون کے یهه شایان شان هے که یهه طبی کونسل ایسی یونیورسٹیون کي نگراني کي دعویدار هو-جن پر که همین کوئي دسترس نهین هے- بالفرض اگر هم برسٹل یونیور سٹي سے یهه مطالبه کرین که وه اپنے امتحانات کے موقع پر همارے پنجاب کے بعض ممبران کو موجود هونیکي اجازت دین تو اس کا اثر کیا هوگا-یوئر آنر آپ تسلیم کرینگے که پنجاب کي کونسل کو مجاز هے که وه اس یونیورسٹي کا نام خارج کر دے اور اگر بالفرض وه ایسا کرے تو اس کا اثر کیا هوگا-مین خیال کرتا هون که اس قسم کا فعل ان یونیورسٹیون کے شایان شان نهوگا ور یهه ایک ایسا فعل هے جسے کونسل کو کرنا نهین چاهئے-غالباً کوئي شخص طبي جس نے ڈاکٹر یا بیچلر کي ڈگري حاصل کي هوئي هے-یهه پسند نهین کریگا که وه یونیورسٹیان اس کونسل کے ماتحت کردیجائین جو که اس ایکٹ کے روسے بنائي جائینگي-یقینا میرا یهه مدعا نهین هے که مین اس کونسل کي هتک کرون-لیکن مین بیشک خیال کرتا هون که همارے لئے یهه امر باعث خفت هوگا اگر هم اعلے اور عظیم الشان یونیورسٹیون کے کاروبار کي نگرانی کے واسطے کسي قسم کا کوئي قاعده مرتب کرنیکي کوشش کرین کیونکه همین اوس قاعده پر عملدر آمد کرانیکا فيالحقیقت کوئي حق حاصل نهین هے اگر هم کسی صورت مین بهي اس قاعده پر عمل نهین کرینگے تو مین ملتمس هون که یهه بهتر هوگا که یهه فقره بالکل محذوف کر دیا جاوے-ان حالات پر غور کرنے کے بعد میري یهه درخواست هے که اس کونسل کے لئے یهه بالکل روا اور مناسب نهین هے که اس فقره کو اپنی موجوده صورت مین رهنے دے لیکن اگر یهه کونسل مجهه سے اس حد تک اتفاق نهین کرتي تو اس صورت مین مین ملتمس هون که بهر حال لفظ یونیورسٹي محذوف کر دیا جاوے-اور صرف کالج و سکول رهنے دئے جاوین "-

" میري اس تجویز پیش کرنیکي دوسري وجه یهه هے که کونسل مذکور مجهے یقین هے اس اختیار کو جهان تک که انگستان کي یونیورسٹیون کا تعلق هے استعمال کرنیکے قابل نه هوگي مین نهین کهه سکتا که هندوستان کي یونیورسٹیون کے متعلق اس اختیار کي کهان تک ضرورت هوگي-مقامي گورنمنٹ کو هندوستاني یونیورسٹیون سے کوئي کوائف جنکي که انهین ضرورت هو طلب کرنے کا اختیار حاصل هے اور کونسل کے لئے اتنا هي کافي هے-یونیورسٹیان مجموعي طور پر اوس کونسل کے ماتحت نهین کردیني چاهین جو میڈیکل ایکٹ کے مطابق قائم کیجائیگي "-

هز آنر پریذیڈنٹ بهادر—" (سیکریٹري کو مخاطب هو کر) کیا آپ اس امر کو واضح کرینگے ؟ "-

آنریبل مسٹر گیسی—" یهه فقره ضروري معلوم هوتا هے کیونکه کونسل کو ضروري طور پر اس امر کا اختیار هونا چاهئے که وه دیکهے که آیا یونیورسٹیون و کالجون اور سکولون کو اوس معیار پر قائم رکها جاتا هے جسکي که اوسکو ضرورت هے "-

آنریبل کرنل هینڈلے—" بادی النظر مین خواه اس کا مطلب کچهه هي کیون نه سمجها جاوے-لیکن اس سے یقیناً نگراني کے معنے نهین نکلتے یهه جو کها گیا هے که هم نے انگریزي یونیورسٹیان کونسل کے ماتحت رکهی هین اسکي نسبت میرا یهه خیال هے که آنریبل ممبر کو یهه لفظ استعمال نهین کرنا چاهئے تها "-

آنریبل لالہ کاشی رام—" ایکٹ کے الفاظ یہہ ہیں کہ آپ اون کی نگرانی کرینگے اور انکے نام کاٹنے کے مستحق ہونگے "۔

آنریبل کرنل ہینڈلے—" اگر بالفرض آپ ایسا بہی کرینگے تو پہر بہی آپ کی کوئی نگرانی نہ ہوگی "۔

آنریبل مسٹر پارک—" کیوں نہ الفاظ " درخواست کیجائے " استعمال کئے جاویں "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" الفاظ " ہدایت کرنے " کی بجائے ہم لفاظ " استدعا " یا درخواست استعمال کرسکتے ہیں "۔

آنریبل مسٹر بیورن—" میرا خیال ہے کہ الفاظ ہدایت کرنا کسی دوسرے الفاظ کے مقابلہ میں زیادہ موزون ہیں—میں خیال نہیں کرتا کہ کسی شخص کے وہم و گمان میں بہی یہہ بات آئے کہ پنجاب کی طبی کونسل کبہی کوئی بات ایسی کریگی جو انگلستان سکوٹلینڈ اور آئرلینڈ کی یونیورسٹیوں کے شایان شان نہ ہو—لیکن فقرہ زیر بحث صرف یونیورسٹیوں کے متعلق ہی نہیں بلکہ کالجوں اور سکولوں کے متعلق بہی ہے اور یہہ کونسل کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ انکو ہدایت کرے کہ وہ مطلوبہ معیار پر قائم رکہے جائیں "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ—" میرا یہہ خیال ہے کہ اگر ہم دونوں جگہہ لفظ استدعا استعمال کریں تو بہی کونسل کے اختیارات بحال رہینگے—آپ کو انگلستان کی یونیورسٹیوں جیسے بڑے بڑے دارلعلوم سے واسطہ پڑیگا اور نیز آپ کو ایسی نئی جماعتوں سے واسطہ پڑیگا جو ابہی تک اس درجہ کو نہیں پہونچیں اور آپ ان ہر دو پر دفعہ حاوی کرتے ہیں—میرے خیال میں لفظ استدعا موزون ہوگا "۔

آنریبل لالہ کاشی رام—" کیا یہہ دفعہ دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوسکتی "۔

آنریبل کرنل ہینڈلے—" نہیں—میں الفاظ " ہدایت کرنا " کو قائم رکہنا مناسب سمجہتا ہوں کیونکہ ہمارا کام زیادہ تر مقامی جماعتوں سے ہوگا—لیکن مجہے لفظ استدعا پر کوئی اعتراض نہیں "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" کیا آپ تجویز کرتے ہیں کہ لفظ ہدایت کرنے کی بجائے اور لفظ " مطالبہ کرنا " کی بجائے جو فقرہ کے دوسرے حصہ میں آیا ہے لفظ " استدعا " رکہا جاوے "۔

آنریبل کرنل ہینڈلے—" ہاں "—

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی—

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" کونسل کے روبرو یہہ ترمیم پیش ہے کہ فقرہ ۲۱ میں سے لفظ " یونیورسٹی " حذف کردیا جاوے "۔

ترمیم مسترد کی گئی—

آنریبل کرنل ہینڈلے—" میں تجویز کرتا ہوں کہ مسودہ جیسا کہ اسکی اب ترمیم کی گئی ہے پاس کردیا جاوے "۔

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی—

التوا

کونسل ۱۹—اپریل سنہ ۱۹۱۶ع کے لئے ملتوی ہوئی—

مقام لاہور
مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع

دستخط—ایس—ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب—

۲۴۸ سی ایس—۲۱۰—۵—۵—۱۹۱۶—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

Dieu et mon droit

گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۸] لاہور — ۵ مئی (مطابق ۱۲ مئی) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین مین پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل مین پیش ہوئین اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ کونسل واضع آئین و قوانین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب مین ۱۹-اپریل سنہ ۱۹۱۶ع کو پیش ہوا :—

مسودہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۶ع

نو عمر اشخاص کو تمباکو کے ہر شکل مین پینے سے روکنے کے متعلق مسودہ۔

ہرگاہ یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نو عمر اشخاص کو چرٹ یا سگرٹ یا چلم یا حقا پینے سے روکا جائے۔لہذا تحریر ہذا کے ذریعہ حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہین :—

مختصر نام و وسعت۔

۱ - (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب پر اطلاق پذیر ہوگا۔

(۳) یہہ فی الفور نفاذ پذیر ہوگا۔

۳۳۱ پی-ی-جی

۲—ایکٹ ھذا میں اگر کوئی چیز مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض نہ ہو تو— *تعریف۔*

(الف) چرٹوں یا سگرٹوں میں ایسا کاٹا ہوا تمباکو شامل ہے جو کاغذوں یا تمباکو کے پتوں یا کسی دیگر چیز میں ایسے طریق پر لپیٹا ہوا ہو کہ وہ پینے کے لئے فوراً استعمال میں آ سکے۔

(ب) تمباکو میں پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جو تمباکو کے بدل کے طور پر مقصود ہو۔

۳—اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کے ہاتھہ جس کی عمر بظاہر ۱۶ برس سے کم ہو چرٹ یا سگرٹ یا تمباکو فروخت کریگا یا دیگا تو عام اس سے کہ وہ اونکے اپنے استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو کسی مجسٹریٹ کے روبرو سو سری اثبات جرم پر پہلے جرم کی صورت میں ایک ایسی سزا کے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزا کے جرمانہ کا جو ۲۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے یا اوس کے بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا کے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ *بچوں یا نو عمر اشخاص کے پاس تمباکو فروخت کرنے کے لئے تاوان۔*

۴—اگر کوئی شخص جو بظاہر ۱۶ برس سے کم عمر کا ہو کسی بازار یا پبلک جگہہ میں چرٹ یا سگرٹ یا چلم یا حقہ پیتا ہوا پایا جائے تو ہر ایک پولیس افسر لمبردار سفید پوش اور ذیلدار اور پبلک مدارس کے مدرس کا فرض ہوگا کہ وہ ایسے جملہ چرٹوں یا سگرٹوں یا چلم یا حقہ کو جو ایسے شخص کے قبضہ میں ہو چھین لے۔ *پبلک جگہہ میں کسی بچہ سے تمباکو چھین لینے کا بعض افسروں کو اختیار۔*

۵—(الف) کوئی چیز جو زیر دفعہ ۳ فروخت کی گئی ہو یا دی گئی ہو مجسٹریٹ تجویز کنندہ کے حکم سے قابل ضبطی ہوگی۔ *بعض اشیاء کی ضبطی۔*

(ب) جو چیز زیر دفعہ ۴ چھینی گئی ہو وہ نزدیک ترین تھانہ پولیس میں بھیجدی جائیگی اور وہ بحق سرکار ضبط ہوگی۔

دستخط—ایس۔ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط—گجن سنگھ
ممبر۔

بیان۔اغراض و وجوہات

مسودہ ھذا کا منشاء یہہ ہے کہ بچوں اور نو عمر اشخاص کو تمباکو نوشی سے روکا جاوے۔تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھہ عرصہ سے سگریٹ اور چرٹ پینے کی عادت نہایت تیزی سے بڑھ رہی ہے بالخصوص نو عمر اشخاص میں۔

اگرچہ تمباکو نوشی کی عادت سن رسیدہ اشخاص کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔لیکن نو عمر اشخاص کی صحت پر تو اسکا خاص مضر اثر ہوتا ہے۔کیونکہ یہہ بری عادت انکی جسمانی اور دماغی نشو و نما پر مضرت رسان اثر ڈالتی ہے۔ماہران طب کی رائے کے مطابق تمباکو میں الکولائڈ نکوٹائن ہوتی ہے جو منجملہ دیگر اثرات کے مندرجہ ذیل مضر اثرات پیدا کرتی ہے:—

۱—ضعف معدہ۔

۲—مونہہ کے اندر کی سوزش (قلاع)۔

۳—خراش حلق۔

۴—سرطان لب و زبان (سرطان اللسان و سرطان الشفتین)۔

۵—نابینائی۔

۶—ضعف البصر (رنگ نہ پہچان سکنا)

۷—اختلاج القلب۔

اسی قسم کے قانون سلطنت متحدہ و سیلون اور ہندوستان کی بعض دیسی ریاستوں میں اختیار کئے گئے ہیں اور عوام الناس نے ایسے قوانین کی نسبت وقتاً فوقتاً پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ یہہ مسودہ اگر قانون کی شکل میں پاس ہو گیا تو وہ نو عمر اشخاص کی صحت کو تمباکو نوشی کے مضر اور نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھیگا -

دستخط — ایس۔ ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین قوانین

دستخط — گجن سنگھ
محرک

کار روائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئين و قوانين منعقده هوئي-

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئين و قوانين

خلاصه کار روائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جو بغرض وضع آئين و قوانين زير احکام ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع منعقد هوئي-

کونسل کا اجلاس ایوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مین بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بتاریخ ۱۹-اپریل سنه ۱۹۱۶ع منعقد هوا-

حاضرین جلسه

جناب نواب سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر کے-سي-ایس-آئي و آئي-سي-ایس-لفٹنٹ گورنر پریزیڈنٹ-
آنریبل سردار بہادر سردار سندر سنگه مجیٹھیه-
آنریبل مسٹر جان کارنوالس گاڈ لے سي-ایس-آئي-
آنریبل خان ذوالفقار علي خان سي-ایس-آئي-
آنریبل مسٹر کلاڈ الیگزینڈر بیرن سي-آئي-اي و آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر الیگزینڈر هنڈر سن ڈایک سي-وي-او و آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر اوسولڈ فارکو هر لمسڈن آئي-سي-ایس-
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگه-
آنریبل رائے بہادر بخشي سوهن لعل-
آنریبل خان بہادر خواجه یوسف شاه-
آنریبل رائے بہادر رامسرنداس-
آنریبل مسٹر طامسن رابرٹ جان وارڈ سي-آئي-اي و ایم-وي-او و ایم-آئي-سي-اي-
آنریبل رائے بہادر هري چند-
آنریبل مسٹر جیمس کري-
آنریبل لاله کاشي رام-
آنریبل رائے زاده بھگت رام-
آنریبل مسٹر پیٹرک جیمز فیگن آئي-سي-ایس-
آنریبل سر پرتول چندر چیٹر جي نائٹ سي-آئي-اي و ڈي-ایل و ایل-ایل-ڈي-
آنریبل نواب ابراهیم علي خان رئیس کنج پوره-
آنریبل مسٹر ایڈون وڈال پارکر-
آنریبل مسٹر هنري ڈفیلڈ کریک آئي-سي-ایس-
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان شمس آباد-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیئم گریسي آئي-سي-ایس-

سوالات و جوابات

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا۔

غیر منظور شدہ مدارس۔

۱—" (الف) کیا گورنمنٹ کي توجہ اوس چٹھي کیطرف مبذول کرائي گئي ہے جو اخبار ٹریبون مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع مین " قسمت جالندھر کے ثانوی مدارس کا حشر " کے زیر عنوان چھپي تھي۔

" (ب) کیا یہہ امر واقع ہے کہ مسٹر رائٹ انسپکٹر قسمت مذکور نے ایک گشتي چٹھي شائع کي ہے جس مین حکم دیا ہے کہ کسي غیر منظور شدہ سکول کے کسي طالب علم کو کسي منظور شدہ سکول مین سوائے اوس جماعت کے کہ جس سے اوس نے منظور شدہ سکول کو پہلے چھوڑا تھا نہ داخل کیا جائے۔

" (ج) کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ قسمت مذکور مین ثانوي تعلیم کی مانگ اس سے بہت زیادہ ہے جتنی کہ موجودہ منظور شدہ مدارس پوري کرسکتے ہین اور کہ مذکورہ بالا گشتي چٹھي پر عمل پیرا ہونے سے طلبا کے حق مین بڑي دقت لاحق ہوگي۔

" (د) کیا گورنمنٹ از راہ نوازش حکم دیگي کہ محولہ صدر گشتی چٹھي منسوخ کردیجائے۔

" (ہ) کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی مقدار زر وقف۔ملکیت مکان و زمین کے دارہ مین کوئی خاص معیار مقرر کردیگی تاکہ غیر سرکاري ثانوي مدارس بلا توقف منظور ہوسکین اور کہ اس امر کو مفرد افسران معائنہ کی ذاتی مرضی پر موقوف نہ رکھا جائے ؟ "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" (الف) و (ب) اور (د) صاحب انسپکٹر قسمت جالندھر نے قسمت مذکور کے افسران معائنہ کي ایک کانفرنس (جو ہوشیار پور مین منعقد ہوئی تھی) کے مشورہ کی بنا پر ایک اس قسم کي گشتی چٹھی امسال ماہ فروري مین شائع کی تھی۔مقصد یہہ تھا کہ ضلع ہوشیار پور مین بعض سکولون نے طلباء کو منظور شدہ مدارس سے ترقی کے وعدون پر بہکا کر لے جانے کا جو ڈھنگ اختیار کر رکھا تھا اوسکا انسداد کر دیا جائے چونکہ صاحب انسپکٹر کی تجویز کي شرائط کي پوري پابندي سے بعض طلباء کے حق مین دقت پیش آنے کا احتمال تھا لہذا گشتي چٹھي مذکور مین بعد ازان ترمیم اور تشریح کردیگئي تا کہ شکایت کا موقع نہ رہے۔

" (ج) و (ہ) آنریبل ممبر کو قسمت جالندھر کے بعض حصص مین تعلیم ثانوي کے کم حوصلہ افزا حالات کي مفصل کیفیت صاحبان انسپکٹر قسمت مذکور کي آرائے مشمولہ رپورٹ ہائے تعلیم بابت سنین ۱۴-۱۹۱۳ع و سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع مین ملیگي اگر مدارس ثانوي کي تعداد مین اسطریق سے اضافہ ظہور پذیر ہو کہ کسي چھوٹے سے قصبہ یا گاؤن مین جہاں صرف ایک ہي عمدہ سکول کافي ہوسکتا ہو دو یا تین ایسے ناقص سکول جاري کردئے جائین جو محض تنازعہ البقا کي کشمکش مین مبتلا رہین تو اوس سے کوئي تعلیمي ضرورت پوري نہین ہوسکتي اور وہ طلباء اور اونکے والدین کے لئے بھي مضر ہے محکمہ تعلیم اِن جملہ ثانوي مدارس کو کشادہ دلي سے منظور کر لیتا ہے جو کسي ضرورت کو پورا کرتے ہین یا جن مین کسي خوبي کا امکان ہو لیکن گورنمنٹ کوئي وجہ نہین دیکھتي کہ عملہ کي قابلیت اور تعلیم کي نوعیت کے متعلق واقفیت بہم پہونچانے کے بغیر کیون کوئي سکول محض مالي قابلیت کي بدولت تسلیم کئے جانے کا مستحق سمجھا جائے "۔

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا—

سکولون مین ترقي کا معیار۔

۲—" (الف) کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگي کہ آیا یہہ امر واقع ہے (جیسا کہ چٹھي محولہ سوال نمبر ۱ مین بیان کیا گیا ہے) کہ قسمت جالندھر مین مسٹر رایٹ کے مقرر کردہ ترقي کے معیار کو جو ہر ایک مضمون کے لئے ۳۳ فیصدي اور مجموعہ کے لئے ۴۰ فیصدي (ان مین کسي ایک معمول کے لئے ۲۵ فیصدي سے کم نہ ہون) تھا بڑھا کر انگریزي کے لئے ۴۰ فیصدي اور دیگر کل مضامین کے لئے ۳۳ فیصدي اور مجموعہ کے لئے ۴۰ فیصدي کردیا گیا ہے؟۔

" (ب) کیا گورنمنٹ از راه مهرباني بتلائیگي که آیا یهه امر واقعه هے که سال گذشته یعني سنه ۱۹۱۵ع مین صاحب انسپکٹر مدارس نے کانفرنس تعلیم قسمت جالندهر کي سفارش پر پرائمري سکولون او ر دیگر ڈیپارٹیمنٹون کے لئے پاس هونے کے فیصدي ۵۰ سے گهٹاکر ۴۰ کردي تهي-اگر اس کا جواب اثبات مین هو تو کیا یهه امر واقع هے که نئے انسپکٹر مدارس نے امسال اسکو مکر ر بڑهاکر ۵۰ فیصدي کردیا هے-

" (ج) کیا گورنمنٹ از راه مهرباني ایک جماعت سے دوسري جماعت مین ترقي کے متعلق سکول کے امتحانون مین پاس هونے کے لئے مطلوبه نمبرون کي فیصدي کیلئے صوبه مین یکسان معیار قایم کرنے کي مناسبت پر غو ر فرمائیگي-

۳—" (الف) کیا گورنمنٹ از راه مهرباني یهه بتلائیگي که آیا یهه امر واقع هے که مسٹر بیل سابق ڈائرکٹر سرشته تعلیم نے ایک ایسا سرکلر جاري کیا تها-جسمین اونهون نے انسپکٹرون کا طلباء کے علیحده علیحده امتحان لینے کا طریقه منسو خ کردیا تها او ر جماعت وار ترقي دینے کا اختیار هیڈ ماسٹرون کو بدین شرط دیدیا تها که صاحبان انسپکٹر مدارس جماعت کا بحیثیت مجموعي امتحان لیکر کسي لڑکے کي ترقي کو جو بغیر سوچے سمجهے دي گئي هو نامنظو ر کرسکینگے-

" (ب) کیا یهه امر واقعه هے که صاحبان انسپکٹر مدارس ایسي گشتي یادداشتین جاري کرتے رهے هین جن مین وه پاس هونے کے نمبرون کي فیصدي کا معیار مقر ر کرتے رهے هین او ر یهه بهي حکم دیتے رهے هین که نتائج امتحان اون کو شایع کرنے او ر عمل مین لانے سے پیشتر اونکے پاس بهیجے جائین-

" (ج) کیا یهه امر واقعه هے که مذکو ره گشتي یادداشتون مین مختلف قسمت هائے کے لئے پاس هونے کے نمبرون کي فیصدي او ر معیار مختلف مقر ر کئے گئے هین او ر که ایک طالب علم جو ایک قسمت مین کامیاب هو وه دوسري قسمت کے سٹینڈنگ آرڈر کی رو سے ترقي سے محروم کیا جاسکتا هے

" (د) کیا گورنمنٹ از راه مهرباني مسٹر بیل کے سرکلر کو (اگر کوئي هو) او ر ایسي گشتي یاداشتون کو جو سرکلر مذکو ر کے مابعد انسپکٹرون نے جاري کي هین میز پر رکهیگي"-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" هر دو سوالات نمبر ۲ و ۳ کا جو جماعتون کي ترقي کے متعلق هین ایک ساتهه آساني سے جواب دیا جاسکتا هے-جماعت وار ترقي هیڈ ماسٹر دیتے هین افسران معائنه کو اسکي پڑتال کا اختیار هے-یعني اگر افسر معائنه کو یهه پته لگے که ترقي کے معاملے مین نرمي سے کام لیا جاتا هے تو وه مداخلت کرسکتا هے-بلکه اُسے مداخلت کرني چاهئے اور اوسے بلا سوچے سمجهے ترقیان دئے جانے کے سدباب کے لئے ضرو ري هدایات جاري کرنے کا پو را اختیار هے-صاحب ڈائرکٹر نے کوئي ایسا سرکلر جاري نهین کیا-جس مین انسپکٹرون کو (اگر وه مناسب خیال کرین) طلبا کا فرداً فرداً امتحان لینے کي ممانعت کي گئي هو او ر چونکه معائنه سکول سے طلبه کي استعداد کي ایک گونه آزمائش مقصود هوتي هے-اسلئے یهه سمجهه مین نهین آتا که ایسا حکم کیسے ممکن هوسکتا هے-سنه ۱۹۰۶ع مین ایک سرکلر جاري هوا تها-کي جس رو سے اپر پرائمري کي سندون کي عطائیگي کے لئے اسسٹنٹ انسپکٹرون کا طلبا کا فرداً فرداً امتحان لینا موقوف کیا گیا تها-اگر آنریبل ممبر کا اشاره اس سرکلر کي طرف هو تو اونهون نے اس کا مطلب بالکل غلط سمجها هے جناب نواب لفٹنٹ بهادر یهه خیال نهین کرتے که نمبرون کي فیصدي او ر اس مضمون پر مختلف افسران معائنه کي جاري کرده هدایات کے متعلق تجویز کرده باریک چهان بین کرنے سے کوئي مفید مطلب حاصل هوگا-جیسا که آنریبل ممبر بخوبي جانتے هین-نمبرون سے غرض طلباء کي استعداد کو عددي قیمت سے ظاهر کرنے کي کوشش کرنا هے-او ر نمبرون کے معیار کا اختلاف ایسے احکام سے جن مین نمبرون کي فیصدي مقر ر کیگئي هو-ضرو ري طو ر پر دو ر نهین هوسکتا-تاهم جو واقفیت که قابل استفاده هے اس سے معلوم هوتا هے که قسمت جالندهر مین جو فیصدیان بطو ر معیار مقر ر کی گئی هین وه اون فیصدیون سے زیاده نهین هین جو دیگر مقامون مین رائج هین او ر که اس بار ه مین صوبه بهر مین علمي طو ر پر یکسانیت پائی جاتي هے"-

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا—

سکول تبدیل کرنا۔

۴—" کیا گورنمنٹ از راہ نوازش یہہ بتلائیگي کہ آیا ضابطہ تعلیم پنجاب کي رو سے ایک طالب علم کو ایک هي مقام مین ایک سکول سے دوسرے سکول جانے کے لئے اپریل کا پورا مہینہ دیا جاتا تہا۔اگر یہہ ایسا هي هے تو کیا یہہ امر واقعہ هے کہ مسٹر رائٹ نے اس اختیار کے استعمال کو ۲۵۔اپریل تک محدود کر دیا هے اور ساتهہ هي ۲۔اپریل سے ۱۲۔اپریل تک (بشمول هر دو ایام) سکولون کے بند کرنے کا حکم دیا هے۔جس سے اتوار اور دیگر تعطیلون کو چهوڑ کر طالب علم کے پاس سکول بدلنے کے لئے صرف دس دن باقی رہ جاتے هین"۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" سوال کے حصہ اول کا جواب اثبات مین هے حصہ دویم کا یہہ جواب هے کہ صاحب انسپکٹر مدارس قسمت جالندهر نے هیڈ ماسٹرون کو صلاح دي هے کہ معمولي حالات مین داخلہ کي آخري تاریخ ۲۵۔اپریل مقرر کي جائے تا کہ جماعتین اپنا کام غیر ضروري توقف کے بغیر شروع کر سکین۔ان احکام مین طلباء کو اس تاریخ کے بعد داخل کرنے کي کوئي ممانعت نہین هے۔اگر اون کے دیر سے حاضر هونے کي خاص وجوهات هون۔صاحب انسپکٹر نے ۳۔اپریل لغایت ۱۲۔اپریل کے ایام کو سکولون مین موسم بہار کي تعطیلات کے لئے تجویز کیا هے۔لیکن هر حالت مین اس تجویز پر عمل نہین کیا جاتا هے اور اگر اسکو قاعدہ هي تصور کر لیا جائے توبهي طلباء کے لئے سکول بدلنے کا کافي وقت بچ رهیگا"۔

آنریبل لالہ کاشي رام نے سوال کیا—

پرائمري سکولونکي توسیع۔

۵—" (الف) کیا گورنمنٹ کي توجہ اوس سوال کي طرف مدعو کرائي گئي هے۔جو آنریبل مسٹر سرندر و ناتهہ بینرجي نے باجلاس امپیریل کونسل منعقدہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع پرائمري سکولون کي توسیع کے پنجسالہ پروگرام کے متعلق کیا تها۔کیا گورنمنٹ از راہ مہرباني اوس خط و کتابت کو جس کا آنریبل ممبر تعلیم نے اپنے جواب مین حوالہ دیا تها (جہان تک کہ اس کا اس صوبہ سے تعلق هے) میز پر رکهیگي۔

" (ب) کیا گورنمنٹ آئندہ عرصہ تین سال کے لئے ایک ایسا هي توسیعي پروگرام میز پر رکهیگي۔

" (ج) اگر ایسا کوئي پروگرام تیار نہ کیا گیا هو تو کیا گورنمنٹ ایک ایسا پروگرام تیار کرنے کي مناسبت پر غور کریگي۔جیسا کہ آنریبل سوهارٹ کورٹ بٹلر نے تجویز کیا هے"۔

آنریبل مسٹر گاڈ لے نے جواب دیا—

" معلوم هوتا هے ۔ کہ آنریبل ممبر نے اوس سوال کو جو آنریبل مسٹر سرندر و ناتهہ بینرجي نے امپیریل لجسلیٹو کونسل مین پوچها تها ۔ ٹهیک طور پر نہین پڑها توسیع کے پنجسالہ پروگرام کا اس مین کوئي ذکر نہین هے۔اور مبینہ عرصہ سہ سالہ سنہ ۱۹۱۳ع سے شروع هوتا هے ۔ نہ کہ موجودہ سال سے۔

" گورنمنٹ هند کي درخواست پر صوبہ هذا مین پرائمري تعلیم کي توسیع کي ایک سکیم ۵ سال مختتمہ سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے سنہ ۱۹۱۱ع مین۔ تیار کي گئي تهي ۔ اس سکیم مین لڑکون کے ایسے پرائمري مدارس کي تعداد کا ایک سرسري تخمینہ دیا گیا تها ۔ جو اس عرصہ کے اندر اوس صورت مین کهولے جا سکتے هین کہ امپیریل محاصلات سے عطیات منظور هو جائین یہہ تجویز کیگئي تهي کہ موجودہ سکولون کے عملہ مدرسین کو تقویت دینے اور معلمون کي تنخواهون کے بڑهانے کے علاوہ متذکرہ قسم کے سکولون کي تعداد ۳۲۱۷ سے بڑها کر ۶۰۰۰ کر دي جائے اور ترتیب معلمان کي درسگاهون اور عملہ معائنہ مین بهي متناسب ایزادي کیجائے متوقع اخراجات کي تفصیل دي گئي تهي۔اور تخمینہ لگایا گیا تها۔کہ اگر سکیم عمل مین لائي گئي ۔ تو اس عرصہ کے خاتمہ تک امپیریل محاصلات سے جو امداد بازگشت مطلوب هوگي اس کي میزان تقریباً دس لاکهہ هوگي۔

" سنه ۱۹۱۳ ع مین جدید تخمینے طلب کئے گئے - جو بہم پونچائے گئے اور اون مین عرصه سه ساله مختتمه سنه ۱۶-۱۹۱۵ع کي جمله تعلیمي ضروریات بشمول توسیع ابتدائي تعلیم شامل کر دي گئي تہین - یهه سیکمین محض شرطي تہین جن سے یهه دکہلانا مقصود تہا - که اگر کافی وسیع پیمانے پر سرمایه بہم پہنچایا جائے - تو اوس کو صوبه مین تعلیمي اغراض کے لئے کس طرح صرف کیا جا سکتا ہے -

"اگر آنریبل ممبر چاهین تو اون کو اس مضمون کے متعلق جمله خط و کتابت دکہلائی جا سکتي ہے "-

ضمني سوال منجانب آنریبل لاله کاشي رام —

" یوئر آنر کي اجازت سے مین ایک ضمنی سوال پوچہنا چاهتا هون-

" مین یهه پوچهنا چاهتا هون که جیسا که اخبارون مین چهپا هے - کیا یهه امر واقعه هے که پنجاب مین ابتدائی تعلیم کي توسیع کا پروگرام یهه تها که صوبه مین ۵۰۰ نئے سکول سالانه ایزاد کئے جایا کرین جیسا که اخبار ٹریبون - مورخه ۱۱-اپریل مین بیان کیا گیا هے"-

آنریبل مسٹر گاڈلے —

" میوے خیال مین آنریبل ممبر یهه دریافت کرنا چاهتے هین که آیا پرائمري تعلیم کی توسیع کے ابتدائي پرو گرام مین هر سال پانسو نئے پرائمري سکول ایزاد کرنیکي تجریز کی گئی تهي-یهه تقریباً صحیح هے"-

آنریبل لاله کاشي رام نے سوال کیا —

ادنیٰ اقوام کے مفت پرائمری سکول-

۶—" کیا گورنمنٹ از راه نوازش بتلائیگي-که آیا یهه امر واقعه هے که تقریباً دو سال گذرے - میونسپل کمیٹی فیروز پور نے ادنیٰ اقوام کي فیض رسانی کے لئے ایک مفت پرائمري سکول کہولا تها - جس پر اب صاحب انسپکٹر سکول معترض هین - کیا گورنمنٹ از راه نوازش بتلائیگي - که آیا ضابطه تعلیم پنجاب یا گورنمنٹ کی پالیسی کی رو سے غیر سرکاري امدادي یا منظور شده مدارس یا میونسپلٹیون یا ڈسٹرکٹ بورڈون کي طرف سے ابتدائی تعلیم مفت دیجانیکی ممانعت هے - اس کا جواب اگر اثبات مین هو - تو کیا گورنمنٹ مفت پرائمري تعلیم کے متعلق پبلک مطالبه کو ملحوظ رکهکر اپنی پالیسی پر دوباره غور فرمائیگي؟ "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" معلوم هوتا هے که آنریبل ممبر نے اس معامله کے متعلقه حالات کو غلط سمجها هے-سکول زیر بحث پر افسر معائنه نے اس وجه سے نکته چیني نهین کي که وه ادنی اقوام کے لڑکون کے لئے بلا فیس سکول هے-بلکه اس وجه سے که وه اپنے اعلان کرده مقصد کو پورا نهین کر رها کیونکه ۲۸ طلبا مین سے صرف ۳ طالب علم ادنی جماعتون کے هین اور مکان بهي ناموزون اور گردو نواح غیر صحت بخش هین اور تعلیم بهي خراب هے ضلع مذکور مین ادنی ذاتون کے لئے چار سکول هین جو تمام کے تمام بلا فیس تعلیم دیتے هین سرکاري بورڈ اور امدادي سکولون مین عام طور پر قابل اخذ فیس کے متعلق قواعد ضابطه تعلیم کے دفعات ۱۰۸-۱۲۰ مین درج هین کاشتکارون-دیهاتي کمیون اور ایسے اشخاص کے لڑکون کو جوفیس ادا کرنے کے ناقابل هین ورنیکولر ابتدائي تعلیم مفت دي جاتي هے-دیگر اشخاص سے سرکاري اور بورڈ سکولون مین ایک آنه سے پانچ آنه ماهوار تک اس جماعت کے مطابق جس مین طالب علم پڑهتا هو فیس لیجاتي هے-خاص سکولون یا سکول کي جماعتون یا خاص طلبا کي حالت مین زیر دفعه ۱۱۷ اس باره مین مستثنیات بهي هوسکتي هین"-

ضمنی سوال منجانب آنریبل لاله کاشي رام—

" یوآنر کي اجازت سے مین ایک ضمني سوال پوچهنا چاهتا هون-

" مین اس باره مین گورنمنٹ کي ٹهیک پوزیشن جاننا چاهتا هون-کیا گورنمنٹ اپني پالیسي کے بموجب ایک فیاض طبع شخص کو ابتدائي تعلیم دینے کے لئے ایک ایسا سکول کهولنے کي اجازت نه دیگي جس مین وه

بلا لحاظ اون اشخاص کي مالي حیثیت کے جو اوس مین تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل هون مفت تعلیم دینا چاهتا هو "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے—

" میرے خیال مین آنریبل ممبر یهه سوچتے هین که آیا گورنمنٹ کي یهه پالیسي هے که هر شخص کو جو مفت سکول کهولنا چاهئے۔ایسا کرنے کي اجازت دیدے "۔

آنریبل لاله کاشی رام—

" بلا لحاظ اون اشخاص کي مالي حیثیت کے جو وهان تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل هون "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے—

" جمله سکولون مین قابل اخذ فیس ضابطه تعلیم کے تابع هے۔لیکن اگر ضرورت هو تو قاعده معموله سوال کے بموجب مستثنیات بهي هوسکتي هین "۔

آنریبل لاله کاشي رام—

" یوئر آنر کی اجازت سے مین ایک ضمني سوال پوچهنا چاهتا هون جو اس مضمون کے متعلقه سوالات (١) و (٢) و (٣) و (۴) اور (٦) سے تعلق رکهتا هے اور وه یهه هے که آیا انسپکٹر حلقه ایسے امور کے متعلق حکم صادر کرسکتا هے جن مین ایسے اصول مضمر هون جنکا اطلاق کل صوبه پر هوسکتا هو۔

هزآنر پریذیڈنٹ بهادر—

" اس ضمنی سوال مین ایک وسیع امر زیر بحث لایا گیا هے اور مین خیال کرتا هون که اسکا نوٹس دینا چاهئے هون "۔

آنریبل لاله کاشی رام نے سوال کیا—

اعلے ملازمت کے نان گزیٹڈ افسران کی پنشن کے ایک حصه کی یکمشت ادائیگی کے لئے درخواستین۔

٧—" (الف) به تسلسل سوال نمبری ۴٥ کے جو مین نے اس کونسل کے اجلاس منعقده ١٣ مارچ گذشته مین کیا تها۔کیا گورنمنٹ از راه نوازش ایک ایسا نقشه میز پر رکهیگي جس سے اون درخواستون کي تعداد ظاهر هو جو اعلے ملازمت کے نان گزیٹڈ افیسرون نے پنشن کے ایک حصه کي یکمشت ادائیگي کے لئے سنه ١٢-١٩١١ع کے بعد دي هین اور ان درخواستون کي تعداد بهي ظاهر هو جو منظور هوئین۔

" (ب) کیا یهه امر واقعه هے که اون درخواستون کے منظور یا نامنظور کرنے کے وجوهات ایک ؟ سے نهین هوتے اور متعلقه افسران اونکو اچهي طرح سے نهین سمجهه سکتے۔

" کیا گورنمنٹ از راه نوازش پنشن کے ایک حصه کی یکمشت ادائیگي کے قواعد کي ایک کاپی میز پر رکهیگي اور اونکو آگاهي عام کے لئے شائع کردیگي "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" ایک ایسا نقشه میز پر رکهدیا گیا هے جس مین وه واقفیت درج هے جو آنریبل ممبر نے طلب کي هے۔

" ٢—پنشن کے ایک حصه کي یکمشت ادائیگي سے پهلے گورنمنٹ کے لئے ضروري هے که وه اس بات کی نسبت اپنا اطمینان کرلے که اس یکمشت ادائیگي سے پنشن یافته یا اوسکے کنبے کو ایک خاص اور مستقل فائده پهنچے گا۔لهذا هر ایک درخواست کي ذاتي حیثیت پر غور کرنی پڑتي هے اور تاحال کوئي ایسا کلیه قاعده وضع نهین هوسکا۔جس سے هر حالت مین یهه فیصله هوسکے که پنشن کے ایک حصه کي یکمشت ادائیگي منظور کي جائے۔یا نه

" ۳—پنشن کی یکمشت ادائیگي کے قواعد کي ایک نقل میز پر رکهدي گئي هے—یهه قواعد مجموعه قواعد ملازمت سول کے ضمیمه نمبر ۱۰ مین پہلے سے چهپے هوئے هین او ر یهه کتاب جمله افسران دیکهه سکتے هین۔

نقشه جس سے اون درخواستون کي تعداد ظاهر هوتي جو اعلی ملازمت کے نان کوئیٹد افسران کي طرف سے سالہائے سنه ۱۲–۱۹۱۱ع تا سنه ۱۶–۱۹۱۵ع مین پنشن کی ایک حصه کی یکمشت ادائیگي کے لئے موصول هوئین او ر نیز منظو ر شده درخواستون کي تعداد ظاهر هوتي هے۔

مالي سال	درخواستین جو موصول هوئي	درخواستین جو منظو ر هوئین
سنه ۱۲–۱۹۱۱ع	۲	۲
سنه ۱۳–۱۹۱۲ع	۲	۱
سنه ۱۴–۱۹۱۳ع	۳۱	۱۷
سنه ۱۵–۱۹۱۴ع	۳۹	۱۸
سنه ۱۶–۱۹۱۵ع	۴۷	۲۱

آنریبل لاله کاشی رام نے سوال کیا—

میونسپل کمیٹون کا حق انتخاب۔

۸—" کیا گو رنمنٹ از راه نوازش بتلائیگي که سنه ۱۸۹۰ع سے آجتک کتني میونسپل کمیٹیون سے حق انتخاب واپس لیا گیا هے او ر اسکي وجوهات کیا تهین او ر اوس سال کے بعد کتني کمیٹیون مین منتخب شده ممبرون کي تعداد گهٹادي گئي هے او ر کس وجه سے۔

" کیا میونسپلٹي هائے متعلقه مین سے هرایک کو گو رنمنٹ کے اون کے خلاف حکم صادر کرنے سے پیشتر ایسے حکم کے خلاف وجوهات بیان کرنے کا موقعه دیا گیا تها"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" سنه ۱۸۹۰ کے بعد مفصله ذیل ۹ کمیٹون سے حق انتخاب واپس لیا گیا هے :—

حصار—بهوانی—بلب گڑه—شاه آباد—شمله—دینانگر—ساهیوال—حضرو—او ر پاک پٹن—شمله کی صو رت مین یهه تبدیلي اون خاص انتظامي وجوهات کی بنا پر کي گئي تهي جو آنریبل رائے بهادر لاله شادي لعل کے سوال کے جواب مین جو اونهون نے اجلاس کونسل هذا منعقده ۱۹ ستمبر سنه ۱۹۱۳ع مین کیا تها—بیان کی گئي تهین شاید شاه آباد کے سوا باقي جمله میونسپلٹیون سے حق انتخاب اس وجه سے واپس لیا گیا تها که مذهبي عناد یا دهڑا بندي یا منتخب شده ممبرون کي بد عنواني کے باعث وهان لگا تار بد انتظامي رهتي تهي—حصار کو انتخاب کا حق حال هي مین دوباره دیدیا گیا هے—مین یهه بهي ایزاد کرنا چاهتا هون که اون چار حالتون مین جهان انتخاب کا حق بدعنواني کي وجه سے واپس لیا گیا هے باشندگان قصبه اس تبدیلي کے حق مین تهے۔

" اس عرصه مین منتخب شده ممبرون کي تعداد ۹ میونسپلٹیون مین گهٹائي گئي—پلول کی صو رت مین یهه تخفیف سرسري او ر غالباً عارضي هے—کرنال—پاني پت او ر ملتان کي صو رت مین کام کو بعجلت چلانے کي اُمید پر ممبر گهٹا ئے گئے تهے باقي مقامون مین موزون ممبرون کي قلت یا منتخب شده ممبرون کے اپنے فرائض سے لگاتار تغافل کي وجه سے یهه تبدیلي عمل مین لائي گئي تهي۔

" سوال کے دوسرے حصه کا جواب نفي مین هے-جیسا که آنریبل ممبر کو ضرور معلوم هوگا گورنمنٹ کے احکام اس نوعیت کے انتظامي معاملات مین جمله پهلوؤن پر پوري غور کے بغیر صادر نهین کئے جاتے"-

آنریبل لاله کاشي نے سوال کیا :—

۹—" مکرر تقسیم شده رقوم کے نقشه منسلکه روئیداد مالي کے اندراج اول کے حواله سے کیا گورنمنٹ از راه مهرباني بتلائیگي که جو اخبارات خریدے گئے هین اونکے نام کیا کیا هین هر ایک کي کتني تعداد خریدي گئي هے-هر ایک کو کتني رقم ادا کي گئي هے اور کتنے عرصه کے لئے رقم دیتي هے اور ایسي خرید کرده اخبارون کي کاپیون کو کس استعمال مین لایا گیا-کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم هے که بعض اخبارون کي اس سرکاري سرپرستي سے بعض دیگر اخبارون کي تعداد اشاعت پر بڑا اثر هوا هے-چونکه اس سے اخبار نویسون کے آزاد طبقه مین بهاري ناراضگي پیدا هوگئي هے-کیا گورنمنٹ اوس بلا واسطه امداد کے بند کردینے کي مناسبت پر غور فرمائیگي جو بعض اخبارون کو دیجاتي هے"-

گورنمنٹ کي طرف سے خرید کرده اخبارون کي تعداد-

آنریبل مسٹر بیرن نے جواب دیا :—

" جنگ چهڑنے کے بعد جلد هي گورنمنٹ نے اس بات کي بهت سي علامتین دیکهین که واقعات جنگ کے متعلق جلد اور صحیح واقعات کے شائع کئے جانے کے لئے لوگ بڑي بهاري خواهش ظاهر کرتے هین-ایک سرکاري پرچه یا اخبار جنگ جاري کرنے کي بجائے گورنمنٹ نے ایسي موجوده اخبارون کي ایک خاص تعداد خرید کر تقسیم کرنے کا فیصله کیا جن پر یه بهروسه کیا جا سکتا تها که وه ریوٹر کي برقیات اور صاحب وزیر هند کي وائسرائے بهادر کے نام روزانه تارون اور دیگر ایسے معتبر ذرائع پر مبني صحیح خبرین جلد بهم پهونچا سکینگي تا که اون بیهوده اور بے بنیاد افواهون کا انسداد هو سکے جو اخبارون کے ذریعه اور زباني مشهور کي جا رهي تهین اور جن پر اکثر اوقات دیهات مین اعتبار کر لیا جاتا تها-

" اس مطلب کے لئے وه اخبارین منتخب کیگئي تهین تو جلد اور مشتبه خبرین بهم پهونچانے کے بهترین قابل تهین-یعني سول ملٹري گزٹ کالجون-سکولون اور تحصیلون مین-اخبار بلیٹن (صرف ستمبر سنه ۱۹۱۴ع سے مارچ سنه ۱۹۱۵ع تک) حکام ضلع و تحصیلهائے مین اور فوجي اخبار ذیلدارون اور هندوستاني فوج کے پنشن یافته دیسي افسرون مین تقسیم کرنے کے لئے-اس کارروائي کي اهمیت اور اشد ضرورت اور اس امر کا خیال رکهکر اور یه دیکهکر که صحیح خبرون کي اشاعت پر سال بهر مین ۱۸۰۰۰ روپیه سے بهي کم خرچ هوا هے مین اون تفصیلون کو جو سوال مین پوچهي گئي هین کونسل کے روبرو بیان کرکے کونسل کي سمع خراشي نهین کرنا چاهتا گذشته مالي سال مین اسپر تقریباً یه خرچ هوا —

	روپیه
فوجي اخبار	۱۲۳۰۰
سول اینڈ ملٹري گزٹ	۵۶۰۰

" گورنمنٹ کو یه معلوم نهین که ان اخبارون کي تقسیم سے دوسري اخبارون کي اشاعت کو کوئي زیاده نقصان پهونچا هے اور جب تک ضرورت رهیگي وه ایک ایسي کارروائي کو ترک کرنے کو تیار نهین هے جو اس کے خیال مین عام طور پر پسند کي جاتي هے اور جس سے عام پبلک کو بهت فائده پهونچا هے"-

آنریبل لاله کاشي رام نے سوال کیا—

۱۰—" کیا گورنمنٹ از راه مهرباني بتلائیگي - که آیا اُسکي توجه اُس چهٹي کي طرف مبذول کرائي گئي هے جو اخبار پنجابي مورخه ۵ جنوري گذشته مین "سب اور سیرونکي شکایت " کے عنوان سے شایع هوئي تهي - اور جیسا که اس چٹهي مین بیان کیا گیا هے کیا یه امر واقع هے که اوور سیري کے عهده پر ترقي دینے مین غیر قابل اور دیگر سب اوور سیرون کو اُن تجربه کار سب اوور سیرون پر جو محکمه مین ملازم هین اور اوور سیري کا امتحان پاس کر چکے هین اکثر ترجیح دي گئي هے ؟-

سب اوور سیرون کي شکائتین درباره اس کے که انکے غیر قابل هم جماعتون کو اُن پر ترقي دي جاتي هے-

" جیساکه چٹھي مذکور میں بیان کیا گیا هے کیا یهه امر واقع هے – که رڑکي اور دیگر کالجون کے نئے پاس شده اور سیرون کو انهي درسگاهون کے پاس شده پرانے تجربه کار سب اوور سیرون پر اکثر ترجیح دي جاتي هے۔

" کیا گورنمنٹ از ره مهرباني بتلائیگي – که آیا اوسکے خیال میں یهه طرز عمل سرکاري ملازمین کي اس جماعت کے حق میں ناانصافي نهین هے ؟ – اور اگر ایسا هے – تو کیا ره اس شکائت کو ایسے بهترین طریقه سے جو وه مناسب خیال کرے دور کرنے کی مناسبت پر غور فرمائیگي ؟"۔

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا۔

" صاحب چیف انجینیر تعمیرات آبپاشي پنجاب کي توجه چٹھي مذکور کي طرف مبذول کرائي گئي تھي عمله لوئر سبارڈینیٹ سے عمله اپر سبارڈینیٹان میں ترقي دینے میں اُن اوور سیرون کو جنهون نے اوور سیئري کا امتحان پاس نه کیا هو – کوئي ترجیح نهین دي جاتي – لوئر سبارڈینیٹان کي پوری جمعیت ۳۴۸ میں سے صرف ١١ ایسے شخص هین – جنهون نے اوورسیئري کا امتحان پاس کیا هوا هے – اور سینیر آدمیون کے نامون پر اُن آدمیون کے نامون کے ساتهه غور کي جاتي هے – جنهون نے امتحان اوورسیئري پاس نهین کیا هوا هے – جن آدمیون کي ترقي کے لئے سفارش کي جاتي هے – اُن میں سے اونکي ذاتي قابلیت کے لحاظ سے ترقي کیلئے مطلوبه آدمي منتخب کئے جاتے هین –

" سوال کے دوسرے حصه کا یهه جواب هے—که عمله اپر سبارڈینیٹ کي آسامیان اولاً اپر سبارڈینیٹ کلاس کے کامیاب طلباء کے لئے مخصوص هین – اُن اشخاص کے علاوه جو گارنٹي کي آسامیان حاصل کر لیتے هین۔ کوئي نیا پاس شده اورسیر براه راست مستقل عمله میں نهین لیا جاتا – عارضی اپر سبارڈینیٹیان میں سے صرف چند ایک ایسے اشخاص جنهون نے اپنے کام سے اپني قابلیت ثابت کر دي هو – مشکل سے عمله میں لئے جاتے هین – اسوقت عمله اپر سبارڈینیٹیان کي قریباً ½ آسامیون پر ایسے اشخاص مامور هین جنکو سب اوور سیئري کے عهده سے ترقي ملي هے۔

" گورنمنٹ بهرتی کے موجوده طریق کو تبدیل کرنا ضروري نهین سمجهتي جو صیغه کے قواعد کے مطابق هے اور جسکے باعث نه تو سب اور سیرون سے عام طور پر اور نه ایسے سب اورسیئرون نے خاص طور پر کوئي ناانصافي هوتي هے جنکے پاس اور سیرون کے سرٹیفکٹ هون "۔

آنریبل لاله کاشي رام نے پوچھ –

ایسے هندؤن کو معاوضه دینا جن کو جهنگ اور مظفرگره مین ڈاکون سے نقصان پهنچا هے۔

١١— " بحواله سوال نمبر ٥٣ کے جو میں نے اجلاس منعقده ١٣ ماه مارچ گذشته میں کیا تها اور جو ایسے هندؤن کو معاوضه دئے جانے کے متعلق تها جنکو جهنگ میں اور مظفرگڑه میں ڈاکوؤن سے نقصان پهنچا هے کیا گورنمنٹ از راه عنایت بیان کریگي که آیا وه اوس اصول کو تسلیم کرتي هے جو کانڈي اور کلمبو کے بلوون میں مسلمان نقصان رسیده اشخاص کو معاوضه عطا کرنے کے عمل میں مضمر هے اور جسکا اون مراسلات میں ذکر هے جنکو کچهه عرصه هوا که هوم گورنمنٹ نے گذشته جنوري میں پارلمنٹ کے روبرو پیش کرده بلیو بک (سي – ڈی ٨١٦٧) میں شایع کیا هے ؟"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جوب دیا۔

" گورنمنٹ کو ان مراسلات کا کوئي علم نهین هے جن میں ایسے معامله پر بحث کی گئي هے جو سلطنت هند سے کوئي تعلق نهین رکهتا – اصول مذکور کو ابتک نه تو صوبه هذا میں تسلیم کیا گیا هے اور نه هي (جهانتک که معلوم هے) برٹش هند کے کسي اور حصه میں اوس کے لئے قوانین وضع کرنے کي ضرورت هوئی مگر گورنمنٹ جیسا که اوسے في الحال صلاح دي گئي هے اس قسم کے قانون وضع کرنکي سفارش کرنیکیلئے آماده نهین هے۔ گذشته ماه دسمبر میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے جهنگ میں اپني تقریر کے دوران میں فرمایا تها که چونکه ضلع مذکور کو ایکٹ پولیس کي دفعه ١٥ کي رو سے مخدوش قرار دیا گیا هے۔اسلئے اگر شدید جرائم کے باعث کوئي مزید نقصانات هوئے تو اونکو ایکٹ مذکور کی دفعه ١٥ (الف) کے احکام کے بموجب باشندون سے روپیه وصول کرکے پورا کیا جائیگا "۔

آنريبل لاله كاشي رام نے سوال كيا—

۱۲—" كيا گورنمنت براۓ مهرباني اون نقشه جات متعلقه بهرتي كو تيار كرواكر ميز پر ركهے گي جو مين نے اجلاس منعقده ۱۳ مارچ كے موقع پر اپنے سوال نمبر ۴۶ مين طلب كئے تهے؟"—

لڑائي كے لئے بهرتي كے متعلقه نقشه جات—

آنريبل مسٹر بيرن نے جواب ديا—

" نقشه جات متعلقه بهرتي گورنمنت پنجاب مرتب نهين كرتي بلكه اونكو محكمه فوج مرتب كرتا هے اور جيسا كه آنريبل ممبر كو كونسل هذا كے گذشته اجلاس مين بتايا گيا تها وه جماعت بندي جو محكمه فوج اختيار كرتي هے اس سے مختلف هے جو آنريبل ممبر اب تجويز كرتے هين يهه تحقيق كرليا گيا هے كه اونكي تجويز كرده جماعت بندي كل قابل استفاده اعداد يا نقشه جات سے بالكل مختلف هے اور كه اونكي تجويز كے مطابق جماعت بندي كرنا بهت سي جستجو اور محنت كئے بغير ناممكن هوگا اور اس سے جو نتائج پيدا هونگے وه اس محنت كے مقابله مين بالكل هيچ هونگے—البته ايسے نقشه جات (جيساكه اسي مضمون كے ايک اور سوال كے جواب سے ظاهر هوگا) تيار هو رهے هين جن مين ابتداۓ جنگ سے بهرتي كے كوائف ضلع وار مفصل درج هونگے اور وه قابل استفاده هونے پر ميز پر ركهے جائينگے—

آنريبل لاله كاشي رام نے سوال كيا—

۱۳—"بحواله سوال نمبر ۴۷ كے جو مين نے گذشته ماه مارچ مين اس امر كے متعلق پوچها تها كه سنه ۱۹۰۱ع و سنه ۱۹۱۵ع مين ارائيون اور كمبوژن كے قبضه مين كسقدر زمين تهي اور بحواله اوس جواب كے جو آنريبل مسٹر ڈائک نے ديا تها—كيا گورنمنت براۓ مهرباني مطلوبه اطلاع اون جماعت بنديون سے بهم پهونچائيگي جو سنه ۱۹۰۰ع سے پهلے كے بندوبستون كے موقع پر هر ضلع مين كيگئي تهين اورنيز اون جماعت بنديون سے جو سال مذكور كے بعد كے بندوبست كے موقع پر اونهين اضلاع مين كيگئي هين؟"—

اوس زمين كے نقشه جات جو سنه ۱۹۰۰ع سے پهلے اور بعد هرايک ضلع مين ارائيون اور كمبوژن كے قبضه مين تهي—

آنريبل مسٹر ڈائک نے جواب ديا—

" صرف جزوي اطلاع قابل استفاده هے—پوري اطلاع صرف اوسي صورت مين حاصل هوسكتي هے كه هر ايک ضلع مين طويل تحقيقات كي جاۓ اور گورنمنت كا خيال هے كه ايسا كرنے سے جو نتائج حاصل هونگے وه تحقيقات كے خرچ اور تكليف كے مقابلے مين كچهه مفيد نهين هونگے"—

آنريبل لاله كاشي رام نے سوال كيا—

۱۴—" كيا گورنمنت براۓ مهرباني بيان كريگي كه مقدمه سازش لاهور مين كتنے اشخاص كے خلاف ضبطي جائداد كي سزا كا حكم گورنمنت نے منسوخ كيا هے اور جو جائداد گورنمنت نے اپني مهرباني سے سزا يافته اشخاص كے بچون اور بيويون كے سپرد كردي هے وه كتني ماليت كي هے؟—كيا گورنمنت از راه عنايت بيان كريگي كه اوس نے اون سزايافته اشخاص كي عورتون اور بچون كے معاش كيلئے كيا انتظام (اگر كوئي هے) كيا هے جنكے خلاف ضبطي جائداد كي سزا كے احكام قايم ركهے گئے هين—

مقدمه سازش لاهور مين ايسے اشخاص كي تعداد جنكے متعلق ضبطي جائداد كي سزا معاف كيگئي هے—اس قسم كي جائداد كي ماليت—اون سزا يافته اشخاص كے پس ماندگان كے معاش كا انتظام جنكے برخلاف اس قسم كے حكم قائم ركهے گئے—

آنريبل مسٹر كريک نے جواب ديا—

" مقدمه سازش لاهور مين سزايافته اشخاص مين سے ۵۲ كے خلاف ضبطي جائداد كي سزا كا حكم ديا گيا تها—مگر ۲۱ اشخاص كي صورت مين يهه حكم منسوخ كرديا گيا هے احكام ضبطي كي رو سے ضبط شده جائداد كي ماليت كے متعلق گورنمنت كو اب تک كوئي علم نهين هے—ليكن تحقيقات كيجاويگي—اون سزايافته

اشخاص کے پس ماندگان کے معاش کے لئے کوئي انتظام نہين کيا گيا جن کے خلاف ضبطي جائداد کي سزا کے احکام قائم رکھے گئے هين—ليکن گورنمنٹ ايسي انفرادي صورتون پر غور کرنے کيلئے تيار هے جن مين ان احکام کے نفاذ سے سزايافته اشخاص کے نزديک ترين متعلقين کو سخت مصيبت کا سامنا هوگا "۔

آنريبل لاله کاشي رام نے پوچھا—

نہر اپر جہلم کے هيڈ ورکس واقع مانگله۔

۱۵—" (الف) کيا گورنمنٹ کي توجه اخبار ٹريبون مورخه ۲ مارچ سنه ۱۹۱۶ع و يکم اپريل سنه ۱۹۱۶ع کے دو مضامين منجانب ايڈيٹر اور اخبار سول اور مليٹري گزٹ—مورخه ۳۰ مارچ سنه ۱۹۱۶ع کے اسي قسم کے ايک مضمون کيطرف مبذول کرائي گئي هے جو نہر اپر جہلم کے هيڈ ورکس واقع مانگله کے متعلق هين ؟۔

" (ب) کيا يہه امر واقع هے (جيسا که اخبار انگلش مين کلکته نے بيان کيا هے) که هيڈ ورکس کيلئے چوکر کا مقام ترک کرنے سے گورنمنٹ کو صرف ۱۱ لاکھه روپيه کي بچت هوئي هے اور که ممکن هے که کچھه عرصه بعد دريا هيڈ کوکوا نے لگ جائے اور کنکر اور پتھر کے ڈهير ريگوليٹر کے آگے اکٹھے هوجائين اور ايسے ايسے ديگر امور وقوع پذير هون جن سے نہر کي بہموساني آب مين نقص آنے کا احتمال هو اور کيا مسٹر اجرٹن پروس نے اس خطره مين پونيکي مخالفت کي تهي ؟۔

" (ج) کيا گورنمنٹ براۓ مہرباني بيان کريگي که جيسا که سول اينڈ مليٹري گزٹ کے مضمون مين ذکر کيا گيا هے مانگلا مين ٹيلون کے گرنے کي وجه سے مطلوبه مرمتون پر تخميناً کس قدر خرچ سالانه هوا کريگا۔

" (د) کيا گورنمنٹ از راه نوازش مسٹر پروس کي اوس رپورٹ کي ايک نقل ميز پر رکھيگي جسمين اونھون نے هر دو مقامات يعني مانگلا اور چوگر کے حسن و قبح پر بحث کي هے ؟ "۔

آنريبل مسٹر وارڈ نے جواب ديا—

" سول اينڈ مليٹري گزٹ—مورخه ۳۰ ماه گذشته کے مضمون مين جو واقعات درج هين وه موجوده صاحب چيف انجينيئر نے بہم پہونچائے هين اور اون سے ظاهر هوتا هے که مانگلا اور چوگر هر دو کي جداگانه خوبيون پر پورا غور کرنے کے بعد مانگلا کو هيڈ ورکس کيلئے منتخب کيا گيا تها—گورنمنٹ کو اس امر کا اطمينان هے که يہه فيصله ايک دانشمندانه فيصله هے۔

" چونکه مسٹر پروس جنھون نے اس تعمير کي تجويز کي تهي اور اوسے تيار کيا هے بطور ايگزکٹو سپرنٹنڈنگ اور چيف انجينيئر کام کرتے رهے هين اور اونکي تحقيقات اور رپورٹين قريباً دس سال کے عرصه کي بابت هين۔ اسلئے وه اس قابل نہين که اونھين ميز پر رکھا جائے کنارون کے گرنے يا کنکر وغيره کے اکھٹے هونے کا خطره هونے کي کوئي وجه نہين اور نه هي يہه خطره هے که اوس خرچ کے سوائے جسکا ايسے بڑے کام کيلئے قياس کيا جاسکتا هے کوئي غير معمولي سالانه خرچ هوا کريگا "۔

آنريبل لاله کاشي رام نے پوچھا—

زراعت پيشه اشخاص کے زمين فروخت کرنيکے وقت زراعت پيشه وغير زراعت پيشه اشخاص سے درخواستين طلب کرنا۔

۱۶—" کيا گورنمنٹ اب وه اطلاع بہم پہنچاسکتي هے جو مين نے گذشته ۱۳ مارچ کے اجلاس کے موقع پر اپنے سوال نمبر ۴۸ مين طلب کي تهي ؟۔

" اگر مندرجه بالا سوال کا جواب مثبت مين هے تو کيا گورنمنٹ اس بارہ مين هدايات جاري کرنا مناسب خيال کرتي هے که جو طريقه صاحب ڈپٹي کمشنر فيرور پور نے معامله سنھو کے مين اختيار کيا هے اوس پر صوبه بهر مين عام طور پر عمل کيا جائے اور که زراعت پيشه اشخاص کے زمين فروخت کرنے کے وقت زراعت پيشه و غير زراعت پيشه اشخاص هر دو سے درخواستين طلب کي جايا کرين ؟ "۔

آنريبل مسٹر ڈائک نے جواب ديا—

"تحقيقات سے معلوم هوا هے که فيروز پور مين ايک ايسا مقدمه هوا تها جسکے واقعات عين وهي تهے جو آنريبل ممبر نے اپنے سوال (جو اونهون نے کونسل هذا کے گذشته اجلاس مين پوچها تها) نمبر ٤٨ مين بيان کئے تهے-

"اس مقدمه کا فيصله کرنے مين صاحب ڈپٹي کمشنر نے اوس اختيار کو استعمال کيا تها جو اونهين دستورالعمل انتظام اراضي کے فقره ٣٧ کي رو سے حاصل هے-فقره مذکور مين يهه شرط هے که اوسوقت تک اجازت نهين ديني چاهئے جب تک که صاحب ڈپٹي کمشنر کا دو باتون کے متعلق اطمينان نه هوجائے-(الف) که انتقال في الحقيقت بائع اور اوسکے عيال کے لئے مفيد هے اور که اگر اونکا زياده تر يا کلي انحصار زمين پر هے تو فروخت کرنے سے اونکے گذاره کے لئے کافي زمين باقي ره جائيگي اور (ب) که ايسي زراعت پيشه قوم کا ممبر جو اوسي جماعت سے تعلق رکهتا هو جس سے که بائع رکهتا هے اس زمين کيلئے معقول قيمت ادا کرنے کے لئے آماده نهين هے مقدمه مذکور مين هردو بائعان کے پاس فروخت کرنے کے بعد ١/٢ ١٥ ايکڑ اراضي باقي ره جاتي تهي اور اس فروخت سے وه اپنا قرضه بيباق کرنے کے قابل هوجاتے تهے اونکے هم قوم ٣٢٥ روپيه في ايکڑ سے زياده قيمت دينے کے لئے تيار نهين تهے اسلئے صاحب ڈپٹي کمشنر نے اونهين اجازت ديدي که وه اپني زمين غير زراعت پيشه مشتريان کے پاس فروخت کردين جو ٤٠٠ روپيه في ايکڑ کے ادا کرنے کے لئے آماده تهے اگر اس خريد فروخت کی جواز کے متعلق صاحب ڈپٹي کمشنر کی تسلی هوگئی تهی تو اونهون نے اوسے منظور کرنے مين محض اپنے معمولي اختيارات سے کام ليا هے اور صوبه هذا کا هرديگر ڈپٹي کمشنر اونهي حالات مين وهي طريقه اختيار کر سکتا هے"-

آنريبل لاله کاشي رام—"تعليمي معاملات مين غير سرکاري اشخاص کي سرگرمي کے متعلقه سوال کے جواب کو مين نے پورے طور پر نهين سنا اور اسي خيال سے مين يور آنر سے درخواست کرتا هون که مجهے اس موضوع پر ايک اور سوال پوچهنے کي اجازت ديجائے اور وه يهه هے که کيا گورنمنٹ کا يهه اراده هے که قسمت جالندهر مين غير سرکاري اشخاص کي تعليمي سرگرمي کو پرائمري تعليم کي توسيع تک محدود رکها جائے اور که غيرسرکاري اشخاص مڈل سکول جاري نه کرين ؟"-

هز آنر پريذيڈنٹ بهادر—"مجهے يهه ايک ضمني سوال معلوم نهين هوتا بلکه اس سے ايک نيا مسئله پيش هوتا هے بهتر هے که اس کے متعلق نوٹس ديا جائے"-

آنريبل لاله کاشي رام—اس مضمون کے متعلق مين ايک اور سوال کرنا چاهتا هون اور وه يهه هے که کيا گورنمنٹ براے مهرباني سکولون کے متعلقه قيود سے مڈل سکولون کے متعلقه قيود کو نرم کرديگي کيونکه مڈل سکول طلبا کو امتحانات يونيورسٹي کے لئے تيار نهين کرتے ؟"

هز آنر پريذيڈنٹ بهادر—"ميرے خيال مين اس پر بهي وهي اعتراض عايد هوتا هے اسکو ضمني سوال نهين کهه سکتے يهه نه تو سابقه سوالات اور نه اونکے جوابات سے پيدا هوتا هے-"

آنريبل رائے بهادر رامسرنداس نے سوال کيا—

١٧—"رپورٹ درباره معدالت گستري فوجداري پنجاب بابت سنه ١٩١٣ع کے ريويو منجانب هز آنر مين جناب ممدوح نے بيان کيا تها که اونهون نے صوبه مين تقسيم پوليس کے متعلق باحتياط تحقيقات منظور فرمائي هے اور که اس غرض کے لئے ايک افسر خاص کام پر مامور کيا گيا هے گورنمنٹ کيا براے مهرباني کونسل هذا کو مطلع کريگي که مندرجه بالا تحقيقات کا کيا نتيجه هوا اور اوسپر کيا کارروائي کيگئي ؟"-

آنريبل مسٹر ڈريک نے جواب ديا—

"جس تحقيقات کا آنريبل ممبر نے ذکر کيا هے وه اس غرض سے کي گئي تهي که گذشته تيس سالون مين پيش آمد واقعات کے لحاظ سے صوبه مين پوليس کي مکرر تقسيم کي جائے-اس تحقيقات سے ثابت هوا هے که بعض اضلاع اور رقبه جات مين جرايم کي تعداد اور فرائض پوليس اور ديگر امور اس بات کو حق بجانب قرار ديتے هين که

جمعيت پوليس مين تخفيف کر دي جائے اور بعض مين معامله اس کے بالکل بر عکس هے-جو خالص نتيجه هوا هے وه يهه هے که ۳۴-انسپکٹر ۴۵ سب انسپکٹر اور ۸۴۷ کنسٹيبل کم کر دئے گئے هين اور ۱۳۱ هيڈ کنسٹيبل بڑها دئے گئے هين-اس سے جمعيت پوليس کي تنخواه مين بقدر ۲۰۰۰۰۰ روپيه سالانه کے بچت هو جائيگي جو تقريباً خرچ کو جو قريباً پانچ لاکهه هے برداشت کرنے اور کنسٹيبلون اور هيڈ کنسٹيبلون کي تنخواه بڑهانے مين استعمال کي جائيگي-

" عمله مين اس حد تک مستقل تخفيف کرنے کيلئے احکام جاري هو رهے هين-اگرچه مستقل جمعيت کي منظور شده تعداد مين تخفيف کي جائيگي تا هم آئنده چند ماه تک يهه تخفيفات عمل مين لانيکا اراده نهين اوز اس کي وجه کچهه تو آدميون کي قلت اور بهرتي کي مشکلات هين اور کچهه يهه که جنگ کي وجه سے پيدا شده غير معمولي حالات اس امر کے مقتضي هين که پوليس کو معمولي ايام کي نسبت زياده مستحکم کيا جاوے "-

آنريبل رائے بهادر رام سونداس نے پوچها-

۱۸-" اون هڈيون کي تخمينه شده ماليت اور مقدار کيا هے جو هر سال پنجاب سے برآمد کيجاتي هين ؟

هڈيون کي بر آمد-

کيا گورنمنٹ اس امر سے آگاه هے که هڈيان پنجاب کے بعض سائنس دان زراعت پيشه اشخاص کو بهت زرخيز اور مفيد کهاد ثابت هوئي هين ؟ اندرين حالات کيا گورنمنٹ برائے مهرباني صوبه هذا سے هڈيون کے برآمد کرنے کي ممانعت کي مناسبت پر غور فرمائيگي ؟ "

آنريبل مسٹر فيگن نے جواب ديا-

" پنجاب سے هڈيون کي بر آمد کے متعلقه اعداد قابل استفاده نهين هين-غالباً کراچي سے بر آمد کرده هڈيون کا کثير حصه در اصل پنجاب هي سے آتا هے-کراچي بندر سے بر آمد حسب ذيل هے:-

	مقدار بحساب ٹن-	قيمت بحساب پونڈ-
سنه ۱۰-۱۹۰۹ع	۲۲۸۸۳	۹۵۸۲۱
سنه ۱۱-۱۹۱۰ع	۱۸۴۳۶	۷۷۳۹۶
سنه ۱۲-۱۹۱۱ع	۲۷۷۰۲	۱۲۸۰۸۵
سنه ۱۳-۱۹۱۲ع	۳۶۸۱۶	۱۸۵۶۹۲
سنه ۱۴-۱۹۱۳ع	۲۵۶۰۶	۱۳۴۹۰۶

هڈيون کي بر آمد کي ممانعت صوبه هذا کے لئے صرف اسي صورت مين مفيد هو سکتي-جبکه

(۱) هڈيون کا چورا بطور کهاد مالي لحاظ سے مفيد ثابت هو جائے

(۲) سوپر فاسفيٹ قيمت خريد سے کم خرچ پر مقامي طور پر زياده تيار هو سکتا هو-

محکمه زراعت گذشته تين سالون سے باراني گيهون کيلئے هڈيون کے چورے کے کهاد کي ازمايش کر رها هے اور گذشته سال گورداسپور مين چاهي و باراني هر دو قسم کي کاشت گيهون کيلئے سوپر فاسفيٹ کا بهي تجربه کيا گيا تها-جو نتائج اب تک پيدا هوئے هين وه حوصله افزا نهين هين کيونکه ان سے بهت کم منافع هوا هے-

" تجربات کا ايک جديد سلسله بهي جاري هے اور اگر ان سے مندرجه بالا هر دو امور کي تصديق هو گئي تو صوبه هذا سے هڈيون کي بر آمد کي نگواني کا سوال گورنمنٹ کے غور کا مستحق هو جائيگا-ليکن جب تک که ان تجربات کے آخري نتائج معلوم نه هو جائين-اس وقت تک اس کے متعلق کچهه نهين کها جا سکتا "-

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے پوچھا—

۱۹—" پنجاب میں کلر زمین تخمیناً کتنے ایکڑ ہے ؟ کیا گورنمنٹ براے مہربانی بیان کریگی کہ آیا اوس زراعتي کیمسٹ کی آخري رپورٹ موصول ہو گئي ہے جس کي بابت بیان کیا گیا تہا کہ شور زمین کي اصلاح کے متعلق تجربات میں اوسے کامیابی حاصل ہوئي ہے ؟ اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ اس کي نقول طبع کر کے ایک براے نام قیمت پر کلو رقبہ جات میں وسیع پیمانہ پر فروخت کیجائیں ؟ "۔

شور زمین کی اصلاح۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا—

" زمین کے رقبہ کے اعداد قابل استفادہ نہیں ہیں مگر اوس کا رقبہ بہت وسیع ہے۔کلر زمین کي اصلاح کے متعلقہ زراعتي کیمسٹ کي آخري رپورٹ جس کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے ابھي تیار نہیں ہوئي۔شایع ہونے پر رپورٹ مذکور عوام الناس کو وسیع پیمانہ پر دي جائیگي "۔

آنریبل رائےبہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

۲۰—" کیا یہہ امر واقع ہے کہ صوبہ کے بعض ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے خرچ کے تخمینہ جات بجٹ کے مطابق کام نہیں کرتے اور اسلئے ان کے نقد بقایا جات میں بہت بڑا اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ از راہ عنایت اونہیں یہہ صلاح دیگي کہ وہ اپنے اصلاح کے روپوں کو بالخصوص دیہاتي حفظان صحت اور طبی امداد کے معاملہ میں جاري رکہیں ؟ "۔

ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تخمینہ جات بجٹ کے غیر متوقع بقایا جات۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" میں آنریبل ممبر کي توجہ کارروائي ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کے ریویو کے فقرہ ۱۲ کي طرف منعطف کراتا ہوں جس میں غیر صرف شدہ بقایا جات کے سوال پر مختصراً بحث کي گئی ہے مگر اون مشکلات کا خاص لحاظ رکہنا چاہئے جو جنگ کے باعث مشینوں اور دیگر درآمد کردہ اشیاء کے حاصل کرنے میں پیش آئي ہیں اور جن کي وجہ سے تجاویز کي تکمیل میں تاخیر ہو جاتي ہے۔

" گورنمنٹ کي پالسي یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اپني آمدني صرف کرنے میں حتی المقدور آزادي دي جائے اور اسلئے آنریبل ممبر کي تجویز کردہ کارروائي کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔مگو میں یہہ بیان کر دیتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کي توجہ اوس ریزولیوشن کي طرف مبذول کرائي جا رہي ہے جو حال ہي میں گورنمنٹ ہند نے دیہاتي حفظان صحت کے متعلق منظور کیا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے پوچھا—

۱—" کیا گورنمنٹ براے مہرباني کونسل کي میز پر ایک نقشہ رکھیگي جس سے وہ قرضہ جات ظاہر ہوں جو انجمن ہائے امدادي نے گذشتہ پانچ سالوں میں سے ہر ایک میں معاملہ زمین کي ادائیگی کے لئے دئے ؟ "۔

قرضہ جات جو انجمن ہائے امدادی نے معاملہ زمین کي ادائیگی کے لئے دئے۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا—

" اعداد قابل استفادہ نہیں ہیں اور نہ ہي بغیر طویل اور مفصل تحقیقات کے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ سوسائیٹي مذکور کے کاغذات میں لفظ معاملہ سے لگان اور روپیہ اجارہ اور سرکاري مطالبہ بابت معاملہ زمین مراد لي جاتي ہے "۔

آنريبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

۲۲—" کیا پنجاب کے رجسٹرار کمپني هائے سرمایا مشترکه و ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب نے انجمن هائے باهمي امداد بافندگان کو جن پر رنگون کي قیمت کے بڑہ جانے اور موجودہ مالي تنگي سے سخت مضر اثر پڑا هے سرکار کیطرف سے مدد دینے کے متعلق کوئي تجاویز پیش کي هین ؟ اگر ایسا هے تو گورنمنٹ نے اس معامله مین کیا کارروائي کي هے "؟—

انجمن هائے باهمی امداد بافندگان کو گورنمنٹ کی امداد۔

آنريبل مسٹر فیگن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ سے استدعا کي گئي هے که وه ۴۰۰۰ روپیه کے اوس قرضه کے سود کي معافي مزید عرصه کیلئے جاري رکھے جو سنه ۱۹۱۲ع مین انجمن هائے بافندگان کو اولاً عطا کیا گیا تھا۔اس قرضه کا سود تین سال کیلئے معاف کیا گیا تھا۔چنانچه سود پهلي دفعه گذشته مارچ مین واجب الادا تھا یهه سوال ابهي تک زیر غور هے "۔

آنريبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

۲۳—" پنجاب مین کتني میونسپلٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون نے زنانه انسپکٹران حفظان صحت اور دائیان ملازم رکھي هوئي هین جو اپنے زیر اهتمام رقبه جات مین دوره کرکے وهان کي عورتون کو بچون کي موت کے انسداد کے متعلق مدد اور مشورہ دیتي هون ؟ مزید برآن کیا گورنمنٹ برائے مهرباني بیان کریگي که آیا وه تمام ایسي مقامي جماعتون کو جهان بچے کثرت سے مرتے هین یهه مشوره دینے کے لئے آماده هے که وه ایسے قابل زنانه انسپکٹران حفظان صحت اور دایان ملازم رکھین ؟ "۔

میونسپلٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کا زنانه انسپکٹران حفظان صحت ملازم رکھنا

آنريبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" میونسپلٹي لاهور نے ایک زنانه هیلتھ وزٹر ملازم رکھي هوئي هے۔

" ۳۰ میونسپلٹیون اور ۹ ڈسٹرکٹ بورڈون نے دائیان ملازم رکھي هوئی هین۔

" اسمین کچھه شک نهین که پنجاب کے شهرون مین زنانه انسپکٹران صحت کا ملازم رکھنا مفید هوگا-لیکن جو عملي دقت که اس تدبیر کے راسته مین روکاوٹ پیدا کرتي هے وه یهه هے که طبی تعلیم کیلئے تعلیم یافته عورتین کافي دستیاب نهین هوتین-چونکه تربیت یافته عورتین بهت کم دستیاب هوتی هین-لهذا صیغه ڈاکٹري مین اسوقت متعدد عهدے خالي پڑے هین-تاهم ایسے ذرائع اور طریق زیر غور هین جن سے هندوستاني عورتون کی زیاده تعدد کو طب اور حفظان صحت کے پیشے اختیار کرنے کي ترغیب دیجاسکے-اس بات کي بهي کوشش کي جارهي هے که اون دائیون کی تعداد مین اضافه کیا جائے جو ڈسٹرکٹ بورڈون اور میونسپلٹیون کے ماتحت ملازم هین-اون دائیون کی لیاقت بڑهانے کیلئے جو پهلے سے ملازم هین سال آئنده کے دوران مین تعلیم کے خاص نصاب پڑهائے جائینگے۔

" ڈسٹرکٹ بورڈون اور میونسپلٹیون سے درخواست کی گئی هے که وه اوس سکیم مین مدد دین جسکی رو سے اس قسم کی عورتوں کی زیاده تعداد مهیا کرنیکی تجویز هے جو ایسے طریقون کے مطابق تربیت یافته هون جنکی نسبت خیال کیا جائے که وه اونکو زیاده مفید بناسکینگے-اس کام کے متعلق غیر سرکاري اشخاص کی فیاضی کیلئے ایک وسیع میدان موجود هے اور اگر ایسے هندوستانی اصحاب جو گهرون مین صفائی رکھنے اور بچون کي باقاعده حفاظت کي ضرورت کے فواید سے واقف هین اس کام کیلئے هندوستاني عورتون کي تعلیم کے واسطے وظائف عطا کرین تو گورنمنٹ اونکي امداد کو بڑے تپاک سے قبول کریگي-تاوقتیکه ایسي عورتین جو ضروري قابلیتذن رکھتي هون کافي تعداد مین دستیاب نه هون گورنمنٹ یهه مناسب نهین خیال کرتي که وه بچون کي اموات کے انسداد کیلئے ایسي عورتین کے ملازم رکھنے کے باره مین مقامی جماعتون کو کوئي مزید مشوره دے "۔

[باقي مضمون آئنده]

۳۳۱ سی ایس — ۷۱۰—۱۲-۵-۱۹۱۶— ایس جی پی پی لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۱۹] لاهور—۲ مئي (مطابق ۱۹ مئي) سنه ۱۹۱۶ع—يوم جمعه [جلد ۲۲

پانچوان حصه

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب-منعقده بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع کي شرائط کے بموجب منعقد هوئي-

بقیه مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مین بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپهر بتاریخ ۱۹-اپریل سنه ۱۹۱۶ع منعقد هوا-

بلا تسلسل مضمون مشتهره گزٹ هفته گذشته

آنریبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کیا--

۲۲—(الف) "کیا گورنمنٹ کي توجه اس امر کي طرف منعطف کرائی گئي هے که ضلع لاهور کے

ضلع لاهور ميں شهر کي اراضيات کي اضافه شده جمع-اصول جنپر وه مبني هے-

حال هي کے بندوبست معامله زمين مين شهري غير زرعي اراضيات کي جمع مين بڑا بهاري اضافه کيا گيا هے؟-

" (ب) کيا گورنمنٹ کونسل هذا کي اطلاع کيلئے براۓ مهرباني بيان کريگي که يهه اضافه شده جمع کن اصولون پر مبني هے ؟ "-

آنريبل مسٹر ڈائک نے جواب ديا-

" (الف) لاهور مين اراضيات شهر کي اضافه شده جمع کو رنمنٹ کي منظوري سے عايد کيگئي هے-

" (ب) بنگله جات کي صورت مين جو اضافه کيا گيا هے وه اب پانچ روپيه (شرح جو سابقه بندوبست کے موقع پر عايد کي گئي تهي) سے بڑهاکر ۱۰ روپيه في ايکڑ کر ديا گيا هے اور اگر لاهور کے کرايون کو مد نظر رکهاجاۓ تو يهه جمع کم هے - باقي شهري زمين پر جسکي طرف اشاره کيا گيا هے سابقه بندوبست کے موقع پر زيا تو زرعي اراضي يا چراگاه کي حيثيت مين جمع تشخيص کي گئي تهي مگر اس زمين پر اب يا تو مکانات بنا ئے گئے هين يا اوسے ديگر نهج پر شهري مطالب کيلئے استعمال کيا جا تا هے اور اب وه اپنے مالکان کے لئے پهلے کي نسبت جيسا که وه زراعتي اغراض کے لئے استعمال کيجاتي تهي بهت زياده آمدني کا ذريعه بن گئي هے لهذا معامله زمين مين بلاشبه بهت اضافه کر ديا گيا هے ليکن تا هم يهه اضافه مالکان کے خالص محاصل کي ايزادي کے کسي طرح متناسب نهين هے - ان محاصل کا اندازه لگانے مين اس بات کا لحاظ رکها گيا هے که ايسے منافع کو جو سرمايه اور مشينون کے استعمال سے حاصل هو تا هے يا سواۓ زمين کے کسي اور ذريعه سے حاصل هوتا هے اسکو محسوب نه کيا جاۓ- باوجود اس کے جديد مطالبه اصل خالص محاصل کا صرف ۸ فيصدي هے اور اسي زمين کے زير کاشت هونے کي صورت مين جو جمع تشخيص کي جاتي يهه اوس کے ۴/۳ سے زياده کے برابر نهين "-

آنريبل راۓ بهادر رام سرن داس-

"يور آنر-مين ايک ضمني سوال کرنا چاهتا هون که آيا اون اراضيات پر جمع لگائي گئي هے که آيا انکم ٹيکس عايد کيا جائيگا ؟ "-

آنريبل مسٹر ڈائک- " مجهے انديشه هے که ايسا نهين کيا جائيگا اون پر پهلے هي معامله زمين تشخيص کيا گيا هے "-

آنريبل راۓ بهادر رام سرن داس- " ميرا مطلب زمين کي اوس آمدني سے هے جس پر جمع تشخيص کي گئي هے - کيا اوس آمدني پر انکم ٹيکس لگايا جائگا ؟ -

آنريبل مسٹر ڈائک- " زمين سے حاصل کرده آمدني اور اوس زمين پر لگائي هوئي مشينون يا ديگر چيزون سے حاصل کرده آمدني کے مابين تميز کا ايک بڑا عجيب سوال هے "-

آنريبل راۓ بهادر رام سرن داس- " تو ميرے خيال مين يهه زايد جمع که اوس زياده آمدني کو مد نظر رکهکر عايد کي گئي هے جو زمين زير سوال پر تعمير کرده عمارت يا مشين وغيره سے حاصل هو تي هے "-

هز آنر پريزيڈنٹ بهادر- "ميرے خيال مين آنريبل ممبر کا مدعا يهه هے که معامله زمين مين اگر چه بهت سا اضافه کر ديا گيا هے ليکن پهر بهي يهه اوس اضافه سے کم هے جو اوس صورت مين جائز قرار ديا جاتا اگر زمين کو خالص زراعتي اغراض کے لئے استعمال کيا جاتا "-

آنريبل مسٹر ڈائک- " بے شک "-

آنريبل راۓ بهادر رام سرن داس نے سوال کيا-

پنجاب مين صنعتي تعليم کيلئے ايک عليحده انسپکٹر مقرر کرنيکي مناسبت-

" کيا گورنمنٹ از راه شفقت بيان کريگي که آيا وه صنعتي تعليم کي ترقي کيلئے صوبه مين صنعتي تعليم کي غور و پرداخت کيلئے ايک عليحده انسپکٹر کے تقرر کو مناسب خيال کر تي هے ؟ "-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" في الحال صوبہ کے صنعتي مدارس کے معائنہ کا کام صاحب پرنسپیل اور وائیس پرنسپیل میو سکول آف انڈیسٹریل آرٹ سر انجام دیتے ھین - گورنمنٹ کے خیال مین ابھی کام اسقدر نہین ھے کہ اس غرض کے لئے ایک ایسا افسر مقرر کیا جا سکے جو سارا وقت یہی کام کرے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

ریزولیوشن جو میر اسد علی صاحب نے امپیریل کونسل مین پیش کیا۔

۲۶—" کیا گورنمنٹ کي توجہ اوس ریزولیشن کی طرف منعطف کرائی گئی ھے-جو حال ھی مین میر اسد علي صاحب نے امپیریل کونسل مین اس غرض سے پیش کیا تھا کہ یونانی و آیور ویدک طریقہ علاج کی حوصلہ افزائي کیجائے اور جسے گورنمنٹ ھند نے منظور کر لیا ھے ؟ "۔

" (ب) مندرجۂ بالا امر کو مد نظر رکھکو کیا گورنمنٹ افسران متعلقہ کو یہہ ھدایت جاري کرنے کي مناسبت پر غور فرمائیگی کہ وہ مغربی و مشرقي طریقہ طب پر عمل کرنے والے اشخاص کے ایک دوسرے کی امداد کرنے کے فعل کو فعل ناروا کي تعریف سے خارج کر دین ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" سوال کے حصہ اول کا جواب اثبات مین ھے اور گورنمنٹ ھند کی درخواست پر اون حالات کے متعلق اطلاع فراھم کی جا رھي ھے جن کے مطابق یونانی و آیور ویدک طریقہ ھائے علاج کي پنجاب مین تعلیم دیجاتی ھے اور اون پر عمل کیا جاتا ھے "۔

" سوال کے حصۂ دوم کے متعلق گورنمنٹ في الحال اس قسم کي کوئي ھدایات جاري کرنے کے لئے تیار نہین ھے یہہ معاملہ ایسا ھے جس پر میڈیکل کونسل منضبط ھونے پر غور کو سکتی ھے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

پنجاب مین منصفون کے رتبہ کو بڑھانے کے متعلق تجویز۔

۲۷—" کیا پنجاب مین منصفون کے رتبہ کو بڑھانے اور صوبہ ھذا کے انتظام سول جوڈیشل کو صوبجات ریگولیشن کے انتظام جوڈیشل کے ھم پلہ بنانے کے لئے گورنمنٹ منصفون کو پراونشل سروس کے ممبر بنانے کي مناسبت پر غور فرمائیگي تا کہ وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بننے کے بغیر سب آرڈینیٹ-اڈیشنل ڈسٹرکٹ ججون کے عہدہ پر ترقي پا سکین ؟ "۔

آنریبل مسٹر بدون نے جواب دیا—

" آنریبل ممبر کا سوال کسیقدر غلط فہمي پر مبني معلوم ھوتا ھے-پنجاب مین منصف سب آرڈینیٹ جوڈیشل سروس کے ممبر ھوتے ھین اور اون کے تحصیلدارون کی طرح جو سب آرڈینیٹ اگزیکٹو سروس کے ممبر ھوتے ھین ۱۷۵-۲۰۰ و ۲۵۰ روپیہ في ماہ کے تین درجے ھوتے ھین اس تجویز کے یہہ معنے معلوم ھوتے ھین کہ پراونشل سول سروس کے اون جوڈیشل افسران کی جماعت کو منسوخ کر کے اون کو منصف کے نام سے پکارا جائے جن کو اب سب آرڈینیٹ جج کہا جاتا ھے-اور جو ۴۰۰ و ۳۰۰ روپیہ في ماہ کے دو درجون مین دیگر صوبجات کے اعلے درجون کے منصفون کے برابر ھوتے ھین-قطع نظر اس بات کے کہ آیا ایسا کرنے سے کوئي فائدہ ھوگا یا افسران متعلقہ اس تبدیلي کو پسند کرینگے مین آنریبل ممبر کو جتلانا چاھتا ھون کہ بہت سے سب آرڈینیٹ جج ایسے ھین جو کبھي منصف نہین مقرر ھوئے-بلکہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ھفتم ھو کر پراونشل سول سروس کي جوڈیشل برانچ مین داخل ھو گئے ھین اور یہي طریقہ ھے جس کے ذریعہ منصف اور تحصیلدار بھي اب سب آرڈینیٹ سروس سے پراونشل سروس مین ترقي پا سکتے ھین-یہہ طریقہ ایسا ھے کہ اسے ھر طرح استعمال کیا جا سکتا ھے اور اس سے کام بخوبي چلتا رھا ھے-اس مین ایک اور فائدہ یہہ ھے کہ اس سے جوڈیشل افسران کو عام نظم و نسق کي نہایت

قابل قدر تعلیم حاصل ہوتي ہے جس سے وہ افسر محروم رہتے ہین جو اپني ملازمت کے مختلف درجون مین خالص جوڈیشل کام سر انجام دیتے رہے ہین "۔

" گورنمنٹ موجودہ طریق مین کوئي تبدیلي نہین کرنا چاہتي "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا۔

اوس اسباب اور اشیاء کی قیمتون کا نقشہ جو گورنمنٹ پنجاب نے ہندوستان مین خریدین۔

۲۸۔ " کیا گورنمنٹ از راہ عنایت ایک ایسا نقشہ کونسل کي میز پر رکھے گي جس مین اوس اسباب و اشیاء کي قیمتین درج ہون جو گورنمنٹ پنجاب نے گذشتہ ۱۰ سالون مین سے ہر ایک مین ہندوستان مین خریدي ہون ؟۔ان مین سے کون کونسي دیسي ساخت کي تہین اور اون کے نام اور قیمتین کیا تہین ؟ "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" جو اطلاع کہ آنریبل ممبر نے طلب کي ہے وہ قابل استفادہ نہین ہے اور نہ بہت سا وقت اور محنت صرف کیے بغیر ٹہیک ٹہیک معلوم ہو سکتي ہے "۔

آنریبل رائےبہادر رام سرن داس نے پوچھا۔

صوبہ ہذا کی ادنے جماعتون کی اقتصادي حالت پر رپورٹ کرنے کے لئے ایک افسر کا تقرر۔

۲۹۔ " کیا گورنمنٹ پنجاب از راہ نوازش بیان کریگي کہ آیا اوس ریزو لیوشن کے مطابق جو ادنے جماعتون کي ترقي کے متعلق حال ہي مین گورنمنٹ ہند نے منظور کیا ہے یہ کسي افسر کو (جسکا مدد گار ایک قابل ہندوستاني شخص ہو) اس غرض سے مقرر کرنے کا ارادہ رکھتي ہے کہ وہ صوبہ ہذا کي ادنے جماعتون کي اقتصادي حالت کے متعلق رپورٹ کرے ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" یہہ سوال غالباً اوس ریزولیوشن کے متعلق ہے جو آنریبل مسٹر دادا بہائي نے ۱۶ مارچ کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل مین پیش کیا تھا۔اگر ایسا ہے تو آنریبل ممبر یہہ کہنے مین غلطي پر ہین کہ اوسے گورنمنٹ ہند نے منظور فرما لیا تہا۔آنریبل محرک نے اسے واپس لے لیا تہا۔مباحثہ کي رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کي ادنے جماعتون کے متعلق جو ذکر کیا گیا تہا وہ صرف جرایم پیشہ اقوام کے متعلق هي تھا۔

" زراعتي اور صنعتي آبادیون کے ذریعہ ان اقوام کي درستي اور اصلاح کرنے کي ایک بڑی وسیع سکیم گورنمنٹ پنجاب نے تیار کي ہے لیکن موجودہ مالی حالات میں اس کا رائج کرنا غیر ممکن ہے مگر ایک ہندوستاني سینیئر ڈپٹي کمشنر کو اس غرض سے کار خاص پر تعینات کیا ہوا ہے کہ وہ جہان تک ممکن ہو سکیم مذکور کي تفصیل تیار کرے تاکہ جس وقت مالي حالات مین کچھہ ترقي ہو تو سکیم مذکور پر عملدرامد کرنے مین کوئي دیر نہ ہو یہہ افسر مختلف فرقوں کی انسان دوست اور مذہبي سوسائیٹیون سے خط و کتابت کر رہا ہے اور سکیم مذکور کے عمل درآمد کے لئے گورنمنٹ ان سوسائیٹیون پر وثوق کے ساتھہ بہروسہ رکھتی ہے۔مین آنریبل ہوم ممبر کي اوس تقریر کا مندرجہ ذیل فقرہ پڑہ کر سناتا ہوں جو اونہون نے امپیریئل کونسل مین کي تہي جن سے اس مسئلہ کے متعلق گورنمنٹ کا خیال ظاہر ہوتا ہے۔

" اگرچہ گورنمنٹ ان بد قسمت لوگون کی ہرطرح امداد کرنے کے لئے تیار ہے تا ہم یہہ امر واقع ہے کہ آئندہ زمانہ مین ان جماعتون اور فرقون کي حالت کا انحصار کچھہ تو اون کے اپنے اوپر ہے اور کچھہ اون سے بہتر حالت والي ہندوستاني جماعتون پر ہے جو انساني ہمدردي کے خیال سے امداد کرکے اون کی حالت بہتر بنا سکتي ہیں یا دلون کو سخت کرکے اور اونکي طرف سے منہ پھیر کر اون کي حالت کو بد تر بنا سکتي ہیں۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

امتحان سکول فائنل۔

۳۰—" کیا یهه سچ هے که تهوڑے عرصه سے مسلسل کوشش هو رهي هین که پنجاب مین ایک ایسا امتحان رائج کیا جائے جس کو سکول فاینل کهتے هین کیا گورنمنٹ کو اوس شدید احساس کا علم هے جو پنجاب مین اس امتحان کے برخلاف پیدا هو گیا هے اور که آیا ایسے امتحان کے رائج کرنے سے صوبه هذا مین ترقي تعلیم مین رکاوٹ نه هوگی ؟ "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کو علم هے که پنجاب یونیورسٹي کے امتحان میٹریکولیشن کی چند پهلوؤں مین اصلاح کرنیکي ایک سکیم کچهه عرصه سے یونیورسٹي کے زیر غور هے—جبتک یهه سکیم پوري مکمل نه هوجائیگي اس کی خوبیون اور اغلب اثرات کي نسبت کوئي رائے نهین دیجاسکتی "۔

آنریبل رائے بہادر هري چند نے سوال کیا—

فہرست جس سے وه کل رقبه ظاهر هوتا هو جو پنجاب مین زراعت پیشه لوگون کے پاس اور جو دوسري اقوام کے پاس هے۔

۳۱—" بحواله میرے اوس سوال کے جو مین نے کونسل هذا کے اجلاس مین ۲۵ ستمبر گذشته کو پوچها تها کیا گورنمنٹ از راه عنایت اوس جمله زرعي رقبه کي ایک فرد میز پر رکهیگي جو آجکل صوبه کي زراعت پیشه اقوام کے ممبران اور دیگر اقوام کے لوگون کے پاس هے اور جو آجکل دوسري اقوام کے لوگون نے زراعت پیشه لوگون کے پاس رهن رکهي هوئي هے اور جو زراعت پیشه لوگون نے دوسرون کے پاس رهن رکهی هوئي هے ؟ "۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا :—

" نقشه سوم منسلکه رپورٹ انتظام معامله زمین بابت ۱۵-۱۹۱۴ع سے ظاهر هوتا هے که کل زرعی اراضی جو زراعت پیشه اقوام کے پاس هے ۳۳۷۵۲۰۳۴-ایکڑ هے اور ۵۵۱۸۲۳۹-ایکڑ دوسري قومون کے پاس هے—اسي نقشه مین وه رقبه جات بهي درج هین جو علے الترتیب زراعت پیشه اقوام اور دوسرون کے پاس رهن هین—لیکن اس مین وه اطلاع موجود نهین جو آنریبل ممبر نے طلب کی هے—یعني وه رقبه جات درج نهین هین جو زراعت پیشه اقوام نے دوسرون سے رهن لئے هوئے هین اور جو دوسرون نے زراعت پیشه لوگون سے لئے هوئے هین—گورنمنٹ کي اغراض کے لئے اون رقبه جات کا درج کر دینا هی کافی هے جو هر سال زراعت پیشه لوگ دوسرون کے پاس رهن رکهتے هین یا اون سے رهن لیتے هین اور یهه اعداد آنریبل ممبر نقشه نمبر ۲۷ منسلکه رپورٹ مذکور مین دیکهه سکتے هین "۔

آنریبل رائے بہادر هري چند نے سوال کیا—

لائلپور مین کاشتکار مالکان۔

۳۲—" کیا گورنمنٹ کي توجه اوس فقره کي طرف مبذول کرائي گئي هے جو بعنوان " لائلپور مین کاشتکار مالکان " اخبار پنجابی مورخه ۲۸ مارچ سنه ۱۹۱۶ع مین شایع هوا هے ؟–

" کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگي که آیا اخبار مذکور مین مندرجه یهه بیان درست هے که کاشتکار مالکان کے اپنے حقوق مالکانه فروخت کر دینے کی وجه کسي حد تک یهه هے که ضلع مذکور مین خفیف میعادون کے بندوبست عمل مین لائے گئے هین "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجه نهین دیکهتي که نو آبادي نهر لوئر چناب مین حقوق مالکانه کی فروخت کا کسي طرح بهی اون ابتدائي خفیف میعاد والے بندوبستون سے تعلق هے جو نهر مذکور کے

بعض حصوں مین عمل مین لائے گئے هین۔اگر ان بندوبستوں کي وجه سے مالکان فروخت کے زیادہ خواهشمند هوتے تو خرید کنندگان بهی خریداري کے کم خواهشمند هوتے اور اس کا قیمت خرید پر اثر هوتا۔لیکن ان بندوبستون کے زیر اثر زمین کی اوسط قیمت سنه ۱۹۱۳-۱۴ع مین ۱۶۷ روپیه تهی اور سنه ۱۹۱۴-۱۵ع مین اوسي قسم کی زمین کے لئے ۲۱۴ روپیه في ایکڑ بخوشی ادا کیجاتی هے اور یهي اس سوال کا کافي جواب هے "۔

آنریبل رائے بهادر هری چند نے سوال کیا—

خفیه ریمارک جو پراونشل سول سروس کے افسران کے چال چلن کے متعلق سالانه رپورٹون مین درج کئے جاتے هین۔

۳۳—" (الف) کیا یهه امر واقعه هے که جو ریمارک پراونشل سول سروس کے کسي افسر کی کار گذاری اور چال چلن کے متعلق مختلف سالانه رپورٹون مین درج کئے جاتے هین وہ نهایت سختي سے خفیه رکهے جاتے هین۔ حالانکه افسر متعلقه کي ترقی یا بهتري کے متعلق دیگر سوالات کا فیصله کرنے مین ان ریمارکون سے اکثر کام لیا جاتا هے ؟۔

(ب) " اگر جواب اثبات مین هے تو کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگي که وہ کیون خفیه رکهے جاتے هین اور که وہ افسران متعلقه کو ایسے ریمارکون کی نقول حوصله افزائي یا تنبیه کیلئے (جیسي که صورت هو) بهم پهونچانیکی مناسب پر غور فرمائیگي۔

(ج) " کیا یهه امر واقعی هے که افسران پراونشل سول سروس کي پرسنل فائیلین (اعمالنامجات) یا اونکی نقول اشخاص متعلقه کے ملازمت سے پنشنیاب هو جانے کے بعد بهی خفیه رکهي جاتي هین۔اگر ایسا هے تو کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت افسران متعلقه کو اونکے پنشن پر چلے جانیکے بعد اونکي پرسنل فائیلون کي نقول بهم پهونچانے کے لئے اجازت دینے کے معامله پر غور فرمائیگي۔جب که فائیل هائے مذکورز کے خفیه رکهنیکي اظهار کوئي وجه نهین هوتي؟"۔

آنریبل مسٹر بیرن نے جواب دیا :—

" سوال کے پہلے حصه کا جواب اثبات مین هے۔

" دوسرے حصه کا یهه جواب هے که جب افسران کي کارگذاریون کی نسبت سالانه رپورٹین اسقدر عمدہ یا ناقص هون که اونکي طرف توجه دینا ضروري هو تو اون کے اقتباسات یا خلاصه افسران متعلقه کے پاس حوصله افزائي یا نقائص کے دور کرنے کے لئے بهیج دیا جاتا هے۔

" کسي افسر کے پنشن پر چلے جانے سے خیالات مذکورہ بالا مین کوئي خاص فرق نهین آ جاتا۔اور گورنمنٹ موجودہ طرز عمل مین تبدیلي کرنا نهین چاهتي "۔

آنریبل رائے بهادر هري چند نے سوال کیا :—

مقامی ممبرون سے ڈسٹرکٹ بورڈون کی سب کمیٹیون کا قائم کرنا۔

۳۴—" بحواله ایک اور سوال کے جو مین نے لوکل سیلف گورنمنٹ کي توسیع کے بارہ مین اس اجلاس مین کیا تها اور بحواله آنریبل رائے بهادر بخشی سوهن لال کے اوس سوال کے جو اونهون نے گذشته اجلاس مین کیا تها کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت بیان فرمائیگي که آیا وہ مقامي ممبرون مین سے ڈسٹرکٹ بورڈون کي سب کمیٹیان قائم کرنیکي تجویز کے متعلق کونسل کو اب کچهه مزید اطلاع بهم پهونچا سکتي هے "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا :—

" معامله زیر غور هے۔لیکن گورنمنٹ ابهي تک اس امر کے متعلق کونسل کو کوئي مزید اطلاع بهم پهونچانے کے قابل نهین هے "۔

آنریبل رائے بهادر هري چند نے سوال کیا :—

۳۵—" کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت بیان فرمائیگي که آیا جدید قصبه ڈیرہ غازیخان مین پبلک

محصول آب جو سرکاری نلکون کو استعمال کرنیکیلئے لیا جائیگا۔

(بازارون مین لگے ھوئے) نلکون کے استعمال کے لئے کوئي محصول آب لیا جائیگا اگر ایسا ھے تو کیا گورنمنٹ دوسري میونسپلٹي ھائے کے دستور اور اون تکالیف کو مد نظر رکھکر جو ایسی شرح عائد کرنے سے غربا کو ھونگي۔پبلک نلکون کے استعمال کے لئے کسی محصول کي منظوري دینے سے انکار کردیگي؟ "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو جدید قصبہ ڈیرہ غازیخان مین ٹیکس آب کے عائد کرنے کے متعلق کوئي تجویز موصول نہین ھوئي۔آجکل کوئي ایسا ٹیکس نہین لیا جاتا صرف اوس پاني کے لئے محصول وصول کیا جاتا ھے جو عمارات کي اغراض کے لئے پبلک نلکون سے لیا جاتا ھے جو اوس منظور شدہ معیار کے مطابق لیا جاتا ھے جو مکان زیر تعمیر کي مالیت کے مطابق کم و بیش ھوتا ھے اوس پاني کا بھي محصول لیا جاتا ھے جو میگر والی نالیون کے ذریعہ بہم پہنچایا جاتا ھے "۔

آنریبل رائے بہادر ھوي چند نے سوال کیا

۳۶۔" کیا مضمون بعنوان " پنجاب کے کالجون مین جگہہ کی قلت " مطبوعہ اخبار ٹریبون مورخہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع اور اوس مین متذکرہ کرنل سٹیفن سن صاحب آئی۔ایم۔ایس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاھور کي رپورٹ کے مندرجہ ذیل فقرہ کي طرف گورنمنٹ کي توجہ مبذول کرائي گئي ھے کہ ۱۷۰ طلباء کي درخواستین جگہہ کے نہونے کے سبب نا منظور کرني پڑین۔

پنجاب کے کالجون مین جگہہ کی قلت۔ایک جدید کالج کو جو لاھور مین کھولا جائے کشادہ دلی سے عطیہ امدادی دینیکا سوال۔

" اس مشکل کو مد نظر رکھکر کیا گورنمنٹ کسي ایسے جدید کالج کیلئے جو اس مشکل کو رفع کرنے کے واسطے لاھور مین جاري کیا جائے کشادہ دلي سے مالي امداد دینے کے سوال پر غور فرمائیگي؟"۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو اس امر کا علم ھے کہ گورنمنٹ کالج مین داخلہ کي بہت سي درخواستین نا منظور کرني پڑین تھین مگر یہہ ممکن ھے کہ نا کام امیدواران بعد ازان دوسرے کالجون مین داخل کر لئے گئے۔دوسرے سوال کا یہہ جواب ھے کہ گورنمنٹ کسي جدید کالج کو پبلک خزانہ مین سے امدادي عطیہ دینے کي مناسبت پر اوسوقت غور کرنیکیلئے تیار ھوگي جب یہہ کالج وجود مین آجائیگا۔اور جب ایسي انسٹیٹیوشن کي منتظم جماعت کي طرف سے امداد کیلئے کوئي درخواست پیش کي جائے "۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد آمین خان نے سوال کیا۔

۳۷۔" کیا یہ امر واقعہ ھے کہ لڑائي سے ما قبل ۲½ سال مین پنجاب کے دو بڑے اضلاع یعني راولپنڈي و لائلپور مین غلہ خوردني کي تھوک فروشي کي شرح ھائے مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ کے مطابق گندم کي قیمت فی من حسب ذیل تھي :۔

لڑائی سے پہلے گندم کي شرحین۔

پہلے سات مہینون کے دوران مین

		سنہ ۱۹۱۲ع۔ روپیہ	آنہ	پائي	سنہ ۱۹۱۳ع۔ روپیہ	آنہ	پائي	سنہ ۱۹۱۴ع۔ روپیہ	آنہ	پائي
راولپنڈي	کم از کم ...	۳	۴	۰	۳	۷	۰	۳	۴	۳
	زیادہ سے زیادہ	۳	۱۰	۰	۳	۱۴	۰	۳	۱۳	۶
	متوسط ...	۳	۷	۰	۳	۱۰	۰	۳	۶	۰
لائلپور	کم از کم ...	۳	۱	۰	۳	۰	۰	۳	۴	۰
	زیادہ سے زیادہ	۳	۶	۰	۳	۱۰	۰	۳	۷	۰
	متوسط ...	۳	۴	۰	۳	۳	۰	۳	۷	۰

(۲) " صوبه کي آئنده فصل گندم کي نسبت کيا توقع کي جاتي هے-

(۳) " کيا يهه درست هے که اگر پنجاب مين گندم کي قيمت تهوک فروشي ۳ روپيه في من هو تو وه کراچي مين تخته جهاز پر کرايه و ديگر اخراجات وضع کر کے تقريباً ۴ روپيه ۲ آنے في من قيمت کے برابر هوتي هے ؟ اگر ايسا نهين هے تو يهه کس قيمت کے برابر هوتي هے ؟ "

(۴) " کيا گورنمنٹ کو علم هے که کراچي مين گندم کا نرخ کچهه عرصه سے ۸ من کي ايک کانڈي کيلئے صرف ۳۰ اور ۳۱ روپيه کے ما بين هے يعني ۳ روپيه ۱۲ آنے اور ۳ روپيه ۱۴ آنے في من کے درميان "-

(۵) " اگر ايسا هے تو کيا پنجاب کي گندم کراچي مين فروخت هوني بند هو گئي هے اور کيا کراچي هندوستان کے کسي اور حصه سے گندم خريد تا هے ؟ "

(۶) کيا گورنمنٹ براۓ مهرباني بتائيگي که قيمتون کي کمي کے انسداد کيلئے جن سے ايک زميندار اپني قليل فعل پر کافي منافع اُٹھا نيسے محروم هو جائيگا-کيا انتظام (اگر کوئي هو) کيا کيا هے ؟ "

آنريبل مسٹر لمسڈن نے جواب ديا-

(۱) " وه شرحين جنکا آنريبل ممبر نے ذکر کيا هے قريباً ٹهيک هين-

(۲) " آئنده فصل گندم کے آبپاش شده اراضي مين اچهي اور غير آبپاش شده اراضي مين اوسط سے کم هونے کي توقع هے-کاشت شده رقبه کا پنجساله اوسط سے ۶۵۰۰۰ ايکڑ کم تخمينه لگا يا گيا هے-

(۳) " آنريبل ممبر کا بيان لائلپور جيسي وسطي منڈي کے متعلق درست هے-

(۴) " ۲ نيصدي اور جو ۱½ نيصدي مٹي والي سفيد گندم کي قيمت ۲۹ مارچ کو کراچي مين ۳۲ روپيه ۸ آنے تهي نه که ۳۰ اور ۳۱ روپيه کے مابين جيسا که آنريبل ممبر نے بيان کيا هے-

(۵) " هندوستان مين گندم کا نرخ اور جهاز کا کرايه زياده هونيکي وجه سے بر آمد کرنيکے لئے حال مين بهت تهوڑي گندم خريدي جا سکي هے-اور کل گندم جو يکم جنوري سے ۲۸ مارچ تک کراچي سے بر آمد کي گئي صرف ۷۶۲۰ ٹن تهي-گورنمنٹ کو اس بات کا علم نهين که اس مقدار کا کونسا حصه پنجاب سے آيا هے-

(۶) " گورنمنٹ هند سکيم گندم کے مطابق اب گندم نهين خريدتي کيونکه اخراجات کرايه جهاز اسقدر بڑه گئے هين که موجوده قيمت پر هندوستان سے گندم خريد کر اسکو نفع پر بر آمد کرنا نا ممکن هو گيا هے- وه اس معامله پر غور کر رهي هے اور اميد کي جاتي هے که عنقريب اس کے متعلق وه کوئي اطلاع جاري کريگي "

آنريبل سردار بهادر سردار گجن سنگه نے سوال کيا-

بر آمد غله کی ممانعت کے باعث غله کی قيمت کا کم هو جانا-

۳۸-" کيا گورنمنٹ کو علم هے که بر آمد کی ممانعت کے باعث غله کي قيمتون مين بهت کمي هوگئي هے اور اسکي وجه سے زميندارونکو بڑا نقصان هوا هے اور جسکا گذشته خريف اور موجوده ربيع کے خراب هو نيکے باعث متحمل هونا اون کے لئے مشکل هے -

مندرجه بالا کمی کے باعث عايد شده نقصان کا زميندارون کو معاوضه دينے کا مناسب انتظام-

" کيا گورنمنٹ از راه عنايت زميندارون کو اوس نقصان کے بدلے جو انهون نے اسطرح پر برداشت کيا هے معاوضه دينے کا مناسب انتظام فرمائيگي "-

آنريبل مسٹر لمسڈن نے جواب ديا-

" گورنمنٹ کو علم هے که حال هي مين گندم کي قيمت مين بهت کمي هوگئي هے جو جنگ کے آغاز سے غير معمولي طور پر چڑهي هوئي تهي-ليکن گورنمنٹ يهه يقين کرنيکي کوئي وجه نهين ديکهتي که يهه کمي کلاً يا

زیادہ تر اوس ممانعت کے باعث ہوئي ہے جو سرکار کے علاوہ دیگر لوگون کي طرف سے برآمد کے خلاف کیگئي تھي- کمي کي مندرجہ ذیل وجوہات بھيؐ ہین-یعني دیگر ملکون مین گندم بکثرت پیدا ہوئي ہے پنجاب مین گذشتہ نصل مین سے بچي ہوئي گندم کا بہت سا ذخیرہ موجود ہے او ر ہندوستان کے دیگر حصص مین اچھي نصل ہوئي ہے-حالانکہ پہلے وہ اپني ضرو ریات گندم کا کچھہ حصہ پنجاب سے لیا کرتے تھے-موجودہ قیمتین اگرچہ گذشتہ سال کے اعلي نرخ سے کم ہوگئي-ہین بہت کم نہین ہین او ر گورنمنٹ اوس قسم کا کوئي انتظام نہین کرنا چاہتي جو آنریبل ممبر نے تجویز کیا ہے "-

آنریبل سردار گجن سنگھ نے سوال کیا:—

۳۹—" میرے اوس سوال کے جواب مین جو مین نے کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۳ع مین کیا تھا-یہہ بیان کیا گیا تھا کہ پنجاب کے دیہي رقبہ مین صرف ۳۹ انگلو ورنیکولر سکول تھے او ر چونکہ مواضعات کي تعداد ۳۳۷۸۴ ہے-اسلئے کیا گو رنمنٹ ایسے مدارس کي تعداد رفتہ رفتہ ایزادي کریگي ؟ "-

پنجاب کے دیہاتي رقبہ مین اینگلو ورنیکلر سکولون کي تعداد بڑھانیکي تجویز-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا:—

" آنریبل ممبر نے مار چ سنہ ۱۹۱۳ع مین جو سوال کیا تھا وہ صرف اون دیہاتي اینگلو ورنیکولر سکولون کے متعلق تھا جو تحصیلون کے صدر مقامون مین واقعہ ہین-اس امتیاز کے باعث اون مڈل سکولون کي ایک بڑي تعداد خارج کردي گئي تھي جو دیہاتي رقبہ جات مین واقعہ تھے-لڑکون کے اینگلو ورنیکولر مڈل سکولون کي مجموعي تعداد عرصہ پانچ سالہ مختتمہ سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع مین ۸۴ سے بڑھکر ۱۲۱ ہوگئي-یعنے اس مین ۴۴ نیصدي کي ایزادي ہوگئي ہے-ان مین سے بہت سي درسگاہین مواضعات یا چھوٹے چھوٹے قصبات مین واقعہ ہین او ر دیہي آبادي کي ضرو ریات کو پورا کرتي ہے-تا چونکہ بہت سے بیشي پہلے ہي ہوچکي ہے-گورنمنٹ خیال نہین کرتي کہ اس قسم کے مدارس کي تعداد مین اضافہ کرنیکے لئے کسي خاص انتظام کي ضرو رت ہے-تعلیمي سہولتون کے بڑھنے سے اونکي تعداد مین قدرتي طو ر پر ایزادي ہوتي جائیگي "-

آنریبل سردار گجن سنگھ نے سوال کیا :—

۴۰—" کیا گو رنمنٹ از راہ عنایت زمیندار طلباء کي سہولت و حوصلہ افزائي کے لئے ایسے خاص وظائف کي تعداد بڑھادیگي جو اونکو امتحانات پرائمري و مڈل و انٹرنس و ایف-اے و بي-اے او ر ایم-اے مین دئے جاسکتے ہین ؟ "-

زمیندار طلباء کو وظائف-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" آنریبل ممبر کا سوال اغلباً اون وظائف سے متعلق ہے جو بعض ہندو و سکھہ زراعت پیشہ جماعتون کیلئے مخصوص ہین او ر جنکي تشریح مجموعہ قواعد تعلیم کي دفعہ ۱۵۷ مین کي گئي ہے-یہہ وظائف اگر سکولون کي جماعتہائے مڈل کیلئے ہون تو وہ مقامي جماعتون کي طرف سے دئے جاتے ہین-گورنمنٹ ۲۹ وظائف ہائي کي جماعتوانکے طلباء او ر ۴ کالج کے طلباء کیلئے دیتي ہے-گذشتہ سالون مین سرکاري وظائف کي تعداد او ر مالیت مین معقول اضافہ کیا جاچکا ہے او ر اون وظائف کي تعداد مین جو آبادي کي خاص جماعتون کیلئے مخصوص ہین ایزادي کرنیکي تجویز پر غو ر نہین ہوسکتي جب تک کہ اس امر کے متعلق کافي شہادت نہ ہو کہ موجودہ ذرائع ترغیب ناکافي ہین "-

آنریبل سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

۴۱—" (الف) کیا گو رنمنٹ کو علم ہے کہ پنجاب کے دیہاتي رقبہ جات مین طبي امداد کے لئے شفاخانجات کي تعداد اسقدر کم ہے کہ اون سے لوگون کي ضرو ریات پو ري نہین ہوسکتین ؟-

دیہاتي رقبہ جات مین شفا خانجات کي تعداد بڑھانیکي تجویز-

۳۶۱ پي جي جي-

" (ب) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت ایسے شفاخانجات کي تعداد مین اضافه کرنیکا انتظام کریگی تاکه دیهاتی لوگ طبي امداد آساني سے حاصل کرسکین ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جوب دیا۔

" (الف) گورنمنٹ کو اچھی طرح علم ہے که صوبه مین شفاخانجات کي تعداد باقاعده طبي امداد کي روزافزون مانگ کو پورا کرنیکے لئے کافی نہین ہے۔اور اس امر کي نسبت کار گذاري خیراتیتی اسپتالہا ئے پنجاب کی سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۹۱۴ع پر لوکل گورنمنٹ کے ریویو مین خاص توجه مبذول کرائي گئي تھي۔جسمین یهه جتایا گیا تھا) که بہت سے اضلاع یعني کرنال۔انباله۔لودھیانه۔کانگڑه۔جہلم۔سیالکوٹ۔راولپنڈي۔اٹک۔میانوالي اور منٹگمري مین شفاخانجات کي تعداد ناکافي ہے۔

" ساتھہ هي مین یهه بھی بیان کر دینا چاهتا هون که ترقي کي رفتار اگرچه سست ہے لیکن برابر جاري ہے۔چنانچه گذشته بیس سال کے عرصه مین شفاخانجات لوکل فنڈ سنه ۱۸۹۵ع مین ۲۲۳ سے بڑھ کر سنه ۱۹۱۵ع مین ۲۶۹ هوگئے هین یعني ۴۵ کي ایزادي هوئي ہے۔

" علاوه ازین اضلاع حصار و کرنال و لائلپور و هوشیار پور اور منٹگمري هر ایک مین ایک ایک سفري شفاخانه قائم کیا گیا ہے اور ضلع ملتان مین ایسے دو شفاخانے موجود هین۔

" (ب) شفاخانجات کي تعداد مین ایزادي کرنیکے سوال پر صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے غور کررہے هین۔اور ان سے گورنمنٹ نے درخواست کي ہے که سوال مذکور پر مقامي حکام سے ملکر غور کرین۔

" گورنمنٹ کے ایما پر صوبه کے ۷۱ شفاخانجات نہر مین سے ۲۷ عام لوگون کیلئے کھول دئے گئے هین اور انکے خرچ کا کچھه حصه مقامي جماعتین برداشت کرتي هین۔ان مین سے بہت سے شفاخانجات نہایت عمده کام کر رہے هین اور امید کي جاتي ہے که جون جون ان کے فوائد زیاده مقبول هوتے جائینگے مقامي جماعتین اس قسم کي امداد سے زیاده فائده اٹھانے لگ جائینگي "۔

آنریبل سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔۔

زمینداران و غیر زمینداران کی تعداد جو پنجاب مین جنگ کیلئے بھرتی کئے گئے۔

۴۲۔" کیا گورنمنٹ از راه عنایت اون زمینداران و غیر زمینداران کي تعداد بتائیگي جو جنگ کي ابتداء سے ابتک پنجاب کے هر ایک ضلع مین سے بھرتي کئے گئے هین ؟ "

آنریبل مسٹر ہیون نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر نے جو اطلاع طلب کي ہے قابل استفاده نہین اور یهه بھي شکي امر ہے که آیا مجوزه طریق مین قسم بندي شده قواعد دستیاب هو بھي سکتے هین یا نہین تاهم صوبه کے اضلاع سے بھرتي کے عام کوایف طلب کئے جارہے هین۔اور اطلاع موصونه مرتب هونیپر بہم پہنچائي جائیگي۔عام طور پر یهه کہا جا سکتا ہے که پنجاب مین بھرتي شده رنگروٹون کي غالب تعداد کاشتکار جماعتون سے تعلق رکھتي ہے "۔

آنریبل بخشي سوهن لال نے سوال کیا۔

اضلاع هوشیارپور و کانگڑا مین بعض مقامات سے تھانه هائے پولیس کی منسوخی۔

۴۳۔" (۱) کیا گورنمنٹ براه مہر باني بیان نومائیگي که یهه کہان تک درست ہے که گڑه دیواله ضلع هوشیارپور و کوٹلا و جوالا مکھی و بر سر ضلع کانگڑه کے تھانه هائے پولیس کو یکم اپریل سنه ۱۹۱۶ع سے منسوخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

" (۲) اگر یهه درست ہے تو کیا گورنمنٹ از راه عنایت بیان فرمائیگي که۔۔

(الف) ان تھانون مین سے هر ایک کو قائم هوئے کتني کتني مدت هوئي ؟

(ب) آیا ان تھانو کي منسوخي کے بر خلاف لوگونکي عرضداشتین موصول هوئی هین۔اور اونکا کیا نتیجه هوا۔

(ج) ان تھانوں مین سے ہر ایک کے حدود اختیار مین کتنا رقبہ و ابادي و معاملہ زمین و انکم ٹیکس اور کتنے مواضعات ہین ؟ "

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا —

(۱) " موجودہ زمانہ کي ضرو ریات کے مطابق جمیعت پولس کی تقسیم کی پالیسی کے بموجب تھانہ ہائے پولیس واقعہ گوہ دیوالہ ضلع ہوشیار پو ر—و کوٹلہ و جوالا مکھی ضلع کانگڑہ کو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ ع سے منسوخ کر دیا گیا ھے — تھانہ پولیس واقعہ بر سر ضلع کانگڑہ منسوخ نہین کیا گیا۔

" (۲) (الف) تھانہ پولیس واقعہ گوہ دیوالہ سنہ ۱۸۶۱ع مین قائم کیا گیا تھا—تھانہ ہائے پولیس واقعہ کوٹلہ و جوالا مکھی ضلع کانگڑہ دونون سنہ ۱۸۶۷ع کے قریب قائم کئے گئے تھے۔

" (ب) تھانہ ہائے پولیس کوٹلہ و جوالا مکھي کي منسوخي کی بابت کسي عرضداشت کا موصول ہونا نہین پایا جاتا—ہان گوہ دیوالہ کے چند ہندو باشندگان کی طرف سے تھانہ کی منسوخي کے متعلق ایک عرضداشت موصول ہوئي تھي—او ر درخواست کنندگان کو صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے اطلاع دیدي تھي کہ گوہ دیوالہ کے لئے حفاظتي پولیس کا کافي انتظام اسطر ح کر دیا گیا ہے کہ اوس قصبہ مین ایک اطلاعي چوکي پولیس رکھہ لي گئي ھے جس مین ایک ہیڈ کنسٹیبل او ر ۷ پیادہ کنسٹیبل تعینات ہوئے۔

" (ج) ایک نقشہ جس مین مطلوبہ اطلاع جہان تک دستیاب ہو سکي ھے — درج ھے میز پر رکھا جاتا ھے "—

تھانہ پولیس	آبادي	معاملہ زمین	انکم ٹیکس			تعداد مواضعات	رقبہ
		روپیہ	روپیہ	آنہ	پائی		ایکڑ
گوہ دیوالہ	۳۸۳۲۹	۹۸۰۶۳	۱۵۴۰	۶	۸	۱۱۷	۸۱۷۰۲
کوٹلہ	۲۰۲۷۶	۲۸۶۷۲	۳۵۹	۰	۰	۲۳	۹۸۰۲۱
جوالا مکھی	۶۳۵۹۸	۷۹۲۳۳	۱۹۶۰	۰	۰	۳۴	۱۳۸۷۳۹

آنریبل بخشي سوہن لال — " کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگي کہ آیا اون عرضداشتون سے جو مواضعات متعلقہ تھانہ گوہ دیوالہ کے باشندگان کي طرف سے موصول ہوئی ھین تھانہ کی علیحدگی سے لوگون کے اندر خطرہ کا احساس پایا جاتا تھا—اگر ایسا ھے تو کیا گورنمنٹ ان بیانات او ر لوگون کے احساسات کی نوعیت کو ملحوظ رکھکر او ر پنجاب مین ڈاکون کي روز افزون تعداد کو مد نظر رکھکر تھانہ مذکور کو جنگ کے اختتام تک مکرر قائم کرنیکي مناسبت پر غور فرمائیگي "۔

آنریبل مسٹر کریک —" جہان تک دریافت کیا گیا ھے—گوہ دیوالہ کے لوگون کي عرضداشت کے سوا ئے او ر کوئي عرضداشتین پیشتر موصول نہین ہوئین جہان تک مجھے علم ھے قصبہ گوہ دیوالہ کے سواء مواضعات متعلقہ تھانہ کي طرف سے کوئي عرضداشت موصول نہین ہوئي—اگر آنریبل ممبر چاھتے ھین تو مین تحقیقات کر سکتا ہو ن "۔

آنریبل بخشي سوہن لال—" بیشر آنر—مین تحقیقات کرانا چاھتا ہون کیونکہ جو اطلاع مجھے ملي ھے وہ یہہ ھے کہ قصبہ او ر قرب و جوار کے مواضعات کے لوگ تھانہ گوہ دیوالہ کي منسوخي کي وجہ سے بہت ڈرے ہوئے ھین "۔

آنریبل مسٹر کریک—" تحقیقات کي جائیگي "۔

آنريبل بخشی سوهن لال نے سوال کیا۔

۴۴۔" داخل باچهہ غیر مزروعه نہر کے قطعات اراضي مين ایستاده درختون کي ملکیت کےمتعلقه اون سوالات کے حواله سے جو مينے اجلاس هائے کونسل منعقده ۲۵ ستمبر سنه ۱۹۱۵ع و ۲۲۔اپریل سنه ۱۹۱۵ع اور ۱۹ ستمبر سنه ۱۹۱۴ع مين کئے تھے اور آنريبل مسٹر ڈائگ کے جوابات کے حواله سے کیا گورنمنٹ از راه عنایت کونسل هذا کي اطلاع کے لئے مندرجه ذیل مکتوبات کي اُردو کا پیان اور لغوي ترجمه میز پر رکھیئي۔

ضلع کانگڑه مين ملکيت درختان۔

(الف) سر جیمز لائل کے بندوبست سنه ۱۸۶۸ع کي واجب الارض منظور کرده گورنمنٹ کے فقرات ۴ و ۲۳ و ۳۳ اور ۳۴۔

(ب) روبکار از اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال مورخه ۱۳ ستمبر سنه ۱۸۹۱ع معه حکم مسٹر اي اوبرائن ڈپٹي کمشنر و مہتمم بندوبست مورخه ۲۳ ستمبر سنه ۱۸۹۱ع۔

(ج) بندوبست مسٹر اوبرائن سنه ۱۸۹۱ع کی واجب الارض کی شرائط دربارہ ملکیت درختان بر اراضي داخل باچهہ۔

(د) بندوبست مسٹر بارنس کي واجب الارض کي شرائط جو غیر سرکاري بنجر اراضیات کے درختان کي ملکیت کے متعلق هین "۔

آنريبل مسٹر ڈائگ نے جواب دیا۔

" مکتوبات (الف) و (ج) اور (د) میز پر رکھے جاتے هین مکتوبه* (ب) ڈپٹي کمشنر کو ابهی نهین ملا۔لیکن جسوقت ملیگا۔اوسکو بهي میز پر رکها جائیگا "۔

آنريبل بخشی سوهن لال نے سوال کیا۔

۴۵۔" کیا یهه امر واقعه هے که اوکاڑه ضلع منٹگمري مین ایک جدید قصبه کے لئے ایک خاص جگهه پسند کي گئي هے۔اور که اون لوگون کو جو قصبه مذکور کي موجوده جائے وقوع پر ۴۰ سال سے زیادہ عرصه سے آباد هین اور جنهون نے اس نو آبادي نهر کي ترقی مین بڑا حصه لیا هے۔حکم دیا گیا هے که موجوده دوکانات اور جائے رهائش کو چهوڑ کو نزدیک هی نئي جگهه مین آباد هوجائیں ؟ ۔

اوکاڑه مين جديد قصبه۔

" اگر ایسا هے تو (الف) کیا گورنمنٹ وه اسباب بیان فرمائیگي جنکے باعث حکام کو قصبه کي موجوده جائے وقوع کے مسترد کرنیکا خیال پیدا هوا هے ؟ ۔

" (ب) اس حکم کي وجه سے لوگون کو کسقدر نقصان برداشت کونا پڑیگا۔اور گورنمنٹ اوس نقصان کي کس طریق مین تلافي کریگي ؟ ۔

" کیا گورنمنٹ از راه عنایت بیان کریگي که آیا وه اس سوال پر مکرر غور کرنیکے لئے تیار هے "۔

آنريبل مسٹر فيگن نے جواب دیا۔

" اوکاڑه مین ایک جدید قصبه کے لئے ایک جائے وقوع پسند کي گئي هے۔موجوده قصبه مین مٹي اور کچي اینٹون کے بنے هوئے بهت سے مکانات هین جو ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک نشیب مین واقعه هین۔آبپاشي کے بڑهنے پر یه مقام مضر صحت هو جائیگا اور اگر مکانات کو وهین رهنے دیا گیا تو ان کي مضر صحت حالت سے جدید شهر کی صحت پر ضرر رسان اثر پڑنے کا احتمال هوگا چنانچه کرایه دارون کو نقل مکان کا حکم دے دیا گیا هے یهه عمارات وقتاً فوقتاً سرکاري زمین پر تعمیر کي گئي هین اور اوس پر لوگون کا قبضه اس صریح شرط پر هے که حکم ملنے پر کرایه دار اوسے خالي کردینگے "۔

* نوٹ۔دیکھو ضمیمه الف

" گورنمنٹ کے پاس اوس نقصان کا کوئي تخمینہ نہین ہے جو کرایہ دارون کو اپنے مکانات کا ملوہ لیجانے مین برداشت کرنا پڑیگا۔

" معاوضہ کے متعلق کسي قانوني دعوے کو تسلیم نہ کرتے ہوئے گورنمنٹ جدید قصبہ مین خرید کردہ سفید زمینون کي قیمت کے بارہ مین بطور مہرباني اصلي باشندگان کے ساتھہ رعایت کرنے کے سوال پر غور فرما رہي ہے "۔

آنریبل بخشي سوھن لال نے سوال کیا—

ضلع کانگڑہ مین بنجر زمین۔

۴۶—" کیا گورنمنٹ براہ نوازش کونسل ھذا کي اطلاع کے لئے ایک ایسا نقشہ میز پر رکھیگي جس سے ضلع کانگڑہ کے ہر ایک بندوبست کے موقع پر مندرجہ ذیل قسم کي اراضیات کا رقبہ ظاہر ہو:—

(الف) کل ضلع کانگڑہ کي " داخل باچھہ مقبوضہ " بنجر اراضیات۔

(ب) ضلع مذکور کي " خارج باچھہ غیر مقبوضہ " اراضیات شاملات۔

(ج) ضلع مذکور کي اراضیات مزارعہ ؟۔"

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا—

مطلوبہ اطلاع اوس بندوبست کے متعلق حاصل کیجا رہي ہے جو اب کانگڑہ مین جاري ہے۔لیکن یہ اوس وقت تک مکمل نہین ہوسکتي جب تک بندوبست مذکور کا کام کسیقدر اور نہ ہوچکے "۔

آنریبل بخشي سوھن لال نے سوال کیا—

شاملات غیر مقبوضہ خارج باچھہ کی تقسیم پر درختون کی قیمت کی وصولی۔

۴۷—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگي کہ آیا یہہ ٹھیک ہے یا نہین کہ " غیر مقبوضہ خارج باچھہ شاملات کي تقسیم کے وقت گورنمنٹ فریقین سے اون درختون کي قیمت وصول کرلیا کرتي تھي جو اون پر استادہ ہوتے تھے مگر اس کي بابت کاغذات بند وبست یا مال مین کوئي اندراج نہین کیا جاتا تھا اور سنہ ۱۹۱۴ع مین اون کاغذات کے اتفاقاً آگ سے تلف ہوجانیکے باعث اب دستیاب نہونیکي وجہ سے اراضیات خارج باچھہ کے درختون ۱۵ ملکیت سرکار لکھا جا رہا ہے ؟۔

آنریبل مسٹر ڈائک نے جواب دیا—

" یہہ ھمیشہ دستور رہا ہے کہ کلکٹر شاملات اراضیات بنجر کو مالکان کے زیر کاشت کرنے پر اون پر استادہ درختان کي قیمت گورنمنٹ کي طرف سے موصول کرلیا کرتا تھا ایسي کاشت کے لئے کلکٹر کي پیشگي منظوري حاصل کرني ضروري ہے۔اگر تقسیم کرنیکي اصل غرض زراعت ہو تو درختون کي قیمت اون حصہ داران سے موصول کي جاتي ہے جنھون نے اراضي تقسیم کي ہو گورنمنٹ یہہ باور کرنیکي کوئی وجہ نہین دیکھتي کہ کوئي درخت جنگي ایک دفعہ زیر قاعدہ ھذا قیمت وصول کي جاچکي ہے کاغذات کے آگ سے تلف ہو جانے یا کسي اور سبب سے اب دوبارہ ملکیت سرکار لکھے جارہے ھون عام طور پر اس قسم کے جملہ درخت فوراً کرالئے جاتے ھین کیونکہ مالکان کا ارادہ زمین پر کاشت کرنیکا ہوتا ہے تاہم صاحب کمشنر کي معرفت تحقیقات کرائي جائیگي کہ آیا اس مین کوئي صداقت ہے "۔

نوجوان اشخاص کو تمباکو کے ہر شکل مین پینے سے روکنے کے متعلق مسودہ

آنریبل سردار گجن سنگھ نے نوعمر اشخاص کو تمباکو کے ہر شکل مین پینے سے باز رکھنے کیلئے

ایک مسودہ قانون پیش کرنے کی اجازت کی تحریک کی اور مفصلہ ذیل تقریر کی :—

"یوئر آنر—یہہ واقعی بڑے افسوس کی بات ہے کہ تمباکو نوشی کے نقصانات عام اشخاص کو معلوم نہیں بالعموم لوگون کا خیال ہے کہ تمباکو نوشی ایک کم خرچ اور بے ضرر تفریح ہے اور اسلئے وہ اس قبیح عادت کے پنجہ مین بڑی آسانی سے پھنس جاتے ہین وہ دھوئین کی بہت سی مقدار بے احتیاطی سے جسم کے اندر کھینچتے رہتے ہین اور ان کو معلوم نہین کہ وہ ہر دم کے ساتھہ ایک نہایت خوفناک زہر اندر لیجاتے ہین جس کی مقدار خواہ کتنی کم کیون نہ ہو—کچھہ مدت کے بعد جسم پر مضر اثر ضرور کرتی ہے۔

"نکوٹین جو کہ ایک قسم کی الکولائیڈ ہوتی ہے—تمباکو مین بڑی مقدار مین موجود ہوتی ہے اور وہ سخت قسم کی زہریلی چیز ہے دیسی حقے مین تو یہہ زہر کسی حد تک پانی مین گھل جاتی ہے—لیکن اگر سگار اور سگریٹون کو لیا جائے تو کوئی ایسی چیز نہین جو زہر کو انسان کے جسم مین جانے سے روک سکے اور اون کے ذریعہ وہ اپنی طاقت مین کمی ہونے بغیر جسم مین داخل ہو جاتی ہے اور نازک اعضا پر اپنا مضر اثر کرتی ہے—چنانچہ ہزار ہا لوگ خود بخود بلکہ خوشی سے روز روشن مین اپنے جسم کے اندر ہر روز زہر داخل کرتے ہین۔

" اگر عمر رسیدہ اشخاص اس بد عادت کا شکار ہو جاتے ہین تو لڑکے اور بچے تو اور بھی ذوق و شوق سے اس عادت مین پھنس جاتے ہین اگر کسی اور وجہ سے نہین تو عجوبہ کے طور پر ہی تمباکو نوشی کی عادت ڈال لیتے ہین اور آہستہ آہستہ اس زہریلی شے کے استعمال کے عادی ہوجاتے ہین گھرون مین بچون کے لئے تمباکو نوشی کرنا اسلئے مشکل ہے کہ وہان ان کو تمباکو نوشی کرتے ہوئے دیکھکر سزا دیجاتی ہے—لیکن بازار مین وہ سیگرٹ بڑی آسانی سے اور بلا خوف خرید کر پی سکتے ہین کیونکہ اونہین یہہ خطرہ نہین ہوتا کہ ہمین کوئی دیکھہ لیگا—یہہ خطرناک دھوان ننھے ننھے اور نازک اعضا پر بہت برا اثر کرتا ہے اور کوئی تعجب نہین اگر اس سے ان مین سے بہتون کی صحت برباد کر دیتی ہے۔

"دنیا بھر کے نامی ڈاکٹرون نے تمباکو نوشی کو خواہ وہ کسی شکل مین ہو مضر بتایا ہے—ڈاکٹر مارشل ہال کے مفصلہ ذیل الفاظ سے تمباکو نوشی کے برے نتائج کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نہین رہتا—

"تمباکو نوش تمباکو کے زہر سے نہین بچ سکتا وہ اوس کے خون مین داخل ہو جاتا ہے اور تمام جسم مین پھر کر دل کے نظام اور خون کے دور مین حارج ہوتا ہے اور جسم کے ہر عضو اور اعصاب پر مضر اثر کرتا ہے"۔

اون بیشمار اطبا مین سے جنہون نے کہ تمباکو نوشی کی مخالفت کی ہے ڈاکٹر جیمز کوپلینڈ—ڈاکٹر حسک اور ڈاکٹر کونکیریسٹ کے نام بطور مشتے نمونہ از خروارے ہین—نو عمر اشخاص کے اندر تمباکو نوشی کی بری عادت کے پھیلنے کے باعث امرتسر کی ٹمپرنس سوسائیٹی کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور اس سوسائیٹی نے ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ع کو مفصلہ ذیل ریز ولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ سے بتاکید استدعا کی کہ نوجوانون کو اس روزافزون برائی سے بچانے کے لئے قانون کی ضرورت ہے :—

' کہ یہہ جلسہ اوس مضر اثر پر اظہار تاسف کرتا ہے جو سیگرٹ نوشی سے نوجوانون کی صحت پر پڑ رہا ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ ایک قانون پاس کر کے نو عمر اشخاص کے ہاتھہ سیگرٹ فروخت کرنے کی ممانعت کی جائے کیونکہ اسی قسم کے قانون سلطنت متحدہ—لنکا—دیسی ریاست ہائے پٹیالہ—فرید کوٹ—نابھہ—مالیر کوٹلہ—بڑودہ اور میسور مین پاس ہو چکے ہین '۔

" پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے آنریبل مسٹر ایچ—بی ڈالنڈن کی چٹھی مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۵ع مین جو جواب دیا گیا تھا وہ حسب ذیل ہے—

'اگرچہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو سوسائیٹی کے مدعا کے ساتھہ پوری ہمدردی ہے اور اگرچہ سلطنت متحدہ اور دیگر ممالک مین اس قسم کے قانون وضع کئے گئے ہین تاہم گورنمنٹ اس قسم کا قانون (جو ایک بڑی متجسس نوعیت کا ہوگا) پاس نہین کر سکتی تاوقتیکہ پبلک نہایت صریح طور پر یہہ ظاہر نہ کردے کہ اس قسم کے قانون کی ضرورت ہے جب اس قسم کے مطالبہ کا اظہار کیا جائیگا تو قانون وضع کرانیکا نہایت موزون طریق یہہ ہوگا کہ کوئی غیر سرکاری ممبر مقامی کونسل مین ایک مسودہ پیش کردے '۔

" اس برائي كي طرف گورنمنٹ كي توجه مين نے كونسل واضع آئين و قوانين مين ۱۳ مارچ سنه ۱۹۱۵ ء كو ايک سوال كے ذريعه پهر مبذول كرائي تهي اور ميرے سوال كا جواب جو گورنمنٹ نے ديا نهايت حوصله افزا تها اور وه حسب ذيل هے —

' گذشته دو سالون مين تين مختلف سوسائيٹيون نے نو جوانون مين سگرٹ نوشي كي عادت بڑهنے كے متعلق گورنمنٹ كے پاس عرضداشتين كي هين ان مين سے پهلي عرضداشت مين گورنمنٹ سے درخواست كيگئي تهي كه نو عمر اشخاص كے هاتهه سگرٹ فروخت كرنيكي قانوناً ممانعت كيجائے اور اوسكے جواب مين سولوايس ڈين نے يهه كها تها كه گورنمنٹ اس معامله مين اسوقت تک كار روائي نهين كرسكتي جب تک كه پبلک اپني طرف سے اس امر كا نهايت صريح طور پر اظهار نه كرے كه وه ايسے قانون كے وضع كئے جانے كے حق مين هے اور كه اس مضمون كے متعلق ايک غير سركاري ممبر نهايت موزون طور پر مسوده پيش كر سكتا هے '۔

" اس باره مين موجوده لفٹنٹ گورنر كے خيالات بهي قريباً وهي هين جو ان كے پيشرو لفٹنٹ گورنر كے تهے موجوده جناب ممدوح كو ان لوگون كے مدعا سے جنهون نے اس معاملے مين دلچسپي لي هے پوري همدردي هے ليكن اونكو اس برائي كي وسعت كا كوئي علم نهين اور نه اونهين سمجهدار والدين كے خيالات كي بابت كوئي واقفيت هے ۔

" ان حالات مين اونهين اس بات كا فيصله كرنے مين كسيقدر دقت معلوم هوتي هے كه آيا كسي قانون كي ضرورت هے اور اگر ضرورت هے تو كس قسم كا هونا چاهئے —

' اگر آنريبل ممبر ايک مسوده قانون پيش كرين تو أمور متعلقه كے متعلق واقفيت حاصل كرنے كے لئے گورنمنٹ هر طرح سے كوشش كريگي۔

' جب تک اس قسم كي واقفيت حاصل نه كر ليجائے گورنمنٹ كے لئے كسي قانون كے وضع كرنے كے عام سوال يا اوسكي نوعيت كے متعلق خاص تجاويز كي بابت كوئي وعده كرنا نا ممكن هے '۔

" اس مين كوئي شک نهين كه سگرٹ نوشي كي عادت لڑكون اور بچون مين ايک نهايت قابل اعتراض حد تک ترقي كر گئي هے يهه بات اوس جواب سے صريح طور پر ثابت هے جو سر هار كورٹ بٹلر صاحب نے آنريبل ملک عمر حيات خان كے ايک سوال كے متعلق ديا تها جو اونهون نے امپيريئل كونسل واضع آئين و قوانين مين ايسي موضوع كے باره مين كيا تها — جهان تک كه مين معلوم كر سكا هون پبلک پوري طرح اس مسوده كے حق مين هے۔

" لهذا يهه ضروري هے كه گورنمنٹ اون كي امداد كرے اور اس باره مين ايک قانون وضع كر دے۔

" يور آنر كے همدردانه طرز عمل پر بهروسه ركهكر مين نو عمر اشخاص كو هر قسم كي تمباكو نوشي كي ممانعت كرنے كے لئے ايک مسوده قانون پيش كرنيكي اجازت كيلئے تحريک كرتا هون "۔

آنريبل رائے بهادر رامسرن داس — " يور آنر — مجهے اوس بل كے اغراض سے جو كه ميرے دوست آنريبل سردار گجن سنگه نے تجويز كيا هے پوري همدردي هے وه برائي جسكا انسداد اس مسوده كا مدعا هے واقعي بهت بري هے اور اگر مناسب تدابير وقت پر عمل مين نه لائي گئين تو نو جوانون مين تمباكو نوشي بهت بڑه جائيگي مين نه دل سے مسوده كے اصول كي تائيد كرتا هون اور اسكے كونسل مين پيش كئے جانيكي تحريک كي بهي تائيد كرتا هون "۔

آنريبل خان بهادر خواجه يوسف شاه — " يور آنر — مجهے اس مسوده كي اصل غرض سے پوري همدردي هے ميرے خيال مين اس كا بڑا منشاء نو عمر اشخاص كو گليون اور بازارون مين سگرٹ نوشي سے روكنا هے اس مدعا كے ساتهه مجهے پوري همدردي هے اور ميرے خيال مين مسوده قانون كي دفعه ۴ اس غرض كي تكميل كے لئے نهايت موزون معلوم هوتي هے — ليكن — يور آنر اگر مسوده كي دفعه ۳ پر غور كيا جائے تو معامله بالكل

دکھائي دیتا ہے-اوسکي شرائط میرے خیال مین نہایت ھي سخت ھین اور ان سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا-جیسا کہ حضور والا اور آنریبل ممبران بخوبی دیکھہ سکتے ھین ان شرائط سے دیگر لوگون مین سے غریب ترین طبقہ کے لوگون کو بہت زیادہ تکالیف کا سامنا ہوگا-مثال کے طور پر ایک ایسا غریب خاندان لیجئے - جس مین صرف ۱۶ سال سے کم عمر کا ایک ھي لڑکا ھو جو اوسکي روزانہ ضروریات کي بہمرساني کر سکتا ھو ایسے خاندان پر دفعہ ۳ کا اثر غالباً یہہ ھوگا کہ اوس کے بڑي عمر کے آدمیون کو زیادہ اھم اور ضروري کار و بار سے دست بردار ھوکر مقابلتاً ایک معمولي کام کي طرف متوجہ ہونا پڑیگا-کیونکہ میرے خیال مین اوس خاندان کے والد کو مجبوراً جب کبھي اسے تمباکو کي ضرورت پیش آئیگي خود بازار مین جانا پڑیگا اور جب ہم یہہ دیکھتے ھین کہ حقہ کے ذریعہ تمباکو نوشي ھماري خوش قسمتي سے یا بد قسمتي سے اب ذریعہ عیش نہین رھي-بلکہ قریباً جزو زندگي بن گئي ہے-تو یہہ مشکل اور بھي زیادہ بڑہ جاتي ہے-کیونکہ ایک عادي حقہ نوش کو دیسی تمباکو پر بہر حال ۵ دو پیسے یومیہ سے زیادہ صرف نہین کرنا پڑتا جو تکلیف ایک غریب آدمی کو پیش ہے-وھي مقابلتاً امیر آدمی کی صورت مین بھي پیش آئیگي-عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ خاصے آسودہ حال خاندانون مین ۱۲ سال اور ۱۶ سال کے درمیان عمر کے بچے نوکر رکھے جاتے ھین-کیونکہ نو عمر لڑکے کم تنخواہ پر مل جاتے ھین اور وہ کام بھي چستي سے کرتے ھین-

" دفعہ ۴ کي شرائط سے نو عمر لڑکون کي آئندہ بہبودي پر اور ان کے نوکر رکھنے والون پر بھي مضر اثر پڑیگا-لہذا مین بڑي آساني سے یہہ ترمیم پیش کرسکتا تہا کہ مسودہ مین مندرجہ الفاظ " عام اس سے کہ وہ اونکے اپنے استعمال کیلئے ھو یا نہو " کي بجائے الفاظ " جو محض اوسکے اپنے استعمال کیلئے ھو " درج کئے جائین-لیکن یوئر آنر مجھے ایک اور عملي دقت نظر آتي ہے جو اس ترمیم کے منظور ھوجانے پر بھي موجود رھیگي-کیونکہ اگر آپ تمباکو فروشون کو یہہ ھدایت کرین کہ وہ اس امر کي تصدیق کرلیا کرین کہ تمباکو لڑکے کے استعمال کیلئے مطلوب نہین تو اسکے یہہ معني ھونگے کہ آپ دوکاندار کو یہہ موقع دے رہے ھین کہ وہ لڑکون کے پاس ھر صورت مین تمباکو فروخت کرنے سے باساني انکار کرسکے "-

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" آنریبل ممبر کا اس وقت مسودہ کے احکام پر بحث کرنا خلاف قاعدہ ہے اس وقت ھمارا تعلق صرف اوسکے پیش کئے جانے سے ہے "-

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—" مین مسودہ کے متعلق صرف اپني رائے کا اظہار کرنا چاھتا تہا-جہان تک اس مسودہ کا تعلق نو عمر اشخاص کو تمباکو نوشي سے باز رکھنے سے ہے-مین اوسکے حق مین ھون-لیکن اوسکے باقي حصص میرے خیال مین لوگون کیلئے نہایت تکلیف دہ ھونگے-

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" ان امور پر بعد مین غور کیجائیگي-میرے خیال مین آنریبل ممبر مسودہ کے پیش کئے جانیکي مخالفت نہین ھین "-

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—" نہین "-

آنریبل رائے بہادر هري چند - یوئر آنر مین بھي چند الفاظ کہنا چاھتاھون-سوال یہہ ہے کہ آیا مسودہ کي غرض صرف تمباکو وغیرہ کي فروخت اکو بند کرنا ہے-یا نہین-آنریبل محرک چاھتے ھین کہ نو عمر اشخاص کے ہاتھہ تمباکو کي فروخت بند کردي جائے-لیکن فرض کرو کہ نوعمر اشخاص دوسرے شخصون سے خرید کرلیتے ھین-مثلاً وہ اپنے کسي ۱۸ سالہ دوست یا بھائي کو بھیجکر اپنے لئے تمباکو منگوا سکتا ہے-اس قسم کي فروخت کس طرح سے رک سکتي ہے-"

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ—" مین ایک اعتراض کرنیکے لئے کہڑا ھوتا ھون-آنریبل ممبر مسودہ کے نفس مضمون پر بحث کر رہے ھین "-

آنریبل رائے بہادر هري چند—" مسودہ کي غرض تمباکو بند کرنا ہے اور اگر یہہ منشاء ہے کہ تمباکو نوشي بند کي جائے تو کونسل کے سامنے یہہ سوال پیش نہین کرنا چاھئے کہ تمباکو کي فروخت بند کیجائے-

ایک اور مسودہ پیش هونا چاهئے جس مین یهه ظاهر کیا گیا هو که هم نو عمر اشخاص کو تمباکو نوشي سے کسطرح روک سکتے هین-آیا هم اونهین گرفتار کیا کرین یا اون کے گهرون مین جاکر تلاشي لیا کرین-ایک اور سوال بهي هے که آج تک اس قسم کا مسودہ هندوستان مین کیون پیش نهین هوا-مین نهین خیال کرتا که گورنمنٹ کو یهه معلوم هے که آیا لوگ اس قانون کے حق مین هین یا برخلاف-جهان تک که آنریبل محرک کي تقریر سے پته لگ سکتا هے پته نهین معلوم هوتا که لوگ اس کے حق مین هین اسکي بابت یور آنر کو مسودہ کے پیش اور شایع هونے کے بعد معلوم هوگا-

آنریبل رائے بهادر بخشي سوهن لال--"یور آنر-چونکه تمباکو نوشي نو عمر اشخاص کیلئے سخت مضر هے-اسلئے مین آنریبل سردار بهادر گجن سنگه کي اس تحریک کي ته دل سے تائید کرتا هون که اونهین نو عمر اشخاص کو هر شکل مین تمباکو پینے سے ممانعت کرنیکے لئے ایک مسودہ قانون پیش کرنیکي اجازت دیجائے-

آنریبل مسٹر پارکر--" یور آنر-مین اس مسودہ کي اسکي موجودہ صورت مین هرطرح مخالفت کرتا هون لیکن اگر آنریبل محرک اغراض و وجوهات کے بیان مین سے طبي امور کو حذف کردین تو مجهے اونکي تجویز سے زیادہ همدردي هوگي کیونکه طبي امور کا اس شکل مین شائع کرنا بلکل غیر ضروري هے-میرے خیال مین اوسکو حذف کردینا چاهئے-ثانیاً مجهے اس مسودہ سے اوس صورت مین همدردي هوسکتی هے که وہ تجربه کے لئے مقصود هو اور اوسکو ابتداً صرف ایک یا دو بڑے بڑے قصبات مین یهه دیکهنے کیلئے رایج کرنا که وہ اوسکا کیا اثر هوتا هے-مین اوسکے کل ملک پر اطلاق کا مخالف هون اور میرا خیال هے که اس سے بُرے نتائج ظهور پذیر هونگے-

آنریبل لاله کاشي رام - " یور آنر-مین اس بل کے کونسل مین پیش کئے جانے کي تحریک کي مخالفت کرتاهون اس وجه سے نهین که مین ملک کے بچون کے اندر تمباکو نوشي کي عادت بڑهانا چاهتا هون بلکه اسلئے که میرے خیال مین اس قسم کي سوشل برائیون کا تعزیري قوانین کے ذریعه علاج نهین هونا چاهئے اس قانون کي ضرورت کے متعلق همارے پاس کوئي شهادت نهین بلکه گورنمنٹ نے بهي اس قسم کي کوئي واقفیت بهم نهین پهونچائي که آیا اوسکي رپورٹون سے یهه ظاهر هوتا هے که یهه برائي اسقدر بڑہ رهي هے که اوسکے انسداد کے لئے کونسل کو قانون وضع کرنے کي ضرورت هے مین مختلف جماعتون کي اس مسودہ کے متعلق رائے دریافت کرنیکي کوشش کرتا رها هون اور جهان تک که اخبارات مین ان جماعتون کا اظهار کیا جاتا هے مجهے صرف آبزرور نامي ایک هي اخبار مین (جو هندوستان مین اهل اسلام کا خاص اخبار هے) اوسکے متعلق ایک مضمون ملا هے اور یهه اخبار اس مسودہ کا اسقدر مخالف هے که مین ان وجوهات مین سے بعض کو یهان بیان کرنا چاهتا هون جو اخبار مذکور اوسکے برخلاف پیش کرتا هے کیونکه اون سے وہ خیالات بهت حد تک ظاهر هوتے هین جو مین اس برائي کے پهلاؤ کے متعلق رکهتا هون اخبار مذکور حسب ذیل رقمطراز هے—

" اول تو تمباکو نوشي کي عادت نوعمر اشخاص مین عام طور پر نهین پائي جاتي صرف زیادہ عمر کے اشخاص یعنے ۱۶ سے زیادہ عمر کے لوگون کي نسبت هي یهه کها جاسکتا هے که اون مین تمباکو نوشي وسیع پیمانه مین جاري هے اور اس بارے مین نه هی آنریبل ممبر نے کچهه کها اور نه هي وہ کچهه کهه سکتے هین-تمباکو نوشي کي عادت نو عمر اشخاص مین عملي طور پر بهت هی کم پائي جاتي هے اور اس لئے اس بارے مین هم کسي نئے قانون بنانے کي ضرورت محسوس نهین کرتے-اس خرابي کو جو نهایت هی محدود هے منور پبلک کي رائے کي طاقت سے روکنا چاهئے-یهه خیال محض احمقانه هے که قانون ان تمام عیوب کا جو انساني جسم کو لاحق هوسکتے هین یقیني اور موثر علاج هے زیادہ سے زیادہ قانون بمنزله ایک ایسے کمزور هتهیار کے هے جسکے ذریعه سے اون برائیون یا خطرات کا بهي بخوبي مقابله نهین کیا جاسکتا جو سوسائٹي کے لئے نهایت خطرناک هون موجودہ صورت مین جس برائي کي شکایت کیجاتي هے وہ نهایت هی معمولی قسم کي هے اور اسکا وجود اسقدر کم هے که اوسکے لئے کسي قانون بنانیکي ضرورت محسوس نهین هوتي فيالحقیقت آبادي کا ایک جزو یعنے وہ جزو جس سے آنریبل ممبر کا تعلق هے اسکے نزدیک نهین آتا-دوسرے جزو یعنے اهل هنود و مسلمان تمباکو نوشي کرتے تو هین لیکن صرف زیادہ عمر والے اور بوڑهے اشخاص هي پیتے هین-اگر نوجوان اشخاص تمباکو استعمال کرتے بهي هین تو پوشیدہ کیونکه ایک نوجوان لڑکے کا اپنے بزرگون کي موجودگي مین تمباکو نوشي کرنا بالعموم ایک گستاخانه فعل خیال کیا جاتا هے-اسلئے هماري سمجهه مین

۳۶۱ پي جي سي-

نهین آتا که وه کونسی خرابی هے جسکی انسداد کے آنریبل ممبر خواهشمند هین علاوه ازین اونکی تجویز کا اثر صرف اهل هنود یا اهل اسلام پر هوگا اور بهر حال جهانتک هماري قوم کا تعلق هے همین یهه کهنے مین تامل نهین هے که اس تجویز نے لوگون کو ڈرا دیا هے اور یهه تجویز سخت ناپسندیدگي کی نظرون سے دیکهی جاتی هے تمباکو نوشی شاید کالجون کے طالبعلمون مین اور نیز اون لوگون مین جو اپنا مطالعه ختم کرکے دنیا مین داخل هوئے هین بڑهتی جاتی هے لیکن بل هذا اون پر عاید نهین هوتا کیونکه مذکوره بالا اشخاص کی عمر بالعموم ۱۶ سال سے زیاده هوتی هے-هم پهر کهه سکتے هین که اس مسوده کی نسبت همارا سب سے بڑا اعتراض یهه هے که تمباکو نوشی کی عادت نو عمر اشخاص مین اس قدر کم هے که اوسکی طرف توجه کی ضرورت نهین-علاوه ازین یهه برائی شراب نوشی کی برائی (جسکا آنریبل ممبر نے چند ایسی ذهني وجوهات کی بنا پر ذکر تک نهین کیا) کی نسبت بهت کم هے اور اس برائی کی انسداد کے لئے وضع قانون کی مشین کو حرکت مین لانا ایک ایسا فعل هے جس پر ناواقف اشخاص تمسخر اڑائینگے "-

" میري ذاتي رائے یهه هے که مین اون الفاظ مین سے چند کو جو هندو قوم کے نو عمر اشخاص کے درمیان اس عیب کي موجودگي کے بارے مین کهے گئے هین-تسلیم کرنے کو تیار هون-ممکن هے که بعض طالبعلمون کو تمباکو نوشی کي عادت هو-لیکن همین مسوده کے دائره اثر کا بهي خیال رکهنا صرف طلبا اور طلبا کي حیثیت کے دیگر اشخاص پر عائد نهین هوتا-بلکه تمام ملک پر اور پنجاب کي آبادي کے بهت سے اشخاص پر بهی عائد هونا هے جن مین وه لوگ بهي شامل هین جو دریاؤن کے کنارون پر آباد هین-یعني مین مسلمان اقوام-ڈوگر اور دیگر اقوام کا ذکر کر رها هون جن کے پاس درحقیقت یهي ایک عیش کا سامان موجود هے-اور یهي ایک محرک شے هے-جسکی غالباً اونکو مشقت وغیره کي تشویشون سے نجات حاصل کرنے کے لئے ضرورت بهی هوتي هوگی-پس مین کهنا چاهتا هون که اس قانون کي ضرورت عیان نهین اور جبتک گورنمنٹ کونسل هذا کے رو برو کوئي شهادت یهه ثابت کرنے کے لئے نه پیش کرے که یهه خرابي اس حد تک بڑهتی جاتي هے که اوس کے انسداد کے لئے اس قسم کے قانون کي ضرورت هے-تو مین کهونگا که یهه مسوده پیش نهین هونا چاهئے-اخبار آبزرور کے مضمون کا بهت سا حصه پڑهکر مین کونسل کا وقت نهین لینا چاهتا جو کچهه مین بتلانا چاهتا هون وه یهه هے که اس مسوده سے غلط فهمیون کے پیدا هونے کا احتمال هے مین یهه تسلیم کرتا هون که یهه مسوده نهایت نیک نیتی اور بهترین مقاصد کو مد نظر رکهکر پیش کیا گیا هے-تاهم اگر آنریبل ممبران مضمون مذکوره کو پڑهینگے تو اونهین معلوم هو جاویگا که اس مسوده اور آنریبل ممبر کے متعلق غلط فهمی پیدا هونے کا خطره نظر آتا هے-یهه ایک ایسا قانون هے که اگر وه گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا جاتا تو اسکا فیصله غالباً اس کی روئداد پر کیا جاتا-لیکن چونکه یهه ایک خاص مذهبی فرقه کے ممبر کی جانب سے اور خاصکر سکهه مذهب کے ممبر کی جانب سے جس کے مذهبی اصول کے بموجب تمباکو نوشی ممنوع هے اس لئے پیش کیا گیا هے-احتمال هے که دیگر مذاهب کے لوگ بدله لینے کی غرض سے دیگر امور کے متعلق قوانین پیش کرینگے یهه الفاظ اخبار مین درج هین مین انکو اپنی رائے کے طور پر پیش نهین کرتا-لیکن مین صرف کونسل کو مطلع کرتا هون که اس سے مختلف قسم کی تکالیف کے پیدا هونیکا احتمال هے-

" ان الفاظ کے ساتهه مین فیصله کو آنریبل ممبران پر چهوڑتا هون "-

آنریبل سر پي-سي چیٹرجي نے کها-

" یوئر آنر-میرے خیال مین یهه مسوده مفید هے اور اس سے نو عمر اشخاص کے اندر تمباکو نوشی کا کسیقدر انسداد هو جائیگا-اور اس بناء پر اس کے کونسل مین پیش کرنے کی اجازت دي جاني چاهئے-گورنمنٹ کو اس کے اصول کو تسلیم کرنے کي ضرورت نهین-اس کے متعلق تحقیقات کئے جانیکا حکم جاري کر دینا چاهئے اور مختلف افسرون کی رائین اس امر کے ثابت کرنے کے لئے نهایت بیش قیمت ثابت هونگی که آیا لوگ اسکو پسند کرتے هین یا نهین میرا ذاتي تجربه هے که تمباکو نوشی کا عیب نو عمر اشخاص مین غالباً بڑه رها هے-پنجاب کے بعض حصون مین مینے ۴ اور ۵ سال کي عمر کے بچون کو تمباکو نوشی کرتے دیکها هے-یهه دیکهکر میري خواهش هوا کرتي تهي که مین اون کے هاتهه مین سے حقه وغیره جو کچهه وه پي رهے هین زبردستی چهین لون-لیکن مین یهه کارروائي کرنے سے بدین خیال باز رهتا رها هون مبادا اس سے نا پسندیده نتائج پیدا هو جائین-لیکن میرے خیال مین اس معامله پر گورنمنٹ سے پوري توجه هونی چاهئے-اس بنا پر هم درخواست کرتے هین که مسوده کے پیش کرنیکی اجازت

دي جاوے اور گورنمنٹ اس معاملہ پر اپنے افسروں کي مدد سے غور کرے اور اس کے متعلق تحقیقات کرے اور پبلک کو مسودہ پر نکتہ چیني کرنیکا موقع دے اور اس ذریعہ سے عوام کي رائے بخوبي معلوم ہو سکیگي-میں مسودہ کی تفصیلات کا ذکر نہیں کرنا چاہتا-کیونکہ ایسا کرنا قابل اعتراض ہے-موجودہ حالت میں اس سوال پر بحث کرنا قبل از وقت ہے اور اگر یہہ فیصلہ ہوچکا ہے کہ مسودہ کا مدعا ایک حقیقي برائي کا انسداد ہے-تو کونسل میں اسکے پیش کرنے کي اجازت نہ دینے کے لئے یہہ کوئي وجہ نہیں ہے کہ اس کے انشاء میں بعض ایسے نقائص ہیں-کیونکہ مزید غور پر یہہ نقائص رفع ہوسکتے ہیں-بدیں وجہ میں ایک طویل تقریر کرکے کونسل کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس موقع پر مسودہ کے حسن و قبح پر تقریر کرنا قبل از وقت ہے-میں اس تحریک کي کہ آنریبل ممبر کو بل کے کونسل میں پیش کرنیکي اجازت دي جاوے تائید کرتا ہوں"-

آنریبل مسٹر کریک---

" یوئر آنر--- یہہ مناسب ہوگا کہ میں اس موقع پر اس مسودہ کے متعلق گورنمنٹ کے خیال کا چند الفاظ میں ذکر کردوں-میرے خیال میں یہہ مسودہ اس قسم کا پہلا ہي مسودہ ہے-جو غیر سرکاري ممبر کي طرف سے اس کونسل کے روبرو پیش کیا گیا ہے-گورنمنٹ کا خیال اب بہی وہي ہے جسکا اظہار اس نے اپني سنہ ۱۹۱۲ع کي چٹھي (جس میں سے آنریبل ممبر نے اقتباسات پڑھے ہیں) میں اور گذشتہ سال آنریبل ممبر کے سوال کے جواب میں اظہار کیا تہا-اور وہ " فیاضانہ غیر جانب داري " کے مختصر نام سے ظاہر کیا جا سکتا ہے-جسکا حال میں ہم ایک اور سلسلہ میں استعمال کرتے رہے ہیں-گورنمنٹ کو آنریبل ممبر کے مدعا سے پوري ہمدردي ہے اور وہ خیال کرتي ہے کہ ان کے اس بیان میں کہ تمباکو نوشي کي عادت کم عمر اطفال میں زیادہ ہو رہي ہے سچائي موجود ہے-لیکن جیسا کہ آنریبل سر پي-سي چیٹرجي نے بیان فرمایا ہے گورنمنٹ کو اس معاملہ کے نسبت ٹہیک واقفیت نہیں ہے اور اسے ابہی یقین نہیں ہوا کہ عام رائے اس مسودہ کي قسم کے کسي قانون کو پسند کریگي یا نہیں--جنانچہ گورنمنٹ اس کے کونسل میں پیش کرنے کي اجازت کی تحریک کی مخالفت نہیں کریگي اور اسکا خیال ہے کہ اس تحریک کا فیصلہ غیر سرکاري ممبران کو خود کرنا چاہئے-سرکاري ممبران اس تحریک کے متعلق رائے دینے سے باز رہینگے-اگر مسودہ کے پیش کرنے کی اجازت مل گئي تو گورنمنٹ ایک تحریک بدیں مضمون منظور کریگی کہ مسودہ کو بغرض اظہار رائے متداول کیا جائے تا کہ یہہ معلوم ہوسکے کہ پبلک اوس قسم کے قانون کي ضرورت محسوس کرتي ہے یا نہیں"-

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئي-

آنریبل سردار گجن سنگہ---

" یوئر آنر---میں اب بل کو پیش کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ بل ہذا کو عوام کي رائے دریافت کرنیکے لئے متداول کیا جاوے"-

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی-

هز ایکسیلینسي لارڈ ہارڈنگ کے عہد حکومت کے متعلق ریزولیوشن

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس---

" یوئر آنر---اس ریزولیوشن کي تجویز سے بہت کم اشخاص کو انکار ہوگا-لارڈ ہارڈنگ ہندوستان کے ان چند وائسرائوں میں سے ہیں جو نازک موقعوں پر ادائیگي فرض کے لئے طلب کئے گئے اور جنہوں نے امتحان میں پورے اُتر کر عالمگیر تحسین و آفرین حاصل کي ہے-لارڈ ہارڈنگ نے اپنے عہد حکومت میں مستقل مزاجي اور ایثار نفسي کي نادر مثال قائم کي ہے-جس کے باعث نہ صرف ان کے ہم وطنوں کو ہي جو سلطنت کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں ان سے انس اور پیار ہوگیا ہے-بلکہ اس ملک کے لکہوکہا باشندوں کو بہي ان سے محبت ہو گئي ہے-

" هز ایکسیلنسي لارڈ ہارڈنگ ایک اولوالعزم اور دور اندیش حاکم ثابت ہوئے ہیں-اونہوں نے اپنے عہد

حکومت کے آغاز هي مین اهل هندوستان کي اچے باد شاہ سلامت کو بچشم خود دیکھنے کي عرصه دراز کي خواهش کو پورا کر دیا-بهت سے موائد جو حضور ملک معظم قیصر هند بالقابہ کي مبارک آمد سے هوئے هین-عرصه دراز تک یاد رهینگے-لارڈ هارڈنگ نے نهایت دور اندیشي سے کام لیکر اس مبارک موقع پر سلطنت هند کے دار الخلافہ کے لئے ایک وسطي مقام منتخب فرمایا-دهلي کو هندوستان کي دار السلطنت کا فخر ملنے سے پنجاب کے باشندون کو از حد فائدہ هوا هے-اس سے پیشتر پنجاب کسي مپرسي کي حالت مین تها-هم اُمید کرتے هین که گورنمنٹ عالیه کے وسطي دار القیام کا پنجاب سے قریب هونا اس صوبه کے باشندون کے لئے لازوال فائدہ کا موجب هوگا-مین اس بات کو چهپانا نهین چاهتا که حضور لارڈ هارڈنگ بالقابہ کي پنجاب پر سب سے بڑي عنایت یهه هے که اونهون نے سر مائیکل اوڈوائر بهادر کو اس صوبه کا لفٹنٹ گورنر مقرر فرمایا هے اور یهی بات مین نے اوس وقت ظاهر کي تهي-جب که گذشته سال مجهے اوس عظیم الشان جلسه کا صدر بنایا گیا تها جو دهلي مین اس عرض سے منعقد هوا تها که جناب وزیر هند سے استدعا کي جائے که لارڈ هارڈنگ کے عهد حکومت کو بڑهایا جائے-واقعات سے یهه امر پوري طرح پائه ثبوت کو پهنچ گیا هے-اگر یهه صوبه جو جنگ کے آغاز مین ابتري کے خاص مرکزون مین سے ایک تها-سر مائیکل اوڈوائر کے هاتهون کي نسبت کم قابل هاتهون مین هوتا تو خدا جانے اسکا کیا حال هوتا-اس سے دوم درجه پر حضور ممدوح کا وہ فاضلانه فیصله هے-جو اونهون نے لفٹنٹ گورنر کي تحریک پر اس صوبه کی کونسل کے ممبران کي تعداد کو بر وئے قانون مقررہ حد تک بڑها دینے کے متعلق کیا-حلقه هائے انتخاب کی گروہ بندي مین مین خواہ کچهه نقائص هین (جنکی نسبت مین کسی دوسرے موقعه پر ذکر کرونگا) اس بات سے انکار نهین هوسکتا که ممبرون کي تعداد کي ایزادي عین مناسب کار روائي هے-هز ایکسیلنسي نے اپني آخیري تقریر مین جو اونهون نے امپریئل کونسل مین کي اعلان فرمایا که عنقریب پنجاب مین هائي کوٹ قایم کیا جاویگا-اس کارروائي سے اوس بیقاعدگي کا انسداد هوجائیگا جس کے پنجاب کے انگریز اور هندوستاني باشندگان عرصه دراز سے شاکي هین-یور آنر مین نے اون براہ راست فواید مین سے چند ایک کا ذکر کیا هے جو اس صوبه کو لارڈ هارڈنگ کے عهد حکومت مین حاصل هوئے هین-مین اس موقع پر حضور ممدوح کے عهد حکومت کے تمام دیگر ایسے مفید کامون کا ذکر نهین کرنا چاهتا جنکا تعلق کل هندوستان سے هے-بلکه مین صرف ایک هي بات کا ذکرونگا جسکے ساتهه پنجابیون کا هندوستان کے دیگر باشندون سے زیادہ تعلق هے-یعنے لارڈ هارڈنگ کا یورپین جنگ مین هندوستاني افواج کے بهیجنے کا فاضلانه منصوبه جناب ممدوح کے اس منصوبه مین بهت سي ایسي باتین مضمر هین جو سرسري نظر سے دکهائي نهین دیسکتین اور یهه بات فخر اور مبارکبادي کا موجب هے که هماري افواج نے اچے آپ کو اس اعتبار کے جو اونپر کیا گیا اهل ثابت کیا اور مجهے اُمید هے وہ همیشه ایسا کرینگے-لارڈ هارڈنگ نهایت راسخ العزم اور دور اندیش مدبر هین-جنمین مشکل سوالات کے حل کرنیکي لاثاني قابلیت هے-اور جنمین ضرر رسیدہ دلون پر تسکین بخش مرهم لگانے کي بے نظیر طاقت هے-

" خدا کرے هز ایکسیلنسي عرصه دراز تک زندہ رهین اور اس ملک سے ایک ایک صیغه مین تعلق رکهکر دنیا پر ثابت کودین که وہ (جیسا میرا ذاتي یقین هے) دنیا کے سب سے بڑے اور نهایت هي مهربان حاکمون مین سے ایک هین "-

" ان الفاظ کے ساتهه مین درخواست کرتا هون که مجهے ایک ریزولیوشن بدین مضمون پیش کرنے کي اجازت دي جاوے که یهه کونسل هز آنر لفٹنٹ گورنر بهادر سے سفارش کرتي هے که وہ حضور لارڈ هارڈنگ بهادر باتفاهم کي خدمت مین اوس دلي پسندیدگي کا اظهار کرین جو باشندگان پنجاب کو جناب ممدوح کي اون بے نظیر خدمات سے هے جو اونهون نے هندوستان اور سلطنت برطانیه کے لئے دنیا کي تواریخ کے ایک نهایت هي نازک وقت مین انجام دي هین اور بالخصوص ان خدمات کے لئے جو جناب ممدوح نے پنجاب کیلئے اس صوبه مین قائمي هائي کورٹ کے متعلق سفارش کرنیکے دانشمندانه ارادہ سے اور کونسل واضع آئین و قوانین کي توسیع کے متعلق انجام دي هین "-

آنریبل رائے بهادر هري چند-" مین اس ریزولیوشن کي تائید کے لئے کهڑا هوتا هون جو میرے دوست آنریبل رائے بهادر رام سرنداس نے پیش کیا هے-مجهے هز ایکسیلنسي لارڈ هارڈنگ سے پرائیویٹ طور پر ملاقات کرنیکا اعزاز حاصل هوا هے اور مین که سکتا هون که وہ ایسے همدرد گورنر هین که مینے اونکا ثاني پهلے کبهي نهین دیکها-انکا مدعا همیشه یهه رها هے که اهل هند اور اهل یورپ کے مابین دوستانه تعلقات پیدا

کئے جائین- اونہون نے فرمایا که مین اپنے یورپین افسران کو همیشه یهه نصیحت کرتا رها هون که هندوستانیون اور یورپین لوگون کے مابین کبھی کوئي تنازعه نهین هونا چاهئے-یور آنر-هز ایکسیلنسی نے گورنرون اور لفٹنٹ گورنرون اور سیکریٹریون کا انتخاب کرنیمین همیشه دانائي کا اظهار کیا هے اور جهانتک همین علم هے- حضور ممدوح نے کبھي کوئي غلطي یا ایسا کام نهین کیا جو ملک کے حق مین مضر هو ان الفاظ کے ساتهه مین تحریک کننده اپنے آنریبل دوست کے ریزولیوشن کي تائید کرتا هون "-

آنریبل خواجه یوسف شاه-" مین اس ریزولیوشن کي دل سے تائید کرنیکے لئے کهڑا هوتا هون- اوس قابل تذکره تحسین و تعریف کے خراج کے بعد جو حضور ممدوح کي ذات برکات اور اونکي خدمات کي بابت باشندگان ملک هند نے گذشته چند آیام مین حضور ممدوح کو ادا کیا هے میرے لئے یهه چندان ضروری نهین معلوم هوتا که مین اس تقریباً عالمگیر احساس کا مختلف الفاظ مین دوباره ذکر کرون-

" یور آنر- لارڈ هارڈنگ نے جو کام هندوستان مین انجام دئے هین وه ناپائدار نهین هین وه موجوده نسل کے صفحه هستي سے معدوم هوجانیکے بعد بهی پشتها پشت تک قائم رهینگے-اغراض کی مطابقت اور محبت کا جو رشته صاحب موصوف نے هندوستان اور انگلستان کے درمیان رب العالمین کي مدد سے قایم کردیا هے وه همیشه قایم رهیگا اور باراور هوگا جس سے اوس عظیم الشان سلطنت کو جسکے ساتهه همین تعلق رکهنے کا فخر حاصل هے- فائده پهنچیگا-

" جهانتک پنجاب کا تعلق هے درحقیقت حضور ممدوح کا یهه ایک نهایت التفاتانه فعل هے که اونهون نے پنجاب مین هائي کورٹ قایم کرنے کي تجویز اور مقامي کونسل کے ممبران کي تعداد بڑهانیکي تجاویز کی بزور تائید کی-لیکن مجهے انصافاً کهنا پڑتا هے که پنجاب کي پبلک یور آنر کی بهي کچهه کم مشکور نهین هے- کیونکه یور آنر نے بهی ان تجاویز کی تکمیل مین حصه لیا هے اور اس طرح لوگون کے ایک جائز مطالبه کے پورا کرنے مین امداد فرمائی هے-یور آنر-ان الفاظ کے ساتهه مین اس ریزولیوشن کي ته دل سے تائید کرتا هون "-

آنریبل سردار بهادر سردار گجن سنگه-" یور آنر-مین صدق دل سے اس ریزولیوشن کی تائید کرتا هو جو آنریبل رائے بهادر رام سرن داس نے نهایت قابلیت کے ساتهه پیش کیا هے-لارڈ هارڈنگ نے هندوستانیون کے دلون مین اسقدر گهر کر لیا هے که در حقیقت انگریزی مین ان خیالات کے اظهار کے لئے الفاظ نهین ملتے- هر خیال کے هندوستاني لارڈ هارڈنگ کي تعریف مین متفق الزبان هین-خواه هم حضور ممدوح کے تقسیم بنگال کي تنسیخ کے حکم کو دیکهین یا قصبه کانپور کے احکام کو یا اون احکام کو جو اونهون نے مقدمه اجودهیا مین جاري فرمائے یا هم انکے اوس مدبرانه حکم کو لین جو اونهون نے ترک الوطني کے معامله مین نافذ فرمایا-هم حضور ممدوح کے کامون کي تعریف کئے بغیر نهین ره سکتے-جناب ممدوح اون وائیسران مین سے ایک هین جو اهل هندوستان اور اهل انگلستان کے باهمی تعلقات کو مستحکم کرتے هین اور ان کے مابین محبت بڑهاتے هین-یهه انهین کي ذات با برکات کي بدولت تها که جنگ کا آغاز هوتے هی اون کے ایک هي پیغام بنام گورنمنٹ انگلستان سے که کل هندوستان انگلستان کي امداد پر اماده هے-ملک مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک وفاداري کي لهر پهر گئي-لارڈ هارڈنگ درحقیقت ایک نهایت اعلے درجه کے مدبر هین اور جو خیالات هم اونکي نسبت رکهتے هین اونکے اظهار کے لئے کوئي کلمه هائے تحسین کافی نهین هوسکتے-بدین وجه مین موجوده ریزولیوشن کی ته دل سے تائید کرتا هون "-

آنریبل لاله کاشی رام-" یور آنر-مین اپنے لئے باعث عزت سمجهتا هون که مین بهی ان تمام تقریر کنندون کا همزبان هون جنهون نے لارڈ هارڈنگ کي حکومت کي تعریف کی هے اور اون عمده کارروائیون کو پسندیده نگاهون سے دیکها هے جو صاحب موصوف اپنے عهد حکومت مین ملک کي بهتري کے لئے عمل مین لائے-مین خیال کرتا که هزایکسیلنسي کي گورنمنٹ کے مختلف کامون کا ذکر کرکے اونکي تعریف مین کوئي اضافه نهین کرسکتا اور اگر مین ان تمام باتون کو دهراؤن جنکا ذکر مجهسے پهلے تقریر کنندون نے کیا هے تو مین کونسل کا وقت ضایع کرونگا-مین صرف اسقدر هي کهنا چاهتا هون که لارڈ هارڈنگ کا نام پشتها پشت تک هندوستان مین بطور

ایک ایسے وائسرائے کے یاد رهیگا که جسکے عهد حکومت مین اول دفعه ایسی کار روائي عمل مین
جس نے مشرق کو مغرب سے ملادیا او ر ایسے موثر طریق پر ملا دیا که اون سے پہلے کوئي ایسا کام نه کرسکے
میرا اشاره اوس موقع کی طرف هے جو اونهون نے هز مجسٹي کي هندوستاني رعایا کو انگریزی رعایا
پهلو به پهلو لڑنیکا دیا گیا هے-(نعره هائے تحسین) اس ایک فعل سے هز ایکسیلنسی نے مشرق او ر مغرب کو
معنون مین ملا دیا هے او ر اس کار روائي نے بہت حد تک انگریزون او ر هندوستانیون کو ایک دوسرے کے نز
کردیا هے او ر درحقیقت اس کار روائی نے مغائرت کي خلیج کو جهانتک هوسکتا تها تنگ کردیا
میرا خیال هے که اس مضمون کا ایک ریزولیوشن کونسل واضع آئین و قوانین برهما مین جو انتهائي مشرق
واقعه هے پیش هوکر پاس هوچکا هے او ر اب هم پنجاب مین بهي جو انتهائي مغرب مین هے-اسي قسم کي کار
کر رهے هین او ر اس لحاظ سے بهي جهانتک اس وسیع سلطنت کا تعلق هے مشرق او ر مغرب ایک دوسر
ملا دئے گئے هین ان الفاظ کے ساتهه مین بخوشي موجوده ریزولیوشن کي تائید کرنے مین شریک هوتا هون "۔

آنریبل سر پي۔سي چٹر جي نے کہا۔" میرے لئے چندان ضروري معلوم نهین هو
ان تقریرون کے بعد مین بهي کچهه کهون-مین نهایت خوشي سے اس ریزولیوشن کي تائید کرتا هون او ر کہتا
که مجهے افسوس هے که هم یهه پیغام لارڈ هارڈنگ کو اوس موقع پر جب وه یهان موجود تهے نه پهنچ
لیکن چونکه اوس موقع پر کونسل کا اجلاس نهین هوا-اس لئے یهه تجویز اوس وقت پیش نه هو
لارڈ هارڈنگ کي حکومت کی بڑي خصوصیت یهه تهي که اونهون نے همارے اندر یهه احساس پیدا کردیا که
گورنمنٹ پر ایک قسم کا قبضه هے-یعنے لوگ یهه خیال کرتے تهے که یهه گورنمنٹ اون کي اپنی هے او
اس کے پاس جاکر اپنی هر ایک ضرورت کا مطالبه کر سکتے هین-زمانه قدیم سے هندوستانیون مین یهه خیال چلا
که بادشاه ملک کے لئے بمنزله باپ کے هوتا هے او ر رعایا بمنزله اس کے بچون کے جو اس کے پاس جا کر هر ایک
طلب کر سکتي هے-یهه ممکن هے که بعض حالتون مین یهه مطالبات ناواجب هوتے هین-لیکن تاهم اس قسم
حوصله افزائی ملک کي عمده حکمراني کے لئے اشد ضروري هے اس کي اوس صورت مین او ر بهی
ضرورت هے جبکه ایک غیر قوم مثل انگریزون کے حکومت کر رهي هے اگر اس قسم کا احساس پیدا کیا جاوے ا
جڑ پکڑ جاوے تو میرے خیال مین اس سے سلطنت مستحکم هوتي هے او ر لارڈ هارڈنگ هندوستانیون مین اس
احساس پیدا کرنے مین کامیاب هوئے هین-یهه ممکن هے که انکی حکومت کی کار روائیون کي نسبت رائون مین ا
هو او ر اونپر نکته چینی کي جاوے تاهم بحیثیت مجموعي یهي اونکي پالیسی کا سنگ بنیاد تها-اس بنا پر
ممدوح هماري جانب سے اعلے ترین تعریف او ر انتها درجه کي شکر گذاري کے مستحق هین-اسلئے مین ریز
زیر بحث کی بخوشی تائید کرتا هون "۔

آنریبل رائے زاده بهگت رام۔" یوئر آنر-لارڈ هارڈنگ کے دل او ر دماغ کی خوبیان
حد تک عیان هین که همین انکے بیان کرنے کی چندان ضرورت محسوس نهین هوتی مین آنریبل سر پرتول
چیٹرجي او ر آنریبل لاله کاشی رام کے هر ایک لفظ کی تائید کرتا هون که سب سے بڑا ورثه جو لارڈ هارڈنگ
هندوستان مین چهوڑا هے وه یهه هے که انهون نے حاکم-او ر محکوم کو اس حد تک ملا دیا هے که اوس حد
وه پہلے کبهی نهین ملے تهے - بدین وجه مین ریز ولیشن کي ته دل سے تائید کرتا هون "۔

آنریبل رائے بهادر بخشي سوهن لال نے کہا۔" یوئر آنر-وه ریز ولیوشن جو
تحریک آنریبل رائے بهادر رام شرن داس نے کي هے اور جس کی تائید اس کونسل کے دیگر ممبران کی طرف سے
هے-پنجاب او ر سلطنت هندوستان کے دیگر حصون کی جنهین دیسي ریاستین بهي شامل هین آبادی کے جمله
او ر جماعتون کی خواهش کے عین مطابق هے-اس ملک کے باشندے لارڈ هارڈنگ کی قابلیت او ر اونکی
حکومت کا صدق دل سے اعتراف کرنے مین متفق هین او ر اون لازوال فوائد کو جو لارڈ هارڈنگ بهادر سے اس
کو پهنچے هین شمار کرنا میری طاقت گویائی سے باهر هے او ر انکی یاد لوگون کے دلون مین همیشه تازه
ان چند الفاظ کے ساتهه مین موجوده ریز و لیوشن کی تائید کرتا هون "۔

آنریبل خان ذوالفقار علي خان—" یوئر آنر—میں اپنے آپ کو تعریف کے اوس خراج میں شامل کرنا چاھتا ھوں جو آنریبل ممبران نے هز اکسیلنسی جناب لارڈ هارڈنگ بہادر کو اون کے اوس کام کے عوض ادا کیا ھے جو اونہوں نے هندوستان میں انجام دیا ھے-هندوستان اور نیز انگلستان ھر دو کی خوش قسمتی سے هندوستان میں ایک بڑے نازک موقع پر جبکہ مختلف قسم کے سوالات لوگوں کے دلوں میں اضطراب پیدا کر رھے ھیں-لارڈ ھارڈنگ بہادر جیسا پولیٹیکل معاملات میں کمال مہارت رکھنے والا اور قابلیت والا شخص بحیثیت وائسرا موجود تھا-اس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ جو غیر معمولی قسم کی ھر دلعزیزي انہیں لوگوں میں حاصل تھی وہ بالکل لاثانی ھے اور جیسا اونہوں نے خود فرمایا-یہہ ھر دلعزیزي اونہیں ایک ایسے ڈپلومیٹ کی حیثیت سے حاصل نہیں ھوئی جو اپنے خیالات کو پوشیدہ رکھتا ھے-بلکہ ایک ایسے ڈپلومیٹ کی حیثیت سے حاصل ھوئی تھی جو کشادہ دلی اور ایمانداري سے اپنے ھر ایک خیال کا اظہار کر دیتا ھے اور یہي وجہ تھی کہ جو بات جناب ممدوح فرماتے تھے وہ قائل کرنے والی اور وزن دار ھوتی تھي-ھر ایک شخص سے جو انہیں ملتا نہایت خلق اور ھمدردي کے ساتھہ پیش آنے کے علاوہ جناب ممدوح نے انگریز پبلک اصحاب اور هندوستان میں موجودہ مدبرین کي انصاف اور مہذب حکمراني کي اور دیگر ھمچو قسم کی اعلے روایتوں کو قائم رکھا ھے—یوئر آنر میرے خیال میں هندوستان اور نیز انگلستان اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ھیں کہ لارڈ ھارڈنگ جیسا اعلے صفات کا مدبر هندوستان میں ایسے وقت میں آیا جبکہ یہہ ملک نہایت ھي نازک زمانہ میں سے گذر رھا تھا-ایک عطیہ جس کے لئے ھم پنجابیوں کو بالخصوص ناز ھے اور جس کي وجہ سے اس صوبہ کو ھمیشہ روز افزوں فائدہ پہونچتا رھیگا اس صوبہ میں یوئر آنر کي تقرري ھے-هز ایکسیلنسي سے مجھے کئي دفعہ بات چیت کرنے کا موقع ملا ھے اور میں کہہ سکتا ھوں کہ جناب ممدوح کو اپنے انتخاب پر اتنا ھی ناز تھا جتنا کہ ھمیں-اور ھمیں تجربہ سے معلوم ھو گیا ھے کہ یوئر آنر کا ایک نہایت ھي نازک وقت میں حالات پر کامل طور سے حاوي ھوجانا پبلک کے لئے نہایت مفید ثابت ھوا ھے "-

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" اس بات کي پوري اُمید تھی کہ آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کا پیش کردہ ریزولیوشن کامل اتفاق بلکہ گرمجوشی سے قبول کیا جائیگا جیسا کہ آنریبل سر پی-سی چیٹرجی نے کہا ھے یہہ بات قدرے قابل افسوس ھے کہ ھم اس قسم کا ریز ولیوشن کونسل میں پیش کرکے هز ایکسیلنسی سابق وایسرائے هند کی خدمت میں انکے هندوستان سے روانہ ھونے سے پہلے نہیں پہنچا سکے لیکن میں کونسل کو مطلع کرنا چاھتا ھوں کہ هز ایکسیلنسی کی روانگی کے وقت میں نے صوبہ کے نمائندہ کی حیثیت سے مفصلہ ذیل پیغام بذریعہ تار انکی خدمت میں روانہ کر دیا تھا :—

" صوبہ پنجاب کی طرف سے میں یوئر ایکسلینسي کے ملک هندوستان سے روانگي کے وقت جناب والا کا اوس گہري توجہ کے لئے جو جناب اس صوبہ کي بہتري کی طرف فرماتے رھے ھیں اور اون کارروائیوں کیلئے جو جناب والا اس صوبہ کے امن خوشحالی اور ترقی میں اضافہ کرنیکے لئے عمل میں لاتے رھے ھیں شکریہ ادا کرنیکی اجازت چاھتا ھوں "-

اس کے جواب میں لارڈ ھارڈنگ کی جانب سے دوسرے دن بمبئی سے مفصل ذیل پیغام موصول ھوا :—

" میں آپکا آپکے مشفقانہ تار کے لئے شکریہ ادا کرتا ھوں میں پنجاب کی ترقی کا ھمیشہ بنظر اشتیاق خیال رکھا کرونگا-

" مجھے یقین ھے کہ هز ایکسلینسی اس ریز ولیوشن کو جو آج ھم نے بالاتفاق پاس کیا ھے موصول کر کے بہت خوش ھونگے جو اس امر کی تشفی کن شہادت ھے کہ اونکے کام کی جو انہوں نے هندوستان اور بالخصوص پنجاب میں انجام دیا ھے بنظر استحسان دیکھا جاتا ھے (نعرہ تحسین) "-

[باقي مضمون آئندہ]

۳۶۱ - ایس — ۲۱۰ — ۱۹-۵-۱۹۱۶ — ایس ۲ . پی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۰] لاہور — ۱۹ مئی ([illegible] ۲۶ مئی) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۲۲

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب- منعقدہ بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کی غرض سے ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کی شرائط کے بموجب منعقد ہوئی-

بقیہ مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بتاریخ ۱۹- اپریل سنہ ۱۹۱۶ع منعقد ہوا-

بہ تسلسل مضمون مشتہرہ گزٹ ہفتہ گذشتہ

پنجاب کی مونسپل کمیٹیوں کے متعلق ریزولیوشن

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس — " پیشتر اسکے کہ میں اوس ریزولیوشن کے مضمون پر جو میرے نام درج ہے بحث کروں اور کونسل کے سامنے اون وجوہات کو بیان کروں جنکی بنا پر اون جملہ قصبوں میں

۳۰۱ پی- بی- ۲۳م

میونسپل کمیٹیاں قائم هونی چاهئیں جنکی آبادی پانچهزار یا پانچهزار سے زیادہ هو اور جنمیں وهاں کے لوگوں کے اندر میونسپل انتظام کی خواهش موجود هو میں یورآنر کی اجازت سے پنجاب میں قصبوں کی تواریخ کی نسبت چند الفاظ کهنا چاهتا هوں هر شخص جو سلطنت هند کے دیگر صوبجات کی طرز زندگی کے حالات سے کچھ واقفیت رکھتا هے۔پنجاب میں دیگر صوبوں کی نسبت قصبه جات کی کم تعداد دیکهکر حیران هوتا هوگا۔مجبور تو اسکی وجه عیاں هے قصبات سال ها سال بلکه بعض صورتوں میں صدیوں کی پر امن حکومت سے پیدا هوا کرتے هیں پنجاب کے برٹش گورنمنٹ کے سایه عاطفت میں آنے سے پہلے همیں اسقدر خوش نصیبی بهی حاصل نه تهی که هم کبهی چند سال لگاتار با امن زندگی بسر کر سکیں۔هزار سے زیادہ سالوں تک پنجاب سرحد پار کے فاتحوں کا تخته مشق بنا رها جو هر چند سالوں کے بعد پنجاب پر حمله کر دیتے تهے پنجاب میں برطانوی حکومت کے آغاز کے وقت سے هی چند بڑے قصبه جات وجود میں آئے هیں اور عملی طور پر هماری تمدنی زندگی کا آغاز گذشته صدی کے قریباً ساٹهویں سال سے هوا هے۔لیکن اس امر سے یهه نتیجه نه اخذ کرنا چاهئے که اس سے پہلے لوگوں میں تمدنی خیال موجود هی نه تها میرا هرگز یهه مطلب نهیں۔بلکه زمانه قدیم سے قصبه جات تو بجائے خود۔هندوستان کا هر گاؤں زندگی اور چستی چالاکی کے لحاظ سے اپنی ضروریات خود پورا کرنیکے کے قابل هوتا تها۔امپیریئل گزیٹیر اوف انڈیا مطبوعه منجانب سرکار میں هندوستان کے قصبوں اور دیهات کے انتظام کا مندرجه ذیل بیان جو لارڈ مٹکاف نے سنه ۱۸۳۰ع میں قلمبند کیا تها درج کیا گیا هے۔" جهاں اور کوئی چیز قائم نهیں رهی وهاں یهه بدستور قائم هیں خاندان کے بعد خاندان تباہ هو چکا هے انقلاب پر انقلاب برپا هو چکا هے هندو۔پٹهان۔مغل۔مرهٹے۔سکھ اور انگریز اپنی اپنی باری تمام حکمران هو گئے هیں۔لیکن دیهاتی نظام ویسا کا ویسا قائم هے۔تکلیف کے وقت دیهات کے لوگ مسلح هو جاتے هیں اور قلعه بندی کر لیتے هیں جب ایک مخالف فوج ملک میں سے گذرتی هے تو دیهاتی قومیں اپنے مویشی اپنی چار دیواری کے اندر جمع کر لیتی هیں اور دشمن کو اشتعال دئے بغیر گذر جانے دیتے هیں۔اگر انکے برخلاف لوٹ مار کا حکم دیدیا جائے اور اس کام پر متعینه فوج کا مقابله نه هو سکے تو وہ اپنے دوست دیهات میں جو کسیقدر فاصله پر هوتے هیں چلے جاتے هیں۔لیکن جب طوفان گذر جاتا هے وہ واپس آجاتے هیں اور اپنے کار و بار میں لگ جاتے هیں۔اگر ملک کئی سالوں تک برابر لوٹ اور تباهی کا نشانه بنا رهے اور دیهات میں آباد نه رها جا سکتا هو تو بهی جب کبهی با امن قبضه کی طاقت دوبارہ زندہ هو جاتی هے تو منتشر شدہ لوگ اپنے دیهات کو واپس چلے آتے هیں اسطرح ایک پشت بهی گذ ز جاتی هے۔لیکن دوسری پشت واپس آ جاتی هے۔بیٹے اپنے باپ کی جگهیں لے لیتے هیں کسی گاؤں کے غیر آباد کئے جانے کے وقت جن لوگوں کو وهاں سے نکالا جاتا هے اونکی اولاد واپس آکر اوسی جگهه پر گاؤں آباد کرلیتی هے اپنهیں موقعوں پر اپنے گهر تعمیر کر لیتی اور اونهیں اراضیات پر قبضه کر لیتی هیں اونکو وهاں سے نکالنا کوئی معمولی بات نهیں هے۔کیونکه وہ جنگ و جدل اور انقلابات کے وقتوں میں بهی اکثر اپنی جگهه کو نهیں چهوڑتے اور لوٹ اور ظلم کا کامیابی کے ساتهه مقابله کرنے کے لئے کافی طاقت حاصل کر لیتے هیں ان دیهاتی جماعتوں (جن میں سے هر ایک بجائے خود ایک خود مختار حکومت هوتی هے) کا یهه اتفاق میرے خیال میں هندوستان کے لوگوں کو اسقدر انقلابوں اور تبدیلیوں کے دوران میں محفوظ رکهنے کا سب سے بڑا ذریعه هے اور یهی اونکی خوشی کا سب سے بڑا موجب هے اور اسی کی بدولت وہ کافی آزادی اور خود مختاری سے فائدہ اٹها رهے هیں"۔

" یهه امر که هندو قصبوں کا انتظام کسطرح کیا کرتے تهے مندرجه ذیل بیان مندرجه امپیریئل گزٹیئر سے ظاهر هے :— " جن اشخاص کی تحویل میں شهر هوتا هے اونکی چهه جماعتیں هوتی هیں اور هر ایک جماعت میں پانچ پانچ ممبر هوتے هیں۔پہلی جماعت کے ممبر هر ایک صنعت و حرفت کے متعلق بات کا خیال رکهتے هیں۔دوسری جماعت کے ممبر اجنبیوں کی مهمان نوازی کا فرض ادا کرتے هیں۔تیسری جماعت میں ایسے ممبر شامل هوتے هیں جو یهه تحقیقات کرتے هیں که کب اور کسطرح پیدائش اور اموات واقع هوتی هے ایسا نه صرف محصول عائد کرنے کے خیال سے کیا جاتا تها۔بلکه اس خیال سے بهی که هر امیر و غریب کی پیدائش اور موت گورنمنٹ سے مخفی نه رهے۔چوتهی جماعت بیوپار اور تجارت کی نگهبانی کرتی هے۔اس کے ممبران کے هاتهه میں وزنوں اور پیمانوں کا اهتمام هے اور وہ یهه بهی دیکهتی هے که اچهے اچهے موسم پر اشیاء اشتهار کے ذریعه فروخت کی جائیں۔کسی کو بهی ایک قسم کی شے سے زیادہ اشیا کی تجارت کرنے کی اجازت نهیں دی جاتی۔جب تک که وہ دگنا محصول ادا نه کرے۔پانچویں جماعت ساخته اشیا کی نگهبانی کرتی هے جو اشتهار کے ذریعه فروخت

كي جاتي هين-چهٹی- اور آخري جماعت مين ايسے ممبر شامل هوتے هين جو فروخت شده اشياء كی قيمتون كا دسونده (دسوان حصه) جمع كرتے هين-

" مغلون كے وقت مين قصبات كی حالت مندرجه ذيل عبارت سے ظاهر هے جو ابوالفضل كے آئين اكبری سے لي گئي هے اور امپيريل گزٹيئر مين بتفصيل درج هے—اس عهدهٔ كوتوال كے لئے موزون شخص وه هے جو توانا و تجربه كار و چست و سمجهدار برد بار و حليم تيز فهم هو-اسكي جو كسي اور رات كي گشت نے شهری لوگ محفوظ هو كر آرام كر سكين اور بدي كي طرف مائل نه رهين-اوسے چاهئے كه مكانون اور زيادة آمد و رفت والي سڑكون كا رجسٹر ركهے اور شهريون سے ايک دوسرے كا هاتهه بٹانے كا عهد و پيمان كرائے اور ايک دوسرے كی خوشي اور رنج مين شريک هونے پر كار بند كرے-اوسے چاهئے كه ايک عليحده سرائے قائم كرے اور نا واقف مهمانون كو وهان ٹهرائے اور مختلف قسم كے سراغ رسانون كي امداد سے اونكا حال معلوم كرے-اوسے لازم هے كه وه باريک بيني سے ابادی كي مختلف جماعتون كي آمدني و خرچ كا مشاهده كرے اور مهذب گفتگو سے اپني نگهباني كو اچهے انتظام كے اعزاز كا موجب بنائے-اوسے چاهيے كه وه گليون كے كهلے راستون كا خيال ركهے اور اون مين داخل هونے كے مقامات پر پهاٹک لگوائے اور اسطرح نا پاكيزگي سے بريت حاصل كرے-تهوڑي رات گذرنے پر اوسے چاهئے كه لوگون كو شهر مين داخل هونے يا شهر سے باهر جانے كي ممانعت كر دے-اوسے چاهيئے كه بے كار آدميون كو كسی دستكاري كے كام مين لگائے اوسے لازم هے كه وه سابقه شكايات كو دور كرے اور هر كسي كو منع كرے كه وه دوسرے كے مكان مين زبردستي داخل نه هو اوسے چورون كا اور مال مسروقه كا پته لگانا هوگا يا خود نقصان كا ذمه وار بننا هوگا "-

" غدر كے فرو هو جانے كے تهوڑا عرصه بعد پنجاب كے مهتمم مدبرون نے اولاً زياده وسيع ميونسپل تجاويز كي ضرورت محسوس كي تهي-سر رابرٹ منٹگمري نے اپنے سنه ۱۸۶۲ع كے مشهور ريزوليوشن مين اضلاع كے صدر مقامات كے نزديک كے قصبات مين ميونسپلٹيان قائم كرنے كي هدايت كي تهي-سنه ۱۸۶۷ مين ايک قانون پاس هوا اور بهت سي ميونسپلٹيان صوبه بهر مين قائم كر دي گئين سنه ۱۸۷۳ع مين ايک ترميم شده اور ايزاد شده ايكٹ پاس هوا اور اسي سال ۱۲۱ ميونسپلٹيان قصبات مين قائم كی گئين جن مين وه قصبات شامل نهين تهے جو اس علاقه مين تهے جو اوس وقت ايک نئے صوبه مين جسكو صوبه شمال مغربي سرحد كهتے هين شامل كي جا چكي هين اور هم ديكهتے هين كه صرف ملک كے اوس حصه مين جو اوسوقت همارے صوبه مين شامل هے ميونسپلٹيون كي تعداد سال ۱۸۷۷-۷۸ع مين ۱۸۱ اور سال ۸۶-۱۸۸۵ع مين ۱۸۸ تک پهنچ گئی تهي-ميونسپلٹيون كی تعداد سنه ۱۸۹۱ع تک بڑهتی گئی جبكه وه پنجاب ميونسپل ايكٹ جو چار سال هوئے كه منسوخ كيا گيا هے پاس هو اور ايک نئي انسٹيٹيوشن جسكو كميٹي رقبه مشتهره كهتے هين وجود مين لائي گئی-اوس وقت سے ميونسپل كميٹيون كی تعداد كم هوتی گئي هے اور كميٹي هائے رقبه مشتهره كي تعداد مين متواتر ترقيؔ هوتي گئی هے اگر زمانه حال كی ميونسپلٹيون كي تعداد مين كميٹي هائے رقبه مشتهره كی تعداد جمع كی جائے تو كل تعداد ۱۹۳ هوتی هے حالانكه سنه ۱۸۸۶ع كے بعد جب كه ميونسپلٹيون كی تعداد ۱۸۸ تهی كئي نئے قصبے وجود مين آ گئے هين خاصكر صوبه كے نهري نو آباديون مين-اس سے آنريبل ممبر صاحبان كو ضرور معلوم هو جائيگا كه هم كسقدر سست رفتار سے ترقي كر رهے هين-يهه كوئي شكايت كي وجه نه هوتي اگر بهت سی ايسي جگهين نه هوتين جهان كميٹي هائے رقبه مشتهره كی بجائے ميونسپلٹيان هوني چاهين-انتظام ميونسپل پنجاب كی رپورٹ بابت سال سنه ۱۵-۱۹۱۴ع پر نظر ڈالنے سے معلوم هوگا كه پنجاب مين ۱۶ كميٹي هائے رقبه مشتهره ايسي هين جنمين سے مين هر ايک كی سالانه آمدنی ۵۰۰۰ روپيه سے زياده هے-مزيد بران انمين سے بعض كی آمدنی ۱۵۰۰۰ روپيه سے بهي زيادة هے اور ميري تجويز يهه هے كه اون قسمتون كے كمشنر صاحبان كو جهان يهه كميٹيان واقع هين كها جائے كه وه دريافت كرين كه آيا ان قصبات كے لوگونكا خيال وهان ميونسپلٹيان قائم كرنے كے حق مين هے يا نهين-يور آونر مين يهه خيال كرتا هون كه بهت سے آنريبل ممبر صاحبان ميرے ساتهه اس بات مين متفق هونگے كه يهه دور انديشي سے بعيد هے كه چهوٹي چهوٹي نامزد كرده كميٹيون كو بغير انتخاب شده ممبران كے اسقدر بڑي رقوم كا انتظام كرنے كي اجازت دی جائے-مين مانتا هون كه نامزده شده ممبران اچها اور نماياں كام كرتے هين ليكن درحقيقت بهتر هوگا كه انتخاب شده ممبران انكے ساتهه شريک كئے جائين اور ايسی تمام كميٹيون كو ميونسپلٹيون كے رتبه تک بڑها ديا جائے ايسے رقبه جات مشتهره جسكي آمدني ۵۰۰۰ روپيه سے كم هو بدستور قائم رهنے ديا جائے جب تک كه وه اپني آمدنی كو نه بڑهالين اور اچهے زير اهتمام رقبه جات

کي اصلاح نه کر لین نه دین-شاید یهه اعتراض کیا جائیگا که کمیٹي ھائے رقبه مشتهره کے سادہ اور سستے طریقوں کی بجائے میونسپل انتظام کی قیمتي کل کا استعمال کرنا نضول هوگا-مین خیال کرتا هون که یهه ایک غلط خیال هے-یهه ضروري نهین میونسپل انتظام پر خرچ زیادہ هي هو اور اگر اسپر کمیٹی رقبه مشتهره کي نسبت کچهه زیادہ خرچ بهي هو تو بهی لوگ اس زیادتی کی پروا نهین کرینگے لیکن جس بات کي لوگ زیادہ پروا کرتے هیں وہ یهه هے که سرکاري ملازم جو اپنے عهدہ کے زیادہ اهم اور ضروري فرائض کے بوجهه سے دبے هوئے هوتے هیں اپنے زیر اهتمام کمیٹی ھائے رقبه مشتهره کے کامون مین اتنی توجه نهین دے سکتے جتني که وہ ممبران دینگے جو محصول ادا کرنے والون کے درمیان سے منتخب کئے جائینگے-علاوہ ازین یهه ایک ضروري امر هے که کمیٹي ھائے رقبه مشتهره مین انکے انضباط کي نوعیت کي وجه سے لوگون کے کافی نمائندے کام نهین کر سکتے-انکے ممبران کي تعداد بهت کم هوتی هے-جو ممبران بار بار اپنے آپکو نامزد کرانے کا انتظام کر لیتے هیں وہ زیادہ تر ایک خاص خصلت اور لیاقت کے لوگ هوتے هیں-اسیطرح نئے آدمیوں اور فراخ دل اشخاص کو ان معاملات مین حصه لینے کا موقع نهین ملتا-اور میرے خیال مین یهه هي وجه هے جسکے باعث کمیٹی ھائے رقبه مشتهره کا کام میونسپلٹیون کے کام کے مقابله مین جو مسلمه طور پر بهت سے مفید کام سر انجام دیتی هین نسبتاً کم حیثیت کا هوتا هے-

" اب مین اپنے ریزو لیوشن کے دوسرے حصه کے بارہ مین کچهه عرض کرونگا-رپورٹ مردم شماری پنجاب بابت سال ۱۹۱۱ ع کے بموجب پنجاب مین ۱۶ قصبات ایسے هین جنکی آبادي ۵۰۰۰ سے زیادہ هے اور جنمین میونسپل کمیٹیان نهین هین-مین بتاکید عرض کرتا هوں که قسمتوں کے صاحبان کمشنر کو هدایت کی جائے که وہ دریافت کرین که آیا اون قصبات مین لوگونکے خیالات میونسپل انتظام کے حق مین هین یا نهین ممکن هے که ان مین سے بعض قصبات ذمه واری اور خرچ کو منظور کرنے کے قابل نه هون اون کا معامله دگرگون هے لیکن مین یهه عرض کرنے کی دلیری کرتا هون که میري اس تجویز کے منظور کر لینے سے کوئي هرج نهین هوگا اگر اس کي بدولت قصبات متذکرہ بالا مین میونسپلٹیان قائم هو گئین تو یهه تبدیلی تمام متعلقه اشخاص کے لئے نهایت مفید ثابت هو گی اس بارہ مین مین پنجاب گورنمنٹ کے ریزو لیوشن مورخه ۷ ستمبر سنه ۱۸۸۲ ع کے مادرجه ذیل الفاظ کا ذکر کرنا مناسب سمجهتا هون ' گورنمنٹ کے تمام محکمون کے افسران کام کي زیادتي کي شکایت کرتے هین اور اس کا صحیح علاج یهه هے که لوگون کے اندر اپنی مدد آپ کرنے کا مادہ پیدا کیا جائے یا بڑهایا جائے ' (مین پهر اوسي ریزو لیوشن سے یهه عبارت پڑهتا هون که ' میونسپلٹیون کے قائم هو جانے سے گورنمنٹ خفیف معاملات مین دست اندازي اور بعض چهوٹے چهوٹے غیرمقبول عام کام کرنے کي بد نامی سے بچ جائیگي اور حاکم محکوم کے مابین مخالفت کا احساس دور هو جائیگا اور گورنمنٹ کے اصل مقاصد کي بهتر واقفیت پیدا هو سکیگي-ٹیکس مقبول عام هوسکینگے اور دیسي شرفا کے لئے اگر عالیشان نهین تو مفید کام مهیا هو جائیگا-یورآنر بعض لوگ شائد یهه کهینگے که ۵۰۰۰ کی آبادي میونسپلٹي بنانے کے لئے بهت تهوڑي هے اس کے جواب مین مین یهه کهونگا که پنجاب مین ۳۰ قصبات ایسے موجود هین جن کي آبادي ۵۰۰۰ سے کم هے لیکن وہ اس وقت بهي میونسپلٹیان رکهتے هیں، یهه میونسپلٹیان کامیاب ثابت هوئي هین اور یهه آئندہ بننے والي میونسپلٹیون کے لئے مثال کا کام دینگي تاریخي شهادت سے جو مین نے شروع مین پیش کي هے سب صاحبان کو یهه ضرور معلوم هو گیا هوگا که مین کسی نئي بات کے تجربه کے لئے عرض نهین کر رها بلکه یهه ایک ایسا کام هے جس کي ازمائش هو چکي هے اور وہ کامیاب ثابت هوا هے کیونکه بقول سرڈونلڈ میکلوڈ جو کسی وقت اس صوبه کے لفٹنٹ گورنر تهے ' دیسیون کي طبیعت میونسپل نظام کے لئے خاص طور پر موزون هے اور جیساکه گورنمنٹ عالیه نے صحیح طور پر فرمایا هے میونسپلٹیان هندوستان کے باشندون کیلئے ایسي هي موزون هین جیسي که انگلستان کے باشندون کے لئے - یهه میونسپل نظام اب بهي هر ایک تجارت مین موجود هے اور هماري حکمراني سے پہلے هر ایک گاون مین موجود تها ' آخیر مین مین مضمون زیر بحث سے تعلق رکهنے والي ایک اور بات بهي کهنا چاهتا هون-یعني یهه که پنجاب کي میونسپلٹیون مین منتخب شدہ عنصر هندوستان کے تمام صوبجات سے کم ترین هے اس عنصر کو بهي بڑهایا جائے کیونکه پنجاب گورنمنٹ کے ریزولیوشن مجریه سنه ۱۸۸۲ ع کے الفاظ کے بموجب ان کا یهه خاصه هے اور یهه لوگ خواہ وہ هندو هون یا سکهه یا

مسلمان سب کے سب اپنے مذهبي اور سوشل معاملات کے متعلق انتخاب سے ایک یا دوسري شکل مین واقف هین "۔

ان الفاظ کے ساتهه مین یهه رزولیوشن پیش کرتا هون که کونسل هذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر سے سفارش کرتي هے که صوبه پنجاب مین میونسپلٹیان زیاده وسیع طور پر قائم کي جائین اور اس بارہ مین مقامي حکام کو هدائت کي جائے که وه اون تمام رقبه جات مشتهره کي نسبت جن کي آمدني ٥٠٠٠ روپیه هو یا ٥٠٠٠ روپیه سے زیاده هو اور تمام ایسے قصبات کي نسبت جنکي آبادي ٥٠٠٠ سے زیاده هے رپورٹ کرین که آیا وهان کے لوگون کے اندر میونسپلٹي قائم کرنے کے حق مین کوئي احساس موجود هے اور که مقامی حکام کي رپورٹین آئنده گورنمنٹ رپورٹ بابت میونسپلٹي هائے مین درج کي جائے اور یهه که جب مقامي حکام رپورٹ کرین که کسي مقام کے لوگونکا خیال میونسپلٹي قائم کرنے کے حق مین هے تو وهان میونسپلٹی قائم کر دي جائے۔

[باقي مضمون آئنده]

۴۰۹ سی ایس — ۲۱۰ — ۱۹-۵-۱۹۱۶ — ۳۰ سی پی پی لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۴

Dieu et mon droit

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۱] لاهور—۲۶ مئي (مجریه ۲ جون) سنه ۱۹۱۶ع—یوم جمعه [جلد ۴۴

پانچوان حصه

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب-منعقده بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع کي هوائط کے بموجب منعقد هوئي-

بقیه مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مین بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپهر بتاریخ ۱۹-اپریل سنه ۱۹۱۶ع منعقد هوا-

بہ تسلسل مضمون مشتهره گزٹ هفته گذشته

آنریبل خان بهادر خواجه یوسف شاه نے کها:—"یوئر آنر—میری خواهش تهی که مین اپنے آنریبل دوست کے رزولیوشن کی تائید کرون لیکن انتظام میونسپلٹیون کي رپورٹ اور یوئر آنر کي رائے

۴۵۴ بی-پ ۴م.

پڑھنے کے بعد مجھے دیانتداري اور کشاده دلي سے کہنا پڑتا ھے که مین اونکے کام کے بارہ مین بڑی ادنی رائے رکھتا ھون-یوئر آنر کي اجازت سے مین اپنے آنریبل دوست کو بتلانا چاھتا ھون که ان میونسپلٹیون مین سے جو که پیشتر سے موجود تھین تین کو محض اسلئے رقبه مشتہره بنایا گیا ھے که اون مین سے ایک کے ممبرون مین سخت دھڑا بندي اور فرقه بندي تھي اور دوسري صورت مین اسلئے که میونسپلٹي اون انسٹیٹیوشنون کو جو که عموماً میونسپلٹیون کے اهتمام مین ھوا کرتي ھین قائم نه رکھه سکتي تھي-یوئر آنر ھمین دیانتداري سے اور کھام کھلا تسلیم کرنا چاھئے که پنجاب کے بعض حصون مین شہري اخلاق کا بہت ھي ادنے احساس پایا جاتا ھے اور یہه ھي وجه ھے که میونسپل کامون مین بہت کم ترقي ھو رھي ھے-تا وقتیکه ھم اپني اصلاح نه کر لین ھم لوگونکو میونسپلٹیان قائم کرنے کے واسطے نہین کہه سکتے کیونکه جہان کہین میونسپلٹي ھے خاصکر چھوٹے میونسپل قصبات مین ھم ممبرون کے درمیان تنازعات اور اختلافات پاتے ھین اور خاص طور پر اون مقامات مین جہان که گورنمنٹ سے یہه مطالبه کیا جاتا ھے که چھوٹي میونسپلٹیون مین غیر سرکاري چیرمین ھونے چاھین-یوئر آنر کي اجازت سے مین رپورٹ پر تحریر کرده آرائے مین سے چند الفاظ پڑھ کر سناتا ھون "ھم ضلع رھتک کے ایک چھوٹے سے قصبه مین کمیٹي مین سے سرکاري عنصر کے نکال دینے پر پریزیڈنٹ کي تعیناتي کے بارہ مین دو ممبرون نے ایک فرضي رزولیوشن کارروائي میونسپلٹي مین درج کر دیا جسکا نتیجه یہه ھوا که ان دو ممبرون کو علیحده کرنا پڑا اور تحصیلدار کو پھر پریزیڈنٹ بنانا پڑا-مزید برآن یوئر آنر ھمین یہه بھي دیکھنا ھے که اگر لوگون کے دلون مین میونسپلٹیون کے حاصل کرنے کے واسطے جائز خواھش ھو تو وه یقیناً مقامي افسرون کے پاس جائینگے اور جب مقامي افسران مناسب خیال کرینگے وه یقیناً گورنمنٹ کے پاس سفارشین کرینگے-میري عاجز رائے مین مقامي افسران بعض جگہون کو میونسپلٹي کے لائق خیال نہین کرتے اور یہي سبب ھے که وه ان جگہون مین میونسپلٹیان قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ کے پاس رپورٹ نہین کرتے-میري رائے مین پنجاب مین میونسپلٹیون کي کافي تعداد ھے اور اگر اونکے اندر جایز خواھش موجود ھے تو انکو چاھیے که گورنمنٹ کے پاس مناسب ذریعه سے درخواست کرین-مین افسوس کرتا ھون که مین رزولیوشن کي تائید نہین کر سکتا"-

آنریبل لاله ھري چند—"یور اونر—مین خیال کرتا ھون که جو تجویز آنریبل ممبر نے ریزولیشن مین پیش کي ھے وه بہت معقول ھے - ریزولیوشن محض یہه کہتا ھے که کمشنران اور ڈپٹي کمشنران کو تحقیقات کرني چاھئے که آیا لوگون کے دلو نمین میونسپلٹیون کے حصول کے لئے خواھش ھے اور اگر ھے تو مجھے کوئي وجه نظر نہین آتي که کیون اسکو نه منظور کیا جائے - یہه نہایت معقول تجویز ھے - اس مین یہه نہین کہا گیا که جہان کمیٹي ھا رقبه مشتہره ھین وھان میونسپلٹي کر دي جائین - اس مین محض یہه درخواست ھے که تحقیقات کي جائے - مجھے کوئي وجه نظر نہین آتي که کیون اون لوگون کو جو کام کرنے پر رضامند ھین روکا جائے اور اگر لوگون مین یہه عام خواھش پائي جاتي ھے که وه انتظام مین حصه لین اور اگر وه اشخاص جائز نماینده ھین تو اونکے روکنے کي کوئي وجه نہین ھو سکتي - مین نے ایسے آدمي دیکھے ھین جو در حقیقت لوگونکے نماینده ھین-لیکن وه نامزد نہین ھوسکتے کیونکه وه افسرون کو نہین ملتے - لوگ اونکي بڑي عزت کرتے ھین-اگر طریقه انتخاب رائج ھوگا تو وه منتخب ھوجائینگے اور انتظام مین حصه لینگے - مین ملتان مین چند بڑے آدمیون کو بذات خود جانتا ھون جو کبھي بڑے افسرون کو نہین ملتے اور یہي سبب ھے که ابتک بڑے سوداگر ممبر نہین بنتے پس یہه تجویز بڑي معقول ھے اور مین خواجه صاحب سے اس بات مین بالکل متفق الرائے ھون که بعض میونسپلٹیان ایسي ھین جنمین مذموم خیالات پائے جاتے ھین - لیکن اسکے یہه معنے نہین که ھمین ایسي سب میونسپلٹیون کو توڑ دینا چاھئے - ھمین یہه خیال نہین کر لینا چاھیے که ھر ایک جگه ایسي ھي حالت ھے - اس بات کي تحقیقات کرنے مین کوئي ھرج نہین که آیا لوگ رضامند ھین یا نہین یا آیا کوئي جگه میونسپلٹي قایم کرنے کے قابل ھے یا نہین - ان الفاظ کے ساتھه مین ریزولوشن کي جہانتک که یه افسرون کي رائے دریافت کرنیکے متعلق ھے- تائید کرتا ھون"-

آنریبل لاله کاشي رام—"یور اونر—مین اونریبل رائے بہادر رام سرن داس کے ریزولیشن کي بڑے زور سے تائید کرتا ھون - ریزولیوشن نہایت ھي معقول ھے - وه یہه نہین بیان کرتا که رقبه ھائے مشتہره کے ممبران طریقه انتخاب کے جاري کرنے کے حق مین نہین - جو کچھه اونریبل ممبر کہتے ھین وه یہه ھے که ھم

پنجاب مين مقامي حكومت خود مختاري کے اصول کو وسعت دينے کے لئے ايک پروگرام مرتب کرنيکے متعلق گورنمنٹ سے استدعا کرنے کا حق رکھتے هين - انهون نے يهه ظاهر کرنيکي کوشش کي هے که جبتک همارے پاس ايک ايسا پروگرام نه هو جس کے مطابق هم آگے قدم بڑها سکين تو يهه ضروري هے که هم پيچهے هٹينگے - کبهي وه وقت تها که ميونسپلٹيان واقعي بڑه رهي تهين ليکن اب وه وقت هے که وه کم هورهي هين - اگر هم لوگونکو حكومت خود مختاري کے فن مين ترقي کرنے کے قابل بنانے کي غرض سے کوئي کاروائي نهين کرينگے تو مجهے يقين هے که وه وقت آويگا جبکه اس شهادت سے جو آنريبل محرک ريزوليوشن نے پيش کي هے بهت زياده شهادت يهه ظاهر کرنے کے لئے موجود هوجائيگي که هم حقيقت مين حكومت خود مختاري کے بالکل ناقابل هين اس ريزوليوشن کا مدعا يهه هے که همکو يهه فن سکهلانے اور اس مين ترقي کرنيکا واقعي انتظام کيا جائے اور اس کے متعلق مين عرض کرتا هون که اس صوبه مين ايک بهي باشنده ايسا نهين جو يهه کهيگا که اس کو مقامي حكومت خود مختاري مين ترقي کرنيکي خواهش نهين هے- مجهے يقين هے که اگر گورنمنٹ هماري مدد کريگي تو لوگ ظاهر کردينگے که وه مقامي حكومت خود مختاري کے فرائض کي ادائيگي کے لائق هين - بيشک جيسا که مين نے پهلے کها هے جو مطالبه ريزوليوشن مين کيا گيا هے وه بڑا معقول هے - کيونکه وه کهتا هے که يهه معلوم کرنے کے لئے تحقيقات کي جائے که آيا لوگون مين اس امر کي خواهش پائي جاتي هے که موجوده رقبه هائے مشتهره مين اصول انتخاب کو رائج کو ديا جائے-اس مين کوئي شک نهين هے که اگر يهه بات مقامي افسران پر چهوڑي گئي تو وه ديکهينگے که آيا رقبه هائے مشتهره کو ميونسپلٹيون مين تبديل کرنا چاهئے تو بے شک يهه معامله دير تک التوا مين پڑا رهيگا-کيونکه مقامي افسران کے پاس اور بهت سے ايسے کام هوتے هين جو اس تحقيقات سے زياده اهم هوتے هين-اس مين کوئي شک نهين که يهه ظاهر کرنے کي غرض سے که لوگ اس کو پسند نهين کرتے-اس اصول کے رائج کرنيکے خلاف هميشه کچهه نه کچهه اعتراض کرديا جاتا هے اس ريزوليوشن کے فاضل پيش کننده نے جو اقتباسات پيش کئے هين-ان سے صاف ظاهر هے که مقامي حكومت خود مختاري هندوستان مين رائج هوچکي هے-در اصل اگر هم ان اقتباسون کے الفاظ پر يقين کرين تو يهه بالکل عيان هے که مقامي حكومت خود مختاري (لوکل سيلف گورنمنٹ) کي اسٹيٹوسنين انگريزي حكومت سے پهلے اس ملک مين رائج ره چکي هين يهه قياس نهين هوسکتا که انگريزي حكومت نے لوگون کي حكومت خود مختاري کي قابليتون کو تباه کرديا هو-ميرا يقين هے که جو تعليم همين دي جارهي هے وه همين اپنے فرائض کے بذات خود ادا کرنيکے روز بروز زياده لائق بنا رهي هے مين سمجهه نهين سکتا که يهه کسطرح هوسکتا هے که تعليم مين توهم آگے بڑهتے جائين-مگر حكومت خود مختاري کے فن مين پيچهے هٹتے جائين-لوگون کي اس خواهش کے برخلاف اکثر يهه دليل پيش کي جايا کرتي هے که لوگ بهترے آدمي منتخب نهين کرتے اور يهه اعتراضات اون لوگون کي طرف سے پيش کئے جاتے هين جو مجهے کهنا پڑتا هے که اون لوگون کي جماعت کے ساتهه راه ورابطه نهين رکهتے جو اصول انتخاب کو پسند کرتے هين-مثلاً يهه کها جاتا هے که جب هم کسي خاص مقام کو حق انتخاب ديتے هين تو وهان کے آدمي عام طور پر اچهے مين سے نهايت هي جاهل اشخاص کو منتخب کرديتے هين-جناب والا مين عرض کرتا هون که اس اعتراض کے کوئي معنے نهين-اگر هم ايک دفعه يهه مان ليتے هين که مقامي حكومت خود مختاري (لوکل سيلف گورنمنٹ) ضروري هے تو ميرے خيال مين اوس کے يهه معنے هين که اوس جگهه کي حكومت اوس علاقه کے سمجهدار اور عقلمند لوگون کے هاتهه مين هو-جهان مقامي حكومت خود مختاري کا مطالبه کيا جاتا هے-وهان يهه کهنا کوئي جواب نهين هوسکتا که چونکه تم زياده تعليم يافته اور ترقي يافته آدميون کو منتخب نهين کرتے-اسلئے هم تمکو حكومت خود مختاري نهين ديتے-خود مختار حكومت کا مطلب لوگون کي بذات خود حكومت هے اور لوگون سے اس جماعت کے لوگ مراد هين جن مين هم يهه طريقه رائج کرنا چاهتے هين اور اندرين حالات مين عرض کرتا هون که يهه کهنا کوئي معنے نهين رکهتا که لوگ بهترين آدمي منتخب نهين کرتے-هماري گورنمنٹ کو اختيار حاصل هے که وه منتخب شده آدميون کے ساتهه ترقي يافته اور زياده تعليم يافته آدمي بذريعه نامزدگي مقرر کردے- گورنمنٹ هميشه منتخب شده ممبران کي تعداد مين نامزد کرده ممبران کا اضافه کرسکتي هے-پس سرکار ايک طرح سے لوگون کو حق انتخاب ديگي اور ساتهه هي اونهين اپني حكومت خود کرنيکا اختيار ديگي تا که وه اپنے مقامي معاملات کا اون لوگون اور اوس ذهن کے ذريعه انتظام کرين جو علاقة متعلقه مهيا کرسکتا هو اور نيز اوس تعليم يافته جماعت کے ذريعه جو گورنمنٹ نامزد کرکے مهيا کرسکتي هے-پس مين عرض کرتا هون که اگر گورنمنٹ ايک دفعه يهه تسليم کرلے که حكومت خود مختاري کے اصولون کا رائج کرنا ضروري هے اور يهه حق لوگون کو عطا کردے تو کوئي وجه نهين که هم کيون اتني کم ترقي کرين جتني که هم اب کررهے هين-پس مين عرض کرتا هون که اس

بات کا یقین کرنیکے لئے که اس معامله مین قابل قدر ترقي هوگی (اور یهه ترقي کرنا از بس ضروري هے) آنریبل رائے بهادر رام سرن داس کي پیش کرده تجاویز کي قسم کی کوئي کار روائی ضرور کرني چاهے-

آنریبل مسٹر پارکر—"یور آنر—مین خیال کرتا هون که یهه ریزو لیوشن بالکل غلط هے کم از کم وه اپني موجوده صورت مین تو بالکل هی غلط هے-مین خیال کرتا هو که سرکار کے لئے یهه ضروري نهین هونا چاهئے که وه دریافت کرے که آیا کسی مقام کے لوگ میونسپل کمیٹی چاهتے هین-یهه لوگون کا کام هے که وه سرکار کے پاس میونسپلٹي کے لئے درخواست بهیجکر سرکار پر اپني خواهش ظاهر کرین-میرے خیال مین ریزولیشن بالکل غیر ضروري هے"-

آنریبل سرپي-سي چٹرجي—"یور آنر—مین چند نهایت مختصر خیالات اس سوال کے متعلق عرض کرنا چاهتا هون جو آنریبل رائے بهادر رام سرنداس کے پیش کرده ریزولیوشن مین اُٹهایا گیا هے یهه ریزولیوشن جیساکه بهت سارے آنریبل ممبران نے کها هےکه یهه ایک بڑا معقول ریزولیوشن هے-یهه سرکار کو کسي خطرناک پالیسي کي طرف لیجانا نهین چاهتا-یهه صرف کهتا هے که اگر ایک کام کا کرنا مناسب خیال کیا جائے تو کیا سرکار اپنے مقامي افسران کے ذریعه دریافت کریگي که آیا اوس مقام کے لوگ جو میونسپلٹي مین شامل کئے جاتے هین مقامي حکومت خود مختاري کي خواهش رکهتے هین اور انکي ایسي خواهش هونیکي صورت مین اسپر غور کیا جاسکتا هے-جناب والا میرے خیال مین یهه نهایت پر احتیاط طریقه کار روائي هے اور یهه کسي ایسے اصول کے جو که آجکل رائج هے خلاف نهین هے-برخلاف اس کے میرے خیال مین موجوده پالیسي کا رجحان مقامي حکومت خود مختاري کي طرف هے لارڈ رپن نے پهلے اس اصول کو ظاهر کیا تها غالباً انهون نے رفتار بهت تیز کردي تهي اور گورنمنٹ کو باگین پکڑ کر لوگون کی تیز رفتار کو روکنا پڑا-

"مین یهه بهي یقین کرتا هون که بهت سے مقامات مین میونسپل کمشنرون کے اندر نقائص پائے جاتے هین لیکن اس سے هرگز یهه ظاهر نهین هوتا که مقامي حکومت خود مختاري کو ایک بري چیز ثابت کرنے کے لئے یهه کافي ثبوت هے یا یهه که وه کبهي اختیار نهین کرني چاهے اور نه اوسکو ترقي دیني چاهئے-برخلاف اسکے میرے خیال مین مقامي حکومت خود مختاري سرکار کے لئے فائده مند هے تا که سرکاری افسران چهوٹے چهوٹے مقامات مین چهوٹے کامون سے سبکدوش هوجالین-یهه تقریباً اظهر من الشمس هے که چهوٹے مقامون کے لوگ اپنے مقامي معاملات کو بهت اچهي طرح سمجهتے هین اور انکا انتظام بهي کرسکتے هین بشرطیکه هم عمده قسم کے آدمي ان کامون کے اهتمام کے لئے حاصل کراین درحقیقت اون کے مفاد کو وه افسران اچهي طرح نهین سمجهه سکتے جن پر ضروري اور متفرق فرائض کا بهت بهاري بوجهه هوتا هے اور اسواسطے انکي امداد از بس قیمتي هے-گورنمنٹ کے ریزولیوشن مورخه ۷ ستمبر سنه ۱۸۸۲ع مین جس کے اقتسابات آنریبل رائے بهادر رام سرنداس نے پیش کئے هین درج هے که "هر محکمه مین گورنمنٹ کے افسران زیاتي کام کي شکایت کرتے هین اور که اسکا صحیح علاج یهه هے که لوگون مین اپني امداد خود کرنیکی قابلیت پیدا کي جائے یا بڑهائي جائے"-رزولیوشن آگے جاکر کهتا هے که "میونسپلٹیون کي قائمقامي سے حکمران جماعت خفیف معاملات مین دست اندازي اور بعض چهوٹے چهوٹے غیر مقبول عام کام کرنیکي بدنامي سے بچ جائیگي اور حاکم و محکوم کے مابین مخالفت کا احساس دور هوجائیگا اور گورنمنٹ کے اصل مقاصد کي بهتر واقفیت پیدا هو جائیگي ٹکس مقبول عام هوسکیگي اور دیسي شرفا کے لئے اگر عالیشان نهین تو مفید کام مهیا هوجائیگا-" یهه ریمارک مین خیال کرتا هون که سرچارلس ایچیسن لفٹنٹ گورنر کے زمانه مین تحریر کئے گئے تهے اعلے اور ان مین گورنمنٹ کي سچي پالیسي قلمبند اور اچھے مقامي کامون کي طرف دهیان دینے کے لئے مقامي لیاقت کو تقویت دینے کي سفارشین درج هین اسلئے یهه کوئي دلیل نهین که چونکه بعض معاملات مین اونکي آزمائش هونے پر وه ناکامیاب ثابت هوئے هین اسلئے اونکو میونسپل انسٹیٹوشن پهر کبهي نهین ملنے چاهئین خاصکر پنجاب مین گورنمنٹ لوگون پر ایک قسم کا پدرانه حکومت کرتي هے مین اپنے آنریبل دوست مسٹر پارکر کے اعتراض کو بخوبي سمجهتا هو-لیکن مین خیال کرتا هون که لوگ شرمالو هین اور خود آگے نهین بڑهتے-ان مقامات مین لوگ ان چهوٹے معاملات مین اسقدر واقفیت نهین رکهتے که وه گورنمنٹ کے پاس پهونچ سکین اور یهه بهتر هوگا که نهایت احتیاط اور خاموشي سے قسمتون کے کمشنر صاحبان یهه پته لگانے کے لئے تحقیقات کرین

که آیا مقامي حکومت خود مختاري کي خواهش لوگون کے دلون مین ہے-یہہ معامله ایک غور طلب معامله ہے جیسا که آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے کہا ہے گورنمنٹ منتخب شده ممبران کے ساتهه نامزد ممبران بهي شامل کرسکتي ہے-اسلئے مین خیال کرتا هون که همین اس قسم کي پالیسي مرتب کرني چاهئے-بہر حال ضرورت صرف اس بات کي ہے که گورنمنٹ یہہ ظاهر کردے که وه مقامي حکومت خود مختاري کے حق مین ہے بشرطیکه یہه اچهي طرح سے قائم کي جاسکے میرے خیال مین اس اصول کے اختیار کرنے مین کوئي معقول اعتراض نہین هوسکتا - مین خیال کرتا هون که موجوده زمانه کا رحجان یہه ہے که هم اس باره مین ترقي کرین-دوسري بات یہه ہے که اگر آپ اپنی استعداد کو کام نه لائین تو آپ کی قوتین زائل هو جاتي هین اور مین یہه کہنے کی جرات کرتا هون که بہت سي ایسی صورتون مین جہان میونسپل کمیٹیون کے ممبرون مین نقائص پائے گئے هین اس کی وجه یہه تهي که سالها سال تک اونهون نے ذمه واري کا کوئي کام کبهي نه کیا تها اور جب کوئي ایسا کام اون کے ذمه ڈال دیا گیا تو وه مطلقاً اس قابل نه هوئے که اوسے خوش اسلوبي سے سرانجام دین بلکه وه ششدر ره گئے-اون کے دماغ پهر گئے اور وه اون غلطیون کے مرتکب هوئے جن کا نتیجه یه هوا که اون کے حقوق انتخاب چهین لئے گئے مین کہتا هون که یه بات همیشه اچهي ہے که لوگون کے اندر ایسا ماده پیدا کیا جاوے جس سے وه چهوٹے چهوٹے معاملات مین اپنا انتظام خود کر سکین میرے خیال مین لوگون کا ان میونسپل معاملات کا تصفیه کرنا اون کے لئے ایک عمده تعلیم ہے- اگر وه بعد ازان اعلی جماعتون مثلاً کونسل کے ممبر بن جائین تو یه تعلیم اونکے لئے مفید هوتي ہے اگر وه اچهے میونسپل کمشنر هونگے تو وه همین اپنے تجربه سے مستفید کر سکتے هین ان وجوهات کي بنا پر مین خیال کرتا هون که یه اصول اچها ہے اور اسے هوشیاري سے رائج کرنا چاهئے - اس ریزولیوشن مین یه استدعا نہین کي گئي که گورنمنٹ ضرور یه کہدے که یه اصول فلان فلان مقامات مین رائج کیا جائے بلکه یه گورنمنٹ کی خدمت مین صرف یه التماس کرتا ہے که وه تحقیقات کرے اور دیکہے که آیا اس کا مطالبه بهي ہے یا نہین-مین اس اصول کی بهي تائید کرتا هون که لوکل سیلف گورنمنٹ (مقامي حکومت خود اختیاري) کا ماده هندوستانیون مین بالخصوص اوس دیہاتي نظام مین جبلي طور پر موجود ہے جو عرصه دراز سے یہان موجود هین اس سے یه بات پایه ثبوت کو پہنچتي ہے که اس دیہاتي نظام کي ته مین جو اب تک موجود ہے فی الواقع ایک قسم کا جمہوري جزبه کام کرتا تها یه آپ کے لئے بمنزله ایک بدرقه کے ہے جس سے آپ اون کی پوشیده قوتون کا اندازه کر سکتے هین. میرے خیال مین تحقیقات کرنے کے لئے کافي دلیل موجود ہے اور ان وجوهات کي بنا پر مین ریزولیوشن کي تائید کرتاهون"-

آنریبل لاله کاهني رام—"یور آنر-مین ایک خیال کے اظہار کي جسے مین پہلے سہواً بهول گیا تها اجازت چاهتا هون اور وه یه ہے که مین یور آنر کي توجه واقعات کے ایک جدید امر واقع کي طرف جو سالها ئے حال مین وجود مین رها ہے منعطف کرانا چاهتا تها-یعنی ایسی کونسلون کي قائمي جن مین منتخب کنندگان کو رائے دینے کا حق حاصل ہے یه بات بهي میونسپل کمشنر بننے کے لئے ایک ترغیب ہے"-

آنریبل مسٹر بہون—"یور آنر-مین اعتراض کرتا هون که آنریبل ممبر اسوقت کچهه نہین که سکتے"-

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—"آنریبل ممبر ایک خاص دلیل پیش کرنا چاهتے هین جس کے لئے اونهون نے میري اجازت حاصل کرلی ہے"-

آنریبل لاله کانهي رام—"میرے خیال مین اس بات کے ذکر سے هي آنریبل ممبران کو بقایا دلیل کا علم هوگیا هوگا میرے خیال مین چونکه اب منتخب شده ممبرون کو کونسل کے ممبرون کے انتخاب کا استحقاق حاصل ہے قدرتاً یه خیال کیا جاتا ہے که تقریباً تمام ایسے مقامات مین جہان یه استحقاق حاصل کر سکتے هین لوگ میونسپل کمیٹیان قائم کرنے کے خواهشمند هونگے لهذا مین خیال کرتا هون که یه اس بات کي قوي شہادت ہے که پنجاب مین تحقیقات کئے جانے کے متعلق خواهش وسیع طور پر پائي جاتي ہے"-

[باقي مضمون آئنده]

۴۵۳ سی ایس—۷۱۰—۲-۶-۹-۱۹۰—ایس جی پی پی لاهور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۲] لاهور — ۲ جون (بجریه ۹ جون) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۳

پانچوان حصه

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب-منعقده بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع کي شرائط کے بموجب منعقد هوئي-

بقیه مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ هاؤس لاهور مین بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپهر بتاریخ ۱۹-اپریل سنه ۱۹۱۶ع منعقد هوا-

بسلسله مضمون مشتهره گزٹ هفته گذشته

آنریبل مسٹر لمسڈن— "یور آنر مین ریز و لیوشن هذا کے پیش کرنے والے آنریبل ممبر کي اوس حکمت کي داد دیتا هون جس سے اونهون نے اس کو لفظي جامه پهنایا هے اور نیز اوس هوشیاري کي داد دیتا

۳۷۹ پی-بی جی

هون جس سے انهون نے اسے پیش کرتے هوئے اس کي تمام کمزوریون کو چهپایا هے اس لئے مین یه دیکهه
حیران نهین هوا هون که اوس کے ریزولیوشن نے جو بظاهر بے ضرر معلوم هوتا هے اس آنریبل کونسل کي ایک
خاص حد تک تائید حاصل کرلي هے اگر هم یه فرض کر لین جیسا که میں خیال کرتا هون نهین کرنا چاهئے که ریزولیوشن
هذا کي دوسري سطر مین "میونسپلٹیون" کے پهلے لفظ "اچها" ایزاد هونا چاهئے تو مین یه اطمینان سے که سکتا هون
که گورنمنٹ کے مقاصد ریزولیوشن کے مدعا کے مطابق هین-اچهي میونسپل حکومت کي توسیع کي گورنمنٹ بهي
ایسي خواهش مند هے جیسا که ریزولیوشن پیش کرنے والا آنریبل ممبر-لیکن جن طریقون سے یهه بات حاصل کرنی
مقصود هے-اون کے متعلق مین اعتراض کرتا هون اور مین اُمید کرتا هون که خواه آنریبل ممبر موصوف قائل هو
نه هو مین تمام کونسل کو بالعموم یقین کرا دونگا که ریزولیوشن هذا گمراه کن اور فضول هے-یهه ریز ولیوشن دل پر ایک
خوبصورت اور دلکش تصویر کهینچتا هے-اس تصویر مین صوبه هذا ایک بڑا آشیانه نظر آتا هے-جس مین بهت
چهوٹے چهوٹے پرندے پر اشتیاق نظرون سے مونهه کهولے بیٹهے هین اور نهایت اشتیاق سے اپني مان سے جو اس آشیانه
کے ارد گرد منڈلا رهي هے-کهانا دانا حاصل کرنے کے منتظر هین-لیکن یهه بے رحم مان جو دوسرے کامون مین مشغول
هے-اون کي درد ناک چیخون کي کوئی پرواه نهین کرتي اور چهوٹے غریب پرندے بهوکے بیٹهے هین-لیکن پیشتر اس کے
که هم اسے ایک ریز ولیوشن کا بنیادي اصول تسلیم کرین-همین اس بات پر غور کرنا چاهئے که اس تصویر مین قدرتی
صداقت کهان تک هے-یعني وه اصلی واقعات کے کس قدر مطابق هے-مین دیکهتا هون که صوبه هذا مین ۲۴ قصبه جات
ایسے هین جن پر یهه مسوده حاوي هوگا-ان مین سے همارے دو چهوٹے پرندون نے شروع هي سے میونسپل حکومت
کے متعلق کسي قسم کا سوال کرنے مین اپني چونچین بالکل بند رکهي هین-اور دیگر تین قصبه جات جهان تک
معلوم هوا هے-اپني موجوده قسمت پر قناعت کئے هوئے هین-باقي مانده ۱۹ مین ۹ چهوٹے پرندے اسقدر کمزور
هین که اونهین اس وقت کوئی میونسپل خوراک کامیابي کي اُمید کے ساتهه نهین دی جاسکتی-ان چهوٹے پرندون
سے میري مراد اون چهوٹي چهوٹي منڈیون سے هے-جو صوبه هذا کے مختلف مقامات مین واقع هین-میونسپل کمیٹی
کے مشین کے گورکهه دهندے اون کي حالت کے سراسر نا موافق هونگے-باقي مانده دس چهوٹے پرندون کي داستان
افسوس ناک هے-ان دس کے دس پرندون کي پهلے هي میونسپل خوراک سے پرورش کي جاچکي هے-ان مین سے
دو تین کو جب یهه خوراک دیگئي تو بظاهر یهه نه سمجهه سکے که وه اوسے کیا کرین-وه وهان بیٹهے رهے اور اونهون نے
کوئی کام نه کیا-یهان تک که بالاخر اونکي مان کو وهان اون کي مدد کے لئے آنا پڑا اور اونهین اوس لقمه سے
نجات دلائی جسے وه چبا نه سکتے تهے-باقي مانده چهوٹے پرندون کی داستان اور بهي غم ناک هے-وه بشمولیت
صوبه هذا کے اور بهت سے چهوٹے چهوٹے پرندون کے اوس لقمه کو جو اونهین ملا حلق کے نیچے اُتار گئے-لیکن
افسوس که اس کے نتائج بهت خراب هوئے-اگر مجهے اس استعاره کے استعمال کی اجازت هو تو مین یهه کهونگا کہ
میونسپل کمیٹي کا کیڑ اون کے چهوٹے چهوٹے معدون کے لئے ایک سخت خوراک ثابت هوا-بجائے اس کے که
خوبصورت اور تندرست پرندے بنتے جو اون کے لئے اور اون کي مان کے لئے قابل ستائش بات هوتی وه هر قسم کی
بیماریون-قومي رقابتون-بد نظمي-بد چلنی اور همچو قسم کي بیماریون مین مبتلا هو گئے-حتے که اون کي مان
پهر اون کی مدد کے لئے آنا پڑا تا که وه انهین مختلف قسم کي بد مزه دوائین دے-بعض حالتون مین یهی کافی
سمجها گیا که اونهین طریق انتخاب کے کم کرنے یا منسوخ کرنے کي شکل مین ایک ٹهنڈا شربت پلا دیا جائے-دوسری
صورتون مین ذرا سخت تدابیر اختیار کرني پڑین-لیکن مین اون کے اعاده کونسل هذا کے احساسات کو صدمه پهنچانا
نهین چاهتا-دوسرے چهوٹے پرندے جن سے ریزولیوشن هذا تعلق رکهتا هے درمیان آ گئے-یهه بات ثابت هو گئي
ٹهنڈے ٹهنڈے شربت اون کے لئے نا کافی هین اور زیاده سخت دوا غیر ضروری هے-چنانچه اون کے لئے ایک معمولی ا
خفیف تعریض انگیز خوراک رقبه جات مشتهره کي شکل مین مهیا کي گئي-اس طرح جب ان ۲۴ چهوٹے پرندون
کي اوسي تصویر کو جو هم نے کهینچي هے نظر تعمق سے دیکها جاتا هے تو وه اوس تصویر سے بالکل مختلف ظاهر
هوتي هے جو رزولیوشن هذا پیش کرتا هے-جیسا که مین کهه چکا هون که ۵ چهوٹے پرندے جهان تک همین معلوم
اپني موجوده قسمت پر شاکر هین-۹ کم عمر بچے هین جن کو میونسپل مشین کامیابي سے نهین دي جا سکتي ا
باقي مانده دس پرندے کم و بیش ایسے صحت یافته مریض هین جو اون نتائج کو دور کرنے کی کوشش کر رهے هین
جو بیوقوفي سے زیاده کها لینے کے باعث پیدا هو گئے هین-لهذا همین اس تصویر کو بدین وجه الگ پهینک دینا چاهئے
که وه اصلي حالات کا سچا فوٹو پیش نهین کرتي-همین اس تصویر کو تصویر خانه سے خارج کرکے اوس دنیا مین
بهیج دینا چاهئے جهان خیالي گهوڑے سر پٹ دوڑ سکتے هین-اس حد تک یهه رزولیوشن گمراه کن هے-یهه فضول بهی

ہے-یہہ اون دو دلیلون پر مبني ہے جو بالکل بے محل ہین-اول اس مین فرض کر لیا گیا ہے کہ موجودہ نظام مین چند نقص ہین جنکي وجہ سے وہ قصبہ جات جو میونسپل کمیٹیان قائم کرنا چاھتے ہین اپني خواھشات کا اظہار نہین کر سکتے-حقیقي واقعات کے برعکس اس سے زیادہ کچھہ نہین ہو سکتا-جیسے آج کونسل ھذا مین جتایا گیا ہے کہ کسی قصبہ کو جو سیلف گورنمنٹ حاصل کرنا چاھتا ہو جو کچھہ کرنا چاھئے وہ صرف یہہ ہے کہ وہ مقامی افسر کے پاس جائے جو ہر وقت وہان موجود رھتا ہے اور غالباً سال مین کم از کم دو دفعہ اوس قصبہ کا ملاحظہ کرتا ہے اور جس کے پاس ہر حالت مین بغیر کسی قسم کي دقت کے پہنچایا جا سکتا ہے-مجھے مروجہ طریقہ سے زیادہ آسان کوئي طریقہ نہین سوجھتا اور مین آنریبل ممبر موصوف کو چیلنج دیتا ہون کہ وہ کوئي ایسی مثال پیش کرین جس سے یہہ معلوم ہو کہ یہہ طریقہ کسي جائز خواھشات کے حاصل کرنے مین سد راہ ہوا ہو-ریز ولیوشن ھذا یہہ بھي فرض کرتا ہے کہ گورنمنٹ میونسپل حقوق کي توسیع کے بارہ مین غیر ضروري طور پر سست بلکہ قریباً ساکن ہے-مین پھر کہتا ہون کہ اس سے زیادہ سچائی سے مبرا اور کوئي بات نہین ہو سکتی-صوبہ ھذا کي میونسپل کمیٹیون کي تاریخ ھي اس بات کي کافي شہادت ہے کہ گورنمنٹ کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ اس بارہ مین زیادہ تیز نہ کہ زیادہ سست رھي ہے-رز ولیوشن ھذا کو پیش کرنے والے آنریبل ممبر کے ایک سوال کے جواب مین جو اونہون نے کونسل منعقدہ ۱۳ مارچ مین کیا تھا مجھے اس امر کے بیان کرنے کي ضرورت ہوئي تھی کہ کس طرح میونسپل کمیٹیون کي ایک خاص تعداد منسوخ کر کے اون کو رقبہ ھائے مشتہرہ مین بدل دیا گیا تھا-آج کے سوالات مین ایک سوال ایک اور میونسپل کمیٹي مین حق انتخاب کي تنسیخ یا ترمیم کے متعلق ہے-یہہ واقعات ثابت کرتے ہین کہ گورنمنٹ مذکورہ بالا معاملہ مین زیادہ تیز نہ کہ زیادہ سست رھي ہے-اور اس لئے وہ رزولیوشن جو اس کے برعکس فرض کرتا ہے صریحاً غلط ہے-سوئم یہہ رز ولیوشن اصولاً بھي وزندار نہین-یہہ میونسپل کمیٹیون کے انتظام کے متعلق رعایات عطا کئے جانے کي یہہ شرط قائم کرانا چاھتا ہے کہ وہ سالانہ آمدني یا آبادی کي تعداد کے لحاظ کئے جائین-مین تسلیم کرتا ہون کہ ایک فرضي کمترین حد ہے جس کے نیچے اتر کر میونسپل انتظام قائم کرنا بے ضرور نہین-جیسا کہ رزولیوشن کے پیش کرنے والے آنریبل ممبر نے بذات خود جتا دیا ہے مین دیکھتا ہون کہ بہت سي میونسپل کمیٹیان اس وقت ایسي ہین جنکي آبادي اوس تعداد سے جو ریزولیوشن مین درج کي گئی ہے یعنی ۵۰۰۰ سے کم ہے-ایک خاص آمدني یا ایک خاص تعداد آبادي ھي اس بات کی ضمانت نہین ہو سکتی کہ میونسپل حکومت کامیابي سے رائج کی جا سکیگي-اس کے متعلق اور بھي بہت سی باتین ملحوظ خاطر رکھنی پڑتی ہین جن مین سب سے زیادہ اہم آبادي متعلقہ کي ترقي ہے-اس رز ولیوشن کے متعلق مجھے اور بھي بہت سي باتون پر اعتراض ہے لیکن مین یقین کرتا ہون کہ جو کچھہ مین نے کہا ہے وہ کونسل پر یہہ بات واضع کرنے کے لئے کافی ہوگا کہ اس رزولیوشن کو تسلیم کر لینا اوس مطلب کے حصول کا ممد و معاون نہ ہوگا جو آنریبل ممبر کے پیش نظر ہے یعنی اچھي میونسپل حکومت کی توسیع لیکن جہان میرا یہہ فرض تھا کہ مین رز ولیوشن کی واقعات کي روشنی مین چھان بین کرون اور اس کے متعلق چند دوستانہ اعتراضات پیش کرون وہان یہہ میري خوش قسمتي ہے کہ مجھے ایک ایسا اعلان کرنیکا موقع ملا ہے جو مجھے یقین ہے کہ ریزولیوشن کو پیش کرنے والے آنریبل ممبر کو اسے واپس لینے کي ترغیب دیگا-میونسپل انتظام کي وسعت کے متعلق گورنمنٹ کے اختیارات کسي قدر محدود ہین میونسپل انتظام کی حد سے زیادہ حوصلہ افزائي زبردستي کي حد تک پہونچ جاتی ہے اور سیلف گورنمنٹ بالجبر اجتماع الضدین ہونیکے علاوہ بالکل بے سود بھي ہے-اس مسئلہ کے متعلق حقیقي اور اہم باتین لوگون کا سیلف گورنمنٹ کي ذمہ واریان اپنے سر پر لینا کے متعلق حقیقي رضامندي اور ایسے لوگون کو کافي تعداد مین بہم پہونچنا ہے جو میونسپل کمشنر بننے کے اہل ہون-مین نے رضامندي کي نسبت "لفظ حقیقي" استعمال کیا ہے کیونکہ گذشتہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ فرضی رضامندي بھی ہوتي ہے جو زایل ہوجایا کرتي ہے-گذشتہ تاریخ یعنے زمانہ حال کي نہ کہ موجودہ ایام کي تاریخ نے قطعي طور پر ثابت کردیا ہے کہ معقول میونسپل کمشنرون کی قلت بمنزلہ ایک چٹان کے رھي ہے جس سے کئی ھلکی ھلکی کشتیان ٹکرا کے ڈوب گئي ہین اگر ہمین مطلوبہ قسم کے آدمي مل سکین جو قوي رقابتون کي ترغیب اور دھڑا بندي کے جھگڑون سے بالا ہون اور دل و جان سے قومی مفاد کے لئے کام کرین مین کہتا ہون اگر ہمین ایسے آدمیون کی معقول تعداد دستیاب ہوسکے تو یہہ مسئلہ جات جو اجکل ہمارے سامنے پیدا ہو رہے ہین عملي طور پر ناپید ہوجائین منتخب شدہ ممبرون کي فیصلہ کے متعلق کوئي شکایات نہ ہون اور نہ یہہ شکایت ہو کہ بہت سے قصبہ جات کو پورے اختیارات حاصل ہین-

اس مسئله کي موٹي موٹي باتين تو يهه هين ليکن اسکے ساتهه هي گورنمنٹ اس بات پر غور کررهي که آيا موجوده ميونسپل نظام اون چهوٹے چهوٹے قصبه جات کے لئے مناسب هے يا نهين جنهون نے قدرتاً ابهي بهت س ترقي کرني هے موجوده نظام کے چند فوائد هين اس سے رقبه جات مشتهره رفته رفته مکمل ميونسپل کميٹيان ب سکتے هين جون جون ايک رقبه مشتهره بڑهتا جاتا هے تون تون ميونسپل ايکٹ کي دفعات کو اوسمين رائج کيا جا هے يهان تک که جب وه اعلي ميدان مين آنے کے قابل هوجاتا هے تو قانون هذا کے عملدرامد کا اوسے بهت سا تجربه حاصل هوجاتا هے اسکے ساتهه هي گورنمنٹ اس بات کے باور کرنے کيلئے تيار هے که بهت سے اوسے چهو چهوٹے قصبه جات هين جنهين همارے موجوده ميونسپل ايکٹ کي پيچيدگيان آگے بڑهنے نهين ديتين چنانچه ايک تجويز اب گورنمنٹ کے زير غور هے که ايکٹ رقبه هائے قصبه جات خورد صوبه متحده سے ملتا جلتا ايک جدي قانون بنايا جائے جو صوبه هذا کے اون چهوٹے چهوٹے قصبه جات پر حاوي هو جنهون نے اب تک اسقدر ترقي نه کي که اونهين پورے ميونسپل اختيارات حاصل هون اگر يهه تجويز عمل مين لائي گئي تو اس سے تمام موجو رقبه جات کو کالعدم کردينا لازم آئيگا۔قصبه جات کي صرف دو قسمين ره جائينگي ايک تو وه جو ايکٹ نمبر ۳ مصد سنه ۱۹۱۱ع دوسرے لفظون مين موجوده ميونسپل ايکٹ کے ماتحت هونگے اور دوسرے وه جو جديد ايکٹ کے دائ اثر مين هونگے اس تقسيم سے گورنمنٹ پر لازم آئيگا که وه موجوده رقبه جات مشتهره کي حالت پر دوباره غور کر اور قرين قياس هے که اون رقبه جات مشتهره کو جو کسي طرح بهي ترقي کے مستحق نظر آئينگے ترقي ديجائيگي او اونکو موجوده ميونسپل رقبه جات مين شمار کيا جائيگا جن کو پورے اختيارات حاصل هين، زياده پس مانده رقبه جات اون چهوٹے چهوٹے قصبه جات کے ساتهه سامل کرائے جائينگے جو اوس وقت آگے آئينگے جب که قانون پاس هوجائيگا اور وه اسي حالت مين رهينگے حتي که قريب يا بعيد مستقبل مين وه ترقي کي اوس حد تک پهنچ جائين جو اونهين ايکٹ نمبر ۳ مصدره سنه ۱۹۱۱ع کے اختيارات عطا کرنے کي سفارش کرے اس طرح وه مقاصد جو ميرے خيال مين ريزوليوشن پيش کرنے والے آنريبل ممبر کے پيش نظر هين بغير اون نقائص کے حاصل هوجائينگے جو ميرے خيال مين ريزوليوشن هذا مين پائے جاتے هين۔هر ايک رقبه مشتهره کو ميونسپل کميٹيو مين اپنے آپ کو شمار کرانے کا عمده موقع مليگا اور جب صورت معاملات يهه هے تو مين تجويز کرتا هو که ريزوليوشن کے پيش کرنے والے آنريبل ممبر اسے واپس لے لين۔

آنريبل رائے بهادر رامسرنداس نے بطور جواب کها۔

هز آنر پريذيڈنٹ بهادر۔"ريزوليوشن کو کونسل کے روبرو پيش کرنے سے پهلے جو کچه مسٹر لمسڈن نے گورنمنٹ کيطرف سے کها هے اوسکے علاوه چند کلمات کهنے کي اجازت چاهتا هون۔اول مين حتي الامکا پورے زور سے اور علانيه کهتا هون که گورنمنٹ کي هرگز يهه خواهش نهين مقامي سيلف گورنمنٹ کي ترقي کي را مين روڑه اٹکايا جائے۔اسکے برخلاف اوسکي يهي خواهش هے که وه سيلف گورنمنٹ کے حصول کي معاون هو۔اس کے ساتهه هي مين يهه بهي خيال کرتا هون که صوبه هذا مين لوکل سيلف گورنمنٹ اور ميونسپل انتظام کو ايک هي چيز سمجهنے کے باعث بڑا نقصان هوا هے ميونسپل کميٹيان لوکل سيلف گورنمنٹ کي ايک قسم هين لوکل سيلف گورنمنٹ بهي ايک قسم نهين هے اور مين خيال کرتا هون که لوکل سيلف گورنمنٹ اور ميونسپل کميٹيون کو ايک هي شے سمجهنے سے قبل الذکر کو بهت نقصان اٹهانا پڑا هے يهه بات اون نتائج سے بخوبي ثابت هوگئي هے جو بعض ايسے چهوٹے قصبات کو جو اس قابل نه تهے بسرعت ميونسپل کميٹيان عطا کرنيسے برامد هوئے هين اور اسلئے ميونسپل کمشنرو کي ناقابليت يا بد چلني کے باعث اونکي ميونسپل کميٹيون کو منسوخ کرنا پڑا اور جيسا که مسٹر لمسڈن نے بتلايا هے اون قصبه جات کو رقبه جات مشتهره قرار دينا پڑا۔صاحبان۔مين يهه بهي خيال کرتا هون که وه حضرات جو پنجاب کے چهوٹے چهوٹے قصبه جات کي حالت سے واقف هين ميرے ساتهه اتفاق کرينگے که ان قصبه جات کے لوگونکے شهري نظام کے احساس کو اس وجه سے که اوس کے لئے صرف ميونسپل کميٹي کي شاه راه کهلي تهي سخت صدمه پهونچا هے اس قس کے قصبه جات کي صورت مين جنکي آبادي ۴ يا ۵ هزار لوگون کي هے مين نے بارها حفظان صحت۔بهتر شفاخانون اور سکولون کي ضرورت کو جتايا هے اور اونهين ميونسپل کميٹي قائم کرنے کي صلاح دي هے۔

اونهون نے (ميري نصيحت پر عمل کرنے کے) جمله فوائد کو تسليم کيا ليکن ايک طرف يهه سوال پيدا هوتا تها که آيا ميونسپل کميٹي کي شکل مين لوکل سيلف گورنمنٹ کے فرضي فوائد مالي ذمه داريون سے زيادہ

تهي اور جب کسي شخص کا اپني جيب مين هاتهه ڈالکو ميونسپل کامون کے لئے روپيه دينے کا سوال آتا هے تو وہ اوسکے لئے تيار نهين هوتا۔

" يهه ايک مسلمه حقيقت هے جس سے مين خيال کرتا هون کونسل کا هر ايک ممبر جو ان چهوٹے چهوٹے قصبه جات کے حالات سے واقف هے متفق هوگا۔لهذا اب يهه ضروري هوگيا هے که سوال مذکور پر غور کيا جائے اور يهه ديکها جائے که آيا چهوٹے قصبه جات کو ميونسپل انسٹيٹيو شنون سے الگ تهلگ رکهکر اور اونهين لوکل سيلف گورنمنٹ کے زيادہ آسان اور ايسے قابل عمل طريقے بتا کر جو اون کے حالات اور خيالات کے مطابق هون هم انهين موسپل انسٹيٹيوشنين قائم کرنے کي ترغيب نهين دينگے جيسا که هم سب جانتے هين سب سے پهلا سوال جو ايک ميونسپل کميٹي کے قائم هوتے پر پيدا هوتا هے وہ چنگي لگانے کا هوتا هے ۔ اور جيسا که هر ايک شخص کو علم هے چنگي شدت سے نا پسند کي جاتي هے چهوٹے چهوٹے قصبه جات کو جب آپ يهه کهين که ميونسپيلٹي انهين اس شرط پر مل سکتي هے که وہ چنگي عايد کرين تو ۱۰۰ مين ۹۰ قصبه جات اس کے لينے سے انکار کردينگے۔ چونکه ميونسپل انسٹيٹو شنين اور محصول چنگي مترادف سمجهے جاتے هين اس لئے غير مقبول هين ۔ اسلئے اگر هم قدم آگے بڑهانا اور لوکل سيلف گورنمنٹ کي قائمي کي حوصله افزائي کرنا چاهتے هين تو همين يهه کام ايک اور طريقے سے کرنا چاهئے جس مين نه توميونسپلٹيان اور نه چنگي ضروري هے ۔همين يهه بات ان چهوٹے قصبه جات کے فيصله پر چهوڑ ديني چاهئے که وہ ٹيکس کي کونسي قسم پسند کرينگے ۔ هم يهه نهين کهينگے که اونهين ضرور چنگي عايد کرني پڑيگي ۔ اسي غرض کے لئے جيسا که آنريبل مسٹر لمسڈن نے جتايا هے هم نے اب ايک ايسے مسودہ کو پيش کرنے کا فيصله کيا هے جو چهوٹے چهوٹے قصبه جات پر عايد هوگا ۔ مسودہ مذکور موجودہ رقبه جات مشتهرہ يا اون مين ايسے رقبه جات پر حاوي هوگا جو اس قابل نهين که انهين ميونسپلٹي کے اعلے درجه تک ترقي دي جائے ۔ اس کے دائرہ اثر مين بهت سے ايسے چهوٹے چهوٹے قصبه جات بهي شامل کئے جائينگے جو اس وقت رقبه جات مشتهرہ نهين هين اور نه ميونسپلٹي بنائے جانے کے قابل هين اور اگر هم اس بات کي کوشش کرين که کسي قدر کم پيچيده قسم کي حکومت خود اختياري* کا طريقه تجويز کيا جائے تو هم ان چهوٹے چهوٹے قصبه جات مين لوکل سيلف گورنمنٹ کے معامله مين بيش از پيش ترقي کرنے کي توقع رکهه سکتے هين"۔

ريز ليوشن پيش هوکر نا منظور هوا "۔

کونسل ۲ بجکر ۳۰ منٹ تک کے لئے بر خاست هوئي۔

بجٹ بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ء

آنريبل مسٹر لمسڈن—چونکه*اوس ترميم شدہ مالي نقشه کي رقوم مين جو کونسل منعقدہ ۱۳ مارچ کے روبرو پيش هوا تها کوئي تغيرات نهين هوئے اور نه کوئي ايسا ريزوليشن پاس هوا هے جو اون مين سے کسي کي تبديلي کي سفارش کرتا هو اس لئے يهه ضروري نهين هے که بجٹ کے رسمي طور پر پيش کرنے کے لئے کونسل کا کوئي اجلاس منعقد کيا جائے لهذا مين اس وقت صرف * بجٹ پيش کر ديتا هون۔

* ديکهو ضميمه (ب)۔

آنريبل خان بهادر ملک محمد امين خان—" يور آنر مين خيال کرتا هون که ميرا يهه فرض يهه هے که مين صوبه هذا کے عام لوگون کي طرف سے اوس امن عامه اور اطمينان آميز حالات کے لئے گورنمنٹ کا دلي شکريه ادا کرون جن کا اس سال مين جو اب ختم هونے والا هے دور دورہ رها هے ۔ پنجاب کے نيک نام کي بد قسمتي تهي که چهپي هوئي بغاوت کا ايک نهايت هي فريب دہ پروگرام غير ممالک سے آئے هوئے لوگون کے ايک جاهل اور بيوقوف گروہ کے دماغ مين سما گيا ليکن يور آنر کے مستحکم اور بے خوف انتظام کي بدولت بغاوت کي لهر اٹهنے نه پائي تهي که دبا دي گئي اور ملک ايک ايسي بلا سے بچ گيا جو بحالت ديگر مروجه قانون اور امن کے خلاف ايک صريح تحريک کي شکل اختيار کر ليتي۔

"یور آنر—ہم جو حضور ملک معظم کی نہایت ہی وفادار رعایا ہیں نہایت ہی اشتیاق سے اوس خون فشان غم ناک کھیل کو دیکھ رہے ہیں جو براعظم یورپ کے تختہ پر کھیلا جارہا ہے - ہر ایک واقعہ جو جنگ کے متعلق ظاہر ہوتا ہے ہمارے اس یقین کو اور بھی پختہ کردیتا ہے کہ اوس سلطنت نے جس کے ممبر ہونے کا ہمیں فخر حاصل ہے حق و راستی کی حمایت اور انسانی آزادی بر قرار رکھنے کی خاطر تلوار نیام سے نکالی ہے - اور ہم نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ ہماری سلطنت آزمائش کی اس کٹھالی سے اسطرح نکلے کہ نہ تو اس کی غیرت پر کوئی حرف آئے اور نہ اس کے رعب و داب میں کوئی فرق آئے تمام ہندوستان کے ایک ایک بچے نے ارادہ کرلیا ہے کہ وہ اپنے شہنشاہ کا ساتھ دیگا اور پنجاب نے جو جزیرہ نما ہند کا تاریخی تیغ آزما ہاتھ ہے اپنے چیدہ چیدہ نوجوان اور غریبانہ ذرائع اوس بڑے مدعا کے لئے گورنمنٹ کی نظر کئے ہیں اور کرتا رہیگا جسکی حفاظت اور حمایت میں شاندار اتحادی افواج بر سر پیکار ہیں-

"اب اندرونی انتظامات کے سادہ معاملات کا ذکر کرتا ہوا میں سب سے پہلے اپنے دوست آنریبل ممبر مال کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اوس نے ایک واضع اور از سرتاپا قابل تسلیم بجٹ پیش کیا ہے- بلا شبہ صوبہ ہذا کے لئے یہہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ اسے غیر معمولی طور پر سخت مالی بوجھہ اُٹھانا پڑے گا اور اس لئے جہاں تمام ملک آنریبل سر ڈبلیو میر کا شکر گزار ہوگا ہم کو جو اس صوبہ میں رہتے ہیں خصوصیت سے یور آنر کے مالی ممبر کا مشکور ہونا چاہئے کہ اوس نے سرکاری مطالبہ کا بوجھ سب پر یکساں ڈالا ہے اور کہ اوسنے اون خرچ کرنے والے سرکاری محکمہ جات میں نہایت کفایت شعاری اور تخفیف سے کام لیا ہے - یور آنر ایک اور خاص معاملہ ہے جس کی طرف میں یور آنر کی شفقت آمیز توجہ دلانا چاہتا ہوں - اعلے تعلیم آبادی کی کل جماعتوں میں بسرعت پھیل رہی ہے اور اس تہذیب پھیلانے والی ایجنسی کے قیام کا سہرا لازمی طور پر گورنمنٹ کے سر پر ہی ہے-اعلیٰ زندگی کی طرف لیجانے والی تحریک سوسائٹی کے مختلف طبقوں پر اثر پزیر ہوگی لیکن وہ ذرائع اور ہتھیار جو ایسے سیدھی راہ اور صحیح سمت میں لیجانے کے لئے اسوقت موجود ہیں ناکافی ثابت ہو رہے ہیں - موجودہ کالجوں میں نوجوان طالبعلموں کی اوس روز افزوں تعداد کے لئے جنہیں یونیورسٹی امتحان انٹرینس میں پاس کرتی ہے جگہ نہیں ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہہ دیکھ کر بہت ہی رنج ہوتا ہے کہ طلبا کی ایک کثیر تعداد کو کالجوں میں کس بنا پر داخل کرنے سے انکار کر دیا جاتا کہ اون کے لئے کوئی جگہ اور کوئی گنجائش نہیں ہے - لہذا میں چاہتا ہوں کہ یور آنر کے سامنے پر جوش ادب سے درخواست کروں کہ حضور والا اپنے دور حکومت کے ختم ہونے سے پہلے اعلیٰ تعلیم کے لئے سہولتوں میں اضافہ کر دیں اور کم از کم ایک اور گورنمنٹ کالج قائم فرما دیں- مجھے اس بھاری بوجھ کا پورا علم ہے جواس عظیم جنگ کی وجہ سے گورنمنٹ کے خزانہ پر پڑا ہے لیکن میں یہہ بھی دیکھتا ہوں وہ برائی جسکا میں شاکی ہوں حد سے بڑھنے والی ہے اور اسکا انسداد کرنا چاہئے-اس میں کوئی شک نہیں یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکی شنوائی جناب والا ہمدردانہ توجہ سے فرمائینگے اور میری دعا ہے کہ پیشتر اس کے کہ یور آنر اپنے عالیشان عہدہ کے بوجھ اور تفکرات سے سبکدوش ہوں پنجاب کو یہہ خوش قسمتی حاصل ہو جائے کہ اس میں ایک اور اعلیٰ گورنمنٹ کالج کھل جائے - اسی مضمون کے متعلق عرض کرتے ہوئے میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تعلیمی اخراجات کم کئے جائیں اور مختلف امتحانوں کے نصابوں میں بھی اصلاح کیجائے - موجودہ طریق تعلیم میں ایک مکمل تبدیلی کرنے کا سوال خارج از بحث ہے لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھہ نہ کچھہ کیا جانا چاہئے جس سے وہ بوجھ جو آجکل طلبا کے دماغ پر پڑتا ہے ہلکا ہو جائے"-

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ—"میں اپنے آنریبل دوست ملک محمد آمین خان کے ساتھہ اوس مبارک بادی میں ہم آواز ہوں جو انہوں نے آنریبل مسٹر لمسڈن کو کونسل کے سامنے ایک واضح اور مفصل بجٹ پیش کرنے پر دی ہے-

"بحیثیت ڈسٹرکٹ بورڈوں کا نمایندہ ہونے کے میں یور آنر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یور آنر نے دیہی آبادی کے نیابت کرنے والے دو زائد ممبروں کو کونسل میں جگہ دی ہے - اس سے صاف ثابت ہوتا ہے - کہ یور آنر دیہی آبادی کی بہبودی سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں-

" وه اس عنایت کي پوري قدر کرتے هین جو یور آنر نے انهین عطا کي هے اور وه اس عطیه کے لئے یور آنر کے دل سے مشکور هین۔

" زمینداروں کا قائم مقام هونے کي حیثیت مین یهه میرا فرض هے که مین اون کي شکایات یور آنر کے پیش کرون - میرے پاس سمجهه دار زمین دارون کے بهت سے خطوط پهنچیے هین جن مین یهه شکایت کي گئي هے که کهیتون پر کام کرنے والے مزدور جنهین زراعتي سال کے لئے ملازم رکها جاتا هے بسا اوقات ایک ایسے وقت بهاگ جاتے هین جب که اون کي بجائے دوسرے آدمیون کا ملنا سخت مشکل هوتا هے اور اسطرح اونهین تکلیف اور نقصان پهنچاتے هین ایسے آدمیون کے خلاف دیواني کارروائي کرنے کے اختیارات زمیدارون کي امداد کے لئے کافي نهین هین ایکٹ عهد شکني کاریگران ٹهیکه دارون۔صاعون تاجرون اور دوسرے اشخاص کے مفاد کي حفاظت کرتا هے کوئي وجه معلوم نهین هوتي که کهیتون پر کام کرنے والے مزدورون پر جو بهاگ جاتے هین اسي قسم کي کوئي قانوني قید کیون نه هو لهذا مین درخواست کرتا هون که گورنمنٹ کو کثیرالتعداد زمیندارون کي بهلائي کے لئے ایک ایسا هي قانون وضع کرنا چاهئے۔

" زمین کي قلت کي وجه سے زمیندار عام گزرگاهین دبانے لگ گئے هین اور یهه قباحت یهان تک بڑه گئی هے که قصبون مین بهت سے راستے اس قدر تنگ هو گئے هین که ایک اکیلا چهکڑا بهي اس پر بمشکل چل سکتا هے اس طرح یهه چهوٹے راستے بذات خود زمیدارون کے لئے موجب تکلیف هو گئے هین اور وه مواضعات کے تجارتي کار و بار کے سد راه بهي هین"۔

" اگر یهه راستے اون پیمایشون کے برابر جو مالي کاغذات مین درج هین کشاده کردئے جائین تو اس سے دهقانون اور عام لوگون کا بڑا فائده هوگا۔

" اس خوفناک جنگ کے طوالت پکڑنے سے زیاده رنگروٹ بهرتي کرنے کي ضرورت پیش آئی هے اور رنگروٹون کي ضرورت دن بدن زیاده هوتي جاتي هے۔

" یهه بات نهایت هي تسلي بخش هے که پنجاب نے اپنا فرض نهایت شاندار طور پر ادا کیا هے مین یهه دیکهه کر واقعي فخر کرتا هون که فوج کے لئے رنگروٹ مهیا کرنے کے متعلق میرا حلقه کسي دیگر حلقه سے پیچهے نهیں رها۔

" فوجي اشخاص یور آنر کے نهایت مشکور هین که جناب والا نے فوجي سپاهیون کے لئے مربع جات اراضي کي ایک خاصي تعداد مخصوص کردي هے اس امر نے رنگروٹون کي بهرتي کو بهت تقویت دی هے۔

" لیکن چونکه ایسے زخمي سپاهیون کي تعداد دن بدن بڑهرهي هے جو که ملازمت سے مستعفي هونے پر مجبور هو جاتے هین اور چونکه اس عالم گیر لڑائي مین سپاهیون کی ایک بهت بڑی تعداد حصه لے رهي هے اس لئے مین بادب ملتمس هون که ان بهادرون کے لئے جو که سلطنت برطانیه کے لئے اپني جانین قربان کر رهے مزید مربعه جات اراضي مخصوص کئے جاوین مین جناب والا کا اس دایمي حسن اخلاق کے لئے صدق دل سے شکریه ادا کرتا هون جناب والا نے هم سب ممبران کے ساتهه کونسل کے موجوده اور گذشته اجلاس اور اوس کل عرصه کے دوران مین جس مین آپ اس کونسل کي کارروائي کے صدر رهے هین اظهار کیا هے گورنمنٹ هاوس کی مهمان نوازي هرکس و ناکس کو معلوم هے اور مجهے کوئی ایسا اجلاس یاد نهین جس کے بعد کوئی کهانا لنچ یا کوئي پارٹي نه دي گئي هو۔ان الفاظ کے ساتهه مین بحث کی تائید کرتا هون "۔

آنریبل رائے بهادر راماسرنداس " یونو آنر۔آپ کے زیر حکومت کامیاب نظم و نسق کا ایک اور سال ختم هوگیا هے اور آج غیر سرکاري ممبران کا فرض هے که وه گذشته سال کي کارروائي کي پرتال کرین اور گورنمنٹ کے آئنده غور و خوض کے واسطے اپنے خیالات کا اظهار کرین "۔

"سب سے پہلے غیر سرکاری ممبران فنانشل ممبر کے از حد مشکور ہیں۔انہوں نے نہایت فصاحت سے بجٹ کے کوائف کو جو عموماً خشک ہوتے ہیں ہم پر واضح کیا ہے اور جس دانائی سے کہ اونہوں نے گورنمنٹ کے مختلف خرچ کرنے والے محکموں کی اشد ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔اس سے ان کی لیاقت کا از حد ثبوت ملتا ہے کوائف بجٹ کی جو تشریح انہوں نے کی ہے وہ بلا شبہ بہت دلچسپ ہے۔فنانشل سیکریٹری نے اسی سال غیر سرکاری ممبران کی درخواست کے مطابق روئداد کے مسودہ کی نقول اجلاس منعقد ہونے سے بہت دن پیشتر ہمیں مہیا کر دی تھیں اس مہربانی کے ہم بہت مشکور ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس طریق سے غیر سرکاری ممبران کو بجٹ کی پیچیدگیاں پورے طور پر سمجھنے میں بہت مدد ملیگی۔مالی یادداشت میں ایک ایسی فہرست کا شامل کرنا جس میں وہ رقوم درج ہیں جو دیگر مدات میں سے لیکر مکرر تصرف میں لائی گئی ہیں اور مدات خورد کے اعداد کا یادداشت کے اندر درج کرنا ہماری مشکوری کا باعث ہے۔

"چونکہ میں مالی معاملات کا ذکر کر رہا ہوں اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ سال میں نے ان نو آبادیوں میں جن سے کہ صوبہ کی آمدنی میں بہت اضافہ ہوا ہے حفظان صحت کے کاموں کو ترقی دینے کے بارہ میں ایک ریزو لیوشن پیش کرتے ہوئے یہہ تجویز کی تھی کہ ان آبادیوں کی اراضیات کی آمد فروخت کا کچھہ حصہ ان نو آبادیوں میں سڑکیں۔شفا خانہ جات اور دیگر تعمیرات متعلقہ حفظان صحت مہیا کرنے پر خرچ کیا جاوے یوئر آنر نے اسی موقع پر اس ریزولیوشن کے مدعا سے پوری ہمدردی ظاہر کی تھی اور میں یہہ معلوم کرکے خوش ہوا ہوں کہ ۴۳ لاکھہ کی رقم جو ہمیں گورنمنٹ ھند کے سپرد کردہ ایک کروڑ روپیہ کی رقم کے عوض اسی سال ملی ہے نئی آبادیوں کی بہبودی پر خرچ کی جائیگی یہہ عین حق بجانب کارروائی ہے یہہ روپیہ جو اس صوبہ نے بڑی محنت اور عقل سے فراہم کیا تھا۔اس سے بہتر طریقہ میں خرچ نہیں کیا جا سکتا تھا اور یوئر آنر کی گورنمنٹ کے اس فیصلہ کے لئے کہ اس رقم کی پس اندوختہ رقم کی آمدنی حفظان صحت پر خرچ کی جائے۔مجھے یقین ہے کہ لوگ بہت مشکور ہیں۔

"یوئر آنر۔گذشتہ سال تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے میں نے ظاہر کیا تھا کہ اب وقت آگیا ہے جبکہ لوگوں کو صنعتی و حرفتی اور تجارتی تعلیم دینے کیلئے اسباب مہیا کئے جاویں۔جنابعالی میں پھر گذارش کرتا ہوں کہ فقط کتابی تعلیم لوگوں کی ضروریات کی پورا نہیں کر سکتی گورنمنٹ کی ملازمت کا دائرہ بہت محدود ہے اور محض کتابی تعلیم بغیر کسی صنعتی تعلیم کے ایک طالب علم کو کلرکی پیشہ کے سوائے دیگر پیشوں کے لائق نہیں بنا سکتی۔اسلئے اب وقت ہے کہ مزید تاخیر کے بغیر ایک مناسب سکیم صنعتی و حرفتی تعلیم کے لئے مرتب کیجاوے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپکی گورنمنٹ نے ایک خاص ڈائرکٹر صنعت و حرفت کی تقرری کی سفارش کی ہے اسکے لئے لوگ آپ کے از حد ممنون ہیں۔اب جس امر کی ضرورت ہے وہ یہہ ہے کہ صنعتی تعلیم کے لئے جداگانہ انسپکٹران مقرر کئے جاویں۔مجھے اُمید ہے کہ یوئر آنر لوگوں کی جائز ضروریات کی بہم رسانی کیلئے اپنی حسب معمول مستعدی کو کام میں لاکر اس نہایت ہی ضروری سوال پر بخوبی غور کرینگے"۔

"لوگوں کیلئے حرفتی تعلیم کا انتظام کرنیکے سوال کے ساتھہ ملحقہ مسئلہ یہہ ہے کہ لوگوں کے لئے ماہران صنعت و حرفت کی خدمات مہیا کرنیکا سوال ہے۔جملہ ترقی یافتہ ممالک کی گورنمنٹیں ماہران صنعت و حرفت ملازم رکھتی ہیں اور یہہ ان ماہران کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ کونسی موجودہ مقامی صنعتیں ترقی کر سکتی ہیں اور کونسی نئی صنعتیں بغیر خطرہ کے شروع کیجا سکتی ہیں اس قسم کی جملہ معلومات کو لوگوں میں مشتہر کیا جاتا ہے اور اونکو مدعو کیا جاتا ہے کہ وہ نئی صنعتوں کے جاری کرنے اور موجودہ دستکاریوں کو ترقی دینے میں دلچسپی لیں۔نئی دستکاریوں کی صورت میں گورنمنٹ کے ماہرین پورے طور پر تحقیقات کر لیتے ہیں کہ انمیں کامیابی کی کہاں تک اُمید ہے۔بہت سے ملکوں میں گورنمنٹ اس سرمایہ کے سود کی ذمہ واری (گارنٹی) اپنے اوپر لیتی ہے جو ایسی دستکاریوں پر لگایا جاتا ہے۔ایسے ہی مختلف طریقوں سے غیر ممالک میں بہت سی بڑی بڑی دستکاریاں جاری کیگئی ہیں۔یوئر آنر مقامی دستکاریوں کو ترقی دینے کا یہہ طریق ایسا ہے کہ ہم بھی اسے اختیار کرسکتے ہیں گورنمنٹ نے ایک طرح سے ٹاٹا برادران کی جاری کردہ لوہے کی دستکاری کو "محافظت" عطا کی ہے اور اس صوبہ کی پورٹلینڈ سیمنٹ کی دستکاری کو بھی کسی قدر "محافظت" عطا کرنیکا فیصلہ کیا تھا۔

اصلاح میں یوئر آنر سے ملتجی هون که اس معامله مین ایک قدم اور آگے رکهه دیا جائے اور صنعتی و حرفتی ماهرین کو مقامی دستکاریون کی ترقی کے واسطے سرکاری خرچ پر ملازم رکها جانا منظور فرمایا جاوے-اگر یوئر آنر میری اس نا چیز تجویز کو منظور فرمائینگے تو مین آپ کو یقین دلاتا هون که تمام صوبه آپکو دعائین دیگا اور جناب والا کا نام آئنده نسلون میں رعایا کے بهت بڑے فیض رسانون مین شمار هوگا-یوئر آنر اس مضمون پر بحث کرتے هوئے مین یهه ظاهر کرنا چاهتا هون که هماری بڑی دستکاری زراعت مین بهی بهت سی ترقی کی ضرورت هے-عمده آلات کی عدم موجودگی اور اونکے استعمال کی پوری واقفیت کا نهونا همارے راسته مین بهت سی رکاوٹین هین اس امر کی بهت ضرورت هے که سائنس کے رو سے تیار کرده آلات عام طور پر استعمال کئے جاوین هم محکمهٔ زراعت کے بهت مشکور هین جن سے لوگون کو نو ایجاد هلون اور عمده قسم کے پمپون اور دیگر آلات کے فوائد سے آگاه کیا هے جن سے پیدا وار بهت بڑه سکتی هے-لوگ چونکه ان آلات کے فوائد سے نا واقف هین اسلئے انکے خریدنے سے پرهیز کرتے هین کیا مین یهه تجویز کرسکتا هون که محکمهٔ زراعت ایسے ضروری آلات کو خود خرید کر دهقانون کو آسان شرائط پر دے یا ان سے قیمتین اس طریقه پر وصول کرے جس طریقه پر که گورنمنٹ تقاوی وصول کرتی هے اگر ڈسٹرکٹ بورڈون اور کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیون کو اس معامله مین زیاده دلچسپی لینے کی هدایت کردی جاوے تو مجهے یقین هے که بهت کچهه هو سکتا هے-یوئر آنر اگر اس قسم کا طرز عمل اختیار کیا گیا تو مجهے یقین هے که همارے فن زراعت مین بهت ترقی هو سکیگی"-

"یوئر آنر اسپارہ مین ڈسٹرکٹ بورڈون کا ذکر مجهے یهه امر یاد دلاتا هے که ان جماعتون کے موجوده اختیارات بهت محدود هین-موجوده انتظام کے مطابق اونکو کسی نئے کام یا تجویز کے شروع کرنیکا اختیار نهین هے ڈسٹرکٹ بورڈون کی گذشته رپورٹ سے مین دیکهتا هون که گورنمنٹ بهی اس امر کو محسوس کرتی هے که ممبران مین کام سے زیاده دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈون کو نئے کام وغیره شروع کرنے کے اختیارات دینے چاهئین سیلف گورنمنٹ (حکومت خود اختیاری) جسکی تائید مین حال هی مین گورنمنٹ نے اپنی رائے ظاهر کی هے بهی اس بات کی مقتضی هے که هم مقامی خود مختار جماعتون پر زیاده اعتماد کرین مجهے اُمید هے که یوئر آنر اس امر پر پوری توجه فرمائینگے"-

"دیهاتی رقبه جات کے نظم و نسق کے بارہ مین یوئر آنر مین ظاهر کرنا چاهتا هون که بهت سے اضلاع مین پینے کے پانی کا عمده انتظام نهین هے لوگون کو چهپڑون اور نالون کے غلیظ پانی پر قناعت کرنی پڑتی هے-جو موسمی بخار اور دیگر امراض پیدا کرتا هے یوئر آنر همین اس سوال پر بهت جلدی توجه دینی چاهئے اور دیهاتی رقبه جات مین پینے کا پانی مهیا کرنے کے لئے پخته چاهات کی تعمیر کی حوصله افزائی اور ترقی کرنی چاهئے اس غرض کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈون کو عطیات دینے چاهئین جنهین انکی ضرورت هو"-

"صحت عامه کا ذکر کرتے هوئے مجهے یهه کهنے کی ضرورت معلوم نهین هوتی که لوگون کی تعداد کثیر یونانی اور ایور ویدک طریقه علاج پر بهروسه رکهتی هے که یهه طریقے هماری طبیعت کے موافق هین اور دیسی دوائیان بهت ارزان مل جاتی هین-اندرین حالات مین اُمید کرتا هون که یور آنر مجهسے اس امر مین اتفاق کرینگے که ان دیسی طریقه هائے طب کے سائنٹیفک بنیاد پر قائم کرنیکی ضرورت هے-ایسے طریقوں کے سکهانے کے لئے مناسب انتظام کی از حد ضرورت هے اور ایسے طریقون سے علاج کرنے والون کی بهی قدرے حوصله افزائی هونی ضروری هے-یور آنر کو غالباً معلوم هوگا که گورنمنٹ هند نے بهی ایک ریزولیوشن منظور کیا هے جسمین اس قسم کی تجویزین بهی پیش کی گئی هین-مجهے اُمید هے که اس معامله پر بهی یور آنر پوری توجه دینگے-

"یور آنر ایک اور معامله بهی هے جسکی طرف مین جناب کی توجه مبذول کرنا چاهتا هون-یور آنر کو غالباً معلوم هوگا که لوگ اس امر کے بهت برخلاف هین که امتحان اینٹرینس کی بجائے سکول فائینل جاری کیا جائے-محکمه تعلیم نے مقامی یونیورسٹی کے پاس یهه سفارش کی تهی که یهه تبدیلی عمل مین لائی جاوے-مجهے معلوم هوا هے که یونیورسٹی مین اس تجویز پر بهت اختلاف رائے هوا اور اسلئے

يهه تجويز ايک غير محدود عرصه کے لئے ملتوي کر دي گئی هے-اندرين حالات يور آنر-يهه مناسب نهين که اس تجويز کے اختيار کو نيکی تحريک کي جائے اور مين اُميد کر تا هون که يور آنر کي با خبر گور نمنٹ اس تجويز کو ترک کر ديگي-

" دو سرا امر جسکي بابت مين اس موقع پر چند الفاظ کهنا چاهتا هون بد امني کي وه لهر هے جو گذشته سال اس صوبه کے بعض حصون مين نمو دار هو گئي تهي-بادشاه سلامت کی کل امن پسند رعايا کے واسطے يهه سخت تشويش کا وقت تها ليکن خوش قسمتي سے اس وقت يور آنر جيسے تجر به کار اور همدرد حاکم کے هاتهه عنان حکومت تهي-يور آنر کي في الفور زبر دست کار روائي سے بد امنی کی يهه لهر ابتداء هي مين دب گئي اور صوبه پهر اپني معمولي حالت پر آ گيا-اسکے لئے لوگ آپ کے صدق دل سے مشکور هين گو چه همارا صو به آپکی فراست کی وجه سے پهر با امن هو گيا هے ليکن سلطنت بر طانيه نهايت نا زک زمانه مين سے گذر رهي هے-اس عالمگير لڑائی سے بهترين سر زمينين تباه هو رهی هين اور بهترين جانون کا خون به رها هے ليکن يور آنر هم کو يقين هے که فتح هماري هے کيونکه هم حق بجانب هين-هندوستان نے سلطنت کي خدمت کے لئے بهتر ين امداد دي هے اور مين يور آنر کو يقين دلاتا هون که جب تک که هم دشمن کو مغلوب نه کر لينگے اور باعزت اور دائمی امن حاصل نه کر لينگے هم اپنا تمام مال و جان سلطنت کي نذر کرنے اور اس سے بهي زياده قربانيان کرنے مين دريغ نه کرينگے -

" اس صوبه کي پوليٹيکل حالت کے متعلق ذکر کرتے هوئے مينے گذشته سال اپنی موجوده کونسل کے انضباط کے چند ايک نقائص بيان کئے تهے اور چند ايک اصلاح کي تجاويز پيش کي تهين-مين خوش اور مشکور هون که ميري گذارش رائيگان نهين گئی اور لوگ يور آنر کے بهت مشکور هين که آپنے اس کونسل کے ممبران کي تعداد کو بروئے قانون منظور شده تعداد تک بڑها ديا هے-ليکن اس باره مين يهه ضرور جتلاؤنگا که پنجاب کي کونسل کے انتخاب کے قواعد ابهی تک پورے طمانيت بخش نهين هين همارے پڑوس مين صوبه جات متحده مين چهوٹي چهوٹي ميونسپل کميٹيون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کو ملاکر مشترکه حلقه هائے انتخاب بنا دئے گئے هين بڑي بڑي ميونسپل کميٹيون کو جداگانه نيابت کا حق حاصل هے اگر اسي قسم کا طرز عمل پنجاب مين بهي اختيار کيا جاتا تو اوس سے کونسل مين رعايا کے عنصر کو بهت تقويت پهنچتي-پنجاب کی دو مغربی قسمتون مين ڈسٹرکٹ بورڈون کے جمله ممبران نامزد شده هوتے هين-اگر ميونسپل بورڈون کو جن کا ايک جزو منتخب شده ممبران پر مشمل هوتا هے يهه اجازت دي جاتي که وه ڈسٹرکٹ بورڈون کے ساتهه مل کر ايک گروه بن جائين تو اس سے کونسل مين لوگون کي براه راست نيابت کو تقويت پهونچ جاتي علاوه ازين چهوٹی ميونسپل کميٹيون کو بڑي کميٹون کے عليحده کر کے گورنمنٹ تعليم يافته اور با رسوخ اشخاص کا کونسل مين داخل هونا ممکن بنا سکتي تهي اس طرز عمل پر صوبه جات متحده مين کاميابي کے ساتهه عمل کيا جاتا هے اور مجهے يقين هے که پنجاب مين بهي يهه ويسا هي کامياب ثابت هوتا-يور آنر موجوده قواعد کے مطابق نهايت ناموزون گروه بنانے پڑے هين-لاهور کو قسمت ملتان سے کانٹهنا پڑا اور امرتسر کو جو که لاهور کے پڑوس مين هے قسمت جالندهر سے ملانا پڑا-مين اُميد کرتا هون که جب ان قواعد کی نظر ثانی کا وقت آئيگا تو ان نقائص کو دور کيا جائيگا-اس صوبه کي امپيريل کونسل مين نيابت کے متعلق مين پهر ملتجي هون که پنجاب سے مناسب سلوک نهين هوا-بمبئي جسکي ابادي تقريباً پنجاب کے برابر هے-امپيريل کونسل مين اپنے دو نمايندے بهيجتا هے-مگر پنجاب صرف ايک بهيجتا هے-اس سے صوبه کي قليل المقدار مگر ضروري جماعت کو بهت نقصان پهنچ رها هے اور مين اُميد کرتا هون که يور آنر کی گورنمنٹ افسران متعلقه سے اس امر کا پوري طرح سے اظهار کرينگے-

" اخير مين يور آنر مجهے اس امر کا اظهار کرنا هے که "يهه اجلاس اس کونسل کا اخري اجلاس هے-هم مين سے بعض غالباً نئی کونسل مين نه آئينگے اس قسم کے موقع پر مين اون خيالات کا اظهار ضروري سمجهتا هون جو کل غير سرکاري ممبران کے دلون مين بالا تر هين اور وه يهه هين-که هم يور آنر اور اپنے سرکاري هم جلسيون کے بهت هي مشکور هين که آپ نے اور انهون نے همين اس کونسل مين اپنے فرائض کي انجام

دھی مین ہر طرح کي مدد دي۔گذشتہ ۳½ سالون مین ہم سے ہمیشہ خلق اور مروت سے برتاؤ ہوتا رہا ہے یور آنر۔مین آپکا اور اپنے سرکاري ہم جلسیون کا اس عمدہ سلوک کے لئے جو ہم سے اسی کونسل مین گذشتہ سالون مین ہوتا رہا ہے سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔

آنریبل رئے زادہ بھگت رام۔—" یور آنر—مین بجٹ پر طول طویل یا مفصل خیالات کا اظہار کرنا نہین چاہتا کیونکہ اس پر کونسل مین کافي بحث ہوچکي ہے—لیکن مجھے اون تعریفي الفاظ سے بہي اتفاق ہے جو دیگر آنریبل ممبران نے آنریبل ممبر باہتمام بجٹ کے حق مین کہے ہین—آنریبل مسٹر لمسڈن نے جو محنت اور احتیاط بجٹ کي تیاری مین کي ہے وہ اسکے لئے بجا طور پر کونسل کے شکریہ کے مستحق ہین انکا کام کچھہ آسان نہین تہا—درحقیقت اس کام مین بہت ہي مشکلات آئي ہین اور اونکو معمولي مشکلات نہین کہا جاسکتا اس عظیم عالمگیر لڑائي نے جو آجکل یورپ اور دنیا کے دوسرون حصون مین جاري ہے ان تمام ملکون کي مالی حالت کو ابتري مین ڈال دیا ہے جو کہ اسمین شریک ہین۔

" جن اصحاب نے بجٹ تیار کیا ہے اونہین آمد و خرچ کے ترتیب دینے اور مختلف ضروریات کے لئے روپیہ بہم پہونچانے مین سخت مشکلات کا سامنا ہوا ہے—جو کثیر رقم سلطنت بہر مین لڑائي مین صرف ہو رہي ہے اوس کا اثر اس ملک کي مالي حالت پر بہي پڑا—اس ملک کي تجارت پر لڑائی کا بالواسطہ اثر اسقدر کافي ہوا ہے کہ اسنے گورنمنٹ کو مختلف محکمون کے اخراجات مین کمي کرنے پر مجبور کردیا ہے—یہہ اُمید نہین ہوسکتي کہ یہہ صوبہ ان اثرات کي زد سے محفوظ رہیگا جنہون نے ہندوستان پر اسقدر گہرا اثر کیا ہے اس لئے لمسڈن صاحب کو خاص مشکلات کي موجودگي مین اپنے فرائض کو انجام دینا پڑا ہے اور انہون نے اون کفایت شعاریون کي تشریح کي ہے جو اونہین کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے اوس سے ہر معقول پسند شخص کا اطمینان ہوگیا ہے انہون نے کونسل کو اپنے اعتبار مین لیکر صورت حالات کي مفصل کیفیت اپنے ہم جلسیون کے سامنے رکھہ دي ہے مالي معاملات کا ذکر کرتے ہوئے میرے خیال مین یہہ کہنا ضروري ہے کہ اگر جنگ جلدي ختم نہ ہوئي اور ایک یا دو سال اور جاري رہي تو اس احتیاط اور امتیاز کي اور بہي زیادہ ضرورت ہوگي جو لمسڈن صاحب نے بجٹ کي تیاری مین استعمال کي ہے—مجھے یور آنر کو یہہ یقین دلانے کي ضرورت نہین کہ اس صوبہ مین ہرطبقہ کے لوگ سلطنت کے اس مستحکم ارادہ اور غرض مین کہ لڑائي کو اپنے پورے ذرائع اور طاقت سے جاري رکہا جاوے جبتک کہ دشمن پر پوري فتح یقیني نہ ہوجاوے ہر طرح سے حصہ لینے کے لئے تیار ہین پنجاب کے لوگ اس بارہ مین ہر طرح کي قرباني کرنے کے لئے تیار ہین—ان سے جس قسم کي مدد مطلوب ہوگي وہ اسمین دل و جان سے گورنمنٹ کا ہاتہہ بٹانے کے لئے تیار ہین۔

" مین لڑائی کے متعلق مزید خیالات کا اظہار کرکے کونسل کا وقت لینا مناسب خیال نہین کرتا تاہم مین ایک معاملہ کي نسبت اور خصوصاً اسکے ایک ناخوشگوار پہلو کي نسبت جو بدقسمتي سے گذشتہ سال عوالناس کے پیش آیا ہے مختصراً کچھہ کہنا چاہتا ہون—اولاً مین چند الفاظ ہندوستان کی اوس باغیانہ تحریک کے متعلق کہونگا جنکي بنیاد ہندوستان سے باہر پڑي تہي چونکہ ان کارروائیون کي اصلیت اور تاریخ سے ہم بخوبي واقف ہین اسلئے مجھے اسکي نسبت کچھہ زیادہ کہنے کي ضرورت نہین سوائے چند اشخاص کے جو اس تحریک کے روح رواں تھے اور اون گمراہ لوگون کے جو زیادہ چالاک اشخاص کے پنجہ مین پہنس گئے تھے اون لوگون کو جنہون نے اس تحریک مین سرگرمي سے حصہ لیا تہا اپنے کئے کی سزا مل چکي ہین اور مین خیال کرتا ہون کہ ہم بآسانی یہہ کہ سکتے ہین کہ یہ فتنہ ابتدائی مین دب گیا ہے ایک وقت تو یہہ ڈر تہا کہ یہہ زیادہ خطر ناک صورت اختیار نہ کرلے—لیکن ہم یور آنر کے مشکور ہین کہ جناب والا کی سرگرمي اور مستقل مزاجي سے جن سے آپ نے اس مشکل کے حل کرنے مین کام لیا اس فتنے کا خاطر خواہ انتظام ہوگیا ہے ہمارے سابق پیارے وائیسرا لارڈ ہارڈنگ نے اس مضمون پر جن خیالات کا اظہار گذشتہ اکتوبر مین یونائیڈڈ سروس کلب مین کیا تہا ان سے ہمارے پنجاب کے لوگ بالکل متفق ہین اس معاملہ کا ایک تسلي بخش پہلو یہہ ہے کہ پنجاب کے لوگون نے اس باغیانہ تحریک کے دبانے مین گورنمنٹ کا ہاتہہ دل و جان سے اور پوري طرح سے بٹایا اور اس کی وجہ بہت حد تک وہ پالیسي ہے (جو جناب والا نے ابتدا ھی سے اختیار کي) اور آپکا وہ عزم بالجزم

ہے جو آپنے قانون و امن قائم رکھنے کے متعلق کرلیا تھا۔مجھے ان بلوون کی نسبت چند الفاظ کہنے کی اجازت دی جائے جنہون نے کہ ۱۳ ماہ ہوئے مغربی پنجاب کے ایک حصہ کو بدنام کر رکھا تھا۔مجھے انکے بواعث کے بیان کرنیکی ضرورت نہین کیونکہ وہ ہر شخص کو بخوبی معلوم ہین جھوٹی اور بیہودہ خبرون نے جو کہ شریر النفس لوگون نے پھیلا رکھی تھین لوگون مین یہہ خیال پیدا کردیا کہ برطانوی طاقت کمزور ہوگئی ہے اور کہ وہ اپنی ناجائز خواہشات کو کھلے دل سے اور بے روک و ٹوک پورا کرسکتے ہین۔وہ اس وقت یہہ بھول گئے تھے کہ اونکا ملک گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت ہے اور اسلئے انہون نے لوٹ مار کی خواہش کو خوب دل کھولکر پورا کیا۔بے کس لوگون کو جو اس قانون شکن کارروائی کا شکار ہوئے بہت نقصان اُٹھانا پڑا - جونہی ان حالات کا یور آنر کو علم ہوا امن کے از سر نو قائم کرنے اور عاید شدہ نقصان کی کسی حد تک تلافی کرنے اور اس بداعمالی کے مکرر ارتکاب کا انسداد کرنیکے لئے تدابیر اختیار کی گئین - مجھے اوس تقریر کا ذکر کرنیکی ضرورت معلوم نہین ہوتی جو یور آنر نے جھنگ مین کی تھی اور جسکا کہ اب ہر ایک کو علم ہے اور نہ ان تجاویز کا ذکر نے کی کوئی ضرورت ہے جو کہ یور آنر کی گورنمنٹ نے لوگون کی دلچسپی کے لئے اور اونکا حکومت برطانیہ پر اعتماد جمانے کے لئے اختیار کین مجھے ہر طرح سے اُمید ہے کہ دوستانہ تعلقات کے از سر نو قائم کرنے اور گذشتہ باتون کو نظر انداز کرنے کا نیک کام جو یور آنر کی زیر حمایت شروع کیا گیا ہے اسوقت تک جاری رہیگا جب تک کہ لوگ گذشتہ باتون کو بالکل بھول نہ جائین۔ اور اپنے پرانی دوستی اور ہمسائیگی کے تعلقات دوبارہ نہ اختیار کرلین۔

" پنجاب مین معدلت گستری فوجداری کے متعلقہ ایک دو باتون کی نسبت چند الفاظ کہنے کے لئے مین یور آنر کی اجازت چاہتا ہون یہہ ایک ایسا مضمون ہے جسمین مین خاص دلچسپی رکھتا ہون اور اسکی نسبت مین ذاتی تجربہ و علم سے گفتگو کرسکتا ہون معدلت گستری فوجداری کی رپورٹ بابت سال گذشتہ بیشک یہہ ظاہر کرتی ہے کہ کچھہ ترقی ہوئی ہے۔لیکن اس سے انکار کرنا بے سود ہے کہ حالت مجموعی طور پر تا حال تسلی بخش نہین ہے۔

" پنجاب مین مقدمات کی سماعت کے عرصہ کی اوسط بمقابلہ دیگر صوبون کے جو ریگولیشن پراونسز کے نام سے موسوم ہین تقریباً تین گنا ہے - سرکاری رپورٹون مین اور اخبارون مین اس مسلمہ ناتسلی بخش حالت کے بواعث پر بہت کچھہ لکھا جا چکا ہے۔میرا خیال ہے کہ پنجاب مین فوجداری مقدمات کی سماعت پر اس لئے زیادہ وقت صرف ہوتا ہے کہ یہان مجسٹریل نظام اور استعداد استقدر کافی نہین ہے کہ وہ اچھے کام کو بخوبی سر انجام دیسکین بعض مقدمات جو دیگر صوبون مین اسسٹنٹ سشن جج جیوری اور اسیسرون کی امداد سے سماعت کرتے ہین پنجاب مین زیادہ تر دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹون کی عدالتون مین فیصل ہوتے ہین اور یہہ عموماً رتبہ۔قانونی لیاقت تربیت اور تجربہ مین مقابلتاً ادنی ہوتے ہین۔

" میری ناچیز رائے مین کوئی وجہ نہین کہ پنجاب مین دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹون سے متعلقہ انتظام جاری رکھا جائے تعلیمی اور علمی ترقی مین اور بہت سے دیگر امور مین جن کے مطابق صوبون کے درجے مقرر کئے جاتے مین پنجاب کسی طرح بھی صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ سے کم نہین ہے اور کوئی وجہ نہین کہ یہہ نان ریگولیشن پراونس ہونے کی وجہ سے نقصانات برداشت کرتا رہے اور اسے کورگ آسام اور اجمیر میرواڑہ کے برابر سمجھا جاوے دوسرا امر جس کی نسبت مین ذکر کرنا چاہتا ہون وہ سزا یابی کی فیصدی کے متعلق ہے سزا یابی کی فیصدی مین بیشی پر اظہار اطمینان کیا جاتا ہے یہہ اصول فی نفسہی تو شاید قابل اعتراض معلوم نہ ہو لیکن اون الفاظ کے لحاظ سے جو مین فوجداری کل جسے صوبہ کے جرایم سے زیادہ تر واسطہ پڑتا ہے استعداد اور لیاقت کے متعلق مین کہہ چکا ہون مین یہہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ سزا یابی کی فیصدی مین بیشی کا ہونا کچھہ مبارک امر نہین ہے کیونکہ ہمارا مدعا اور مقصد یہہ ہونا چاہئے کہ واقعی مجرم اشخاص سزایابی اور انصاف و بلا رعایت و بسرعت اور عمدگی سے عمل مین آئے اور میری ناقص رائے مین جو طریقہ کہ اس معیار مین پورا نہین اُترتا بذات خود قابل نفرت ہے مین واقعی مجرم اشخاص کو سزا دینے کی اہمیت کو اور جرایم کے انسداد پراسکے عمدہ اثر کو نظر انداز نہین کرتا لیکن تاہم مین یہہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ ناجائز کارروائیون کی امداد سے واقعی مجرم اشخاص کے بچ جانے اور بے کس و بے قصور لوگون کے عدالت مین گھسیٹے جاکر سزائین پانے سے بہت سخت اور بے انداز نقصان پہنچتا ہے انصاف کی توہین ہوتی ہے اور جرایم پیشہ اشخاص اپنی قبیح خواہشات کے لئے وسیع میدان پاتے ہین۔

" پیشتر اسکے کہ مین معدلت گستری فوجداری کا ذکر ختم کرون مین خیال کرتا ہون کہ مین اپنے فرائض کی ادائیگی مین کوتاہی کرونگا - اگر مین اوس بات کو بزور ظاہر نہ کرون جس کو تمام وکلا جو فوجداری کا کام بکثرت کرتے ہین بخوبی جانتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ سزایابی کی فیصدی مین بیشی کا نتیجہ ہمیشہ رشوت ستانی اور اس سے متعلقہ دیگر معیوب افعال مین زیادتی ہوتی ہے یہہ معاملہ اس قابل ہے کہ اسپر گورنمنٹ اور اور لوگ دونون پوری توجہ دین اور میرا ناقص خیال یہہ ہے کہ جب تک اس معاملہ کی درستی کے لئے کارگر تجاویز اختیار نہ کی جائینگی حالات اپنی موجودہ صورت مین ہی رہینگے۔

" پیشتر اسکے کہ مین بیٹھون مین یور آنر کا اوس مہربانی - التفات اور توجہ کے لئے شکریہ ادا کرتا ہون جو جناب والا اس کونسل کے ممبران سے ہمیشہ ظاہر کرتے رہے ہین"۔

آنریبل رائے بہادر ہریچند — " بحث زیر غور فارغ البالی کا بحث نہین ہے - گذشتہ خریف کی حالت ناموافق اور ضروری فصل ربیع کے بمشکل امید افزا ہونیکی وجہ سے معاملہ زمین کے تخمینہ کردہ محاصل مین سنہ ۱۶–۱۹۱۵ ع کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مقابلہ مین ۱۶ لاکھہ کی کمی کا ہونا شاید نا گزیر تھا اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فنانشل سیکریٹری کی نام نہاد جادو کی چھڑی موسم و ہوا کے سامنے عاجز ہے اور ہمارے بجٹ زیادہ تر بارش کی کھیل ہین مین اپنا عین فرض سمجھتا ہون کہ اس سے مجھے تعلق نہین لیکن مین آنریبل فنانشل سیکریٹری کو اون کے کرائف و اعداد کو نہایت ہوشیاری سے مرتب کرنے پر مبارک باد دون اگر چہ وہ اپنے عہدہ پر نئے بیٹھے تھے مگر انہون نے اپنے محکمہ کے ساتھہ اسطرح سمجھہ لیا ہے گویا کہ وہ ابتداء سے ہی اس کام کے لئے موزون تھے - بیشک انہون نے اپنے تمام اعداد و کوایف میز پر رکھہ لے اور شاید مین اکیلا ہی اس امر کا اظہار نہین کرتا کہ کوایف کی نسبت میری پوری تسلی ہوگئی۔

" یہہ سن کر افسوس ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا عطیہ برائے تعلیم اب ختم ہو چکا ہے - بلا شبہ اگر ہم نے ایک کروڑ روپیہ گورنمنٹ ہند کو نہ دیا ہوتا تو ہمارا مستقبل بہت تاریک ہوتا - یہہ درست ہے کہ حفظان صحت کا ۱۲ لاکھہ روپیہ بھی موجود ہے لیکن یہہ دو نعمتین تربیت و صفائی لازم و ملزوم ہین اور اگر ایک کو فاقہ کشی کرائی جائے تو اس سے یہہ مراد ہے کہ دوسری کو بھی فاقہ کشی کرائی جارہی ہے یہہ نہین کہا جاسکتا کہ ان کے لئے گذشتہ سالون مین عطیات زیادہ ملتے رہے ہین فی الواقع ہمین کبھی زیادہ عطیات ہرگز نہین ملتے اور یہہ عین مناسب تھا کہ زیادہ تعلیم اور بہتر حفظان صحت کے واسطے روپیہ مہیا کرنے لئے مختلف محکمات اسی قدر کفایت شعاری سے کام لیتے جسقدر کہ اب عمل مین لائے ہین صنعتون کے متعلق افسوس ہے کہ گذشتہ سال کے عطیہ کا زیادہ حصہ مناسب سیکمون کی عدم موجودگی کے باعث غیر صرف شدہ پڑا رہا لیکن اب ایک رائل کمشن متعلقہ صنعت زیر صدارت سر طامس هالینڈ کا اعلان ہو چکا ہے اور ہمین امید ہے کہ اس سے بہت عمدہ نتائج نکلینگے یور آنر سودیشی صنعتون کے بہت مربی رہے ہین اور یور آنر کی ہمدردانہ تقریر پر جو آپ نے کونسل کے گذشتہ اجلاس مین پڑھی تھی ہمارے کانون مین ابھی تک گونج رہی ہے۔

" مجھے اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ سڑکہائے نوآبادی کے لئے ۳½ لاکھہ روپیہ مہیا کیا گیا ہے ڈیرہ غازی خان کے لئے شہر مین ذرایع آمدورفت کو ترقی دینا بھی ویساہی ضروری امر ہے وہان کے باشندون کو دریائے اٹک کی طغیانیون سے سخت نقصان پہونچا ہے اور انکو ہر طرح کی حفاظت اور مدد کی ضرورت ہے اگر مجھے اجازت ہو تومین سفارش کرونگا کہ قصبہ چوٹی (ڈیرہ غازی خان) کی سڑکون کی ترقی کیلئے مناسب رقم کا انتظام فرما یا جائے۔

" ایک منتخب شدہ نمائندہ کی حیثیت مین مین اپنی قسمت کے باشندون کی طرف سے اس موقع پر یور آنر کا اوس کاروائی کیلئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جو اوس بد امنی کے انسداد کیلئے کیگئی ہے جو اضلاع جھنگ و مظفر گڑہ اور ملتان مین ماہ فروری و مارچ گذشتہ مین پھیل گئی - تھی لوگون کی اس مصیبت مین یور آنر نے اپنے تئین سچ مچ مائی باپ ثابت کیا ہے اور قانون شکن لوگ آپکے رعب سے تھرانے لگے۔ بلاشک وہ تشویش اور خطرے کے دن تھے جنکا وجود خوش قسمتی سے برطانوی حکومت کے زیر سایہ نہین پایا جاتا اب چونکہ لوگون کے اندر اعتماد از سر نو قائم ہو گیا ہے اور امن پھر ظہور پزیر ہو گیا ہے ہم یور آنر کا اور

کرنیل طامپسن صاحب قسمت ملتان کے ہر دل عزیز کمشنر کا جن کي عملی تدابیر اور سچی همدردي نے امن امان قائم کرنے میں بڑي مدد دي ھے تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاھئے ھیں۔

- " کونسل ھذا کے آخري سیشن کے دنوں میں جناب مستطاب گورنر جنرل بہادر کی تبدیلی عمل میں آئی ھے اس صوبہ کے پُرانے خیال کے ھندؤں نے نئے گورنر جنرل بہادر کے مبارک عہد حکومت کا لاھور میں قائم ھونیوالے سناتن دھرم کالج سے انکا نام نامی وابستہ کرکے خیر مقدم کیا ھے ھمیں کوئي شک نہیں کہ جناب مستطاب اپنے ممتاز پیشرو لارڈ ھارڈنگ بہادر کی فیاض اور اعلی پالیسی کوجاري رکھینگے اور اُنھي کي طرح لوگوں کے شکر گزار اور پر محبت دلوں میں ھمیشہ کے لئے گھر کر لینگے۔

" یورآنر پر بخوبي روشن ھے کہ صوبہ ھذا نے جرمنی کے مکروہ جذبہ جنگجوئی کو کچلنے کے لئے روپیہ آدمیوں اور سامان کے نذر کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا اور یہہ عین مناسب ھے کہ اسکو ایک چارٹرڈ ھائی کورٹ اور سپریم کونسل میں وسیع ترنیابت اور دیگر حقوق عطا فرمائے جائیں جن سے یہہ تا حال محروم رکھا گیا ھے "۔

آنریبل نواب ابراھیم علي خان—" یورآنر چونکہ یہ اس کونسل کا آخري اجلاس ھے اسلئے میں یورآنر کی اجازت سے بجٹ کے بعض امور کے متعلق چند الفاظ کہنا چاھتا ھوں اور انیز وضع آئین و قوانین کے اوس کام کا سرسری ذکر کرنا چاھتاھوں جو اس کونسل نے گذشتہ تین سالوں میں جناب والا کي شاندار رھنمائی میں انجام دیا ھے جناب والا چونکہ میں ایک ایسی قوم کا نمائندہ ھوں جسکی تعلیمي پستي ایک مشہور بات ھے اسلئے میں یورآنر کا اون فیاضانہ عطیہ جات کے لئے شکریہ ادا کرتا ھوں جو سال بسال صوبہ ھذا میں عوام کی تعلیم کی توسیع و ترقي کے لئے دئے گئے ھیں اس موقع پر مجھے ۲۵۰۰۰ روپیہ کے اوس خرش آئند عطیہ کے لئے اپنے اعتراف کا اظہار کرنیسے چوکنا نہ چاہئے جو پرائمري سکولوں کي توسیع کے لئے آئندہ سال کے واسطے بجٹ میں مہیا کیا گیاھے اس بات کے بیان کرنے کي ضرورت نہیں کہ میری قوم پبلک اخراجات کي تمام مدات میں سے تعلیمی مد کي دیگر مدات کی نسبت زیادہ نگہداشت کي طالب ھے گو مجھے افسوس ھے کہ جنگ کی بدولت ناموافق حالات پیدا ھوجانیکے باعث تعلیمی اخراجات میں بھی متناسب تخفیف کی ضرورت پڑي ھے تاھم میں اوس سچی خواھش کا شکریہ کے ساتھہ اعتراف کرتاھوں جو یورآنر کي گورنمنٹ نے تعلیم کي بہتری کے متعلق ظاھر کي ھے اس مد میں دو لاکہہ سے قدرے کم رقم کي تخفیف کے متعلق ایک ایسے وقت میں شکایت نہیں کی جاسکتي جبکہ پبلک اخراجات کی دیگر مدات میں شدید تر تخفیف عمل لائی گئي ھے میں اس خوش کن تبدیلي کا پورے طور پر حامي ھوں جوتعلیمي اخراجات بازگشت کے مقامی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے طریق میں اوکل گورنمنٹ عمل میں لائي ھے۔خیال کیا جاتا ھے کہ اس تبدیلی سے نہ صرف پرانے طریقہ کے تمام نقص دور ھو جائینگے بلکہ واقعي پست ماندہ ضلاع و میونسپل کمیٹیاں تعلمي عطیات میں سے معقول حصہ حاصل کر سکینگي۔

" سابقہ طریق کے مطابق بد قسمتی سے خوش حال اضلاع پست ماندہ اضلاع کو نقصان پہونچا کر خود فائدہ اُٹھا لیا کرتے تھے اور وہ روپیہ بھي حاصل کر لیا کرتے تھے جو بروئے انصاف پست ماندہ اضلاع کو ملنا چاھئے تھا۔

" اس سلسلہ میں میں حالي میموریل سکول کی طرف جو حال ھی میں پاني پت میں قائم کیا گیا ھے حضور کی مبارک توجہ مبذول کرنا چاھتاھوں یہہ سکول ایک ایسے شخص کی یادگار میں قائم کیا گیا ھے جسکو میري قوم بجا طور پر اپنا سب سے بڑا قومی شاعر تصور کرتی ھے اونکی دلسوز و دل افروز شاعری نے (جس کا ایک حصہ پنجاب یونیورسٹی کی معینہ کتابوں (ٹکسٹ بکوں) کا ایک جزو ھے) ھندوستانی مسلمانوں کو اپنی تعلیمی ضروریات کے لئے بیدار کیا۔انھوں نے اپنی تمام عمر ھندوستان میں وسیع تعلیم کی سرگرم تائید و حمایت میں گزاري ھے اُردو کے اس بڑے شاعر کي قابلیت اور خدمات کي یادگار کو حالي میموریل سکول ناجزاًنہ

طرق سے زندہ رکھنا چاھتا ھے ایک ایسی درسگاہ کو سرکار کي طرف سے اگر کوئي امداد دی جائیگي تو اس کے باني خاص طور پر شکر گزار ھونگے اور تمام مسلمان قوم اوس کی نہایت قدر کریگی۔

" یور آنر—پولیس کے اخراجات مین تخفیف کا مطالبہ نہایت افسوس ناک ھے خاص کر ایک ایسے وقت مین جب کہ پبلک اور انتظامي ضروریات کے باعث گورنمنٹ کے لئے پولیس کی جمعیت مین اضافہ کرنا نہایت ضروري ھو گیا ھے سال گذشتہ مین مغربي اور وسطی پنجاب ایک بڑے نازک زمانہ مین سے گذرا ھے لیکن اس نہایت مطعون محکمہ کی وفا دارانہ اور سچي خدمات کي بدولت پولیٹیکل جرائم کي امنڈتي ھوئي لہر جس کا نتیجہ صوبہ کي عام ترقی کے لئے نہایت تباہ کن ھوتا اوسي جگہہ رک گئي جہان سے کہ یہہ شروع ھوئي تھي۔

" پبلک ان امن کے محافظوں کي اون خدمات کے لئے نہایت ممنون ھے جو اونھون نے صوبۂ ھذا مین امن قائم رکھنے مین انجام دي ھین جیساکہ ھم جانتے ھین اس ملک کي پولیس کے سپرد گورنمنٹ کے ابتدائي فرائض ھین اور جو عظیم الشان قربانیان اُونھین کرني پڑي ھین اور جو اونھون نے اپنے فرائض کي ادائیگي مین بڑي خوشي سے کي ھین اوس کي جس قدر تعریف کي جائے تھوڑي ھے اور وہ ھماري بھتوین تعریف و تحسین کي مستحق ھین موجودہ حالات مین اخراجات پولیس مین جو اضافہ کیا گیا ھے وہ عین مناسب و معقول معلوم ھوتا ھے اور جیساکہ آنریبل ممبر مال نے کہا ھے گورنمنٹ کو یہہ بوجھ بادل نا خواستہ اُٹھانا پڑا ھے لیکن میرا خیال ھے کہ گورنمنٹ کو خواہ کسي وجوھات کي بنا پر یہہ اضافہ کرنا پڑا ھے اس اضافہ کا بڑی خوشي سے خیر مقدم کرنا چاھئے کیونکہ یہہ تمام رقم پولیس کي ایک نہایت ضروري اصلاح کي تکمیل مین صرف کي جائیگي اور اس سے ھندوستاني ادنے ملازمین کي تنخواہ مین ایک معقول اضافہ کرکے اون کي اخلاقي اور مالي حالت کو بہتر بنانا مقصود ھے۔

" یور آنر—جنگ کے دوران مین بھي کونسل ھذا نے وضع آئین و قوانین کے متعلق بڑا کام کیا ھے یور آنر کے پر از واقعات دور کے پہلے تین سالون مین جو قوانین پاس ھوئے اون مین علاوہ دیگر قوانین کے ایکٹ عدالتہائے پنجاب ایکٹ آبکاري و ایکٹ رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص جیسے نہایت مفید قوانین شامل ھین اور یہہ امر تسلی بخش و قابل مبارکبادي ھے کہ ان قوانین کو جوکہ کونسل مین پوري غور اور عام رائے کے مناسب لحاظ کے بعد وضع کئے گئے ھین پبلک نے بہت پسند کیا ھے "۔

آنریبل لالہ کاھي رام— " یور آنر یہہ امر تسلي بخش ھے کہ سابق ممبرمال مسٹر مانٹ نے جو الفاظ گذشتہ سال جنگ کے آٹھہ مہینے بعد کہے تھے کہ جنگ کي وجہ سے مرمہ تخمینہ کی مدات آمدنی پر کوئي اثر نہین پڑا وھي الفاظ موجودہ ممبر مال جنگ کے ایک سال اور آٹھہ ماہ بعد بھي کہنے کے لائق ھو گئے ھین۔

" گورنمنٹ کي فیاضي کي بدولت کونسل ھذا کے ممبر چھہ سال پہلے کی نسبت اس وقت تقسیم بجٹ پر رائے قائم کرنے مین نہین تو کم از کم سمجھنے کے ضرور قابل ھو گئے ھین لیکن مین اس وقت کونسل ھذا کو تقسیم بجٹ کے متعلق امور بیان کرکے دق نہین کرنا چاھتا اور مالي و عام مفاد کے متعلق صرف چند امور کو گورنمنٹ کي پوري غور کے لئے پیش کرنے پر اکتفا کرونگا۔اول تو مین گورنمنٹ کا مشکور ھون کہ اونھون نے بجٹ کي بعض ایسي مدات کي تفصیل پیش کر دی ھے جو پر بحث کرنے کي اجازت نہین اس واقفیت سے صوبہ کي مالي حالت کو سمجھنے اور اوس پر رائے قائم کرنے مین بڑي مدد ملتي ھے مین گورنمنٹ سے ایک قدم اور آگے بڑھنے کي درخواست کرتا ھون اور مد انکم ٹیکس کی آمدني کي تفصیل بھي پیش کرنے کي التجا کرتا ھون۔

" مین دیکھتا ھون کہ تشریحي یادداشت گذشتہ سال کی یادداشت سے مختلف ھے۔ھم گورنمنٹ کے پیش از پیش واقفیت بہم پہونچانے کے لئے مشکور ھین۔ساتھہ ھي مین یہہ بھي عرض کرتا ھون کہ نقشہ کي صورت مین ھر سال تبدیلي بڑي پریشاني کا موجب ھوتی ھے۔بہر حال اس سے اعداد کے باھمی مقابلہ کرنے مین کوئي سہولیت پیدا نہین ھوتي۔آمدني اور خرچ کي مدین یادداشت کے مختلف حصون مین درج ھین جن سے اعداد کے مطالبہ مین بڑي دقت پیش آتي ھے۔مزید بران اس مین صرف سہ سالہ اعداد درج ھوئے ھین حالانکہ گورنمنٹ ھند

پنجسالہ اعداد درج فرماتي هے۔مین خیال کرتا هون که اس سے بجٹ کے مطالعہ مین سهولت پیدا هوگي۔اگر لوکل گورنمنٹ گورنمنٹ هند کي طرح ایسے نقشے تیار کرے جس مین نه صرف کمي و بیشي کے اعداد هی درج هون بلکه تشریحي یادداشت مین پانچ ساله اعداد درج کرکے آمدني اور خرچ کي مدات ایک جگهه اور ساتهه ساتهه درج کي جائین۔مین یهه بهی دیکهتا هون که گذشته سال مالي روئداد کے ساتهه ضمیمه (ب) لگایا گیا تها مگر وه اس دفعه موجود نهین هے۔اس عدم موجودگی سے تقسیم بجٹ کے سرسري مطالعه مین کوئي مدد نهین ملتي۔اسلئے مین یهه رائے دینے کي جرات کرتا هون که اگر گذشته سال کی طرح گورنمنٹ ضمیمه (ب) مین تحتي مدون کے درج کرنے کے معمولي طریقه کو جاری رکهے تو بهتر هوگا۔

" صاحب سیکریٹري مال فرماتے هین که اونهون نے بجٹ مین ایسی جمله واقفیت درج کر دي هے جس کا که درج کرنا ضروري تها۔شاید اون کے نقطه خیال سے یهه ٹهیک هوگا۔مگر هم لوگون کو خرچ کي بهت سی مدات مین روپیه کي تقسیم کی معقولیت مشکل سے سمجهه مین آتي هے۔جب گورنمنٹ هند اپني رپورٹ اخراجات کو هر سال شایع کرتي هے اور اس مین خرچ کی ساله تحتی مدات پبلک کي نکته چیني کے لئے درج کر دیتي هے۔تو مین نهین سمجهه سکتا که اس مین پنجاب گورنمنٹ کو کیا مشکل پیش آ سکتی هے اگر وه اس کونسل کے ممبران کے لئے مفصل بجٹ کي ایک نقل ضمیمه کي صورت مین شایع کر دیا کرے۔کیونکه میرا یهه یقین که کم از کم هندوستان کے ایک صوبه یعنی صوبجات متوسط و برار مین ایسا هی کیا جاتا هے۔مثال کے طور پر مین نے اخبارون مین پڑها هے که آنریبل راؤ بهادر مدهولکر نے ۱۳ مارچ کوصوبه مذکور کي ایجسلیٹو کونسل مین جو ریزولیشن پیش کئے تهے اون مین سے ایک مین ایسے هی ایک ضمیمه کا ذکر کیا گیا تها جس مین یهه تفصیلات درج تهین پنجاب گورنمنٹ صوبه جات متوسط و برار کی مالي روئداد کي ایک نقل حاصل کرکے صوبه مذکور اور اس صوبه کی روئدادون مین فرق دیکهه سکتي هے اسي سلسله مین مین آپکي توجه اس امر کي طرف مبذول کرانا چاهتا هون که گورنمنٹ هند کے هوم اکونٹس مین هر سال پارلیمنٹ کو مرسل کئے جاتے هین یهه تمام تفصیلین درج هوتی هین۔اگر ایسي تفصیلین ایک ضمیمه مین درج کي جائین تو کونسل کے ممبر گورنمنٹ کي پوزیشن (مالی حالات) کو موجوده سے زیاده اچهی طرح سمجهه سکینگے اور اغلباً تقسیم بجٹ کو زیاده هر دلعزیز بنانے مین اپنے تجربه سے مدد دے سکینگے۔مین گورنمنٹ هند کے اخراجات کی رپورٹ کا پہلے ذکر کر چکا هون جس مین هندوستان کے مالی انتظام کے متعلق جمله واقفیت درج کی جاتي هے میري یهه رائے هے که پنجاب گورنمنٹ کا اس معامله مین گورنمنٹ هند کی پیروی کرنا اور رپورٹ اخراجات اور اوس کے ریویو منجانب گورنمنٹ پبلک کے پیش کرنا مفید هوگا۔جهانتک مجهے یاد هے گورنمنٹ پنجاب آجکل اکونٹنٹ جنرل کی رپورٹ اخراجات کو شایع نهین کرتي۔ایک دفعه اس رپورٹ کا ریویو گورنمنٹ گزٹ مین چهپا تها اور مین کهه سکتا هون که اوس کو اون تمام اشخاص نے جو اس معاملے پر رائے قایم کرنے کی قابلیت رکهتے هین پسند کیا تها۔مگر دوسرے هی سال اس ریویو کو عملی طور پر ترک کر دیا گیا اور صرف پبلک ورکس کی چند بے قاعدگیون کی نسبت کچهه رائے زنی کیگئی اور اوس کي وجه میرے خیال مین یهه تهی که جنگ نے بجٹ کے تخمینون کو ته و بالا کردیا هے۔چونکه اب غیر سرکاري لوگ مالی معاملات مین معقولیت سے دلچسپی لینے لگ گئے هین مین اُمید کرتا هون که اس دلچسپی کو بر قرار رکهنے کے لئے یوئر آنر اس ضروري رپورٹ کی اشاعت کا حکم دینگے اور گورنمنٹ کے پر از معلومات ریویو کو پبلک کی آگاهی کے لئے شایع کرتے رهینگے۔لوکل گورنمنٹ کے مالي اختیارات کا سوال اس امر سے تعلق رکهتا هے که گذشته چند سالون مین مالی معاملات کے اختیارات کسی حد تک تقسیم کر دئے گئے هین وه اختیار جو پہلے گورنمنٹ هند عمل مین لاتی تهی وه (جس حد تک رائل کمشن نے سفارش کی هے اور جس حد تک گورنمنٹ هند نے اوسے منظور کر لیا هے) لوکل گورنمنٹون کو مل گئے هین۔ان حالات مین پبلک جائز طور پر اس معامله مین واقفیت کی خواستگار هوسکتی هے گورنمنٹ کا کسي مناسب موقع پر لوگون کو اس امر سے مطلع کرنا که مالي اختیارات کي تقسیم کے موجوده تجربه کا عملی نتیجه کیا هوا هے۔مالی اختیارات کي تقسیم کي پالیسي کے حق مین نهایت مفید هوگا۔

" یوئر آنر—مین اس سلسله میں اوس مایوسي کا اظهار کرنیکي اجازت چاهتا هون جو مین نے اور شاید میري طرح دیگر منتخب شده ممبرون نے محسوس کي هوگي اور یهه کمیٹي خزانه کے انضباط کے تعلق مین

ہے جس سے آجکل کل منتخب شدہ ممبروں کو یہہ موقعہ نہین مل سکتا کہ وہ گورنمنٹ کي اندروني مالي مشينري کے متعلق کوئي عملي تجربہ حاصل کرسکین۔مجھے علم نہین کہ مالي کميٹي کسطرح کام کرتي ہے اور اسکو مالي مشين کے متعلق واقفيت حاصل کرنے کا کسقدر موقع ملتا ہے۔ليکن مين يہہ کہ سکتا ہون کہ بعض غير سرکاري ممبر جو ميري طرح تخمينہ جات بجٹ پر نکتہ چيني کرنا چاہتے ہون۔اگر اونکو اس دلکش حلقہ مين داخل ہونے کي اجازت دي جائے تو وہ تقسيم بجٹ کو زيادہ اچھي طرح سے سمجھہ سکينگے۔قطع نظر اس بات کے مين يہہ پوچھنے کي جرات کرتا ہون کہ آيا مالي کميٹي کے ممبرون کي تعداد کو زيادہ سے زيادہ تعداد۔يعنے ۱۲ تک بڑھانے اور ۴ منتخب شدہ ممبرون کو ہر سال باري باري اس کميٹي کا ممبر منتخب ہونے کا موقعہ دينے مين کوئي ايسي مشکل پيش آتي ہے جس پر عبور نہ ہوسکتا ہو۔بقيہ ۸ آساميون مين سے ۲ تو نامزد شدہ ممبرون کو اور ۶ سرکاري ممبرون کو ديجاسکتي ہين۔مين اُميد کرتا ہون کہ يوئر آنر اس امر پر توجہ فرمائينگے۔

" کونسل کے گذشتہ اجلاس مين مينے ايک حلقہ مين دو انسپکٹران مدارس (ايک يورپين اور ايک ہندوستاني) کے تقرر کي طرف توجہ دلائي تھي۔مين عرض کرتا ہون اس بات پر بہت ناراضگي پيدا ہو رہي ہے۔کوئي شخص نہين جانتا کہ اس نئے انتظام کي وجوہات کيا ہين۔کيا يہہ دونون افسر اپنے اختيارات مشترکہ استعمال کرينگے۔يا اون مين سے ايک دوسرے کا ماتحت ہوگا۔آيا اون دونون کا ايک ہي دفتر ہوگا اور ايسا کتنے عرصے تک رہيگا۔يا کيا انجام کار اون دونون کے جدا جدا عملون کے ساتھہ الگ الگ دفتر ہونگے۔صاحب ڈائرکٹر سرشتہ تعليم پنجاب سکولون کے ہيڈ ماسٹرون اور صاحبان ڈپٹي کمشنر و ديگر سرشتون کے ساتھہ خط و کتابت کون کريگا۔قياسي طور پر خواہ کچھہ ہي سمجھو۔ميرے خيال مين اس کا عملي نتيجہ يہہ ہوگا کہ ہندوستاني انسپکٹر يورپين انسپکٹر کا کسي نہ کسي طرح ضرور ماتحت ہوگا اسکو کسي ذمہ وار فرض کي ادائيگي يا اپنے عہدہ کے اختيارات برتنے کا کوئي اختيار نہ ہوگا۔از خود کام کرنے کا جملہ اختيار انڈين ايجوکيشن کے افسر کے ہاتھہ مين چلاجائيگا اور عمدہ کام کے لئے تعريف کا بھي وہي مستحق سمجھا جائيگا۔

" اس سکيم کا ايک نتيجہ يہہ ہوگا کہ ہندوستاني افسر کي حيثيت رفتہ رفتہ کم ہوجائيگي اور اوس مين کسي ايسے کام کے ازادي سے کرنے کا مادہ نہ رہيگا جس پر وہ بجا طور پر فخر کرسکے۔يا جسکے لئے بجا طور پر ذمہ وار قرار ديا جا سکے۔

" ہندوستاني انسپکٹر بالعموم اسسٹنٹ انسپکٹرون کے درجہ مين سے ليا جائيگا اور اس طرح اوس نے اپنے گذشتہ ملازمت مين کسي نہ کسي وقت اپنے يورپين ساتھي کے ماتحت ضرور کام کيا ہوگا۔

" اگر اس تجربہ کو اس بنا پر حق بجانب قرار ديا جاتا ہے کہ سکولون کي تعداد بڑہ گئي ہے تو اس صورت مين بہتر يہہ ہوگا کہ اسسٹنٹ انسپکٹران يا ديگر ماتحت افسران معائنہ کي تعداد بڑھادي جائے۔جبکہ گورنمنٹ پرائمري تعليم کے اخراجات مين کمي کر رہي ہے تو ميري سمجھہ مين نہين آسکا کہ محکمہ تعليم مين ان بڑي تنخواہ والے افسرون کي تعداد مين اضافہ کرنيکي کيا وجہ ہے جو جواب آج ميرے سوال کا ديا گيا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب مين پرائمري تعليم کي توسيع کا پروگرام يہہ ہے کہ ہر سال ۵۰۰ نئے سکول جاري کئے جائين۔ليکن گورنمنٹ نے صرف ايکسو نئے سکولون کے لئے روپيہ مہيا کيا ہے۔يعني في ضلع ۳ سکول يا بالفاظ ديگر ۳۴۰ گاؤن کے مجموعہ کے لئے ايک سکول۔اسطرح ہر ايک گاؤن مين عليحدہ عليحدہ مدرسہ بنانے کيلئے ہمين ۳۰۰ سے زيادہ سال لگينگے اور وہ بھي اوس صورت مين کہ نہ تو آبادي مين ايزادي ہو اور نہ کوئي نيا گاؤن قائم ہو يہہ ظاہر ہے کہ عوام مين تعليم پھيلانيکے متعلق صيغہ اپنے واجبي پروگرام پر بھي عمل نہين کر رہا ہے جنکے مفيد ہونيکي نسبت شک ہے۔بلکہ اعلے تنخواہ والے انسپکٹران کي آساميون کي تعداد مين ايزادي کر رہا ہے۔

" ايک اور امر ہے جس کے متعلق مين چند الفاظ کہنے کي جرات کرتا ہون۔يعني يہہ کہ اصلاحي سکيم کے نفاذ مين زيادہ دير کر دينے سے عملہ کلرکان تکاليف برداشت کر رہا ہے۔ان ہر دو سکيمون کا ابتدائي خرچ لاکھہ يا ڈيڑہ لاکھہ روپيہ کے قريب ہوگا۔اور مين عرض کرتا ہون کہ يہہ رقم اسقدر بڑي نہين ہے کہ اوسے ہمارا معزز مال اپني ذہانت سے موجودہ سال کي تقسيم بجٹ کي رقوم کي دانشمندانہ مکرر تقسيم سے حاصل نہ کر سکتا ہو۔

مذکور اصلاح کی سکیمیں جنگ کے شروع ہونے سے بہت عرصہ پیشتر اختیار کی گئی تھیں۔انکا مدعا یہہ تھا کہ چونکہ اخراجات زندگی (جیسا کہ وہ جنگ سے پہلے تھے) میں ہر طرف سے اضافہ ہو گیا ہے۔اسلئے اون لوگوں کی بڑی جماعت کی حالت میں اصلاح کی جائے جنکو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور تنخواہ کم ملتی ہے۔یہہ سبکو معلوم ہے کہ جنگ چھڑنیکے بعد اخراجات زندگی دگنے کے قریب ہو گئے ہیں اور اوسکی وجہ سے غریب لوگونکو مجبوراً اپنے خانگی اخراجات میں تخفیف کرنی پڑتی ہے اور بہت سی صورتوں میں اونکو ضروریات زندگی سے بھی محروم رہنا پڑتا ہے۔زیادہ قابل رحم حالت اون اہو سپارٹینٹان کی ہے۔جنکی آمدنی محدود ہے۔اور اخراجات کا بوجھہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔روپیہ کی طاقت خرید روز بروز گھٹتی جاتی ہے اور خوردہ فروشی کی قیمتوں کو تھوک فروشی کی قیمتوں سے کسی قسم کا تناسب نہیں رہا۔ہر ایک جنس کی قیمت بڑھ گئی ہے خواہ وہ برامد کرنے والی تھی یا نہ۔اور سب سے زیادہ اثر خانگی بجٹوں کی بہت سی مدات پر پڑا ہے۔انہی وجوہات کی بنا پر میں نے گورنمنٹ سے گذارش کی ہے کہ ان دو اون اصلاحی سکیموں کے عملدر آمد کے لئے اس سال روپیہ مہیا کیا جائے۔بڑھنے سے پہلے میں ایک اور معاملہ کے متعلق کچھہ کہنا چاہتا ہوں اور یہہ اوس اصول کے بارہ میں ہے جس کے مطابق گورنمنٹ افسران کو کونسل ہذا کا ممبر مقرر کرتی ہے۔عام طور پر غیر سرکاری ممبران کا اس سے کچھہ واسطہ نہیں کہ کونسے افسر کونسل ہذا کی کرسیونکو زیب دیتے ہیں گورنمنٹ سرکاری ضروریات سے بہتر واقفیت رکھتی ہے اور ایک غیر سرکاری ممبر کا اس امر میں مشورہ دینا دخل در معقولات ہوگا۔لیکن میں دیکھتا ہوں کہ پہلی کونسل میں ایک ایسا سرکاری ممبر تھا جس کی موجودگی گورنمنٹ کیلئے تقویت اور عام لوگون کیلئے امداد کا موجب تھی اور وہ سر ہنری برٹ مینیجر نارتھہ ویسٹرن ریلوے کی موجودگی تھی۔ونکی موجودگی سے کونسل ہذا کو مختلف معاملات ریلوے سے واقفیت ملتی تھی اور مسافروں کے لئے مناسب سہولتوں کی عدم موجودگی اور مال و اسباب کے جمع ہو جانیکے متعلق عوام کی شکایات نارتھہ ویسٹرن ریلوے کو براہ راست کی جا سکتی تھیں۔جو کہ ہندوستان میں سب سے بڑی ریلوے ہے۔میں نہیں کہہ سکتا کہ اب کونسل ہذا کے لئے ریلوے کا کوئی نمائندہ کیوں مقرر نہیں کیا جاتا۔لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ کہنے سے میں لوگوں کا خیال ظاہر کر رہا ہوں کہ ایسے ممبر کی عدم موجودگی بہت محسوس کیجاتی ہے۔ایک اور صوبہ یعنی مدارس میں غیر سرکاری ممبران کا ایک ریز ولیوشن گورنمنٹ نے منظور کیا ہے جس میں یہہ تحریک تھی کہ پریزیڈنسی مذکور کے اندر ریلوے کے انتظام اور نگرانی اور تعمیر کے متعلق لوکل گورنمنٹ کو اپنے اختیارات میں اضافہ کرنیکا بند و بست کرنا چاہئے اور ریزولیوشن مذکور کو گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔ریزولیوشن مذکور کی تفصیل بیان کئے بغیر (میں خیال کرتا ہوں کہ یوئر آنر نے ریزولیوشن مذکور کا مضمون دیکھا ہوگا) میں گذارش کرتا ہوں کہ اگر صوبہ ہذا میں بھی ریزولیوشن مذکور میں تجویز کردہ طریق کے مطابق اس قسم کا کوئی انتظام کیا جائے تو اوس سے عوام کی اون شکایات کا بعجلت انسداد ہوسکیگا جن کی تعداد اور شدت اب بڑھ رہی ہے نیز میری یہہ بھی رائے ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ریلوں کی تعمیر کی موجودہ پالیسی کے سبب اس امر کی ضرورت ہے کہ سیکرٹریٹ میں ایک تجربہ کار ریلوے انجینیر ہو بہر کیف عملہ نارتھہ ویسٹرن ریلوے کے افسر اعلے کی کونسل ہذا میں موجودگی اور (جیسا کہ سر ہیولڈ سٹوارٹ نے مدراس کونسل میں اس امر کو تسلیم کیا ہے) ریلوے بورڈ کی اپنے بعض اختیارات گورنمنٹ کو دیدینے پر رضامندی عوام کے لئے بھاری امداد کا باعث ہونگے۔

"ان چند الفاظ کے ساتھہ میں پھر ایک دفعہ ہز آنر کی گورنمنٹ اور آنریبل ممبر مال کو سال ہذا کے بجٹ کی تسلی بخش نوعیت کیلئے تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں"۔

[باقی مضمون آئندہ]

۳۷۹ - ر لاس - ۲۱۰ - ۹-۶-۱۹۱۶ - سالیس سی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۳] لاہور — ۹ جون (مطابق ۱۶ جون) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب - منعقدہ بغرض وضع آئین و قوانین -

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کي غرض سے ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کي ضوابط کے بموجب منعقد ہوئي -

بقیہ مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ ہاؤس لاہور مین بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بتاریخ ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۱۶ع منعقد ہوا -

بہ تسلسل مضمون مشتہرہ گزٹ ہفتہ گذشتہ

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال: — " یور آنر — جیسا کہ آنریبل ممبر مال نے اپني اوس دلچسپ تقریر مین بیان کیا تھا جو اونہون نے کونسل منعقدہ ۱۳ مارچ گذشتہ مین مالی روئداد پیش کرنے وقت پڑھی تھي - سال ہذا کا بجٹ خاص طور پر دلچسپ اور معنی خیز ہے - اس سے پہلے آنریبل

۵۰۲ پی - سي جي

مسٹر مانٹ کي بڑي خوش قسمتي رهي هے که وہ پنجاب کونسل کے فنانشل ممبر رهنے کے دوران مین سال بسال بابرکت بجٹ پیش کرتے رهے هین-در حقیقت اوسوقت صوبه کي مالي حالت اسوقت کي نسبت بهت بهتر تهی اور اگرچه اوس عالمگیر جنگ سے جو اسوقت تین براعظمون مین برپا هے دنیا کے هر ایک ملک کي مالي حالت پر برا اثر پڑا هے ۔مگر یهه امر تسلي بخش هے که هندوستان اور خصوصاً صوبه پنجاب کی مالي حالت کي ممیز نوعیت قائم هے-آنریبل مسٹر لمسڈن کا یهه کام نهایت پسندیده تها که اونهون نے مالي روئیداد کا مسوده اجلاس کونسل سے ایک هفته پیشتر آنریبل ممبران کے حوالے کردیا اس مسوده روئداد سے جسکے تیار کرنے مین صیغه خزانه پنجاب کو بڑي دقت محسوس هوئي هے (جیسا که آنریبل ممبر نے اپني تقریر مین بیان کیا هے) آنریبل ممبران کو بجٹ کا مطالعه کرنے اور اوس سے واقفیت حاصل کرنے مین بڑي بهاري امداد ملي هے-ایک ایسے نقشه کی اشاعت جس مین زاید از دس هزار روپیه کي وہ رقوم درج هین جنکا مکرر تصرف گورنمنٹ نے منظور فرمایا تها-یقیناً ایک ایسي عنایت هے جسکو میرے خیال مین کونسل هذا نے بهت پسند کیا هے ان دو سهولتون کے لئے جنهین آنریبل مسٹر لمسڈن نے اپنے فنانشل سیکریٹري کے عهده پر آتے هي مهیا کیا هے وہ همارے دلي شکریه کے مستحق هین اور مجهے اُمید هے که یهه اوس کامیابی کي نیک فال هے جو آنریبل ممبر موصوف کو اوس ذمه وار عهده مین حاصل هوگي جسپر گورنمنٹ نے اونکو تعینات کیا هے"-

" یوئر آنر—یهه ایک نهایت تسلي بخش اور مبارک بات هے که اگرچه سال هذا کا بجٹ اسطرح تیار کیا گیا تها که اوسمین ۳½ لاکهه روپیه کے خساره کی گنجائش رکهي گئي تهي-لیکن اب گورنمنٹ کو اُمید هوئي هے که سال کے اختتام پر قریباً ۸ لاکهه روپیه کا بقایا موجوده هوگا-اگر تخفیف کي اس پالیسي پر عملدرآمد جاري رکها گیا تو صوبه کے بقایا جات مین بهت زیاده کمي نهین هوگي اور یهه توقع کي جاتي هے که سال آئنده کو ایسے پراونشل بقایا کیساته جو موجوده سال کے ابتدائي بقایا سے تقریباً ۳ لاکهه روپیه زیاده هوگا ختم کرنے کي اُمید برآئیگي "-

" اب مین بجٹ کے بعض عطیات کا ذکر کرتا هون جس مین ۳ لاکهه روپیه کي رقم کا جو پولیس کي اصلاحي سکیم کے لئے مهیا کیا گیا هے اوس سے پولیس کے عمله کنسٹیبلان کي بهت حد تک اصلاح هو جائیگي اور مین اُمید کرتا هون که بهتر اور تعلیم یافته اشخاص کو بطور کنسٹیبل بهرتي کرنے کي هر طرح کوشش کي جائیگي-۳۰۰۰۰ روپیه کي وہ رقم جو جرائم پیشه اشخاص کي اصلاح کي سکیم کو جاري کرنے کے لئے علیحده کیگئي هے اگرچه وہ مطلوبه غرض کیلئے بالکل نا کافي هے تا هم اوس سے اون لوگون کو جرائم کے خیال سے باز رکهنے کے پاکیزه کام مین بهت کچهه امداد ملیگي گورنمنٹ نے اس سوال پر جو توجه کي هے وہ بڑي قابل تعریف اور ان لوگونکي سوشل حالت کو سدهارنے کیلئے نهایت هي ضرور ري هے-لیکن اس باره مین مین ایک صلاح دینا چاهتا هون که ان جماعتون کي اصلاح کا کام محض مکتي فوج تک هي محدود نه رکها جائے-بلکه پہلے اس ملک کي ایسي سوشل انجمنون وغیره کو سهولتین بهم پهونچاني چاهئین جو اس کار خیر کا بوجهه اپنے ذمه لینا چاهئین-اوس رقم کے متعلق جو تعلیم کیلئے عطا کي گئی هے مین مانتا هون که اون سخت مالي مجبوریون کے باعث جو جنگ کي وجه سے پیدا هو گئي هین اس غرض کے لئے اسقدر رقم کا انتظام کرنا ناممکن هے-جتنا که جنگ سے پهلے دو سالون مین کیا گیا تها-لیکن یهه بات فراموش نهین کرني چاهئے که پرائیمري تعلیم کے متعلق هم آجکل کي ضروریات کے لحاظ سے بهت پیچهے هین-چونکه آجکل گورنمنٹ کے پاس روپیه کي قلت هے اسلئے کیا مناسب نهین که گورنمنٹ میونسپلٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کو هدایت کرے که وہ اپنے اخراجات تعلیم مین معقول اضافه کر دین کچهه عرصه سے مقامي جماعتون مین اپنے اخراجات تعلیم کو گهٹانیکي رغبت پائي جاتي هے-اب موقع هے که ان خیالات کو روکا جائے اور مقامي جماعتون کي اپنے زیر اهتمام رقبه جات کے بچون کي تعلیم کیلئے روپیه کا انتظام کرنیکي ضرورت کیطرف توجه دلائي جائے-یهي الفاظ حفظان صحت پر بهي عائد هوتے هین یهه امر قابل مسرت هے که خاص امپیریل عطیات مین سے ۱۲ لاکهه روپیه کی رقم آئنده سال کے اختتام پر حفظان صحت کي مد مین باقي موجود رهجائیگي-چونکه حفظ صحت کي سکیمون کي تیاري اکثر مشکل هوتي هے-اسلئے گورنمنٹ کو چاهئے که وہ مقامي جماعتون کو مشوره دے که وہ سکیمین تیار کرکے منظور کرا چهوڑین تا که جسوقت جنگ ختم هو اون کو فوراً شروع کیا جا سکے

خرچ کي ایک اور مد ھے جو جنگ کي وجہ سے التوا میں رکھي گئي ھے-یعني عملہ کلو کلن کي تنخواھون کي نظر ثاني-جو نہي کہ جنگ ختم ھو گئي مجھے امید ھے کہ گورنمنٹ اس سکیم پر عملدر آمد شروع کر دیگي اور اس طرح سرکاري ملازمان کي اس محنتي اور وفا دار جماعت سے انصاف کیا جائیگا-

" یوئر آنر چونکہ آج کونسل ھذا کا آخري اجلاس ھے اسلئے مین اوس بھاري امداد کا جو مجھے بشمول دوسرے غیر سرکاري ممبران کے گذشتہ تین سال اور ۳ ماہ کے دوران مین یوئر آنر کي گورنمنٹ سے ملتي رھي ھے-صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ھون-مجھے عوام کي شکایات پیش کرنیکے لئے مختلف مضامین پر بہت سے سوالات کرنیکا اعزاز حاصل ھوا اور عام طور پر مٹین اس امر کا اعتراف کرتا ھون کہ پھر مجھے آنریبل سرکاري ممبران کي طرفسے نہایت تسلي بخش جواب ملتے رھے-مین اکثر اوقات ضلع کانگڑہ (جہان کا مین ایک ناچیز باشندہ ھون) کے انتظام جنگل کے متعلق اونکي شکایات ظاھر کرتا رھا ھون-یہہ مجھے دیکھہ کر بڑي خوشي ھوئي ھے کہ یوئر آنر کي گورنمنٹ اون مشکلات کے خاطر خواہ حل کے لئے تحقیقات کر رھي ھے جو ضلع کانگڑہ میں مختلف بندو بست ھائے مال و جنگل کے موقعون پر تیار کردہ قواعد کا سختي سے نفاذ کرنے سے لوگون اور گورنمنٹ دونون کو محسوس ھو رھي ھین-لیکن مین یہہ عرض کرنے کي جرات کرتا ھون کہ سر جیمز لائل بحیثیت مہتمم بندوبست لوگون کي اون ضروریات و مطالبات کو جو سنہ ۱۸۶۰ ع اور ۱۸۷۰ ع کے درمیاني عرصہ میں موجود تھے بخوبي جانتے تھے اسلئے مین یوئر آنر کي گورنمنٹ سے التماس کرتا ھون کہ جہان تک ممکن ھو سکے اون قواعد پر عمل درآمد کیا جائے جو نامزد لائق افسر نے اجارہ میں تیار کئے ھین-یہہ معاملہ گورنمنٹ کیلئے چندان وقیع نہین لیکن ضلع کانگڑہ کے لوگون کیلئے نہایت ضروري ھے اندرین حالات میں خیال کرتا ھون کہ گورنمنٹ کیلئے مناسب ھے کہ وہ ازروئے مہرباني ایسے درختون کے حقوق لوگون کو عطا کردے جو اونکي اس غیر سرکاري داخل باچھہ غیر مقبوضہ بنجر اراضیات پر ایستادہ ھین جنکي بابت وہ ایسي جمع ادا کرتے آئے ھین جو ضلع مذکور کے مختلف بندو بستون کے موقعون پر انپر لگائي یا تشخیص کیجاتي رھي ھے-

" یوئر آنر-عظیم جنگ یورپ کا اختتام تا حال قریب نظر نہین آتا-لیکن ھم امید کرتے ھین اور دعا کرتے ھین کہ فتح کا سہرا سرکار انگریزي کے سر پر رھیگا-اور جیساکہ ھمیشہ ھوتا آیا ھے حق بالاخر زبردستي پر غالب آئیگا-ھم یہہ دیکھکر بھي بہت خوش ھین کہ سرزمین پنجاب جو یوئر آنر کے زیر حکومت ھے جنگ کا بوجھہ اٹھانے کے متعلق اپنا حق ادا کرنیمین کسي دیگر صوبہ سے کم نہین رھا-اور کہ اس صوبہ مین بھرتي عام طور تسلي بخش رھي ھے لیکن نتیجہ اس سے بھي زیادہ اچھا ھوتا اگر بھرتي پوراني فوجي جماعتون تک ھي محدود نہ رکھیجاتي اور تمام جماعتون اور فرقون کو اس مین شامل کر لیا جاتا-یہہ ایسا وقت ھے کہ ان جماعتون کو فوجي تعلیم حاصل کرني چاھئے تاکہ اگر انگلستان اور سلطنت کو انکي خدمات کي ضرورت پڑے تو وہ کار آمد ھو سکین ان الفاظ کے ساتھہ مین اسکو آنریبل ممبر مال کے پیش کردہ بجٹ کي تائید کرتا ھون-

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—

" یوئر آنر حضور کي اجازت سے مین آنریبل ممبر مال کو اوس احسن اور واضح طریق کیلئے نہایت سرگرمي سے مبارکباد دیتا ھون جس مین کہ انہون نے باوجود اس بات کے کہ انہین اس کلم کا اھتمام لئے بھي صرف ۳½ ماہ ھي گذرے تھے بجٹ کو تیار کیا ھے-

" یوئر آنر-کونسل اس امر کو فراموش نہین کرسکتي کہ سلطنت تا حال اوس جنگ عظیم مین پھنسي ھوئي ھے جسکا اثر ھر جگہہ محسوس ھو رھا ھے نا ممکن معلوم ھوتا تھا کہ ممبر مال اس جنگ کے اثر سے اپنے آپ کو آزاد سمجھینگے-بڑے واقع کیلئے بڑي قربانیون کي ضرورت ھے اور یوئر آنر ھم سب کیلئے یہہ نہایت مسرت کا مقام ھے کہ ھندوستان ھماري سلطنت کے مقصد عظیم کي حمایت کیلئے ھر قسم کي قرباني مین حتے الامکان حصہ لیتا رھا ھے اور لیتا رھیگا یہہ امر قابل تحسین ھے کہ ھمارے خزانہ پر بھاري مالي مطالبات ھو نیکے باوجود فنانشل ممبر تعلیم کیلئے ایک زائد عطیہ خواہ وہ کتنا ھي تھوڑا ھے دینے کے قابل ھو گئے ھین-یہہ اونکے بجٹ کا خاصہ ھے اور اوسکے واسطے مین نہایت سرگرمي سے ذاتي شکریہ ادا کرتا ھون "-

" پھر آنر مین اون آنریبل ممبران کے ساتھہ کلي متفق ھون جنہون نے جنگ کا اور موجودہ نازک وقت مین ھندوستان کے طرز عمل کا ذکر کیا ھے - تمام مقامي جھگڑون کا تقریباً مٹ جانا اور گورنمنٹ کي خلوص

دل سے قومي اور وفادارانہ حمایت کرنا آجکل ھندوستان کي نمایان خصوصیات ھین - في الحال بحث مباحثہ کي آواز دب گئي ھے اور اگر چہ بڑي بڑي تجاویز جنکا ملک کي بہبودي سے بلا واسطہ اور فوري تعلق ھے بسرعت تکمیل کي منتظر ھین تا ھم ملک نہ تو اس بات کے لئے آمادہ ھے کہ وہ موجودہ آزمائش کے وقت کے بڑے بڑے مسائل سے گورنمنت کي توجہ ھٹا کر اوسے تشویش مین ڈالے اور نہ ھي وہ اوس وقت اپني اوس وفاداري کا معاوضہ طلب کرنے کا خواھشمند ھے جس کا اظہار اوس نے ایک شاندار اور شکر گذار رعایا کے پیش کش کے طور پر کمال خوشي سے کیا ھے - اتحادیون کي آخري فتح کا ھمین اب آگے کي نسبت زیادہ یقین ھو گیا ھے - اور ھم نہایت اشتیاق سے اُمید کرتے ھین کہ وہ مبارک وقت اب بہت نزدیک ھے - اوس کے متعلق پنجاب کي اوس مالي امداد کا ذکر کرنا بھي خالي از دلچسپي نہین ھوگا جو اوس نے ھوائي جہازون کي شکل مین جنگ کے لئے بہم پہنچائي ھے - یور آنر اسکی ایک معمولي پروگرام سے ابتدا کي تھي لیکن پنجابیون کي وفاداري اور دریا دلي جب ایک دفعہ متحرک ھوگئي تو اوس کي کوئي حد نہ رھي اور نتیجہ یہہ ھوا کہ ھم صوبہ پنجاب کي طرف سے اپنے شہنشاہ ھند کي خدمت مین ۴۳ مکمل سامان سے آراستہ ھوائي جہاز پیش کرنے کے قابل ھو گئے - صرف ایک اور امر ھے جس کا مین یور آنر کي اجازت سے ذکر نا چاھتا ھون - کونسل ھذا کے ممبر کي تعداد کو پوري حد تک بڑھا دینے کے لئے صوبہ پنجاب یور آنر کا شکر گزار ھے - کونسل ھذا کي توسیع کے مسئلہ پر تمام لوگ متفق تھے اور مین یہہ دیکھ کر خوش ھون کہ یور آنر نے اس بارہ مین لوگون کي خواھش کو پورا کر دیا -

" یور آنر — اس بارہ مین مین اس بات کا ذکر کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ سخت افسوس ھے کہ کہین کہین چند مستثنیات کے سوائے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے مجموعون کے رائے دھندگان نے عام طور پر فرقون کا لحاظ رکھکر رائے دي ھے اور بالمقابل امیدوارون کے حسن و قبح کے اھم سوال کي طرف توجہ نہین دي میري یہہ خواھش اور امید ھے کہ جون جون زمانہ گذرتا جائیگا ان خیالات مین نمایان تبدیلي ھوتي جائیگي - لیکن جب تک یہہ خیالات موجود ھین انتظامي لحاظ سے یہہ نہایت مناسب ھوگا کہ نامزدگي کا اختیار گورنمنت کے ھاتھہ مین رھے تا کہ صوبہ ھذا مین مختلف جماعتون کي آبادي کے تناسب سے اونکے نمایندے مقرر کئے جاسکین -

" یور آنر — ھمکو گذشتہ ۳ سال بلکہ اس سے پہلے سے معلوم ھے کہ کونسل ھذا کا یہہ آخري اجلاس ھے - مجھے قوي امید ھے اور یہي میري خواھش ھے کہ جدید کونسل صوبہ ھذا کي بہتري کے لئے بیش از پیش سرگرمي سے اپنا کام شروع کریگي -

" علاوہ ازین مین یور آنر کا ذاتي طور پر اوس مہرباني و شفقت کے لئے دلي شکریہ ادا کرتا ھون جس سے یور آنر بحیثیت پریزیڈنٹ عرصہ تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ مین ھم تمام ممبران کے ساتھہ سلوک کرتے رھے ھین " -

[باقي مضمون آئندہ]

۵۰۷ سي ایس — ۷۱۰ — ۹ — ۶ — ۱۹۱۶ — ایس جي پي پي لاھور -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۴] لاہور — ۱۶ جون (مجریہ ۲۳ جون) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب-منعقدہ بغرض وضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کی غرض سے ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کی شرائط کے بموجب منعقد ہوئی-

بقیہ مضمون اجلاس کونسل جو ایوان کونسل واقع گورنمنٹ ہاؤس لاہور مین بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بتاریخ ۱۹-اپریل سنہ ۱۹۱۶ع منعقد ہوا-

بہ تسلسل مضمون مشتہرہ گزٹ ہفتہ گذشتہ

آنریبل سر پی-سی چیٹرجی — پیرا آنر — مین بجٹ کے متعلق کوئی خاص ذکر نہین کرنا چاہتا — آنریبل ممبر مال کوائف و اعداد کو ایسے واضح طریق مین ظاہر کرنے کے لئے تعریف کے مستحق ہین-

۵۲۸ پی ر ۴

موجودہ سختي اور مشکلات کے دنون مین اس سے بہتر بجٹ کي توقع نہین ہو سکتي تھي-مین عام طور پر اس کو پسند کرتا ہون اور صرف انہین الفاظ کا اعادہ کرتا ہون جو مین گذشتہ سالون مین عرض کرتا رہا ہون یعني یہہ کہ مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ یونیورسٹي اور تعلیم اور بالخصوص صوبہ مین کتب خانون کي اصلاح و امداد اور قائمي کے متعلق اپني فیاضانہ روش کو بدستور جاري رکھیگي - پنجاب پبلک لائبریري اوس کي اس فیاضي کي ایک روشن مثال ہے-

مجھے افسوس ہے کہ وہ خوفناک اور خلاف انصاف جھنگ جو جرمني کي مجرمانہ خواہش اور نا عاقبت اندیش پالسي کا نتیجہ ہے ابھي تک یورپ اور دنیا کے کئي دیگر حصص کو تباہ کررھي ہے-اھل ھند کا دل (جو اپنے بادشاہ کي صادق وفادار رعایا ہے) اوس تباھي کو دیکھ کر جو روئے زمین کے بعض شائیشتہ ترین حصون مین جاري ہے اور اوس خانہ برداري کو دیکھہ کر جو بشمول ھندوستان کئي ملکون مین نو جوان اشخاص کي موت سے وقوع پزیر ہورہي ہے پاش پاش ہوتا ہے غنیم نے اس ملک مین بھي حیلہ بازي سے شورش پیدا کرنے کي کوشش کي ہے مگر بڑي خوشي کي بات ہے کہ حکام کي احتیاط اور رعایا کي وفاداري اور حسن فہم سے اوسکے منصوبے کوئي بڑا اثر پیدا نہین کر سکے-

"کونسل ھذا کے موجودہ اجلاس اور سابقہ اجلاس کے درمیاني عرصہ مین ایک اھم تبدیلي واقع ہوئي ہے اور وہ دانشمند اور مہربان مدبر جو قلمرو ھند کي عنان حکومت اپنے ھاتھہ مین لئے ھوئے تھا اپنے اعلی عہدے کو خالي کرکے ھندوستان سے رخصت ہوا ہے-اس پر آشوب زمانہ مین لارڈ ہارڈنگ سابق وائسرائے و گورنر جنرل ھند کي حکومت کي کامیابي کي بڑي وجہ یہہ تھي کہ اونھون نے اپني صلح پسند طبیعت سے اھل ھند کے دلون کو تسخیر کر لیا تھا اور اونھین ھندوستاني رعایا کي خواھشات اور احساسات سے گہري ھمدردي دي تھي امید کامل ہے کہ اون کے عالي نسب جانشین عام طور پر جناب ممدوح کے نقش قدم پر چلکر جبکہ ہر مجسٹي کي ھندوستاني رعایا کا دل تسخیر کرنے مین ویسے ھي خوش قسمت ہونگے-اور ھم دل سے دعا گو ھین کہ ھزایکسیلنسي کو اس مین کامیابي ہو-

"مجھے امید ہے کہ یور آنر سپریم گورنمنٹ کي رضا مندي سے صوبہ ھذا کي صنعتون کو ترقي دینے اور دیگر روشن خیال گورنمنٹون کي طرح اپني سر پرستي-رھنمائي بلکہ عارضي مالي امداد سے خراب حال یا مردہ صنعتون کو زندہ کرنے کیلئے خاص تدابیر اختیار کرینگے تا کہ پنجاب بشمول باقی ھندوستان کے اپنے پاؤن پر کھڑا ھو کر تمام و کمال طور پر اپني زراعتي پیداوار کا دست نگر نہ رہے برطانی عہد حکومت سے-پہلے ھندوستان کي یہہ حالت تھي-اور ہر ایک ھندوستاني محب وطن بلکہ در حقیقت ھندوستان کے ہر ایک بہي خواہ کي یہہ عین خواہش ہے کہ ھندوستان اپنے مہربان برٹش فرمانرواؤن کي مدد سے اوسی حیثیت کو دوبارہ حاصل کرے جس سے عظیم سلطنت برطانیہ کي مضبوطي اور استحکام کو بڑي تقویت ہو-

"مجھے خوشي ہوئي ہے کہ یوئر آنر کي گورنمنٹ نے قواعد کونسل کے فوائد کو وسیع کرکے کونسل کے ممبرون کي تعداد مین اضافہ کر دیا ہے-اس عنایت کے لئے باشندگان پنجاب جنھین اسطرح اپني خواھشات اور آرائے کے اظہار کا زیادہ موقع ملیگا یوئر آنر کے نہایت ھي مشکور ھین -

"مجھے یہہ بھي اُمید ہے کہ ایسے دور دراز مقامات مثلاً ریواڑي و شملہ اور لاھور و ڈیرہ غازیخان کو ایک مجموعہ مین شامل کرنے کي بجائے مجموعون کي ترتیب مین مزید اصلاح کی جائیگي تا کہ مقامي رائے زیادہ سہولیت سے ظاہر ہوسکے -

"چونکہ اس کونسل مین آنے کا میرا یہہ آخري موقع ہے-لہذا مین اس وقت اپنے آنریبل ھم جلیسون کو صدق دل سے خیر باد کہتا ہون اور بطور پریزیڈنٹ یوئر آنر کي لا انتہا مہرباني شفقت اور عنایت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون "-

آنریبل خان ذوالفقار علی خان-- "یوئر آنر--چونکہ آئندہ مالي سال کے مجوزہ مالي انتظامات کي نظر ثاني کرنے کا رواج کونسل ھذا مین چلا آتا ہے-اسلئے مین چند ایک خیالات کا اظہار کرنے کي اجازت چاھتا ہون-مین یہہ دعوے نہین کرسکتا کہ میرے یہہ خیالات قطعي طور پر صوبہ کے بجٹ تک ھي محدود ہونگے - لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ عوام کي دلچسپي سے بالکل معرا نہین ہونگے-

" ایک دشوار کام کو کامیابي سے سر انجام دینے مین آنریبل مسٹر لمسڈن هماري مبارکبادي کے مستحق هین۔

" اچھے عهده فنانشل ممبري کا اهتمام لیتے هي اونهین ایک ایسي حالت کا سامنا هوا جس مین مختلف اسباب کي وجه سے پیچیدگیان پیدا هو چکي تهین۔لیکن خوش آئیند اُمید نے اون کا ساتهه نه چهوڑا اور اسلئے اونکا بهت اون لوگون کي تعریف کا مستحق هے جو اون کے گرد و پیش کے ناموافق حالات سے واقف هین۔یهه غیر معمولي زمانه جس مین هم اپني زندگی بسر کر رهے هین ممبر مال کي نظرون مین ایک خاص وقعت رکهتا هے۔اور خواه وه همین کتنا هي یقین کیون نه دلائین اون کو خود سال آئنده کي آمدني اور خرچ کي بابت کامل یقین نهین هو سکتا۔

" چونکه مجهے اون سے اون کي اس عجیب حالت مین همدردي هے۔اسلئے مین کسي ایسي تبدیلي کي تحریک نهین کرونگا جو اس شورش و تشویش کے زمانه مین صوبه هذا کي آئنده ضروریات کا صریح اور یقیني علم نهوسکنے کے باعث میرے خیال مین سلطنت هند کے حقیقي مفاد کے لئے از بس ضرر رسان هوگا اور اگر اوسپر اصرار کیا جائے تو اوس سے یهه ظاهر هوگا که هم نمائشي تجاویز کے لئے بلا لحاظ موقع بیجا طور پر زور دیتے هین اسلئے مین بڑے زور سے عرض کرتا هون که جو حالت تمام دنیا پر اور بالخصوص اون لوگون پر طاري هے جو حق اور انصاف کي حمایت مین هر ایک قسم کي قرباني کر رهے هین اس امر کي مقتضي هے که اونکا سب سے پهلا کام یهه هونا چاهئے که وه دنیا کو اپني اصلي حالت پر لانے کے لئے اپني طاقت و زور سے کام لین۔جب یهه عظیم الشان مقصد پورا هو جائیگا تو همین اس کام کے لئے کافي موقع ملیگا که هم کامل توجه اور حقیقي پبلک جوش کے ساتهه اون موقعون سے پورا فائده اُٹهائین جو قیام امن سے همین یقیناً نصیب هونگے۔

" کونسل هذا کے گذشته اجلاس مین یوئر آنر نے مواضعات مین ٹهیکري پهره کے طریق کے متعلقه ریزولیوشن کو جسکی تحریک آنریبل لاله کاشي رام نے کي تهي۔چند ایک ترمیمون کے بعد منظور فرمایا تها۔اگر گورنمنٹ اس کا تجربه وسیع پیمانه پر کرنا چاهتي هے۔تو میري رائے مین ایسے دیهاتیون کے لئے کچهه تاوان مقرر کر دینا چاهئے جو جان بوجهه کر کوئي روکاوٹ پیدا کرین یا جن کي نسبت گاؤن کے پنچایتون کا خیال هو که وه اس کام سے گریز کرتے هین۔

" یهه تاوان ایک خفیف جرمانه کي شکل مین عائد کیا جا سکتا هے اور اوسکو بروئے قانون مقرر کیا جا سکتا هے۔مین یهه اختیار پولیس کو نهین دینا چاهتا۔کیونکه اس سے پبلک مین غلط فهمي پهیلنے کا احتمال هے بلکه گاؤن کے پنچائت کو اپنی اپني اقتضائے رائے سے اس جرمانه کے عاید کرنے کا اختیار دیا جاسکتا هے۔

" یوئر آنر۔۔۔هر ایک پنجابي بلا لحاظ مذهب و ملت یوئر آنر کي گورنمنٹ بهت مشکور هے که آپ نے کونسل هذا مین ۴ مزید ممبرون کا اضافه کر کے اوس کے ممبران کي تعداد عملي طور پر پوري کر دي هے۔یوئر آنر کا یهه فیاضانه فعل اس بات کا مزید ثبوت هے که یوئر آنر کو ایسي وسیع مراعات عطا کرنے کا حقیقي خیال هے جن سے رعایا کو پهلے سے زیاده آزادي حاصل هو اور اون لوگون کے حقوق مین اضافه هو جن کي قسمت کي باگ خوش قسمتي سے آپ جیسے حاکم کے هاتهه مین دیگئي هے جو دانائي اور کمال همدردي سے متصف هین آبادي کے زیاده سمجهدار طبقه کے دایره نگاه کي بتدریج فراخي کي اهمیت کا اعتراف اور نازک بلکه خطرناک صورت حالات پر تدبیر اور کامل گرفت (جو گورنمنٹ کے خلاف سازش کے مقدمات کی سماعت سے منکشف هوتي هے) اس عزم بالجزم کي صریح علامت هے که جهان روشن دماغ مدبر (لوگون کے) کل جائز احساسات کو پورا کرسکتا هے وهان وه انارکستانه جرایم کے ظهور کي بیخ کني کیلئے بهي اشد ضرورت کي صورت مین سخت ترین تدابیر اختیار کر سکتا هے۔

" یوئر آنر۔۔۔صوبه هذا کي پبلک نے هوائي جهازون کے بیڑه کے فنڈ کے متعلقه اپیل کا جواب جس فیاضانه طریق مین دیا هے اس کے لئے وه مبارک بادي کي مستحق هے۔اچهے مبارک شهنشاه معظم کي خدمت مین ایک بیش بها جنگي نذرانه گذارنے کي جس قابل تعریف خواهش کا لوگون نے خوش کن اظهار کیا هے وه نهایت هي حوصله افزا هے۔هم باشندگان پنجاب کے لئے یهه امر کمال تسلي کا موجب هے که یوئر آنر کي رهنمائي مین صوبه هذا نے ایسي قابل قدر خدمات سر انجام دي هین جو شاید هندوستان کے کسي دوسرے حصه نے نهین دین۔مین یهه

کیے بغیر نہین رہ سکتا کہ اس سے ہماری قربانیون کا پیمانہ لبریز نہین ہو گیا۔آئندہ کسی موقع پر یوئر آنر کے خفیف سے اشارہ پر ہم اوس شہرت کو قائم رکہنے کے لئے آمادہ ہونگے جو ہم نے اس سے پیشتر حاصل کی ہے۔

"یوئر آنر—صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ نے جو صنعتی کمشن مقرر کی ہے اوسکا تمام ہندوستان نے یک زبان ہو کر بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔میرے خیال مین اس سے پہلے ہندوستان مین کوئی ایسی کمشن مقرر نہین ہوئی جو اس سے زیادہ اہم و مفید اور ملک کی ضروریات سے اس قدر زیادہ گہرا تعلق رکھتی ہو اور جس کا دائرہ اثر اس سے زیادہ وسیع ہو اور اگرچہ جبتک جنگ کی تباہ کن رفتار جاری رہیگی وہ کمیشن مذکور کے مدعا کے حصول کی مزاحم ہوگی۔تاہم اس سے اس مقولہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ پیش از وقت غور کے بغیر عقلمندانہ سیاسیات کا وجود نہین ہو سکتا۔اس قسم کی شاہی عنایت ہندوستان کے تعلقات کو سلطنت سے اور بہی گہرا کر دیگی اور ہر ایک رشتہ جو ہمدردی اس طرح قائم کر سکتی ہے اور جس کی مدبری اس طرح بنیاد ڈال سکتی ہے۔ہندوستان اور انگلستان کو آپس مین جکڑ دیگا اور اس سے تجارتی امور اور مشترکہ سلطنت کی خوشحالی اور ایک مشترکہ شہنشاہ کی وفاداری مین مشترکہ مفاد کے خیال کو مزید تقویت ملجائیگی۔اگر ہماری سکیم ہماری اُمیدون کے مطابق پوری ہو گئی تو ہمارے دشمنون کو جو اس حالت مین بہی تمام قسم کی اشیاء بنا کر دنیا کی تجارتی منڈیون کو بہرپور کر رہے ہین۔معلوم ہو جائیگا کہ وہ سلطنت جس کے برخلاف وہ ایسی خونخوار جنگ کر رہے ہین اون کی ساختہ اشیاء کی محتاجی سے بالکل آزاد ہو سکتی ہے۔ اون کی آئندہ آرزون کو اس سے زیادہ اور کوئی چیز پائمال نہین کر سکتی کہ اس سلطنت کے اجزا و اعضا مشمولہ مجوزہ شاہی اتحاد تجارتی اُمور مین کسی کی محتاج اور دست نگر نہ رہین۔وہ صوبہ جس کی قسمت کی باگ یوئر آنر کے ہاتہہ مین ہے تمام سلطنت کو غلہ بہم پہونچاتا ہے اور آئندہ بہی پہونچاتا رہیگا۔

"مصر کا زرعی رقبہ سلطنت روما کو روزانہ اشیاء خوردنی اس کثرت اور اتنی اقسام مین بہم نہ پہنچا سکا جیسا کہ پنجاب اپنے حیرت انگیز سلسلہ انہار اور زرخیز زمین کے ساتہہ سلطنت انگلشیہ کے لئے مختلف قسم کی پیدا وار مہیا کر سکتا ہے اس مخفی دولت کو اور برٹش گورنمنٹ کی اوس پالیسی کو مد نظر رکہتے ہوئے جو کمشن کے تقرر مین مضمر ہے ہم اُمید کرتے ہین کہ آئندہ گورنمنٹ صنعت و حرفت اور زراعت کی طرف بیش از پیش توجہ کریگی۔زمین پیداوار کی جس مین عمدہ طریق زراعت اور مسلمہ جدید آلات کشاورزی سے بڑی ایزادی ہو سکتی ہے ترقی کے لئے سرکار اغلباً بیش از پیش واضح پالیسی اختیار کریگی۔ تجربات کرنے کے لئے اجارہ پر زمین عطا کرنے کے لئے جو طریق پنجاب کے بعض مقامون مین شروع کیا گیا ہے مجہے یقین ہے کہ وہ صوبہ کی خوشحالی کے لئے از حد مفید ثابت ہوگا۔لیکن اس خیال سے کہ اس قسم کے فارم تمام باہمت کسانون کی حوصلہ افزائی کے لئے نمونہ کا کام دیسکین۔ایسے کسانون کو فراخ دلی سے سہولتین بہم پہونچانی چاہئین جنہون نے جدید طریق کو رائج کرکے زراعت کوترقی دینے مین اپنا مال و متاع صرف کر دیا ہے اور سائنٹیفک طریقون سے ثابت کر دکہایا ہے کہ ہندوستان مین مغربی طرز پر ماڈل فارم کا انتظام ہو سکتا ہے۔یوئر آنر جو چیزین مالی لحاظ سے لوگون کو دولتمند اور قانع بناتی ہین وہ علمی پیشے یا سرکاری ملازمتین ہی نہین ہین بلکہ وہ سائنس پر مبنی زراعت۔عمدہ صنعتین، اور ایسے فنون اور دستکاریان ہین جو بڑی غور سے قائم کئے گئے ہین۔مجہے اُمید اور اعتماد ہے کہ انڈسٹریل کمشن صنعتون کی طرف اتنی ہی توجہ دیگی جتنی کہ صوبہ ہذا کی زراعت کی طرف جس کا سب سے بڑا سرمایا دیہات کی مضبوط محنتی اور کفایت شعار آبادی ہے۔

"یوئر آنر—اس عالم گیر جنگ نے اب تک بنی نوع انسان مین ہولناک تباہی مچا رکہی ہے۔ اس کا خاتمہ ابہی تک نظر نہین آتا اور وہ اقوام جو اس جنگ عظیم مین شریک ہین ابہی تک بنی نوع انسان کی تباہی پر ایسے باقاعدہ جوش سے تلی ہوئی ہین جس کی نظیر قدیم و جدید تاریخ مین نہین ملتی وہ لوگ جو بے بسی کی حالت مین قومون کے چیدہ نو جوانون کی موت اور ہلاک شدہ اشخاص کے پس ماندگان کی سخت ترین مصیبتون کو دیکہتے ہین ہر وقت اس بات کے اُمید وار ہین کہ انجام کار خداوند تعالے کا رحم اور انصاف دست اندازی کر کے خون آلودہ بنی نوع انسان کو قطعی تباہی سے بچائیگا۔فتح کی عظمت کی کوئی وقعت ہے

تو وه توپون کي خوفناک گرج کے تہذیب کي آواز کو خاموش کر دینے اور اوس ترقي پذیر سپرٹ کو (جو کئي پر امن اور خوشحال صدیون مین پیدا هوئي هے) کو پائمال کو دینے سے پیشتر حاصل هوني چاهئے۔

" اگر مشیت ایزدي کو اس خوفناک آزمائش کے بعد کوئی جدید اور پاک روح (سپرٹ) پیدا کرني منظور هے تو یهه تمام دل شگاف قربانیان ضایع نهین جائینگي اور همین اس اعلے اعتقاد پر قائم رهنا چاهئے که وه مدعا جس کے لئے هم بر سر پیکار هین ایک قومي یا انفرادي خود غرضي پر مبني نهین هے۔بلکه وه اون بڑي اخلاقي طاقتون کے هم نوا هے جو بني نوع انسان کی قسمتون پر حکومت کرتی هین۔

" جن لوگون کو جذبات نفساني نے بالکل اندها نهین کر دیا وه برطانیه کی آواز کو سن رهے هین جو کمزورون کے ساتهه انصاف کئے جانے کے لئے چلا رها هے اور وه اوس کے هاتهه کو غریبون کی حفاظت کے لئے بڑها هوا دیکهتے هین وه یهه دیکهتے هین که وه اپني سلطنت مین انصاف اور رحم کو عمل مین لا رها هے اور که وه اپنی طاقت کو بے بس اور بے کس اشخاص کے پائمال کرنے مین استعمال نهین کر رها۔

اگر خدائی قوانین همیشه قائم رهنے والے هین جیسا که همین یقین هے که وه هین تو آخر مین فتح یقیناً برطانیه هی کو حاصل هوگی جو قوانین صداقت کو ظاهر کرنے والا هے۔صوبه هذا کے لوگ اوس بڑے مدعا کے حاصل کرنے مین (جس کے لئے مصیبت زده بني نوع انسان دل سے دعا مانگ رهے هین) برطانیه کی مدد کے لئے هر طرح کي قربانی کرنے کے لئے آماده هین "۔

آنریبل سردار سندر سنگهه—" میرا کوئي اراده نهین تها که مین اپنے آنریبل هم جلیسون کا قیمتي وقت لون۔لیکن شاید مین اپنے فرض کے ادا کرنے مین کوتاهي کرونگا۔اگر مین اپنے آنریبل ممبر مال کو مبارکباد نه دونگا جو میرے اس وجه سے زیاده واقف هین که هم دونون عرصه تک سکهون کي قومي درسگاه خالصه کالج مین اکٹها کام کرتے رهے هین۔اس مین کوئی شک نهین که اون خاص حالات کے باعث جن مین سے هم گذر رهے هین۔میرے آنریبل دوست کا کام بهت دشوار تها لیکن فی الحقیقت یهه بڑی مبارک بادي کا موجب هے که اونهون نے ایک ایسا بجٹ تیار کر لیا هے جو بحیثیت مجموعي بهت عمده هے اور بڑي اصلاح یافته اور دلچسپ شکل مین پیش کیا گیا هے اس خوفناک جنگ مین اتحادیون کا مقصد یهه هے که کمزور لوگون کے مفاد کی حفاظت کے اعلی اصول قائم هون اور متکبر جذبه جنگ جوئی کو اکهاڑ دیا جائے اور اسلئے وه همارے واسطے متبرک هے۔هم عظیم الشان سلطنت برطانیه کے وفا دار شهري هونے پر فخر کرتے هین اور هم باشندگان پنجاب کیلئے یهه بات حقیقي افتخار کا باعث هے که هم اپنے شهنشاه کی خدمت کي انجام دهي مین قاصر نهین رهے اور که هم نے اپني سلطنت کی خدمت کیلئے هر طرح سے آمادگي ظاهر کی هے۔سکهون کي قوم ایک چهوٹي سي قوم هے اور یهه بهت خوش کن امر هے که سکهه دل و جان سے اپنے شهنشاه کی خدمت کر رهے هین اور کرتے رهے هین جیسا که فرانس اور عراق عرب مین اونکي خدمات سے ظاهر هے سخت افسوس کي بات هے که کچهه چالاک منصوبه بازون نے بعض لوگون کو (جو ظاهر سکهه تهے) گمراه کرکے ان ساده لوح اشخاص کو ایذا اوزار بنایا هے۔لیکن یهه قوم بحیثیت مجموعی گورنمنٹ کي وفا دار رهي هے (بلکه) اسنے اپني مهربان گورنمنٹ کي حتی الوسع مدد کرکے قانون اور امن کے قائم کرنے مین اپنا فرض ادا کیا هے اور مجهے یقین هے که وه گورنمنٹ کي (جو اس چهوٹی سي قوم کے مفاد کو همیشه ملحوظ خاطر رکهتي هے) وفاداری کي روائتون کو قائم رکهنے مین قاصر نهین رهینگے۔ هم جناب والا کے اون الفاظ کے لئے نهایت شکر گذار هین جو جناب اپني پبلک تقریرون مین همارے متعلق استعمال کرتے رهے هین۔هم یوآنر اور هز ایکسیلنسي لارڈ هارڈنگ کے شرمنده احسان هین جنهون نے همارے ایک ممبر یعني سردار داجیت سنگه صاحب سي-ایس-آئي کو جناب سیکرٹری آف سٹیٹ کي کونسل مین کام کرنے کا پهلا موقع دیا هے اور یهه ایک ایسي عزت هے جس کا هم کو بهت فخر هے چهوٹي قومون کے مفاد کي حفاظت کے اصول کو هز ایکسیلنسي لارڈ هارڈنگ کی گورنمنٹ نے تسلیم کرلیا هے اور سکهون کي قوم دیگر همسایه قومون کے مقابله مین اس وسیع سلطنت مین ایک چهوٹی سي قوم هے اور اگرچه وه تعداد مین کم هے لیکن ایک اهم قوم هے اور اوسے اپنی گورنمنٹ کي خدمت کرنے کا فخر حاصل هے اور میرے خیال مین وه اپنے مفاد کو بلا خوف و خطر یور آنر کے سپرد کرسکتے هین اور مجهے یقین هے که ان کے مفاد اور حقوق کا مناسب خیال رکها جائیگا۔

"یور آنر نے جو خاص دلچسپی ہماری تجارتی انسٹیٹیوشنوں میں لی ہے اُسکے لئے ہم مشکور ہیں اور مجھے یقین واثق ہے۔کہ اُنکی ضروریات پر اور آنر ہمیشہ بلطف توجہ فرماتے رہینگے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔۔"یور آنر۔وقت بہت گذر چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ معزز کونسل مجھہ سے کوئی طویل تقریر سننا پسند نہیں کریگی۔اسلئے میں اپنی تقریر کو حتے الامکان مختصر کرونگا۔بجٹ کے دوران میں بہت سی باتوں کا ذکر آیا ہے۔مگر اُن میں سے صرف چند ہی بجٹ سے بلاواسطہ تعلق رکھتی ہیں اور میرے لئے یہہ امر نہایت تسلی بخش ہے۔کہ ایک ایسے بجٹ کا جو لازمی طور پر مایوس کن تھا۔بڑی اچھی طرح سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔اور میں کونسل کو دوبارہ یقین دلاتا ہوں۔کہ ہم نے میسر شدہ روپیہ کی حتے الوسع مناسب تقسیم کی ہے۔مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے۔کہ جو تکالیف ہمیں مسودہ رویداد مال کی نقل ممبروں کو جلد بہم پہنچانے میں اُٹھانی پڑی ہے اُسکی بہت قدر کی گئی ہے۔میرا خیال تھا کہ ہم نے ممبران کو جملہ واقفیت جو اونہیں مطلوب تھی بہم پہنچا دی ہے۔لیکن معلوم ہوتا ہے۔کہ چند اُمور کے متعلق ابھی مزید واقفیت مطلوب ہے۔سال آئندہ سے پہلے میں اس بات پر بخوشی غور کرونگا۔کہ ایسی مزید واقفیت ہم کہاں تک بہم پہونچا سکتے ہیں۔اور موجودہ نقشہ میں کہانتک تبدیلی کر سکتے ہیں گورنمنٹ ہند کے حسابات ہمارے حسابات سے زیادہ پیچیدہ ہیں۔اور یہہ لازمی نہیں کہ جو نقشہ اُن کے مفید مطلب ہے وہی اس صوبہ میں بھی بسہولیت استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔آنریبل مسٹر کاشی رام نے رپورٹ اخراجات کے متعلق جو بات کہی ہے میں اوسکو پورے طور پر سمجھہ نہیں سکا۔ظاہرا اُنکی یہہ شکایت معلوم ہوتی ہے۔کہ رپورٹ شائع نہیں کی جاتی۔مگر جہانتک میرا علم ہے یہہ رپورٹ ہر سال شائع ہوتی ہے۔اور ہر ایک معمولی سرکاری کتب فروش سے بارہ آنہ یا ایک روپیہ میں مل سکتی ہے۔تخمینہ جات سے اس رپورٹ کا کوئی تعلق نہیں۔اس میں صرف لمبے لمبے حساب درج ہوتے ہیں اور در اصل آجکل اس کے حجم کو گھٹانے کی تجویز در پیش ہے۔

"صرف ایک اور امر جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ مسئلہ حفاظت کا ایک کروڑ روپیہ منافع پر لگانیکا سوال ہے۔گذشتہ بجٹ کے اجلاس میں اس امر پر کچھہ مخالف نکتہ چینی کی گئی تھی اور میں چاہتا ہوں کہ یہہ کونسل اس بات پر غور کرے۔کہ اگر اس روپیہ کو منافع پر نہ لگایا جاتا۔تو کیا نتیجہ ہوتا۔بعض دیگر صوبہ جات کے پاس بڑے کثیر بقیہ جات ہیں۔مگر وہ گورنمنٹ کے احکام کے بموجب اون کی ایک کوڑی کو بھی چھو نہیں سکے۔موجودہ حالات میں بجٹ میں خسارہ درج کرنے کی اجازت نہیں جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ وہ تمام بقیہ جات بالفعل بے سود پڑے ہیں۔لیکن ہمیں ۳½ لاکھہ روپیہ کی آمدنی ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ کمیٹی خزانہ میری اس بات کی تصدیق کریگی کہ اس ۳½ لاکھہ روپیہ کی آمدنی کے بغیر اس سال کے بجٹ کی تیاری میں بڑی مشکل پیش آتی۔میں فی الحقیقت یہہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کس مد میں تخفیف کر سکتے تھے۔مگر ہم کو خرچ میں اس رقم کے برابر تخفیف کرنی پڑتی۔میرے خیال میں صرف اس بات سے اچھی طرح پر واضح ہو جائیگا کہ ہمارا روپیہ کو نفع پر لگانا بہت دور اندیشی پر مبنی ہے اور میں اپنے پیشرو کا اس زائد روپیہ کو اس طرح کام میں لانے کے لئے ذاتی طور پر بہت مشکور ہوں۔

"بیٹھنے سے پیشتر میں اوس دلی اور فیاضانہ امداد کے لئے جو ممبران کمیٹی مال نے مجھے دی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔آنریبل مسٹر کاشی رام نے شفارش کی ہے کہ اس کمیٹی کو وسعت دینی چاہئے۔مجھے اس بات کا مطلق یقین نہیں ہے کہ اس سے کمیٹی کی قابلیت بڑھہ جائیگی۔بہت بڑی کمیٹی نمائش بن جاتی ہے اور موجودہ طریق کے روسے منضبطہ کمیٹی کا ایک فائدہ یہہ ہے کہ اسکا کام کم و بیش باقاعدہ نوعیت کا ہوتا ہے۔میں اون شفقت آمیز خیالات کے لئے جو بعض ممبران نے میرے موجودہ کام کے متعلق ظاہر فرمائے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔لیکن میں ایک بڑا محتاط سلاچ ہوں اور میں اولکی ظاہرا قیمت پر قبول نہیں کرتا۔تاہم جس نیک جذبہ سے اونکے اظہار کی ترغیب ہوتی ہے میں اُسکی بڑی قدر کرتا ہوں اور جو مستحق تعریف ہے اُسکی تعریف کرنی چاہئے کہ اصول کے مطابق اُن کا بہت سا حصہ میں اپنے رفیق مسٹر پارسن انڈر سیکرٹری کو دینا چاہتا ہوں جن کا تجربہ اور انتھک محنت میرے لئے از حد بیش قیمت ثابت ہوئی ہے"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—صاحبان—میرے خیال مین جب سے توسیع شده کونسلین وجود مین آئي هین اسوقت سے روئداد مالي اور بجٹ پر بحث کے دوران مین کبهي اسقدر مختلف قسم کے معاملات پر بحث نہین هوئي—نه هي اتنے رزولیوشن پیش هوئے اور نه هي انتظامي امور کے متعلق اتنے عملي سوالات پر بحث هوئي—جیسي که اس سال هوئي هے—مین تسلیم کرتا هون که مین بذات خود ان مباحثون کو اچها سمجهتا هون اور انکي قدر کرتا هون کیونکه اون سے اس امر کا اظهار هوتا هے که کونسل کے سرکاري اور غیر سرکاري آنریبل ممبران کو انتظام ملک کے مختلف اور روز بروز بڑهنے والے معاملات سے پورامس هے—مین یهه بات بلا تامل تسلیم کرتا هون که اس کونسل مین جو نکته چیني هوتي هے وه عموماً با خبر هوتي هے اور هر دیانت دار حکومت ایسي با خبر نکته چیني کو جسکے توقع کرنے کا هر حق هے—پسند کرتي هے—کیونکه ایسي نکته چیني سے تاریک امور پر پبلک رائے کي روشني پڑتي هے—مجهے اس بات سے انکار نہین که آجکل کے صوبه پنجاب مین بهي ایسي تاریک باتین موجود هین—برخلاف اس کے ایسي نکته چیني بهي جو با خبر نه هو (اور اس قسم کي نکته چیني سے همین وقتاً فوقتاً واسطه پڑتا هے) ایک طرح سے اچهي هوتی هے—کیونکه اس سے حکومت غلط خیالات کو درست کرسکتي هے—غلط فهمیون کو دور کر سکتي هے اور عوام کے سامنے اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرسکتي هے۔

مالي حالت

"میرے خیال مین جو کچهه همنے اس جلسه اور گذشته جلسه مین سنا هے اوس سے هم یهه نتیجه نکال سکتے هین که تجاویز بجٹ کو جو خاص اندروني اور بیروني حالات کي وجه سے لازمي طور پر واجبي اور محدود هین عام طور سے پسندیدگي کي نگاه سے دیکها گیا هے—مین یهه بهي دیکهتا هون که تمام آنریبل ممبرون نے همارے نئے مشیر مال کو اون کے پهلي دفعه پبلک کے سامنے بحیثیت مشیر مال آنے پر بالاتفاق مبارک باد دي هے—مشیر مال صاحب نے ثابت کردیا هے که وه مالي امور کے نام نهاد رازون پر قادر هین اور اون رازون کو صاف طور سے (کونسل کے سامنے) پیش کرسکتے هین اور اونکے خلاف اعتراضات کا بخوبي جواب دیسکتے هین اور یهه باتین اونکے اس عهده پر ممتاز رهنے کے ایام مین همارے مالي انتظام کے لئے مفید هونگي—اگر اونهون نے کوئي غلطي کي هے تو میری ذاتي رائے مین وه غلطي یهی هے که اونهون نے حد درجه کی احتیاط کو برتا هے—لیکن آنریبل ممبر مین—جیسا که اونهون نے خود همین بتایا هے—بحیثیت سکاٹ لینڈ کا باشنده هونے کے اور نیز بحیثیت مشیر مال احتیاط کا ماده دو چند هوگیا هے—ممکن هے که مین ناواجب طور پر اُمید افزا پهلو هی لیتا هون—لیکن انمین اگر کوئی نقص هے بهی (اگلے سال پته لگ جائیگا که هم مین سے کون راستی پر هے) تو وه ایسا نقص هے جو که نیکی کی طرف مائل هے—بهر حال همین یهه ماننا پڑیگا که بهت سے ایسے سالون کے بعد جن مین هم خوشحال رهے هین اور همارے معاملات روز بروز بڑهتے رهے هین (جن کو هم صوبه کي بهتري کے لئے فراخدلي سے خرچ کرتے رهے هین) هماري آمدني مین جزواً صوبه کے زراعتي حالات کے خراب هونے

اور جزواً جنگ کے دوران مین اچھے ذرائع آمدني کے کفایت شعارانہ انتظام کي اشد ضرورت کے باعث کمي ہو گئي ہے اور (مین اُمید کرتا ہوں کہ یہہ کمي عارضي ہوگي) ہمین اپنے اخراجات مین تخفیف کرني پڑي ہے۔ جو سال ابہي ختم ہوا ہے اس مین ہم نے صوبہ کے محاصل کا بجٹ مین ۴۸۷ لاکہہ کا تخمینہ لگایا تہا۔لیکن ہمین ۴۸۴ لاکہہ سے کم وصول ہوا ہے۔ہمارے خرچ کا تخمینہ ۴۹۷ لاکہہ تہا اور ہم اس رقم کو مفید طور پر خرچ کر سکتے تہے لیکن چونکہ گورنمنٹ ہند نے ہمارے اخراجات پر چند ضروري قیود عائد کر دین۔ہم نے صرف ۴۷۸ لاکہہ خرچ کیا یعني تخمینہ سے ۱۴ لاکہہ کم۔تخفیف زیادہ تر محکمہ تعمیرات سرکاري سڑک و عمارات مین کي گئي ہے۔

"سال حال مین ہم نے اپني آمدني کا تخمینہ صرف ۴۷۳ لاکہہ لگایا ہے اور خرچ کا ۴۷۸ لاکہہ۔کمي و بیشي کي تشریح رو ئداد مال مین پورے طور سے کر دي گئي ہے اور مین صرف چند ایک بڑي بڑي رقوم کا ذکر کرونگا۔

"کونسل کو یہہ امر یاد دلانے کي چندان ضرورت نہین کہ ہماري خوشحالي کا سنگ بنیاد اور اس صوبہ کي آمدني کا بڑا ذریعہ معاملہ زمین اور آبپاشي ہین۔ہمارے کل محاصل کا ⅔ حصہ محض انہین ہودو مدات سے وصول ہوتا ہے اور یہہ دیکہنا نصیحت آمیز ہے کہ موجودہ حالات سے ان دونو مدات پر کس قدر مختلف اثر پڑا ہے۔ معاملہ زمین بالواسطہ اور بلاواسطہ مین خراب فصلون کي وجہ سے ہم نے سال گذشتہ کے مقابلے مین ۹ لاکہہ کي کمي کا اندازہ کیا ہے اور آبپاشي کي مد مین پاني کي مانگ غیر معمولي طور پر زیادہ ہونے کے باعث ہم ۵ لاکہہ روپیہ کي ایزادي کا تخمینہ لگاتے ہین۔

"اوس زمین کا رقبہ جس کي آبپاشي اس فصل مین امپیریئل و پراونس انہار سے ماہ فروري کے اخیر تک ہوئي ۵۷۰۹۰۰۰۔ایکڑ ہے۔یعني گذشتہ سال سے ۴ لاکہہ ایکڑ زیادہ۔حالانکہ گذشتہ سال مین جو رقبہ آبپاش ہوا تہا وہ پچہلے کل سالون سے زیادہ تہا۔اس رقبہ مین سے زاید از تیس لاکہہ ایکڑ مین گندم اور چالیس اور پچاس لاکہہ ایکڑ کے درمیان رقبہ مین دیگر اجناس خوردني کاشت ہوئین۔ہم مین سے وہ لوگ جن کو یہہ یاد ہے کہ موسم برسات اور موسم سرما مین بارش نہ ہونے سے تیس سال پہلے پنجاب کي کیا حالت ہوتي تہي اور وہ لوگ جو یہہ جانتے ہین کہ موجودہ اور پچہلي فصلون مین کسقدر غیر آبپاش شدہ رقبون کي فصلین برباد ہو گئي ہین وہ خیال کرسکتے ہین کہ نہرون نے (جو صوبہ کو قحط سے بچاتي ہین) ہمارے لئے کیا کچہہ کیا ہے ۔ آمدني کي صرف ایک ہي اور مد۔یعني مد آبکاري ہے جس کے ذکر کرنے کي مین ضرورت سمجہتا ہون۔اس مد کے متعلق ہمارا اندازہ ہے کہ سال گذشتہ کي اصل رقم کے مقابلہ مین ۲½ اور سال گذشتہ کے تخمینہ جات کے مقابلہ مین ۴ لاکہہ کي کمي ہوئي۔اس مین کوئي شبہ نہین کہ اس کمي کي بعض عارضي وجوہات ہین۔یعني افواج کي غیر حاضري اور زراعت کي خراب حالت۔لیکن اس کمي کي کسیقدر یہہ بہي وجہ ہے کہ گورنمنٹ ٹیمپرنس کي توسیع اور حد سے زیادہ شراب نوشي کے انسداد کي پالیسي پر لگاتار عمل کر رہي ہے۔مین نے اس بارہ مین اپنے خیالات کو مخفي نہین رکہا اور گورنمنٹ بہي یہي خیال ہے کہ محکمہ آبکاري کي آمدني مین جو تخفیف ہوگي ہم اوس کو اطمینان کي نظر سے دیکہتے رہینگے۔بشرطیکہ یہہ تخفیف جائز اور ناجائز شراب کے واقعي کم استعمال ہونے سے وقوع مین آئے اور اس کي وجہ سے لوگ کوکین۔چنڈو وغیرہ کي قسم کي منشي اشیاء کا استعمال شروع نہ کر دین جو کہ شراب سے بڑہ زیادہ مہلک اور مضر اثرات رکہتي ہین (چیر ز)۔

"اب مین خرچ کي بڑي بڑي مدون کي طرف متوجہ ہوتا ہون مد تعلیم کے ۴۵ لاکہہ کے کل خرچ مین ۱½ لاکہہ کي خفیف کمي واقع ہوئي ہے - لیکن تجویز شدہ خرچ اوس رقم سے ابہي تک زیادہ ہے جو دو سال پہلے خرچ ہوا کرتي تہي یہہ خرچ اوس رقم سے بہي زیادہ ہے جو کہ دو سالہائے گذشتہ سے ماسبق سالون مین خرچ ہوتي تہي۔اگر موجودہ وقت کا خیال کیا جائے تو میري رائے مین محکمہ تعلیم بُري حالت مین نہین رہا ۔مد میڈیکل معہ شمول حفظان صحت مین ۳ لاکہہ کي کمي ہوئي ہے جس کي وجہ جزواً یہہ ہے کہ انڈین میڈیکل سروس کے بہت سے افسر جنگي کام پر چلے گئے ہین اور کسي قدر یہہ وجہ ہے کہ ہم نے گورنمنٹ ہند کے اوس خاص عطیہ کے ایک حصہ کو جو کہ دیہات کي حفظان صحت کیلئے ملا تہا اوس وقت تک کیلئے روکا ہوا ہے جب تک کہ ہم اس کے خرچ کرنے کیلئے

کوئي زيادہ صحيح طريق نہ معين کرلين-معلوم ہوا ہے کہ اب تک بہت کم ديہات اس شرط کو ماننے پر راضي ہين کہ اصلاح حفظ صحت کے کامون کے خرچ کا نصف حصہ خود مقامي طور پر جمع کرين اور باقي نصف گورنمنٹ مہيا کرے-

" محکمہ تعميرات سرکاري کا شعبہ سڑک و عمارات ہمارے صوبہ کے مالي حالات معلوم کرنيکا عين صحيح ذريعہ ہے - اور يہي محکمہ ہے جس پر موجودہ سال جيسے موقعون پر تخفيف کی قينچي سے ہاتھہ صاف کيا جاتا ہے-اس کے لئے مہيا کردہ ۱۴۰ لاکھہ روپيہ کي رقم سال گذشتہ کي اصل رقم سے ۱۱ لاکھہ کم ہے اور سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کي اصل رقم سے ۳۰ لاکھہ کم ہے - چونکہ نئے کامون کيلئے ايک خفيف رقم (صرف چند لاکھہ) مہيا کيگئي ہے-محکمہ تعميرات سرکاري کے اعلے عملہ کے قريباً نصف عہدہ دارون کو اجازت دی گئي ہے کہ وہ دوران جنگ کے لئے اپني خدمات محکمہ جنگ کے پيش کردين-اس طرح سے ہماري دو اغراض پوری ہوگئي ہين - يعني ايک تو خرچ گہٹ گيا ہے اور دوسرے بہت سے افسرون کي يہہ خواہش پوري ہو گئي ہے کہ وہ ميدان جنگ مين جاکر اپنے ملک کي خدمت کرين-

" مدات خرچ مين سے مد معاملہ زمين اور زراعت مين ايک لاکھہ کي بيشي ظاہر ہوتي ہے - اس بيشي کي زيادہ تر وجہ يہہ ہے کہ عملے کي تنخواہون مين اضافہ کيا گيا ہے-اس کونسل مين اور نيز اس کے باہر اس بات پر کسيقدر اظہار ناراضگي کيا گيا ہے کہ کميٹي عملہ کلرکان کي سفارشون پر ابہي تک عملدر امد نہين ہوا - ليکن گذشتہ دو سالون مين بعض عملون کي مکرر ترتيب اور تنخوا ون کے اضافہ کے لئے بہت کچھہ کيا گيا ہے صرف سال گذشتہ مين ہي ہم نے اپنے بازگشت خرچ مين قريباً پچاس ہزار روپيہ سالانہ کي بيشي کرلي ہے جس کي وجہ يہہ ہے کہ نائب تحصيلدارون سول سرجنون کے کلوکون - محکمہ زراعت کے ملازمون اور محکمہ جات تعليم و جنگلات اور دفاتر صاحبان کمشنر کے عملہ ہائے کلرکان اور دفاتر واقع لاہور کے دفتريون اور وٹيرينيري کالج اور پاگل خانہ کے شاگرد پيشہ کي تنخواہون مين اضافہ کيا گيا ہے-اور اس سکيم کي تکميل کے لئے ہم بہتر حالات کي واپسي کا انتظار کر رہے ہين-في الحال اون تمام ملازمون کو جن کی تنخواہ تيس روپيہ ماہوار سے کم ہے-معاوضہ گراني غلہ مل رہا ہے-گذشتہ سال مين اس مد پر ہمارا $7\frac{1}{2}$ لاکھہ روپيہ خرچ ہوا تہا-پس ميرا خيال ہے کہ کونسل ہذا اور پبلک اس بات کو تسليم کريگي کہ تہوڑي تنخوہ والے ملازمون کے فوائد کو ہم نے نظر انداز نہين کيا-

"مواجب پيرانہ سالي اور پنشنون مين ۲ لاکھہ کي بيشي ہولي ہے-اور مد محکمہ تعميرات سرکاري آبپاشي مين کام چلانے کے خرچ اور سود قرضہ کے لئے ۲ لاکھہ کا مزيد انتظام کيا گيا ہے-ہمارے سلسلہ انہار کي توسيع کا يہہ قدرتي نتيجہ ہے- اور کوئي شخص انکار نہين کر سکتا کہ يہہ روپيہ عمدہ طريق پر خرچ ہو رہا ہے-مين يہہ بہي بتلانا چاہتا ہون کہ گورنمنٹ ہند کے بجٹ مين سال حال مين پنجاب کي جديد تعميرات آبپاشي کے لئے ۵۰ لاکھہ کي فياضانہ رقم مہيا کي گئي ہے-توسيع انہار کي ايک سے زيادہ بڑي بڑي سکيمين ہمارے زير غور ہين اور اون کے فائدہ مند اور نفع بخش ثابت ہونے کي اُميد بہي ہے-مثال کے طور پر مين دريائے جہلم کي ہوڈاين سکيم (جو حال ہي مين گورنمنٹ ہند کے پاس بہيجي گئي ہے) اور ستلج بياس سکيم کا ذکر کرتا ہون-ليکن مجہے انديشہ ہے کہ جنگ کے باعث قرضہ حاصل کرنے مين مشکلات پيش آنيکي وجہ سے شايد ان نہرون کے اجرا مين دير ہو جائے-في الحال ہم ہر طرح سے کوشش کر رہے ہين کہ موجودہ نہرون کے دائرہ اثر کو وسيع اور نيز اون کي قابليت کار مين ترقی کي جاوے-اور اوس عظيم سکيم سے جو انہار ثلاثہ کے نام سے موسوم ہے اور جو گذشتہ سال کاميابي کے ساتہہ مکمل کي گئي ہے-آبپاشي کي توسيع کے کام مين اضلاع سيالکوٹ-گوجرانوالہ-گجرات-شاہ پور-منٹگمری اور ملتان مين قابل اطمينان ترقي ہو رہي ہے-

"مد خرچ مين سب سے بڑي بيشي (۴ لاکھہ روپيہ) پوليس کی مد مين ہوئي ہے-اس مين سے ۲۶۲۰۰۰ روپيہ کنسٹيبلون اور ہيڈ کنسٹيبلون کي تنخواہين بڑھانے پر خرچ ہوگا-اس اضافہ تنخواہ کا خرچ بقدر دو لاکھہ روپيہ کے زيادہ ہوتا اگر ہم-جيسا کہ آنريبل مسٹر رام سرن داس کے ايک سوال کے جواب مين جتايا گيا ہے-صوبہ مين پوليس کي تقسيم کے متعلق تحقيقات کرنے کے بعد ايک ہزار افسرون اور آدميون کو

نه کهٹا دیتے۔ هماري تجاويز كي منظوري منجانب صاحب وزير هند ابهي موصول هوئي هے۔ان تجاويز كي ضرورت کو کونسل نے ماه مارچ کے اجلاس مین پورے طور سے تسلیم کر لیا تها۔اور مین آج اس امر کا خوشي سے اعلان کرتا هون که پولیس کنسٹیبلون کي ابتدائي شرح تنخواه آٹهه روپیه ماهوار سے بڑها کر دس روپیه ماهوار کر دیگئي هے۔ هر گریڈ مین دو روپے کا حسب ذیل مزید اضافه هوا کریگا :—

تین سال کي عمده ملازمت کے بعد گیاره روپیه ماهوار۔

دس سال کي عمده ملازمت کے بعد باره روپیه ماهوار۔

ستاره سال کي عمده ملازمت کے بعد تیره روپیه ماهوار۔

" هیڈ کنسٹیبلان کے اس وقت تین درجے هین۔اور اون کي تنخواهین حسب ذیل هین :—

پندره روپیه۔ستاره روپیه آٹهه آنه اور بیس روپیه ماهوار۔

" اب پچیس روپیه ماهوار کا ایک علیحده درجه بنایا گیا هے۔ان درجون کي ترتیب مین اس طرح اصلاح کي گئي هے که سب سے نچلے درجه مین ۲۵ فیصدي آدمي هون اور درمیانه درجون مین سے هر ایک مین تیس فیصدي۔اور سب سے اوپر کے درجه مین ۱۵ فیصدي آدمي هون۔تنخواه کي یهه نئي شرح یکم اپریل سے شروع هوئي (نعره هائے تعریف اور تحسین)۔

" پولیس کو یهه صله اوسوقت ملا هے جبکه اونهون نے بحیثیت مجموعي گذشته دو سالون کے نهایت هي مشکل حالات کا کامیابي و تندهي سے مقابله کرکے صوبه کے لوگون کو اپنا ممنون احسان بنا لیا هے۔اس کامیابي کي بڑي وجه یهه هے که پولیس نے لوگون کا اعتبار اور سرگرم امداد حاصل کرنے مین پہلے سے زیاده کامیابي حاصل کرلي هے (نعره هائے تحسین) مین سب سے پہلے اس بات کو تسلیم کرتا هون که اس معامله مین اور بهت سي ترقي کي گنجائش هے۔لیکن میرے خیال مین کونسل کو اس امر کے متعلق میرے ساتهه اتفاق هوگا که عوام الناس کے ساتهه پولیس کا برتاؤ اور پولیس کے ساتهه عوام الناس کا برتاؤ روز بروز اصلاح پذیر هے اور مجهے اُمید هے که اضافه تنخواه کي وجه سے آئنده بهتر تعلیم اور جماعت کے آدمي پولیس مین بهرتي هونگے اور پولیس کے ملازمون مین فرض شناسي کا اور بهي اعلے احساس پیدا هوجائیگا اور عوام الناس کے دلون مین اس امر کا احساس پیدا هوجائیگا که پولیس کے ساتهه جو که بهر حال عوام الناس هي کا ایک جزو هین اور عوام الناس کے نوکر هونے کي حیثیت سے انکو ایک خاص قسم کے فرائض کي ادائیگي کیلئے بهرتي کیا جاتا هے۔بلا تاخیر اور ایمانداري سے ملکر کام کرنا هي جان و مال کي حفاظت کا سب سے عمده بلکه ایک هي کارگر طریقه هے۔اس مضمون کو چهوڑنے سے پہلے مین پولیس کے افراد کے باره مین ایک غلط فهمي کو دور کرنا چاهتا هون۔بسا اوقات اس کونسل مین هي نهین بلکه اخبارات اور دیگر حلقون مین بهي کها جاتا هے که پولیس مین مسلمانون کي تعداد زیاده هے اور که دوسري قومون کو بهرتي هونے سے روکا جاتا هے۔مجهے یهه جتانے کي ضرورت نهین که پولیس کے ادنے درجون مین کل جماعتون کے لوگ بهرتي هوسکتے هین اور اگر هندو اور سکهه۔مسلمانون کي نسبت کم تعداد مین بهرتي هوتے هین تو اوسکي وجه یهه هوگي که وه فوجي اور دیگر قسم کي ملازمت کو ترجیح دیتے هین۔انتخاب کے ذریعه سے بهرتي قریباً تهانه دارون تک هي محدود هے۔گذشته آٹهه سال سے اس قاعده پر عملدرآمد هوتا هے اور اس عرصه مین جو لوگ براه راست بهرتي هوئے هین اون کي تعداد حسب ذیل هے:—مسلمان ۱۶۲—هندو ۱۰۵—سکهه ۵۷—عیسائي ۳—اس سے ظاهر هوتا هے که مسلمانون کو جنکي آبادي صوبه مین نصف سے زیاده هے۔براه راست تقررات مین سے نصف سے کچهه کم آسامیان ملي هین اور بجائے اسکے که مسلمانون پر کوئي خاص نظر عنایت هوئي هو۔جیساکه بعض اوقات اشاره کیا جاتا هے۔اونکو آبادي کے لحاظ سے اپنے حق سے کچهه کم هي ملا هے۔

" مین بجٹ کي مزید تفصیلات کي نسبت کونسل کي سمع خراشي نهین کرنا چاهتا۔بجٹ کا لب لباب یهه هے که همین صوبه مین ۸۴۷ لاکهه روپیه آمدني هونے کي اُمید هے۔جسمین سے گورنمنٹ هند ۳۷۴ لاکهه امپریئل اغراض کیلئے لیگي اور همارے پاس ۴۷۳ لاکهه روپیه رهیگا۔همارے خرچ کے ۴۷۸ لاکهه هونیکي اُمید هے۔جس سے همارا بقایا صوبه ۶۰ سے کم هوکر ۵۵ لاکهه ره جائیگا۔

" کل آمدني مین سالهائے حال کي اصلي رقوم کے مقابله مین جو واقع هوئي هے جو که بدین لحاظ ایک غیر معمولي بات هے که سلطنت ایک ایسي جنگ مین مصروف هے جسکي مثل دنیا مین نهین ملتي اور که حکومت

انگلستان نے دو سال کے عرصه مین اپنے محاصلات کو ۲۰۰۰ سے بڑھاکر ۵۰۲۰ لاکهه کولیا ہے-اگر محصول نمک اور محصول پرمٹ کي شرح کے اضافه کو بهي محسوب کیا جائے جو که اوپر کے اعداد مین شامل نہین تو هندوستاني محصول گزار کے بوجهه مین صرف ۵ یا ۶ فیصدي کي زیادتي هوتي ہے-حالانکه انگلستان کے محصول گزار اشخاص کے بوجهه مین ۱۵۰ فیصدي کا اضافه هوگیا ہے-چونکه اون نئے محصولون کو جو گورنمنٹ هند نے اس سال عاید کرنے مناسب خیال کئے هین خنده پیشاني سے منظور کر لیا گیا ہے-اسلئے هم یهه شکایت نہین کرسکتے که لڑائي کي وجه سے همسے نامناسب مالي قربانیان کرنیکا مطالبه کیا گیا ہے-

اقتصادي حالت

" یہان تک تو مین نے بجٹ کا ذکر کیا ہے-اب مین عام اقتصادي حالت کے متعلق چند باتین کہونگا-

" صوبه کے دامن کوه مین واقع علاقون کے علاوه باقي کل علاقون مین یکے بعد دیگرے دو موسمون مین غیر آبپاش شده فصلون کا بالکل برباد هو جانا ایک مصیبت عظیم ہے-خصوصاً جنوب مشرقي اور شمال مشرقي پنجاب مین جہان نہري یا چاهي آبپاشي بہت هي کم ہے-خوش قسمتي سے باقي صوبه مین نہرون کي بدولت حالت اچهي رهیگي اور ان کي بدولت هر دو موسمون مین ۹۰ لاکهه ایکڑ فصل پخته هو جائیگي-اس مین کوئی شبهه نہین که پیداوار ایسي اچهي نہین هوگی جیسي که اون موسمون مین هوتي ہے جبکه آبپاشي نہر کے علاوه بارش بهی هو جایا کرتي ہے تاهم اُمید ہے که غیر معمولي طور پر بڑے رقبه مین اوسط یا قریباً اوسط درجه کي پیداوار هوگي-گذشته چهه هفتون مین نرخون مین لگاتار کمي هونیسے ظاهر هوتا ہے که نئي فصل کي پیداوار اور جمع کرده اناج کے ذخیرے ملکر صوبه کی سال آئنده کی ضروریات کیلئے کافی هونگے-بلکه دوسرے ملکون مین بهیجنے کے لئے زائد اناج بهي بچ جائیگا-یهه زاید اناج گو سالهاے گذشته کی نسبت کم هوگا-لیکن پهر بهي زاید تو ضرور هوگا-آپ کو اوس پالیسي کا حال آگے هي معلوم ہے جو گورنمنٹ هند نے پچهلے سال کل ملک کی بہتري کے لئے بر آمد گندم کے انتظام کیلئے جاري کي تهي اور جس پر بڑي کامیابي سے عمل در آمد کیا گیا ہے-اوس پالیسي کي بڑي غرض جیسا که آنریبل سر ولیم میر نے اپني یکم مارچ کي مالي روئداد مین بتلایا تها یهه تهي-" نرخ ایک معقول معیار پر قائم رکهے جائین اور خریدارون کے مفاد کي بهي حفاظت هو اور کاشتکار بهي اپنے جائز منافع سے محروم نه رهین "-سر ولیم میر نے یهه بهي بتلایا تها که جو منافع اخیر مین گورنمنٹ کو حاصل هوگا (اسوقت تک صرف ۲۲۵۰۰۰۰ روپیه منافع هوا ہے) عوام الناس کے فائده کیلئے کسي خاص طریق سے خرچ کیا جاویگا-موجوده صورت حالات حسب ذیل ہے:-سال گذشته مین هندوستان سے باهر کے ممالک مین دنیا کي پیداوار گندم مین بہت اضافه هو گیا ہے-تمام ملکون مین جہان گندم پیدا هوتی ہے گندم کا نرخ سال گذشته کے نرخ کي نسبت کم ہے-چونکه اس صوبه مین فصلین اچهي نہین هوئین اس لئے بر آمد کیلئے زائد گندم کي مقدار سالهائے گذشته کي نسبت بہت کم ہے-لیکن آجکل جہازون کا کرایه بہت زیاده هونے کے باعث جتنا زائد غله موجود ہے اوسکے باهر بهیجنے مین رکاوٹ پیدا هو رهي ہے گورنمنٹ هند اب غله نہین خریدتي کیونکه کرایه اتنا گران ہے که گندم کے هندوستان مین موجوده قیمت پر خرید کر نفع پر باهر بهیجنا ناممکن ہے-ساتهه هي گو گندم کي برآمد پر پابندیان بدستور عائد رهني چاهئین یهه مناسب نہین که برآمد بالکل هي بند کي جائے-جیسا که آپ سن چکے هین گورنمنٹ هند اس مسئله پر غور کر رهي ہے اور اُمید ہے که وه عنقریب اس باره مین اعلان کریگي-

" جو سوالات کونسل مین آج پوچهے گئے هین اون سے ظاهر هوتا ہے که جن لوگون نے سالهائے حال مین گندم کے نہایت گران نرخ (جنگي وجه هندوستان کے دیگر حصص مین قحط کا هونا اور یورپین ممالک سے غله کي مانگ کا وقوع مین آنا تها) سے فائده اُٹها یا تها اونکو یهه اندیشه ہے که اب گندم کا نرخ ان کے نقطه خیال کے مطابق بہت کم هو جائیگا گو اوس نرخ کو گندم خور آبادي واجبي نرخ سمجهیگي-پچهلے سال جبکه تمام دنیا مین (گندم کا) نرخ بہت گران تها تو مین نے یهه رائے ظاهر کي تهي که جب تک پنجاب کے گندم پیدا کرنیوالون کو ۳ روپیه في من یا اوس سے کچهه زیاده قیمت وصول هوني رهے اوسکو شکایت کي کوئي جائز وجه نہین هوسکتي-گندم کا نرخ اب بعض مقامات پر نرخ متذکره کے برابر هو گیا ہے-پنجاب گزٹ مورخه ۱۴-اپریل سے ظاهر هوتا ہے که صوبه مین نرخ کي اوسط گیاره و باره سیر في روپیه ہے-یعنے ضلع گوڑگانوه کے بعض مقامات مین نرخ ۹ سیر في روپیه ہے اور ضلع شاهپور کے بعض مقامات مین ۱۳½ سیر في روپیه-لیکن نرخ اب تک اس سے کم نہین هوا-اور مین

سمجھتا ہون کہ گندم پیدا کرنیوالون کو کسي سخت اندیشہ کي ضرورت نہین - اس اثناء مین جیسا کہ آ
معلوم ہے-زمیندار بھوسہ اور چارہ بڑے گران نرخ پر فروخت کر رہے ہین روئي کا نرخ جو عارضي طور پر کم ہوگیا
اب پھر بڑہ کر سابقہ نرخ کے قریباً برابر ہو گیا ہے-اور بہر حال جس زمیندار کے پاس فالتو مال فروخت کے لئے
وہ فائدہ مین رہ سکتا ہے-دوسري طرف غلے کا مقابلتاً سستا نرخ نہ صرف غلہ خورون کے لئے بالعموم (جنہون نے اس ق
عرصہ تک صبر کے ساتھہ گراني غلہ کا بوجھہ برداشت کیا تہا) بلکہ گورنمنٹ کے لئے بھي (جسکو جیساکہ مین بتا چکا ہو
پچھلے سال ۷½ لاکھہ کي کثیر رقم غیر معمولي گراني غلہ کے معاوضہ کي بابت اپنے ملازمون کو دیني پڑي تھي)-ایک بڑ
نعمت ہے-اور اوس کثیر التعداد زراعت پیشہ آبادي کے لئے بھي ایک بڑي نعمت ہے جو انہار کے دائرہ اثر سے باہر ہی
اور جنکے پاس امسال فالتو غلہ فروخت کے لئے موجود نہین اور جنہین بہتر وقت کے آنے تک بعض صورتون می
یا تو اپنے اندوختہ پر اور یا قرض لیکر بسر اوقات کرني پڑیگي-یہي لوگ ہین جن کي زندگي ایک فصل او
دوسرے فصل کے درمیاني وقت مین ایک طویل قضیہ ہوتا ہے-اور جنکے فوائد کو سال روان جیسے سال می
نظر انداز نہین کرنا چاہئے-

لہذا گورنمنٹ کو اون ضلعون کي حالت کي نسبت خاص تشویش ہے جہان خشک سالي نے اپنا مہ
دکھایا ہے-اسوقت تک مزدوري کي حالت اچھي ہے اور جو آزمائشي کام جنوب مشرق پنجاب مین جاري کئے گ
ہین اون سے یہہ ثابت نہین ہوا کہ وسیع پیمانہ پر امدادي کام جاري کرنے کي ضرورت لاحق ہے-اگر ضرورت
آ پڑي تو امدادي کام بلا تامل جاري کر دئے جائینگے-جہان کہین ضرورت ہوگي معاملہ زمین کا کشادہ دلي سے التو
کیا جائیگا اور جونہي بارش (جسکي مدت سے امید بندہ رہي ہے) شروع ہوگي-لوگون کو بیج اور بیل خریدنے
کے لئے فراخدلي سے تقاویات دي جائینگي-مویشیون کے چارہ کي کمي اجناس خوردني کي کمی سے بھي زیاد
خطرناک ہے-تمام ضلعون مین جہان کہ (چارہ کي) شدید قلت ہے رعائتي شرح بار برداري رایج کي گئي ہ
اس رعائتي شرح کے نفاذ سے مویشیون کي جانین بچنے کے ہر طرف سے بہت سے اطمینان بخش ثبوت مل رہ
ہین-لیکن بہر حال مجھے ڈر ہے کہ بہت سے مویشي فاقہ سے مرینگے-گو پنجاب کے زمیندار بہت سي باتون مین بڑ
منچلے اور قابل تعریف ہین-لیکن اونہون نے ابھي تک اس بات کي ضرورت کو پوري طرح نہین سیکھا کہ جس
سال گھاس اور چارہ کي پیداوار عمدہ ہو فالتو گھاس اور چارہ کو بچا کر جمع رکھا جائے تا کہ جب چارہ کا قحط ہ
تو کسي قسم کي تکلیف نہ ہو اور جب تک وہ ایسا نہین کرینگے اون کے قیمتي سرمایہ (مویشیون) کا وقتاً فوق
نقصان رک نہین سکیگا-لیکن عمدہ موسمون کي آمد (جو کہ ہمین امید ہے خداوند تعالے کے خزانہ مین ہمارے لئ
موجود ہین) لوگون کو مویشیون اور فصلون کا نقصان جلدي هي پورا کرنے کے قابل بنا دیگي-بہر حال جیسا
ایک آنریبل ممبر نے جتلایا ہے-ہمارے سب سے اعلے اور عمدہ ترین جایداد لوگون کي جانین ہین-پچھلے سا
پلیگ سے دس اور پندرہ ہزار کے درمیان جانین في ہفتہ تلف ہوتي تہین-مگر اس سال میرے خیال مین زیادہ
موسمي حالات کي وجہ سے اور جزواً انسدادي تدابیر کي وجہ سے پلیگ کي بیماري قریباً معدوم ہے اور اموات ک
تعداد في ہفتہ صرف چند صد ہے-گذشتہ دس سالون سے پلیگ کي اموات کي اوسط تعداد سال کي پہلي سہ ماہ
مین ۳۶۰۰۰ سے زاید ہوا کرتي تہي-سنہ ۱۹۱۵ع کي پہلي سہ ماهي مین اموات کي تعداد زاید از ایک لاک
تھي-سنہ ۱۹۱۶ع کي پہلي سہ ماهي مین اموات کي تعداد صرف ۱۷۸۱ تھي-اسلئے کم از کم یہہ بات تو ہمارے
موجب تسکین اور مبارکباد ہے-

صنعت و حرفت کي حالت

" اقتصادي حالت کا ذکر ختم کرنے سے پیشتر مین چند کلمات اپنے حرفون کے متعلق کہنا چاہتا ہون-او
بحث سے جو ہمارے گذشتہ اجلاس مین آنریبل مسٹر رامسرن داس کي تحریک پر ہوئي تھي اور جن امور کا
آج کے اجلاس مین ہوا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ گو اس وقت تک اس صوبہ مین بڑے بڑے حرفون کے لئے ب
گنجائش نہین ان کے متعلق اب بہت دلچسپي لي جا رہي ہے-آسٹریا ہنگري اور جرمني کي بني ہو
اشیاء کي درآمد بند ہونے سے جن سے ہندوستان کے بازار بھرپور تھے یہہ دلچسپي بڑہ گئي ہ
جنگ سے پیشتر رنگون - کیمائي نیل - چوڑیون - لمپون کي چمنیون وغیرہ-انیمل کے برتنون - سو
بلے کي اون اور اوني شالون کي قریباً کل درآمد کي تجارت ان ملکون کے ہاتھہ مین تھي

چمڑے کی برآمد کی تجارت کا زیادہ تر حصہ بھی انہیں ملکوں کے ہاتھہ میں تھا۔اب قدرتی طور سے یہہ قابل تعریف خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ گورنمنٹ کو چاھئے کہ جہان تک ممکن ہو اس صوبہ میں ایسی صنعتیں اور دستکاریان جاری کرنیکی کوشش کرے جو کہ صوبہ کے لئے موزون ہوں۔اس کونسل کے پچھلے اجلاس میں میں نے اس باب میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔اوسکے بعد جیسا کہ آپکو معلوم ہے۔امپیریئل کونسل میں اسی مسئلہ کے متعلق ایک اہم بحث ہو چکی ہے اور صیغہ صنعت و حرفت کے آنریبل ممبر نے گورنمنٹ کی پالسی کا پوری طرح سے اظہار کیا ہے۔اب اس معاملہ میں دو پہلوؤں سے بہت ترقی ہو چکی ہے۔یعنی :— (۱) ایک شاہی کمشن اس غرض سے مقرر کیگئی ہے کہ وہ اس بارہ میں رپورٹ پیش کرے کہ کونسی صنعتیں ہندوستان میں قائم ہو سکتی ہیں اور کن دستکاریوں کو ترقی دیجا سکتی ہے اور نیز یہہ بھی بتلائے کہ گورنمنٹ کو کیا امداد اور معاونت کرنی چاھئے (۲) محاصلات کی غرض سے ہر قسم کے محصول درآمد میں اضافہ ہو جانے کے باعث اس ملک کو غیر ممالک کی اشیاء سے مقابلہ کرنیکا عمدہ موقع مل گیا ہے۔مجھے کوئی شک نہیں کہ جب یہہ کمشن اپنا کام شروع کریگی تو وہ صوبہ کے حالات کا غور سے مطالعہ کریگی اور صنعت و حرفت سے تعلق رکھنے والے سر برآوردہ اشخاص اور دیگر اشخاص سے جو اس تحریک میں دلچسپی رکھتے ہیں گفت و شنید کریگی۔ادھر گورنمنٹ (صنعت و حرفت کے) مقامی نشو و نما پر بھی غور کر رہی ہے اور ہم صنعت و حرفت کے ایک علیحدہ ڈائرکٹر مقرر کرنے کے سوال پر بھی غور کر رہے ہیں۔

سیاسی حالت

" اب میں صوبہ کی سیاسی حالت کا ذکر کرتا ہوں ایک سال کا عرصہ ہوا ہے (میرا خیال ہے کہ میں نے آپکو اوسوقت بتلایا تھا) کہ صوبہ سے باہر اکثر لوگ پنجاب میں معاملات کی صورت کو وحشتناک تصور کرتے تھے البتہ ہم میں سے اون لوگوں کو جو پنجاب اور اسکے لوگوں کی حالت سے واقف تھے فکر و اندیشہ کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی تھی۔اگرچہ ہمیں اسقدر فکر ضرور لاحق تھا جسقدر کہ ایسے نازک اوقات پر اکثر قدرتی طور پر ہوا کرتا ہے ہم جانتے تھے کہ غیر ممالک سے واپس آئے ہوئے فتنہ پرداز اشخاص اور اون کے طرفداروں نے وسط پنجاب میں اور ڈاکوؤں کے جاہل اور گمراہ گروہوں نے جنوب مغربی پنجاب میں جو شورشیں برپا کر رکھی ہیں وہ محض عارضی ہیں اور کہ آبادی کے حصہ کثیر کو اون سے نہ تو کوئی ہمدردی ہے اور نہ ہی کوئی واسطہ ہے۔لہذا ہمیں یہہ کامل یقین تھا کہ حکومت اور رعایا کی متفقہ کوششوں سے ان شورشوں کا فی الفور قلع قمع کردیا جاویگا۔میرے خیال میں آج میں یہہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ہماری اُمیدیں پوری ہو گئی ہیں (نعرہ ہائے تحسین) اور ایسی جلدی اور پورے طور سے برائی ہیں کہ کوئی شخص جو پنجاب کے لوگوں کے مزاج اور طبعیت کو نہ جانتا ہو۔ہرگز توقع نہ کر سکتا تھا (نعرہ ہائے تحسین)۔

" انارکسٹانہ تحریک میں سر گرم حصہ لینے والے اشخاص میں سے زیادہ تر لوگوں نے اپنے کئے کی سزا پا لی ہے۔

" سپیشل ٹریبونل نے (عدالت خاص) جس نے دو بڑے مقدمے (جنکو لاہور کے مقدمات سازش کہا جاتا ہے) اور اون کے ضمنی مقدمات کی سماعت کی ہے۔اپنا محنت کش کام جو قریباً ایک سال تک جاری رہا۔ختم کرلیا ہے۔ ان مقدمات کی سماعت کا طریق خاص تھا جو اس غرض سے مرتب کیا گیا تھا کہ ان خاص حالات میں انصاف بسرعت اور بلا رعایت کیا جا سکے۔میرے خیال میں اس طریق کار روائی سے جو غرض مقصود تھی وہ عمدگی سے پوری ہو گئی ہے اور کوئی شخص جو لاھور سپیشل ٹریبونل کے روبرو پیش ہوا ہو۔یہہ شکایت نہیں کر سکتا کہ اوسکا مقدمہ منصفانہ طور پر سماعت نہیں ہوا۔بلکہ اون میں سے بعض نے خلاف توقع اور بغیر کسی کے کہنے کے عدالت کے طریق کارروائی کو نہایت مکمل اور بلارو و رعایت بیان کیا ہے۔

" شروع ہی سے گورنمنٹ کا خیال تھا کہ یہہ بہتر ہے کہ ایسے اشخاص بھی جنہوں نے ایسی قابل نفرین سازش میں حصہ لیا ہو سزا سے بچ جائیں مگر انگریزی حکومت کی انصاف پروری کی شہرت پر کوئی دھبہ نہ آئے۔ (نعرہ ہائے تحسین) چنانچہ اور باتوں کے علاوہ۔گورنمنٹ نے نہ صرف ملزمان کی جانب سے اپنے خرچ سے وکیل مہیا کئے بلکہ اوس نے اون ہزارہا گواہوں کا خرچ بھی برداشت کیا جنکو کہ ملزمان نے اپنی صفائی کے لئے طلب کیا تھا۔اوس فتنہ انگیز کارروائی کی وجہہ سے جسکا مدعا یہہ تھا کہ عام سازش کے ذریعہ سے حضور بادشاہ سلامت کی حکومت کو اکھاڑ دیا جائے اس صوبہ میں ۱۶ ڈاکے پڑے اور ان میں سے تین ڈاکوں میں قتل بھی ہوئے۔اور بارہ آدمی قتل

هوئی جن مین قریباً سب کے سب یا تو سرکاري ملازم تھے یا اونھون نے سرگرمی سے حکومت کو مدد دی تھي-سوائے دو کے ان چوبیس مقدمات مین سے هر ایک مقدمه مین مجرمان نے اپنے کئے کی سزا پالي هے اور قانون و انصاف کي فتح هوئي هے-۲۸۶ اشخاص مین سے جن کے مقدمات معمولي عدالتون یا خاص عدالتون کے روبرو سماعت هوئے ۱۰۸ رها یا بري کئے گئے هین-۲۶ کو سزائے موت دي گئي هے-۸۸ کو عبور دریائے شور اور ۶۴ کو مختلف میعادون کي قید کی سزا دی گئي هے-تمام مقدمات کا اب فیصله هو چکا هے اور مجھے امید هے که سپیشل ٹریبونل (عدالت خاص) کي آئنده ضرورت نهین پریگي-اس انقلاب انگیز سازش کے چند سر گروه ابھی تک مفرور هین-گو وه بڑے سینه زور هین لیکن اونکا کوئي اعتبار نهین رها-اونکا رسوخ اٹھه گیا هے اور یهه خطر ناک تحریک مرده هو چکي هے بلکه مجھے امید هے که همیشه کے لئے مرده هو چکي هے (نعره هائے تحسین) یهه تحریک ایک باهر کا زهریلا پودہ تھا جو ایک اجنبي سر زمین مین لگایا گیا تھا جهان اوسکي پرورش مخالف اور بیروني اثرات سے کیجاتی تھی لیکن وه پنجاب کي وفادارانه اور عمده آب و هوا مین نشوو نما نه پا سکا (نعره هائے تحسین) اور مجھے امید هے که اب وه پورے طور سے اکھاڑ دیا گیا هے-جس کے واسطے هم اپني پولیس و حکام ملکي همت اور صوبه کے لوگون کی از خود امداد کے مشکور هین-

" علاوه اون اشخاص کے جو که اس فتنه انگیز تحریک مین براه راست شامل تھے اور جن کو عدالتون کے روبرو پیش کیا گیا هے بهت سے غیر ممالک سے واپس آئے هوئے اشخاص کے ساتھه جنکي نسبت اس سازش مین شمولیت کا شبه تھا-قانون داخله هند کے مطابق سلوک کیا گیا هے-ان اشخاص کے متعلق حالات سننا شاید کونسل پسند کریگي غیر ممالک سے واپس آئے هوئے قریباً چھه هزار اشخاص مین سے کل ۲۹۲ آدمي نظر بند کئے گئے تھے-ان مین سے ۳۹ آدمیون کي نسبت سازش اور اسي قسم کے دیگر مقدمات مین تجویز کیگئي هے اور ۱۱۷ آدمیون کو جنکي نسبت معلوم هوتا هے که وه عارضي خلل دماغ کي مرض سے شفا پا چکے هین اور جن کے باامن زندگي اختیار کرنیکي امید هے رها کر دئے گئے هین بعض صورتون مین تو اونکو ضمانت پر یا اپنے دیهات هي مین رهنے کي شرط پر یا هر دو شرایط پر اور بعض صورتون مین بغیر کسي شرط کے رها کیا گیا هے اور ۱۳۴ تا حال نظر بند هین ان مین سے اکثر شوریده سر و خطر ناک آدمي هین جنکو اس وقت بغیر سخت خطره کے نهین چھوڑا جا سکتا لیکن جون جون حالات اجازت دیتے هین اون کو برابر رها کیا جا رها هے گو اس مین کسي قدر خطره ضرور هے-گورنمنٹ اون مقامات کے سربرآورده اشخاص سے جهان کے یهه لوگ رهنے والے هین بخوشي اس باره مین مشوره لیتي هے اور اکثر اوس پر عمل بھي کرتی هے که ان لوگون کے ساتھه کیا سلوک کرنا چاهئے مین اس موقع پر اوس گران قدر امداد کا اعتراف کرتا هون جو که کئی اضلاع مین سر بر اورده سکھه اصحاب کی طرف سے گورنمنٹ کو غیر ممالک سے واپس آئے هوئے نظر بند کرده یا آزاد اشخاص کے ساتھه برتاؤ کرنے مین ملي هے مجھے یقین هے که ان سر برآورده اشخاص کی یهه کوششین جاري رهینگی تا وقتیکه یهه لوگ اپنے ابائي کار و بار مین مشغول نه هو جائین اور از سر نو اپني اُن خوشگوار روایات اور رسوم کے پابند نه هو جائین جنکو بقول آنریبل سردار سندر سنگه صاحب اُنهون نے مخالف اور غیر ملکي اثرات سے متاثر هو کر چھوڑ دیا تھا-

" اب مین وسطي پنجاب سے جنوب مغربی پنجاب کي طرف متوجه هوتا هون جب مین دوره کرتے هوئے ماه نومبر مین وهان گیا تو مین نے فریقین کے قائمقامون کو بلا کر بڑے بڑے جلسے کئے اور اون کي شکایتون کو سنا اور اون کو بد امني کے نمودار هونے کے اسباب کے متعلق گورنمنٹ کے خیالات سے آگاه کیا اور بتایا که گورنمنٹ نے مجرمون کو سزا دینے اور مزید بد امني پھیلنے کا انسداد کرنے کی غرض سے کیا کارروائی کی هے اور اون کے روبرو وه تدابیر پیش کین جو سرکاري عهده دارون کی امداد سے لوگون کے مقامی لیڈرون کو اس غرض سے اختیار کرنی چاهئین که هندوؤن اور مسلمانون کے درمیان دوستانه تعلقات دوباره قائم هو جائین اور اون نقصانات کی کم از کم کسي حد تک تلافی هو جائے جو هندوؤن کو برداشت کرنے پڑے هین مجھے یهه دیکھکر خوشي هوئي که عام لوگون اور اون کے لیڈرون مین یهه میلان پایا جاتا هے که وه آپس مین دوستانه اور مستقل فیصله کرنے پر آماده هین اون رپورٹون سے جو وقتاً فوقتاً میرے پاس آتي هین ظاهر هوتا هے که حسب معمول تعلقات از سر نو قائم کرنے کے لئے چپ چاپ اور کارگر طریق مین بهت سا مفید کام کیا جا رها هے جھنگ و مظفر گڑه مین ایسے لوگون کے حسابات کے تصفیه کے لئے جن کي دستاویزات اور بهیئین تلف کر دی گئی تھین مقامي پنچائتین مقرر کي گئي هین اور وه عمده کام کر رهي هین وسط مارچ تک صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑه یهه رپورٹ کرنے کے قابل هو گئے تھے که جب اون دو مواضعات کے حسابات کا تصفیه هو

جائیگا جن کے حسابات ابھي تک فیصل نہین ہوئے تو ایسے قریباً کل حسابات فیصل ہو جائینگے جنکي دستاویزات ڈاکون کے دوران مین چوري ہو گئي تھین یا جلا دیگئي تھین ضلع جھنگ مین اگرچه ترقي ایسي تیزي کے ساتھه نہین ہوئي تاہم دعوون کے ایک بڑے حصه کا فیصله اِسي طریق مین کر دیا گیا ہے میرے خیال مین اس امر کا کوئي اندیشه نہین کرنا چاهئے که ان اضلاع مین اس قسم کي بد امني دوباره ظہور مین آئیگي جاهل لوگوں کا جنہون نے اس بد امني مین عملي حصه لیا تہا بہت بہاري نقصان ہوا ہے اور مجھے یقین ہے که اون مین سے بہت سے آدمي اب اوس مجرمانه حماقت پر دل سے نادم ہین جس مین وہ اس خیال کي بنا پر پہنس گئے تھے که سرکار کا طاقتور بازو اب کمزور ہو گیا ہے ڈاکوؤن کے وہ دو سب سے بڑے سرغنه اشخاص جن کي بابت کہا جاتا ہے که اونہون نے اس وحشیانه ہنگامه مین قیصر جرمني اور ولي عہد جرمنی کا حصه لیا تہا حال ہي مین گرفتار ہو گئے ہین اور اون پر باقاعده مقدمه چلایا جائیگا اور دو اور مقامي مشہور اشخاص کو جن پر ڈکیتي کي ان وارداتون مین سازش کا شبہه تہا اور جو مصالحت کي کوششون کي در پرده مخالفت کرتے تھے عارضي طور پر ضلع کي حدود سے باہر رہائش رکہنے پر مجبور کیا گیا ہے۔

"اون مقامات مین جہان ڈکیتي کي وارداتین ظہور مین آئي ہین تعزیري پولیس کي ایک مضبوط جماعت اون لوگون کے خرچ پر تعینات کي گئي ہے جنہون نے ڈکیتي کي ان وارداتون مین حصه لیا تہا۔اور اس تعزیري پولیس کي تعیناتي کي میعاد وہان کے باشندون کے چال چلن پر منحصر ہوگي ٹہیکري پہره کا ایک کار گر طریق رائج کیا گیا ہے اور مجھے یہه دیکہکر خوشي ہوتي ہے که آج کونسل هذا مین بہت سے انریبل ممبران نے ٹہکري پہره کے اس طریق کی قدر و قیمت کي تعریف کي ہے اور آنریبل خان ذوالفقار علي خان صاحب کي اس تجویز سے بھي مجھے خوشي ہوئي ہے که اگر ہم اون لوگون پر جو اپنے فرض کو پورا کرنے سے گریز کرین سزا دے سکین تو اس سے اور بھي زیاده مفید نتائج پیدا ہونگے۔یہه ایک ایسي تجویز ہے جسپر سنجیدگی کے ساتھه غور کرنیکی ضرورت ہے۔اس قسم کے انتظامات عام طور پر دوره کرنے والے خاص ایک مجسٹریٹ کے ہاتہون مین ہین جسکا بڑا فرض یہه ہے که وہ فریقین کو اکٹھا کرکے انکي آپس مین دوستانه طور پر مصالحت کرائے۔امن کے دوباره قائم ہو جانے کي ایک یقیني علامت یہه ہے که گذشته سال کے دوران مین شدید ڈکیتي کي صرف ایک ہي واردات ایسي ہوئي ہے جسکے مرتکب مقامي لوگ ثابت ہوئے ہین۔ڈکیتي کي یہه واردات کوٹلي بہٹیان ضلع ملتان مین ہوئي تہي اور اس مقدمه مین جمله مجرم جنکي تعداد ۴۰ کے قریب تھي گرفتار ہوکر سزایاب ہو گئے ہین۔ڈکیتي کي دوسري واردات کرور ضلع مظفر گڑہ مین ظہور مین آئي تہي اور وہ قبیله پوونده کے ڈاکوؤن کے ایک گروه کا کام تہا جو سرحد پار کے رہنے والے تھے۔

" مین نے معاملات کي موجوده حالت کا کسي قدر تفصیل کے ساتھه ذکر کر دیا ہے کیونکه گذشته سال کے واقعات نه صرف اضلاع مذکور کي آبادي کے ایک بڑے حصه کے لئے ہي سخت بدنامي کا باعث تھے بلکه وہ ہمارے انتظام پر بھي ایک دھبه تھے یہه اور بھي تسلي بخش امر ہے که سرکاري عہده دار اور خود لوگ اس دھبه کو دور کرنے کیلئے اب موثر طریق مین باہم ملکر کام کر رہے ہین۔

" چونکه ڈکیتي کي ان وارداتون مین حصه لینے والے لوگون مین سے زیاده تر اشخاص مسلمان کسان یا کمین تھے اسواسطے مین اس موقع پر یہه کہنا چاہتاہون که جہان بعض مقامي مشہور معروف مسلمان اصحاب بد امني کے وقت اپنے فرض کو ادا نہین کر سکے (جسکے واسطے انکو باضابطه سزائین دي گئي ہین) وہان بہت سے با رسوخ مسلمانون نے جن مین کئی ایک مذہبي پیشوا تھے بد امني کے وقت اپنے ہندو ہمسایون کي حفاظت کیلئے ہر طرح کوشش کي اور مقامي مسلمان شرفا تقریباً بلا استثنیٰ اوس تصفیه کے کام مین جو اس وقت ہو رہا ہے عملي اور قابل فخر حصه لے رہے ہین۔

" صوبه هذا کے امن عامة کے متعلق مجموعي طور پر میرا خیال ہے که ہم یہه دعوے کر سکتے ہین که اون خاص مشکلات کے باوجود جو لڑائي و گراني غله و خراب فصلات اور دیگر غیر معمولي حالات کے باعث پیدا ہو گئے ہین امن عامة بخوبي قائم رکھا جا رہا ہے۔قتل و شدید بلوؤن کي وارداتون مین تسلي بخش کمي ظاہر ہوئي ہے خصوصاً صوبه کے شمال مغرب مین جہان چند سال پیشتر ایسي ابتري پہیلي ہوئي تہي که گورنمنٹ کو ضوابط متعلق جرائم سرحد کے اصولون پر ایک خاص قانون وضع کرنے کي مناسبت پر غور کرنا پڑا تہا جائیداد کے خلاف جرائم کي تعداد مین گذشته سال کمي ہوئي

بالخصوص وسطي اضلاع مین جہان مجرمون کے با ضابطہ جتھے جرائم کا ارتکاب کرتے تھے-ان مین سے بہت سے جتھے سال ہي مین پولیس کے قابو مین آگئے ھین اور انکي گرفتاري اور اجناس خوردني کے نرخ کے ارزان ہو جانے کے باعث حالات کے بہتر ہوجانے کي اُمید ھے-

" ڈکیتي کي وارداتون کي تعداد بدستور کسي قدر بے چیني کا باعث ھے-سال کے پہلے تین مہینون مین ڈکیتي کي وارداتون کي تعداد ۵۵ کے قریب تھي جو صوبہ کیلئے بہت زیادہ ھے-اسکي وجہ یہہ معلوم ہوتی ھے کہ مجرمون کو جو اس سے پہلے اکیلے یا چھوٹي چھوٹي جماعتون مین جرم کا ارتکاب کیا کرتے تھے-اب باھم ملکر کام کرنے کي قدر معلوم ہوگئي ھے اور انتظامیہ حکام کو چاھئے کہ وہ بھی اسي ہتیار سے مقابلہ کرکے اون کو شکست دین"-

"مین اس امرکا خوشي سے اظہار کرتا ہون کہ ایسا پہلے ھي کیا جا رھاھے اور ڈکیتی کي ان وارداتون کے متعلق نہایت ھي تسلي بخش امر یہہ ھے کہ دیہاتیون کي طرف سے بلا تاخیر کار روائي عمل مین آنے سے بہت سے گروہ موقع واردات پر ھي گرفتار ہوگئے ھین اور لوگون کے پولیس کوعملي امداد دینے کے باعث اور بہي بہت سے گروہ پکڑے گئے ھین-یہان تک کہ بہت سي صورتون مین مجرم یا تو سزا پاچکے ھین یا سزا پانیکے منتظر ھین-اگر معاملات کي یہہ خوشگوار صورت قایم رھي تو یہہ اُمید کرنے کي معقول وجہ ہوسکتي ھے کہ لوگ پولیس کي امداد سے اپني ذاتي حفاظت کے مسئلہ کو روز بروز خوبي کے ساتھہ حل کرسکینگے اور ڈاکو اوس بازي کو چھوڑ دینگے جس مین زیادہ تر لوگون نے اونکا ساتھہ دینا چھوڑ دیا ھے-میرے خیال مین کونسل کو یہہ یقین دلانے کي ضرورت نہین ھے کہ گورنمنٹ لوگون کو امداد دینے اور اونکي حوصلہ افزائي کرنے کے واسطے اپني بساط کے موافق پوري کوشش کر رھي ھے-اول تو پر خطر اضلاع مین اسلحہ کے لائیسنس گذشتہ سال کے اندر آزادي کے ساتھہ دئے گئے ھین اون جدید لائیسنسون کي کل تعداد جو اس صوبہ مین دئے گئے ھین سنہ ۱۹۰۵ ع مین ۹۰۴ تھي سنہ ۱۹۱۴ع مین ۱۶۶۵ ہوگئي اور سنہ ۱۹۱۵ع مین بڑھکر ۳۸۷۹ تک پہونچ گئي جن مین سے ۸۰۰ لائیسنس صرف تین اضلاع جھنگ و مظفر گڑہ اور ڈیرہ غازیخان مین دئے گئے ھین-

" ڈاکوؤن کے جتھون کا مقابلہ و پیچھا کرنے مین جان سے مارے جانے کا اور زخمي ہونے کا بڑا خطرہ ہوتا ھے اور جب کبھي لوگون نے اس خطرہ کا دلیري کے ساتھہ سامنا کیا ھے تو گورنمنٹ نے خوشي کے ساتھہ اونکي کوششون کا عملي صورت مین اعتراف کیا ھے-گذشتہ سال کے اندر صوبہ کے مختلف حصون مین واقع ۱۳ مواضعات کا ۱۰۰۰ روپیہ سے زاید معاملہ زمین معاف کیا گیا ھے اور ۱۵۸ مربع یا قریباً ۴۰۰۰-ایکڑ زمین نہري نوآبادیون مین ۱۰ مختلف اضلاع کے اون ۱۲۲-اشخاص کو عطا کي گئي ھے جنہون نے خاص بہادري دکھائي اور انتظام فوجداري کے متعلق خاص خدمات انجام دین (نعرہ ھائے تحسین) اور سینکڑون آدمیون کو ۲۹۰۰۰ روپیہ سے زیادہ بطور انعام دیا جاچکا ھے-ساتھہ ھي اسکے جن اشخاص نے خواہ وہ سرکاري ملازم تھے یا نہین-قانون و قیام امن کي حمایت مین اپني جانین دي ھین اونکے پس ماندگان کیلئے خاص پنشنین تجویز کیگئي ھین-اس قسم کي خاص پنشن کي آخري مثال جھنگ مین ملتي ھے جہان ایک شخص کي جو ٹھکري پہرہ پر مامور تہا ایک پولیس کے سپاھي کے ھمراہ گشت کرتے وقت رات کو چورون کي ایک جماعت کے ساتھہ مٹ بھیڑ ہوگئي اونہون نے حملہ کرکے اوسے مار دیا مین اس امر کا خوشي کے ساتھہ اظہار کرتا ہون کہ گورنمنٹ نے اوسکے بیٹے کے واسطے ۵ یا ۶ روپیہ کي ایک قلیل پنشن مقرر کي ھے-یہہ اس امر کي ایک صریح مثال ھے کہ گورنمنٹ کس طریق اور سرگرمي سے لوگون کي عملي امداد کا اعتراف کرتي ھے-

" میرے خیال مین عمدہ کارگذاري کا اس طرح في الفور اعتراف کرنے سے لوگون کي اس بارہ مین حوصلہ افزائي ہوئي ھے کہ وہ دلیري کے ساتھہ امن و قانون کے قیام کی حمایت کرین مجھے اُمید ھے کہ کونسل مجھے اجازت دیگي کہ مین ایک لمبي فہرست مین سے نمونہ کے طور پر چند مثالون کا ذکر کرون اور ان مثالون کو سن کر آپ تسلیم کرلینگے کہ ایک پنجابي دیہاتي کي بہادري جو وہ اپنے گہر مین دشمن کو گرفتار کرنے مین دکہاتا ھے اوسکے اوس بھائي کي بہادري سے کسي طرح کم نہین جو میدان جنگ مین سلطنت کی حمایت مین لڑ رہا ھے-

(ھز آنر نے بہت سي مثالین بیان کین-)

جنگ

" اسکے بعد مین جنگ کے مضمون کو لیتا ہون جسکي یاد ھمارے دلون سے کبھي فراموش نہین ہوتي جہان یہہ جنگ ھم مین سے اکثر اشخاص کی اوس توقع سے جو ھمین آبتدا مین تھي بہت زیادہ طول پکڑ گئي ھے

اور ہم کو اُمید ہے زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں ہیں وہاں ہمارے اور ہمارے اتحادیوں کی انجام کار اور مکمل فتح کا یقین بتدریج زیادہ پختہ ہوتا جاتا ہے اون اصحاب کی تشفی کے لئے جو یہہ سوال کرتے ہیں کہ یہہ یقین کس بنیاد پر مبنی ہے۔مین اون بلیغ و وزن دار الفاظ کو پڑھکر سناتا ہوں جو اوس عظیم‌الشان وائیسرائے اور دور بین مدبر لارڈ ہارڈنگ بالقابہم نے بتاریخ ۲۴ مارچ امپیریل کونسل مین اپنی الوداعی تقریر کرتے وقت فرمائے تہے۔

" جہاں جرمنی اور آسٹریا آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر سخت کمزور ہورہے ہیں اور کسی فیصلہ کن کامیابی کے ذریعہ صلح کرنے پر مجبور کرنے کے ناقابل ہین (جسکے معلوم ہوتا ہے۔کہ اب وہ بڑے خواہشمند ہین) وہاں انگلستان و فرانس و روس اور اٹلی دن بدن زیادہ مضبوط ہوتے جاتے ہین اور ایک دوسرے کو نوجی و اقتصادی دونون قسمونکی گہری و سرگرم امداد دیکر غنیم پر ایسا دباؤ ڈال رہے ہین کہ وہ عنقریب ناقابل برداشت ہوجائیگا جیسا کہ مین گذشتہ ستمبر کے اجلاس کونسل ہذا مین پہلے بہی کہہ چکا ہون اس جنگ مین فیصلہ کن جزو بحری طاقت ہوگی۔ یہہ سمندر ہی ہے جو اس مشترکہ غرض مین اتحادیون کے دور دراز علاقون کو آپسمین ملاتا اور یکجا کرتا ہے۔یہہ بحری طاقت ہی ہے جو ہندوستان کے ساحلون اور ہندوستانی تجارت کو غنیم کی دست برد سے بچا رہی ہے اور یہہ امر بہلانا نہین چاہئے کہ اگر خدا نخواستہ خشکی پر انگلستان اور اوسکے اتحادیون کو کوئی مصیبت پیش بہی اجائے تو انگریزی بحری طاقت بدستور قائم رہیگی اور برطانیہ عظمی اور اوسکے مقبوضات کو ہر قسم کے حملہ سے بچائے رکہیگی اور پیشتر اسکے کہ کوئی جرمن یا آسٹرین جہاز بہی بے خوف و خطر کہلے سمندر مین چل سکے یہی بحری طاقت انگلستان کو اس قابل بنائیگی کہ وہ مرکزی سلطنتون سے اپنی حسب دلخواہ شرائط منوا لے۔صرف یہی نہین کہ خشکی پر اتحادیون کی آخری فتح کی بابت کوئی شک نہین ہو سکتا بلکہ برطانوی بحری طاقت آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر غنیم کا بڑی سختی کے ساتہہ گلا گہونٹ رہی ہے او راس مین ذرا بہی نرمی نہین کیجائیگی تا وقتیکہ صلح ایسی شرایط پر عمل مین نہ آ جائے کہ جس سے چہوٹی سلطنتون کو از سر نو اپنی آزادی و خود مختاری پورے طور پر حاصل ہو جائے اور تہذیب کو آئندہ اوس سلطنت کی فتح کے خوابون اور فوجی استبداد سے کوئی خطرہ نہ رہے جس نے از راہ غرور " جس کی لاٹہی اوس کی بہینس " کا اعلان کر دیا ہے۔

" برطانوی بحری طاقت کے کارنامون کی مثال کے طور پر مین یہہ ذکر کر دینا چاہتا ہون کہ لڑائی کے شروع ہونے کے وقت جرمنی کے قبضہ مین جو نو ابادیان تہین اونکا رقبہ ۱۲۵۰۰۰۰ مربع میل یا وسعت مین برٹش ہند کے برابر تہا - لڑائی کے شروع ہونے کے بعد برطانوی بحری طاقت نے ان نو آبادیون کا مرکزی سلطنتون سے تعلق قطع کر دیا ہے۔جس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ اسوقت جرمن نوآبادیون کا دو تہائی یا تقریباً ۷۵۰۰۰۰ مربع میل یا دوسرے لفظون مین پنجاب کے رقبہ سے ۸ گنا رقبہ اتحادیوں کے قبضہ مین آ گیا ہے۔صرف ایک جرمن نو آبادی باقی رہ گئی ہے اور وہ جرمن ایسٹ افریقہ ہے۔اس نو آبادی پر بہی ہر طرف سے حملے ہو رہے ہین اور یہہ صرف ہفتون یا شاید مہینون کی بات ہے کہ یہہ نو آبادی ہمارے قبضہ مین آجائیگی اور اس کا بہی وہی حشر ہوگا جو دوسری (جرمن) نو آبادیون کا ہوا ہے۔

" اس امر کے متعلق کہ ہندوستان نے اس جنگ عظیم مین کس قدر حصہ لیا ہے میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ مین پہر لارڈ ہارڈنگ بالقابہم کے الفاظ ہی پیش کردون ـــ" لڑائی کے گذشتہ ۲۰ مہینون کے دوران مین اس ملک کے لوگون نے ایسی وفاداری و حب الوطنی کا اظہار کیا ہے جس کا تمام سلطنت نے دل سے اعتراف کیا ہے اور جو ہر قسم کی تعریف سے بالا ہے اور جس سے وہ وثوق و اعتماد پوری طرح جائز ٹہیرتا ہے جو مین نے اون کی ذات پر کیا تہا۔۲۰ سال پیشتر کون شخص یہہ کہہ سکتا تہا کہ ہندوستان سے باہر لڑائی کے مختلف مقامات کو بہادر تجربہ کار سپاہیون کی فوج پر فوج بہیجی جا سکیگی جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ سب سے بڑی فوج جو موجودہ جنگ سے پہلے کبہی ہندوستان سے باہر بہیجی گئی تہی اوس کی تعداد صرف ۱۸۰۰۰ تہی اور کہ موجودہ جنگ کے شروع ہونے کے بعد ہندوستان ۳۰۰۰۰۰ سپاہیوں کے قریب سمندر پار بہیج چکا ہے تو میرے خیال مین ہم اون خدمات کے لئے جو ہندوستان نے کی ہین بجا طور پر فخر کر سکتے ہین اور ہمین ہندوستان کی سرحدون پر کے اور اوس کے اندر کے حالات پر بہی فخر ہے کیونکہ اونہین کی بدولت خدمات مذکور کا سرانجام دینا ممکن ہو سکا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے جوان مرد اپنے ملک کی خاطر جانین دیچکے ہین اور ساری سلطنت انکی قبرہے"صاحبان میرے خیال مین ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ الفاظ مذکور اون خدمات پر خاص طور سے عاید ہوتے ہین جو ہمارے صوبہ نے اور اوسکے

والیان ریاست و رؤساے نے موجودہ جنگ مین سرانجام دي هین اور دے رهے هین-معمولي ایام مین لڑنے والي هندوستاني فوج نصف سے زیادہ پنجاب سے بھرتي کیجاتي هے-سنه ۱۹۱۴ع کے اخیر مین کل فوج کي تعداد ۱۷۷۰۰۰ تھي اور اس مین سے ۹۱۰۰۰ پنجابي تھے-جنکي تفصیل حسب ذیل هے :-

پنجابي مسلمان	۳۵۰۰۰
سکھ	۳۶۰۰۰
ڈوگرے	۹۵۰۰
جاٹ	۷۰۰۰
دیگر راجپوت	۲۵۰۰
دیگر اقوام	۱۰۰۰

" هم ان اعداد پر بجا طور پر فخر کر سکتے هین-کیونکه همارے صوبه کي آبادي سلطنت هند کي آبادي کا صرف ۱/۱۲ حصه هے-لیکن هم اپني ان کوششون کي کامیابي پر اور بھي زیادہ فخر کر سکتے هین جو هم نے لڑائي کے شروع هونے کے بعد اپنے صوبه کے فخر کو قائم رکھنے کے واسطے کي هین "-

" مین نے اپني پهلي تقریر مین جو مین نے لڑائي کے متعلق بماہ ستمبر سنه ۱۹۱۴ع کونسل کے اجلاس مین کي تھي-صوبه کے لوگون سے درخواست کي تھي که وہ اون اشخاص کي جگهه پر کرنیکي کوشش کرین جو لڑائي کي وجه سے نا گزیر طور پر ضائع هونگے اور اسطرح پنجاب کي شاندار رجمنٹون کي پوري لڑنے کے قابل تعداد کو قائم رکھین-آؤ هم دیکھین که میري اوس اپیل کا لوگون نے کیا جواب دیا هے-یکم اگست سنه ۱۹۱۴ع سے مارچ سنه ۱۹۱۶ع کے اخیر تک ۱۵۱۰۰۰ رنگروٹ هندوستاني فوج مین بھرتي کئے گئے هین ان مین سے ۲۴۰۰۰ گورکھے هین اور ۱۲۷۰۰۰ ایسے رنگروٹ هین جو سلطنت هند کے اندر سے بھرتي کئے گئے هین اور ان مین سے ۷۰۰۰۰ یا نصف سے زیادہ رنگروٹ پنجاب مین سے لئے گئے هین انکي تفصیل حسب ذیل هے :-

پنجابي مسلمان	۳۲۰۰۰
پٹھان	۱۰۰۰
هندوستاني مسلمان	۲۰۰۰
سکھ	۲۲۰۰۰
ڈوگرے	۶۰۰۰
جاٹ	۶۰۰۰
دیگر اقوام	۱۰۰۰

" همارے ملک کي جمله جنگجو اقوام نے خواہ وہ سرکاري علاقه یا ریاستون کي رهنے والي هین-جنهون نے اس مشترکه جنگ مین عالیشان قربانیان کي هین نئے آدمي بھرتي کرنے مین نهایت شاندار کام کیا هے-بلکه کئي ایسي اقوام نے جو سالها سال سے فوجي ملازمت کا کام چھوڑ چکي تھین-یعني جنوبي پنجاب کے گوڑ برهمنون اور ویشنوئیون نے اور شمالي پنجاب کے کشمیریون اور هندوستاني عیسائیون نے بھي سلطنت کي حفاظت مین حصه لینے کے لئے رنگروٹ کامیابي کے ساتھه پیش کئے هین-بھرتي کا جوش تمام صوبه کے اندر پھیل گیا هے-همارے صوبه کے بهت سے سر بر آوردہ اصحاب نے لوگون کو بھرتي هونے کي ترغیب دینے مین عملي کام کیا هے اور اس کام مین اس کونسل کے بعض ممبرون نے بھي نهایت هي نمایان حصه لیا هے اور مین اس موقع پر فوجي و نیز سول حکام کي طرف سے اون اصحاب کا شکریه ادا کرتا هون جنهون نے ایسي قابل ذکر امداد دي هے اور اون کو بڑے زور کے ساتھه یهه مشورہ دیتا هون که وہ اپني کوششون کو اوسوقت تک استقلال کے ساتھه جاري رکھین جب تک که همارا آخري مدعا-یعني مکمل فتح حاصل نه هو جائے اور اب یهه مدعا حصول کے قریب نظر آرها هے-

" میدان جنگ مین گئے هوئے اشخاص نے اپنا فرض جس خوبي سے ادا کیا هے اوس کي کیفیت حضرت ملک معظم قیصر هند کے اوس مبارک پیغام سے ظاهر هے جو حضرت سلامت نے اوس وقت هندوستاني افواج کے نام بھیجا تھا-جب که وہ فرانس سے لڑائي کے دیگر مقامات کو جا رهي تھین اور نیز اون مراسلات سے ب...

ظاہر هے جو میدان جنگ کي فوج کے مختلف کمانڈر ون نے بهیجے هیں اور جن مین اوس بہادري و استقلال کي تصدیق کیگئي هے جو هماري رجمنٹون نے میدان جنگ مین ظاهر کیا هے اور اون بہت سے فوجي اعزازون سے بهي یهه بات ظاهر هوتي هے جو نه صرف هماري اپني گورنمنٹ نے هی بلکه همارے فرانسیسی و روسي اتحادیون نے هادوستاني فوج کے اون افسرون و سپاهیون کو عطا کئے هیں جنهون نے ایک طاقتور و بے ایمان دشمن کے مقابله مین نمایان بہادري کے کارنامے دکهائے هین اور آخیر مین یهه بات اون سپاهیون کي کثیر تعداد سے ظاهر هوتي هے جو میدان جنگ سے زخمي هو کر یا فوجي خدمت کے ناقابل هو کر اپنے گهرون کو واپس آئے هیں اور جنکا هم نے بڑي خوشي سے استقبال کیا هے "۔

" لیکن حضرات جهان همارې افواج کي بہادري کي تمام دنیا مین تعریف هوئي هے وهان خود پنجاب کے لوگون نے جس جوش کا اظهار کیا هے وه کوئی کم قابل تعریف نهین هے۔اهل ملک کا یهه جوش اون فیاضانه عطیون سے ظاهر هے جو اونهون نے وار ریلیف فنڈ (امدادي سرمایه مصیبت زدگان جنگ) و سینٹ جونز امبولینس ایسوسي ایشن و لیڈیز او ڈوائز فنڈ اور دیگر ایسے فنڈون مین دئے هین جو میدان جنگ مین افواج کے لئے ضروریات بهم پهونچانے اور اسپتالون مین زخمیون و بیمارون کي امداد کرنے اور وطن مین واپس آنے پر اون کي امداد کرنے کے لئے قائم کئے گئے تهے۔آخیر پر مین اوس شاندار اور حقیقي فیاضي کا ذکر کرنا چاهتا هون جو والیان ریاست اور پنجاب کي جمله اقوام و مذاهب کے لوگون نے ظاهر کي هے اور جس کي وجه سے مین پنجاب کي طرف سے ۴۳ جنگی هوائي جهازون کا ایک بیڑا جس پر ۱۵ لاکهه کے قریب خرچ هوا هے معلے القاب کمانڈر انچیف بہادر کي وساطت سے اعلحضرت ملک معظم قیصر هندکي خدمت مین پیش کرسکا هون۔اس پیشکش کو جیسا که آپ صاحبان کو معلوم هے اعلے حضرت ملک معظم دام ملکه نے مهرباني اور شکریه کے ساتهه قبول فرمالیاهے۔اور یهه بیڑا جو فی الحال زیر تعمیر هے ان قربانیون کا اور ثبوت هوگا جو پنجاب نے سلطنت کي حمایت مین کي هین اور آئنده کرنے پر آماده هے۔ ستمبر سنه ۱۹۱۴ع کے اجلاس مین کونسل هذا نے ایک رزولیوشن پاس کیا تها جس مین اعلحضرات ملک معظم قیصر هند کو اوس وفادارانه عقیدت اور عزم کا یقین دلایا گیا تها جسکے ساتهه هم سلطنت کے دشمنون کے برخلاف هر ایسے طریق مین جسمین هماري امداد کي ضرورت هوسکتي هو حضرت ملک معظم قیصر هندکي خدمت کرنےکیلئے تیارهین۔صوبه هذانے ثابت کردیاهے که یهه محض لفاظي نهین تهي اور جب جنگ و جدل و آزمائش و قرباني کے ان سالون کي تاریخ لکهي جائیگی تو اس مین همارے صوبه کا جس نے اپني شاندار روایتون مین اور اضافه کیا هے اور عملي وفاداري اور بہادرانه شجاعت کي شریفانه مثال قائم کي هے نمایان اور خاص ذکر هوگا۔

اندرونی نظم و نسق

" جو کچهه مین نے اوپر بیان کیا هے اس سے یهه ضرور تسلیم کرنا پڑیگا که گذشته چند سالون کے اندر حکومت پر بہت سخت بوجهه پڑا هے لیکن اس بوجهه کی وجه سے اوس کے کسي شعبه سے بهي ضعف کي علامات ظاهر نهین هوئین ـ غیر معمولي حالات موجود هونے کے باوجود سرکاري محکمه جات نے اپنا کام مستعدي سے اور موثر طور پر انجام دیا هے ـ اون مین سے بہت سے محکمه جات مثلاً ممبران سول سروس و صیغه تعمیرات سرکاري اور پولیس نے میدان جنگ مین یا محکمه فوج کي معاون شعبون مین فوجی خدمت کے لئے اپنے بعض بهترین افسرون کي خدمات پیش کي هین پنجاب سول سروس کے دو نو جوان افسر سپاهي کي موت مر بهی چکے هین۔ جن مین سے ایک فرانس مین مرا هے اور دوسرا عراق عرب مین - بلا شبه مختلف محکمه جات کے عهده داران نے فوجی خدمت کے لئے اس قدر اشتیاق ظاهر کیا تها که خود گورنمنٹ گهبرا گئی تهي صرف ایک هي محکمه اس جوش سے محروم پایا گیا هے اور مین اس کا افسوس کے ساتهه ذکر کرتا هون۔اس طول طویل جنگ اور مقتولون اور زخمیون کي بهاري تعداد کي وجه سے میدان جنگ مین همارے طبي عهده دارون پر بہت سخت بوجهه پڑا هے ـ همنے اپني انڈین میڈیکل سروس کے قریباً جمله عهده دارون کي خدمات محکمه فوج کے سپرد کردي هین اور اعلے قابلیتون کے بہت سے نو جوان طبابت پیشه لوگون نے اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کر کے انڈین میڈیکل سروس مین عارضي کمیشن حاصل کرلئے هین لیکن یهه کافی ثابت نه هوئے اور اسسٹنٹ سرجنون اور سب اسسٹنٹ سرجنون کي جماعتون سے والنٹیرون کي سخت ضرورت لاحق هوئي ـ اسسٹنٹ سرجنون کي جماعت نے چند ایک آدمي پیش کئے لیکن توقع سے بہت کم اور سب اسسٹنٹ سرجنون کي جماعت مین سے بہت هي کم آدمي پیش هوئے هین

اور میرا خیال هے که ۵۰۰ مین سے صرف ۵ سب اسسٹنٹ سرجنون نے اپني خدمات پیش کي هین - لیکن مین اس امر کا خوشي سے اظهار کرتا هون که غریب کمپاؤنڈر میدان مین نکلے اور اچھے زخمي بھائیون کي امداد کے لئے میدان جنگ مین جانیکے واسطے بیسیون کی تعداد مین اپني خدمات پیش کین۔

" عام اندروني انتظام کے متعلق میرے خیال مین آپکو یهه جتلانے کي ضرورت نهین که دو هي باتین هین جلکو مین نهایت ضروري و قابل توجه خیال کرتا هون از روئے یهه هین که جان و مال کي بهتر حفاظت هو اور سرکاري محکمه جات کو رشوت ستاني سے پاک رکھا جائے۔مین اول الذکر کي بابت بهت کچھه که چکا هون۔لیکن مین آپکو یقین دلانا چاهتا هون که گورنمنٹ آخر الذکر غرض کي طرف سے بھي غافل نهین هے۔ایک آنریبل ممبر نے انتظام فوجداري مین رشوت ستاني کے وجود کا ذکر کیا هے اور اونکا یهه خیال بالکل بجا هے که اس قسم کي رشوت ستاني کي وجه سے حکومت کے برخلاف حقارت پھیلتي هے۔مین اس رشوت ستاني کے انسداد اور اوسکي بیخ کني کي خواهش مین آنریبل ممبر کے ساتهه بالکل متفق هون۔یهه کام آهسته انجام پانے والا اور مشکل هے اور گورنمنٹ کو اس معامله مین کامیابي نهین هوسکتي۔تا وقتیکه لوگون کي طرف سے اونکو امداد نه ملے اور تاوقتیکه معقول پسند لوگ رشوت خوار کي حیثیت اور رتبه کا لحاظ کئے بغیر اوسکو برا سمجھین اور جمله با عزت اشخاص اوسکو مجرم سمجھکر اوس سے نفرت کرین۔بهت سے مغربي ممالک مین جهان سرکاري محکمه جات کو رشوت کي وبا سے پاک کر دیا گیا هے رشوت خورہ سے یهي سلوک کیا جاتا هے اور یهي حالت هے جسکے حاصل کرنے کیلئے همین اس ملک مین کوشش کرني چاهئے۔اس ملک پر اب بھي اکثر یهه الزام عاید هوتا هے که یهان رشوت ستاني کو قابل معافي جرم اور رشوت دینے کو مطلوبه مدعا کے حصول کا مسلمه ذریعه خیال کیا جاتا هے۔

" لوکل سلف گورنمنٹ کے متعلق مین چند ایک لفظ کهنا چاهتا هون۔آنریبل مسٹر رام سرن داس کے رزولیوشن پر بحث و مباحثه کے دوران مین چھوٹے قصبات مین لوکل سلف گورنمنٹ کي توسیع کے متعلق گورنمنٹ کي پالیسي کي تشریح کردي گئي هے۔یهه امر که ڈسٹرکٹ بورڈون و میونسپل کمیٹیون کے متعلق گورنمنٹ هند کے گذشته سال کے رزولیوشن پر کیا کار روائي کي جائے۔ابھي تک گورنمنٹ کے زیر غور هے۔اس بحث و مباحثه مین آنریبل رائے بهادر رام سرن داس نے جو کچھه کها هے۔مجھے اوس سے اتفاق هے که آجکل ڈسٹرکٹ بورڈون پر خاصکر مالي معاملات کے متعلق غیر ضروري روکاوٹین عاید هین اور مجھے اعتماد هے که گورنمنٹ هند کے رزولیوشن پر غور کرنے سے یهه قیود نرم هوجائینگي۔مین یهه بلا تامل که دینا چاهتا هون که گورنمنٹ مقامي خود مختار انجمنون کو قایم کرنے اور اونکو توسیع دینے کی خواهش مند هے۔لیکن یهه ضروري هے که ترقي ایسے صحیح اصولون پر کي جائے جو اونکے زیر اثر لوگون کے خیالات و روایتون کے مطابق هون یهه سوال ایک بڑي حد تک مالي سوال هے اور ایسي انجمنون کو قایم کرنا اور اونکو اختیارات دینا اوس وقت تک بے فائده هے جبتک که وه ان اختیارات کو استعمال کرنے کیلئے مطلوبه سرمایه حاصل نه کرسکین یا اونکے لئے سرمایه مهیا نه کردیا جائے اور موجوده مالی دقت اور اوسکے ساتهه گورنمنٹ کي یهه خواهش که لوگون پر زیاده بوجهه نه ڈالا جائے۔گورنمنٹ کو مجبور کرتي هے که اس معامله مین آهسته آهسته قدم اٹھائے۔

کونسل کي کارگزاري

" صاحبان بهت سے ممبرون نے اس امر کا ذکر کیا هے که یهه موجوده کونسل کا جسکي میعاد بحکم جنوري سنه ۱۹۱۳ع کو شروع هوئي تھی آخري اجلاس هے - گذشته چند سالون کے اندر صوبه هذا مین بهت سے واقعات پیش آ گئے هین اور حکومت کو بهت سے مسئلون کو حل کرنا پڑا هے اور مین اس موقع پر اوس امداد و مشوره کے واسطے کل آنریبل ممبرونکا شکریه ادا کرتا هون جو اونهون نے حل طلب مسائل مذکور کا تصفیه کرنے مین نه صرف کونسل هذا مین بلکه اوس کے باهر بھی گورنمنٹ کو دیا هے - کونسل مین وضع شده قوانین مین سے بهت سے مفید و عملی قوانین پیش کئے جا سکتے هین۔مثلاً :-

ایکٹ انفکاک رهن - مصدره سنه ۱۹۱۳ع -

ایکٹ شکار ماهي و ایکٹ آبکاری و ایکٹ عدالت هاے پنجاب - مصدره سنه ۱۹۱۴ع -

ایکٹ جانوران فوجي بار برداري - مصدره سنه ۱۹۱۵ع اور سال رواں کا ایکٹ رجسٹري اشخاص طبابت پیشه۔

" اگر سب نہیں تو بعض ایکٹون میں بہت سے متنازعہ امور تھے - ان کے متعلق ہمارے مباحثے اکثر بہت سخت اور بعض اوقات پر جوش ہوتے رہے ہیں - لیکن اون میں اوس شان کو کبھی ہاتھہ سے نہیں دیا گیا جو صوبہ ہذا کی کونسل واضع آئین و قوانین کی کارروائیون کا خاصہ ہونی چاہئے اور میں یہہ کہنے کی جرأت کرتا ہون کہ آج کی بحث و کارروائی بھی اوس کام کا موزون اور قابل قدر انجام ہے جو کونسل ہذا نے گذشتہ ۳½ سالون کے دوران میں انجام دیا ہے - حال ہی مین کونسل کے ممبرون کی تعداد میں ۴ اسامیون کا اضافہ کر کے اس کو غایت حد تک بڑھا دیا گیا ہے انمین سے ۳ بذریعہ انتخاب پر کی جائیگی اور ایک بذریعہ نامزدگی یہہ کارروائی اس امر کا بہترین ثبوت ہے کہ گورنمنٹ اوس قیمتی کام کا اعتراف کرتی ہے جو یہہ کونسل انجام دے رہی ہے - مجھے یہہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ کارروائی مذکور کو آنریبل ممبران نے پسند کیا ہے اور مجھے پوری اُمید ہے کہ اس کارروائی کے نتیجہ سے اسکی مناسبت کی کافی تائید ہو جائیگی - اس بات کی نسبت پیش گوئی کرنے کی کوشش کرنا زائد ہوگی کہ اوس جدید کونسل میں جو عنقریب منضبط کیجائیگی صوبہ ہذا و گورنمنٹ آپکی خدمات سے کس حد تک استفادہ کرسکیگی لیکن آپ میں سے جو حضرات کونسل ہذا کے ممبر بن کر میرے ساتھہ کام کرنیکے لئے آئینگے اونکو مین یقین دلاتا ہون کہ اونکا اس کونسل مین صدق دل سے خیر مقدم کیا جائیگا۔

" ہم میں سے ایک ممبر جو شاید سب سے پرانے ہیں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آئندہ اس کونسل میں نہیں رہینگے میری مراد آنریبل مسٹر ڈایک فنانشل کمشنر سے ہے جو صوبہ ہذا میں ۳۵ سال کی سخت محنت کے بعد اوس آرام کے لئے ہم سے جدا ہو رہے ہیں جس کے وہ نہایت ہی بجا طور پر مستحق ہیں - اونکی علیحدگی سے گورنمنٹ ایک نہایت ہی قابل و نہایت ہی تجربہ کار مدبر کھو بیٹھیگی اور یہہ کونسل ایک نہایت ہی قابل ممبر سے محروم ہو جائیگی - صاحب موصوف نے اپنے علم و ادراک اور اخلاق سے اوس عظیم الشان معاملہ میں بہت سے پیچیدہ مسائل کو حل کیا ہے جس کی اونہون نے ایسی قابلیت کے ساتھہ یہان نیابت کی ہے اور صوبہ ہذا کے لوگ ایک مہربان اور ہمدرد دوست سے محروم ہو جائینگے مین جانتا ہون کہ آپ سب صاحبان میرے ساتھہ اس دعا مین شریک ہونگے کہ وہ اپنے وطن میں واپس جاکر سال ہا سال تک صحت اور خوشی کے ساتھہ زندگی بسر کرین۔

" مجھے یہہ معلوم کرکے بھی افسوس ہوا ہے کہ ہم اپنے دوست آنریبل مسٹر پی - سی چٹرجی کی خدمات سے بھی محروم ہو گئے ہیں جو گذشتہ ایام مین ہم کو اپنے پختہ تجربہ اور عاقلانہ مشورات سے مستفید کرنے میں کونسل ہذا کیلئے بہت ہی کار آمد ثابت ہوئے ہیں - لیکن میرا خیال ہے کہ اگرچہ وہ آئندہ کونسل ہذا کے ممبر نہین رہینگے مگر وہ اپنے مشورہ و رسوخ سے بدستور گورنمنٹ و اپنے ملک کو فائدہ پہنچاتے رہینگے"۔

التواء

کونسل بعد تقرر تاریخ ملتوی ہوئی۔

مقام لاہور
مورخہ ۱۹-اپریل سنہ ۱۹۱۱ع

دستخط ــ ایس۔ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب۔

ضمیمہ الف

نقل دفعات ۳-۲۳-۳۳-۳۴-شرط واجب العرض مرتبہ بندوبست سنہ ۱۸۶۸ع مسٹر لائل مشمولہ موضع گیارہ گاؤن-تحصیل ھمیر پور ضلع کانگڑہ —

نمبر شمار دفعات	مضمون شرائط	ذکر تصدیق جملہ مالکان دیہہ
۳	دفعہ چہارم ذکر حقوق سرکار و زمینداران نسبت بن جنگل ھائے — عملداری ھائے سابق مین زمین بنجر غیر مقبوضہ و بن و درخت جو انمین واقعہ تہے-سرکار وقت کی ملکیت تصور ہوتے تہے بندوبست سابق مین سرکار انگریزي نے زمین کی ملکیت کہیوٹ داران کو دیدي-مگر درختان کی ملکیت اپنے ھاتھہ مین رکہی-ایک ملکیت درختان-دوسرا انتظام چرائی بہیڑ بکریان اس باعث سے بعد بندوبست دستور اس ضلع کا یہہ رہا کہ ترنی چرائی بہیڑ بکریان سرکار لیتی رہی اور سب خود رو درخت بن ھائے مین و زمین بنجر غیر مقبوضہ مین بحفظ حق برتنی زمینداران و برتن والون کے مال سرکار تصور ہوتا ھے لہذا واسطے حفاظت اون درختان و پرورش بن اور انتظام برتن برتن والون کے گورنمنٹ سے قاعدہ و قانون جاری ہوا کہ جسپر عمل چلا آتا ھے-سو تا وقتیکہ کوئی اور قاعدہ جاري نہ ہو اوسپر عمل رہیگا- یاد داشت خاص—کہلا بنجر جو ایک یا کئی مالکان کے بارہ قنگہ کے اندر یا خاص قبض تصرف مین نہین رہے اور جس مین بموجب رواج کے سب ساکنان برتن چراند یا برتن لیئے گہاس لکوي کا رکہتے ھین-بنجر غیر مقبوضہ تصور ہوتا رہے-بوقت تفریق کہیوٹ حال حتی الامکان بنجر مقبوضہ و غیر مقبوضہ کی تمیز کیگئی سب مقبوضہ باچھہ مین آیا اور سب غیر مقبوضہ باچھہ سے خارج رہا سب بنجر شاملات دیہہ یا ملکیت غیر مقبوضہ مین داخل ہوا-	قاعدہ مجوزہ سرکار درست ھے اور ھمکو منظور ھے مطابق اسکے پابند رہینگے-دربارہ انتظام بن دستور العمل جو فی زمانہ جاری ھین یا جو آئندہ جاری ہون مطابق انکے پابند رہینگے-بن موسومہ تیتو-چترا-سوتری ھمارے واقعہ ھین-
۲۳	دفعہ شانزدھم—" ذکر کہڑ پتر ان " کہڑ پتر دو قسم کے ھین — اول—کہڑ پتر داخل باچھہ- دوم—بن کہڑ پتر خارج از باچھہ- کہڑ پتر داخل باچھہ کی نسبت کہڑ پتر والا مالک ھے اپنی خوشی سے زمین فروخت کر سکتا ھے یا درخت دور کرسکتا ھے ایسے کہڑ پتر مالک کے کہاتہ مین بہ کاغذات جدید لکہے گئے ھین نسبت بن کہڑ پتر-کہڑ پتر والا صرف گہاس کا مالک ھے زمین شاملات ھے مثل اور زمین غیر مقبوضہ کے تروڑ ہو سکتا ھے تو بہی اور مالکان کو اختیار نہین ہوگا کہ ایسی زمین کو بلا مرضی کہڑ پترورا لیکے توڑ کرین یا انتقال کرین اور اگر کسی وقت سب بنجر تقسیم ہو جاوے تو ایسا بنجرارسی کے حصہ مین آویگا-جسکا بن کہڑ پتر ھے ایسے بن کہڑ پتر غیر مقبوضہ شمار ہو کر شاملات کے کہاتہ مین لکہے گئے ھین-مگر خانہ کیفیت مین نام کہڑ پتر والا کا درج ہوگیاھے-	ھمارے گاؤن حصہ ونڈ صورت پرامن-اسواسطے کہڑ پتران مقبوضہ کی جمع جدا ایزاد نہین ہوئی-کیونکہ تفریق جمع بلحاظ حصص ہوئی ھے ھمارے بنجران مقبوضہ مین درختان چیل ھین-بن کہڑ پتر رکہنے کا ھمارے بالکل دستور نہین-

نمبر شمار دفعات	مضمون شرائط	ذکر تصدیق جملہ مالکان دیہہ
٣٣	دفعہ پنجم ــ ذکر درختان موقوعہ زمین مزروعہ ... عہد سابق میں کئی اقسام کے درخت موقوعہ زمین مزروعہ سرکاری مال شمار ہوتے تھے ـ بندوبست سابق میں سرکار نے باستثناء چیل اپنا دعوے مزروعہ میں چھوڑ دیا ـ اب بموجب چٹھی گورنمنٹ نمبر ٣٣٧ ـ مورخہ ٦ جون سنہ ١٨٦٧ ع درخت چیل جو مزروعہ نہیں ہیں ـ زمینداران کو معاف کئے گئے ـ عام قاعدہ نسبت درخت موقوعہ مزروعہ ہر قسم کے یہہ ہے کہ ملکیت درخت مطابق زمین ہے ـ اسواسطے پیمائش حال میں عموماً درختان اندرونی کا ذکر نہیں کیا گیا ـ ہاں جہاں بروقت بیع یا رہن یا وقت تقسیم مالک کھیت درخت کا مالک نہیں رہا وہاں خسرہ میں بخانہ کیفیت ذکر درج ہوا ـ جہاں درختان مزروعہ شاملات دیہہ یا ٹھیکہ میں واقعہ ہیں ـ تو وہ درختان بھی مال شاملات دیہہ یا ٹھیکہ ہونگے ـ جن دیہات یا ٹھیکہ جات میں شاملات مزروعہ قسم کوٹ یا بھینڈ بنجر واقعہ ہے کہ جس میں درخت چیل وغیرہ بہت ہوتے ہیں ـ تو آئندہ میں یہہ قاعدہ ہوگا کہ بلا حکم نمبر دار شاملات دیہہ میں یا مقدم شاملات ٹھیکہ میں ایسے درخت نہیں کاٹے جاوینگے اور ہر ایک قسم درخت مال ٹھیکہ کے ایک قیمت مقرر کی جاویگی ـ جو درخت کاٹے سو قیمت شاملات میں نمبر دار یا مقدم کی معرفت دیا کرے کہ وہ رقم اور آمدنی شاملات کے ساتھہ سب کھیونڈاران ٹھیکہ یا دیہہ کو پہونچ جاویگی ـ مگر نمبر دار یا مقدم کا یہہ اختیار نہ ہوگا کہ ایسے درخت مال شاملات کو کسی بیوپاری یا ٹھیکہ دار کے ہاتھہ فروخت کریں ـ یادداشت خاص ــ جو چھوٹے چھوٹے قطعہ نیز بطور بیر بند کسی کھیت مزروعہ کے ساتھہ پیوند ہوگئے ہیں ـ وہ داخل مزروعہ تصور ہوتے ہیں ـ سوائے ان کے صرف وہ زمین مزروعہ تصور ہوگی ـ جو کاغذات جدید میں مزروعہ لکھے گئے ـ	قاعدہ مجوزہ حق بجانب ہے مطابق اس کے پابند رہینگے ـ
٣٤	دفعہ ششم ــ ذکر درختان موقوعہ بنجر مقبوضہ داخل باچھہ ... بموجب چٹھی گورنمنٹ نمبر ٣٣٧ ـ مورخہ ٦ جون سنہ ١٨٦٧ ع جو درخت ہر قسم ایسی زمین میں واقعہ ہوں سو سرکار سے مالکان زمین کو معاف کئے جاتے ہیں ـ ایسے درخت خارج ازین سرکار تصور ہونگے ـ صرف وہ زمین بنجر مقبوضہ داخل باچھہ شمار ہوگی کہ جو کاغذات جدید میں کسی ایک یا دو مالکان نے مقبوضہ میں قائم ہوکر بوقت تفریق کھیوٹ بطور علیحدہ کھیت باچھہ میں ہوگیا ہے ـ اور مالک کے کھاتہ میں درج ہوگیا ہے ـ یا باچھہ میں نہیں یا ـ اسلئے کہ مالک ھذا نے کل زمینداران ٹھیکہ یا دیہہ سے زمین خرید لی ـ مگر مالک کے کھاتہ میں رکھا گیا ہے ـ	ہم مفصل ذکر نمبر ٢٣ میں اس کا لکھ چکے ہیں ـ

نمبر شمار دفعه	مضمون شرائط	ذکر تصدیق جمله مالکان دیهه
	یاد داشت خاص—ایسے رقطعه بنجر خارج باچهه هین که جو پیمائش مین بطور کهرپتر یا رکهه یا بهیٹه کسی ایک در کهیوٹ داران کے نام پیوند هوئے اور بوقت تفریق کهیوٹ بن کے متعلق تصور هوکر باچهه سے خارج هوئے اور شاملات کے کهاته مین بطور بن کهرپتر لکهے گئے—ایسے بن کهرپتر وغیره مین درخت خود رو مال سرکار شمار هوگا—مثل درختان اور بنجر غیر مقبوضه یا سوانه گوجران— دفعه ششم—ذکر درختان موقوعه زمین غیر مقبوضه	
۲۱	عام قاعده یهه هے که ایسی زمین هر قسم مین خواه بن جنگل یا بن کهرپتر یا بهیٹه چراندگاه هو تو اگر درخت خود رو هین یا بحکم سرکار لگائے گئے هین تو بحفظ حق برتن زمینداران کے مال سرکار تصور هوگا—فروخت ایسی لکڑی کا تعلق سرکار هے تو بهی جهان لکڑی بقدر برتن برتن والون کی هے تو بیوپاریون کو فروخت نهین هوگی اگر خود رو نهین اور سرکار نے نه لگائے هون تو ملکیت لگانے والیکی کی هے مگر جو درخت کسی نے بطور پن لگا دیا هوگا یا جو درخت سایه دار هے اور سڑک یا باولی یا اپناه یا سنده یا بهاک مین واقعه هے تو عموماً مال وقف شمار هوتے هین ایسے درخت کو کوئی نهین کاٹ سکتا اگر خود خشک هوجاوے تو لکڑی زمینداران کو مل جاویگی سرکار کچهه دعوے نهین کریگی اسطرح جو پهلدار درخت انب وغیره ایسی زمین مین یا بکناره سڑک واقعه هین تو اونکے پهل کا یا خشک لکڑی کا سرکار کچهه دعوے نهین کریگی سب برتن والے یا آئنده وارندگان کے تصرف مین آویگا—	مطابق رواج قدیمه قاعده مجوزه سرکار منظور هے—

ضمیمه ج

نقل دفعه گیاره شرط واجب العرض مرتبه بندوبست سنه ۹۲-۱۸۹۱ع مشموله موضع گیاره گران تحصیل همیر پور ضلع کانگڑه—

دفعه گیاره—حقوق سرکار نسبت ملکیت نزول یا جنگلات یا از واجب العرض بندوبست سنه ۹۲-۱۸۹۱ع لا دعوے یا غیر مقبوضه یا متروک یا غیر آباد زمین یا پتهر کی کانین یا کهنڈرات یا عمارات قدیمی یا زمین کی خود رو پیداوار اور منفعت زائد ازان متعلقه زمین مشموله واجب العرض موضع گیاره گران تحصیل همیر پور—ضلع کانگڑه—

همارے گاؤن مین جس قدر بنجر غیر مقبوضه ملکیت شاملات دیهه یا شاملات ٹیکه خارج از باچهه یا جنگل محدوده هے—اوسکے درختان خود رو ویز جو بحکم سرکار لگائے گئے وه سرکار کی ملکیت هین—مگر جو درختان ثمر دار رفاه عام کے واسطے مثل بڑ—پیپل—بداری—سنبل وغیره لوگون نے ایسی اراضی مین نصب کئے هین—اونکی نسبت اوس زمین کے معافی خانه کیفیت جمعبندی مین نام مالکان و نصب کنندگان درج کئے گئے هین اونکی ملکیت انهین اشخاص کی سمجهی جاویگی که جنکے نام درج هو رہے جو درختان کلان مثل سبل وغیره جو رفاه عام کے واسطے لگائے گئے اون کو دور کرنیکا کسی کو اختیار نهین هے—اگر خشک هوکر گر جاوین تو لکڑی اون کے قابضان یا نصب کنندگان کی هوگی اور کل جائداد نزول و کان و چونه و کنکر و کالا پتهر و سلیٹ از هر قسم جو زمین کے اوپر یا نیچے ظاهر هو وبنی و کهنڈرات و عمارات قدیمانه و پیداوار خود رو و دیگر حقوق فرعی متعلقه زمین سب ملکیت سرکار هین کوئی لحاظ اوس کا اس بندوبست مین وقت تشخیص نهین کیا گیا—ماسوائے بنجر هائے مقبوضه مالکان جسپر سرکاری جمع تجویز کرائی گئی هے—

ضمیمہ د

نقل شرائط متعلق درختان مشمولہ دستور العمل موضع مجھہن تحصیل دھرہ مرتبہ بندوبست مسٹر بارنس سنہ ١٨٥٠ع-

ہمارے آپس میں بموجب مندرجہ کھیوٹ آسامی وار جدی جدی بٹ رہی ہے اور کوئی زمین شاملات گاؤں کا نہیں ہے اور بن و ناممکن جو ہمارے گاؤں میں ہے وہ شاملات سب تپہ کا ہے اور مویشی سب کے چرتے ہیں اور اختیار زمینداران کا ہے کہ باطلاع نمبردار لکڑی ہری بنانے چھپر و آلات کشاورزی کاٹ لیوین اور فروخت درخت کلان و چرائی گدیان تعلق سرکار اور ٢٢ درخت بر شاملات سب تپہ کا ہمارے گاؤں میں ہیں اور جو درخت بر آئندہ کو پیدا ہوے وہ بھی شاملات میں سب تپہ کا ہے اور سات درخت انب باغ پھیک شاملات نصفا نصف مسمی بالکو و برزو گرتھہ کے ہیں اور سوائے اسکے جو درخت جسکی زمین میں ہیں وہی مالک-الا جو بہائی بند شامل زمیں ہیں وہ درخت کا بھی حقدار ہے اور جو کوئی بہ محنت و مشقت کچھہ زمین اوس بن میں وصول کرے تو کاشتکار کو ٢ سال معاف-پیچھے سنہء چہارم لیکر بموجب الا کھیوٹ سب زمینداران تپہ کے تقسیم کرلیوینگے اور جو درخت اگر بیچ کھیت پر ہووے جو پیچ میں بیچ کے ہووے تو نصفا نصف حق دونوں کھیت والوں کا ہوتا ہے اور جو بیچ کے اوپر ہووے تو اوپر کے کھیت والا اور جو نیچے ہووے تو نیچے کے کھیت والا مالک ہوتا ہے-

---

ضمیمہ ب

یادداشت مال

چونکہ بجٹ بابت سنہ ١٩١٦-١٧ع (منسلکہ ہذا) سے اوس ترمیم شدہ مالی نقشہ کی رقوم میں جو کونسل منعقدہ ١٣ مارچ سنہ ١٩١٦ع کے روبرو پیش ہوا تھا کوئی تغیرات نہیں ہوئے اور نہ کوئی ایسا ریزولیوشن پاس ہوا ہے جو اون میں سے کسی تبدیلی کی سفارش کرتا ہو-اسلئے بجٹ کے رسمی طور پر پیش کرنے کے لئے کونسل کا کوئی اجلاس منعقد نہیں کیا جائیگا اور کونسل میں بجٹ پر عام مباحثہ اوس اجلاس میں ہوگا جو ١٩ ماہ حال کو منعقد ہوگا (دیکھو قاعدہ ٢٩ منجملہ قواعد برائے مباحثہ سالانہ مالی نقشہ در کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب) جیسا کہ اون کی ترمیم اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ٥٣٦-مورخہ ٨ مارچ سنہ ١٩١١ع سے ہوئی)-

مقام لاہور
مورخہ یکم اپریل سنہ ١٩١٦ع-

دستخط-ار-ایف لمسڈن
فائنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

مرصعہ مالي روئداد مشعر بر اعداد زیر مدات کلاں جسکي نسبت گورنمنٹ ہند کي اخیري منظوري

مدات حساب	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۶–۱۷
بقایا ابتداء سال پر	۹۰۲۳۰۰۰
محاصل و آمدني صوبہ	
اول—معاملہ زمین	۱۳۳۷۰۰۰
چہارم—اسٹامپ	۲۹۰۰۰۰۰
پنجم—آبکاري	۳۱۸۲۰۰۰
ششم—ریٹ ہائے صوبہ	۲۹۰۰۰
ہشتم—انکم ٹیکس	۱۱۷۰۰۰۰
نہم—جنگل	۱۵۱۳۰۰۰
دہم—رجسٹري	۳۲۵۰۰۰
دوازدہم—سود	۲۶۶۰۰۰
شانزدہم (الف)—قانون و داد گستري—عدالت ہائے قانون	۵۲۸۰۰۰
شانزدہم (ب)—قانون داد گستري—جیل خانجات	۴۰۰۰۰۰
ہفدہم—پولیس	۲۸۲۰۰۰
ہژدہم—تعلیم	۵۰۵۰۰۰
بستم—طبی	۱۱۹۰۰۰
بست و یکم—الف—زراعت	۱۹۳۰۰۰
بست و یکم—ب—سائنس و محکمہ جات متفرق	۲۹۰۰۰
بست و دوم—آمدنی بامداد پیروانہ سالی	۱۰۰۰۰۰
بست و سوم—قافلہ قلم دوات و چھپائی	۱۱۰۰۰۰
بست و پنجم—متفرق	۳۶۰۰۰۰
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... محاصل بلا واسطہ— سول	...
تعمیرات سرکاري	۱۲۷۵۰۰۰۰
محاصل بالواسطہ— حصہ معاملہ زمینی بابت آبپاشی ...	۵۱۰۰۰۰۰
سوم—آبپاشی—تعمیرات خورد و کھلی رانی .. سول	۱۲۰۰۰
تعمیرات سرکاري	۸۰۰۰۰
سی و یکم—تعمیرات سول ... ... سول	۱۶۳۰۰۰
تعمیرات سرکاري	۱۸۰۰۰۰
انتقالات مابین امپیریل و پراونشل (دیکھو ضمیمہ اول)	۳۶۸۵۰۰۰
کل آمدني و محاصل صوبہ	۴۲۳۴۴۰۰۰
میزان کل ...	

بابت سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-
۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع کو حاصل ہوئی)

مدات حساب	بجٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-
اخراجات صوبہ	
۱—راہداری	۹۷۰۰۰۰
۲—لفوبڈنگی و معاوضہ جات	۳۷۰۰۰۰
۳—معاملہ زمین...	۵۱۴۴۰۰۰۰
۶—اسٹامپ	۸۷۰۰۰۰
۷—آبکاری	۱۴۰۰۰۰۰
۱۰—انکم ٹکس	۱۴۰۰۰۰
۱۱—جنگل	۱۰۰۰۰۰۰
۱۲—رجسٹری	۱۲۴۰۰۰۰
۱۳—معمولی قرضہ پر سود	۲۰۵۰۰۰۰
۱۸—عام نظم و نسق	۱۲۶۴۰۰۰
۱۹-(الف)—قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون	۳۶۵۶۰۰۰
۱۹-(ب)—قانون و داد گستری—جیل خانجات	۱۸۲۸۰۰۰
۲۰—پولیس	۷۰۱۱۰۰۰
۲۲—تعلیم	۴۲۷۶۰۰۰
۲۴—طبی	۱۶۶۶۰۰۰
۲۶—الف-زراعت	۱۲۸۶۰۰۰
۲۶—ب-سائنس و محکمہ جات متفرق	۱۶۲۰۰۰
۲۹—مراجعت پیرانہ سالی و پنشن	۲۵۳۴۰۰۰
۳۰—کاغذ-قلم دوات و چھپائی	۸۲۲۰۰۰
۳۲—متفرق	۸۸۱۰۰۰
۳۶—قرضہ کی تخفیف یا روک	۱۴۰۰۰۰۰
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... ... اخراجات تعمیر—	
سول	...
تعمیرات سرکاری	۵۱۵۰۰۰۰
قرضہ پر سود	۳۷۴۸۰۰۰
۴۳—تعمیرات خورد و کشتی رانی ... ... سول	۴۶۰۰۰۰
تعمیرات سرکاری	۱۴۰۰۰۰۰
۴۵—تعمیرات سول ... ... سول	۱۳۵۸۰۰۰
تعمیرات سرکاری	۴۰۲۷۰۰۰
میزان خرچ	۴۷۸۲۶۰۰۰
بقایا اختتام سال پر	۵۵۴۱۰۰۰
میزان کل	۵۲۳۶۷۰۰۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۴

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۵] لاہور — ۲۳ جون (مجریہ ۳۰ جون) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۲۲

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کي پیشگاہ سے منظور ہو چکے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

—

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۲۶-اپریل سنہ ۱۹۱۶ع کو اور پیشگاہ معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۶ع کو منظور ہوا اور بذریعہ تحریر ہذا کي رو سے اطلاع عام کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۶ ع

ایکٹ بغرض رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص

تمہید۔ هرگاہ یہہ مطلوب ہے کہ پنجاب کے بعض طبابت پیشہ اشخاص کي رجسٹری کا انتظام کیا جائے لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

مختصر نام۔ ۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ رجسٹری طبابت پیشہ اشخاص پنجاب کے نام سے موسوم کیا جائے۔

وسعت۔ (۲) یہہ صوبہ پنجاب سے متعلق ہوگا۔

۹۲۳ پی جی پی ہو۔

ابتداء ایکٹ۔

۲ دفعہ ۳ کے احکام اوس تاریخ سے نفاذ پذیر ہونگے جو لوکل گورنمنٹ اس غرض کے لئے مشتہر کرے۔ باقی ماندہ ایکٹ فی الفور نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

۳۔ ایکٹ ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر اسکے نقیض ہو۔

(۱) "برٹش میڈیکل ایکٹوں" سے قانون ۲۱ و ۲۲ وکٹوریہ باب ۹۰ (میڈیکل ایکٹ) اور کوئی ایسا دیگر ایکٹ مراد ہوگی جس سے ایکٹ مذکور کی ترمیم ہوئی ہو۔

(۲) "کونسل" سے طبی کونسل قائم کردہ بروئے ایکٹ ہذا مراد ہوگی۔

(۳) "مجوزہ" سے مجوزہ بروئے قاعدہ و ضوابط مرتبہ زیر ایکٹ ہذا مراد ہے۔

(۴) "رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو زیر احکام ایکٹ ہذا درج رجسٹر ہوچکا ہو۔

رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص کے استحقاق۔

۴۔ باوجود کسی ایسے امر کے جو کسی قانون یا قاعدہ یا ضابطہ یا کسی دیگر حکم قانونی میں اس کے بر خلاف ہو:—

(۱) کوئی سرٹیفکٹ جو کسی رائج قانون کی رو سے یا کسی ایسے قانون کی رو سے جو بعد ازاں پاس کیا جائے کسی طبابت پیشہ شخص یا عہدہ دار کی طرف سے دیا جانا چاہئے جائز نہ ہوگا تاوقتیکہ اوس پر کسی رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے دستخط نہ ہوں۔

(۲) لوکل گورنمنٹ کی خاص منظوری کے سوا کوئی شخص بجز کسی رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے مجاز نہوگا کہ کسی ایسے اسپتال یا ایسائلم یا شفاخانہ یا دوائی خانہ یا بچہ جننے کے اسپتال میں جو کلاً خود اختیاری چندوں کی امداد سے نہ چلائے جاتے ہوں بطور طبیب یا جراح یا دیگر طبی عہدہ دار کے کام کرے یا بطور طبی افسر صحت کام کرے۔

انضباط طبی کونسل۔

۵۔(۱) پنجاب کے لئے ایک طبی کونسل قائم کیجائیگی اور وہ ۱۳ ممبران بشمول ایک پریزیڈنٹ و ایک وائس پریزیڈنٹ پر مشتمل ہوگی جو حسب ذیل طریق میں مقرر کئے جائینگے:—

(الف) پریزیڈنٹ لوکل گورنمنٹ نامزد کریگی۔

(ب) پانچ ممبران لوکل گورنمنٹ نامزد کریگی جن میں سے ایک ایسا آزاد طبابت پیشہ شخص ہوگا جو پنجاب میں پریکٹس کرتا ہو۔

(ج) دو ممبر ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جو برٹش میڈیکل ایکٹوں کے بموجب درج رجسٹر کئے گئے ہوں۔

(د) تین ممبر ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کی علم طب کی ڈگری یا لائیسنس حاصل کیا ہو۔

(ہ) ایک ممبر ایسے درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے جن کو کسی لوکل گورنمنٹ کیطرف سے ایسا ڈپلومہ حاصل ہو جسکی رو سے انہیں اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سر انجام دینے کے لئے قابل قرار دیا گیا ہو۔

(و) ایک ممبر جملہ دیگر درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ اشخاص منتخب کرینگے۔

(۲) وائس پریزیڈنٹ کونسل کے ممبروں میں سے مجوزہ طریق میں منتخب کیا جائیگا۔

ممبرونکی قابلیتیں۔

۶ کوئی شخص کونسل کا ممبر ہونیکا مستحق نہوگا تاوقتیکہ وہ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص نہو

مگر شرط یہ ہے کہ اول تقررات زیر ایکٹ ہذا کی صورت میں جو اشخاص زیر ضمن ہائے (ج)۔(د) (ہ) و (و) ماتحتی دفعہ (۱) دفعہ ۵ ممبران منتخب

کرینگے اور وہ ممبر جو مقرر کئے جائینگے ایسے اشخاص ہونگے جو زیر ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۳ درج رجسٹر ہونیکے قابل ہوں۔

ممبرونکے عہدہ کی معیاد۔

۷۔۔کونسل کے ممبران ۳ سال کے عرصہ کے لئے عہدہ پر رہینگے اور وہ مکرر تقرر کے مستحق ہونگے۔

ممبری کا اختتام۔

۸۔۔کونسل کے کسی ممبر کی نسبت متصور ہوگا کہ اسنے اپنا عہدہ خالی کر دیا ہے۔

(۱) جب کہ اوس نے پریذیڈنٹ یا رجسٹرار کو اپنا تحریری استعفا بھیجدیا ہو۔

(۲) جب کہ وہ کونسل کے تین مسلسل اجلاس سے بلا کسی ایسے عذر کے غیر حاضر رہا ہو جو کونسل کی رائے میں معقول ہو۔

(۳) جب کہ وہ مسلسل ۶ ماہ تک ہندوستان سے غیر حاضر رہا ہو۔

(۴) جب کہ اوس کا نام رجسٹر سے خارج کر دیا گیا ہو۔

(۵) جب کہ وہ دیوالیہ ہو جائے یا اوسکو کسی عدالت مجاز نے دیوالیہ قرار دیدیا ہو۔

(۶) جب کہ میعاد مندرجہ دفعہ ۷ ختم ہو جائے۔

خالی عہدوں کا پر کرنا۔

۹۔۔جب کسی ممبر کا عہدہ خالی ہو جائے تو وہ خالی عہدہ دفعہ ۵ کے احکام کے بموجب انتخاب یا نامزدگی کے ذریعہ جیسی کہ صورت ہو پُر کیا جائیگا۔

رجسٹرار و دیگر عہدہ داران۔

۱۰۔۔(۱) کونسل ایک رجسٹرار مقرر کریگی جو کونسل کے سیکریٹری کے طور پر کام کریگا اور وہ بطور خزانچی بھی کام کریگا۔الا اوس صورت میں کہ کونسل کسی اور شخص کو خزانچی مقرر کردے۔ہر ایک شخص جو اسطرح مقرر کیا جائیگا۔وہ کونسل کی مرضی سے علیحدہ کیا جاسکیگا۔

(۲) کونسل مجاز ہوگی کہ وہ دیگر ایسے اشخاص بھی ملازم رکھے جو وہ ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے ضروری خیال کرے۔

(۳) جملہ اشخاص جو زیر دفعہ ہذا مقرر کئے یا ملازم رکھے جائینگے وہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۱ کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہونگے۔ ایکٹ ہند نمبر ۴۵ مصدرہ سنہ ۱۸۶۰ء

رجسٹر طبی۔

۱۱۔۔رجسٹرار کا فرض ہوگا کہ وہ طبابت پیشہ اشخاص کا ایک رجسٹر جو پنجاب میڈیکل رجسٹر کہلائیگا۔ ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق کھولے اور قائم رکھے اور وقتاً فوقتاً رجسٹر مذکور کی ترمیم و تصحیح کرکے اوسکو مجوزہ طریق میں مشتہر کرے۔ایسا رجسٹر ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے معنوں میں ایک پبلک دستاویز متصور ہوگا۔ ایکٹ ہند نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء

کونسل کے اجلاس۔

۱۲ کونسل کے کسی اجلاس میں کوئی کام نہیں کیا جائیگا تاوقتیکہ کم از کم سات ممبر حاضر نہوں۔

جملہ سوالات کا بجز سوالات متعلقہ ضابطہ کونسل جو کونسل کے روبرو پیش ہوں اجلاس میں موجودہ اور اوس میں رائے دینے والے ممبروں کی کثرت رائے کے بموجب فیصلہ کیا جائیگا۔راؤں کے برابر ہونیکی صورت میں اجلاس کے ممبر جلیس کو ایک فیصلہ کن رائے دینیکا اختیار حاصل ہوگا۔

سوالات متعلقہ ضابطہ کونسل کا فیصلہ اجلاس کا ممبر جلیس کریگا۔

اشخاص جنکو درج رجسٹر کیا جا سکتا ہے۔

۱۳۔۔ہر ایک شخص جو۔۔

(الف) موجودہ الوقت کے لئے برٹش میڈیکل ایکٹوں کے بموجب رجسٹری شدہ ہو یا درج رجسٹر ہونے کے قابل ہو۔

(ب) ضمیمہ میں مصرحہ قابلیتوں میں سے کوئی قابلیت رکھتا ہو۔

درج رجسٹر کئے جانے کے لئے رجسٹرار کو درخواست کر سکتا ہے اور وہ مجوزہ فیس بابت رجسٹری ادا کرنے پر اور رجسٹری یا قابلیت متذکرہ صدر کا رجسٹرار کے روبرو ثبوت پیش کرنے پر درج رجسٹر کئے جانے کا مستحق ہوگا۔ایسا کرنے پر ایکٹ ہذا کی شرائط ما بعد کے تابع رجسٹرار اوسکو پنجاب میڈیکل رجسٹر میں درج کریگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ کوئی شخص جو ہندوستان کے کسی دوسرے صوبہ مین نافذ العمل ایکٹ طبی رجسٹری کے بموجب درج رجسٹر ہو چکا ہو وہ فیس رجسٹری قابل اخذ زیر دفعہ ہذا کی ادائیگی سے مستثنی ہوگا۔

یہہ بہی شرط ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ بعد مشورہ کونسل (الف) کسی ایسے شخص کی رجسٹری کی اجازت دیدے جو رجسٹرار کے روبرو یہہ ثبوت پیش کرے کہ ضمیمہ مین مصرحہ یونیورسٹیون یا میڈیکل کالجون یا سکولون کے علاوہ وہ کونسل کی منظور کردہ کسی دیگر یونیورسٹی یا میڈیکل کالج یا سکول کی طبی ڈگری یا ڈپلومہ (سند) یا سارٹیفکٹ رکہتا ہے اور (ب) کسی ایسے شخص کی رجسٹری کی اجازت دیدے جو ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ ع سے پیشتر پنجاب مین واقعی طبابت کا کام کرتا ہو۔

نیز یہہ شرط ہے کہ کونسل مجاز ہوگی کہ وہ کسی ایسے شخص کے درج رجسٹر کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کردے جو کسی ایسے جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو جو کونسل کی رائے مین نقص چالچلن پر دلالت کرتا ہو یا جس کی نسبت بعد کسی ایسی تحقیقات کے جس مین امیدوار کو اصالتاً یا وکالتاً اپنے عذرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہو کونسل نے یہہ قرار دیا ہو کہ وہ پیشہ طبابت کے متعلقہ کسی ناروا فعل کا مرتکب ہوا ہے۔

یہہ بہی شرط ہے کہ کسی ایسے شخص کی طرف سے رجسٹر مین اندراج کیلئے درخواست پہونچنے پر جسکی نسبت رجسٹرار خیال کرے کہ کونسل شرط ماقبل کی رو سے تفویض شدہ انکار کرنیکا اختیار استعمال کرنا چاہیگی وہ درخواست مذکور کو کونسل کے پیش کریگا اور شخص مذکور کے متعلق رجسٹر مین اوسوقت تک کوئی اندراج نہین کریگا جب تک کہ کونسل اوسکو اطلاع نہ دے کہ اندراج کی اجازت ہے۔

ایکٹ ہذا نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ ہذا نمبر ۳۷ مصدرہ ۱۸۵۰ع

نئے خطابات اور قابلیتون کا رجسٹر مین اندراج۔

۱۴—اگر کوئی شخص جسکا نام رجسٹر مین درج ہو اوس خطاب یا قابلیت کے علاوہ جسکے متعلق وہ رجسٹر مین درج کیا جا چکا ہو کوئی اور خطاب یا قابلیت حاصل کرے تو وہ مستحق ہوگا کہ مقررہ فیس ادا کرکے رجسٹر مین اپنے نام کے محاذی ایک ایسا اندراج کرالے جو دیگر خطاب یا قابلیت مذکور کا مظہر ہو خواہ وہ اندراج پیشتر کے اندراج کی بجائے ہو یا اوس کے علاوہ۔

رجسٹرار کے فیصلہ کے خلاف اپیل۔

۱۵ — رجسٹرار کے کسی حکم زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۴ کا اپیل کونسل کے روبرو ہو سکیگا اپیل مذکور اوس حکم کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جائیگا جس کے خلاف وہ ہو۔

رجسٹر کی تبدیلی منجانب کونسل۔

۱۶ — (۱) کونسل مجاز ہوگی کہ اگر وہ مناسب خیال کرے اور شخص متعلقہ کو نوٹس دینے اور اوس کے اعتراضات کی بابت (اگر کوئی ہون) تحقیقات کرنے کے بعد حکم دے کہ رجسٹر کے کسی ایسے اندراج کو منسوخ یا ترمیم کیا جائے جسکی نسبت کونسل کے حسب اطمینان ثابت ہو گیا ہو کہ وہ دہوکہ سے یا غلط طور پر کیا یا کرایا گیا ہے۔

(۲) کونسل مجاز ہے کہ کسی ایسے رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کے نام کے رجسٹر سے قطعی طور پر یا ایک مصرحہ عرصہ کے لئے خارج کرنیکی ہدایت کرے جو کسی ایسے جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہو جو کونسل کی رائے مین نقص چال چلن پر دلالت کرتا ہو یا جسکی نسبت ایک ایسی تحقیقات کے بعد جس مین رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص کو اصالتاً یا وکالتاً عذرات پیش کرنیکا موقع دیا گیا ہو کونسل نے یہہ قرار دیا ہو کہ وہ پیشہ طبابت کے متعلقہ کسی ناروا فعل کا مرتکب ہوا ہے۔ کونسل یہہ ہدایت کرنیکی بہی مجاز ہے کہ اسطرح خارج کردہ کوئی نام پہر بحال کیا جائے۔

تحقیقاتون اور اپیلون کے متعلق ضابطہ۔

۱۷—(۱) کونسل اپنی اقتضائے رائے سے تحقیقات زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ بلا کمرہ مین کر سکتی ہے۔

(۲) تحقیقات مذکور یا کسی اپیل زیر دفعہ ۱۵ کی اغراض کے لئے کونسل ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے معنون مین ایک عدالت متصور ہوگی اور وہ ایک کمشنر مقرر کردہ زیر ایکٹ (تحقیقات) ملازمان سرکار سنہ ۱۸۵۰ ع کے جملہ اختیارات استعمال کرنیکی مجاز ہوگی اور مذکورہ تحقیقاتین اور اپیلین حتی الامکان ایکٹ (تحقیقات) ملازمان سرکار سنہ ۱۸۵۰ع مذکور کی دفعہ ۵ اور دفعات ۸ تا ۲۰ کے احکام کے بموجب عمل مین لائی جائینگی۔

فیصلہ کونسل کے خلاف اپیل۔

۱۸ کونسل کے ہر ایک فیصلہ زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ کے خلاف اپیل لوکل گورنمنٹ کے حضور میں ہو سکیگا۔اپیل مذکور کونسل کے فیصلہ کي تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جائیگا۔

عدالتہاے دیوانی کے اختیارات کا محدود کرنا۔

۱۹ کسي فعل کی نسبت جو اوس اختیار کے استعمال میں کیا گیا ہو جو ایکٹ ھذا کی رو سے لوکل گورنمنٹ یا کونسل یا رجسٹرار کو تفویض ہوا ھے کسی عدالت دیوانی میں اعتراض نہ کیا جا ئیگا۔

اختیار لوکل گورنمنٹ دربارہ تبدیلي ضمیمہ۔

۲۰ لوکل گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اشتہار مندرجہ پنجاب گزٹ کے ذریعہ ضمیمہ کو تبدیل کردے

تعلیم کی عمدگی کے متعلق اطلاع طلب کرنے اور امتحانوں میں موجودگی کے بارہ میں کونسل کا اختیار۔

۲۱ ــ کونسل کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایسی یونیورسٹي یا میڈیکل کالج یا سکول کي مجاز جماعت یا حکام سے جو ضمیمہ میں شامل ہو یا اوس میں شامل ہونے کي خواہشمند ہو التماس کرے کہ وہ :ــ

(الف) ایسي رپورٹیں یا نقشے یا دیگر اطلاع بہم پہنچا ئے جو کونسل کو اس غرض کے لئے مطلوب ہوں کہ وہ اوس تعلیم کي عمدگی کي نسبت رائے قائم کرسکے جو اوس میں طبابت و جراحي و دایہ گری کے متعلق دي جاتي ہو۔

(ب) ایسي سہولتیں بہم پہنچائي جاویں کہ کونسل کا کوئي ممبر جو کونسل نے اس غرض کے لئے تعینات کیا ہو اوس امتحان میں موجود رہ سکے جو یونیورسٹي یا کالج یا سکول مذکور منعقد کرے۔

اگر جماعت یا حکام مذکور ایسی درخواست کی تعمیل سے انکار کریں تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ کونسل کي رپورٹ پر ایسي یونیورسٹي یا کالج یا سکول کو ضمیمہ سے خارج کردے یا اوس میں داخل کرنے سے انکار کردے۔

لوکل گورنمنٹ کی نگرانی۔

۲۲ ــ اگر کسی وقت لوکل گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ کونسل نے کسی ایسے اختیار کے جو اوسکو زیر ایکٹ ھذا تفویض ہوا ھے استعمال کرنے میں تغافل کیا ھے یا تجاوز کیا ھے یا اوس کا ناجائز استعمال کیا ھے یا یہہ کہ اوس نے کسی ایسے فرض کو جو اوس پر زیر ایکٹ ھذا عاید کیا گیا ھے بجا آوری میں تغافل کیا ھے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایسی غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کی تفصیل کی کونسل کو اطلاع دے اور اگر کونسل ایسی غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کا ایسے عرصہ کے اندر جو لوکل گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے مقرر کر دیا ہو تدارک کرنے سے قاصر رہے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگي کہ ایسي غفلت یا تجاوز یا ناجائز استعمال کا تدارک کرنے کی غرض سے کونسل کے اختیار اور فرائض میں سے کسي اختیار یا فرض کو ایسے ذریعہ سے یا ایسے عرصہ کے لئے جو لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے استعمال کرائے اور سر انجام دلوائے۔

درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص ہونے کا غلط طور پر دعوے کرنیکي سزا۔

۲۳ ــ ہرایک شخص جو درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص ہونے کا غلط طور پر دعوے کرتا ہو خواہ اوس کے اوس دعوے سے کوئي شخص واقعي دھوکہ میں آیا ہو یا نہ مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس سے مجرم قرار دئے جانے پر ایسی سزاے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار تین سو روپیہ تک ہو سکتي ھے۔

قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا اختیار۔

۲۴ ــ (۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ھے کہ ایکٹ ھذا کے احکام کے عمل در آمد کي غرض سے مشتہر کرنے کے بعد قواعد مرتب کرے۔

بالخصوص اور احکام ماسبق کی عمومیت پر موثر ہوئے بغیر لوکل گورنمنٹ مجاز ھے کہ مندرجہ ذیل امور کے لئے قواعد مرتب کرے :

(اول) زیر دفعات ۵ و ۶ کونسل کے ممبران کے انتخاب کے لئے۔

(دوم) کونسل کے وائیس پریزیڈنٹ کے انتخاب کے لئے۔

(سوم) کسی تعلیقات زیر دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۶ کے متعلقہ ضابطہ کے انصرام کے لئے۔

(چہارم) اپیل ہائے زیر دفعہ ۱۵ یا دفعہ ۱۸ کی دائری و سماعت و تصفیہ کے لئے۔

(پنجم) رجسٹر کی تالیف اور مشتہری کے لئے۔

(ششم) زیر ایکٹ ہذا قابل وصول فیسوں کی رقم تعین کرنے کیلئے۔

(ہفتم) زیر ایکٹ ہذا وصول شدہ فیسوں کے تصفیہ کے لئے۔

۲۔ کونسل مجاز ہے کہ بعد از حصول منظوری لوکل گورنمنٹ مندرجہ ذیل امور کے لئے ضوابط مرتب کرے۔

(اول) کونسل کے اجلاس کے انعقاد کے لئے۔

(دوم) ایسے اجلاس میں کارروائی چلانے کے لئے۔

(سوم) زیر دفعہ ۱۰ ملازم رکھے ہوئے عملہ کے تقرر و اہتمام و تنخواہ اور الاؤنس (مواجب) کے لئے۔

ضمیمہ

(دیکھو دفعہ ۱۳)

(۱) یونیورسٹی ہائے مدراس یا بمبئی یا کلکتہ یا الہ آباد یا پنجاب کی یا یونیورسٹی ہائے شفیلڈ برسٹل و ویلز و نیشنل یونیورسٹی آف آئرلینڈ اور کوینز یونیورسٹی بلفاسٹ کی علم طب کی ڈاکٹر یا بیچلر یا لائیسنشیئیٹ کی ڈگری اور علم جراحی کی ماسٹر و بیچلر و لائیسنشیئیٹ کی ڈگری۔

(۲) یونیورسٹی ہائے اکسفورڈ و کیمبرج و لنڈن و ڈرہم و مانچسٹر و برمنگھم و لورپول و لیڈز و ایڈنبرا و ابرڈین و گلاس گو و سنٹ انڈروز و ڈبلن اور رائل یونیورسٹی آئرلینڈ اور یونیورسٹی ہائے ایڈیلیڈ و مالٹا و ملبورن و نیوزیلینڈ و سڈنی و ٹورنٹو و میکگل و لاول کی علم طب کی ڈاکٹر و بیچلر و لائیسنشیئیٹ کی ڈگری یا علم سرجری کی ماسٹر و بیچلر و لائیسنشیئیٹ کی ڈگری یا علم دایہ گری کی ماسٹر کی ڈگری۔

(۳) رائل کالج ہائے فزیشن لنڈن و ایڈنبرا و آئرلینڈ کی فیلو یا ممبر یا لائیسنشیئیٹ کی ڈگری۔

(۴) رائل کالج ہائے سرجنز انگلینڈ و ایڈنبرا و آئرلینڈ کی فیلو و ممبر و لائیسنشیئیٹ کی ڈگری۔

(۵) کالج فزیشنز و سرجنز بمبئی کی فیلو ممبر یا لائیسنشیئیٹ کی ڈگری۔

(۶) اپاتھیکریز سوسائٹی آف لنڈن کی لائیسنشیئیٹ کی ڈگری اور رائل فیکلٹی آف فزیشنز و سرجنز گلاسگو کی فیلو و لائیسنشیئیٹ کی ڈگری اپاتھیکریز ہال آف ڈبلن کی لائیسنشیئیٹ کی ڈگری و میڈیکل کالج سیلون و نواسکوشیا کے پراونشل میڈیکل بورڈ اور جزیرہ پرنس ایڈورڈ کی میڈیکل کونسل کی علم طب و سرجری کی لائیسنشیئیٹ کی ڈگری۔

(۷) کوئی ڈپلومہ (سند) یا سارٹیفکٹ جو کسی لوکل گورنمنٹ نے کسی ایسے شخص کو دیا ہو جو کسی میڈیکل کالج یا سکول میں تعلیم حاصل کر چکا ہو اور جسمیں اوس شخص کی نسبت قرار دیا گیا ہو کہ وہ طبابت جراحی و دایہ گری کا کام کرنے یا فوجی اسسٹنٹ سرجن یا اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سر انجام دینے کے قابل ہے۔

(۸) کوئی ڈپلومہ یا سارٹیفکٹ جو کنگ ایڈورڈ اسپتال میڈیکل سکول اندور نے کسی شخص کو دیا ہو اور جس میں اسکو طبابت و سرجری اور دایہ گری کا کام کرنے یا فوجی اسسٹنٹ سرجن یا اسپتال اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کے فرائض سرانجام دینے کے قابل قرار دیا ہو۔

دستخط۔ ایچ۔ ڈی۔ کریک

قائم مقام ریونیو سکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۵۹۳ سی ایس۔ ۷۱۰۔ ۳۰۔ ۶۔ ۱۹۱۶۔ ایس جی پی پی لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۶] لاہور — ۳۰ جون (مجریہ ۷ جولائی) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

کاروائي کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئين و قوانين منعقد هوئي-

---

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئين و قوانين

خلاصہ کاروائي کونسل جناب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ هند سنہ ۱۹۰۹ع بغرض وضع آئين و قوانين منعقد هوئي-

---

بموجب اشتہار جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نمبری ۱۰ - هوم - وضع آئين و قوانين-۱ — مورخہ ۳۱ مئي سنہ ۱۹۱۶ع کونسل کا اجلاس ایوان کونسل واقع لارنس کورٹ شملہ مین بروز دو شنبہ بتاریخ ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۶ع ۱۱ بجے قبل دوپہر منعقد هوا-

هز آنر نواب جناب لفٹننٹ گورنر بہادر کے کونسل کی صدارت کی کرسی پر تشریف فرما ہونے کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب سے جو کونسل کے ممبر منتخب یا نامزد ہوئے ہیں۔ حسب ضابطہ نمبر ۷ با قاعدہ حلف لیا گیا ــــ

آنریبل مسٹر جان پرونٹ طامپسن آئی-سی-ایس-
آنریبل سردار بہادر سردار سندر سنگھ - مجیٹھیہ
آنریبل جان کارنواس گارڈ لے - سی-ایس-آئی-
آنریبل خان ذلفقار علی خان - سی-ایس-آئی-
آنریبل مسٹر جان ہربرٹ میناڈ - سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر اوسولڈ فر کوہر لمسڈن آئی - سی - ایس-
آنریبل نواب سر بہرام خان - کے - سی - آئی - ای-
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ-
آنریبل چوہری لعل چند-
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ-
آنریبل لالہ جواہر لعل بھارگو-
آنریبل رائے بہادر رام سرن داس - سی - آئی - ای-
آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائین-
آنریبل مسٹر طامسن رابرٹ جان وارڈ - سی - آئی - ای - ایم - وی - او-
آنریبل مسٹر جیمس کری-
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل-
آنریبل رائے زادہ بھگت رام-
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ-
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین-
آنریبل مسٹر کریو آرمنڈ هملٹن ٹونسنڈ - آئی - سی - ایس-
آنریبل مسٹر پٹرک جیمس فیگن - آئی - سی - ایس-
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان-
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے-
آنریبل مسٹر ایڈون وڈوال پار کر
آنریبل مسٹر ہاری ڈنیلڈ کریگ - آئی - سی-ایس-
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان-
آنریبل کرنل هیرلڈ هینڈ لے - ایم - ڈی - آئی - ایم - ایس-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسی - آئی - سی - ایس-

هز آنر پریزیڈنٹ کا خطاب

ممبروں کے حلف لینے کے بعد هز آنر پریزیڈنٹ بہادر نے کونسل کو بدین مضمون خطاب کیا ــــ

"صاحبان میں آپکو اس نئی کونسل میں اپنے هم جلیسوں کی حیثیت میں انپر تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں ایسا کرتے ہوئے میں نہایت موزون خیال کرتا ہوں کہ میں آپکو اور آپکی معرفت اهل پنجاب کو ملک معظم کا ایک پیغام سناؤں -"

"سابقہ کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۹-اپریل کو اس عظیم حصہ کا ذکر کرتے ہوئے - جو پنجاب موجودہ جنگ میں لے رہا ہے - میں نے ۳۳ جنگی ہوائی جہازوں کے اوس شاندار بیڑے کا تذکرہ کیا تھا - جو اهل پنجاب نے چندہ کرکے جناب کمانڈرانچیف بہادر کی معرفت ملک معظم کی نذر گزارنا ہے - آج میں بخوشی وہ مبارک الفاظ سناتا ہوں - جو حضور ملک معظم نے نذرانہ مذکور کے قبول فرمانے میں جناب

کمانڈرانچیف کي معرفت ارشاد فرماتے هیں - خود دولت کے سیکریٹري کي معرفت قصر ونڈ سر سے زیب ارقام فرماتے هوئے - حضور ملک معظم مفصلۂ ذیل پیغام ارسال فرماتے هیں -

" آپکی چٹھي مورخہ ۳۰ مارچ بنام لارڈ سڈّامفو ڈھم اور نیز جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کي چٹھي کا ملک معظم نے بڑے فخر اور دلچسپي سے مطالعہ فرمایا ھے "-

" حضور ملک معظم پر اس بات نے بڑا گہرا اثر کیا ھے کہ جملہ جماعتوں - قوموں اور ملتوں نے حسب استطاعت صدق دل اور اپني رضا و رغبت سے پنجاب ایرو پلین فنڈ میں چندہ دینے میں حصہ لیا ھے - اور خود بدولت تحریک کنندگان کو اونکي حاصل کردہ عظیم کامیابي پر تہ دل سے مبارک باد دیتے هیں "-

" ۴۳ جنگي هوائي جہازوں کے بیڑا سے نہ صرف پنجاب کي وفاداري کا ایک تازہ ثبوت ملتا ھے - بلکہ اوس سے ملک معظم کي شاهي افواج کي جنگي قابلیت میں ایک بیش قیمت اضافہ هو جائیگا "-

" اگر موقع هوا تو ملک معظم مذکورہ جنگي هوائي جہازوں میں سے بعض کا ملاحظہ فرمانے کي اُمید کرتے هیں - جن پر اون ریاستوں اور اضلاع کے نام ثبت هونگے - جن میں سے بہتوں کي نسبت خود بدولت کو ذاتي واقفیت حاصل ھے "-

" میں خیال کرتا هوں کہ یہہ ایک نیک فال ھے کہ اولیں الفاظ جن سے مجھے آپکو خطاب کرنے کا موقعہ ملا ھے وہ ملک معظم کا یہہ دل افزا پیغام ھے - مجھے یقین ھے کہ پنجاب ایروپلین فنڈ کي فراهمي میں تمام جماعتوں و قوموں و ملتوں کي طرف سے جس صدق اور برضا و رغبت خود باهمي امداد کو اس قدر عظیم کامیابي حاصل هوئي ھے وهي اس کونسل کے میعاد کے دوران میں صوبہ کي فلاح کو بڑھانے اور ملک معظم کي مبارک ذات اور تاج کے ساتھہ اپني وفاداري ثابت کرنے میں دکھلائي جائیگي - جنکي زیر دست سلطنت میں سے هونے کا هم تمام کو بلا لحاظ قوم جماعت و ملت فخر حاصل ھے -

" صاحبان - میں مکرر آپکو کونسل هذا میں اپنے هم جلیسوں کي حیثیت میں آنے پر خوش آمدید کہتا هوں "-

ریزولیوشن دربارہ مرگ مفاجات حسرت آیات رائٹ آنریبل ارل کچنر بہادر آف خرطوم رحمتہٗ

آنریبل مسٹر طامپسن - " یور آنر - آنریبل خان ذوالفقار علي خان نے ارل کچنر کي ناگہاني موت کے بارہ میں ریزولیوشن پیش کرنیکا نوٹس دیا ھے - پبلک دلچسپي کے اُمور پر بحث کرنے کے متعلقہ قاعدہ نمبر ۵ کے بموجب تمام ریزولیشنوں کے پیش کرنے کے لئے کم سے کم ۱۵ یوم پہلے نوٹس دینا ضروري ھے - مگر یہہ یور آنر کي مرضي پر موقوف ھے کہ آپ ایک کم میعادي نوٹس پر کسي ریزولیوشن کے پیش کرنے کي اجازت دیدیں - اندریں حالات میں یور آنر سے ضروري اجازت کے لئے درخواست کرتا هوں "-

هز آنر ریزیڈنٹ بہادر نے اجازت دیدي -

آنریبل خان ذوالفقار علي خان نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا کہ -

" شاندار سپاهي اور مدبر فیلڈ مارشل رائٹ آنریبل ارل کچنر بہادر آف خرطوم کي مرگ مفاجات حسرت آیات سے جو نقصان سلطنت کو هوا ھے کونسل هذا اسپر اظہار افسوس کرتي ھے "-

آپ نے فرمایا - " یور آنر - لارڈ کچنر کي ناگہاني اور بیوقت موت نے ساري سلطنت کو بحر غم میں ڈبو دیا ھے اور یہہ بات کہ سلطنت ایسے قومي بہادر کے کہونے کے واسطے تیار نہ تھي رنج کي اوس عالمگیر اور خود رو لہر سے صاف ظاهر هوتا ھے جس نے سب پر یکسان اثر کیا ھے جن حالات میں آپ جان بحق هوئے - وہ نہایت پر سوز هیں -

"خداوند تعالی کے اس فتوی کے سامنے جو انساني سمجھہ سے بعید ہے-ہم عاجزانہ اطاعت سے سر جھکاتے ہیں-ہمارا یقین ہے کہ خداوند تعالی کے اس فتوی میں بھي نیکي مخفي ہے اور کہ بالاخر نیکي کو برائي پر فتح نصیب ہوگي اور ہمارے اس یقین میں سر بمو فرق نہیں آتا-

"سلطنت برطانیہ کے عروج اور توسیع کي شاندار تواریخ میں اکثر ایسے نازک مواقع دیکھنے میں آئے ہیں جو کسي نامور لیڈر کي ناگہاني موت سے پیش آتے رہے ہیں-جب قوم کی ظاہراً گري ہوئي حالت کو بحال کرنے کي جملہ اُمیدیں معدوم ہوجایا کرتي تھیں تو قوم کي خوش قسمتي فوراً مراجعت کرکے تمام اندھیرا دور کردیا کرتي تھي اور قوم سنگین آزمایشوں سے حوصلہ اور ہمت حاصل کرکے اپني بلند اقبالي کے حصول کي طرف از سر نو فاتحانہ رفتار شروع کردیا کرتي تھي-

" اس اڑے وقت پر لارڈ کچنر بہادر کي وفات ہمین مذکورہ نازک اوقات کی یاد دلاتي ہے اور اگرچہ بظاہر یہہ مصیبت خیز نظر آتي ہے-لیکن ممکن ہے کہ یہہ ہمیں ایسے جدید اور بار آور نتائج کي طرف لیجائے جو سلطنت اور تمام دنیا کے لئے مفید ہو-اس قسم کي مصیبتیں ہماري رگوں کو مضبوط اور ہمیں عظیم ترین اور مشکل ترین کام کو سر انجام دینے کے قابل بنا دینگي-ہم غیر متزلزل اعتقاد کے ساتھہ مستقبل کو خوش آمدید کہتے ہیں-ہمارا مقصد متبرک اور لافاني ہے اور ہماري محنت رائگان نہیں جائیگي-

" لارڈ کچنر بہادر في الواقعي ایک خوش قسمت بشر تھے اپني مشہور زندگي کے آغاز ہي میں انہوں نے اولوالعزمي اور ذہانت (جو ایسي صفات ہیں کہ وہ خوش بختي کے محبوبوں کو انجام کار کامیابي اور شہرت کي عظیم بلندي پر پہونچاتي ہیں) کے لا خطا آثار ظاہر کئے-جناب ممدوح نے سلطنت کي جو بیش قیمت خدمات انجام دي ہیں ان کا شمار بھي کچھہ آسان نہیں ہے-مہم خرطوم کے دوران میں آپکا اول بار خاص طور پر چرچا ہوا اس مہم کے کامیاب خاتمہ پر آپکي بے بہا خدمات کے عوض آپکو لارڈ کا منصب عطا ہوا اور ۳۰۰۰۰ پونڈ (۴۵۰۰۰۰ روپیہ) کي جاگیر دي گئي-جنگ جنوبي افریقہ میں آپ لارڈ رابرٹ مرحوم کے ماتحت چیف آف دي سٹاف کے عہدہ پر تھے-سنہ ۱۹۰۰ع سے سنہ ۱۹۰۲ع تک آپ افواج برطانیہ کلاں کے کمانڈر انچیف رہے اس حیثیت میں آپکي خدمات ایسی بیش قیمتی سمجھی گئیں کہ آپکو وائی کونٹ کے خطاب کے علاوہ ۵۰۰۰۰ پونڈ (۷۵۰۰۰۰ روپیہ) عطا ہوا-پارلیمنٹ کي طرف سے ایک مزید اعزاز کے طور پر انکا شکریہ ادا کیا گیا-سنہ ۱۹۰۲ع سے سنہ ۱۹۰۹ع تک سات سال کے لئے آپ ہندوستان میں کمانڈر ان چیف کے عہدہ پر مامور رہے-یہاں انہیں اپنے جوہر دکھانے کا خوب موقعہ ملا-کام بہت عظیم اور پیچیدہ تھا لیکن اونکي سي پر استقلال فطرت کے انسان مشکلات سے ڈرا نہیں کرتے وہ ایک صادق مصلح کي طرح سر گرمي سے کام میں لگ گئے اور ایسي کامیابي حاصل کي کہ ہندوستان کي فوجي تنظیم پر اونکي یکتا شخصیت کے لازوال نشان موجود ہیں-اس میں کوئي شک نہیں کہ اونکي سکیم مکر ر ترتیب سے افواج ہند کي قابلیت بہت بڑہ گئي اور اس قابلیت کي بدولت افواج نے سلطنت کي دیگر افواج کے پہلو بپہلو اس جنگ عظیم میں نہایت قابل فخر رتبہ حاصل کیا ہے-اونکي زندگي کا سب سے بڑا کارنامہ ابھي باقي تھا-سنہ ۱۹۱۴ع میں جب موجودہ جنگ عظیم شروع ہوئي تو انہیں فوراً وزیر جنگ مقرر کیا گیا-اس ہنگامہ عظیم کي ابتدا سے وہ لگاتار کام کرتے رہے-اپنی خاص فراست کے ذریعہ اونہوں نے في الفور معلوم کر لیا کہ محض نیک ارادے اور لقماني آرزوئیں کافي نہیں ہونگي اور کہ کوئي قوم اپنے اعلے مقاصد صرف اوسي صورت میں حاصل کر سکتي ہے جبکہ وہ قربانیوں سے دریغ نہ کرے-کامیابي سستي نہیں بکتي-کام اور قرباني کے لئے آمادگي کسی قوم کي عظمت کو ظاہر کرتي ہے اور اوسکي وقعت قائم کرتي ہے-اونہیں معلوم تھا کہ وہ بے اصول دشمن جو سلطنت برطانیہ اور اوسکے حلیفوں کا مقابلہ کر رہا ہے اور جو جنگ کو مریض اقوام کي امراض کا خدائي علاج سمجھتا ہے اور جسکي جنگي تیاریاں وہم و قیاس سے کہیں بڑہ گئي ہیں صرف اسي صورت میں مغلوب کیا جا سکتا ہے کہ اس قدر بھاري فوج کو فوجي تعلیم دي جائے جو افواج برطانیہ کے حلیفوں کے اون علاقوں سے جن پر وہ قابض ہو بیٹھا ہے نکال کر اوسکے اپنے ملک کو بھگا دے-اس عزم بالجزم کو پورا کرنے کیلئے اونہوں نے ۵۰ لاکھہ فوج کو قواعد سکھانے کا عدیم المثال کام اپنے ذمہ لیا-اس عظیم الشان کام کے لئے مطلوبہ محنت کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے محض اونکي کمال حب الوطني کي بدولت یہہ کام عملي صورت اختیار کر سکا-آئندہ نسلیں اس کارنمایاں کي عظمت پر انگشت بدندان ہونگي اور مورخین لارڈ کچنر مرحوم کا نام آئندہ نسلوں تک جائز فخر کیساتھہ پہونچاینگے اون کي تمام کارروائي گویا ایک طلسم کا نمونہ تھي-

بڑے بڑے ماھران سیاست بھی عظمت کے مستحق ھیں لیکن تاریخ کے سچے ھیرو (بہادر) لارڈ کچنر مرحوم جیسے مردان میدان ھی ھوتے ھیں-لارڈ کچنر مرحوم کی سب سے بڑی خوبی اونکی غیر معمولی ذھانت نہین تھی بلکہ اونکا پر استقلال قوت ارادی تھی-اور یہہ خوبی عوام کے قیاس سے بہت زیادہ کمیاب ھے-یہ مستقل مزاجی اونکی بڑی طاقت تھی-قدرتاً یہہ امر لارڈ کچنر مرحوم کیلئے کمال تسلی کا باعث ھوتا اگر وہ اپنی مساعی بلیغہ کے شاندار نتائج کو اوس موقع پر دیکھنے کیلئے زندہ رھتے جبکہ وہ افواج جنکو اونھون نے نہ صرف تیار ھی کیا تھا اور قواعد سکھائی تھی بلکہ جنہین اونھون نے انجام کار فتح اور کامیابی کے غالب اعتقاد مین رنگدیا تھا اپنے بڑے مدعا مین کامیاب ھوتین-اونھون نے اپنے عظیم مقصد کو کمال حب الوطنی کے زبردست خیال کی تحریک سے موثر ھو کر سر انجام دیا-اور اونھون نے اپنی روح کو قادر مطلق کے سپرد کرتے وقت بقول ٹیسی ٹس ضرور محسوس کیا ھوگا کہ-

" اب بالاخر ھماری روح از سر نو تازہ ھو رھی ھے کیونکہ اب عوام کی حفاظت محض ھماری امیدون اور دعاؤن کا نصب العین نہین رھا بلکہ وہ خود بخود اوس پورے یقین اور زور کے ساتھہ حاصل ھو گیا جسکے ساتھہ ھم دعا کیا کرتے تھے "-

آنریبل سردار سندر سنگھہ مجیٹھیہ :- " یوئر آنر-مجھے امید ھے کہ مجھے لارڈ کچنر کے انتقال پر ملال پر اپنی قوم کی طرف سے چند الفاظ کہنے کی اجازت دیجائیگی-اونکی موت ایسی اچانک اور ناگہان واقع ھوئی ھے کہ اوس کے صدمہ سے لوگ ششدر رہ گئے ھین-لارڈ کچنر کی وفات ایک ناقابل تلافی نقصان ھے بالخصوص اس صورت مین وہ ایک ایسے وقت ناگہان طور پر واقع ھوا ھے جبکہ سلطنت کو اونکی خدمات کی سخت ضرورت تھی-مرحوم وزیر جنگ ایک اعلی شخصیت کے آدمی تھے-دو لاکھہ سے کسیقدر زیادہ فوج سے لیکر ۵۰ لاکھہ تک فوج کا تیار اور کیل کانٹے سے آراستہ کرنا واقعی ایک بہت بڑا کام ھے-لارڈ کچنر بہادر نے صورت حالات کو بخوبی سمجھہ لیا تھا اور وہ اپنا کام نہایت جانفشانی سے سر انجام دیتے تھے اور انھون نے اسمین بہت محنت سے کام لیا ھے-دفتر جنگ مین اونکی موجودگی سے اعتبار پیدا ھوتا تھا اور کامیابی یقینی دکھائی دیتی تھی-تمام سلطنت کو یقین تھا کہ سلطنت کے مفاد جناب ممدوح کے ھاتھہ مین محفوظ ھین اور کہ وہ اس بات کا خیال رکھینگے کہ سلطنت اس جنگ کے بعد پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ھو جائیگی اور دشمن کو اپنی شرائط منظور کروا سکیگی-ھندوستانی افواج کے کمانڈر انچیف کی حیثیت مین اونھون نے ان افواج کی قابلیت کو بہت اونچے درجہ پر پہنچا دیا تھا-فرانس-فلینڈرز-گیلی پولی اور عراق عرب کے میدان (جنگ) ھندوستانی فوجی مہم کی قابلیت کی تصدیق کرتے ھین-ھمین اس امر کا بجا طور پر فخر ھے کہ ھماری ھندوستانی فوج نے مقام نیو چیپل پر جرمن فوج کی مسلسل صفون کو پراگندہ کیا تھا-یہہ سب کچھہ اوس محنت اور اصلاح کے سپرٹ کا نتیجہ ھے جو لارڈ کچنر نے پھونکی تھی اور جسے اونکے ممتاز جاء نشین جنرل سر او مور کرے نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھہ قایم رکھا ھے-سکھون کو ایک ایسے چیف کے ماتحت کام کرنے کا فخر تھا جو سراسر قابل ھونے کے باوجود ھمیشہ اپنے ماتحتون کے ساتھہ مہربانی سے پیش آیا کرتا تھا-

" لارڈ کچنر مرحوم کے ھندوستان مین اپنے جلیل القدر عہدہ سے سبکدوش ھونے سے پہلے ھم سکھون کو اونھین ایک الوداعی ایڈریس پیش کرنیکا فخر حاصل ھوا تھا اور اوسوقت جو اصحاب حاضر تھے وہ اوس چیف کی شفقت آمیز طبیعت کی تصدیق کر سکتے ھین جو ھم سے رخصت ھونے کو تھا-

" یوئر آنر-سلطنت کا نقصان عظیم ھے-اور مین قوم سکھہ کیطرف سے یہہ چند ناچیز الفاظ لارڈ کچنر کی تعریف مین کہتا ھون جناب ممدوح کی وفات سے ھم ایک نامی شخص اور غیر معمولی قابلیتون والا منتظم کھو بیٹھے ھین-لیکن سکھہ ھونے کی حیثیت سے ھمین خداوند تعالے کی مرضی پر رضامند ھونا چاھئے اور کسی طرح سے مایوس نہین ھونا چاھئے سکھون کی تواریخ اور روایت کے مطابق "جب تیر لگتا ھے تو جنگجو کا غصہ جوش مین آتا ھے" ھم سب کو چاھئے کہ ھم اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کمر ھمت باندھین اور اوس فتح کو حاصل کرین-جس کے لئے لارڈ کچنر کی بہتر لیاقت و طاقت نہایت خوش اسلوبی سے مصروف کار تھین-

"لارڈ کچنر مرحوم نے مرد میدان کیطرح سلطنت کي خدمت هي مین اپني جان دي هے-اگرچه یهه ایک بڑا نقصان هے-لیکن اس سے تمام جماعتون اور مذهبون کے لوگ بیش از پیش جانفشاني سے کام کرنے پر آماده هو جائینگے-یهان تک که جرمن' کا شدید جذبهٔ جنگجوئي فرد هو جائیگا-اور آزادي کے راستے جو سلطنت برطانیه کا ورثه هین وسیع طور پر کهل جائینگے اور یهي سب سے بڑي تعریف و تحسین هے جو هم لارڈ کچنر مرحوم کے حق مین کر سکتے هین جنکي وفات حسرت آیات پر آج سلطنت سوگوار هے-اور اوس خدائے تعالے کي مرضي پر شاکر هے-جس کے هاتهه مین قومون کي قسمتون کي باگ هے-

"ان چند الفاظ کے ساتهه مین اپنے آنریبل هم جلیسون کے همکلام هوکر لارڈ کچنر مرحوم کي تعریف و تحسین کے یهه چند کلمات خیر کهتا هون اور نهایت مردبانه طور پر اوس تحریک کي تائید کرتا هون جو میرے آنریبل دوست نواب ذو الفقار علي خان سي-ایس-آئي نے ایسي دلسوزي سے پیش کي هے"-

آنریبل بخشي سوهن لال:—"یوئر آنر-پنجاب کے اهل هنود کي طرف سے مین اوس ریزولیوشن کي تائید کرتا هون جو میرے آنریبل دوست نواب ذو الفقار علي خان نے ابهي پیش کیا هے اور جسکي تائید آنریبل سردار سندر سنگه مجیٹهیه نے کي هے-یهه سخت بد قسمتي کي بات هے که جدید منضبط کونسل واضع آئین و قوانین کے پہلے هي اجلاس مین همین سلطنت برطانیه کے سب سے بڑے شخصون مین سے ایک کي موت پر اظهار تاسف کرنے کا درد ناک فرض ادا کرنا پڑا هے-چند دن پہلے کسي کو یهه خیال تک بهي نه تها که همارے مرحوم فیلڈ مارشل ارل کچنر آف خرطوم کي (جو زمانه حال کے فن جنگ مین غیر معمولي مهارت رکهتے تهے) کي ناگهاني اور افسوس ناک موت سے تمام سلطنت مبتلائے رنج و الم هو جائیگي اور هم ممبران پنجاب کونسل کو اپنا کام اس ماتمي فرض کي ادائیگي کے ساتهه شروع کرنا هوگا-سلطنت برطانیه کے باشندے بالخصوص اور تمام دنیا بالعموم اوس نمایان سرعت کو دیکهه کر حیران ره گئي تهي جس سے صرف دو لاکهه سپاهیون کي برطانوي فوج آغاز جنگ کے بعد ڈیڑه سال کے قلیل عرصه کے اندر ۵۰ لاکهه کي ایک جرار فوج بن گئي هے اور جسکي تکمیل کا کام لارڈ کچنر مرحوم نے اپنے ذمے لیا تها-

تمام دنیا اس شاندار نظارے کو بڑے تعجب اور اوس کو حیطه وجود مین لانیوالے کو سچي تعریف کي نگاه سے دیکهتي تهي-صاحب ممدوح ایک بڑے مرد میدان اور مدبر تهے-اور اونهون نے اپني حیرت انگیز قابلیت انتظام اور لاثاني ذهانت-اور وسیع تجربے سے اس بظاهر ناممکن کام کو پورا کرنے مین کامیابي حاصل کي-اور اب جبکه اون کے کام کا آخري نتیجه ظاهر هونے کا وقت آن پهونچا-اور جبکه وه عظیم افواج جو اونهون نے میدان جنگ مین اُتاري تهین-اون کي رهنمائي اور نگراني مین حصول فتح کي طرف قدم بڑهانے کو تهین-افسوس هے که ظالم دست اجل نے اونکو اپني کوششون کے میدان سے اُٹها لیا-اور سلطنت کو اون کي بے بها خدمات سے محروم کر دیا-گویا که خدا کو منظور نه تها که لارڈ کچنر بهادر اوس کامیابي کو دیکهتے-جسکو اتحادي سلطنتین اپني محنتون کا ثمره خیال کرتي هین- سلطنت کے اس ناقابل تلافي نقصان کو باد شاه سلامت کے ذیل کے الفاظ سے زیاده بهتر الفاظ مین بیان نهین کیا جاسکتا جو حضور ممدوح نے خاتون پارکر همشیره لارڈ کچنر کو ماتم پرسي کي تار مین تحریر فرمائے هین-

"ملک معظم ایک دیرینه اور گرامي دوست کهو بیٹهے هین-جسکي ذات پر خود بدولت کو همیشه سے کمال اعتماد رها هے"-

"لارڈ کچنر بهادر مرحوم کے دل و دماغ کے جمله نیک اوصاف کے باتفصیل بیان کرنے کا یهه وقت نهین هے-صرف اتنا کهنا کافي هے-که آپ کا نام سلطنت برطانیه کي توسیع اور موجوده جنگ یورپ کي تاریخ کے ساتهه همیشه مربوط رهیگا-شمالي افریقه مین برطانوي طاقت کي توسیع-مصر اور سوڈان کو ایک تاریک جنگل سے اس بر اعظم کے نهایت زرخیز اور دلکش ممالک مین سے ایک بنانا اور اون مین عظیم‌الشان تعمیرات آبپاشي قائم کرنا اور اونکو تاریک جنگل سے وسیع و شاداب ممالک منتقل کرنا اور اونکے مستقبل کو ماضي سے بهي شاندار بنانا یهه سب کچهه لارڈ کچنر مرحوم کي کارگذاري کي بدولت تها-جو اونهون نے مختلف فوجي و انتظامي حیثیتون مین انجام دیئے-اونهون نے ملک مصر مین ایک ایسے وقت مین امن و چین اور فارغ البالي کي لهر چلائي جبکه اونکے پیشرو کے عهد حکومت نے غیر محفوظیت اور اضطراب پیدا کر دیا تها-

پھر جنگ بوئروان مین برطانوي افواج کو کامیابي بہت کچھه اونہي کے قابلیت کي بدولت ہوئي تہی جو اونہون نے غیر مشروط طور پر سلطنت کے سپرد کر دی تھي-اور جہان انہون نے لارڈ رابرٹ بہادر مرحوم کے ماتحت بطور چیف آف دی سٹاف ایسی خدمات انجام دین-جنکو بہت سے مورخون نے لافاني لفاظ مین بیان کیا ہے-اونکي خدمات کي انجام دھي کیلئے دوسرا میدان ہندوستان تہا-جہان ہز اکسیلنسي لارڈ کچنر بہادر نے شہنشاہ کي ہندوستاني افواج کے کمانڈر انچیف کي حیثیت مین ہندوستاني فوج کو مکرر ترتیب دي-اور یہه اون ھي کي عمل مین لائي ہوئي تبدیلیون اور نئے طریقه کے مطابق تربیت کي بدولت ہے-که ہمارے دلاور سپاھي فلینڈرز و ایشیا کوچک مین فتحیابي کے سہرے حاصل کرین-یہه کہنا مبالغه نه ہوگا که اگر لارڈ کچنر بہادر کے عہد انتظام مین ہندوستاني فوج کو مکرر ترتیب نه دیجاتي اور اوسکو ساز وسامان سے آراسته نه کیا جاتا-تو ہمارے سپاھي دنیا کے سب سے بڑے جنگ مین ہر گز اپني بہادري کا ایسا اچھا ثبوت نه دیسکتے-لارڈ کچنر بہادر ہندوستان سے مصر کو اپنے پہلے کام کو پخته کرنے کیلئے گئے-اور اگر جنگ نه چھڑتي تو وہ اسي ملک مین رھکر اوسکو مزید فروغ و ترقي دیتے-

لیکن فرض کا مطالبه اونہین انگلستان مین واپس لیگیا جہان که وہ سلطنت کے بڑے جنگي لارڈ مقرر ہوئے-اونکي اعلے ھنر مندي انتظام کي خاص قابلیت-عمدہ جنگي مہارت اور مشکلات پر غالب آنے کي حیرت انگیز طاقت نے جو اونہون نے گذشته بیس مہینون کے اندر دکھائي ھین اونہین سلطنت کا محبوب بنا دیا ہے-ایسے نازک وقت مین اونکي موت سلطنت کا نقصان ہے اور ہم اھل پنجاب باقي مانده ساري مہذب دنیا کے ہمزبان ہو کر اوس بڑے اور ناقابل تلافي نقصان پر اظہار تاسف کرتے ھین جو ہم سب کو برداشت کرنا پڑا ہے-لارڈ کچنر ایک جلیل القدر سپاھي تھے جنہون نے ۴۵ سال کے دراز عرصه تک مختلف صیغون مین اپنے ملک اور بادشاہ کي خدمت کي وہ اپنے شہنشاہ اور اونکے اتحادیون کي خدمت مین ایک صادق محب وطن کي طرح جان بحق ہوئے اونکا نام صفحه تاریخ پر ہمیشه تک ایک بڑے محب وطن بہادر سپاھي اور دانا مدبر کي حیثیت مین چمکتا رھیگا جنکي یاد آئنده نسلون کیلئے مینار روشني کا کام دیگي اور جنکي افسوسناک مگر عالیشان موت اونکے ہموطنون اور ہم رعایا کو ہمیشه ہمارے مدعا کي صداقت اور ہمارے دشمنون کي مکاري یاد دلائیگي-تاہم برطانوي رعایا کے واحد مقصد اور ثابت قدمي پر بھروسه کرتے ہوئے اور اس وسیع سلطنت کے ہر کہ ومه کے دل مین اتحاد و اتفاق کي لہر موجزن دیکھکر ہم بلا خطر یہه پیشین گوئي کر سکتے ھین که جو کام لارڈ کچنر مرحوم نے شروع کیا تہا اونکي موت کے بعد اسوقت تک بیش از پیش ہمت اور سرگرمي سے چلایا جائیگا جب تک که وہ مدعا جسکے لئے ہمارے عالي نصب شہنشاہ نے اپني تلوار نیام سے نکالي ہے کلي طور پر پورا نه ہو جاوے-صوبه ھذا کے اھل ہنود کي یہه عاجزانه دعا ہے که خدائے تعالے جو نیکوکارون کا محافظ اور خطا وارون کو تباہ کرنے والا ہے لارڈ کچنر مرحوم کي پاک روح کو غریق رحمت کرے اور ہم سب کو جو برطانوي جھنڈے کے زیر سایه رہتے ھین اور اونکو جو اتحادیون کے زیر سایه ھین یہه توفیق عطا کرے که ہم اوس کام کو سر انجام دیسکین جو مرحوم نے شروع کیا تہا اور جس کے حصول کے لئے اونہون نے اپني جان قربان کردي ہے اور که وہ اوسکے قاتلون کو سخت اور مناسب سزا دے اور برطانوي افواج کو دشمنون پر بہت جلد شاندار فتح و نصرت عطا کرے "-

آنریبل مسٹر جیمبرز کرے—" یوئر آنر—جو ریزولیوشن کونسل کے پیش ہے مین تائید اوسکي کرتا ہون- اور ایسا کرتے وقت مین اوس احساس کو ظاہر کرنا چاھتا ہون جو لارڈ کچنر کی ناگہاني موت پر صوبه کي غیر سرکاري یورپین جماعت اور پنجاب چیمبر آف کامرس کے ممبران مین پیدا ہوا ہے-

" جب یہه خبر مشتہر کي گئی تو ہمین سخت صدمه پہنچا- ہمنے نہایت اضطراب سے اس بات کو محسوس کیا که ایک واقعه جانکاہ نے سلطنت کا سب سے اعلے درجه کا آدمي معدوم کر دیا ہے- لیکن تقدیر پر سوال جواب کرنا چونکه ہمارا کام نہین اس لئے ہمین یہه نقصان سر تسلیم خم کر کے منظور کرنا پڑا-یہه امر کچھه زیادہ موجب تسکین نہین ہے-لیکن ہم مشکور ھین-که ہم یہه محسوس کرتے ھین-که جب لارڈ کچنر بہادر نے وہ کام پایه تکمیل کو پہونچا دیا جو اون کے شہنشاہ معظم نے اونکے سپرد کیا تہا-اور جب وہ ملک کے نوجوانون کو سلطنت کي عزت کي حفاظت کے لئے جمع کرنے مین کامیاب ہو گئے-تو انکا کام عملي طور پر ختم ہو گیا-

" ہم غیر سرکاري یورپین لوگ ہمیشه لارڈ کچنر کي تعریف کرتے رہے ھین ہمین ہمیشه اونپر بھروسه رہا ہے ہم اون کو مستقل مزاج و تین و عقل عامه اور انتظامي قابلیت رکھنے والا شخص سمجھتے تھے - جب وہ یہان فوج کي مکرر ترتیب عمل مین لا رہے تھے - تو انہون نے اس کام کو کمال خوش اسلوبي سے سر انجام دیا اور ہندوستان

سے تشریف لیجاتے وقت وہ گورنمنٹ کو ایک ایسي فوج دے گئے جو سول حکومت کي امداد کرنے کي قابلیت اور طاقت رکھتي تھي۔

" جن اشخاص کا گذارا ھماري طرح تجارت و سوداگري پر ھے وہ صرف اوسي صورت مین ترقي کرسکتے ھین جبکہ قانون و امن قائم رھے - اس لئے قدرتي طور پر اونکا بھروسہ ایسے شخص پر ھوتا ھے جو اس ضروري بات کے حصول کے ذرائع پیدا کرتا ھے۔

" یوئر آنر—لارڈ کچنر نے سوڈان کو نجات دلاکر اوس کو تہذیب کے دائرہ اثر مین رکھہ دیا جب اون کو جنوبي افریقہ مین اپنے افسر کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے چھوڑا گیا تو اونکي عقل عامہ اور پالیسي کا بوئر لوگون پر بہت عمدہ اثر ھوا اور وہ دشمن سے اچھے شھري بن گئے۔

" ھم سب کو اوس کامیابي کا علم ھے جو اونکي حکومت کو مصر مین حاصل ھوئي - ملک مذکور مین خوشحالي کا دور دورہ ھو گیا اور تجارت مین دن دوني اور رات چوگني ترقي ھوئي - صنعتون مین بھاري اضافہ ھوگیا اور زمین کي قیمت بڑہ گئي محض اس لئے کہ ملکي معاملات کے انتظام مین استحکام اور عقلمندي کے باعث لوگون کا گورنمنٹ پر از سر نو اعتبار پیدا ھوگیا۔

" لارڈ کچنر کے تمام کام چپ چاپ اور میانہ روئي اور بغیر دکھلاوے کے پایہ تکمیل تک پہنچے ھین - جو کام وہ شروع کرتے تھے وہ نہایت مکمل طور پر کیا کرتے تھے انھي اوصاف کي وجہ سے لوگ انکو پسند کرتے تھے اور لوگون کے دلون مین انکي وقعت تھي اور اونپر کامل بھروسہ رکھتے تھے۔

" جب انھون نے سلطنت کي افواج کو ترتیب دینے کا مشکل ترین کام ھاتھ مین لیا انھون نے لوگون کو اپنے اعتبار مین لے لیا اور اونکو بے دھڑک کہدیا کہ انکو کسقدر مشکل کام کا سامنا ھے اور اوس کا کیا انتظام کرنا پڑیگا انھون نے دشمن کي طاقت کا جو اندازہ لگایا وہ نہایت درست تھا - اور انھون نے اپنے ملک کے لوگون کو اپنے خیال کے مطابق سچي بات بتانے مین ذرا تامل نہ کیا - اسي لئے لارڈ کچنر کي افواج اسقدر سرعت سے وجود مین آگئین اور بہادر اتحادیون کي امداد کے لئے جمع ھوگئین - یوئر آنر اگرچہ لارڈ کچنر کي وفات سے ھمین سخت نقصان ھوا ھے پھر بھي ھمین مستقبل پر بہت بھروسہ ھے - جو کام انھون نے جاري کیا تھا وہ جاري ھے اور جو آدمي وہ پیچھے چھوڑ گئے ھین وہ اس بات کا پوري طرح خیال رکھینگے کہ سلطنت کو لارڈ کچنر کي محنتون کا پورا ثمرہ مل سکے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس—یوئر آنر—لارڈ کچنر کي وفات سے سلطنت ایک سب سے بڑا سپاھي اور مدبر کھو بیٹھي ھے اونکي وفات پر کیا جزائر برطانیہ اور کیا سلطنت برطانیہ کے خارجي مقبوضات سب مین یکسان ماتم ھو رھا ھے ھندوستان کے ساتھہ اونکا براہ راست تعلق صرف ۷ سال کے قلیل عرصہ کے لئے رھا۔یعني جبکہ وہ اس ملک مین اعلیٰحضرت ملک معظم کي افواج کے سپہ سالار تھے۔اس عرصہ مین اونھون نے وہ کام کردکھایا جو اون سے کم لیاقت اشخاص تمام عمر مین بھي نہ کرسکتے۔اونھون نے ھندوستاني فوج کو از سر نو ترتیب دي اور اگرچہ اونکي اصلاحات کي ملک کے اعلے ترین حکام نے مخالفت کي مگر وہ انجام کار کامیاب رھے اور اونکي پالیسي کي برطانوي پارلیمنٹ نے صدق دل سے تائید کي۔

" یہہ اونھي کي دور اندیشي کا نتیجہ تھا کہ ھندوستاني فوج قابل کار اور ھر ایک ضرورت کے موقعہ کے لئے مستعد بنا دیگئي اور موجودہ عالمگیر جنگ نے تو اون کے تمام نکتہ چینیون کو لارڈ کچنر کي وقیع تبدیلیون کي اھمیت کا یقین دلایا ھے فوجي اصلاح اور ترتیب کے متعلق اونکا کام صرف ھندوستان تک ھي محدود نہین رھا بلکہ آسٹریلیا اور کاینڈا کي مقامي حفاظتي افواج کي ترتیب کے متعلق بھي اون سے مشورہ لیا گیا تھا۔نیز ھمارے عظیم الشان مشرقي دوست یعني جاپان نے بھي اون کے مشورہ سے فائدہ اُٹھایا۔سوڈان اور جنوبي افریقہ مین اونکي جنگي خدمات اسقدر مشھور ھین کہ اون کے بیان کرنے کي یہان ضرورت نہین۔مذکورہ بالا دونون جنگون کے اختتام کے بعد لارڈ کچنر کو برطانوي پارلیمنٹ کي طرف سے معقول عطیات نقدي کي شکل مین دئے گئے۔

" اب مین فوجي خدمات کے علاوہ اونکے دوسرے کامون کا ذکر کرتا ھون اونکي ذھانت اور معاملہ فہمي کي بدولت جنوبي مصر کا مہذب ممالک کے ساتھہ سلسلہ ربط قایم ھوا۔ھندوستان مین کمانڈر انچیف کے

عهده پر مامور رهنے کے دوران مین وه بلا خطا و تامل همیشه بدترین نقائص فوراً تاڑ جایا کرتے تھے اونکی نیاض فطرت و فراست لارڈ منٹو بهادر کے لئے اونکے وائسرائے هند رهنے کے دوران مین بڑی کارآمد ثابت هوئیں بیان کیا جاتا هے که انهي کے فیاض مشوره پر حضور وائسرائے بهادر نے سنه ۱۹۰۷ع مین مسوده نوآبادي هائے پنجاب کو منظور فرمانے سے انکار کردیا اور یهه واقعه پنجاب کے سلیم و معتدل رائے رکهنے والے اشخاص کو گورنمنٹ کا طرفدار بنانے مین موثر ثابت هوا سنه ۱۹۱۱ع مین قونسل جنرل مقرر هونے کے وقت سے آغاز جنگ یعني اگست سنه ۱۹۱۴ع تک لارڈ کچنر کي ملک مصر مین کار گذاري کی وجه سے اونهون نے مصر کے هر طبقه کے باشندگان کا اعتماد اور اعتبار حاصل کرلیا اگست سنه ۱۹۱۴ع کے بعد اپنی افسوس ناک موت کے دن تک لارڈ کچنر بهادر نے لاکهون اهل برطانیه فوج مین بهرتی کرکے اونکے اندر روح پهونک دی اور فوج مذکور اب یورپ کی کمزور اور مظلوم قومون کی حمایت کے لئے میدان مین آگئی هے اپنی حسن تنظیم اپني پر تدبیر اور معرکه فطرت اپنی محنت کشی اور فرض شناسی کی بدولت لارڈ کچنر نے اپنے قابل ماتحتون اور مدد گارون کی امداد سے اسقدر سولین فوج تیار کرلی جو بلحاظ تعداد و قابلیت انسانی تواریخ مین اپنی نظیر آپ هے-آئنده نسلین اونکے نام نامی کو بحثیت ایک ایسے قابل منتظم کے همیشه یاد کیا کرینگی جسکی ذات مین مدبری اور سپاه گري کے اعلے ترین جوهر معمول کے خلاف یکجا مجتمع تھے اون کی بیوقت موت خواه مکار دشمن کے هاتهون واقعه هوئی هو یا قدرتی اسباب سے مشرق اور مغرب مین اظهار تاسف کیا جائیگا اور ایک ایسے عظیم الشان سپاهی اور فیاض ۔ همدرد مدبر کی بیوقت موت سے جو نقصان هوا هے اس کي تلافي مشکل هے-

آنریبل چوهدري لال چند——" یور آنر—چونکه مین صوبه هذا کی ایک مشهور جنگی جماعت سے تعلق رکهتا هون اسلئے اگر اس موقع پر مین چند الفاظ نه کهون تو میرے خیال مین اپنے فرائض کی انجام دهي مین کوتا هي کرونگا-

" یور آنر کي اجازت سے مین یهه گذارش کرنا چاهتا هون که مین اپنی تقریر مین اپنے اون هزار ها بهائیون کے احساسات کي ترجماني کرونگا جو اسوقت اپنے پیارے شهنشاه کے لئے مختلف رزمگاهون مین بر سرے پیکار هین-

" جیسا که میرے آنریبل هم جلیس مجهه سے پهلے بیان کرچکے هین هندوستاني افواج کی طاقت اور قابلیت بهت حد تک لارڈ کچنر مرحوم کي بدولت هے-

" اعلے افسر سے لیکر ایک معمولي سپاهي تک سب نے اس نقصان کو یکسان طور پور محسوس کیا هے بلکه تمام ملک اس نقصان کو محسوس کر رها هے-

"وه طاقت جو آج برطانوي افواج کو حاصل هے وه اس عظیم‌نشان جنگ کے ماهر کی بدولت هے واقعي یه بهت افسوسناک بات هے که وه اپني محنتون کو بار اور دیکهنے کیلئے زنده نه رهے-

" لیکن اونهون نے اپنے کام کو تقریباً مکمل کر لیا تها اور وه وقت دور نهین جب که اونکی پاک روح فردوس برین مین اونکي افواج کو اوس مدعا کے حصول مین کامیاب هوتا هوا دیکهیگي جو اونکے مدنظر تها-

" اگرچه اونکا قالب موجود نهین هے لیکن اونکی روح همارے درمیان کام کر رهي هے-وه سپاهي جو خندقون مین لڑ رها هے-وه کار آزموده معمر سپاهي جو رنگروٹون کو قواعد سکها رها هے اور وه سپاهي جو قد ماپنے کا پاس هاتهه مین لئے رنگروٹون کی تلاش مین پهر رها هے ان سب نے اوس عالیشان جنرل سے یکسان طور پر تحریک حاصل کي هے جسکے انتقال پر ملال پر هم سب کونسل هذا مین اظهار تاسف کر رهے هین

" اب همارا بهترین فرض هے که هم موجوده جنگ کو کامیابی کے ساتهه اختتام تک پهنچانے مین سعي کرین-

" همارے سپاهون کے دل جو غیر ملکون مین لڑ رهے هین امیدون سے پر رهین اور همین چاهئے که هم اونهین یقین دلائین که هر ایسے سپاهي کیلئے جو میدان جنگ مین کام کے قابل نه رهیگا هم دس نئے سپاهي بهیجنے کیلئے تیار هین اور اسي بات سے اوس عالیشان جنرل کي روح کو راحت ملیگي-

۹۳۷ پي جي پي-

" ان چند الفاظ کیساتھہ مین اپنے آنیریبل دوست خان ذوالفقار علي خان کے ریزولیوشن کي تائید کرتا ہون۔

آنریبل نواب سر بہرام خان

یور ا ر-- بمتعلق وفات حسرت آیات عالي جناب لارڈ کچنر صاحب بہادر معزز ممبر صاحبان بڑي وضاحت سے اظہار ماتم و ہمدردي فرما یا اگرچہ مجھے زیادہ ضرورت اظہار کرنے کي نہین الا مین اپني قسمت ملتان کي طرف سے عموماً و بلوچ قوم کي طرف سے خصوصاً نہایت رنج و اندوہ کے ساتھہ اظہار غم کرتا ہون۔

حضور ممدوح کي وفات کا رنج نہ صرف انگلستان بلکہ ہندوستان مین بھي محسوس ہوا ہے۔

اب سوائے اسکے کوئي چارہ نہین کہ اونکي روح پر فتوح کے لئے دعا مغفرت کي جاوے۔

یہہ کہنا بیجانہ ہوگا کہ اونکي وفات پر دشمنون کو خوشي نہین کرني چاھئے اور تاج کو مطمئن رہنا چاھئے کہ خدا کے فضل سے انگلستان ایسے سپوت اور شیر اور بھي رکھتا ہے جو اس جنگ عظیم کي بندوبست کي عمدہ تدابیر کر سکتے ہین اب دو بارہ اپني تقریر کو مین اسپر ختم کرتا ہون کہ جناب ممدوح کے لئے دعا مغفرت اور تاج کے لئے دعا نصرت بڑے زور سے کرین جسمین امید ہے کہ اپ صاحبان شریک ہونگے۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔"صاحبان جس عالیشان سپاہي اور ممتاز منتظم کي موت کا ہم آج ماتم کر رہے ہین اون کي خدمات کي پر فصاحت تعریف جو ہمنے ابھي سني ہے اوس کے بعد میرے لئے اونکي مزید تعریف کي ضرورت نہین اس نسل مین شاید سلطنت برطانیہ کے اندر لارڈ کچنر مرحوم جیسي اعلے شخصیت اور قابل اور کامیاب منتظم پیدا نہین ہوا جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اونکا کام سلطنت برطانیہ کے تقریباً ہر حصہ مین اظہر من الشمس ہے اور اونھون نے اپني ۴۵ سالہ پبلک زندگي کے دوران مین سوڈان- جنوبي افریقہ اور مقبوضات مین اس سلطنت کي خدمت کي ہے اونکا وہ کار نمایان جس سے ہم ہندوستان کے باشندے بہت اچھي طرح واقف ہین شاید ہندوستاني افواج کي مکرر ترتیب ہے-یہہ اوسي مکرر ترتیب کي بدولت ہے کہ ہندوستان جو گذشتہ زمانہ مین ۱۸۰۰۰-آدمیون سے زیادہ کي فوج کبھي ملک سے باہر نہین بھیج سکا تھا موجودہ جنگ مین ۳۰۰۰۰۰ سے زیادہ سپاہي سمندر پار روانہ کر سکا ہے جو ظاہر کرتي ہے کہ ہندوستان تحفظ سلطنت مین ایک ممتاز اور قابل تحسین حصہ لینے کے لئے رضامند اور قابل ہے-اور یہہ ایک ایسا کار نمایان ہے جسپر ہندوستان اور بالخصوص ہم باشندگان پنجاب جائز طور پر فخر کر سکتے ہین لیکن یہہ سب کامیابي ہمین لارڈ کچنر ہندوستان کے کمانڈر انچیف کي قابلیت اور انتظامي طاقت کي بدولت نصیب ہوئي ہے۔

" جیسا کہ بہت سے تقریر کنندگان نے بیان کیا ہے-اُنکي آخري کار گذاري سب سے بڑي ہے "

" یہہ انکي غالب شخصیت اور حیرت انگیز ذاتي مقناطیسي قوت کے بدولت تھا کہ انھون نے سلطنت کي اہم مشکل مین دو سال سے کمتر عرصہ مین والنٹیري طریقہ کے مطابق سلطنت متحدہ مین تقریباً ۵۰ لاکھہ آدمیون کي ایک جرار فوج تیار کر دي--بہت سي فوج تو پیشتر ہي میدان جنگ مین اُتر چکي ہے اور اس اعلے منتظم کا نام روشن کر رہي ہے-باقي فوج تربیت پا رہي ہے-اور جلد ہي اس آخري جنگ مین حصہ لیگي-جو جرمني کي طاقت غضب کو کچل ڈالیگي-اور اوس کے ظلم رسیدون کو آزادي دیگي اور جنگ سے تنگ آمدہ دنیا مین دوبارہ امن قائم کریگي "۔

" خدا تعالے کے بر تر ارفہم فتوے نے فتح کے سامان پیدا کرنیوالے کو پیشتر اس سے کہ وہ اپني تجاویز کو کامیاب دیکھتے-دنیا سے اُٹھا لیا ہے-ان کا کام زندہ ہے--اور اُنکي تجاویز کو اُونکے قابل جانشین اوسي جرات مضبوطي-اور مستقل مزاجي سے تکمیل تک پونچائینگے-جو لارڈ کچنر بہادر کي ذات کا خاص خاصہ تھي-انکي وفات سے سلطنت کو نقصان تو ضرور ہوا ہے-مگر انکي یاد اور مثال سے اس کو فائیدہ بھي پونچا ہے "۔

" مین کونسل ہذا کے اس ریزولیوشن کو جو اتفاق رائے سے پاس ہوا ہے-بڑي خوشي سے ہز اکسي لینسي کمانڈر چیف کي خدمت مین ایسي کار روائي کیلئے جو وہ مناسب خیال کرین-ارسال کرونگا "۔

مسودہ قانون (ترمیمی) ڈسٹرکٹ بورڈ ھا ئے پنجاب

آنریبل مسٹر لمسڈن—"یور آنر-مین ادب سے تحریک کرتا ہون-کہ مسودہ قانون (ترمیمی) ڈسٹرکٹ بورڈ ھا ئے پنجاب منتخب کمیٹي کے سپرد کیا جا ئے-ان ممبرون کي آگاھي کے لئے جو بل کے کونسل ھذا مین ابتدأ پیش ھونیکے وقت حاضر نہین تہے مجہے شاید بطور جملہ معترضہ یہ ظاھر کرنے کي اجازت دي جائیگي کہ مین یہہ دیکہکر خوش ھون کہ میرے بہت سے دوست گذشتہ آزمائش سے بچ نکلے ھین) مین بیان کرتا ھون کہ یہہ مسودہ ۱۳ مارچ کو پیش ھوا تہا-اور اگر یہہ تحریک نہ کي جاتي-کہ بل بغرض اظہار رائے متداول کیا جا ئے-تو اسي وقت منتخب کمیٹي کے سپرد کیا جاتا مگر ایسی کارروائي کي کوئي ضرورت نہ تہي-کیونکہ اگرچہ اس بل کو مقامي جماعتون کے پیش نہین کیا گیا-لیکن یہہ اونکي عام رضامندي سے تیار کیا گیا ھے-اور ایکٹ مدراس جس پر حکام ضلع اور ڈسٹرکٹ بورڈ ھا ئے پوري غور کرچکے ھین-کہ عین نمونہ پر بنایا گیا ھے چونکہ بل کے متعلق کوئي خاص عجلت مطلوب نہ تہي-اور چونکہ محض اوسکي سادگي کي وجہ سے جیسا کہ اکثر اوقات ھوا کرتا ھے اوسکو اشتباہ کي نگاہ سے دیکھے جانیکا احتمال تہا اسلئے مین نے اس تحریک کو بلا تامل منظور کر لیا کہ مسودہ متداول کیا جا ئے-اور اس کا نتیجہ یہہ ھوا ھے-کہ اسکو اس جلسہ مین منتخب کمیٹي کے سپرد کرنا پڑا پس مین تحریک کرتا ھون-کہ اب بل ھذا منتخب کمیٹي کے سپرد کیا جائے جس مین آنریبل فیگن صاحب-آنریبل گریسي صاحب اور ڈسٹرکٹ بورڈون کے پانچ نمایندے یعني آنریبل ملک محمد امین صاحب-آنریبل سید مہدي شاہ صاحب-آنریبل مرزا اکرم اللہ خان صاحب-آنریبل بخشي سوھن لعل صاحب آنریبل چودھري لعل چند صاحب اور مین خود شامل ھون-رپورٹ حتے الامکان ایسے وقت پیش کرني چاھئے کہ بل ھذا پر کونسل کے آئندہ اجلاس مین غور ھوسکے-

تحریک پیشش ھوکر منظور ھوئي-

التوا

کونسل بلاتعین تاریخ ملتوي ھوئي-

مقام شملہ-
مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۶ ع

دستخط - ایس-ڈبلیو گریسي-
سیکریٹري کونسل وضع آئین و قوانین پنجاب-

۶۳۷ - ن انس—۷۱۰—۷-۷-۱۹۱۹—ایس-ص-ع

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۶] لاہور — ۸ ستمبر (مجریہ ۱۵ ستمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۲۲

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین مین پیش ہوگئین اور مسودات ایکٹ جو کونسل کا کام چلانے کے قواعد کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع ہوئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع و آئین قوانین

مندرجہ ذیل رپورٹ منتخب کمیٹی دربارہ مسودہ ایکٹ مزید ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۳ ع کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین مین بتاریخ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ ع پیش کی گئی :—

رپورٹ منتخب کمیٹی دربارہ مسودہ ایکٹ مزید ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے سنہ ۱۸۸۳ ع-

ہم ممبران منتخب کمیٹی جو مسودہ ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ پنجاب (جس کا مقصد یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو ریلوے اور ٹریمون کی ایزادی یا تعمیر کی ترقی کیلئے ایک ایسا خاص ٹکس عاید کرنیکا اختیار دیا جائے جو زمین کی سالانہ مالیت پر تین پائی فی روپیہ سے زاید نہو) پر غور وغرض کرنیکے لئے مقرر کیگئی تھی

۱۰۵۴ پی جی جی-

مسودہ مذکور کے متعلق اپنی مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کرتے ہیں :—

۱—ہم نے مجوزہ مسودہ ترمیم کے احکام نیز اوس کے مدعا و مقاصد اور اوس کے متعلق افسروں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی آرائے پر بخوبی غور کیا ہے اور ہم نے اوسکے احکام کے متعلق زمیندار جماعت کے لوگوں کے اصل اور ٹھیک ٹھیک خیالات دریافت کرنیکی بھی کوشش کی ہے-گو کہ اس مسودہ کا مدعا اضلاع کے اندرونی وسایل آمد و رفت کی اصلاح اور جملہ جماعتوں کے لوگوں کے مفاد کی ترقی ہے مگر ہم افسوس کرتے ہیں کہ صوبہ کی زراعتی جماعتیں مجوزہ قسم کا کوئی ٹکس برداشت کرنیکے لئے تیار نہیں-بیشتر ہی یہہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا ہے کہ مقامی ٹکس اور دیگر محصولوں کا بوجھہ تو زیادہ تر زمین پر ہوتا ہے-لیکن اوس کے خرچ سے فایدہ زیادہ تر دیگر جماعتوں کے لوگوں کو پہونچتا ہے - اب تک گورنمنٹ نے ریلوے کی ایزادی کیلئے کبھی زمینداروں سے امداد و معاونت کا مطالبہ نہیں کیا-اس لئے جب اون کو یہہ جتلایا گیا کہ مجوزہ ریلوے اور ٹریموے لائینوں کا خرچ اونکی جیبوں سے لیا جائیگا تو وہ نہایت ششدر ہونگے-ہمارے خیال میں مسٹر ہیملٹن - ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنی اس رائے میں کہ یہہ مسودہ غیر ضروری اور ناواجب ہے زمینداروں کے عام خیالات کا پورا اندازہ لگایا ہے-

۲—ہمارے اس مسودہ کی مخالفت کرنیکی دوسری وجہ یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا حال ایسی حالت میں نہیں ہیں کہ وہ اس قسم کے تجارتی کاموں کا انصرام کرسکیں جس کا مسودہ میں ذکر ہے-یہہ ایک بھاری نقص ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا حال ایسی حالت میں نہیں کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی ریلوے اور ٹریموے لائنوں کو اپنی ملکیت سمجھہ سکیں - صرف مشترکہ سرمایہ کی غیر سرکاری کمپنیاں یا خود گورنمنٹ ہی اس قسم کے کاموں کو کامیابی سے اور منافع پر چلا سکتی ہیں-ڈسٹرکٹ بورڈوں کی صورت میں اس امر کی کوئی گارنٹی نہیں کہ ریلوے اور ٹریموے کی قسم کے کام کے انتظام سے اون کو ہمیشہ منافع ہی ہو - اگر کبھی نقصان ہو گیا تو ہمیں خوف ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی اور حفظان صحت اور تعمیرات عامہ کے متعلقہ ضروریات میں سخت کمی ہو جائیگی- موجودہ صورت حالات میں اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے فنڈ پر ریلوے کی کسی آیندہ سکیم کے مقابلہ میں اون کے زیر اہتمام رقبوں کی تعلیم اور حفظان صحت کو زیادہ استحقاق حاصل ہے -

۳—ہمارے خیال میں مسودہ کی دفعہ ۳ کے یہہ احکام کہ ریلوے ٹکس اوسوقت تک ہر گز عاید نہیں کیا جائیگا جب تک کہ اس غرض کیلئے منعقدہ کسی خاص اجلاس میں موجودہ ممبران میں سے تین چوتھائی ممبران کا ٹکس عاید کرنیکے متعلق اتفاق رائے نہ ہو اور جب تک کہ اجلاس مذکور میں پاس کردہ رزولیوشن کو چھہ ماہ بعد ایک اس قسم کے اجلاس میں موجودہ ممبران کی تین چوتھائی منظور نہ کرے کسی طرح بھی جلد بازی کی موثر روک نہیں ہو سکتی-ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعداد ابھی تک حال پبلک ذمہ واری اور آزادی کو اس حد تک محسوس نہیں کرنے لگی کہ اون سے یہہ توقع ہو سکے کہ وہ اس قسم کے معاملات میں پوری احتیاط سے کام لے سکیں-زراعتی جماعتوں میں عام طور پر تعلیم کی کمی ہے اسلئے خوف ہے کہ شاید ایک یا دو ہوشیار آدمی اپنے حسب دلخواہ تجاویز منظور کروالیں-

۴—یہہ بات مسلمہ ہے کہ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کی مجوزہ ترمیم کوئی ضروری امر نہیں ہے - اس خبر سے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ایک ایسی غرض کیلئے جسکا زمینداروں سے کوئی خاص واسطہ نہیں ایک ایسا زائد ٹکس زمین پر عاید کرنیکے اختیارات دئے جانیوالے ہیں-ہمیں خوف ہے کہ شاید زراعتی جماعتوں کے اندر کوئی تشویش پیدا کردے اور یہہ بات موجودہ ایام میں نہایت نامناسب ہوگی-

بوجوہات مندرجہ صدر ہم منتخب شدہ نمائندگان ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے صوبہ کی متفقہ طور پر رائے ہے کہ مجوزہ قانون کو زمیندار لوگ بنظر استحسان نہیں دیکھیں-لہذا ہم استدعا کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کی مجوزہ ترمیم کو براہ مہربانی ترک کردے-

مسودہ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ ع میں شایع ہوا تھا-

مقام شملہ

مورخہ ۱۹-اگست سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط—مہدی شاہ-
سوہن لعل-
محمد امین-
محمد اکرام الہہ خان-
لال چند-
ممبران منتخب کمیٹی-

کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین منعقد ہوئي۔

خلاصه کارروائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند۔مصدرہ سنه ۱۹۱۵ع منعقد ہوئي۔

کونسل کا اجلاس ایوان کونسل واقعہ بارنس کورٹ شمله میں بوقت ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ قبل دوپہر بروز شنبه۔بتاریخ ۲ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع منعقد ہوا۔

حاضرین جلسه

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر - کے-سي-ایس-آئي و آئي-سي-ایس-لفٹنٹ گورنر پریزیڈنٹ-

آنریبل مسٹر جان ہنری رنک طامسن آئي-سي-ایس-
آنریبل رسالدار سردار پرتاب سنگھ-سردار بہادر-
آنریبل مسٹر جان کارنوالس گاڈلے سي-ایس-آئي-
آنریبل خان بہادر خواجه یوسف شاہ-
آنریبل مسٹر ہوبرٹ جان مینارڈ سي-ایس-آئي و آئي-سي-ایس-
آنریبل ارسولڈ فرکوہر لمسڈن آئي-سي-ایس-
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ-
آنریبل چودھري لال چند-
آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو-
آنریبل رائے بہادر رام سرن داس سي-آئي-اي-
آنریبل مسٹر طامسن رابرٹ جان وارڈ سي-آئي-اي و ایم-وي-او-
آنریبل مسٹر جیمز کري-
آنریبل رائے بہادر بخشي سوہن لال-
آنریبل رائے زادہ بھگت رام-
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ-
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین-
آنریبل مسٹر کریو آرمنڈ ہیملٹن نولز ایلڈ آئي-سي-ایس
آنریبل مسٹر پٹرک جیمس فیگن آئي-سي-ایس-
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الله خان-
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے-
آنریبل مسٹر ایڈون ووڈال پارکر-
آنریبل مسٹر ہنگري ڈنولڈ کریک آئي-سي-ایس-
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان-
آنریبل کرنل ہیرلڈ ہینڈلے ایم-ڈي و آئي-ایم-ایس-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسي آئي-سي-ایس-

حلف عہدہ

آنریبل رسالدار سردار پرتاب سنگھ صاحب - سردار بہادر و آنریبل خان بہادر خواجه یوسف شاہ صاحب نے تاج کي وفاداري کا حلف اوٹھایا۔

سوالات و جوابات

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے دریافت کیا۔

بھیرہ کا نکاس آب۔

۱۔" کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ گذشتہ متعدد سالوں مین مقامی حکام نے بھیرہ کے قدیم و تاریخی قصبہ کے مناسب نکاس آب کیلئے (جو وقتاً فوقتاً موسمی بخار اور دیگر موسمی بیماریون سے نقصان اُٹھاتا رہتا ہے) مختلف سکمین تجویز کی ہین اور کہ اون سکیمون مین سے آخری کیلئے روپیہ فراہم کرنے کیلئے قصبہ کے گرد و نواح کی میونسپل یا نزول اراضیات نیلام کردی گئی تھین اور پبلک سے بھی چندہ طلب کیا گیا تھا ؟۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ یہہ سکیم کس منزل پر پہنچی ہے اور کیا وہ اس معاملہ کی کمال اہمیت کا لحاظ رکھکر ایسی مزید مالی امداد دیکر جو ضروری معلوم ہو سکیم مذکور کو بسرعت سر انجام دینے کا انتظام کریگی ؟ "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو اون مختلف سکیمون کا علم نہین جو مقامی حکام نے بھیرہ کے نکاس آب کے متعلق تجویز کی ہین - مگر سنہ ۱۹۱۴ع مین گورنمنٹ نے نالی ہائے نکاس کی اوس سکیم کے لئے انتظامی منظوری دی تھی جسکی لاگت ۶۷۰۰۰ روپیہ تھی - یہہ امر واقعہ نہین ہے کہ سکیم مذکور کیلئے سرمایہ بہم پہنچانے کے واسطے کوئی زمین فروخت کی گئی ہے۔البتہ ۳۷۵۵ روپیہ کی ایک قلیل رقم چندہ کے طور پر اوس کے لئے فراہم کی گئی تھی۔سکیم مذکور کے لئے صیغہ تعمیرات سرکاری کی ٹیکنیکل منظوری جون سنہ ۱۹۱۵ع مین لی گئی تھی۔لیکن لوکل گورنمنٹ نے ہدایت کی تھی کہ کام کو شروع کرنے سے پیشتر صاحب ڈپٹی کمشنر کے مشورہ سے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ سیلاب کے پانی کے بدر رو اور اوٹ فال کے مجوزہ طریق پر تعمیر کرنے سے سیلاب واقع ہونے کے موقع پر قیمتی اراضیات کو کسی قسم کا نقصان نہین پہنچیگا جسکی وجہ سے مالکان کو بھاری معاوضہ دینے کی ضرورت پڑے کیونکہ سیلاب کے پانی کو اون بڑے بڑے گڑھون مین بھرنے کی تجویز کی گئی تھی جو شہر کے باہر واقع ہین - ان احکام کی وجہ سے اور زیادہ مفصل پیمائشون کی ضرورت لاحق ہوئی مگر اپریل سنہ ۱۹۱۶ع مین آخر کار صاحب ڈپٹی کمشنر کے ساتھہ ان دقتون کا بخوبی تصفیہ کرلیا جا چکا ہے اور سکیم کو شروع کرنے کے لئے احکام صادر کر دئے گئے ہین - صاحب ایگزکٹو انجینیر نے بھی رپورٹ کی ہے کہ یہہ کام فی الحال شروع نہین کیا جاسکتا کیونکہ قصبہ کے گرد و نواح مین بہت سا پانی کھڑا ہے اور اوٹ فال کی جائے وقوع سخت موسمی بارشون سے دلدلی ہوگئی ہے۔جونہی کہ بارش قطعی طور پر بند ہوگی اور زمین کافی خشک ہو جائیگی اوٹ فال کا کام شروع کردیا جائیگا اور لگاتار جاری رکھا جائیگا۔ گورنمنٹ پیشتر بھی اس سکیم کی لاگت کے لئے ۲۳۵۰۰ روپے کا ایک عطیہ اور ۲۰۰۰۰ روپیہ بطور قرضہ دے چکی ہے۔آنریبل ممبر اس امر کو تسلیم کرینگے کہ گورنمنٹ نے بڑی فراخ حوصلگی سے امداد دی ہے اور کہ بھیرہ کو مزید مالی امداد دینا اون دیگر قصبہ جات کے حق مین ناانصافی ہوگی جو اسی قسم کی سکیمون کی لاگت کو برداشت کرنے کے لئے بھیرہ سے بھی زیادہ ناقابل ہین "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے سوال کیا :۔

میونسپلٹی راولپنڈی مین اہل ہنود کی نیابت

۲۔" کیا شہر راولپنڈی کی ہندو آبادی کے غیر سکھ حصہ کی اہمیت اور اونکی تعداد اور عام معاشرتی حالت کا لحاظ رکھکر گورنمنٹ براہ مہربانی وہان کی ہندو آبادی کے غیر سکھ حصہ کو میونسپل کمیٹی کے کم از کم دو ممبر نامزد کرنے کا استحقاق عطا کرنے کی مناسبت اور انصاف پر غور فرمائیگی "۔

انریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا :۔

" گورنمنٹ یہہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہین کہ راولپنڈی یا کسی دیگر مقام مین آبادی کے کسی خاص حصہ کو میونسپلٹی کے نامزد شدہ ممبران کے کسی خاص تناسب کے لئے مطالبہ کرنے کا استحقاق ہے۔لیکن جب ممبر نامزد کرنیکا موقع آئیگا تو پہلے کسی طرح متذکرۃ الصدر حصہ آبادی کے مطالبات پر باحتیاط غور کیا جائیگا "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے سوال کیا :—

میونسپلٹی سیالکوٹ میں اهل هنود کی نیابت—

۳—" کیا گورنمنٹ بیان کریگي که آیا میونسپلٹي سیالکوٹ میں دو بڑي اقوام کی نیابت کے متعلق شہر سیالکوٹ کے هندؤن مین ناراضگي پهیلي هوئي هے اور که آیا حال هي مین شہر مذکور کے اهل هنود کي طرف سے ضلع کے صاحب ڈپٹي کمشنر کیخدمت مین ایک عرضداشت پیش کیگئی هے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا :—

" بیان کیا گیا هے که گذشته موقع انتخاب پر اهل هنود (باستثنا جینیون اور سکهون کے) کمیٹي سیالکوٹ مین ایک بهي ممبري حاصل نہین کر سکے۔مقامي حکام نے حال هي مین حلقون کي مکرر تقسیم اور منتخب شده ممبران کي تعداد مین اضافه کرنے کے متعلق تجاویز مرتب کي هین تا که جو کمي بهي موجود هو اوسکا انسداد هوجائے۔یہه تجاویز اسوقت زیر غور هین۔

" آنریبل ممبر کے سوال کے آخري حصه مین جس عرضداشت کا ذکر کیا گیا هے اوس کے متعلق کوئي اطلاع موصول نہین هوئي "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے سوال کیا—

لاهور مین تجارتي کانفرنس—

۴—" کیا یہه امر واقعه هے که تقریباً ۱۵ سال کا عرصه گذرا که لاهور مین گورنمنٹ کے حکم سے ایک تجارتي کانفرنس زیر صدارت سر ڈي-پي مہسن صاحب مرحوم منعقد هوئي تهي اور که منجمله دیگر تجاویز کے کانفرنس مذکور نے یہه تجویز پیش کي تهي که انٹر میڈیئیٹ معیار تک کا ایک ایسا تجارتي کالج یا انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے جو یونیورسٹی سے ملحق هو؟۔ کیا گورنمنٹ بیان کریگي که آیا صیغه تعلیم کي قائم کرده کلیریکل جماعتون کے متعلق کوئي ناراضگي پائي جاتي هے اور—کیا وه بیان کریگي که آیا کانفرنس مذکور کي رپورٹ شائع کرنیکا اراده هے اور که ایک مناسب تجارتي بیٹہلگي کا اضافه کرکے اور ایک ایسي تجارتي انسٹیٹیوٹ قائم کرکے جس مین عمله کي تعداد کافي هو اور جو یونیورسٹي سے ملحق هو کانفرنس مذکور کي بڑي بڑي سفارشون پر عملدر آمد کرنے کا اراده هے ؟ "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" جس کانفرنس کا ذکر آنریبل ممبر نے کیا هے وه سنه ۱۹۰۵ع مین منعقد هوئي تهي اور اوسکا حال رپورٹ تعلیم بابت سنه ۱۹۰۵—۰۶ع مین درج هے-اوس کي کارروائي جو زیاده تر نصاب تعلیم کے متعلق مفصل تجاویز پر مشتمل تهي اوسوقت طبع هوکر متداول کي گئي تهي اور اوسکے اسوقت مکرر شائع کرنے سے کوئي فائده حاصل نه هوگا۔منجمله اوسکي تجاویز کے ایک یہه تهي که ایک تجارتي انسٹیٹیوٹ قائم کي جائے۔مگر اوس کے متعلق یونیورسٹي کا کوئي ذکر نہین کیا گیا تها—تجویز مذکور کو قبل از وقت تصور کیا گیا تها-کیونکه اس قسم کي انسٹیٹیوٹ کي کوئي مانگ معلوم نه هوتي تهي- اور نه هي اعلے تجارتي نصاب تعلیم مکمل کرنے پر معقول معاوضه والي ملازمت میسر هونے کي کوئي امید معلوم هوتي تهي-اون کلیریکل جماعتون کے متعلق گورنمنٹ نے اوسوقت قائم کي هوئي هین یا جنکي وه امداد کرتي هے کوئي شکایت موصول نہین هوئي-سوال مذکور کے آخري حصه کے متعلق آنریبل ممبر کي توجه اوس سوال کے جواب کي طرف منعطف کرائي جاتي هے جو آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے اوسي موضوع پر اجلاس کونسل منعقده ۱۳ مارچ گذشته مین کیا تها "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے سوال کیا—

پنجاب مین دستکارون کو از سر نو زنده کرنا—

۵—" کیا یہه امر واقعه هے که قطع نظر اون متعدد چهوٹي چهوٹي دیگر کمیٹیون اور کانفرنسون کے جو صوبه هذا مین دستکاریون کے از سر نو زنده کرنے کے متعلق وقتاً فوقتاً منعقد هوتي رهي هین- کچهه سال هوئے که سر لوئس ڈین بہادر کے حکم سے جو اوسوقت پنجاب کے لفٹنٹ گورنر تهے ایک بڑي اور با وقر کانفرنس منعقد هوئي تهي

اور کہ کانفرنس نے دو ہفتوں تک اپنے اجلاس کئے اور اوس سے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کے پیش کی تھی ؟-

"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ کانفرنس مذکور کی تجاویز پر عملدرآمد کرنے کے لئے کیا تدابیر (اگر کوئی ہوں) اختیار کی گئی ہیں اور کہ آیا وہ اوس کی رپورٹ شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟"-

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"حسب الحکم سر لوئس ڈین ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ع کو لاہور میں ایک صنعتی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور چار روز تک اجلاس کرتی رہی-کانفرنس مذکور نے کوئی رپورٹ پیش نہیں کی تھی-بلکہ اوس نے چند ایک ریز ولیوشن پاس کئے تھے-جن میں سے ایک میں یہہ سفارش کی گئی تھی کہ ایک مختصر سی کمیٹی قائم کی جائے جو صنعتی تعلیم کے لئے ایک عملی سکیم مرتب کرے -- اس سفارش کے مطابق ایک کمیٹی باضابطہ قائم کی گئی تھی جسمیں کسیقدر سرکاری عہدہ دار اور کسیقدر غیر سرکاری اصحاب شامل تھے-کمیٹی مذکور نے اپنی رپورٹ مئی سنہ ۱۹۱۲ع میں گورنمنٹ کے روبرو پیش کی تھی-کچھہ عرصہ بعد اس گورنمنٹ کی توجہ بعض رپورٹوں کی طرف منعطف کرائی گئی جو لفٹنٹ کرنل ایٹکنسن صاحب آر-ای-پرنسپل تھامسن کالج رڑکی اور ڈاسن صاحب پرنسپل وکٹوریا جوبلی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ بمبئی نے شائع کی تھیں اور اس خیال سے کہ کمیٹی مذکور کو ان رپورٹوں کی بناء پر اپنے نتائج کا تصفیہ کرنے کا موقع دیا جائے-اوسکا ایک اور اجلاس منعقد کیا گیا جسکی کارروائی کی ایک نقل گورنمنٹ کو مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں موصول ہوئی-

اس کمیٹی کی سب سے بڑی سفارش یہہ تھی کہ ایک خاص قسم کے صنعتی مدارس تجربتاً قائم کئے جائیں-چنانچہ صنعتی اور تجارتی تعلیم کے متعلقہ امور کے بارہ میں مشورہ دینے کیلئے ایک مستقل کمیٹی قائم کی گئی ہے اور حال ہی میں صاحب ڈائریکٹر محکمہ زراعت و صنعت و حرفت نے تجارتی کا ایک سکول کھولنے کیلئے ابتدائی تجاویز پیش کی ہیں-لیکن مالی تنگی کی وجہ سے سکیم مذکور کیلئے سرمایہ بہم نہیں پہنچایا جا سکا-اسلئے اوسکو پھر مالی حالات کے عود کرنے تک ملتوی کر دیا گیا ہے-

"جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کانفرنس مذکور نے کوئی رپورٹ پیش نہیں کی تھی اور جو رپورٹ کمیٹی نے پیش کی تھی اوسے شائع نہیں کیا گیا-اتنے عرصہ کے بعد رپورٹ کی اشاعت کا ارادہ نہیں لیکن اگر آنریبل ممبر اس معاملہ سے دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بخوشی اونہیں ایک نقل بہم پہنچا دونگا-

"جسقدر واقفیت قابل استفادہ ہے وہ رائل کمیشن متعلقہ صنعت و حرفت ہند کے روبرو پیش کر دی جائیگی جو آئندہ موسم بہار میں پنجاب میں اپنے اجلاس منعقد کریگی-اور امید ہے کہ گورنمنٹ کو صوبہ کی دستکاریوں کو ترقی دینے کیلئے اس کمیشن کی تجاویز سے سنہ ۱۹۱۱ع کی کانفرنس کی تجاویز کی نسبت زیادہ امداد ملسکیگی"-

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے سوال کیا—

۷—" کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ آیا ممبران ملازمت تعلیم صوبہ کے درمیان ملازمت مذکور کے ممبر ہونے کی حیثیت سے اپنی تنخواہ اور آئندہ ترقی کے متعلق ناراضگی پائی جاتی ہے؟ کیا یہہ امر واقع ہے کہ اس معاملہ کی اہمیت کا خیال کر کے کچھہ سال ہوئے کہ گورنمنٹ نے امپیریل گورنمنٹ کی اجازت سے ملازمت مذکور کے عملہ کی اصلاح کیلئے بعض خاص تجاویز مرتب کرنے کے متعلق کارروائی کی تھی ؟ اگر اوسنے ایسا کیا تھا تو اوس سے کیا نتائج مترتب ہوئے ؟ کیا یہہ امر واقع ہے کہ اس اثناء میں بعض دیگر ملازمت ہائے صوبہ کی آئندہ امید ترقی کی اصلاح کیجا چکی ہے کیا گورنمنٹ اس ملازمت کے ممبران کی حالت کی جلدی اصلاح کرنیکا ارادہ رکھتی ہے-بالخصوص جبکہ کمیشن ملازمت ہائے سرکاری کی اس کے متعلقہ سفارشوں کو (اگر کوئی ہوں) ایک غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا ہے ؟"

ملازمت تعلیم صوبہ کے ممبر-ان کی تنخواہ اور آئندہ امید ترقی-

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

"آنریبل ممبر کی توجہ اون جوابات کیطرف منعطف کرائی جاتی ہے جو کونسل میں آنریبل رائے بہادر شادی لعل اور آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل کے سوالات کے متعلق دئے گئے تھے جو اونہوں نے اسی موضوع کے متعلق علی الترتیب ۲-اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ع و ۲۲-اپریل سنہ ۱۹۱۵ع کو کئے تھے۔

"ملازمت تعلیم صوبہ کے مکرر انضباط کے متعلق تجاویز پر غور کرنے کے معاملہ کو کمیشن ملازمت ہائے سرکاری کی رپورٹ کے اجراء تک ملتوی کیا گیا ہے جو خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب شایع ہو جائیگی "

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

زمینداروں اور غیر زمینداروں کا بھرتی کیا جانا۔

۷—"اوس سوال کے جواب میں جو میں نے پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین کے اجلاس منعقدہ ۱۹-اپریل سنہ ۱۹۱۶ع میں پوچھا تھا اور جس میں دریافت کیا تھا کہ موجودہ جنگ کے آغاز سے پنجاب کے ہرایک ضلع میں سے کسقدر زمینداران اور غیر زمینداران بھرتی کئے گئے ہیں۔گورنمنٹ نے از راہ عنایت بیان کیا تھا کہ تحقیقات کی جا رہی ہے اور کہ حاصل شدہ اطلاع تیار ہونے پر بہم پہنچائی جائیگی۔کیا اگر مطلوبہ واقفیت اب مکمل ہو گئی ہو توکیا گورنمنٹ براہ کمال مہربانی اوسکو میز پر رکھیگی ؟ "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"ایک * نقشہ جسمیں یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے ہندوستانی افواج میں بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد درج ہے میز پر رکھا جاتا ہے یہہ نقشہ عہدہ داران مال کی تحقیقات کی بنا پر بنایا گیا ہے اور وہ قابل وثوق نہیں ہے۔مگر اوس سے موازنہ کیلئے خاصہ مفید مصالحہ دستیاب ہو سکتا ہے۔جیسا کہ آنریبل مسٹر ہون نے آنریبل ممبر کے اوس سوال کے جواب میں جو انہوں نے ۱۹-اپریل گذشتہ کو پوچھا تھا بیان کیا تھا کہ ہر ایک ضلع میں سے بھرتی کردہ زمیندار و غیر زمیندار اشخاص کی تعداد کی صحیح طور پر جماعت بندی نہیں کی جاسکی۔شاید بعض زمیندار نقشہ میں اوپر "متفرق" شامل کر لئے گئے ہوں۔لیکن فوقہ وار جماعت بندی سے زمیندار جماعت کی فوقیت بہت حد تک صریح معلوم ہوتی ہے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

زخمی سپاہیوں کیلئے ملازمت۔

"اون نمایاں خدمات کو مد نظر رکھکر جو زخمی سپاہیوں نے موجودہ جنگ میں سر انجام دی ہیں کیا گورنمنٹ براہ مہربانی مختلف محکمہ جات کے افسران اعلی کو یہہ ہدایت جاری کرنے کی مناسبت پر غور فرمائیگی کہ خالی اسامیوں پر ملازم رکھتے وقت زخمی سپاہیوں کو ترجیح دی جائے اور ایسی اسامیاں جن کے فرائض وہ بخوبی ادا کر سکتے ہیں زخمی سپاہیوں کو دیجائیں "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"یہہ مسئلہ کچھہ عرصہ سے گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور اس دوران میں آنریبل ممبر کے حسب منشاء احکام صادر کئے جا چکے ہیں "۔

آنریبل سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

سکولوں اور کالجوں میں سے متعلمین کی بھرتی۔

۹—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی سکولوں اور کالجوں کے اوسے متعلمین کی تعداد بتائیگی جو ابتداء جنگ سے اب تک فوج میں بھرتی ہوئے ہیں "۔

* دیکھو ضمیمہ الف

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

" بھرتی کے متعلق مفصل اطلاع جو آنریبل ممبر نے طلب کی ہے قابل استفادہ نہیں ہے لیکن انسپکٹران مدارس نے کچھ اعداد شمار پیش کئے ہیں جو اگرچہ نا مکمل ہیں تا ہم خالی از دلچسپی نہیں۔

" قسمت انبالہ میں ۲ معلم اور ثانوی مدارس کے ۲۲ سابق متعلمین سال کے دوران میں بھرتی ہوئے۔

" جالندھر میں ۱۰ معلم اور ثانوی مدارس کے ۲۸۹ سابق متعلمین۔ موخر الذکر میں سے ۱۱۱ ھوشیار پور کے تھے اور ۷۹ لدھیانہ کے۔ لاھور میں ثانوی مدارس کے کم از کم ۲۸۶ متعلمین بھرتی ہوئے۔ ان میں سے ۱۰۲ گورداسپور کے تھے اور ۱۰۰ سیالکوٹ کے۔

" راولپنڈی میں پرائمری اور ثانوی مدارس کے سابق متعلمین کی بھرتی شدہ تعداد ۲۵۵۰ بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے ۱۶۵۱ جہلم کے تھے۔

" بیان کیا جاتا ہے کہ ملتان میں سے پرائمری اور ثانوی مدارس کے ۱۲۴ سابق متعلمین فوج میں شامل ہوئے۔ اون میں سے ۶۸ لائلپور کے تھے۔

" ان اعداد کا میزان جو جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے نا مکمل ہے ۱۲ معلم اور ۲۴۷۱ سابق متعلمین ہوتا ہے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں کی تعداد۔

۱۰— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ اصول بیان کریگی جسکے مطابق ھر ضلع میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں کی تعداد مقرر کیجاتی ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" بہ مطابقت اون شرائط کے جو ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ھائے پنجاب نمبر ۲۰ مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ع کی دفعہ ۱۱ میں مندرج ھیں۔ ھر ایک ضلع میں جہاں طریقہ انتخاب مروج ہے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں کی تعداد مقامی ضروریات کا لحاظ رکھکر مقرر کی جاتی ہے۔ عام طور پر بورڈ میں ھر ایک ذیل کے نمایندے ہوتے ھیں مگر بعض اضلاع میں تھانوں کے لحاظ سے ممبر لئے جاتے ھیں۔ جہاں لوکل بورڈ موجود ہوں وہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں کی ایک خاص تعداد ھر ایک لوکل بورڈ کی طرف سے نامزد کیجاتی ہے۔

" معلوم ہوتا ہے کہ ھر دو مغربی قسمتوں میں — یعنی راولپنڈی اور ملتان میں جہاں ابھی تک طریقہ انتخاب جاری نہیں کیا گیا ممبروں کی تعداد سر بر آوردہ زراعتی اقوام کی اھمیت کا لحاظ رکھکر مقرر کی گئی ہے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

۱۱— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کی آگاھی کے لئے بیان کریگی—

غیر زراعت پیشہ اشخاص کی طرف سے سیکریٹری آف سٹیٹ کے خلاف نالشات۔

(الف) اون دیوانی نالشوں کی تعداد کتنی ہے جو گذشتہ تین سالوں کے اندر ھر ایک ضلع میں سے غیر زراعت پیشہ اشخاص کے ممبران نے اپنے آپ کو زراعت پیشہ اقوام کے ممبر نامزد کروانے کے لئے سکریٹری آف سٹیٹ ھند کے برخلاف دائر کئے۔

(ب) اوس روپیہ کی مقدار کتنی ہے جو گورنمنٹ نے ایسے مقدمات کی جواب دھی میں خرچ کیا۔

" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی قانون کو کسی ایسے طریقہ پر ترمیم کرنیکی مناسبت پر غور فرمائیگی جس سے عدالت ھائے دیوانی کو حکام مال کے فیصلہ جات کے خلاف اس قسم کے مقدمات مسموع کرنیکا اختیار نہ رہے "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا ۔

" آنریبل ممبر کے اوس سوال کا اور اگلے سوال کا اکٹھا جواب دینے میں سہولت ہوگی سوالات میں بیان کردہ نوعیت کا صرف ایک ہی مقدمہ دائر ہوا ہے ۔ ڈسٹرکٹ جج لودیانہ نے مدعی کے حق میں ڈگری دیدی تھی اور گورنمنٹ نے اوس ڈگری کے خلاف چیف کورٹ میں اپیل کیا ہے ۔

" اس مقدمہ کی جواب دھی میں اب تک گورنمنٹ کا صرف ۵۵۳ روپیہ ۲ آنے صرف ہوا ہے " ۔

" یہہ سوال کہ آیا اس قسم کے مقدمات عدالت ہاے دیوانی کے قابل سماعت ہیں یا نہیں ابھی تک عدالت میں پیش ہے اسلئے سردست قانون میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ضرورت کا سوال پیدا نہیں ہوتا " ۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا ۔

۱۲ ۔ " اوس سوال کے جواب میں جو میں نے کونسل واضع آئین و قوائد پنجاب کے اجلاس منعقدہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں بعض دفاتر (متذکرہ سوال مذکور) میں مختلف اقوام کے کلرکوں کی تعداد کے متعلق کیا تھا گورنمنٹ نے ازراہ شفقت بیان کیا تھا کہ اطلاع مطلوبہ صدر میں موجود نہیں ہے اور کہ وہ کونسل کے کسی اجلاس مابعد میں پیش کی جائیگی کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی مطلوبہ اطلاع کونسل ھذا کی میز پر رکھیگی " ۔

دفاتر کے عملہ جات کی قوم وار تعداد ۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا ۔

" آنریبل ممبر نے اوس جواب کو صحیح طور پر بیان نہیں کیا جو اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں دیا گیا تھا آنریبل مسٹر بیرون نے بیان کیا تھا کہ اگر آنریبل ممبر کے خیال میں نقشہ جات مذکور کو فراہم کرنے سے کوئی مفید مطلب امر حل ہو سکتا ہے اور اگر (مزید غور کرنے پر) وہ مطلوبہ اطلاع حاصل کرنے کے خواہاں ہیں تو کسی اجلاس مابعد میں ایک نقشہ پیش کیا جائیگا ۔ آنریبل ممبر نے اب تقریباً ۱۸ ماہ بعد اوس سوال کو دھرا دیا ہے یہہ اطلاع اب حاصل کی جائیگی اور مجھے امید ہے کہ میں آئندہ اجلاس میں یہہ نقشہ میز پر رکھ دونگا " ۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا ۔

۱۳ ۔ " کونسل ھذا کے اجلاس منعقدہ ۲۲ ۔ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں میونسپلٹی بھوانی میں حق انتخاب کے متعلق جو سوال آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے کیا تھا اوسکے جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا تھا کہ اس سوال پر سنہ ۱۹۱۶ ع میں مکرر غور کیا جائیگا کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی ۔ کہ ۔

میونسپلٹی بھوانی میں حق انتخاب ۔

(الف) آیا اس سوال پر غور کیا جا چکا ہے ۔

(ب) اگر نہیں کیا جا چکا تو کیا گورنمنٹ اس سوال پر غور کرکے طریقہ انتخاب کو جلدی قصبہ بھوانی میں مکرر رائج کرنیکا ارادہ رکھتی ہے " ۔

آنریبل مسٹر ایمسن نے جواب دیا ۔

" قسمتوں کے صاحبان کمشنر کو ھدایت کیگئی ہے کہ وہ مقامی خیالات دریافت کریں اور جہاں مقامی رائے طریقہ انتخاب کے حق میں ہو اور اگر طریقہ انتخاب شدید دھڑا بندی یا فرقہ بندی کے جذبات انگیخت کئے بغیر رائج کیا جا سکتا ہو تو ایسی تمام میونسپلٹیوں میں جہاں وہ پہلے سے رائج نہیں یا جہاں وہ منسوخ کردیا گیا ہے طریقہ انتخاب جاری کرنیکی تجاویز پیش کیجائیں ۔ اور بھوانی کے خاص معاملہ پر جسکی نسبت مقامی حکام کی طرف سے کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی اس ھدایت کی ذیل میں بلا شبہ باضابطہ غور کیا جائیگا " ۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا ۔

۱۴ ۔ " (الف) کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ ع سے اضلاع حصار و رہتک میں عام طور پر اور قصبہ جات حصار و ہانسی میں خاص طور پر بہمرسانی آب میں نمایاں کمی کی وجہ سے ایسے مالکان یا کاشتکاران جنکی اراضیات نہر جمن غربی سے آبپاشی ہوتی ہیں متفکر ہو رہے ہیں ۔

نہر جمن غربی میں پانی کی قلت ۔

" (ب) کیا گورنمنٹ براہ شفقت بہمرسانی آب کی کمی کے تمام اسباب پر غور فرمائیگی اور آئندہ مناسب بہمرسانی آب کا انتظام کریگی ؟ " ۔

۱۰۵۴ ۔ ۔ ۔

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا—

(الف) گذشته سال دریا جمنا میں پانی غیر معمولی طور پر کم تھا جسکی وجه سے نہر جمن غربی کی بہم رسانی آب میں ہر جگهه کمی هوگئی اسکے علاوه نہر جمن غربی میں موجوده پانی کی اضلاع رہتک و حصار میں بہم رسانی میں کوئی اور کمی نہیں هوئی—امر واقعه یهه هے که نہر مذکور کی میں برانچ (شاخ کلاں) کو اسقدر مضبوط بنا دیا گیا هے که اوس میں سے پانی کی بیش از بیش مقدار گذر سکتی هے اور یهه کل پانی حصار و رہتک کے اضلاع کو جاتا هے جہاں بارش کے غیر یقینی هونے کی وجه سے آبپاشی کی ضرورت کو خاص طور پر محسوس کیا جاتا هے—

" سنه ۱۵-۱۹۱۴ع میں ان هر دو اضلاع میں اسقدر رقبه آبپاش هوا تھا که اوس سے پہلے کبھی نہیں هوا تھا اور قابل استفاده اعداد و شمار بابت سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ع سے ظاهر هوتا هے که اگرچه آبپاشیوں کی تعداد معمول سے کم تھی مگر آبپاش شده رقبه چهه ساله عرصه مختتمه سنه ۱۴-۱۹۱۳ع کی اوسط سے علی الترتیب ۲۲ و ۱۷ فیصدی زیاده تھا—

" نہر میں پانی کی مقدار بڑھ جانے کے باعث قصبه جات حصار و هانسی کے دهانوں (موگوں) میں سے پانی کے نکاس کی مقدار قابل آبپاش رقبه کے مقابله میں بہت بڑھ گئی تھی اسلئے ان دهانوں کو چھوٹا کرنا پڑا مگر اب بھی پانی کی جسقدر مقدار کو اون میں سے نکلنے کی اجازت دیجاتی هے—وه بمقابله پنجاب کے دیگر مقامات کی مقدار کے اچھی هے پس جو ناراضگی پیدا هوئی هے وه پانی کی قلت کی وجه سے نہیں بلکه اسوجه سے هوئی هے که کاشتکاران کو پہلے کی نسبت کم پانی ضائع کرنے کا موقعه ملتا هے اور اونہیں آبپاشی کا کام دن رات کرنا پڑتا هے جو وه پہلے نہیں کیا کرتے تھے "—

" (ب) جنوری سے مئی سنه ۱۹۱۶ع تک دریا جمنا میں پانی کی مقدار اسقدر کم رهی که اس نہر کی تواریخ میں اوسکی نظیر نہیں ملتی—پانی کی مقدار ۱۵ سالوں کی اوسط سے جنوری میں ۳۰۰ کیوسک (مکعب فٹ فی سیکنڈ) فروری میں ۵۰۰ کیوسک—مارچ میں ۱۰۰۰ کیوسک—اپریل میں ۱۷۵۰ کیوسک اور مئی میں ۲۰۰۰ کیوسک کم تھی—مگر قابل آبپاشی نصلوں کے رقبه اسقدر زیاده تھا که اس سے پہلے صرف ایک سال هی اوسکے برابر رقبه آبپاش هوا تھا اور عملی طور پر بارش بھی بالکل نہیں هوئی تھی اگرچه مفصل تحقیقات کی گئی هے لیکن ابھی تک کوئی ایسی ممکن [illegible] تجویز معلوم نہیں هوئی جس سے موسم سرما میں دریا جمنا کے پانی کی مقدار بڑهائی جاسکے "

آنریبل پنڈت جوار لال بھارگو نے دریافت کیا—

۱۵—" (الف) کیا یهه امر واقع هے که بمبئی بڑوده و سنٹرل انڈیا ریلوے پر دهلی اور فاضلکا کے مابین ٹرینوں میں درمیانه درجه کے مسافروں کے لئے جگهه کا کوئی انتظام نہیں هوتا—

بمبئی بڑوده و سنٹرل انڈیا ریلوے پر درمیانه درجه کی گاڑیاں—

" (ب) اگر ایسا هے تو کیا گورنمنٹ مسافروں کی تکلیف کو مد نظر رکھکر حکام ریلوے سے التماس کریگی که وه اون تمام گاڑیوں کے ساتهه جو دهلی اور فاضلکا کے مابین چلتی هیں درمیانه درجه کی کم از کم ایک گاڑی لگا دیا کریں "—

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" قریب قریب اسی قسم کا ایک سوال کونسل هذا کے اجلاس منعقده ۳ مارچ سنه ۱۹۱۴ع میں کیا گیا تھا اور آنریبل مسٹر بورن نے اوس وقت جو جواب دیا تھا وه حسب ذیل هے:—" میں امید کرتا هوں—که آنریبل ممبر چنداں برا نه مانینگے—اگر میں اونکو یهه جتلاؤں که کونسل واضع آئین و قوانین موزوں جگهه نہیں هے جہاںکه ریلوے کے انتظامات میں خفیف تبدیلیوں کے متعلق ایسی تجاویز پیش کیجائیں جن کا اثر خاص خاص مقامات تک هی محدود هو مناسب هے که اس قسم کی تجاویز نارتهه ویسٹرن ریلوے کے ایجنٹ یا ٹریفک ایجنٹ کے روبرو پیش کی جائیں اور جیسا که آنریبل ممبر کو بلا شبه معلوم هے افسران مذکور ایسی تجاویز پر غور کرنے کے لئے همیشه تیار هیں جن سے که نارتهه ویسٹرن ریلوے کی جانب سے مسافروں کے لئے مهیا کرده سهولیت و آرام میں اضافه هو—

"گورنمنٹ کے خیال میں جواب مذکور مع ضروری تبدیلیوں کے اِس سوال کا بھی موزوں جواب ہے میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سنہ ۱۹۱۴ع کی طرح اس سوال کی ایک نقل ریلوے متعلقہ کے ایجنٹ کے پاس ارسال کر دی گئی ہے"۔

آنریبل پنڈت جواھر لال بھارگو نے سوال کیا—

سابقہ ضلع سرسہ کا مکرر انضباط۔

۱۶— "(الف) کیا گورنمنٹ براے مہربانی بیان کریگی کہ آیا وہ اضلاع حصار و فیروزپور کو مکرر ترتیب دیکر سابقہ ضلع سرسہ کو مکرر منضبط کرنیکا ارادہ رکھتی ہے"۔

"(ب) اگر ایسا ہے تو جدید ضلع کے قائم ہونے کی کب تک اُمید ہے اور اضلاع مذکور کے کونسے حصے اوس میں شامل کئے جائینگے"۔

مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"گورنمنٹ کا اس وقت سابقہ ضلع سرسہ کو مکرر منضبط کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الہہ خان نے سوال کیا—

میونسپلٹی وزیر آباد کے ممبروں کی تعداد۔

۱۷— "(الف) کیا یہہ امر واقعہ ہے کہ میونسپلٹی وزیر آباد کی آبادی ۱۷۱۳۶ افراد اور میونسپل محصولات اور ٹیکسوں سے اس کی سالانہ آمدنی ۳۲۰۰۰ روپیہ ہے لیکن اوسکے ممبروں کی تعداد صرف ۹ ہے۔

"(ب) کیا یہہ بھی امر واقعہ ہے کہ بھیرہ۔پنڈ دادنخان اور شجاع آباد کی میونسپلٹیوں میں جنکی آبادی علی الترتیب ۱۵۲۰۲ و ۱۰۵۶۰ اور ۶۳۳۴ افراد اور آمدنی ۳۱۰۰۰ و ۲۱۰۰۰ و ۱۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ ہر ایک کے ۱۵ ممبر ہیں۔

"(ج) کیا یہہ بھی امر واقعہ ہے کہ جہجر۔کیتھل۔چونیاں۔جلالپور جٹاں۔کمالیہ و چنیوٹ اور چند دیگر میونسپلٹیوں میں جن کی آبادی اور آمدنی میونسپلٹی وزیر آباد سے بہت کم ہے۔ہر ایک کے ممبروں کی تعداد ۱۲ ہے۔

"(د) کیا گورنمنٹ میونسپلٹی وزیر آباد کے ممبروں کی تعداد کو بھیرہ اور پنڈ دادنخان کی میونسپلٹیوں کے ممبروں کی تعداد کے برابر کر دینے کی مناسبت پر غور فرمائیگی"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"فقرات (الف) و (ب) و (ج) میں مندرجہ واقعات درست ہیں۔لیکن جہاں تک گورنمنٹ کو علم ہے کمیٹی کے مختصر ہونے کی وجہ سے قصبہ کے انتظام میں کوئی دقت محسوس نہیں کی گئی اور گورنمنٹ کو کوئی علم نہیں کہ ایزادی کے لئے کوئی مقامی خواہش پائی جاتی ہے اگر کوئی ایسی خواہش موجود ہو تو مقامی حکام کے پاس عرضداشت کرنی چاہئے"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الہہ خان نے سوال کیا—

میونسپلٹی وزیر آباد کے ممبروں کا انتخاب۔

۱۸— "کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ میونسپل کمیٹی وزیر آباد میں ہر سال دو ممبروں کی معاد ختم ہو جانے کے باعث اون کا نیا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔جس سے عوام کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔اور کار و باری اشخاص کے مفاد کو نقصان پہونچتا ہے کیا گورنمنٹ ایسا انتظام کرنے کی مناسبت پر غور فرمائیگی کہ جیسا کہ دیگر میونسپلٹیوں میں ہوتا ہے ہر تین سال کے بعد تمام ممبروں کا ایک ہی وقت ایک عام انتخاب ہوا کرے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو وزیرہ آباد کے موجودہ طریقہ انتخاب کا علم ہے لیکن وہ یہہ نہیں جانتی کہ دو ممبرون کا ہر سال انتخاب ہونے سے عوام کو کوئی تکلیف ہوتی ہے یا کہ اوس سے کار و باری اشخاص کے مفاد کو نقصان پونہچتا ہے چونکہ طریقہ مذکور گذشتہ ۳۰ سال سے رائج ہے اور اوسکے خلاف کوئی شکایت نہیں ہوئی گورنمنٹ اس امر کو باور نہیں کرتی کہ محولہ تکلیف یا نقصان بہت زیادہ ہے تاہم اگر کوئی تبدیلی اب مناسب معلوم ہوتی ہو تو اس معاملہ کیطرف مقامی حکام کی توجہ دلانی چاہئے "۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

قصبه وزیر آباد کی حفظان صحت۔

۱۹ــ " کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ قصبہ وزیر آباد کی حفظان صحت کی حالت تجویز نالی ہائے نکاس کو نامکمل چھوڑ دینے کے باعث دن بدن ابتر ہو رہی ہے اور کہ ڈاک بنگلہ اور ڈاکخانہ کے پاس کی زمین کی سخت مضر صحت حالت (جیسا کہ گورنمنٹ نے قصبہ وزیر آباد کے ایک باشندہ کے نام اپنی ایک چٹھی نمبری ۱۱۷ طب و حفظان صحت مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۳ع میں تسلیم کیا ہے) کی طرف اب تک غور نہیں کیا گیا۔ کیا گورنمنٹ اس قسم کے احکام جاری کرنیکی مناسبت پر غور فرمائیگی کہ تجویز نکاس آب کو جلد مکمل کیا جاوے اور قصبہ کے مضر صحت حالات کی عام شکایت کو دور کیا جائے تا کہ وباء ہیضہ کا خوف دور ہو جائے جو آجکل تحصیل وزیر آباد کے ضلع کے صدر مقام قصبہ گوجرانوالہ میں پھیل رہا ہے "

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ قصبہ وزیر آباد کی حالت حفظان صحت پہلے سے ابتر ہوگئی ہے یا کہ نہیں تاہم اوس کو اس بات کا علم ہے کہ وہاں کی حفظان صحت کا سوال نہایت مشکل ہے۔ تجویز نکاس آب جسکی اگے گورنمنٹ کی انتظامیہ منظوری نومبر سنہ ۱۹۱۴ع میں دیدی گئی تھی باوجود اوس تاخیر کے جو آنریبل ممبر کے اعتراضات کے مطابق نالیوں کے الائین منٹ میں تبدیلی کرنے کی وجہ سے ہوتی رہی اب مکمل ہو گئی ہے اور صرف ایک نالی آوٹ فال اور قصبہ کے اندر کی چند چھوٹی نالیاں جو نالیاں دھونے کے تالاب سے متعلق ہیں باقی قابل تعمیر ہیں نالی آوٹ فال فی الحال مکمل نہیں ہو سکتی کیونکہ مطلوبہ لوہے کے نل حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے اور بالفعل گندہ پانی نالہ پلکھو میں ڈالا جاتا ہے۔ میونسپل کمیٹی اس انتظام کو لڑائی کے بعد معمولی حالات کی واپسی تک جاری رکھنا چاہتی ہے لیکن گورنمنٹ اس بات پر زور دے رہی ہے کہ جونہی نل دستیاب ہوسکین کام کو ختم کر دیا جائے "۔

" ڈاک بنگلہ اور ڈاک خانہ کے قریب کی زمین پر تجویز نکاس آب کی تکمیل میں دیر ہو جانے سے کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ رقبہ مذکور اس سکیم کے دائرہ اثر سے باہر ہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس رقبہ کی حفظان صحت کی اصلاح کے لئے جو کارروائی سنہ ۱۹۱۲ع میں عمل میں لائی گئی تھی وہ ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ اب بعض ایسی تجاویز پر غور ہورہی ہے جن سے موجودہ تکالیف کا خاتمہ ہو جائیگا "۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

سرکاری ملازمین میں رشوت ستانی۔

" کیا گورنمنٹ کی توجہ ان مضامین کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو حال میں " سرکاری ملازمین میں رشوت ستانی " کے بارہ میں اخبار ٹریبیون میں شایع ہوئے ہیں اور کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بتلائیگی کہ وہ رشوت ستانی اور خاص کر مفصلات کی ماتحت عدالتہائے کے عملوں کی طرف سے جبریہ حصول رشوت اور انعام طلبی کے طریقوں کے انسداد کے لئے کیا کارروائی (اگر کوئی ہو) کرنا تجویز کرتی ہے۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر نے جن مضامین کا ذکر کیا ہے وہ اور نیز دیگر مضامین جو انگریزی و اُردو اخباروں میں شایع ہوتے رہے ہیں گورنمنٹ کی نظر سے گذرے ہیں اور وہ یہہ دیکھکر خوش ہے کہ سرکاری ملازمین میں رشوت ستانی کے انسداد کے لئے جو کار روائی تا حال عمل میں لائی گئی ہے اوسکی اخبارات اور عوام میں تائید کیگئی ہے :-

" گورنمنٹ نے اون تجاویز پر بھی غور کیا ہے جو اس خرابی کے انسداد کے لئے مضامین محولہ میں پیش کی گئی ہیں اور نیز دیگر تجاویز پر بھی غور کیا ہے۔

" سب سے پہلی تجویز راقم مضامین نے یہ بتلائی ہے کہ ملازمین میں رشوت ستانی کو کم کرنے کیلئے نامزدگی کی بجائے آئندہ مقابلہ کے امتحان سے سرکاری ملازم لئے جایا کریں اس میں یہہ فرض کر لیا گیا ہے کہ اغلباً پچھلے طریقہ سے بہ نسبت ملک کو زیادہ دیانتدار افسر دستیاب ہونگے گورنمنٹ چاہتی ہے کہ کاش یہ خیال صحیح ہوتا مگر بدقسمتی سے اس کے خلاف بہت کچھہ کہا جا سکتا ہے گذشتہ چند سالوں کے اندر رشوت ستانی کے لئے ۳ افسر ملازمت صوبہ سے برطرف ہو چکے ہیں اور وہ تینوں ہی مقابلہ کا امتحان پاس کرکے سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے تھے گذشتہ ماہ میں چند افسروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر اون کا رویہ اصلاح پذیر نہ ہوا تو اونہیں درجہ کی ترقی نہ ملیگی اور نہ اون کی ملازمت اور پنشن بھی معرض خطر میں ہوگی ان میں سے ۵۰ فیصدی مقابلہ کا امتحان پاس شدہ ہیں ان حالات سے اس خیال کی کچھہ زیادہ تائید نہیں ہوتی کہ مقابلہ کے امتحان کی توسیع مرض مذکور کا علاج ہوسکے گی۔

" دوسری تجویز یہ ہے کہ حکام ضلع قانون پیشہ اصحاب کو بیش از پیش اعتماد اور وقعت کی نظر سے دیکھیں تا کہ اس سے اون کی عزت افزائی ہو اور وہ رشوت ستانی کے انسداد کے لئے زیادہ طاقتور ذریعہ ثابت ہوں گورنمنٹ اس امداد کی معترف ہے جو قانون پیشہ حضرات دیتے رہے ہیں۔قانون پیشہ اصحاب اکثر یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کن مقدمات میں رشوت ستانی سے بے انصافی ہوئی ہے اور گورنمنٹ کو اعتماد ہے کہ اصحاب مذکور اب پہلے سے زیادہ امداد کرینگے۔قانون پیشہ اصحاب کی ایسی جماعت جو پبلک سپرٹ اور اتفاق سے مزین ہو۔ایک زبردست حربہ ہے جسکو گورنمنٹ عدالتوں سے رشوت ستانی دور کرنے کے لئے استعمال کرسکتی ہے۔

"ایک اور تجویز یہ تہی کہ حکام ضلع کو جوڈیشل کام سے سبکدوش کردیا جائے اور کہ وہ اپنے صدر مقام میں بہت کم اشخاص سے ملاقات کریں۔اور کہ ضلع کے ذی وقار لوگوں سے زیادہ ملاقات رکھیں اور جب دورہ پر جائیں تو لوگوں سے زیادہ میل جول کی کوشش کریں۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ تمام حکام ضلع اپنے اضلاع اور باشندگان اضلاع اور اپنے ماتحت عہدہ داروں کی دیانتداری اور انصاف پسندی سے براہ راست پوری واقفیت حاصل کرنے کی اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔لیکن جناب ممدوح کے خیال میں وہ بہت سی صورتوں میں رشوت خور ماتحت عہدہ داروں کے خلاف اسلئے کار روائی نہیں کرتے کہ معتبر شہادت ملنے میں دقت پیش آتی ہے اور جہوٹے الزامات کا خطرہ ہوتا ہے۔

" بالآخر مضامین محولہ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔کہ سرکاری حکام کے خلاف جاتی شکائتیں موصول ہوں۔اُن کیلئے شکایت کنندگان پر کوئی ذمہ داری عائد نہ کی جائے۔اور شکایتوں کی تحقیقات کے لئے ایک خاص محکمہ کہولا جائے جیسا کہ مضامین میں تسلیم کیا گیا ہے۔یہہ مسئلہ پیچیدہ ہے لیکن گورنمنٹ کی نظروں میں یہہ خاص تجویز ناممکن العمل معلوم ہوتی ہے۔تا وقتیکہ شکایت کنندے تنگ کرنے یا انتقام لینے کی غرض سے بے بنیاد شکائتیں کرنے کی عادت نہ چھوڑ دیں۔

" جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اس موضوع کے متعلق انگریزی اور اردو اخبارات میں مضامین کی اشاعت کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور یہہ اس امر کی علامت ہے کہ لوگ رشوت ستانی کے عیوب کو محسوس کرنے لگ پڑے ہیں۔لیکن جن مضامین کا آنریبل ممبر نے حوالہ دیا ہے اون تمام میں یہہ فرض کرلیا گیا ہے کہ اس خرابی کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کا کوئی خاص کارروائی کرنا ہی کافی ہوگا۔

" فی الحقیقت گذشتہ کئی سالوں سے جب کسی افسر کے خلاف شکایت موصول ہوئی ہے گورنمنٹ اوسکی تحقیقات کرکے اوسے قرار واقعی سزا دیتی رہی ہے۔حال میں محکمہ مال و آبپاشی کیطرف سے نو آبادیوں میں ماتحت

عملہ کی رشوت ستانی کے انسداد کے لئے کارروائی کی گئی ہے اور لوگوں پر ظاہر کیا گیا ہے کہ رشوت گیری و رشوت ستانی قانون اور گورنمنٹ کے احکام کے سراسر خلاف ہے اور کہ رشوت ستانی کے ظاہر ہونے پر مجرموں کو سخت سزا دیجائیگی۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گورنمنٹ کا رویہ اس بارہ میں عین عیان ہے مگر پبلک طور پر اس کا ظاہر کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے دوسرے محکموں کو بھی اسی طرح کی کارروائی کرنے کی ہدایت کی جائیگی۔لیکن دیگر امور کی طرح اس امر میں بھی لوگوں کی سرگرم امداد اور پبلک رائے کی تائید کے بغیر اس خرابی کا استیصال نہیں ہوسکتا جس بات کی دراصل ضرورت ہے وہ یہہ ہے۔کہ آنریبل ممبر اور انکے احباب۔ اخبارات اور صوبہ کے معزز اصحاب استقلال کے ساتھ نہ صرف رشوت ستانی کی مخالفت ہی کریں اور اس بات کا لحاظ نہ کریں کہ راشی افسر ہے یا ماتحت عملہ کا کوئی ادمی۔بلکہ جو لوگ رشوت دیں۔ یالیں اون سب سے قطع تعلق کرلیں اور عوام میں بھی اس کے خلاف احساس پیدا کیا جائے بعض اوقات یہہ دیکھا گیا ہے۔کہ جب گورنمنٹ رشوت یا بد رویہ کے باعث کسی افسر کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ تو وہ فی الفور لوگوں کی ہمدردی کا مرجع بن جاتا ہے۔جب عوام کے اس رجحان میں تبدیلی آئیگی (اور گورنمنٹ باور کرتی ہے کہ اس تبدیلی کی حوصلہ افزا علامتیں پائی جاتی ہیں) تب ہی اور۔ اور صرف تب ہی یہہ ممکن ہوگا۔کہ سرکاری محکموں سے رشوت ستانی اور خرابی کا استیصال ہوسکے"۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

وزیر آباد میں آنریری مجسٹریٹوں کا بنچ۔

۲۱۔" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلا ئیگی کہ آیا جیسا کہ اخبار پنجابی مورخہ ۱۲۔اگست سنہ ۱۹۱۶ ع میں شایع ہوا ہے وزیر آباد میں آنریری مجسٹریٹوں کا بنچ قائم کرنے کی کوئی تجویز درپیش ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ اون مجسٹریٹوں کی تعداد بتلا ئیگی۔جو مقرر کئے جائینگے ؟"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو تا حال کوئی تجاویز موصول نہیں ہوئیں "۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

ملتان اور راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبروں کا انتخاب۔

۲۲۔" (الف) کیا یہہ امر واقعہ ہے۔کہ قسمت ملتان اور راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں سے سوائے ضلع گجرات کے کسی بورڈ میں تا حال کوئی منتخب شدہ ممبر نہیں ہے۔

" (ب) چونکہ پنجاب کونسل کے منتخب شدہ ممبروں میں سے نصف کے قریب ڈسٹرکٹ بورڈوں کے نمایندے ہوتے ہیں اس لئے کیا گورنمنٹ قسمت ملتان و راولپنڈی کے جملہ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں طریقہ انتخاب کی توسیع کرنے کی مناسبت پر غور فرمائیگی "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" (الف) آنریبل ممبر کے بیان کردہ واقعات درست ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ بورڈوں کے کام کا ریویو کرتے ہوئے گورنمنٹ ہر سال اون دیہات کے انتخاب کنندوں کی ممبروں کے انتخاب کی طرف سے لاپرواہی پر رائے زنی کرتی رہی ہے۔جہاں طریقہ انتخاب مروج ہے۔ سنہ ۱۵۔۱۹۱۴ ع میں ۱۸۵ اسامیاں بذریعہ انتخاب پر کرنے کے لئے موجود تھیں۔ان میں سے ۲۹ اسامیوں کے لئے تو کوئی امیدوار پیش ہی نہ ہوا۔اور ۱۲۰ اسامیوں کے لئے صرف ایک ایک ہی اُمیدوار تھا اور صرف ۳۶ یعنی کل اسامیوں کے ⅕ سے بھی کم اسامیوں کے لئے مقابلہ ہوا۔یہہ اعداد حوصلہ افزا نہیں ہیں۔ لیکن گورنمنٹ قسمت ہائے مذکور کے اون بورڈوں میں طریقہ انتخاب جاری کرنے کی رضامندی ظاہر کرچکی ہے۔جہاں تبدیلی کے حق میں عام مقامی خواہش پائی جائے۔ اور جہاں باہمی جھگڑا برپا ہونے اور لوگوں کے مفاد کو نقصان پہنچنے کے بغیر اس کو جاری کیا جاسکے "۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرنداس نے سوال کیا—

حفظان صحت اور صحت عامہ کے لئے عطیات۔

۲۳—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی وہ وجوہات بیان کریگی جن کے باعث بورڈ حفظان صحت کے ابتدائی عطیہ میں سے چار لاکھ سے زاید روپیہ واپس لیا گیا ہے۔ اور اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ گذشتہ سال کے دوران میں دہی حفظان صحت پر صرف پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) روپیہ ہی صرف کیا گیا ہے؟

(الف) صحت عامہ کی اصلاح کے لئے کن کن اضلاع میں قواعد حفظان صحت زیر ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) گذشتہ پانچ سالوں میں سے ہر ایک سال میں پنجاب میں کتنے آدمی بخار سے فوت ہوئے عرصہ مذکور کے دوران میں قصباتی اور دیہاتی رقبہ جات میں الگ الگ کتنی اموات ہوئیں ان اموات میں سے کتنی اموات امراض تنفس سے درج رجسٹر ہوئیں

(ج) صوبہ کے کن کن اضلاع میں مرض خسرہ ظاہرا وبائی صورت میں نمودار ہوا اور مردوں اور عورتوں اور بچوں کی الگ الگ کتنی اموات واقع ہوئیں اور کیا محکمہ طب نے بھی کوئی امداد دی ہو؟"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" سنہ ۱۹۱۵ع میں جو رقم سینیٹری بورڈ کو دی گئی تھی اوس کا غیر صرف شدہ بقایا اس لئے واپس لیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اپنے ذرائع میں کفایت شعاری برتنے کی ضرورت تھی اور گورنمنٹ ہند نے حکم دیا تھا کہ کوئی نیا کام جو شروع نہ ہوچکا ہو ہاتھہ میں نہیں لینا چاہئے سینیٹری بورڈ نے حفظان صحت کے لئے صرف پندرہ ہزار روپیہ اوس قاعدہ کے احکام کے بموجب دیا تھا جس کا منشاء یہہ ہے کہ عطیات صرف اوس صورت میں دینے چاہئیں جب کہ حفظان صحت کے مجوزہ کاموں کا نصف خرچ مقامی طور پر فراہم ہوسکے۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے حفظان صحت کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵ع پر اپنے رزولیوشن میں اس قاعدہ کو اون مقامات میں نرم کردینے کی رضامندی ظاہر کی ہے جہاں کے باشندوں میں حفظان صحت کی ترقی کے لئے نمایاں خواہش پائی جائے۔ بشرطیکہ اس سے اپنی مدد آپ کرنے کے اصول کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

" (الف) مندرجہ ذیل اضلاع میں قواعد حفظان صحت زیر ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے :—

فیروزپور—ہوشیارپور—گورداسپور—ملتان—جھنگ—لائلپور اور رہتک۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ* کی طرف سے بھی تجاویز پیش کی گئی ہیں اور گورنمنٹ نے اونہیں منظور کرلیا ہے۔

" (ب) مطلوبہ واقفیت نقشہ منسلکہ میں درج ہے۔

" (ج) صوبہ کے لئے عام طور پر خسرہ کے کوئی الگ نقشہ جات تیار نہیں کئے جاتے ہیں۔ اسلئے یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ کون کون سے رقبہ جات میں یہہ مرض خاص طور پر پھیلا۔ اس بات کا علم ہے کہ مرض مذکور لاہور میں وبائی صورت میں موجود رہا ہے اور شملہ میں بھی بہت سی وارداتیں ہوئیں ہیں جنکی اگ زیادہ تر لاہور سے منتقل ہوئی تھی جو اموات خسرہ سے ہوئیں اونکے اعداد موجود نہیں ہیں اور نہ ہی وہ میسر ہوسکتے ہیں۔

" اس بات کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ اس مرض کو روکنے کے لئے خاص طبی انتظام کیا جائے۔ بچوں اور دیگر اشخاص کو جو اس مرض میں مبتلا ہوں (سوائے خاص صورتوں کے جیسا کہ شملہ میں ہوتا ہے) الگ رکھنا ناممکن ہے اور بیماروں کے علاج کے لئے معمولی طبی انتظام کافی ہے"۔

* دیکھو ضمیمہ ب

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے سوال کیا --

نسل کشی مویشی اور اسکی اصلاح۔

۲۴- کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم هے که سنه ۱۸۷۰-۱۹۱۴ع کے مابین پنجاب مین گاؤن-سانڈون اور بیلون کی تعداد مین صرف ۴۰ فیصدی کا اضافه هوا هے اور اس کے مقابله مین گھوڑون اور ٹٹوؤن کی تعداد مین ۲۲۰ فیصدي اور بھیڑون اور بکریون کي تعداد مین بھی قریباً ۲۲۰ فیصدی-اونٹون کی تعداد مین ۱۵۰ فیصدي-هلون مین ۶۰ فیصدي اور رقبه زیر کاشت مین ۷۴ فیصدي اور آبادي مین ۳۰ فیصدي کا اضافه هوا هے۔

(الف) کیا یہه امر واقعه هے که گورنمنٹ گھوڑون-خچرون اور اونٹون کي نسل کشی کے لئے بیلون اور گاؤن کی نسل کشي سے زیادہ امداد دیتی هے-کیا گورنمنٹ هل چلانے کے بیلون اور دودہ دینے والي گایون کے بازاري نرخ کا کوئی حساب رکھتی هے-اگر ایسا هے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی که سنه ۱۸۷۰ع مین یعنی اولین سال جسکے لئے اعداد دستیاب هوسکتے هین ان حیوانات کی اوسط قیمت کیا تھی اور اب کیا هے ؟-

(ب) کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی کونسل کی میز پر ایک ایسا نقشه رکھیگی جس سے که سنه ۱۸۷۰ع سے سنه ۱۹۰۰ع کے مابین هر ایک عرصه پنج ساله کے لئے گاؤن اور بیلون کی الگ الگ تعداد معلوم هوسکے-کیونکه موجودہ مطبوعه کاغذات مین هر دو کی تعداد یکجا لکھی هوئی هے-

(ج) گورنمنٹ بیلون اور گاؤن کی افزائش نسل اور اون کو بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے کون سی کار روائی عمل مین لانا چاهتی هے ؟-

(د) کیا گورنمنٹ سرکاری و غیر سرکاری اصحاب کی ایک مشترکه کمیٹی مقرر کرنے کو تیار هے جیسا که حال مین بمبئی مین کیا گیا هے تا که وہ نسل کشی مواشی کے موجودہ عام حالات پر رپورٹ کرے اور امداد باهمي کے اصول پر اون حالات کي اصلاح کے لئے تجاویز پیش کرے۔

آنریبل مسٹر میناڈ نے جوابدیا --

" رپورٹ نظم و نسق پنجاب سنه ۱۸۷۰ع (اون اضلاع کو چھوڑ کر جو صوبه شمال مغرب سرحد مین منتقل کردئے گئے هین) کے اعداد کے مقابله مین مویشیون کی تعداد مین جو حقیقی بیشی هوئی هے وہ نقشه ذیل مین درج هے-نقشه متذکرہ کے اندراج ۱-۵ کے اعداد پنجساله شمار مواشی سنه ۱۹۱۱ع سے لئے گئے هین اور اندراج نمبر ۶ کے اعداد پنجساله نقشه بابت سنه ۱۹۱۲ع سے اور اندراج نمبر ۷ کے اعداد شمار بابت سنه ۱۹۱۱ع سے لئے گئے هین --

گائے سانڈ اور بیل	... ...	۲۸ فیصدی-
گھوڑے اور ٹٹو ...	... ...	۹۲ "
بھیڑین اور بکریان...	... ...	۴۸ "
اونٹ ...	... ...	۶۴ "
هل ...	... ...	۳۶ "
رقبه زیر کاشت ...	... ...	۹۹ "
آبادی ...	... ...	۳۰ فیصدی-

لیکن سنه ۱۸۷۰ کے اعداد زیادہ قابل اعتبار نہین هین-مثلاً یہه اغلب هے که اونٹون کی تعداد کا بہت کم اندازہ لگایا گیا هو مواشی کی تعداد اُس خوراک کی مقدار پر منحصر هوتي هے جو اون کے لئے میسر هوسکتی هے-اور بہم رساني خوراک بھی دو هی طریقون مین هوسکتی هے یعنے یاتو چارہ بویا جائے یا زمین چرائي کے لئے غیر مزروعه حالت مین چھوڑي جائے-چونکه اجناس خوردنی اور کپاس سے غیر معمولی فائدہ هوتا هے-لہذا اس سے رقبه

زیر کاشت میں بہت اضافه ہوگیا ہے۔جو قدرتاً مواشی کی تعداد کے اضافه کی نیصدی سے بڑھ گیا ہے۔مالکان اراضی قدرتی طور پر اراضی کو ایسے استعمال میں لاتے ہیں جن سے اون کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔

" آرمی ریماؤنٹ ڈیپارٹمینٹ اور سپلائی و ٹرانسپورٹ کے محکموں کی کارروائیوں سے قطع نظر جو فوجی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عمل میں لائی جاتی ہیں۔گھوڑوں۔خچروں اور اونٹوں کی نسل کشی کے لئے بیلوں اور مادہ گاوان کی نسل کشی سے بڑھ کر کوئی امداد نہیں دیجاتی۔ہل چلانے کے بیلوں اور دودھ دینے والی مادہ گاون کے بازاری نرخ کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا ہے۔لیکن پنجاب کے مویشیوں اور تیاری دودھ و مکھن کے متعلقه رساله مطبوعه سنه ۱۹۱۰ ع میں اس مضمون کا ذکر کیا گیا ہے۔اس سے یہه عام نتیجه اخذ ہوسکتا ہے که سنه ۱۹۱۰ ع میں بیلوں کی قیمت سنه ۱۸۹۴ ع کی نسبت دگنی تھی۔قیمتیں (سوائے اس کے که وہ تمام اشیاء کی قیمتوں کے مطابق بڑھی ہوں جس سے روپیه کی طاقت خریدکی کمی منکشف ہوتی ہے) خود بخود درست حالت پر آجایا کرتی ہیں۔بیلوں کی قیمت جسقدر بڑھ جاتی ہے اوسیقدر بیل پالنے والے لوگ ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔

" (ب) بیلوں اور گاؤں کے سنه ۹۵-۱۸۹۴ ع سے پیشتر کے اعداد الگ الگ دستیاب نہیں ہوسکتے۔ سال مذکور میں ۳۸۱۸۲۳۳ بیل و سانڈ اور ۳۳۳۲۹۲۳ مادہ گاوان تھیں۔

" (ج) گورنمنٹ مندرجه ذیل کارروائیاں پیشتر ازیں عمل میں لا رہی ہے —

(۱) حصار میں ایک سرکاری مواشی خانه قائم کیا ہوا ہے۔

(۲) سرکاری مواشی خانه سے اعلی درجه کے سانڈ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو نصف قیمت پر مہیا کئے جاتے ہیں۔گذشته سال میں ۱۸۰ سانڈ اس طرح مہیا کئے گئے تھے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ بھی سانڈ تقسیم کرتے ہے۔

(۳) میله ہائے مواشی کا انتظام کیا جاتا ہے۔اور عمدہ بچھڑوں کے لئے انعامات دئیجاتے ہیں۔

(۴) زرعی مواشی کے خرید کے لئے زمینداروں کو تقاوی دیجاتی ہے۔

(۵) نسل کشی مواشی کی شرائط پر لوگوں کو اراضیات پٹه پر دیجاتی ہیں۔

" نہر لوئر باری دواب پر اسی قسم کے ۵ قطعات عطا کئے گئے ہیں جن کا رقبه تقریباً ۲۰ ہزار ایکڑ ہے۔اسی طرح کا ایک فارم تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری میں ہے "۔

" محکمه سول وٹیرنری کے ذریعه گورنمنٹ مویشیوں کو بشمول گاؤں اور بیلوں کے بیماری سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔اس صیغه کی کارروائیوں کا خلاصه بیان کرنا ناممکن ہے۔وہ محکمه کی رپورٹوں سے جو وقتاً فوقتاً شایع کی جاتی ہیں دستیاب ہو سکتے ہیں۔لیکن گذشته سالوں سے مرض بد کنار کا ٹیکه وسیع طور پر کیا جاتا ہے جس کے باعث مرض مذکور سے یقیناً اب بہت کم مویشی مرتے ہیں۔پنجاب میں ۱۲۰ اسپتال مویشی اور ۱۸۷ سول وٹیرنری اسسٹنٹ ہیں علاج مویشی کی سہولتوں کے لئے صوبه پنجاب ہندوستان کے تمام صوبوں میں اول درجه پر خیال کیا جاتا ہے۔اور اون مویشی کی تعداد جن کا علاج وٹیرنری سٹاف نے کیا ہے ہندوستان کے دیگر صوبه کی نسبت زیادہ ہے۔اگر آنریبل ممبر اس امر کا بہتر اندازہ لگانا چاہیں۔که پنجاب میں گاؤں اور بیلوں کی بیماریوں کے انسداد کے لئے کیا کیا جا چکا ہے۔اور کیا کیا جا رہا ہے۔تو میں اونکو رائے دونگا۔که وہ وٹیرینری کالج لاہور میں تشریف لے جائیں۔اور دیکھیں۔کالج مذکور ایک عظیم درسگاہ ہے۔جو اب نئی اور خوشنما عمارت میں قایم کی گئی ہے۔اور جس سے ہر سال ۶۰ سے ۸۰ قابل وٹیرنری اسسٹنٹ تعلیم پا کر نکلتے ہیں مویشی کے اسپتالوں میں جو ہر ضلع میں گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو امداد دیکر قایم کئے ہیں۔زیادہ تر مویشیوں کا علاج کیا جاتا ہے۔اگرچه اون میں ہر قسم کے بیمار جانور کا بھی جو وہاں لائے جاتے ہیں علاج ہوتا ہے۔ان اسپتالوں میں جتنے مویشی کا علاج اب ہو رہا ہے اس سے زیادہ مویشی کے علاج کی گنجایش ہے۔آجکل یہه تعداد اون لوگوں کی مرضی پر منحصر ہے۔جو علاج کے لئے اسپتالوں میں جانور لاتے ہیں۔سفری وٹیرنری شفا خانوں کے تجربه میں بھی کامیابی ہوئی ہے۔پچھلے سال ۲۹ وٹیرنری اسسٹنٹ اس کام پر لگائے گئے تھے۔

" (د) گورنمنٹ کو کوئی علم نہیں۔که بمبئی میں کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔لیکن وہ نسل کشی مویشی کی اصلاح کے لئے کوئی کمیٹی قائم کرنے کی کوئی وجه نہیں دیکھتی۔میرے خیال میں امداد باہمی

کے اصول پر نسل کشي مویشي کي ترقي کا جو ذکر آنریبل ممبر نے اپنے سوال مین کیا ہے-اس کا مطلب یہہ ہے-کہ باہمي امداد سے عمدہ سانڈ رکہے جائین-ٹہیک یہي بات ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے ضلعون کے واسطے سانڈ مہیا کرنے مین پہلے هي سے کر رہے هین-

آنریبل رائے بہادر لالہ رامسرنداس نے سوال کیا--

آبادي نسوان مین تنزل-

"کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے-کہ صوبہ کے بعض اضلاع مین عورتون کي موجودہ آبادي سنہ ۱۸۶۰ ع کي آبادي سے بہت کم ہے-حالانکہ آبادي نسوان کے مجموعي اعداد پہلي مردم شماري کے اعداد سے ۲۵ فیصدي زیادہ هین-گوگاؤن انبالہ-لدهیانہ-جالندهر-هوشیار پور-گورداسپور اور سیالکوٹ مین عورتون کي آبادي سنہ ۱۸۶۸ ع کي نسبت علی الترتیب ۶٫۸۷ و ۳۶٫۲۱ و ۱۸٫۵۸ و ۱٫۶۳ و ۶٫۱۹ و ۹٫۲۲ و ۶٫۶۴ کم ہے-اور اضلاع روهتک-شملہ-کانگڑہ و جہلم مین عورتون کي آبادي مین عملي طور پر کوئي کمي بیشي نہین هوئي-آبادي نسوان مین اس عظیم زوال کو گورنمنٹ کن اسباب سے منسوب کرتي ہے-کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے-کہ مذکورہ بالا اضلاع مین زوال زیادہ تر هندو عورتون کي آبادي مین هوا ہے-اس کے بر عکس مسلمان عورتون کي آبادي مین هندو اور مسلمان مردون کي آبادي کي طرح بیشي پائي جاتی ہے-کیا زوال مذکور کا کچہہ حصہ عورتون کے دوسرے اضلاع مین نقل کاني کر جانے سے پورا هو جاتا ہے-کیا گورنمنٹ کو اس امر کا یقین ہے-کہ علاقہ جات مذکور مین دختر کشي یا بردہ فروشي تو نہین هوتي-کیا گورنمنٹ براہ مہرباني سرکاري اور غیر سرکاري ممبرون کي ایک کمیٹي مقرر فرمایگي جو اون اسباب کي تحقیقات کرے-جن کے باعث اضلاع مذکور اور دیگر اضلاع پنجاب مین بعض جماعتون کي آبادي رو بہ تنزل ہے"-

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا--

"عام طور پر یہہ سمجہا جاتا ہے-کہ گورنمنٹ کو اون واقعات اور اعداد کا علم هوگا-جو اس نے خود شایع کئے هین-لیکن آنریبل ممبر ان واقعات اور اعداد کو جس استعمال مین لائے هین-اسکے لئے وہ آپ ذمہ وار هین-اور مین یہہ کہنے پر مجبور هون کہ اس سوال کے مرتب کرنے مین انہون نے اس ذمہ واري کو محسوس نہین کیا-

"مثلاً وہ ضلع انبالہ کے اعداد کو لیتے هین اور وهان کی عورتون کي آبادي مین بظاهر ۳۶ فیصدي کي کمي معلوم کرتے هین لیکن وہ یہہ نہین سوچتے-کہ سنہ ۱۸۶۸ع کا انبالہ سنہ ۱۹۱۱ ع کا انبالہ نہین ہے-اگر وہ اس امر کی تحقیقات کرتے-تو اونہین معلوم هو جاتا-کہ تحصیل پیپلي جسکي آبادي پونے دو لاکہہ تهي سنہ ۱۸۹۷ع مین ضلع انبالہ سے نکال کر ضلع کرنال مین شامل کر دي گئی تهي-

"پهر ضلع گورداسپور کے بارے مین وہ وثوق سے کہتے هین کہ وهان ۹ فیصدي کي کمی هوتی ہے-اگر وہ اپنے اعداد کي پڑتال کرتے تو انکو پتہ لگ جاتا-کہ در اصل وهان ۲۴ فیصدي کی بیشي هوئي ہے-

"دیگر کمي کي فیصدیان جو آپ نے بیان کي هین-قریباً درست هین لیکن مین اس امر کا اقرار کرتا هون-کہ مجہے اس بات کے سمجہنے مین قدرے دقت محسوس هو رهي ہے-کہ آبادي کی "کمی یا بیشي هونے سے" اونکي کیا مراد ہے-ایک ضلع مین تو ایک فیصدي کي کمي کا وہ خاص ذکر کرتے هین-لیکن دوسرے ضلع کي نسبت جہان ۱۸ فیصدي کی ایسي هوئي ہے-وہ کہتے هین کہ آبادي مین کوئي کمي بیشي نہین هوئي-

-"اس کے بعد آنریبل ممبر بوثوق بیان کرتے هین کہ اضلاع مذکور مین اول مسلمان عورتون کی آبادي مین بیشي هوئي ہے اور دوم کہ هندو اور مسلمان مردون کي آبادي مین بیشي هوئي ہے کیا آنریبل ممبر یہہ سنکر متعجب نہ هونگے کہ بہت سی عورتون مین جو اضافہ وہ بیان کرتے هین اعداد مردم شماري سے اسکي تصدیق نہین هوتي-یقیناً آنریبل ممبر کو توقع نہین رکہني چاهئے کہ گورنمنٹ اون کے سوالات پر سنجیدگي سے غور کریگي جبکہ وہ خود اپنے اعداد کا ایسي لاپرواهي سے استعمال کرتے هین-

" گورنمنٹ کو بعض اضلاع میں عورتوں کی آبادی میں افسوسناک زوال کا پورا علم ہے اور اسکے لئے میں آنریبل ممبر کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ گذشتہ مردم شماری کی رپورٹ میں مرد اور عورتوں کے تناسب کے متعلقہ باب کا مطالعہ کریں۔ رپورٹ مذکور کے تیسرے باب میں عورتوں کی نقل مکانی کے متعلق اونکو کچھہ دلچسپ حالات ملینگے اور باب ششم کے ساتھہ دختر کشی کے موضوع پر ایک نہایت ہی مفصل ضمیمہ لگا ہوا ہے جس میں فاضل مصنف اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ دختر کشی کا وجود اب بہت ہی کم پایا جاتا ہے "۔

" بردہ فروشی کے متعلق میں آنریبل ممبر کو اعداد نہیں بتلا سکتا۔ یہہ بات عام مشہور ہے کہ اغلباً عورتوں کی قلت کی وجہ سے گذشتہ سالوں میں بردہ فروشی بڑہ گئی ہے۔ لیکن عموماً اون اضلاع سے عورتیں نہیں بھگائی جاتیں۔ جہاں اونکی تعداد پیشتر ہی نا کافی ہے۔

" آنریبل ممبر کے سوالات کا سلسلہ اس التجا پر ختم ہوتا ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے۔ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ایسی کمیٹی سے کوئی مفید مطلب حل نہ ہوگا "

" مرد اور عورتوں کی تعداد میں تفاوت طاعون کی وجہ سے بڑہ گئی ہے جس سے مردوں میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ہلاک ہوئی ہیں اور اسکا علاج یہہ ہے کہ لڑکیوں کی بیش از پیش حفاظت کی جائے اور حفظان صحت کے حالات میں اصلاح کی جائے اور یہہ باتیں تو پہلے ہی سے اچھی طرح معلوم ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رامسرن داس نے سوال کیا --

۲۶ -- " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس خط و کتابت کو کونسل کی میز پر رکھیگی جو فیروز پور کے بندوبست کے بارہ میں اسکے اور گورنمنٹ ہند کے مابین ہوئی ہے۔ کیا گورنمنٹ اون وجوہات سے کونسل کو مطلع کریگی۔ جنکے باعث گورنمنٹ کو تشخیص جات مشخصہ کی تین بار نگرانی کرنیکی ضرورت پڑی۔ کیا اس سے پہلے بھی ایسی لگاتار نگرانیوں کی کوئی نظیر ملتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ اون کے متعلق کونسل کو مطلع کریگی --

فیروز پور میں بندوبست کی تشخیصات معاملہ اور کانگڑہ میں بندوبست جنگلات جاگیر۔

نیز (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ گذشتہ دس سالوں میں پنجاب کے کن اضلاع میں بندوبست کا کام ختم ہوا ہے اور ہر ضلع کے بندوبست میں کتنا عرصہ صرف ہوا اور خرچ کیا ہوا معاملہ زمین پہلے کتنا تھا اور اس بندوبست کے بعد کتنا بڑہ گیا۔

(ب) کن اضلاع میں اب بندوبست جاری ہے اور آئندہ دو سالوں میں کہاں کہاں بندوبست کرنا تجویز کیا گیا ہے۔

(ج) کیا گورنمنٹ کی یہہ تجویز ہے کہ پنجاب میں کمشنر بندوبست کی اسامی دوبارہ قائم کی جائے۔

(د) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ مسٹر ڈالک کے اوس بیان کے مطابق جو اونہوں نے ضلع کانگڑہ کی بنجر اراضیات کے درختوں کی ملکیت کے بارہ میں اجلاس کونسل منعقدہ ماہ ستمبر گذشتہ میں کیا تہا جنگل کا کتنا رقبہ اور تخمیناً کتنے درخت گورنمنٹ کے قبضہ میں آجائینگے۔

(ہ) ضلع کانگڑہ کے جنگلات جاگیر کے متعلق مسٹر شیپ شینک کی رپورٹ کو اطلاع عام کی غرض سے گورنمنٹ کب شائع کریگی اگر اس رپورٹ کو دانستہ مخفی رکھنا مقصود ہو تو کیا گورنمنٹ کونسل کو اون امور سے مطلع کریگی جن کی وجہ سے رپورٹ کا مخفی رکھنا ضروری ہے۔ نیز کیا گورنمنٹ کوئی ایسی نظیر بتلائیگی جہاں بندوبست کی رپورٹ کو اس قسم کی مخفی دستاویز تصور کیا گیا ہو کہ اوس کو عوام پر ظاہر نہ کیا جا سکے۔

اوس خط و کتابت کے متعلق جسکا سوال میں ذکر کیا گیا ہے گورنمنٹ اوس عام قاعدہ کے خلاف عمل کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی جس کے مطابق سرکاری دستاویزات کی اشاعت کی ممانعت ہے۔ بندوبست کی آخری رپورٹ قبل ازیں شایع ہو چکی ہے اور اوس میں وہ حالات پورے طور پر درج ہیں جو اس امر کی تشریح کے لئے ضروری ہیں کہ جدید تشخیص کس طرح منسوخ کیگئی ہے جیسا کہ آنریبل ممبر کے سوال کے دوسرے حصہ میں ظاہر کیا

کہا ہے یہہ صحیح نہین ہے کہ تشخیص کے تخمینہ جات نیز دفعہ ترمیم کرنی پڑی-ابتدائی تخمینہ مین یا اگر زیادہ صحت کے ساتھہ کہا جائے تو کل ضلع فیروز پور کی مکرر تشخیص کے اغلب نتائج کے اندازہ مین جو سنه ۱۹۱۰ع مین لگایا گیا تھا کم از کم ۳۸۰۰۰۰ روپیه بلکه ۴۰۰۰۰۰ روپیه کے حقیقی اضافه کی توقع ظاہر کی گئی تھی جو اوس وقت کے مطالبه کے ۳۳ فیصدی کے برابر اس قسم کے اندازہ لگانیکا اصل مدعا یہہ ہوتا ہے کہ یہہ دیکھا جائے کہ متوقع مالی نتائج سے مکرر تشخیص عمل مین لانے کی تجویز کس حد تک مناسب ہے اس قسم کے اندازہ سے یہہ مراد نہیں ہوتی کہ جن مالی نتائج کا اوس مین تخمینہ لگایا گیا ہے اون سے آخری اصل تشخیص تجاوز کرے صورت زیر بحث مین اگرچہ اندازہ مذکور اون کوایف کی بنا پر لگایا گیا تھا جن سے مسلمه طور پر وہ عظیم الشان ترقی پورے طور پر ظاہری نہوتی تھی جو عمل مین آ چکی تھی اور اضافه کے پیش شدہ تخمینہ کو گورنمنٹ ہند نے قابل استفادہ معاملات کی بناء پر قواعد تشخیص کی اغراض کیلئے کافی تسلیم کر لیا تھا یہہ بھی تسلیم کر لیا تھا کہ مالی وجوہات کی بناء پر ضلع کی مکرر تشخیص مناسب معلوم ہوتی ہے-

" بعد آزان سنه ۱۹۱۲ع مین تحصیل موگا کی مکرر تشخیص کے متعلق مفصل تجاویز گورنمنٹ کی خدمت مین ارسال کی گئی تھین ان تجاویز مین جس اضافه کی تجویز کی گئی تھی وہ اوس اضافه سے زیادہ تھا جسکا ابتدائی تخمینہ مین اندازہ لگایا گیا تھا چنانچہ تجاویز مذکور گورنمنٹ ہند کی خدمت مین ارسال کی گئین اور گورنمنٹ مذکور نے اون کو خاص شرائط کے تابع منظور کر لیا پھر سنه ۱۹۱۴ع مین جب تحصیل مکتسر کے متعلق تجاویز گورنمنٹ کے روبرو پیش ہوئین تو معلوم ہوا کہ ان تجاویز کو بھی گورنمنٹ ہند کی خدمت مین بھیجنا ضروری ہے گورنمنٹ ہند نے مکتسر کے متعلق تجاویز کو منظور تو کر لیا لیکن ساتھہ ہی یہہ ہدایت کی کہ تحصیل فاضلکا کے واسطے جو تجاویز مرتب کی جائین اون کو ترمیم شدہ جمع کے مشتہر کرنے سے پیشتر گورنمنٹ ہذا کی خدمت مین ارسال کرنا چاہئے-چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ۳۳۳۰۰۰ روپیه کی رقم جو صاحب فنانشل کمشنر نے تجویز کی تھی اور جس کو پنجاب گورنمنٹ نے منظور کر لیا تھا-تحصیل فاضلکا کیلئے گورنمنٹ ہند کی پیشگاہ سے منظور ہو گئی-

" آنریبل ممبر دیکھینگے کہ وہ اپنے سوال مین ابتدائی اندازہ یا مکرر تشخیص کے اغلب نتائج کے تخمینہ کو جو لازمی طور پر نا مکمل معلومات کی بنا پر مرتب کیا جاتا ہے اوس اصل اضافه کی رقم سے ممیز نہین کر سکے جس کے فی الحقیقت عاید کرنے کی تجویز کیجاتی ہے اور جو مکمل کوائف کی بنا پر اور نیز تشخیص کرنے والے افسر کی مقامی واقفیت کی مدد سے محسوب کی جاتی ہے-

" (الف) ایک نقشه* جس مین آنریبل ممبر کی طلب کردہ واقفیت درج ہے میز پر رکھا جاتا ہے-

" (ب) بندوبست کا کام اب اضلاع جالندھر و کانگڑہ اور انبالہ مین جاری ہے اور ڈیرہ غازیخان مین آئندہ اکتوبر مین اور ملتان مین سنه ۱۹۱۷ع مین اور شاید منٹگمری کی تحصیل ہائے ستلج مین اغلباً سنه ۱۹۱۸ع مین شروع کیا جائیگا-

" (ج) کمشنر بندوبست کے عہدہ کو از سر نو قائم کرنا فی الحال تجویز نہین کیا جاتا-

" (د) وہ خیال جو بظاہر ان سوالات کی صورت سے مترشح ہوتا ہے-یعنی یہہ کہ گورنمنٹ اون رقبہ جات یا اشجار کو تصرف مین لانا چاہتی ہے جنکی موجودہ کاغذات کی رو سے وہ مستحق نہین واقعات کے خلاف ہے جیسا کہ آنریبل مسٹر ڈائک نے کونسل کے اجلاس منعقدہ ستمبر ۱۹۱۵ع مین آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال صاحب کے سوال کے جواب مین بیان کیا تھا یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا فیصلہ تمام و کمال موجودہ کاغذات کی تاویل پر منحصر ہے-فی الحال یہہ معاملہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور تاوقتیکہ اس کا کوئی فیصلہ نہ ہو جائے اوس رقبہ کی مقدار اور اون درختون کی تعداد بتلانی مشکل ہے جس پر تاویل کے اون اصولون کا اثر ہوگا جو اختیار کئے جائینگے-

" (۲) سوال کے آخری فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلع کے معاملہ زمین کی تشخیص کی آخری رپورٹ بندوبست اور اون کارروائیون کی رپورٹ ہا بندوبست جنگلات مین تمیز نہین کیگئی جو ایکٹ جنگلات ہند (نمبر ۷-مصدرہ سنه ۱۸۷۸ع) کے احکام کے مطابق عمل مین آئی ہین-اول الذکر رپورٹون کو گورنمنٹ شایع کردیا کرتی ہے-لیکن آخر الذکر رپورٹون کی اشاعت کے واسطے کوئی نظیر موجود نہین ہے اور گورنمنٹ کی رائے مین

* دیکھو ضمیمه ج

کوئی کافی وجہ موجود نہیں کہ موجودہ صورت میں رائج الوقت دستور سے کیوں انحراف کیا جائے لیکن میں آنریبل ممبر کی آگاہی کے لئے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جاگیرہا کانگڑہ کے بندوبست جانلات کے احکام کو اشتہار پنجاب نمبری ۲۸۳۹- الف لغایت ہ مورخہ ۳۱-اگست سنہ ۱۹۱۵ع میں بالتفصیل درج کر دیا گیا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا۔

۲۷ — " کیا یہہ امر واقع ہے کہ گورنمنٹ تحصیل بھیرہ کے صدر مقام کو بھیرہ سے بھلوال میں منتقل کرنا چاہتی ہے اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کو ان حالات سے مطلع کریگی جن کی وجہ سے اس تبدیلی کی ضرورت پیش آئی ہے کن وجوہات کی بناپر گورنمنٹ ایک مشہور پرانے شہر کو ترک کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔

تحصیل کے صدر مقام کو بھیرہ سے بھلوال میں تبدیل کرنا۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" سوال کے پہلے حصہ کا جواب مثبت میں ہے وہ وجوہات جنکی بناپر گورنمنٹ تحصیل کے صدر مقام کو بھیرہ سے بھلوال منتقل کرنا چاہتی ہے مختصراً حسب ذیل ہے —

(اول)— بھلوال مقابلتاً مرکز میں واقع ہے چونکہ تحصیل کا مشرقی حصہ ضلع گجرات میں تبدیل کر دیا گیا ہے اسواسطے بھیرہ اب تحصیل کے ایک گوشہ میں واقع ہے۔

(دوم)— بھلوال سے عین ضلع کے صدر مقام تک ریلوے لائن بنی ہوئی ہے حالانکہ بھیرہ پہونچ کر برانچ ریلوے لائن ختم ہو جاتی ہے اور ضلع کو جانے کے لئے چکر لگا کر جانا پڑتا ہے۔

(سوم)— بھیرہ میں صدر مقام رکھکر چناب کے دریائی علاقہ کی غیر مستقل تشخیص کے اثر کی نگرانی کرنا مشکل ہے مثلاً رانجھا جو علاقہ مڈکور کا مرکز ہے بھیرہ سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر ہے اور علاقہ مڈکور کے دیگر حصص اور بھی بہت زیادہ فاصلہ پر واقع ہیں۔

(چہارم)— یہہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تحصیل کے اوس حصہ کی آبادی جسکا بھلوال قدرتی حیثیت سے اور جغرافیہ کے لحاظ سے مرکز ہے ۱۱۳۰۰۰ افراد ہے اور اوسکی معاملہ زمین و آبیانہ کی آمدنی ۱۰½ لاکھ ہے تحصیل کے باقی ماندہ حصہ کی آبادی ۷۵۰۰۰ افراد کے قریب ہے اور اوسکی معاملہ وغیرہ کی آمدنی صرف ۲½ لاکھ ہے۔

(پنجم)— بھلوال ایک شاداب اور نہری علاقہ کے مرکز میں واقع ہے اور اوسکی آبادی واہمیت دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور بد قسمتی سے بھیرہ کی آبادی دن بدن گھٹتی جاتی ہے۔

ان وجوہات پر احتیاط کے ساتھ غور کرنے اور سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع کے موسم سرما میں تحصیل کے اندر دورہ کرنے کے بعد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ تحصیل کے صدر مقام کو بھیرہ سے بھلوال منتقل کرنا معاملہ ادا کنندگان کے جزو کلہو اور گورنمنٹ کے لئے مفید ہے جناب ممدوح کی رائے میں یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس تبدیلی سے بھیرہ کو نقصان پہونچیگا بھیرہ میں ریلوے کا سلسلہ اور عمدہ مدارس موجود ہیں اور وہاں ہذا کی نفع بخش تجارت ہوتی ہے اور تحصیل کے صدر مقام کے منتقل ہوجانے کی صورت میں بھی اوسے یہہ سب خوبیاں اوسی طرح حاصل رہینگی - یہہ ارادہ ہے کہ بھیرہ میں ایک سینیر نائب تحصیلدار کے زیر اہتمام ایک سب تحصیل بدستور قائم رہنے دی جائے اور فصل ہائے خریف اور ربیع کے بعد دو دو ماہ کے لئے معاملہ کی فراہمی کے وقت ایک عارضی خزانہ بھی کھول دیا جایا کریگا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال دیا۔

لوکل سلف گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ ھا

۲۸۔" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی لوکل سلف گورنمنٹ کے اصول کی ڈسٹرکٹ بورڈ ھائے پنجاب میں توسیع کے مسئلہ پر غور کرنے لئے سرکاری و غیر سرکاری اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کریگی ۔ ممبرون کے انتخاب کے قواعد کو غالباً کب تک ترمیم کیا جائیگا اور کیا انتخاب کا اصول قسمت ھا راولپنڈی و ملتان کے ڈسٹرکٹ بورڈون میں بھی رائج کیا جائیگا ۔ اور کیا گورنمنٹ اون معاملات کی نگرانی کے واسطے جو تصفیہ کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈون کے روبرو پیش ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ بورڈون کو موثر اختیارات عطا کرنے کی غرض سے کمشن تقسیم اختیارات کی سفارشون پر عمل در آمد کرنا تجویز کرتی ھے "۔

آنریبل مسٹر میکلگن نے جواب دیا۔

" ڈسٹرکٹ بورڈون کے متعلق کمشن تقسیم اختیارات کی سفارش ابھی تک گورنمنٹ کی زیر غور ہیں ازین فی الحال اون کے متعلق کوئی مزید اعلان نہین کیا جا سکتا ھے گورنمنٹ کو علم نہین کہ آنریبل ممبر کی تجویز کمیٹی مقرر کرنے کے لئے کافی وجوھات موجود ھین لیکن آنریبل ممبر کی پیش کردہ تجویز پر اس عام مسئلہ کے ساتھ غور کیا جا ئیگا۔

" یہہ سمجھ نہین آتا کہ آنریبل ممبر کا ڈسٹرکٹ بورڈون کے ممبرون کے انتخاب کے قواعد کی ترمیم سے کیا مطلب ھے آنریبل ممبر کو بلا شبہ اس بات کا علم ہوگا کہ ھر ایک بورڈ نے اپنے لئے علیحدہ قواعد مرتب کئے ہوئے ھین جن کو وہ اپنی مرضی سے ترمیم کر سکتا ھے بشرطیکہ وہ ایسا کرنا مناسب خیال کرے۔

" انتخاب کے طریق کی قسمت ھائے راولپنڈی و ملتان مین توسیع کے سوال کے متعلق مین آنریبل ممبر کی توجہ اوس جواب کی طرف منعطف کراتا ہون جو مین نے ابھی آنریبل مرزا محمد اکرام اللہ خان کو دیا ھے۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے سوال کیا۔

لڑکون و لڑکیون کے لئے ابتدائی مدارس سنہ ۱۹۱۲ع اور سنہ ۱۹۱۵ع مین۔

۲۹۔" لڑکون و لڑکیون کے اون پرائمری (ابتدائی) مدارس کی تعداد کیا ھے جو میونسپلٹیون و ڈسٹرکٹ بورڈون کی طرف سے سنہ ۱۹۱۵ع و ۱۹۱۲ع مین قائم تھے؟ سنین مذکورہ مین ھر ایک ضلع مین ایسے مدارس کے طلبا کی تعداد کیا تھی اور میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ سکولون اور امدادی (ایڈڈ) غیر سرکاری سکولون مین فی طالب علم اوسط سالانہ خرچ کیا تھا "؟۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر کو اس قسم کی کل اطلاع نقشہ جات دوم و ھفتم و دھم منسلکہ سالانہ رپورٹ ھائے متعلقہ تعلیم صوبہ مین بالتفصیل ملیگی۔ رپورٹ بابت سنہ ۱۲—۱۹۱۱ع سے ھر ایک ضلع کے مدارس و طلبا کی تعداد ظاھر نہین ہوتی یہہ اعداد اب نقشہ دھم مین درج ہوتے ھین "۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے سوال کیا۔

لاھور مین بنگلہ جات پر معاملہ زمین کی تشخیص۔

۳۰۔" (الف) کیا گورنمنٹ کو معلوم ھے کہ ضلع لاھور کے حال ھی کے بندوبست مین میونسپلٹی لاھور کے اندر معاملہ زمین بہت بڑھا دیا گیا ھے اور کہ بنگلہ جات و سکونتی مکانات پر جو میونسپلٹی کے اندر کی اراضیات پر تعمیر ھین معاملہ زمین کے علاوہ انکم ٹیکس بھی تشخیص ہوسکتا ھے۔

" (ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایسی جائداد کو تشخیص انکم ٹیکس سے مستثنے کرنے کی ضرورت پر غور کریگی جس پر قبل ازین معاملہ زمین تشخیص ہو چکا ھے "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا —

" (الف) میونسپل حدود لاهور کے اندر ایسی قصباتی اراضیات (جنپر معامله زمین تشخیص هوسکتا هے) کا معامله زمین اراضیات مذکور کی قیمت میں اضافه هوجانے کے سبب حال هی کے جدید بندو بست میں بڑها یا گیا تها۔

" اون بنگله جات و رهائشی مکانات کی آمدنی پر جو اون اراضیات میں هیں انکم ٹیکس عائد هو سکتا هے آنریبل ممبر کا یهه خیال که ان بنگله جات و رهائشی مکانات پر معامله زمین عائد هو سکتا هے صحیح نهین هے۔ قصباتی اراضیات کا معامله زمین اراضیات کی مالیت کے بموجب محسوب کیا جا تا هے نه که اوس آمدنی کے بموجب جو ایسی اراضیات پر تعمیر شده عمارتوں اور اون اغراض کی بدولت حاصل هوتی هے جنکے لئے ایسی عمارتیں استعمال کی جاتی هیں۔

(ب) " اوس سوال کے بموجب جو کونسل هذا کے اجلاس منعقده ۲۸-اپریل سنه ۱۹۱۱ع میں کیا گیا تها گورنمنٹ نے حال هی میں اوس کی نسبت هدایات صادر کرنے کی اجازت دے دی هے که عمارت کی آمدنی کے انکم ٹکس پر اوس اراضی کے معامله زمین کی تشخیص کا اثر کس حد تک پڑتا هے جسپر عمارت مذکور بنی هوئی هو۔ جسقدر معامله زمین مالکان ادا کرتے هون وه کل آمدنی میں سے منها کر لیا جایا کریگا تا که وه خالص آمدنی معلوم هو سکے جسپر انکم ٹیکس تشخیص کیا جائے۔ لیکن یهه امر که زمین پر معامله زمین عاید هو سکتا هے عمارات کی آمدنی پر انکم ٹکس کی تشخیص کو نا جائز نهین قرار دیتا۔

آنریبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کیا —

چاهات کی فهرست کا بندوبست کی رپورتون میں شامل کرنا۔

۳۱— " کیا گورنمنٹ براه مهربانی مهتممان بندوبست کے نام بدین مضمون هدایات صادر کرنے کی مناسبت پر غور کریگی که آینده اون جمله مقامات کی ایک فهرست بندوبست کی رپورٹ میں شامل کر دی جایا کرے جهان پینے کے پانی کیلئے احداث چاهات کی سخت ضرورت هو تا که ضرورت کے موقع پر آسانی کے ساتهه معلوم هو سکے که ملک کے کن حصص میں مناسب بهم رسانی آب کی ضرورت هے "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا —

" گورنمنٹ کے خیال میں اس قسم کی فهرست جسکا آنریبل ممبر نے اپنے سوال میں ذکر کیا هے بندوبست کی رپورٹ میں مناسب طور پر شامل نهین کیجا سکتی کیونکه رپورٹ مذکور ایک مختصر سرکاری دستاویز هوتی هے جس میں صرف بندوبست کی کارروائیون اور اونکے نتائج کا تذکره هوتا هے۔ نه هی یه مناسب معلوم هو تا هے که مهتمم بندوبست پر اوس طول طویل تحقیقات کا جسکی فهرست متذکره کی تیاری کے لئے ضرورت هوگی بوجهه ڈالکر اوسکے فرائض میں جو پهلے هی نهایت اهم اور پر از ذمه واری هین کوئی اضافه کیا جائے یهه کام زیاده مناسب طور پر ڈسٹرکٹ بورڈون کے حیطه فرائض میں داخل هے جنکے ممبر بهترین طور پر مقامی ضرورتون کو سمجهه سکتے هین اونکا انتظام کرسکتے هین "۔

آنریبل رائے بهادر رام سرن داس نے سوال کیا —

سن کنکره اور (جوٹ) نیل کی کاشت در اونکی ترقی۔

۳۲— " (الف) کیا گورنمنٹ براه مهربانی بیان فرمائیگی که پنجاب کے کن اضلاع میں نیل بکثرت کاشت کیا جاتا هے ؟۔

" (ب) کیا گورنمنٹ براه مهربانی بتائیگی که آیا صوبه هذا میں رنگریزی کی دستکاری کو ترقی دینے کے خیال سے وه نیل کے کاشتکارون کو خاص مراعات دینا منظور کریگی۔ اگر ایسا هے تو وه مراعات کس قسم کی هونگی ؟۔

" (ج) کیا گورنمنٹ نیل کی بهتر کاشت کے لئے نیل کے کاشتکارون کو مناسب مشورات دینے کے واسطے ماهران زراعت مقرر کرنے کی مناسبت پر غور کریگی ؟۔

" (د) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا محکمہ زراعت نے صوبہ ھذا مین سن ککوا کی کاشت کے متعلق تجربات کئے ھین-اگر ایسا کیا گیا ھے تو کن مقامات پر اور اون تجربات کا کیا نتیجہ ہوا ھے ؟-

آنریبل مسٹر آذر ایلنگ نے جواب دیا--

" (الف) نیل زیادہ تر اضلاع ملتان و مظفر گڑہ اور ڈیرہ غازیخان مین کاشت کیا جاتا ھے-

" (ب) اس مسئلہ پر کہ آیا صوبہ ھذا مین نیل کی کاشت کو ترقی دینے کے واسطے خاص کارروائی عمل مین لانی یا خاص رعایتین عطا کرنی مناسب ھونگی جنگ کے آغاز سے اور مصنوعی اور قدرتی نیل کی قیمت مین اضافہ ھوجانیکے بعد سے محکمہ زراعت نے اکثر غور کیا ھے اور ھمیشہ اسی نتیجہ پر پہنچا ھے کہ تاوقتیکہ ھمین اسبارہ مین کسی قدر یقین نہ ھوجائے کہ قدرتی نیل کم از کم کچھ سالون تک اپنے موجودہ نرخ پر یا اوسکے قریب قیمت پر فروخت ھوتا رھیگا موجودہ حالات مین کاشتکارون کو اس بات کی ترغیب دینا نامناسب ھوگا کہ وہ نیل کی زیادہ رقبہ مین کاشت کرین اگر لڑائی کے ختم ھونے کے ساتھہ ھی نیل کا نرخ کم ھونا شروع ھو گیا تو اس کارروائی سے موجودہ زراعتی کاروبار کے درھم برھم ھو جانے کا احتمال ھے - یہہ واضح رھے کہ نیل کی کاشت کو صوبہ ھذا مین ایسی اھمیت حاصل نہین ھے جیسی کہ صوبہ بہار مین-

" لیکن اگر تجربہ سے معلوم ھو گیا کہ نیل کچھہ عرصہ تک اعلاً اچھے موجودہ اعلے نرخ پر یا اس کے قریب قریب فروخت ھوسکیگا تو گورنمنٹ اس کی کاشت کی حوصلہ افزائی کریگی اور اگر اس غرض کیلئے کسی خاص مراعات کی ضرورت ھوگی تو وہ بخوشی اس بات پر غور کریگی کہ یہہ مراعات کس حد تک بجا طور پر دی جاسکتی ھین-

" (ج) چونکہ فی الحال محکمہ زراعت کا عملہ قلیل ھے اسلئے نیل کے کاشت کارون کو خاص مشورات دینے کیلئے کسی ماھر فن کا تقرر عمل مین لانا مشکل ھے - اور اوس جواب کے بموجب جو ابھی سوال کے دوسرے حصہ کے متعلق دیا گیا ھے ایسا کرنا فی الحال ضروری بھی معلوم نہین ھوتا - لیکن اس سال لائل پور فارم مین معمول کی نسبت زیادہ رقبہ مین نیل کی کاشت کی گئی ھے اور وھان کے زراعتی افسر اسکی کاشت کی ھر ایک حالت کا نہایت احتیاط کے ساتھہ معائنہ کر رھے ھین-

" (د) صوبہ ھذا مین سن ککوا کی کاشت کے متعلق محکمہ زراعت نے سنہ ۱۹۰۷ ع اور سنہ ۱۹۱۱ ع کے درمیان عملی تجربات کئے تھے اون کے نتائج کی پوری تفصیل محکمہ زراعت کی سالانہ رپورٹ ھا بابت سال ھا متذکرہ مین درج ھے جسکی طرف مین آنریبل ممبر کی توجہ مبذول کراتا ھون - لیکن مین اس موقع پر اون کا اختصار پیش کرتا ھون لائلپور مین محکمہ زراعت کے فارمون مین جوٹ کی کاشت کیگئی تھی اور اوس کی پیداوار تسلی بخش ھوئی تھی - لیکن یہہ ایک ایسی جنس ھے جسے احتیاط کے ساتھہ کاشت کرنے و بکثرت کھاد ڈالنے اور اور اس کی روئیدگی کے عرصہ مین بہت سا پانی دینے کی ضرورت ھے اب یہہ دیکھنا ھے کہ ان امور کو مد نظر رکھکر ایک معمولی زمیندار اس جنس کو کس حد تک تسلی بخش طور پر کاشت کر سکتا ھے - لیکن محکمہ زراعت ابھی اپنے آپکو اس قابل نہین پاتا کہ وہ زمینداروں کو اس جنس کے کاشت کرنے اون امور کا تصفیہ کرنے کیلئے کہ سنے جن کا ابھی ذکر کیا گیا ھے کیونکہ سن ککوا کو پختہ ھونے کے بعد چھلکا اتارنے کے لئے پانی مین بھگونا پڑتا ھے اور اس مطلب کیلئے بہت سا پانی مطلوب ھوتا ھے اس کے متعلق یہی ایک سب سے بڑا حل طلب سوال ھے کیونکہ اگر سن ککوا کی کاشت بہت سا رقبہ مین کیجائے تو صوبہ ھذا مین وقت مذکور پر اس غرض کیلئے کافی مقدار مین پانی حاصل کرنا بسا اوقات اگر نا ممکن نہین تو دشوار ضرور ھوگا-

" مسٹر فنلو فائیبر اکسپرٹ (ماھر ریشہ) گورنمنٹ بنگال اس معاملہ کے متعلق محکمہ زراعت پنجاب کو اپنی رائے سے مستفید کرنیکی غرض سے گذشتہ موسم بہار مین لائل پور مین کل کے ذریعہ سن ککوا کا چھلکا اُتارنے کا طریق دریافت کرنے کی کوشش کر رھے ھین جس سے پانی کی ضرورت کم ھوجائیگی اور وہ اوس مین کامیابی کی اُمید رکھتے ھین - انہون نے ھم کو بڑے زور کے ساتھہ یہہ مشورہ دیا تھا کہ ھم طریق مذکور کے

مکمل ہونے تک کوئی مزید کاروائی نہ کرین - اگر یہہ طریق عملی طور پر ممکن معلوم ہوا تو محکمہ زراعت صوبہ ہذا مین سن لکٹوا کی کاشت کے مسلہ پر دوبارہ غور کریگا اور اوس صورت مین موجودہ کی نسبت کامیابی کی زیادہ اُمید ہوگی "-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا -

ریلوے سٹیشنون تک پہچنے کیلئے سڑکین -

۳۳- " سڑکون کے کنارہ کے قصبات و مواضعات کی تجارت وغیرہ کا بیشتر حصہ ریلوے کے ذریعہ ہوتا ہے اور اوس سے محکمہ ریلوے کو بہت فائدہ ہوتا ہے کیا گورنمنٹ حکام ریلوے سے یہہ تحریک کرنے کی مناسبت پر غور کریگی کہ وہ ایسے قصبات و مواضعات سے ریلوے اسٹیشن تک سڑکین بنانے کا خرچ ادا کیا کرین "-

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا -

" آنریبل ممبر کی پیش کردہ تجویز کوئی نئی نہین اور اوس پر قبل ازین گورنمنٹ غور کرچکی ہے لیکن اس پر اس لئے زور نہین دیا گیا کہ ایسا کرنے سے معاہدہ صوبہ کی مخالفت ہوتی ہے - چونکہ واصلات ریلوے امپیریل ہوتے ہین اس لئے اس درخواست کے یہہ معنے ہونگے کہ امپیریل گورنمنٹ اخراجات زیر مد کلان ۴۵-تعمیرات سول کا کچھہ حصہ ادا کرے حالانکہ یہہ مد معاہدہ صوبہ کی شرائط کے مطابق کلیتہ پراونشل ہے - اس تجویز کی نوعیت اس امر واقع سے فی الحقیقت تبدیل نہین ہوتی کہ اون اخراجات کا کچھہ حصہ پراونشل گورنمنٹ کی باہمی قرار داد کے مطابق مقامی جماعتین ادا کرتی ہین -

" لوکل گورنمنٹ کی رائے مین آنریبل ممبر کی تجویز کے حق مین کوئی قوی دلائل موجود نہین ہین اور لوکل گورنمنٹ جو قبل ازین ذرایع آمد رفت کی ترقی کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈون کو سالانہ ۲ لاکھہ کا بازگشت عطیہ دیتی ہے اسبارہ مین ریلوے بورڈ سے اس قسم کی کوئی درخواست کرنے کے لئے تیار نہین "-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا -

پنجاب سکریٹریٹ مین ایک ہندوستانی سیکریٹری کا تقرر -

۳۴- " کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ ہندوستان کی جملہ دیگر پراونشل گورنمنٹون کے سکریٹریون مین سے عام طور پر ایک ہندوستانی ہوتا ہے ؟ - کیا پنجاب گورنمنٹ بھی سکریٹری ایٹ پنجاب مین کسی قابل ہندوستانی عہدہ دار کو مقرر کرنے کی مناسبت پر غور کریگی "-

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا -

" آخری قابل استفادہ اطلاع کے مطابق ہندوستانی بہت سے پراونشل سیکریٹری ایٹون مین سیکریٹری یا اندر سیکریٹری یا اسسٹنٹ سیکریٹری کے عہدون پر فائز ہین -

" آنریبل ممبر کے سوال کے دوسرے حصہ کے متعلق مین آنریبل ممبر کی توجہ اوس جواب کی طرف دلانا چاہتا ہون جو میرے پیشرو نے کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ ع مین آنریبل لالہ کانھی رام کے ایک اسی قسم کے سوال کے متعلق دیا تھا "-

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا -

مولوی فاضلون اور شاستریون کی تنخواہ -

۳۵- " (الف) کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ مولوی فاضلون اور شاستریون کی تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار سے شروع ہوتی ہے -

(ب) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ علوم مشرقیہ کو ترقی دینے کے خیال سے علوم شرقیہ کے سند یافتگان کی تنخواہ کو بڑھانے کی مناسبت پر غور فرمائیگی -

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

"اگر آنریبل ممبر کي مراد گورنمنٹ هائي سکولون کي آسامیون سے هے جن پر مامور شدہ اشخاص ماتحت ملازمت تعلیم کے ممبر هوتے هین تو اون کا یہ خیال غلط هے کہ مولوي فاضل و شاستري ۲۰ روپیہ ماهوار پر ملازم رکھے جاتے هین۔ محکمہ تعلیم مین اس قسم کا کوئي قاعدہ یا دستور رائج نهین۔ بر خلاف اسکے یہ امر واقع هے کہ ملازمت مذکور کے اعلیٰ درجون مین مقابلتاً آسامیون کی قلت کی وجہ سے سنسکرت و عربي کے بہت سے جونیئر مدرسین ابهي تک ۳۰—۲۰ روپیہ ماهوار کے درجہ مین هین اور کہ اون مین سے بعض علوم مشرقیہ کی سندات معمولہ صدر رکھتے هین۔ان قابلیتون کے مدرسین کو حسب موقع ترقي دی جاتی هے لیکن تا وقتیکہ ماتحت ملازمت تعلیم کے عملہ کو مکرر ترتیب دیجائے ایسي جملہ آسامیون کو اعلیٰ درجون مین منتقل نهین کیا جاسکتا۔ جب ایسي مکرر ترتیب عمل مین آئیگي تو امید هے کہ اس بارہ مین اصلاح کر دی جائیگي اجکل امر واقع یہہ هے کہ سرکاري مدارس مین تنخواهین بحیثیت مجموعي غیر سرکاري مدارس کي تنخواهون سے زیادہ هین۔چنانچہ سناتن دهرم سکول لاهور مین جس سے آنریبل ممبر واقف هے معلم سنسکرت کو جو شاستري هے ۳۰ روپیہ ماهوار تنخواہ ملتي هے اور یہي تنخواہ هندو سبها سکول امرتسر مین دیجاتي هے"۔

آنریبل خان بهادر میان فضل حسین نے سوال کیا—

مشرقي زبانون کے مدرسین کی تنخواہ۔

۳۶—"کیا گورنمنٹ براہ مهرباني بیان فرمائیگی کہ آیا یہ امر واقع هے کہ سرکاری مدارس (خصوصاً مڈل و هائي سکولون مین) مین مشرقي زبانون کے مدرسین کو اوس صورت مین بهي اتني تنخواهین نهین دی جاتین جتني کہ دیگر مضامین کے اُستادون کو دي جاتي هین جب کہ وہ مشرقي زبانون مین دیگر اُستادون کي اپنے اپنے مضامین کی قابلیتون کي نسبت زیادہ اعلیٰ قابلیتین رکھتے هین۔

"کیا یہہ امر واقع هے کہ کسي منشی فاضل یا مولوي فاضل یا شاستري (جو پنجاب یونیورسٹي کے فارسي علی الترتیب عربي اور سنسکرت کے اعلے ترین امتحانات هین) کو جسنے ٹریننگ کالج مین تعلیم نہ پائي هو ۱۵ یا ۲۰ روپیہ ماهوار سے زیادہ مشاهرہ نهین دیا جاتا۔حالانکہ آرٹ فیکلٹي کے گریجوئیٹ کو محکمہ تعلیم بالعموم ۵۰ روپیہ ماهوار دے دیتا هے۔

اگر یہہ درست هے تو کیا معلمین علوم مشرقیہ کے موجودہ حالات کو بہتر بنانیکي کوئی تجویز در پیش هے"۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا—

"ایسے مشرقی زبانون کے مدرسین کی تنخواهون کي شرح جو انگریزي خوان نهین هین بالعموم اینگلو ورنیکولر مدرسین کي شرح سے کم هوتي هے۔جیسا کہ اسلامیہ اسکولون مین جنکي نسبت آنریبل ممبر کو شاید تازہ ترین حالات معلوم هونگے ان اسکولون مین اون معلمین کو جن کے پاس مولوی فاضل کي سند هوتي هے ۲۰ روپیہ سے ۳۵ روپیہ ماهوار تنخواہ ملتي هے۔اسکي کچهہ حد تک تو یہہ وجہ هے کہ ایسي تعلیم جس مین انگریزي شامل نہو مقابلتاً ارزان هے اور آسانی سے حاصل کي جا سکتي هے اسلئے معلمین علوم مشرقیہ کثرت سے دستیاب هو سکتے هین۔دوسري وجہ اون کے مشاهرہ کي شرح مین فرق هونیکي یہہ هے کہ اون اشخاص کو جو انگریزي خوان نهین هین اینگلو ورنیکولر سکولون مین اعلے اور زیادہ ذمہ واری کي اسامیون پر مقرر نهین کیا جا سکتا اور نہ هي انکو اسکولون کے معائنہ کے کام پر لگایا جا سکتا هے۔

"مشرقي زبانون کے جونیر معلمین کو جنکو گورنمنٹ اسکولون مین ملازم رکها جاتا هے بلا لحاظ انکی قابلیت کے ابتدا مین بالعموم ۲۰-۳۰ روپیہ کا درجہ دیا جاتا هے اور اونکو جلد هي موقع هونیپر ترقي دي جاتي هے آجکل معلمین علوم مشرقیہ اور مدرسین زبان سنسکرت و عربي کي کل تعداد جو گورنمنٹ اسکولون کے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ مین ملازم هین ۱۳۳ هے۔ان مین سے ایک ۱۰۰—۱۴۰ روپیہ کے درجہ مین هے۔۹۶ مدرسین ۳۵ روپیہ تا ۹۰ روپیہ ماهوار کے مختلف درجون مین هین اور ۳۶ مدرسین ۲۰—۳۰ روپیہ ماهوار تنخواہ لے رهے هین۔اون مدرسین کو جنهون نے ٹریننگ حاصل کي هو اور جنکے پاس جونیر اینگلو ورنیکولر سرٹیفکٹ هون ابتدا مین ۳۵ روپیہ

ماہوار تنخواہ دیجاتی ہے اور گریجوئیٹون کو ۵۵ روپیہ ماہوار۔اُمید ہے کہ جب مالی حالت مین اصلاح ہو جائیگی تو ادنے درجون کی آسامیون کو سبارڈینیٹ ایجوکیشنل سروس کے اعلے درجون مین منتقل کرکے گورنمنٹ اسکولون کے مشرقی زبانون کے مدرسان کی تنخواہون اور آئندہ اُمید ترقی کو بہتر بنانا ممکن ہو جائیگا۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔۔

جھنگ۔ملتان اور مظفر گڑہ مین پرائمری سکول۔

۳۷۔" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بتلائیگی کہ۔

(الف) آیا یہہ امر واقعہ ہے کہ بلحاظ تعلیم پنجاب کے جنوب مغربی اضلاع۔یعنی جھنگ۔ملتان اور مظفر گڑہ اگر پنجاب کے سب اضلاع سے پیچھے نہین تو کم از کم اون اضلاع کے زمرہ مین شامل ہین جو سب اضلاع سے پیچھے ہین۔

(ب) اگر یہہ درست ہے تو حکام نے اس نقص کو رفع کرنیکے لئے اپریل سنہ ۱۹۱۵ء سے کیا عملی کارروائی کی ہے۔

(ج) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت اون نئے پرائمری اسکولون کی تعداد بتائیگی جو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع سے آجتک پنجاب مین کھولے گئے ہین اور نیز اون اسکولون کی تعداد بھی بتائیگی جو اضلاع متذکرہ بالا مین جاری کئے گئے ہین "۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" اضلاع جھنگ اور ملتان کے اسکولون مین طلبا کی حاضری صوبہ کی اوسط حاضری کے تقریباً برابر ہے لیکن مظفر گڑہ مقابلتاً پیچھے ہے۔ان تین اضلاع کو اون عطیات کے علاوہ جو مدرسین کی تنخواہ اور دیگر اخراجات بناء پر کل ڈسٹرکٹ بورڈون کو دئے جاتے ہین۔ورنیکولر اسکولوں کے جاری کرنے و قائم رکھنے کے لئے گذشتہ چند سالون مین خاص عطیات ملتے رہے ہین۔ایسے نئے پرائمری اسکولون کی (جن مین صنعتی اسکول بھی شامل ہین) کل تعداد جو سنہ ۱۹۱۵-۱۹۱۶ ع مین صوبہ مین جاری کئے گئے ہین ۲۵۱ ہے۔ملتان مین ۱۲۔جھنگ مین ۱۴ اور مظفر گڑہ مین ۹ سکول ایزاد کئے گئے "۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔

مقدمات حق شفع۔

۳۸۔" کیا گورنمنٹ برائے مہربانی کونسل کی میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس مین حق شفع کے اون مقدمات کی تعداد درج ہو جو ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ و ۱۹۰۶ و ۱۰۹۷ و ۱۹۰۸ و ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ اور ۱۹۱۵ء مین دائر کئے گئے ہین"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" ایک نقشہ* جس مین محولہ بالا اعداد درج ہین میز پر رکھہ دیا گیا ہے "۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔

پنجاب ہائی کورٹ۔

۳۹۔" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بتلائیگی کہ گورنمنٹ ہند اور سیکریٹری آف سٹیٹ ہند نے پنجاب چیف کورٹ کو ہائی کورٹ کے پایہ تک بڑہانے کے بارہ مین حال ہی مین کیا اعلانات کئے ہین "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔۔۔

" مین آنریبل ممبر کی توجہ اوس کمیونیک† کی طرف مبذول کراتا ہون جو گورنمنٹ ہند نے جون گذشتہ کے اختتام پر جاری کی تھی۔اس کمیونیک کی ایک نقل میز پر رکھہ دی گئی ہے۔کوئی تازہ ترین اعلان اس بارہ مین نہین کیا گیا "۔

---

† دیکھو ضمیمہ د * دیکھو ضمیمہ ہ

آنريبل خان بهادر ميان فضل حسين نے سوال کيا---

.م--" کيا گورنمنٹ برائے مهرباني بيان کريگي که آيا صلح اور تصفيه حسابات کي وه کار روائي اب مکمل هوگئي هے جسکي نسبت هز آنر پريذيڈنٹ بهادر نے کونسل هذا کے ۱۹-اپريل سنه ۱۹۱۶ع کے اجلاس مين فرمايا تها که وه مظفر گڑه مين قريب اختتام هے اور جهنگ مين خاطر خواه ترقي کر رهي هے ؟-

جهنگ اور مظفر گڑه مين باهمي صلح اور تصفيه حسابات کي کار روائي-

" اگر کار روائي ختم نهين هوئي تو کس قدر کام ابهي باقي هے اور کهان ؟ اور اس کام کے انجام دينے مين کس قدر وقت صرف هونيکي اُميد کي جاتي ؟ چونکه اس کام کا بسرعت ختم کرنا فريقين اور گورنمنٹ کے لئے مفيد هے اسلئے کيا يهه ممکن نهين که اس کے انجام دينے کے لئے خاص افسر تعينات کئے جاوين "-

آنريبل مسٹر طامسن نے جواب ديا---

" اضلاع جهنگ اور مظفر گڑه کي (جن کا آنريبل ممبر نے ذکر کيا هے) مسلم اور هندو آبادي کے مابين مصالحت کرنيکي غرض سے جو کارروائي کيگئي هے وه مقامي حکام کي کوششون اور هر دو اقوام اور انکے ليڈرون کي عقلمندي کي وجه سے يهانتک کامياب هوئي هين که گورنمنٹ نے کمشنر ملتان اور حکام اضلاع مذکور کے مشوره کے بموجب اوس تعزيري پوليس کو هٹا لينے کے لئے احکام جاري کردئے هين جو اوس علاقه مين لگائي گئي تهي جهان گذشته سال فساد هوئے تهے-چنانچه کل سے پوليس مذکور کو هٹا ديا گيا هے-اميد کي جاتي هے که يهه اصلاح دائمي هوگي-ليکن لوگون کو متنبه کرديا گيا هے که اگر کسي قسم کي بد انتظامي دوباره وقوع مين آئي تو تعزيري پوليس پهر فوراً تعينات کردي جائيگي-

" تصفيه حسابات کي کار روائي بهت سے مقدمات مين حسب هدايت گورنمنٹ ثالثان فريقين کي وساطت سے بلا توسل عدالت هائے ديواني مکمل هوچکي هے البته بعض صورتون مين قرضخواهان نے عدالت مين دعاوي دائر کرنے کو پسند کيا چنانچه دريافت کرنے پر معلوم هوا هے که ايسے حسابات سے متعلقه ۳۶ ديواني مقدمات عدالت هائے جهنگ مين پيش هين اميد کي جاتي هے که يهه مقدمات بالاخر اب ضرور فيصل هوجائينگے بهر حال گورنمنٹ ان مين مداخلت نهين کرسکتي-ضلع مظفر گڑه کے کل ايسے دعاوي جو چوري شده يا جلي هوئي بهيون پر مبني تهے بجز ايک کے جو تا حال عدالت مين زير تجويز هے فيصل هوچکے هين-

" بحالات مبينه حسب تحريک آنريبل ممبر اس کام کي تکميل کے لئے خاص افسرون کي تعيناتي کي ضرورت نهين معلوم هوتي "-

آنريبل رائے بهادر بخشي سوهن لال نے سوال کيا---

۳۱-" کيا گورنمنٹ کو علم هے که صوبجات متحده مين عمله اپر سبارڈينيٹ کي تنخواهين يکم ستمبر سنه ۱۹۱۵ع سے بڑها ديگئي هين "-

صوبجات متحده کے عمله اپر سبارڈينيٹ کي تنخواهين-

آنريبل مسٹر وارڈ نے جواب ديا---

" گورنمنٹ کو معلوم هوا هے که صوبجات متحده مين عمله اپر سبارڈينيٹ کي تنخواهون مين يکم اگست سنه ۱۹۱۵ع سے اضافه کيا گيا هے "-

آنريبل بخشي سوهن لال نے سوال کيا---

(۳۲)--" اگر يهه درست هے تو کيا گورنمنٹ بحواله اون سوالات کے جو مين نے کونسل هذا کے اجلاس منعقده ۱۳ مارچ و ۱۹ ستمبر سنه ۱۹۱۴ع و بحواله اون سوالات کے جو آنريبل رائے بهادر رام سرن داس اور آنريبل لاله کاشي رام نے کونسل هذا کے اجلاس منعقده ۲۵ ستمبر سنه ۱۹۱۵ع مين کئے تهے اور جنکا

پنجاب مين اپر اور لوئر سبارڈينيٹون کي تنخواهون کا معيار-

جوابات آنریبل کرنل میڈلیکن نے دئے تھے براے مہربانی بیان فرمائیگی :-

(الف) " که آیا پنجاب کے عمله ها ئے اپر اور لوئر سپارڈینیٹ کي اضافه شده تنخواهوں کا معیار جس کو هز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے باضابطه پسند فرما لیا تھا اور جو گورنمنٹ هند کو منظوري کے لئے ارسال کیا گیا تھا تا حال منظور ہوا ہے یا نہیں ؟-

(ب) اگر منظور هو چکا هے تو اوس پر کس تاریخ سے عمل درآمد کیا جائیگا "-

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا-

" پنجاب کے اپر سبارڈینیٹوں کي تنخواہ کے ترمیم شده معیار کي تا حال منظوري موصول نہیں هوئي لوئر سبارڈینیٹوں کا معامله زیر غور هے "-

آنریبل بخشي سوهن لال نے سوال کیا-

(۴۳) " کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت بیان کریگي که آیا یهه درست هے یا که نہیں که لوکل گورنمنٹ نے پنجاب کے شعبه آبپاشي کے تقریباً تمام سب انجنیئروں اور سپروائزروں کو اس غرض کے لئے منتخب کر لیا هے که اون کو جب کبهي وہ کسي سب ڈویژن کے اهتمام پر مامور کئے جایا کریں پچاس روپیه ماهوار کا لوکل الاونس اور اسسٹنٹ انجنیئر (یعني درجه اول) کا سفر خرچ ملا کرے حالانکه شعبه عمارات و سڑکہا کے بہت تهوڑے سب ڈویژن ان الاونسوں کي عطائیگي کیلئے منتخب کئے گئے ہیں"-

> شعبه عمارات و سڑک هائے کے انجنیئروں و سب ڈویژنل افسروں کو مقامي الاؤنس عطا کیا جانا-

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا-

" ایسے اپر سبارڈینیٹوں کي منظور شده تعداد جنکو سب ڈویژن میں تعینات هونے کي صورت میں ۵۰ روپیه ماهوار کا مقامي الاونس مل سکتا هے شعبه آبپاشي میں ۲۱ اور شعبه عمارات و سڑک هائے میں ۸ هے - ان شعبوں کي کل منظور شده تعداد کے لحاظ سے جو ۱۴۰ اور ۴۱ هے الاونس منظور کي عطائیگي کے لئے هر ایک شعبه میں سے منتخب شده اپر سبارڈینیٹوں کي تعداد عملي طور پر برابر هے "-

آنریبل رائے بہادر بخشي سوهن لال نے سوال کیا-

(۴۴) " بحواله محکمه تعمیرات سرکاري کي اوس جماعت وار فہرست کے جس کي اخیر دسمبر سنه ۱۹۱۵ع تک صحت کي جا چکي هے کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بیان کریگي که آیا یهه درست هے که تین سب انجنیئران جن کو قابلیت کي رو سے ایسے الاونس مل سکتے ہیں اس بنا پر اون الاونسوں کي عطائیگي سے محروم کئے گئے ہیں که بعض سب ڈویژنوں میں یهه الاونس نہیں دئے جا سکتے اور که اون کي بجائے تین جونیئر سب انجنیئروں کو الاونس منظور دے دئے گئے ہیں-

> فہرست سب انجنیئران جو الاونسوں کے مستحق ہیں-

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا-

" محکمه تعمیرات سرکاري کي جماعت وار فہرست سے جس کي ۳۱ دسمبر سنه ۱۹۱۵ع تک صحت کي جا چکي هے ظاهر هوتا هے که ۸ میں سے ۲ سب انجنیئروں اور ایک اوورسیر درجه اول کو یهه الاونس مل رها تها وہ سب انجنیئران جن کو یهه الاونس نہیں ملتا تها وہ ایسے سب ڈویژنوں میں مامور نہیں جہاں الاونس دیا جا سکتا هو "-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

شعبہ عمارات و سڑکہا ئے کے افسران کو الاونس کا عطا کیا جانا۔

(۳۵) " کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بتلائیگی کہ آیا ہر دو شعبوں کے اشخاص کو مساوی درجہ دینے کی غرض سے بے قاعدگی مذکورہ بالا کے انسداد کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے یا کہ نہیں۔

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا۔

" سیکریٹری آف سٹیٹ کی خاص منظوری سے ۵۰ روپیہ ماہوار کا مقامی الاونس شعبہ عمارات و سڑکہائے میں ایسے آٹھ ایپر سب آرڈینیٹوں کو دیا جاتا ہے جو ایسے کاموں کے اہتمام پر ہیں جن پر عام طور پر اسسٹنٹ انجینیر مقرر کئے جاتے ہیں پس یہہ الاونس غیر معمولی طور پر بھاری ذمہ داری کا کام کرنے کے لئے ایک زائد معاوضہ ہے اور لوکل گورنمنٹ کو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ سیکریٹری آف سٹیٹ سے اس طریق کے خلاف عمل کرنے کے لئے منظوری کی درخواست کرے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

منڈی موگہ اور کمیٹی رقبہ مشتہرہ موگہ کا چودھری۔

(۳۶) " کیا گورنمنٹ از راہ کرم بیان کریگی کہ آیا یہہ درست ہے یا کہ نہیں۔

(الف) کہ اون قواعد کی رو سے جو صاحب ڈپٹی کمشنر نے ۹-اپریل سنہ ۱۹۰۴ع کو موگہ میں ایک منڈی قائم کرنے کے لئے مرتب کئے تھے منڈی مذکور کا چودھری مالکان دوکانات میں سے کمیٹی منڈی کی منظوری کے تابع بذریعہ انتخاب منتخب کرنا چاہئے تھا۔لیکن منڈی مذکور کا چودھری مقرر کرنے میں انتخاب سے کام نہیں لیا گیا۔

(ب) کہ قصبہ موگہ ضلع فیروزپور کے باشندگان نے سنہ ۱۹۱۵ع میں کئی بار درخواستیں دی ہیں کہ رقبہ مشتہرہ کے ممبران انتخاب کے ذریعہ مقرر کئے جایا کریں۔

(ج) کہ وہ درخواستیں صاحب کمشنر جالندھر ڈویژن کی خدمت میں بغرض فیصلہ ارسال کی جاتی رہی ہیں۔

(د) کہ درخواست کنندگان کو اپنی درخواستوں کے نتیجہ کی کوئی اطلاع تا حال موصول نہیں ہوئی۔

(ہ) کہ بہت سے غیر سرکاری مکانوں کے اون دروازوں کو جو سرکاری سڑک یا بازار پر واقع ہیں کمیٹی رقبہ مشتہرہ کے حکم سے اون کے سامنے دیواریں تعمیر کرکے بند کردیا گیا ہے اور اس طرح اون مکانوں کو کافی روشنی اور ہوا کی کمی کے باعث غیر مضر صحت اور تاریک بنا دیا ہے۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" (الف) یہہ درست ہے کہ اون قواعد میں جو صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور نے سنہ ۱۹۰۴ع میں منڈی موگہ کے انتظام کے لئے مرتب کئے تھے منڈی کے حسابات رکھنے میں امداد کیلئے ایک چودھری کے انتخاب کی گنجائش رکھی گئی تھی۔لیکن اوس کے بعد موگہ کو رقبہ مشتہرہ بنا دیا گیا ہے اسلئے اب چودھری کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا انتظام اب اون دفعات میونسپل ایکٹ پنجاب کے بموجب کیا جاتا ہے جن کو موگہ میں اطلاق پذیر قرار دیا گیا ہے۔

"(ب) دو درخواستیں موگہ کے ایک دوکاندار مسمی جیرام داس کی طرف سے اور ایک درخواست جیرام داس وغیرہ کی طرف سے موصول ہوئی تھیں۔

"(ج) یہہ درخواستیں کمشنر جالندھر کے پاس بغرض انفصال ارسال کر دی گئی تھیں۔

"(د) دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ درخواست کنندگان کو اطلاع دیگئی تھی کہ طریقہ انتخاب موگہ کے لئے منظور نہیں ہوا۔میں یہہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے کسی رقبہ مشتہرہ میں طریقہ انتخاب آجکل رائج نہیں ہے۔

"(ہ) تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ دیوارین موگہ کی کمیٹی رقبہ مشتہرہ نے سنہ ۱۹۰۷ء میں جیرام داس کی دوکانوں کے دروازوں کے سامنے اسلئے تعمیر کی تھی کہ اوس نے وہ دروازے کمیٹی کے احکام کے خلاف بنائے تھے اور اون کو بند کرنے سے انکار کرتا تھا"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

(۳۷) " کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی کہ یہہ درست ہے یا نہیں کہ ضلع ہوشیار پور کے گذشتہ بندوبست کے موقع پر حسب الحکم ڈسٹرکٹ بورڈ یا مہتمم بندوبست یا ڈپٹی کمشنر چند قواعد وضع کئے گئے تھے جنکی رو سے تمام از دواجات ڈپٹی کمشنر کے مقرر کردہ رجسٹرار کے رجسٹر میں درج کئے جانے چاہئیں۔

ازدواجات کا درج رجسٹر کیا جانا۔

" اگر یہہ درست ہے تو کیا گورنمنٹ از راہ عنایت —

(الف) کونسل کے روبرو اون قواعد کی ایک نقل اور نیز اوس رجسٹر کے نمونہ کی ایک نقل جو رجسٹرار ازدواج رکھینگے اور نیز اس حکم اور کارروائی کی ایک نقل بھی پیش کریگی جس کی رو سے قواعد اور رجسٹر مذکور منظور کئے گئے ہیں۔

(ب) بیان فرمائیگی کہ اس قانون یا حکم کی رو سے ڈسٹرکٹ بورڈ یا مہتمم بندوبست یا ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی ہے کہ ایسے قواعد وضع کئے جاویں اور رجسٹرار اور انسپکٹر وغیرہ مقرر کئے جاویں اور ازدواج درج رجسٹر کئے جاویں اور ازدواج پر فیس عاید کی جاوے اور تاوان عاید کئے جاویں"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" ہر دو سوالات کا یکجا جواب دینے میں آسانی ہوگی۔ازدواجات درج رجسٹر کرنے کا دستور ضلع ہوشیار پور میں جنوری سنہ ۱۹۱۴ء میں جاری کیا گیا تھا۔ڈپٹی کمشنر نے قواعد وضع کئے تھے اور اونہوں نے نمبرداران کو رجسٹراروں کے فرائض ادا کرنے کے لئے منتخب کیا تھا۔

" قواعد اور رجسٹر کے فارم کی نقول میز پر رکھہ دیگئی ہیں۔جہاں تک گورنمنٹ کو علم ہے کوئی باقاعدہ حکم جاری نہیں کیا گیا جس کی رو سے قواعد متذکرہ اور رجسٹر منظور کئے گئے ہوں لیکن ہر ایک شادی کی رجسٹری کے لئے جو فیس موازی چار آنہ وصول کی جاتی ہے اوس کی تین چوتھائی ڈسٹرکٹ بورڈ کو دیجاتی ہے۔ اسلئے غالباً ڈسٹرکٹ بورڈ کا کوئی رزولیوشن ہوگا جس کے ذریعہ یہہ قواعد منظور کئے گئے ہونگے۔

" فی الحال رجسٹری کا یہہ طریق صرف انتظامیہ احکام پر مبنی ہے۔لیکن ازدواجات کی رجسٹری اون امور میں سے ایک ہے جنکو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۲۰ (۰) (ل) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کسی ڈسٹرکٹ بورڈ کے ہاتھہ میں دے سکتی ہے اور جن اضلاع میں اب تک زیر تحتی دفعہ متذکرہ کوئی ہدایت جاری نہیں کیگئی ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اس کام کے سر انجام دینے کی تحریک کرنے کے لئے گورنمنٹ تیار ہے۔ڈپٹی کمشنر ہوشیار پور نے ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء میں اطلاع دی تھی کہ کوئی ایسی صورت کی اطلاع نہیں ملی جس میں ازدواج کے درج رجسٹر کرنے سے انکار کیا گیا ہو۔بیان کیا جاتا ہے کہ ہوشیار پور میں اور چند دیگر اضلاع میں اعلے جماعتوں، خصوصاً ہندؤں کے درمیان رجسٹری ازدواجات کا طریق مقبول عام نہیں۔لیکن صوبہ بھر کے

بہت سے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب کی رائے ہے کہ طریقہ مذکور ازدواج کے متعلق جھوٹے مقدمات کو روکنے مین بہت مفید ثابت ہوا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

تحصیلداران و نائب تحصیلداران محال و بندوبست اور اون کی شکایات۔

(۴۸) " کیا گورنمنٹ کی توجہ واقعات ذیل کی طرف مبذول کی گئی ہے :—

(الف) کہ اون نائب تحصیلداران محال کو جو ۲۰ سال پیشتر اُمیدوار عہدہ تحصیلداری منظور ہوئے تھے اب تک مستقل تحصیلداری کی اسامی نہین ملی۔

(ب) کہ بعض گرداور اور قانونگو جنہون نے نائب تحصیلداران محال مذکور کے ماتحت کام کیا تھا نائب تحصیلدار بندوبست مقرر ہو جانے کے باعث اس سے بہت پہلے عہدہ تحصیلداری پر ترقی پا گئے ہین کہ اون کے سینیئر عہدہ داران کو اس قسم کی ترقی کا موقع ملا ہو۔

(ج) کہ محال اور بندوبست کے اُمید واران عہدہ تحصیلداری و نائب تحصیلداری کی فہرستون کو یکجا کرنے مین سینیاریٹی کا شمار عہدہ تحصیلداری کے لئے اُمید وار منظور ہونے کی تاریخ کے بجائے تاریخ تقرری سے کیا گیا تھا جو سٹینڈنگ آرڈر کے خلاف ہے۔

(د) کہ دونون فہرستون کے ملائے جانے سے اُمید واران بند و بست کو مستقلی ہونے اور ترقی کے لئے اُمید واران محال کی نسبت زیادہ فائدہ پہونچا ہے۔

(ہ) اون اُمید وارون کے تناسب مین جنکو براہ راست عہدہ تحصیلداری دیا جائیگا۔حال مین اضافہ ہونے کی وجہ سے نائب تحصیلداران محال کو عہدہ تحصیلداری پر ترقی پانے کی آئندہ بہت کم اُمید رہگئی ہے "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جوابدیا۔

" (الف) آنریبل ممبر کے سوال (نمبر ۴۹) کے پہلے حصے کے اگر لفظی معنے لئے جائین۔تو یہہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔نائب تحصیلدارون کو عہدہ تحصیلداری کے لئے اُمید وار منظور نہین کیا جاتا۔بلکہ وہ عہدہ کے لحاظ سے جبکہ اون کی ملازمت دو سال سے کم نہ ہو۔تحصیلدار مقرر ہونے کے مستحق ہوتے ہین۔خواہ اون کے بالاخر اوس عہدہ پر ترقی پانیکا یقین نہ بھی ہو۔اون حالتون کے سوا جن مین نائب تحصیلدار عہدہ تحصیلداری کے لئے لائق ثابت نہین ہوئے۔کوئی اہلکار جسکو عہدہ نائب تحصیلداری مستقل طور پر ملے ۲۰ سال ہو گئے ہین۔تحصیلدار کے عہدہ پر ترقی پانے مین ناکامیاب نہین رہا۔لیکن یہہ اغلب ہوسکتا ہے کہ بعض اہلکار جو کہ سنہ ۱۸۹۲ع سے قبل نائب تحصیلدار کی آسامی کے لئے اُمید وار منظور ہوئے تھے۔ابھی اوس آسامی سے ترقی پا کر تحصیلدار نہین بنے۔

" (ب) گورنمنٹ کو کسی ایسی مثال کا علم نہین جس مین کوئی قانونگو نے مستقل نائب تحصیلدار محال کو پیچھے چھوڑ کر آنریبل ممبر کے بیان کردہ طریق مین تحصیلدار کی آسامی پر ترقی پا لی ہو۔چونکہ عہدہ تحصیلداری پر ترقی تمام صوبہ کے نائب تحصیلدارون کی سینیاریٹی کو ملحوظ رکھکر دی جاتی ہے۔اسلئے ایسی مثالین بہت کم ہونگی۔اور اگر ہون بھی تو تازہ نہین ہوسکتین۔

" (ج) تحصیلدارون اور عہدہ تحصیلداری کے اُمیدوارون کی فہرست ہمیشہ تمام صوبہ کے لئے ہوتی ہے آنریبل ممبر کا اشارہ غالباً محال اور بند و بست کے نائب تحصیلدارون اور اُمید واران نائب تحصیلداری کی ڈویژنل فہرستون کے اوس اخلاط کی طرف ہے جو سنہ ۱۹۱۱ع مین ہوا تھا۔اوس اخلاط مین نائب تحصیلدارون کی سینیاریٹی اوس تاریخ سے شمار کی گئی تھی۔جس سے وہ ہر گریڈ مین مستقل نائب تحصیلدار مقرر ہوئے تھے گورنمنٹ کو معلوم نہین کہ اس اصول سے کسی سٹینڈنگ آرڈر کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔یا یہہ کہ اسکا اطلاق غیر منصفانہ ہے۔دوسری طرف جہان تک کہ اُمید واران عہدہ نائب تحصیلداری کا تعلق ہے۔سینیاریٹی سوائے چند خاص صورتون کے تاریخ منظوری سے شمار کی گئی ہے۔

" (د) فہرستوں کو مخلوط کرنے کے وقت ہر ایک اہلکار کی آسامی کا حتی الامکان نہایت احتیاط اور غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا گیا تھا اور جن حالتوں میں واقعی کسی شخص کو نقصان پہونچا تھا۔ اور جنکو بعد میں اطلاع دی گئی تھی۔ کما حقہ غور کے بعد اوسکا تدارک کر دیا گیا تھا۔ یہہ یقین نہیں کیا جاتا ہے کہ فہرستوں کے اختلاط سے دونو عمل جات میں سے کسی کی حق تلفی ہو کر کسی کو ناجائز فائدہ پہونچا ہے۔

" (ہ) سنہ ۱۹۱۳ع تک براہ راست منظور شدہ اُمید وار وں اور نائب تحصیلداروں کے مابین آسامیاں تقسیم کرنے کا یہہ طریق تھا کہ ۲۰ آسامیوں میں سے ۶ اول الذکر کو دی جاتی تھیں اور ۱۴ موخر الذکر کو۔ سنہ ۱۹۱۳ع میں تحصیلدار کی آسامیوں کی اوسط سالانہ تعداد دس سے چودہ ہو گئی۔ جن میں سے ۴ آسامیاں اُمید واروں کو دی گئیں یہہ بھی معلوم ہوا کہ اُمید واروں کے مختلف طبقوں کے مابین آسامیوں کی تقسیم۔ مثلاً مقابلہ کے امتحان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے ناکام اُمید وار اور سپرنٹنڈنٹ دفاتر فارسی اور ہیڈ کلرکوں کے مابین غیر مساوی تھی۔ لہذا اس حالت پر دوبارہ غور کر کے یہہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر ۲۰ آسامیوں میں سے ۸ اُمید واروں کو دی جاوینگی اور ۱۲ نائب تحصیلداروں کی اون آسامیوں کے تناسب میں کمی ہو جانے کے باعث جو کہ نائب تحصیلداروں کو دی جاتی تھیں۔ عائد شدہ نقصان کی تلافی کرنے کے لئے یہہ ہدایت ہوئی کہ اگر کسی جماعت کے اُمید وار تحصیلداری کو آسامی دیئے کی باری آ جائے اور اوس جماعت کا کوئی قابل اُمید وار نہ ہو۔ تو وہ آسامی کسی نائب تحصیلدار کو دیدی جایا کرے۔ اس قاعدہ میں تبدیلی کرنے سے نائب تحصیلداروں کی ترقی پر چنداں اثر پڑنے کی اُمید نہیں ہوسکتی "

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

نائب تحصیلداران محال کی شکایات۔

۴۹—" اگر ایسی صورت ہے تو کیا کوئی ایسی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے جس سے محال کے نائب تحصیلداروں کی شکایات کا انسداد ہوسکے "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔

" کوئی تجاویز گورنمنٹ کے زیر غور نہیں اور نہ ہی کوئی شکایات معلوم ہوتی ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

مکلسر میں بارش کے پانی سے نقصان

۵۰—" کیا گورنمنٹ کونسل کے سامنے ایسی کیفیت پیش کریگی جس سے :—

" (الف) اون مکانات و دکانات و دیگر عمارات کی تعداد ظاہر ہو جو جولائی گذشتہ کی سخت بارش کی وجہہ سے پانی کے اجتماع سے قصبہ مکلسر میں نبرد آب یا منہدم یا تباہ ہو گئی ہیں۔

" (ب) اون مکانات کی جائے وقوع ظاہر ہو جن کو نقصان پہنچا ہے اور نیز یہہ بھی ظاہر ہو کہ ایسے مکانات کی تعداد کو تمام قصبہ کے مکانات کی تعداد سے کیا نسبت ہے۔

" (ج) اوس منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کی مالیت ظاہر ہو جو پانی کی وجہ سے یا تو ضائع ہو گئی یا نقصان پذیر ہوئی ہے۔

" (د) اون اشخاص کی تعداد ظاہر ہو جو کہ بے گھر و بے خانمان ہو گئے ہیں۔

" (ہ) اون اشخاص کی تعداد ظاہر ہو جو کہ یا تو بالکل کنگال یا بے روزگار ہو گئے ہیں۔

" (و) ایسے اشخاص کی تعداد ظاہر ہو جنکو جسمانی ضرر پہنچا ہے اور نیز ایسے اشخاص کی تعداد جو کہ عمارات کے منہدم ہونے سے جان بحق ہوئے۔

(ز) یہہ ظاہر ہو کہ قصبہ کے ایک خاص سکونتی حصہ مین بارش کے پانی کے غیر معمولی اجتماع کی کیا وجہ ہے۔

(ح) یہہ ظاہر ہو کہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اور نیز قصبہ کی رہائشی حصوں مین بارش کے پانی کے ایسے اندوہناک اجتماع کے روکنے کے لئے گورنمنٹ نے کونسی تدابیر اختیار کی ہین یا اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" وہ اطلاع جو آنریبل ممبر نے طلب کی ہے ڈپٹی کمشنر کی چٹھی مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع سے اور نیز اوس نوٹ سے مل سکتی ہے جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر نے اگست گذشتہ مین مکتسر کا معائنہ کرنے کے بعد تحریر کیا تھا - چٹھی مذکور اور ایز ہز آنر کے نوٹ کی نقول* کونسل کی میز پر رکھہ دی گئی ہین۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

مکتسر مین نکاس آب۔

۵۱ـــ " کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائیگی کہ یہہ کہان تک درست ہے کہ میونسپل کمیٹی مکتسر نے حال مین قصبہ کے اوس حصہ کے بارش کے پانی کے نکاس مین دخل اندازی کرکے بارش کے پانی کو ایک خاص سمت مین جانے سے روکا جس سے اوہ پانی اوس جوہڑ کی طرف چلا جاتا تھا جس طرف اوس کو ایک قدیم مصنوعی یا قدرتی نکاس بہا کر لیجاتی تھی"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" سنہ ۱۹۶۰ع مین میونسپل کمیٹی مکتسر نے طوفان کے پانی کو اوس پرانے بدرو کو بند کر دیا تھا جو کہ متبرک تالاب کو جاتی تھی اور جس زمین پر یہہ موری واقع تھی اوس کو فروخت کر دیا تھا - یہہ کارروائی اس لئے کی گئی تھی کہ متبرک تالاب کو گندے پانی سے ناپاک ہونے سے روکا جائے اور یہہ کارروائی سکیم نکاس آب کی ایک جزو تھی - تاہم حال مین بارش کے پانی کے چڑھاؤ کے وقت - باوجودیکہ یہہ موری بند کر دی گئی تھی - متبرک تالاب پھر پورا ہوگیا اور اوس کا پانی کنارون سے باہر نکل گیا پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ طوفان کے پانی کی قدیم موری کھلی بھی ہوتی تو بھی حالت چندان بہتر نہ ہوتی - مقامی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مکتسر ایک پیالہ کی شکل کی نشیب مین واقع ہے-اسلئے اوس مین پانی کے جلدی نکاس کے لئے جو سخت بارش کی وجہہ سے اکٹھا ہو جائے - کافی ذرائع موجود نہین - چنانچہ نکاس کے ذرائع کی اصلاح کے لئے عنقریب تجاویز پیش کی جائینگی قصبہ کا وہ حصہ جسکو زیادہ تر نقصان پہونچا ہے بہت نشیب جگہہ پر واقع ہے اور وہان کے مکانات جو کہ عموماً کمین لوگون کے ہین کچے ہین اور اونکی بنیادین یا کرسیان ٹھیک نہین ہین طوفان کے پانی کی موری جو کہ متبرک تالاب کو جاتا تھا غیر معمولی زیادہ بارش مین ان مکانون کو طوفان کے پانی سے کسی صورت مین بھی نہین بچا سکتی تھی "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے دریافت کیا۔۔۔

شملہ کی میونسپل حدود کی توسیع۔

۵۲ـــ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ شملہ کی میونسپل حدود کو وسعت دینے کی تجویز کا کب فیصلہ ہوگا اور وہ کب نافذ ہوگی"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔۔۔

" گورنمنٹ اس بارہ مین ابھی کوئی اعلان نہین کر سکتی"۔

* دیکھو ضمیمہ ر

آنریبل سید راجن شاہ نے سوال کیا :—

اہل ہنود اور اہل اسلام کی متبرک عمارات کا حصول۔

۵۳—" (الف) کیا گورنمنٹ اس امر سے مطلع ہے کہ حصول اراضی کی صورت میں بعض اوقات اہل ہنود و اہل اسلام کی متبرک عمارتیں یا ایسی اراضیات جو کہ مذہبی اوقاف میں شامل ہوتی ہیں حاصل کی جاتی ہیں اور ایسی کارروائی سے لوگوں میں بڑی ناراضگی پیدا ہوتی ہے ۔

" (ب) کیا گورنمنٹ اس امر سے مطلع ہے کہ ایسی جائدادوں کی فروخت کو خواہ وہ فروخت متولیوں کی رضامندی ہی سے ہو لوگ پسند نہیں کرتے۔

" (ج) کیا گورنمنٹ کی رائے عالی میں یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہدایات جاری کی جائیں تا کہ آئندہ اس قسم کی جائدادیں حاصل نہ کی جاسکیں۔ "

آنریبل مسٹر کرِک نے جواب دیا :—

" (الف) گورنمنٹ اس امر سے مطلع ہے کہ بعض حالتوں میں عوام کے مفاد کی خاطر مذہبی عمارات کا حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے تاہم خاص ہدایات جاری کی گئی ہیں تا کہ ایسی جائدادوں کے حصول سے جہاں تک ممکن ہو پہلوتہی کی جائے اور اگر ہو سکے تو مجوزہ عمارت وغیرہ کا موقعہ یا رخ خفیف سا بدل دیا جائے۔

" (ب) گورنمنٹ اس امر سے مطلع ہے کہ مذہبی جائدادوں کی فروخت کو - خواہ وہ فروخت متولیوں کی رضامندی ہی سے ہو لوگ بعض حالتوں میں پسند نہیں کرتے لیکن اس بارہ میں جو مقررہ احکام ہیں اونکی رو سے جہاں کہیں مذہبی عمارات - مزارات یا قبرستان کے حاصل کرنے کی تجویز ہو تو گورنمنٹ کو خاص طور پر اطلاع دینی لازمی ہے اور اون تمام اعتراضات پر جو ایسی جائدادوں کے حصول کے خلاف ہوں پورے طور سے غور کیا جاتا ہے۔

" (ج) گورنمنٹ ایسی ہدایات کے جاری کرنیکیلئے متعلق تیار نہیں جنسے ایسی جائدادوں کا حاصل کرنا بالکل ممنوع ہو جائے عوام الناس کے مفاد کی خاطر ایسی جائدادوں کا حصول وقتاً فوقتاً ضروری ہوتا ہے اور اون احکام سے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے حصول جائداد کے اختیارات کے بے تحاشا استعمال کرنے کا کافی تدارک ہوجاتا ہے۔

آنریبل سید راجن شاہ نے سوال کیا :—

نہار لوئر چناب-لوئر جہلم اور سدھنائی کی خالص آمدنی۔

۵۴—" کیا گورنمنٹ براہ عنایت اس کونسل کو مطلع کریگی کہ گذشتہ پانچ سالوں میں سے ہر ایک سال میں نہار لوئر چناب-لوئر جہلم اور اور سدھنائی کے اصل خرچ پر (سود کا خرچ نکالکر) فیصدی خالص آمدنی کیا ہوتی ہے۔

آنریبل مسٹر وارڈ نے جواب دیا :—

" فیصدی خالص آمدنی (سود کا خرچ نکالکر) حسب ذیل ہے ۔—

نہر		خالص آمدنی				
		۱۹۱۰-۱۱	۱۹۱۱-۱۲	۱۹۱۲-۱۳	۱۹۱۳-۱۴	۱۹۱۴-۱۵
لوئر چناب	...	۲۸٫۶۶	۳۳٫۰۶	۳۹٫۱۷	۳۲٫۱۵	۳۱٫۸۱
لوئر جہلم	..	۱۱٫۸۹	۱۰٫۵۹	۲۰٫۰۹	۲۰٫۸۲	۴۱٫۸۰
سدھنائی	.	۳۱٫۷۲	۳۷٫۸۱	۲۸٫۵۹	۳۱٫۸۰	۳۸٫۶۱

" ان اعداد کا مقابله کرتے هوے یه یاد رکھنا چاهیے که نہر سدهنائی اگر چه انہار نو آبادی میں سے هے لیکن در اصل مدامی نہیں هے "

آنریبل سید راجن شاہ نے سوال کیا —

۵۵—" (الف) کیا یہه درست هے که انہار لوئر چناب اور لوئر جہلم پر بالواسطه اور بلاواسطه آبیانه کی اوسط شرح فی ایکڑ پنجاب بهرمیں سب سے زیادہ هے۔

انہار لوئر چناب و لوئر جہلم پر اوسط آبیانہ

" (ب) کیا ایسی بهاری شرح آبیانه هندوستان میں کسی اور جگہه بهی اخذ کی جاتی هے اگر نہیں تو کیا گورنمنٹ کی رائے عالی میں یہه مناسب نہیں که مذکوره بالا نہروں کی اس شرح آبیانه میں تخفیف کیجائے "۔

آنریبل مسٹر ورڈ صاحب نے جواب دیا —

" (الف) یہه فی صدی شرحیں بالواسطه اور بلاواسطه واصلات پر مبنی هیں موخرالذکر میں مالکانه سرکاری ویران زمینوں کی فروخت پر ۴ فیصدی سود اور معامله زمین کا حصه کثیر شامل هے – ان نہروں کی آمدنی کا حصه کثیر انهیں رقوم پر مشتمل هے مثلاً گذشته سال میں جسکے حسابات چهپ گئے هیں انہار لوئر چناب اور لوئر جہلم پر شرح قابضان کی آمدنی علی الترتیب ۸۵۸۵۳۲۸ اور ۲۷۵۱۵۷۱ روپیه هوئی اور مذکوره بالا ذرائع سے بلاواسطه آمدنی علی الترتیب ۸۳۵۴۰۰۳ اور ۱۵۶۲۱۹۲ روپیه تهی اگر ان خاص انہار نو آبادی کی شرح قابضان کا صوبه کی ان پرانی نہروں کی شرح قابضان کے ساتهه جو که پیشتر سے آباد قطعات اراضی کی حفاظت کیلئے بنائی گئی تهیں یہه دیکهنے کیلئے مقابله کر ناهو که کونسی نہر پر سب سے زیاده شرح ۱:۱ کی جاتی هے تو شرح هائے قابضان کا مقابله کرنا چاهئے یہه شرح قابضان صوبه کی اراضی نہروں پر حسب ذیل هے :—

نہر لوئر چناب	...	...	۳٫۷۲	روپیه	فی ایکڑ	مشخصه
نہر لوئر جہلم	...	...	۳٫۴۴	"	"	"
نہر جمن غربی	...	...	۳٫۷۷	"	"	"
نہر سرهند (علاقه انگریزی)	...	...	۳٫۸۹	"	"	"
نہر سرهند (پٹیاله نابهه و جیند)	...	...	۳٫۳۴	"	"	"
نہر اپر باری دوآب	...	...	۳٫۷۱	"	"	"
نہر سدهنائی	...	...	۴٫۲۶	"	"	"
نہر اپر چناب	...	...	۳٫۵۰	"	"	"
نہر لوئر باری دوآب	...	...	۳٫۳۴	"	"	"

" (ب) صوبه بمبئی میں سات منفعت بخش نہروں پر اوسط شرح قابضان ۸٫۱۷۶ روپیه فی ایکڑ هے۔نہر ملٹه اور تالاب مٹوبا پر شرح قابضان ۱۵٫۹۸ هے – (جسکی وجه نیشکر کی کاشت کی زیادتی هے) نہر کوشنا پر بهی شرح قابضان ۱۴٫۳۸ روپیه هے اور صوبه بمبئی کی پانچ حفاظتی نہروں پر شرح قابضان کی اوسط شرح ۸٫۶۴ روپیه هے "۔

" پنجاب میں شرح آبیانه آبپاشی کے فوائد کو ملحوظ رکهکر مسلمه طور پر مقابلتاً نرم هے اور هر دو انہار آبادی پر قریبا اوس شرح سے آبیانه دیا جاتا هے جو که پنجاب کی دیگر مدامی نہریں ادا کرتی هیں – انہار نو آبادی سے جو غیر معمولی فیصدی منافع هو رها هے اوس کی وجه زیاده تر وه مالگذاری هے جو زمینوں کی نو آبادی کی وجه سے بلاواسطه طور سے وصول هوتی هے اور اس کی ایک اور وجه یہه هے که ان نہروں پر خرچ کم هوا هے خرچ کے کم هونیکی کسیقدر وجه یہه هے که یہه نہریں پیچیده قسم کی نہیں لیکن زیاده تر وجه یہه هے که انہار کی تعمیر اور اون کو پوری آمدنی دینے کے قابل بنانے میں بہت سا تجربه حاصل هو گیا هے اس طرح اصل خرچ اور قرضه کے سود کا خرچ اون نہروں کی نسبت جو که ابتدا میں تعمیر کیگئی تهیں نسبتاً کمتر هے لهذا گورنمنٹ کا کوئی اراده نہیں که شرح آبیانه میں جس کی آمدنی ملک کے فائده کیلئے خرچ کی جاتی هے کوئی تخفیف کیجائے "۔

آنریبل سید راجن شاہ نے سوال کیا —

یونانی آیورویدک طب۔

"۵۶—کیا گورنمنٹ کی رائے عالی میں یہہ مناسب ہوگا کہ اون حالات کے متعلق جنمیں یونانی اور آیورویدک طب پنجاب میں سکہلائی جاتی ہیں اون حالات کے متعلق جنمیں اولکے ذریعہ سے علاج ہوتا ہے واقفیت جمع کیجائے "۔

آنریبل کرنل ھنتلے نے جواب دیا —

" میں آنریبل ممبر کی توجہ اوس جواب کے پہلے حصے کی طرف دلاتا ہوں جو کہ آنریبل مسٹر کریک نے کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۹-اپریل گذشتہ میں آنریبل رائے بہادر رام سرنداس کے سوال کے متعلق دیا تہا - اون غیر سرکاری انجمنوں نے جنسے اس بارہ میں استصواب کیا گیا ہے ابہی تک مطلوبہ واقفیت مکمل طور پر مہیا نہیں کی "۔

آنریبل سید راجن شاہ نے سوال کیا—

علاقہ آنروئے سندہ کی کمیٹیوں میں حق انتخاب۔

۵۷—" کیا گورنمنٹ براہ عنایت وہ وجوہات بیان کریگی جلکی بنا پر علاقہ آنروئے سندہ کی کمیٹیوں میں انتخاب کا طریق جاری نہیں کیا گیا "۔

آنریبل مسٹر لسکن نے جواب دیا—

" علاقہ آنروئے سندہ میں میونسپلٹیاں قایم ہونے کے وقت اونمیں حق انتخاب اسلئے جاری نہیں کیا گیا تہا کہ اوسوقت یہہ خیال کیا گیا تہا کہ اس علاقہ کے لوگوں نے ابہی اتنی ترقی نہیں کی کہ اون کو حق انتخاب دیا جا سکے۔ ایسی میونسپلٹیوں کو جنمیں انتخاب رائج نہیں حق انتخاب دینے کے عام مسلہ پر گورنمنٹ ہمدردی سے غور کر رہی ہے۔ اور علاقہ آنروئے سندہ کی میونسپلٹیوں کو حق انتخاب دینے کے سوال پر دیگر میونسپلٹیوں کے سوال کے ساتھہ غور کی جاویگی "۔

آنریبل رائےزادہ بہگت رام نے سوال کیا—

مال روڈ شملہ پر تعمیر دکانات۔

۵۸—" (۱) کیا گورنمنٹ اس امر سے مطلع ہے کہ مال روڈ شملہ پر واقع نمبر ۲۰ تا ۲۹ دکانات اپریل سنہ ۱۹۱۵ع میں جل گئی تہیں "۔

" (۲) کیا یہہ درست ہے کہ مذکورہ بالا دکانات کے مالکان نے اپنی درخواست میں جو اونہوں نے گورنمنٹ کو اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ع میں دی تہی اور اپنی درخواست مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ع میں جو کہ افسر حصول اراضی شملہ کو دی گئی تہی اپنی حدود کو درست کرکے مذکورہ بالا دکانات کو نقشہ مجوزہ میونسپلٹی کمیٹی کے مطابق اون کی اصلی جگہہ پر دوبارہ تعمیر کرنے کی تجویز پیش کی تہی "۔

" (۳) کیا یہہ ٹہیک ہے کہ باوجود اس تجویز کے میونسپل کمیٹی شملہ نے مذکورہ بالا دکانات کی جائے وقوع کو حاصل کر لیا ہے "۔

" (۴) کیا یہہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی شملہ نے دکانات مذکور کی حاصل کردہ جائے وقوع کو کلکٹر حصول اراضی کی تشخیص کردہ مالیت پر دس فیصدی کمشن لیکر سوائے ایک دکان کے اون مالکان کو واپس دیدی ہے "۔

" (۵) کیا یہہ درست ہے کہ جس شخص کو دوکان واپس نہیں دیگئی اوس کی دکان کی جائے وقوع کی سڑک کی طرف کی لمبائی زیادہ تہی اور اپنی دوکان واپس لینے کے لئے میونسپل کمیٹی شملہ کو ۱۵ فیصدی کمیشن ادا کرنے پر آمادہ تہا "۔

" (۶) کیا یہہ درست ہے کہ باشندگان شملہ نے بہی ایک اوس میموریل میں جو انہوں نے اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ع میں گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیا تہا شملہ میونسپل کمیٹی کی مندرجہ بالا کار روائیوں پر

اعتراض کیا تھا اور گورنمنٹ کی توجہ اس قانونی نکتہ کی طرف منعطف کرائی تھی کہ پرائیویٹ (غیر سرکاری) جائداد کا محض بغرض فروخت خریدنا ایکٹ ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۹۴ع کی رو سے و عوام کے مفاد کے لئے خریدنا نہیں ہے "۔

آنریبل مسٹر لسمڈن نے جو - دیا۔

" (۱) اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔

" (۲) اس سوال کا جواب بھی اثبات میں ہے لیکن اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ درخواست مذکور گورنمنٹ کی خدمت میں اوس وقت بھیجی گئی تھی جب کہ اشتہار زیر ایکٹ حصول اراضی کو مشتہر ہوئے کوئی آٹھہ ہفتے گزر چکے تھے اور کہ کمیٹی ایکٹ ہذا کی طرف رجوع ہونے کے لئے بدیں وجہہ مجبور ہوگئی تھی کہ بہت سے مالکان اراضی نے اصلاح کی ضروری تجویز کے متعلق کمیٹی کی امداد کرنے سے لگاتار انکار کیا تھا۔

" (۳) جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے دوکانداروں کی طرف سے یہہ تجویز بالکل بعد از وقت پیش کیگئی تھی یہہ اوس وقت پیش کیگئی تھی جب کہ کارروائی زیر ایکٹ حصول اراضی قریباً ختم ہو چکی تھی اور کلکٹر ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ع کو قیمت کے فیصلہ کا اعلان بھی کر چکا تھا۔

" (۴) سوال میں بیان کردہ واقعات درست ہیں لیکن کمیٹی نے ایک شرط یہہ لگا دی تھی کہ خریدکنندگان اصلاحی سکیم کے مطابق عمارات تعمیر کریں

" (۵) یہہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ جو مالک اس اراضی کا بالاخر ایک حصہ حاصل کرنے میں ناکام رہا اوسکی دوکان کے سامنے کا حصہ دوسروں کی نسبت زیادہ تھا۔آگے لکھے کے وقت وہ بشراکت اپنے ایک بھائی کے ایک دوکان کا مالک تھا جس کا سامنے کا حصہ ۱۰ فٹ ۳ انچ تھا۔ سب سے بڑی دوکان ہونا تو درکنار یہہ دوکان حقیقت میں زیر بحث کیا رہ دوکانوں میں سے تیسرے درجہ پر سب سے چھوٹی دوکان تھی۔یہہ صحیح ہے کہ اوس نے بعد ازاں سڑک کی طرف بقدر ۶ فٹ اور ۱۰ انچ لمبی زمین اور خرید کرلی تھی لیکن چونکہ یہہ زمین اشتہار زیر ایکٹ حصول اراضی مشتہر ہونے کے بعد خریدی گئی تھی اور اس کا بیشتر حصہ قیمت کے متعلق کلکٹر کے اعلان کے دو دن پیشتر خرید کیا تھا اسلئے یہہ صاف ظاہر ہے کہ اوس نے نفع کی غرض سے یہہ سودا کیا تھا اور کلکٹر نے بھی ایسا ہی خیال کیا "۔

" ہر ایک مالک کو خواہ وہ شملہ کا رہنے والا تھا یا باہر سے آیا ہوا یکساں موقعہ دیا گیا تھاکہ وہ کمیٹی سے سمجھوتہ کرلے مالک مذکور کا بالاخر اس سے محروم رہنا قطعاً اسی کے اپنے افعال کا نتیجہ تھا۔اوس نے دوسرے مالکوں کی طرح شرائط نے منظور کرنیسے بالکل انکار کر دیا اور وہ نہ صرف دیگر دوکانداروں ہی سے بلکہ اپنے بھائیوں سے بھی جھگڑ پڑا۔گورنمنٹ نے اس معاملہ میں باحتیاط تحقیقات کی ہے اور اس نتیجہ پر دخل دینے کی کوئی وجوہات نہیں ہیں۔درخواست کنندہ کو اس سے مطلع کر دیا گیا ہے۔

" سوال ہذا کے آخری حصہ میں جس تجویز کا ذکر کیا گیا ہے وہ قیمت کے متعلق فیصلہ کے اعلان کے دو دن کے بعد پیش کی گئی تھی جب کہ کل معاملہ کا قطعی فیصلہ ہو گیا تھا "۔

" ایک میمو ریل جس پر مالکان مکانات واقعہ بازار کے دستخط ثبت ہیں اور جس میں قانونی نقطہ مذکور اٹھایا گیا ہے گورنمنٹ کے پاس برابر پہنچا تھا اس بیان کی کہ کمیٹی نے اراضی مذکور بغرض ہمکور فروخت خریدی تھی معاملہ کے کل واقعات سے تردید ہوتی ہے۔اراضی مذکور مالکان سے ایک طویل گفت و شنید کے ناکام رہنے پر بادل ناخواستہ اور محض اس وجہہ سے خرید کی گئی تھی کہ اغراض عامہ اس امر کی مقتضی تھیں کہ دوکانات کے ایک سلسلہ کو جو شملہ کے بہترین حصہ میں بدنما اور مضر صحت حالت میں تھا بہتر حالت میں لایا جائے۔یہہ بھی ظاہر ہے کہ اگر کمیٹی جیسا کہ درخواست مذکور میں بیان کیا گیا ہے لوگوں کے خرچ پر تجارت کرنا چاہتی تو وہ اس اراضی کو بذریعہ نیلام۔جو ایک ایسا طریقہ ہے جس سے اغلباً کمیٹی کو ایک کثیر نفع ہو سکتا تھا۔فروخت کرتی اور سابق مالکان کو فوراً سے منافع پر واپس نہ دے دیتی"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

ایکٹ دخل رعیتانہ کی دفعہ ۱۷ کے معنے

" ۵۹—کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ ایکٹ دخل رعیتانہ (ایکٹ ۱۶ مصدرہ سنہ ۱۸۹۷ ع) کی دفعہ ۱۷ کی روسے کسی مالک کی پیدا وار کو زیر دفعہ مذکور افسر مال کی وساطت سے تقسیم کرا سکنے کے متعلق مختلف اضلاع میں مختلف معنے لئے جاتے ہیں "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔

" جواب نفی میں ہے میں یہہ جتلانا چاہتا ہوں کہ ایکٹ دخل رعیتانہ کی دفعہ ۱۷ کا اطلاق زمینداروں و کاشتکاروں پر ہے نہ کہ حصہ داروں پر۔ جس کے مقابل کا قانونی حکم جو حصہ داروں پر اطلاق پذیر ہے ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۱۴۴ ہے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

مشترکہ حصہ دار عورتوں کا حصہ پیداوار

۶۰—" آیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ موجودہ قانون کے بموجب مشترکہ حصہ دار عورتوں کو اگر اون کے دیگر حصہ داران کی مخالفت کریں پیداوار کا وہ حصہ جس کی کہ وہ حق دار ہوں حاصل کرنے میں تکلیف ہوتی ہے "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔

"اس کا جواب نفی میں ہے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

ایکٹ دخل رعیتانہ کی ترمیم۔

۶۱—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی مروجہ قانون کو اس طرح ترمیم کرنے کی کوشش کریگی کہ ہر ایک حصہ دار اوس اراضی کی پیدا وار کا جو اوس کے نام درج ہو مقدمہ بازی کرکے حاصل کرنے کی بجائے اپنا حصہ کسی کم خرچ اور مختصر طریق میں وصول کر سکے یعنی افسر مال سے پیداوار کی تقسیم کرا سکے "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔

" قانون مروجہ کی ترمیم ضروری معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۱۴۴ میں وہ سہولیتں بہم پہنچائی گئی ہیں جو سوال میں تجویز کی گئی ہیں "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

میونسپلٹیوں کے غیر سرکاری پریزیڈنٹ۔

۶۲—" کیا گورنمنٹ اس حقیقت سے واقف ہے کہ دیگر صوبجات میں بعض میونسپل کمیٹیوں کے صدر نشین غیر سرکاری اصحاب ہیں۔کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا صوبہ ہذا میں اس طریق پر عملدرآمد نہ کرنیکی کوئی خاص وجوہات ہیں "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ دیگر صوبجات میں بعض میونسپل کمیٹیوں کے صدر نشین غیر سرکاری اصحاب ہیں اور صوبہ ہذا میں اس طریق کو رواج دینے کے خلاف کسی خاص وجوہات کا ہونا تو درکنار صوبہ ہذا میں بھی ۱۴ میونسپل کمیٹیاں (جن میں سے دو تو ضلع جالندھر میں ہی ہیں) ایسی ہیں جن کے صدر نشین غیر سرکاری اصحاب ہیں اور دیگر تمام میونسپل کمیٹیوں کو بجز ۷ کے جن میں شملہ۔مری اور ڈلہوزی جیسے پہاڑی مقاموں کی کمیٹیاں ہیں اختیار ہے کہ پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۲۰ کے بموجب اپنا صدر نشین غیر سرکاری ممبر منتخب کریں "۔

آنریبل رائے زاده بھگت رام نے سوال کیا —

۶۳— " کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے که ضلع جالندھر میں پانی کی گہرائی ہر سال بڑھ رہی ہے اور که گذشته چند سالوں میں بعض رقبه جات میں کنوؤں میں پانی ۱۲ فٹ نیچے چلا گیا ہے "۔

جالندھر میں پانی کی گہرائی۔

آنریبل مسٹر ٹاؤلز ایندڈ نے جواب دیا —

" تحصیل ہائے جالندھر۔نکودر اور پھلور کی آخری رپورٹ ہائے تشخیص سے ظاہر ہوتا ہے که ان ہرسه تحصیل ہائے میں اب پانی کی گہرائی سابقه بندوبست کے وقت کی گہرائی سے بڑھ گئی ہے۔گو که زمین سے پانی تک کا اوسط فاصله اسقدر نہیں بڑھا۔جسقدر آنریبل ممبر نے بیان کیا ہے۔مگر بیان کیا گیا ہے که تحصیل نوشہرہ میں پانی کی گہرائی نہیں بڑھی "۔

آنریبل رائے زاده بھگت رام نے سوال کیا —

۶۴— " کیا گورنمنٹ از راه مہربانی پانی کی گہرائی کے بڑھ جانے کی وجوہات دریافت فرمائیگی تا که اس مشکل کے حل کرنے کے لئے کوئی ذرائع اختیار کئے جائیں "۔

ضلع جالندھر میں پانی کی گہرائی کا بڑھ جانا۔

آنریبل مسٹر ٹاونز ایندڈ نے جواب دیا —

" زراعتی انجینیئر سے کہا جائیگا که اسکی وجوہات دریافت کریں اور اگر ممکن ہو تو اس کے تدارک کے ذرائع تجویز کرے۔اس کا ایک عملی تدارک تو یہه ہے که کنوؤں میں نالیاں لگائی جائیں اور یہه طریقه پہلے اختیار کیا جا رہا ہے "۔

آنریبل رائے زاده بھگت رام نے سوال کیا —

۶۵— " کیا گورنمنٹ از راه مہربانی بتائیگی که آیا ضلع جالندھر میں نہری آبپاشی کی کوئی اُمید ہے یا نہیں "۔

ضلع جالندھر میں نہری آبپاشی۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا —

" اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔

" اگر کوئی نئی نہر کھودی جائیگی یا موجودہ انہار کی کوئی ضروری توسیع کیجائیگی تو وہ اصول جسپر عمل کیا جائیگا یہه ہوگا که صوبه کے اون جنوب مشرقی اور جنوب مغربی زیادہ خشک قطعات زمین کو ترجیح دیجا ئے جو کم اور غیر یقینی بارشوں کی وجه سے بسا اوقات گرانی اور بعض اوقات قحط کا شکار ہوتے ہیں۔ضلع جالندھر کی خوش قسمتی ہے که اس کی زراعت معقول طور پر محفوظ ہے "۔

آنریبل رائے زاده بھگت رام نے سوال کیا —

۶۶— " کیا گورنمنٹ از راه مہربانی بتائیگی که کس سال سے صاحبان فنانشل کمشنر کے جونیئر سیکریٹری کا عہدہ پراونشل سروس کے ممبروں کے لئے کھولا گیا تھا اور که سروس مذکور کے کون کون سے عہدہ دار اور کس کس زمانه میں اس پر متعین رہے ہیں "۔

پراونشل سول سروس کے عہدہ دار بطور جونیئر سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا —

" صاحبان فنانشل کمشنر کے جونیئر سیکریٹری کا عہدہ سنه ۱۸۹۲ع میں مستقل عہدہ بنایا گیا تھا۔لیکن کسی عہدہ کے مستقل کردینے سے گورنمنٹ کو محض اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔که وہ پراونشل سروس کے کسی ممبر کو اگر وہ ہر طرح اسکا اہل ہو اس پر تعینات کرسکے عہدہ مذکور پر پراونشل سروس کا ایک ممبر جو سابق سٹیپوٹری سولین تھا۔جس سنه ۱۸۹۳ع سے اپریل سنه ۱۸۹۷ع تک متعین رہا "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

پراونشل سول سروس کے عہدہ دار بطور جونیئر سیکریٹری صاحب فنانشل کمشنر۔

۶۷—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی جونیئر سیکریٹری کے عہدہ پر پراونشل سروس کے کسی عہدہ دار کو تعینات کرنے کی مناسبت پر التفات سے غور فرمائیگی "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا —

" جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا ہے کہ یہہ آسامی جو اس سال کے اختتام پر خالی ہوگی پراونشل سروس کے کسی ممبر کو دیجائے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

ادنے جماعتوں کو مکتی فوج وغیرہ کے ذریعہ اراضیات کی عطائیگی۔

۶۸—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی کہ جب سے اضلاع لائلپور اور سرگودہ کی انہار پر نئی آبادیاں قائم ہوئی ہیں کسقدر اراضی مکتی فوج اور دیگر عیسائی جماعتوں کی معرفت ادنی جماعتوں کے افراد کو مفت دی گئی ہے۔"

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا—

" لوئر چناب اور لوئر جہلم یا کسی اور نو آبادی میں بجز نو آباد لوئر باری دوآب کے کوئی عیسائی آباد نہیں کرائے گئے نو آبادی لوئر باری دوآب میں اونکو انہی شرائط پر زمین دی گئی ہے جن پر کہ دوسروں کو دی جاتی ہے۔

" لوئر باری دوآب کو آباد کرنے کے انتظامات میں ایک رقبہ جو تقریباً ۵۵۰۰ ایکڑ ہے اون ادنے جماعتوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جن کو عیسائی مشنوں نے منتخب کیا ہے۔یہہ اراضی معطی علیہم کے پاس پوری بازاری قیمت پر فروخت ہوگی در حالیکہ وہ قیمت جو اون کاشتکار خریدکنندگان سے جن کا مشن سے کوئی تعلق نہیں بابت حقوق مالکانہ لیجائیگی بازاری قیمت سے نصف ہوگی بشرطیکہ وہ یکصد روپیہ فی ایکڑ سے زیادہ نہو"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

آریہ میگھ ادھار سبھا سیالکوٹ کو اراضی کا عطا کرنا۔

۶۹—" کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ سیکریٹری آریہ میگھ ادھار سبھا سیالکوٹ نے ایک درخواست برائے حصول اراضی صاحب فنانشل کمشنر پنجاب کی خدمت میں بھیجی تھی۔اگر یہہ درخواست آئی ہے تو اس کا کیا حشر ہوا۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا—

" میگھ اودھار سبھا کی درخواست ابھی تک زیر غور ہے اگر یہہ ثابت ہو جائے کہ یہہ جماعت ذمہ وار معتبر ہے اور اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس کی ہستی اور انتظام قائم رہیگا تو اس سے اس کے ذرائع اور ضروریات کے مطابق بالکل عیسائی مشنوں کی طرح نہ کم نہ بیش سلوک کیا جائیگا بشرطیکہ انکو دینے کے لئے زمین موجود ہو گی۔"

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

جالندھر۔ہوشیارپور۔لدھیانہ۔اور فیروزپور میں مستورات کی فروخت۔

" ۷۰—کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی ایک نقشہ پیش کریگی جس سے مندرجہ ذیل باتیں ظاہر ہوں۔

(الف) یکم جنوری سنہ ۱۹۱۴ء سے ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۶ء تک جو عورتیں اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور۔لدھیانہ اور فیروزپور میں فروخت ہوئی ہیں اون کی تعداد۔

(ب) جو شراب ان اضلاع او ر پنجاب کے دیگر اضلاع اور ہندوستان میں فروخت ہوتی ہیں اون کی تعداد۔

(ج) اون اضلاع میں مقدمات زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کی تعداد۔

(د) اون مقدمات کی تعداد جو مذکورہ بالا اضلاع میں زیر دفعہ ۳۲۰ تعزیرات ہند جو مستورات کی فروخت کے متعلق ہوئے۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" سوال کے حصہ ہائے (الف) اور (ب) میں جو اطلاع طلب کی گئی ہے وہ مہیا نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس کی قسم کو وقتوں کی کوئی یادداشت نہیں رکھی جاتی ان کا رکھنا عام پولیس کے خلاف ہے اور جو اگر معلوم ہو جائے تو وہ تعزیرات ہند کے مطابق جرم سمجھا جائیگا۔جو واقفیت حصہ (د) میں طلب کی گئی ہے وہ اسی طرح مہیا ہو سکتی ہے کہ اون ریکارڈ ہائے کی جو اضلاع مذکور میں رکھے ہوئے ہیں چھان بین کی جائے اور یہہ ایک ایسا کام ہے جس میں اتنی محنت درکار ہو گی حصہ (ج) کے متعلق اگر آنریبل ممبر یہہ بتائیں کہ آیا اونکی مراد اون مقدمات سے ہے جو الزام لگائے گئے یا اون سے جن میں سزائیں ہوئیں تو میں کوشش کرونگا کہ آئندہ اجلاس تک اس واقفیت کو مہیا کر دوں۔لیکن اس میں حکام اضلاع مذکور سے رجوع کرنا ضروری ہوگا "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

قانون دیوالیہ کا نفاذ۔

۷۱۔" کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ ایکٹ دیوالیہ کا جس طرح عدالت ہائے میں آج کل عملدرآمد کیا جاتا ہے اوس کے خلاف بارسوخ جماعتوں میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" جیسے کہ میرے اوس جواب میں بیان کیا گیا ہے جو میں نے آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس کے اوس سوال کے متعلق دیا تھا جو انہوں نے اجلاس منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ ع کے موقعہ پر کیا تھا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ ایکٹ دیوالیہ مذکور کا بعض بے ایمان مقروض اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ وہ جائز قرض کے ادا کرنے سے بچ سکیں۔اس میں کچھہ شک نہیں کہ اس سے اون کے قرض خواہ کو بددلی ہوتی ہے۔ایکٹ مذکور کے ترمیم کرنے کا سوال گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے جسے پنجاب گورنمنٹ کی رائے کی اطلاع دیجا چکی ہے۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

انسپکٹران کا سکولوں کو منظور کرنا۔

۷۲۔" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا انسپکٹر ان سکول اپنے اختیار سے کسی سکول کو منظور کر سکتے ہیں اور اوسکو خارج کر سکتے ہیں یا ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی اجازت سے ؟

" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ سکولوں کو منظور کرنے کے متعلق اول او ر دوم انسپکٹر سکول کے علیحدہ علیحدہ اختیارات کیا ہیں ؟

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

کسی سکنڈری سکول کو منظور کرنے یا اوسکو خارج کرنے کے سوال کا فیصلہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم انسپکٹر کی رپورٹ پر کرتا ہے۔منظور شدہ سکولوں کی ایک فہرست ہر سال صیغہ تعلیم کی طرف سے جاری رہتی ہے سکولوں کو منظور کرنے کے بارے میں اختیارات کی کوئی ایسی تقسیم نہیں جس کا آنریبل ممبر نے اپنے سوال کے دوسرے حصہ میں بیان کیا ہے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

۷۳—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی کہ ایک اینگلو ورنیکولر مڈل سکول کو منظور کرنے کے لئے صیغہ تعلیم—

اینگلو ورنیکولر مڈل سکولوں کے منظور کرنے کے متعلق شرائط۔

(الف) سرمایہ۔
(ب) عملہ۔
(ج) عمارت

کے متعلق کن شرائط و مطالبات کی تعمیل کراتا ہے۔کیونکہ وہ شرائط جو ضابطہ تعلیم کی دفعہ ۱۹ میں درج ہیں نہایت مبہم اور غیر معین ہیں۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" کسی ثانوی سکول کو منظور کرنے کے متعلق شرائط کا کوئی مقرر معیار نہیں ہے۔اگر کسی ایسے علاقہ میں جس کی تعلیمی حالت بہت پست ہے۔ایک سکول کھولنے کی اشد ضرورت ہو تو اغلباً اوس کے متعلق نرمی سے سلوک کیا جائیگا اور اوسے حق امتیاز اس سمجھوتے پر دیدیا جائیگا کہ نقائص بعد میں دور کر دئے جائیں۔لیکن اگر علاقہ مذکور میں تعلیمی انسٹیٹیوشن پہلے ہی سے کافی ہیں تو معاملہ کی ذرا سختی سے جانچ پڑتال کی جائیگی۔ عام پالیسی یہہ ہے کہ ایسے تمام سکولوں کو منظور کر لیا جائے جن کے کسی طرح بھی سود مند ہونے کا امکان ہو اور جو صریح نقصان نہ پہونچاتے ہوں۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

۷۴—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی قسمت جالندھر کے اون سکولوں کی تعداد بتلائیگی—جن کو گذشتہ ۱۸ ماہ میں خارج از منظوری کیا جا چکا ہے۔یا جنہیں خارج کرنے کی دھمکی دی جا چکی ہے۔

قسمت جالندھر میں منظور شدہ سکولوں کو خارج از منظوری کرنا۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" گذشتہ ۱۸ ماہ کے عرصہ میں دو سکول خارج از منظوری کئے گئے ہیں۔۱۲ سکولوں کو بقید چند شرائط منظور کیا گیا ہے۔یعنی ان کو خارج از منظوری کیا جائیگا۔اگر وہ ایک معقول عرصہ میں چند نقائص نہ دور کرینگے اون سکولوں سے جنکو آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ دھمکی دی گئی ہے۔اون کی مراد غالباً انہیں سکولوں سے ہے"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

۷۵— " کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بیان کریگی کہ ڈی۔اے۔وی سکول اونہ۔ضلع ہوشیارپور کو خارج از منظوری کرنے کی کیا وجہ ہے اور ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم نے اوس کے خارج از منظوری کئے جانے کی منظوری کس تاریخ کو دی تھی۔

ڈی۔اے۔وی سکول اونہ کو خارج از منظوری کرنا۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" ڈی۔اے۔وی سکول اونہ کو عارضی طور پر بقید چند شرائط سنہ ۱۹۱۴ء میں منظور کیا گیا تھا۔اور چونکہ وہ شرائط سنہ ۱۹۱۶ء تک پوری نہ ہوئیں اسلئے اوس کو خارج از منظوری کر دیا گیا ہے۔سکول مذکور کے

خارج از منظوری کرنے کے فیصلہ کی اطلاع منتظمان سکول کو سال رواں کی ۲۵-اپریل کو دیگئی تہی- جونہی کہ اس کے متعلق یہہ رپورٹ موصول ہو کہ اسے تسلی بخش طریق پر چلایا جا سکتا ہے اوسے منظور شدہ سکولوں کی فہرست میں درج کیا جاسکیگا۔

اوس افسر کا نام جسکی سفارش پر سکول مذکور کو خارج از منظوری کیا گیا ہے ولہ شو دیال جی جو ایک طویل تجربہ کے افسر ہیں اور جو اس معاملہ میں غیر ہمدردانہ روش نہیں اختیار کرسکتے تہے اون کی رپورٹ کے چند اقتباسات باعث دلچسپی ہونگے- وہ عمارت کی بابت جسقدر کم لکہا جائے اوسی قدر بہتر ہے .... میں حیران ہوں کہ یہ کسطرح ممکن ہے-تعلیم کا کام صرف ایک طویلہ میں چلایا جاتا ہے......... کمیٹی نے ایک جگہ ۷۶۳ روپیہ کو خریدی ہے جو بالکل نا کافی ہے-طلباء میں سے صرف تین اونہ کے رہنے والے ہیں-اس سکول کو ضلع کے کسی اندرونی مقام پر کیوں نہ کہولا جائے- یہہ اونہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر رہا-سامان و اسباب کی بہم رسانی نہایت نا کافی ہے ... .عملہ میں صرف سیکنڈ ماسٹر ہی ٹرینڈ آدمی ہے-اُستادوں میں سے بعض محض لڑکے ہی ہیں جو جماعتوں کو قابو میں نہیں رکہہ سکتے-چہہ استادوں میں سے پانچ پر کام کرنے والے سال میں بدل گئے-جسمانی تعلیم عملی طور پر بالکل نہیں دیجاتی-بورڈنگ سے کمیٹی کو ۲۶ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہے لیکن اس پر ایک پیسہ بہی نہیں خرچ کیا جاتا...... سکول کی عمارت کے متعلق ظاہر کردہ رائے اسپر ہی عائد ہوتی ہے-سکول پر کمیٹی کا کچہہ خرچ نہیں ہوا-نیسوں کی مجموعی آمدنی ۱۱۳۳ روپیہ ہے اور اس کے مقابلہ میں خرچ ۱۱۱۴ روپیہ ہوا ہے-آگے چلکر انسپکٹر کہتا ہے کہ تعلیم بہی ہر طرح بری ہے لیکن حالات کو مد نظر رکہتے ہوئے اوس نے یہہ بہی ایزاد کردیا کہ اس سے بہتر تعلیم کی توقع بہی نہیں ہوسکتی-منتظم کمیٹی معقول عمارت و اسباب اور مناسب عملہ مہیا کرنے سے قاصر رہی اور اس کے پاس سرمایہ بہی نہ تہا جس سے ترقی دیجاسکے-اس بات کا بہی اس جگہ ذکر کردینا چاہئیے کہ اونہ کی آبادی صرف ۴۰۰۰ ہے اور دیگر تعلیمی درسگاہوں میں سے ایک امدادی سکول زیر انتظام اہل ہنود اور ایک ورنیکلر مڈل سکول بہی موجود ہے"-

آنریبل رائے زادہ بہگت رام نے سوال کیا—

سکول اونہ کی حالت۔

۷۶—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ اونہ سکول واقع ضلع ہوشیار پور کی حالت امورات ذیل کے متعلق اوس تاریخ پر کیا تہی جسپر وہ خارج از منظوری کیا گیا تہا :—

(الف) سرمایہ۔

(ب) جائداد منقولہ و غیر منقولہ مملوکہ سکول کی مالیت۔

(ج) تعداد و قابلیت عملہ۔

آنریبل مسٹر گاڈ لے نے جواب دیا۔

" انسپکٹر نے اپریل میں سکول کی حالت کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی البتہ جون میں اوس نے اطلاع دی تہی کہ عمارت و سامان اور تعلیمی حالت اوس وقت تک غیر تسلی بخش ہے اور کہ اونا میں سکول مذکور کی مطلق ضرورت نہیں"-

آنریبل رائے زادہ بہگت رام نے سوال کیا—

منظور شدہ سکولوں میں فیسوں کی وصولی۔

۷۷—" کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ انسپکٹر مدارس جالندہر کی جاری کردہ گشتی چٹہی نمبری ۶۷۶ کی رو سے ہر ایک منظور شدہ سکول کے ہر ایک شعبہ میں فیس کی وصولی لازمی ہوگئی ہے حالانکہ ضابطہ تعلیم کی رو سے سکول ہائے مذکور کو اس بارہ میں آزادی کا پورا اختیار ہے۔

آنریبل مسٹر گاڈلے نے جواب دیا۔

" معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر موکار مذکور کے مدعا کو نہیں سمجھے ہیں ہوڈ ماسٹروں کی توجہ تعلیمی کوڈ کے ان قواعد کی طرف مبذول کی گئی تہی جو فیسوں کے عاید کرنے کے متعلق ہیں اور بتلایا گیا تہا کہ اس بارہ میں سکولوں کے مابین کسی قسم کا نا واجب مقابلہ نہیں ہونا چاہئے کسی سکول میں نا قابل اخذ فیس کے معیار کا سوال ان سوالوں میں سے ایک ہے جن پر کسی سکول کے زیر دفعہ ۱۹ تعلیمی کوڈ منظور کرنے کے وقت غور کیا جاتا ہے کیونکہ یہہ صریحاً قابل اعتراض ہے کہ کوئی ادنے درجہ کا سکول اپنے رقیبوں کے مقابلہ میں کم فیس لیکر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرے بیشک نفع رسانئے خلائق کے لئے جو ایک بالکل مختلف سوال ہے ارزاں یا مفت تعلیم دینے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا۔"

آنریبل چوہدری لال چند نے سوال کیا۔

ہندو جاٹوں کو ملازمت میں لینا۔

۷۸۔" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتائیگی :۔

(الف) کہ نومبر سنہ ۱۹۱۵ ع سے جبکہ گورنمنٹ نے از راہ مہربانی ایک گشتی چٹھی مختلف محکموں کے افسران اعلیٰ کے نام جاری کر کے یہہ سفارش کی تہی کہ سرکاری ملازمت میں قابل ہندو جاٹوں کو زیادہ وسیع پیمانہ پر جگہہ دی جاوے کتنے ہندو جاٹوں (اگر کوئی ہیں) کو مندرجہ ذیل اسامیوں پر مقرر یا ان کے لئے انہیں منظور کیا گیا ہے :۔

(۱) اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔
(۲) تحصیلدار۔
(۳) منصف۔
(۴) انسپکٹر پولیس۔
(۵) سب انسپکٹر پولیس۔
(۶) ضلعدار۔
(۷) انسپکٹر کو آپریٹیو سوسائیٹیز (انجمن ہائے باہمی امداد)۔

(ب) قسمت انبالہ کے ہر ایک ضلع میں آنریری مجسٹریٹوں اور سب رجسٹراروں کی مجموعی تعداد کیا ہے اور ان میں سے جاٹ کتنے ہیں۔

(ج) آیا ان کوائف کو مد نظر رکھکر گورنمنٹ جاٹوں کو زیادہ حصہ دینے کی مناسبت پر غور کریگی۔

(د) نومبر سنہ ۱۹۱۵ سے کتنے اشخاص ان اسامیوں کے لئے منظور یا انپر مامور کئے گئے ہیں جن کا ضمن (الف) میں ذکر کیا گیا ہے "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

" (الف) گذشتہ نومبر سے ایک جاٹ تحصیلدار مقرر کیا گیا ہے۔

منصفی کے امیدواروں کی فہرست بذریعہ انتخاب (رجسٹر الف) میں جسقدر اسامیاں خالی تہیں اور جو گذشتہ نومبر سے پر کی گئی ہیں وہ سب کی سب قسمت لاہور وراولپنڈی سے متعلق تہیں حال ہی میں چند ایک خالی اسامیاں پر کی گئی ہیں جو رجسٹر ب پر تہیں اور جنکے لئے امیدوار بذریعہ مقابلہ لئے جاتے ہیں اس رجسٹر میں نام کے اندراج کے واسطے تعلیمی لیاقت کم سے کم بی-اے یا بی-ایس-سی تک کی ہونی چاہئے - اور کوئی ہندو جاٹ ان مستحق امیدواروں میں نہیں ہے جنکی ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں نے سفارش کی ہے۔

" محکمہ پولیس کے انسپکٹر جنرل رپورٹ کرتے ہیں کہ گذشتہ نومبر سے انسپکٹر کی کوئی اسامی براہ راست تقرر سے پر نہیں کی گئی لیکن وہ امید کرتے ہیں کہ امیدواروں کا آئندہ نیا انتخاب کرنے کے وقت ایک یا دو جاٹ امیدواروں کا انتخاب کیا جا سکیگا۔

" (ب) صدر مقام میں کوئی ایسے کوایف موجود نہیں جن سے قسمت انبالہ کے اضلاع کے جاٹ آنرازی مجسٹریٹوں اور سب رجسٹراروں کی تعداد معلوم ہو سکے تحقیقات کی جائیگی اور مطلوبہ اطلاع دوسرے اجلاس میں میز پر رکھی جائیگی۔

" (ج) گورنمنٹ کے پاس اس قسم کے شک کرنیکے لئے تا حال کوئی وجہ نہیں کہ متعلقہ محکموں کے افسران اعلی گورنمنٹ کی جاری کردہ ہدایات کو مناسب وقعت نہیں دیتے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ تعلیم کی اشاعت سے جاٹوں کی تعداد سرکاری ملازمت میں بتدریج بڑھتی جائیگی اگر لائق آدمی مہیا ہو سکیں تو گورنمنٹ خوش ہوگی کہ جاٹوں کی جماعت اپنی زراعتی اور سپاہگری کی اہمیت کے متناسب سرکاری ملازمت میں بھی حصہ لے۔

" (د) میں ذیل میں اشخاص کی تعداد درج کرتا ہوں جو کہ نومبر سنہ ۱۹۱۵ع میں ان آسامیوں کے لئے منظور یا اونپر مقرر کئے گئے ہیں جنکا ذکر آنریبل ممبر کے سوال کے حصہ (الف) میں ہے۔

	تعداد منظور شدہ	تعداد مقرر شدہ
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران	۲۵	۱۸
تحصیلداران	۳	۲
منصف...	۳	۹
ضلعدار	۱۱	..
انسپکٹران انجمن ہائے باہمی امداد		۱
انسپکٹران پولیس	...	...

سب انسپکٹران پولیس — ان کا تقرر صاحبان ڈپٹی انسپکٹر جنرل کرتے ہیں اور واقفیت مطلوبہ صدر مقام میں موجود نہیں ہے "۔

آنریبل چوہدری لال چند نے سوال کیا —

قسمت انبالہ میں ایسے قانگو اور کلرک جنکی تنخواہ ۵۰ روپیہ یا زیادہ ہے اور اضلاع کے عملہ کے کلرکوں کا پنشن پر جانا۔

" ۷۹ — پنجاب کے انتظام معاملہ زمین کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کے فقرہ ۳ کے حوالہ سے کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی — کہ

(الف) قسمت انبالہ میں ان قانگوئیاں کی تعداد کیا ہے جنکو گذشتہ سال بھر میں ہر ایک ضلع کے عملہ ضلع میں آسامیاں دی گئی ہیں۔

(ب) ایسے اشخاص کی تعداد جو ہر ایک ضلع کے عملہ میں ۵۰ یا ۵۰ سے زیادہ تنخواہ کی اسامیوں پر مامور ہیں اور جنکو ۵۵ سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد گذشتہ دس سالوں میں ہر ایک ضلع میں ملازمت میں رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

" (ج) کیا گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ایسی ہدایات جاری کی جائیں کہ عملہ ضلع کے ہر ایسے شخص کیلئے جسکی عمر ۵۵ سال ہوچکے پنشن پر جانا لازمی ہوگا ؟ "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا ـــ

*

" ایک فہرست جس میں مطلوبہ اطلاع درج ہے میز پر رکھی جاتی ہے "۔

" فی الحال کوئی ارادہ نہیں کہ مضمون زیر بحث کے متعلق موجودہ ہدایات کے علاوہ کوئی ہدایات حسب منشا آنریبل ممبر جاری کی جائیں "۔

آنریبل چودھری لال چند نے سوال کیا :ـــ

زراعتی و تجرباتی فارم حالے ہانسی۔

۸۰ ـــ " (الف) کیا گورنمنٹ از راہ نوازش کونسل ہذا کی اطلاع کیلئے زراعتی فارم ہانسی کے گذشتہ تین سال کی آمدنی وخرچ کی ایک فرد میز پر رکھیگی ۔

" (ب) اگر اعداد حوصلہ افزا ہیں تو کیا گورنمنٹ کے خیال میں مناسب ہوگا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو کہا جائے کہ ایسے تجرباتی فارم ہر ایک ضلع میں جاری کئے جائیں "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا ـــ

†

" (الف) ایک نقشہ میز پر رکھا جاتا ہے جس میں زراعتی فارم ہانسی کے مالی دو سال ہائے گذشتہ کی آمدنی و خرچ درج ہے انہیں دو سالوں کے مکمل اعداد دستیاب ہو سکے ہیں۔یہہ فارم جنوری سنہ ۱۹۱۴ع میں ہی جاری کیا گیا تھا ۔ نقشہ سے ظاہر ہے کہ خرچ آمدنی سے بہت زیادہ ہے ۔

" آنریبل ممبر کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے واسطے ان تجرباتی فارموں کے اصل فرائض کو واضح طور پر بیان کرنے کی ضرورت ہے ۔ دنیا کے کسی حصہ میں بہی محض تجرباتی فارم (یعنی جس قسم کا فارم ہانسی میں قائم ہے) منافع نہیں دیتے ۔ انکا کام صرف یہہ ہوتا ہے کہ ایسی اراضیات ۔ آلات اور بیجوں وغیرہ کی نسبت جو قابل استفادہ ہوں دریافت کریں کہ کونسا سب سے بہتر ہے ۔ یہہ لازمی بات ہے کہ زراعت وغیرہ کی مختلف اقسام میں سے سب کی سب یا زیادہ اقسام کامیاب ثابت نہیں ہوا کرتیں اور نہ ہی بغیر تجربہ کے یہہ کہا جاسکتا ہے کہ اون میں سے کونسی قسم کامیاب ہوگی۔ایسے تجربے کرنے پر روپیہ خرچ ہوتا ہے اسلئے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہہ نا ممکن ہے کہ محض تجرباتی فارموں سے کچھہ آمدنی ہوسکے ۔

" مگر ڈیمانسٹریشن فارم بالکل جدا چیز ہے اور میں مظاہرہ کے ذریعہ اون اقسام کاشت ۔ تخم ۔ آلات وغیرہ کو عملی طور پر کام میں لاکر دکھایا جاتا ہے جنکی نسبت تجرباتی فارم پر تجربات کرکے ثابت کردیا گیا ہو کہ وہ مفید ہیں۔غالباً آنریبل ممبر کو انہیں فارموں کا خیال ہے۔اگر انکا مناسب طور پر انتظام کیا جاوے تو وہ عموماً اپنا خرچ نکال لیتے ہیں۔اور ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے سیالکوٹ و امرتسر نے جو ہمت ایسی فارموں کے جاری کرنے میں دکھائی ہے وہ اونکے لئے تحسین کے مستحق ہیں۔ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات میں بہی ایک ایسی ہی فارم جاری کرنیکی تجویز زیر غور ہے۔گورنمنٹ خوش ہوگی۔اگر دیگر ڈسٹرکٹ بورڈ بہی ایسی فارمیں جاری کردیں اور وہ اون اضلاع کے ڈسٹرکٹ بورڈوںکی جو سیالکوٹ اور امرتسر کے نزدیک ہیں مشورہ دیتی ہے کہ وہ اچھے چند ممبران کو جنکی اس معاملہ میں دلچسپی لینیکی امید ہو ان ڈیمانسٹریشن فارموں کے ملاحظہ کے لئے مامور کریں ۔ اس امر کا فیصلہ کہ آیا ایسی فارمیں جاری کی جائیں یا نہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ہاتھہ میں ہے "۔

* دیکھو ضمیمہ ز ـــ † دیکھو ضمیمہ ح

آنریبل چودھری لال چند نے سوال کیا

کرنال میں دیوانی اپیلوں کا بقایا اور ایک زائد ڈسٹرکٹ و سشن جج کا تقرر۔

۸۱—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی۔

" (الف) کہ آیا کام کی زیادتی کے باعث ضلع کرنال کی تمام سول اپیلیں ڈسٹرکٹ جج انبالہ کی عدالت میں منتقل کرنی پڑی ہیں اور کیا کام کا بقایا اب بھی بہت زیادہ ہے۔

" (ب) اون دیوانی اور فوجداری اپیلوں کی تعداد کیا ہے جو گذشتہ دو سالوں کے عرصہ میں اضلاع روہتک اور کرنال سے علحدہ علحدہ ڈسٹرکٹ اور سشن جج کرنال کی عدالت میں دائر ہوئی ہیں اور اضلاع مذکور کے اون سشن کے مقدموں کی تعداد کیا ہے جو صاحب ممدوح نے اس عرصہ میں سماعت کرکے فیصل کئے ہیں۔

" (ج) مذکورہ بالا امور کو مد نظر رکھکر کیا گورنمنٹ مناسب خیال کرتی ہے کہ ضلع روہتک میں ایک زائد ڈسٹرکٹ اور سشن جج عارضی طور پر مقرر کیا جائے ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" (الف) ڈسٹرکٹ اور سشن جج کرنال اور روہتک کی عدالت میں کام بہت جمع ہوجانے کے باعث آنریبل ججان نے ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع کو حکم دیا تھا کہ ضلع کرنال کی وہ اپیلیں جو اون احکام کے پہونچنے کی تاریخ سے بعد دائر ہوں تا صدور حکم ثانی انبالہ کا ڈسٹرکٹ جج فیصلہ کیا کرے جو باعتبار عہدہ ضلع کرنال کا زائد جج ہے۔ کوئی ایسا حکم ثانی اب تک صادر نہیں کیا گیا اور جو اپیلیں ڈسٹرکٹ جج کرنال کی عدالت میں دائر ہوسکتی ہیں اون کی سماعت زائد جج مذکور کرتا ہے۔

" جولائی کے اخیر میں ۸۹ دیوانی اپیلیں متعلقہ کرنال زائد جج کی عدالت میں زیر تجویز تھیں اور جو دیوانی اپیلیں اوسی تاریخ کو عدالت ڈسٹرکٹ جج کرنال واقع روہتک میں زیر تجویز تھیں اون کی تعداد ۲۹۷ ہے۔

" (ب) (۱) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ ع سے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع تک جن سشن کے مقدمات کی سماعت سشن جج کرنال و روہتک نے کی اونکی تعداد حسب ذیل ہے —

کرنال	۴۶	کل ۹۹
روہتک	۵۳	

(۲) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ ع سے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع تک جسقدر فوجداری اپیلیں سشن جج کرنال و روہتک کی عدالت میں دائر ہوئیں اون کی تعداد حسب ذیل ہے —

کرنال	۶۳۷	کل ۱۰۳۱
روہتک	۳۹۴	

(۳) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ ع سے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع تک جسقدر دیوانی اپیلیں ڈسٹرکٹ جج کرنال اور روہتک کی عدالت میں دائر ہوئیں اون کی تعداد حسب ذیل ہے —

کرنال	۲۲۵	کل ۱۰۲۴
روہتک	۷۹۹	

نوٹ—اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع سے جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع تک کے عرصہ میں مذکورہ بالا کے علاوہ ضلع روہتک کی ۳۲۱ اپیلیں عدالت زائد جج—یعنی ڈسٹرکٹ جج انبالہ کی عدالت میں دائر ہوئیں۔

"مین افسوس کرتا هون که سوال کے اوس حصه مین جو اعداد طلب کئے گئے هین وه ٹهیک نهین بهم پهونچا ئے جا سکتے۔ڈسٹرکٹ اور سشن جج کو ان کے مهیا کرنے کے لئے کہا گیا هے اور جسوقت وه موصول هونگے آنریبل ممبر کو بهم پهنچا ئے جائینگے تقریباً سالون کے غیر مسلسل عرصون کے لئے عدالتون کے کام کے متعلق مفصل اعداد حاصل کرنے مین اکثر دقت پیش آیا کرتی هے۔سوال صریح طور پر اگست سنه ۱۹۱۴ ع سے جولائی سنه ۱۹۱۶ ع تک کے عرصه سے متعلق هے کیونکه ڈسٹرکٹ اور سشن جج کرنال کی عدالت یکم اگست سنه ۱۹۱۴ ع سے پہلے موجود نه تهی۔

"(ج) دریافت کرنے پر معلوم هوا هے که آنریبل جہان کا یه خیال روهتک مین زائد ڈسٹرکٹ اور سشن جج مقرر کرنیکا کوئی ارادہ نهین هے۔اگر روهتک کے زیر تجویز مقدمات و اپیلات سشن کی تعداد بہت زیادہ هوگئی تو دهلی اور حصار کے سشن و ڈسٹرکٹ ججون سے مدد لینے کا انتظام کیا جاسکتا هے"۔

آنریبل چودهری لال چند نے سوال کیا۔

> قسمت انبالہ کی فوجی جماعتون کے لئے نو آبادیون مین زمین مخصوص کرنا۔

"(الف) کیا گورنمنٹ کو معلوم هے که پنجاب کی نو آبادیون مین قسمت انبالہ کو عموماً اور روهتک اور حصار کے اضلاع کو خصوصاً گورنمنٹ کی عطا کردہ زمین کا بہت هی کم حصه ملا هے۔

"(ب) کیا گورنمنٹ ازراه مهربانی بتلائیگی که آیا انهار اپر جهلم و اپر چناب اور لوئر باری دوآب کی نئی آبادیون مین اضلاع حصار اور روهتک کی فوجی جماعتون کے لئے کچهه زمین مخصوص کرنیکی تجویز هے"۔

آنریبل مسٹر میمارد نے جواب دیا۔

"(الف) پنجاب کی نو آبادیون مین مختلف اضلاع کے کاشتکارون کو زمین دینے کے وقت زیادہ تر خیال اس امر کا رکہا گیا تها که گنجان آبادی کم کیجائے نو آباد کارون کا جز و کثیر ان علاقون مین سے لیا گیا تها جہان آبادی نہایت گنجان تهی چنانچه وسطی قسمتون مین آبادی بہت گنجان تهی اسلئے نو آباد کارون کا جز و غالب اونهین قسمتون مین سے لیا گیا تها۔قسمت انبالہ مین آبادی کم تهی اور کہانے پینے کو تهے زیادہ تر اسی وجه سے لوگ قدرے اس وجه سے بهی که دور دراز کے اضلاع کے لوگون کے بطور مستقل آباد کار آباد هونیکی امید نه تهی قسمت انبالہ کی تقسیم مین کم حصه ملا۔سوائے اوسوقت ضلع انبالہ مین کام کرتا تها جبکه نو آبادی نهر لوئر چناب کے لئے نو آباد کاران منتخب کئے جا رهے تهے اور مجهے یاد پڑتا هے که میرے بهیجے هوئے آدمیون نے نو آبادی مین اپنے لئے بدنامی حاصل کی تهی اور جسکی وجه یه تهی که دور دراز نو آبادی کی مشکلات کے باعث وه فوراً حوصله هار بیٹهے اور بہت سی صورتون مین اپنی اراضیات چهوڑ کر گهرون کو واپس آ گئے۔

"(ب) ۱۷۸۰۰۰ ایکڑ زمین جوکه کار هائے نمایان کرنے والے سپاهیون مین تقسیم کے واسطے مخصوص کی گئی هے فوجی افسران تقسیم کرینگے یه خیال کرنے کی کوئی وجه نهین هے که روهتک اور حصار کے اضلاع کے مستحق سپاهیون کے ساتهه اوس سے مختلف سلوک هوگا جو پنجاب کے دیگر اضلاع کے سپاهیون کے ساتهه هوگا"۔

[باقی آئنده]

ضمیمہ الف۔ (دیکھو سوال نمبر ۷ کا جواب)

ہندوستانی فوج کی بھرتی کے نتائج کا نقشہ از ابتدائے یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	الف سکھ		ب مسلمان					ج ہندو							د دیگر اقوام		میزان	کیفیت
			جاٹ سکھ	دیگر سکھ	بلوچ	پٹھان	ہندوستانی	راجپوت	دیگر	ڈوگرے	راجپوت	جاٹ	برہمن	اہیر	گوجر	دیگر	عیسائی	دیگر مذاہب		
۱	حصار ...	حصار ...	...	...	-	..	۹	۹۲	۲۱		۱۵	۳۰۸	۳	۳	۲	۴۰	...	۱	۴۹۴	
۲		ہانسی ...	...	۵۰	۵	۳	۱	۲۲۸	۹۰		۳۱	۳۸۵	۳۹	۷	۱	۱۵	...	..	۷۷۲	
۳		بھوانی ...	...	...	...	...	...	۱۶۲	۲۸	...	۱۷۳	۳۴۰	۳۵	۱۵	۴	۲۹	...	...	۸۸۱	
۴		فتح آباد ...	۴۳	۷	...	...	...	۱۸	۱۳	...	۲۹	۲۷۰	۱	۲	...	۱۳	...	...	۳۹۷	
۵		سرسہ ...	۱۰۵	۲۷		۱	...	۲	۳	...	۵	۸۰	۴		...	۱۷	—		۲۴۶	
		میزان ضلع	۱۴۹	۳۴	۵	۴	۱۰	۵۰۲	۱۲۶	...	۲۵۳	۱۴۸۳	۷۹	۲۸	۷	۱۱۴	...	۱	۲۷۹۵	
۶	رہتک ...	رہتک ...	...	۲	...	...	۲۰	۱۰۹	۲۰	۳	۴۱	۶۳۰	۱۳۶	۲	۵	۵۵	...	...	۱۵۲۰	۴۴ سواران اور ۱۵ مہتر شامل نہیں ہیں۔
۷		جھجر ...	-	—	۲۵	...	۹۰	۷۳	۵۷		۵۴	۱۰۸۴	۱۶۲	۴۲۷	۷	۵۶	...	۱	۲۰۰۹	
۸		گوہانہ ...	...	...	۲	...	۲۳	۱۲۳	۹	...	۷	۳۷۴	۳۷	۴	۱	۱۹	...	...	۷۰۹	
۹		سونی پت ...	...	...	...	..	۱۱	۱۲	۱۶	...	۱۰	۵۷۱	۷۱	...	۱۱	۲۶	...	...	۷۳۱	
		میزان ضلع	...	۲	۲۷	...	۱۱۴	۸۱۴	۱۰۲	۳	۱۱۲	۲۷۵۹	۴۱۶	۴۳۳	۲۴	۱۵۹		۱	۴۹۶۶	
۱۰	گوڑگانوں ...	گوڑگانوں	...	...	...	...	۱۳۱	۱۶	۱۳	...	۱۸۱	۱۶۷	۴۴	۲۷۷	۱۸۴	۲۵	۵	...	۱۰۴۳	
۱۱		ریواڑی ...	...	...	...	...	۱۰	۱۳۶	۶	...	۹۵	۹۷	۱۶	۴۷۹	۱۱	۲۶	...	...	۸۷۶	
۱۲		پلول ...	...	...	...	..	۲۲	۱۸	۳	...	۴	۱۰۶	...	...	۳۷	۳	...	...	۱۹۳	

۱۳			نوح ...	...	...	..	..	۳۷۸	۷	۲۲	...	۷۴	۹۳	۴	۳۵	۳۲	...	...	...	۶۵۵	
۱۴			فیروز پور	...	...	...	...	۲۳۷	...	۲۲	...	...	۳	۳	...	۲	۱	...	...	۲۷۸	
۱۵			بلب گڑھ ...	...	...	..	...	۲۷	۳	۱	...	۲۰	۵۵	۵	...	۲۸۱	۲	...	...	۳۹۴	
			میزان ضلع	..	...	..	..	۸۱۵	۱۸۰	۶۷		۳۷۴	۵۲۱	۷۲	۷۹۱	۵۵۷	۵۸	۵		۳۳۴۰	
۱۶	کرنال	...	کرنال ...	...	...	...	...	۳	۶	..		...	۵		...	...	...	...	...	۱۵	۹۷ سار وان شامل نہیں ہیں۔
۱۷			پانی پت ...	...	...	...	...	۸	۱۲	۱۱	...	...	۱۵۰	۹		۱۲	۲	...	...	۲۰۳	
۱۸			کیتهل ...	۲۰	۵	...	...	۵	۱۴	...		۹	۵۳	۴	...	۱	۷	...	...	۱۱۸	
۱۹			تهانیسر ...	۱۳	۵۱	...	...	۸	۲			۱	۸	۲	...	...	۱۳	...		۹۸	
			میزان ضلع	۳۳	۵۶	...	...	۲۴	۳۴	۱		۱۰	۲۱۶	۵	...	۱۳	۴۲	..	...	۴۳۵	
۲۰	انباله	...	انباله ...	۳۹	۲۴	...	۱	...	۲	۲	...	۸	۴	۵	..	...	۶	...	...	۹۱	
۲۱			جگادهری ...	۱۰	۴	...	...	...	۲	۲		۹	۱	۱	...	...	۱	...	...	۳۰	
۲۲			نرائن گڑھ ...	۷	۲	...	...	...	۲	۲	...	۲۸	۵	۵	..	۲	۴	..	...	۷۶	
۲۳			کهرڑ ...	۲۶۶	۱۳۰	..	۱۵	...	۲۹	۶	...	۲۳	۱۸	۶	...		۱۴	۱	...	۵۳۵	
۲۴			روپڑ ...	۳۷۷	۶۵	...	...	...	۲	۳۱		۸	...	۹	...	۲	۷	..	۵	۵۲۴	
			میزان ضلع	۷۳۲	۲۳۸	...	۱۶		۵۵	۳۳		۸۶	۲۸	۲۶		۴	۳۲	۱	۵	۱۲۵۶	
۲۵	شمله	..	شمله ...		...		...	...	...	۱۵		...		..	...	..	...	...	...	۱۵	
۲۶			کوٹ کهائی	...	...	...	...	..	..		...	...	...	...	...	..	۳۰	...	...	...	
۲۷			ریاست بلاسپور	..	...	...	...	...	۱	...	۲۲۱	۱۰۶	۸	۸۶		۳		...	...	۴۲۵	
۲۸			ریاست بشهر	..	...	...	..	..	...		..	...	...	...	...		۵	...		۵	
۲۹			ریاست نالاگڑھ	...	۱	...	...	...	...		...	۸		۳	...	...	۸	...	...	۲۰	
			میزان ضلع	...	۱		...	...	۱	۱۵	۲۲۱	۱۱۴	۸	۸۹	...	۳	۱۳	...	...	۴۶۵	

هندوستانی فوج کی بهرتی کے نتائج کا نقشہ از ابتداء یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	(الف) سکھ		(ب) مسلمان					(ج) هندو							(ب) دیگر اقوام		میزان	کیفیت
			جاٹ سکھ	دیگر سکھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دیگر	ڈوگرے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دیگر	[illegible]	دیگر اقوام		
۳۰	کانگڑہ	پالم پور ...	...	...	...	...	...	...	...	۸۹۶	...	...	...	...	...	...	...	...	۸۹۰	ڈوگروں کے خانہ میں راجپوت۔ راٹھی برہمن۔ جاٹ گرتھہ وغیرہ بھی شامل ھیں۔
۳۱		همیر پور ...	...	...	...	...	...	...	...	۱۱۷۲	...	...	...	...			...	...	۱۱۷۲	
۳۲		ڈیرہ ...	...	...	...	...	...	...	...	۳۳۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۳۱	
۳۳		کانگڑہ ...	...	...	...	...	...	...	...	۵۱۵	...	...	...	...	...	...	...	...	۵۱۵	
۳۴		نور پور ...	...	...	...	...	...	...	...	۳۰۳	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۰۳	
		میزان ضلع			...	...	...	...	...	۳۳۱۷	...	...	...		...		...	...	۳۳۱۷	
۳۵	ہوشیار پور	اونہ ...	۹۰	۳۰	...	...	...	۱	۹	۱۵	۲۷۶	۱۸	۳۵	...	۳	۱۸	...	..	۳۸۲	
۳۶		گڑھ شنکر ...	۲۹۳	۴۲	...	...	...	۵۶	۲۸	۲	۸۴	۳۱	۹		--	۹۷	...	...	۶۸۴	
۳۷		ہوشیار پور	۳۷۸	۱۳۳		...	...	۶۷	۷۲	۹	۹۱	۱۳	۱۷		۴	۹۳	۲	۳	۸۷۶	
۳۸		دسوہا ...	۱۷۵	۲۷۴		...	...	۳۷	۸۲	...	۳۰۷	۱۰	[illegible]	...		۷۲	...	۹	۱۰۷۹	
		میزان ضلع	۸۷۶	۴۹۹	...	..	--	۱۶۱	۱۸۸	۲۳	۹۵۸	۷۲	۸۳		۲۴	۲۵۱	۲	۲۲	۳۱۲۹	
۳۹	جالندھر ...	جالندھر ...	۳۵۷	۲۰۹	...	۹۴	...	۵۲	۱۷۵	...	۵	...	۱۹	..	...	۱۵	۳	۳۷	۹۳۶	
۴۰		پھلور ...	۱۷۲	۹۳	...	۱۰	...	۱۴	۷	...	۳	۱۳	۱	...		۱۱	---	...	۳۲۲	
۴۱		نکودر ...	۱۷۳	۵۱	...	۱۳	...	۵	۱۷	...	---	۶	۴	...	...	۱۹	۵	...	۲۰۳	
۴۲		نواں شہر ...	۲۸۳	۱۴۸	...	۲۱	...	۴۹	۴	...	۱۴	---	۷			۳۲	---	۱	۵۴۱	
		میزان ضلع	۹۸۵	۵۰۱	---	۱۰۸	...	۹۸	۲۰۳	...	۲۲	۱۶	۳۱	--	...	۷۹	۸	۳۸	۲۰۹۲	

۴۳		لودھیانہ ...	۷۶۸	۱۲۹	...	...	..	۴۰	۱۲۳		...	---	۴۶	...	...	۶۴	...	...	۱۱۵۰
۴۴	لدھیانہ ...	سمرالہ ...	۳۴۰	۲۳	...	۲۹	...	۱۷	۱۰	۲	۲	...	۱۲	...	...	۲۰	۱	...	۴۷۰
۴۵		جگراوں ...	۴۳۱	۱۲۸	...	۳۸	...	۲۰	۵۵	...	...	...	۴	...	...	۲۵	۳	۱	۷۰۵
		میزان ضلع	۱۵۳۹	۲۹۰	..	۹۷	..	۷۷	۱۸۸	۲	۲	...	۴۲	...	...	۱۰۹	۴	۱	۲۳۲۵
۴۶		فیروزپور	۱۳۶	۹	...	۴	...	۸	۲۱		...	...	...	...		۲۳	...	۱۳	۹
۴۷		زیرہ ...	۷۹	۱۵	...	...	...	۱۳	۳۳	...	...	...	۱	---	---	۱	۳	...	۲۰۹
۴۸		نلہانا ...	۴۰۲	۲	...	۵	...	۲	۱	...	...	---	۳	---	...	---	...	۱۲	۱۵۹
۵۹	فیروزپور	موگہ ...	۳۳۳	۱۵۶	...	...	۱	۲	۳۷	...	...	...	---	...		۲۴	۷	...	۲۲۴
۵۰		مکتسر ...	۷۴	۳۷	...	۱۴	...	۳	..	۱	...	۱	۱۴	...	...	۴	...	...	۶۸۵
۵۱		فاضلکا ...	۵	۷	....	...	...	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	۳۶
۵۰		ابوہر ...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۵	..	...	...	...		۳	۱۳
		میزان ضلع	۹۲۹	۲۲۷	..	۲۳	۱	۲۸	۱۱۳	۱	...	۶	۲۱	...	..	۴۲	۱۱	۳۰	۱۳۳۲
۵۳		لاہور ...	۱۹۷	۱۲	...	۱۲۲	...	۱۳	۴۰	...	...	۳	۱۲	--	...	...	۲۸	۶۸	۵۲۹
۵۴	لاہور ...	قصور ...	۲۰۷	۴۷	...	۱۱	۲	۲۰	۷۲	...	...	...	۵	---	...	۲۵	۷۲	۵۸	۵۱۹
۵۵		چونیاں ...	۸۵	۱۲	...	۳	...	۷	۱۹	...	۲	...	۸	...	...	۲۲	...	۱۱	۱۷۰
		میزان ضلع	۳۸[illegible]	۷۳	...	۱۳۷	۲	۳۱	۱۱۲	...	۲	۳	۲۵	...	...	۴۷	۱۵۰	۱۳۷	۱۲۱۸
۵۶		امرتسر ...	۵۸۳	۱۷۳	۱	۴۳	...	۴۳	۱۴۹	۱	...	۳	۱۱	۱	...	۱۸۲	...	--	۱۱۹۲
۵۷	امرتسر ...	ترنتارن ...	۶۵۳	۴۷	...	۴۹	...	۴۲	۱۱۵	...		...	...	...	...	۱۵۲	۲۸	۱۹۵	۱۲۸۱
۵۸		اجنالہ ...	۳۷۵	۹۷	...	۹۶	...	۸۹	۷۰	...	۷	...	۹	...	۱	۱۹	۵	۲۷	۷۵۹
		میزان ضلع	۱۶۱۲	۲۸۸	۱	۱۸۸	...	۱۷۱	۳۳۴	۱	۷	۳	۲۰	۱	۱	۳۵۰	۳۳	۲۱۲	۳۲۳۲

هندوستانی فوج کی بهرتی کے نتائج کا نقشه از ابتدائے یکم-اگست سنه ۱۹۱۴ع

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	(الف) سکھ		(ب) مسلمان					(ج) هندو							(د) دیگر اقوام		میزان	کیفیت
			جٹ سکھ	دیگر سکھ	پٹھان	پنجابی مسلمان	هندوستانی مسلمان	راجپوت	دیگر	ڈوگرے	راجپوت	جٹ	برهمن	اهیر	گوجر	دیگر	عیسائی	دیگر اقوام		
۶۹	گورداسپور	گورداسپور	۲۳۷	۲۰۶	...	۱۶۵	...	۷۰	۳۴	۴	۳۱	۳	۲		...	۵	۳۷	...	۷۹۳	
۶۰		بٹالہ	۳۵۲	۱۱۱	...	۱۹۱	...	۸۱	۱	...	...	...	۱	—	..	۳	۲۹	...	۶۸۹	
۶۱		شکر گڑھ ...	۱۹۵	۵۶	...	۱۱۲	...	۱۲۰	۴۹	۱۳	۲۲۲	۳	۲۸	—	...	۲۰	۵	...	۸۲۳	
۶۲		پٹھانکوٹ ...	۱۷	۲۴	...	۱۰	...	۱۵	۳	۵	۱۰۵	...	۱۴	...	..	۷	۷۱	...	۲۰۰	
		میزان ضلع	۸۰۱	۳۹۷	...	۳۹۸		۲۷۶	۹۷	۲۲	۳۵۸	۶	۳۵	...	...	۳۵	۱۳۲	...	۲۵۰۶	
۶۳	سیالکوٹ	سیالکوٹ ..	۱۵۵	۷۸	...	۸۷	...	۶۲	۱۷۴	۲۰	۱۳۵	۵۸	۳۴		...	۳۶	۴۳	...	۸۸۴	
۶۴		پسرور ..	۱۵۶	۱۴	---	۲۳	...	۵	۲۹	...	۲	...	۸		...	۴	۱۹	...	۲۵۸	
۶۵		ڈسکہ ...	۸۱	۳	...	۱۷	...	۱۴	۳۵	...	۲۴	۷	۴	...	...	۴	۳۲	۴	۲۳۳	
۶۶		رعیہ ..	۲۹۱	۱۵۱	۲	۳۰	۱	۳۵	۴۹	...	۲	۱	۷	...	...	۵	۲۹	...	۶۰۵	
۶۷		ظفر وال ...	۵۳	۳	...	۲۸	-	۲۲۰	۵۷	۱۱	۳۸	۳	۹	...	...	۳	...	...	۳۲۵	
		میزان ضلع	۷۴۴	۲۴۹	۲	۱۸۸	۱	۳۳۹	۳۴۴	۳۲	۲۰۱	۶۹	۶۲	...		۵۲	۱۲۱	۳	۲۳۰۵	
۶۸	گوجرانواله	گوجرانواله	۹۶	۷۸	...	۲۷	...	..	۴۶	...	۲	۴	..	...	...	۱۱	۸	–	۲۷۲	
۶۹		وزیر آباد	۱۵	۳۸	...	۸	...	...	۱۹	...	...	۱	...	---	...	۱	۱	...	۷۳	
۷۰		حافظ آباد	۵	۳	...	۲	...	...	۹	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	۲۲	
۷۱		خانقاہ ڈوگراں	۶۳	۴۰۷*	...	۵	–		۲۶	...	۶	۱	...		...	۱۳	۹۵	...	۶۷	* ۳۸۷ مذہبی-
۷۲		شرقپور ...	۱۲	۱۸۴	...	...	...	...	۸	...	۱	..	..		...	۲	۶	...	۲۱۳	† ۱۳۹ لبانے-
		میزان ضلع	۱۹۲	۷۰۰		۳۳	...	...	۱۰۸	...	۹	۶		...		۲۸	۱۱۰	...	۱۹۷	

۷۳	گجرات ...	گجرات ...	۲۶	۳۲۰	...	۷۶۰	...	۱۳	۵۱۹	..	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۷۳۹	
۷۴		کھاریاں ...	۳۹	۵۳	...	۶۸۷	...	۶۲۹	۱۱۲۹	...	...	---	...	...	...	...	...	...	۳۵۳۸	
۷۵		پھالیہ ...		۵	...	۱۳۷	...	۹۱	۳۵	...	...	---	۱	...	...	...	..	---	۲۶۹	
		میزان ضلع	۶۵	۳۷۹	...	۲۵۸۴	---	۷۳۳	۱۶۸۳	...	...		۱	...	...	...	...	...	۵۵۴۹	
۷۶	شاہ پور ...	سرگودھا...	۸۲	۹۳	۱۴	۱۰۷	...	۳۲	۲۶	---	..	---	۶	...	...	۱۶	۸۹	...	۳۳۳	
۷۷		بھیرہ ...	...	...	۵	۱۰۳	...	۸	۱۰	...	---	...	...	..	...	۲	...	...	۱۲۸	
۷۸		شاہ پور ...	...	۱۰	۲۱	۱۱۶	---	...	۲۰	...	...	..	...	...	---	---	...	...	۱۶۷	
۷۹		خوشاب ...	...	۱۷	۲۳	‡۷۶۵	...	۶۵	۱۹	...	...	...	...	...	---	...	...	...	۸۸۹	‡ ۵۰۵ اوان۔
		میزان ضلع	۸۲	۹۰	۶۱	۱۰۹۱	...	۱۰۵	۷۵	...	...		۶	---	..	۱۸	۸۹	...	۱۹۲۷	
۸۰	جہلم ...	جہلم ...	...	۳	...	۹۷۰	...	۱۱۳	۳۱۹	---	...	...	...	...	...	۱۲		...	۱۳۱۷	
۸۱		پنڈ دادنخان	...	۱۹	...	۸۵۲	...	۲۲۹	۳۱۳	...	...	...	...	...	...	۲۶	---	...	۱۳۳۹	
۸۲		چکوال ...	...	۵۸	...	۱۷۲۳	...	۵۰۸	۸۵۴	...		...	...	...	...	۹۶	---	---	۳۲۱۹	
		میزان ضلع	...	۸۰	...	۳۵۵۵	...	۸۵۰	۱۳۸۶	...	...	---	---	...	-	۱۰۳	...	...	۶۰۷۵	
۸۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی...	۲۹	..	...	§۹۵۳	...	۵۲۶	۳۸۳	..	...	..	۲۶	..	---	...	...	...	۱۹۱۸	§ ۳۴۸ اوان
۸۴		گوجر خان	...	۵۰	۲	‖۷۷۶	...	۸۳۰	۷۷۱	...	---	...	۵۳	...	...	۱۲	...	---	۲۳۹۵	‖ ۲۴۶ اوان } = ۵۹۴ اوان۔
۸۵		کہوٹہ ...	...	۲۹	۱	¶۵۵۲	...	۸۹۸	۵۳۵	..	---		۱۳۸	---	...	۱۳	...	...	۲۱۷۶	¶ ۲۷۰ ستہتی۔
۸۶		مری ...	...	---	...	۱۳۰۱	...	...	۲۰۶	...	...	...	۱۵	---	...	...		...	۱۶۲۲	
		میزان ضلع	۲۹	۷۹	۳	۳۶۸۲		۲۲۵۴	۱۸۹۹	---	...	...	۲۳۳	...	...	۲۵	...	...	۸۴۱۱	
۸۷	اٹک ...	اٹک ...	...	---		(الف) ۳۰۸	...	۱۹	۱۸۹	---	...	...	۱	---	...	...	...	---	۶۱۷	(الف) ۲۲۳ اوان
۸۸		فتح جنگ...	...	۳۷	---	(ب) ۳۱۶	...	۳۰۱	۲۲۵	...	...	---	..	---	....	۲	---	...	۹۶۹	(ب) ۲۳۳ اوان
۸۹		پنڈی گھیب	---	۲		(ج) ۷۲۵	---	۵۷	۱۸۵	...	...	...	۱۰	...	---	۳	...	...	۹۸۳	(ج) ۳۷۲ اوان ۲۴۳ پٹھان
۹۰		تلہ گنگ ...	---	۲	...	(د) ۹۹۳	...	۹۲	۲۲۳	...	...	...	۳	...	...	۶	...	...	۱۲۹۰	(د) ۹۹۳ اوان۔ } میزان ۱۸۸۱ =
		میزان ضلع	...	۳۱		۲۵۳۳	...	۳۳۹	۸۲۰	...	...	---	۱۳	...	..	۱۱	---	...	**۳۸۵۸	** اسمیں ۶۵۵ غیر مصافی اشخاص شامل ہیں۔

ہندوستانی فوج کی بھرتی کے نتائج کا نقشہ از ابتدائے اگست سنہ ۱۹۱۴ع -

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	(الف) سکھ: جاٹ سکھ	دیگر سکھ	(ب) مسلمان: بلوچ	پنجابی مسلمان	[illegible]	راجپوت	دیگر	(ج) ہندو: ڈوگرے	راجپوت	جاٹ	برہمن	اہیر	گورکھے	دیگر	دیگر اقوام: عیسائی	دیگر اقوام	میزان کل	کیفیت
۹۱	میانوالی ...	میانوالی ...	...	۲	۱۰	۲۳۴	...	...	۱۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۵۸	
۹۲		عیسے خیل	...	...	۱	۲۱۲	...	...	۱۳	...	...	...	...	...		...	...	...	۲۲۶	
۹۳		بھکر ...	...	...	۱۴	۱۴	...	...	۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۳	
		میزان ضلع	...	۲	۲۵	۴۶۰	...	...	۳۰	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۵۱۷	
۹۴	منٹگمری ...	دیپال پور...	۱۰	۶	...	۱۲۹	...	۹	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۵۵	
۹۵		پاک پٹن...	۴	۲	...	۱۷	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	۲	...	...	۲۶	
۹۶		منٹگمری ...	۴	...	...	۲۳	...	۳	۶	۳	...	...	...	...	...	۱	...	۳۱	۸۱	
۹۷		گوگیرہ ...	...	۹	...	۱۱۰	...	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۱۲۱	
		میزان ضلع	۱۸	۱۷	...	۲۷۸		۱۳	۹	۳	...	...	۱	...	...	۳	...	۳۱	۳۸۳	
۹۸	لائل پور ...	لائل پور ...	۸۸	۱۱۳	۱۲	...	...	۱۴	۲۶	...	...	۳	۳		...	۹	۳۵	۳	۳۰۸	
۹۹		سمندری ...	۸۲	۴۲	...	۴۰۴	...	۷	...	...	۱		۲	...		۹	۳۶	۳	۵۸۲	
۱۰۰		توبہ ٹیک سنگھ	۵۹	۲۸	۲۵	...	...	۳	۲۷	...	۱	۳	...	...	...	۱۰	۲۸	۲۲۸	۴۰۹	
۱۰۱		جڑانوالہ ...	۷۹	۶۱	۲۲۹	۷۱	...	۲۲	۳۱	...	...	۹	۱		...	۳۳	۱۴	...	۵۶۷	
		میزان ضلع	۳۰۵	۲۴۵	۲۶۳	۴۷۵	...	۳۶	۹۳	...	۲	۱۶	۹	...	...	۹۸	۱۱۳	۲۳۳	۱۸۶۷	

۱۰۲	جھنگ ...	جھنگ ...	...	...	۳	...	...	۳	۵	...	...	...	...	...		...	...	...	۱۲
۱۰۳		چنیوٹ ...	...	...	...	...	..	...	۳	..	...	...	...	...	...	...	...	...	۳
۱۰۴		شورکوٹ ...	...	...	...	...	...		...	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...
		میزان ضلع	...		۲	...	..	۳	۹			...	...	..	...	...	...	...	۱۶
۱۰۵	ملتان ...	ملتان ...	...	...	...	..	...	...	۶	...	...	...	...	—	...	...	...	...	۶
۱۰۶		میلسی ...	..	...	۲	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲
۱۰۷		کبیر والا ...	۳	...	...	...		...	...	...	...	...	...	...	...	...	—	...	۳
۱۰۸		شجاع آباد	...	...	...	..	...	...		...		...	...	...	..	...	...	...	...
۱۰۹		لودھراں ...	..	...	...	..	...	...		...	...		..	...	...	...	—	...	...
		میزان ضلع	۳	..	۲		...	...	۶		...			..	...	...	...		۱۱
۱۱۰	مظفر گڑھ ...	لیہ ...	..	...	۱۰	۱۲	...	...	۳	...	..			...	...	...	...	...	* ۲۵
۱۱۱		سنانواں	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	۱	...	...	۱
۱۱۲		علی پور ...		...	۱۰	۶	...	...	...	...	...	...	...	..	...	..	...	...	۱۹
۱۱۳		مظفر گڑھ	...	...	...	...		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
		میزان ضلع	...	...	۲۰	۱۸	...	...	۳	-	...		...	...	...	۱	...	...	۳۲
۱۱۴	ڈیرہ غازی خان	...	...	...	...	...	...	..	...	...		...	...	...	..	...	...	...	...
		میزان کل ..	۹۵۸۳	۳۵۳۸	۳۱۲	۱۵۹۵۹	۹۹۷	۷۱۲۹	۸۱۶۲	۳۷۲۵	۲۳۹۳	۵۲۲۵	۱۲۹۸	۱۲۵۳	۶۳۳	۱۹۲۱	۷۱۸	۷۳۶	۶۳۳۹۳

ضمیمہ (ب)۔(دیکھو سوال نمبر ۲۳ کا جواب)

نقشہ مشیر بر اموات جو گذشتہ پانچ سالوں میں سے ہر ایک میں پنجاب کے قصباتی اور دیہاتی رقبوں میں بخاروں سے واقع ہوئیں۔

سنین	بخار		
	شہری	دیہاتی رقبات	میزان
۱۹۱۱	۳۰۹۹۶	۲۷۱۳۵۱	۳۰۲۳۴۷
۱۹۱۲	۲۰۳۸۹	۲۵۴۶۵۱	۲۷۵۰۴۰
۱۹۱۳	۲۶۲۹۵	۳۰۵۴۰۳	۳۳۱۶۹۸
۱۹۱۴	۲۶۷۹۵	۳۱[illegible]۷۰۶	۳۴۵۵۰۱
۱۹۱۵	۲۳۲۶۵	۲۶۱۵۱۹	۲۸۴۷۸۴

کل شرح اموات ... ... ۳۱۶۸۳ امراض آنفلوئنزا سے اموات کی شرح۔

قصباتی	دیہاتی	قصباتی	دیہاتی
۳۶۰۰۹	۳۱۶۴۱	۵۶۰	۲۶۰۰

ضمیمہ (ج) — (دیکھو سوال نمبر ۲۶ (الف) کا جواب)

قسمت	ضلع	عرصہ بندوبست (سالوں میں)	کل خرچ بندوبست	سابقہ مطالبہ	آخری نیا مطالبہ	آخری ابزادی	آخری خانہ کا جزو ملکیتی شدہ (صرف مقررہ معاملہ اراضی)	ابتدائی ابزادی
			روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
انبالہ ...	حصار	۴¾	۹۳۷۰۴۸	۶۰۹۳۰۵	۸۳۸۹۰۲	۲۲۹۵۹۷	۹۶۸۹۲	۱۷۲۷۳۵
	روہتک	۵	۸۷۵۹۰۰	۹۵۲۴۳۰	۱۱۸۹۰۲۰	۲۳۳۵۹۰	۱ ۷۳۰۶	۱ ۶۲۸۳
	گوڑگانوہ	۵	۷۲۰۷۲۷	۱۱۷۰۸۱۰	۱۲۳۷۳ -	۱۷۶۵۰۰	۵۷۰۹۲	۱۱۹۳۱۸
	کرنال	۶	۸۲۵۸۹۵	۱۰۶۷۹۵۵	۱۳۹۹۱۳۵	۳۰۱۱۸۰	۶۹۹۵۱	۳۰۴۲۲۹
جالندھر ...	کانگڑہ (کلو سب ڈویژن)	۳½	۵۰۹۳۴۸	۱۱۰۰۰۶۲	۱۳۸۵۵۰	۲۸۲۸۴۳	...	۲۸۲۸۴۳
	ہوشیارپور	۴¾	۴۵۹۲۶۵	۲۲۳۲۳۲۴	۲۶۹۳۰۳	۳۵۰۸۰	...	۳۵۰۸۰
	ہوشیارپور (اونہ)	۳	۵۱۵۸۷۶	۱۳۴۰۴۲۶	۱۸۶۵۸۶	۳۲۵۳۳۵	۹۰۳۹۸	۳۶۳۰۶۷
	لدھیانہ	۳	۳۷۷۲۲۹	۱۱۰۵۳۵۲	۱۳۹۹۹۷۹	۲۹۴۶۲۰	۱۳۴۱۴ ۲	۲۳۵۲۰۸
	فیروزپور	۳½	۴۷۴۵۷۶	۱۲۳۴۸۴۳	۱۸۹ ۹۹۸	۹۰۳۱۲۵	۲۸۷۰۰۰	۳۵۶۱۱۵
لاہور ...	امرتسر	۳½	۳۲۵۲۹۷	۱۲۷۰۲۵۲	۱۵۹۷۹۸۱	۳۲۷۷۲۹	۳۳۶۵۷	۲۸۳۰۷۲
	گورداسپور	۵	۷ ۹۷۸۲	۱۵۲۸۱۳۰	۱۸۵۵۳۴۹	۳۲۷۲۱۹	۳۳۱۰۶	۲۵۳۱۱۰
	گوجرانوالہ *	۴	۴۳۵۴۸۶	۷۱۵۷۱۶	۹۳۰۰۲۴	۲ ۳۳۰۸	۳۰۹۷۶	۳۰۹۱۵۶
	حافظ آباد	۵	۲۷۴۷۹۵	۳۵۲۲۸۱	۶۲۴۸۰۱	۲۷۲۵۲۰		
راولپنڈی	راولپنڈی	۵	۹۲۰۰۳۵	۵۳۴۱۰۱	۹۷۵۴۰۰	۱۲۹۲۹۰	۲۷۷۷	۱۲۹۵۲۲
	میانوالی ... {عیسیٰ خیل ... / میانوالی ...} ...	۴⅔	۵۱۹۹۰۰	۳۲۱۵۹۳	۵۲۲۳۸۰	۱۰۲۸۸۷	۱۷	۱۰۲۷۷۰
	پنڈ لہہ	۴½						
ملتان ...	جھنگ	¾	۳۳۳۳۹۸	۴۰۰۰۰۰	۴۹۹۳۷۷	۹۶۳۷۷	۱۰۹۳۱	۸۵۸۳۱

* گوجرانوالہ، حافظ آباد اور شرقپور۔

ضمیمہ (د)

نقشہ (دیکھو سوال نمبر ۳۸ کا جواب)

یہہ اعداد نقشہ نمبر ۲-متعلقہ رپورٹ نظم و نسق دیوانی بابت سنین مذکورہ کے حصہ اول میں دئے ہوئے ہیں :-

سال				اعداد
سنہ ۱۹۰۲ع	...	...	...	... ۳۵۳۷
سنہ ۱۹۰۳ع	...	...	...	... ۲۹۷۷
سنہ ۱۹۰۴ع	...	...	...	... ۳۶۰۴
سنہ ۱۹۰۶ع	...	...	...	... ۴۹۴۷
سنہ ۱۹۰۷ع	...	...	...	.. ۴۴۶۵
سنہ ۱۹۰۸ع	...	...	...	... ۴۳۱۰
سنہ ۱۹۱۳ع	...	...	...	... ۵۰۸۱
سنہ ۱۹۱۴ع	...	...	...	... ۵۱۱۸
سنہ ۱۹۱۵ع	...	...	...	... ۴۴۷۲

ضمیمہ (۸)

(دیکھو سوال نمبر ۳۹ کا جواب)

اطلاع برائے مطابع

جیساکہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۱۵ع کی اطلاع برائے مطابع سے ظاہر ہوتا ہے پنجاب میں ہائی کورٹ بنانے کا سوال کچھہ عرصہ سے گورنمنٹ ہند اور دیگر کچہری والیہ ہلد کے زیر تجویز رہا ہے-معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل کو اب یہہ اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ جنگ کے خاتمہ پر اور جونہی کہ مالی حالات اجازت دینگے پنجاب چیف کورٹ کو ہائی کورٹ میں تبدیل کرنے کے لئے ضروری تجاویز اختیار کی جائینگی-یہہ اعلان صوبہ بہر کے لئے موجب اطمینان ثابت ہوگا-

---

ضمیمہ (و)

(دیکھو سوال نمبر ۵۶ کا جواب)

چٹھی نمبر ۲۸۷۲-مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع

منجانب-صاحب ڈپٹی کمشنر فیروز پور-

بنام-صاحب ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بہ تسلسل اوس تار کے جو میں نے ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کو مکتسر میں بکثرت بارش ہونے کی وجہ سے عاید شدہ نقصان کے بارہ میں دی تھی-میں مندرجہ ذیل رپورٹ ارسال کرتا ہوں-

۲-مکتسر جو تحصیل مکتسر کا صدر مقام ہے فیروز پور سے قریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور فیروز پور سے مکتسر تک براستہ کوٹ کپورا اور نیز براستہ فاضلکا ریل جاتی ہے جس کا تعلق بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے کے ساتھہ ہے قصبہ مکتسر اوسوقت بنا تھا جبکہ وہاں کوئی نہر نہیں تھی اور لوگ اپنے پینے کا پانی اون گڑھوں میں سے لیا کرتے تھے جنمیں بارش کا پانی جمع ہو جایا کرتا تھا اور اسلئے قصبے عموماً نشیب جگہوں میں

بنالی جاتی تھی-قصبہ مکلسر بھی ایسے ھی قصبوں میں سے ایک ھے او ر یہہ بھی ایک کوہ میں بنا ہوا ھے اور شمال اور جنوب مشرق کی طرف اونچی زمین ھے-اسلئے جب کبھی بارش ہوتی ھے پانی کے بہاؤ کا رجحان قصبہ کی طرف او ر آخر کار اوس متبرک تالاب میں آنے کی طرف ہوتا ھے جو قصبہ کے عین وسط میں واقع ھے ا و ر جسکا رقبہ ۱۲-ایکڑ ھے-

ریلوے لائن جو ایک اونچے پشتہ پر واقع ھے شہر کے شمال کی طرف سے گذرتی ھے - مکلسر سٹیشن حال میں ھی بنا ھے او ر ایک غلہ منڈی او ر ایک کارخانہ او ر کئی دیگر مکانات ریلوے لائن کے پار اس کے شمال کی طرف بن گئے ھیں-مکلسر کی آبادی ۱۰۰۰۰ کے قریب ھےجسکا ۱/۲ حصہ ریلوے لائن کے شمال کی طرف او ر باقی پرانے قصبہ میں آباد ھے-

۳—بارش ۱۳ جولائی کی رات کو قریباً ۱۰ بجے شروع ہوئی او ر ۱۴ تاریخ کی صبح-یعنی ۳ بجے تک خوب زور سے ہوتی رہی ان ۵ گھنٹوں میں ۹ انچ بارش ہوئی-

سیلاب شمال او ر جنوب مشرق دونوں اطراف سے آیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ متبرک تالاب بھر گیا او ر پانی بڑھنا گیا—حتے کہ وہ موضع روھو ڑیانوالی کی طرف بہ نکلا جو مکلسر کے جنوب مشرق کی طرف قریب ۳ میل کے فاصلہ پر واقع ھے-اس موضع کی آبادی ۱۰۰۰ ہے او ر اسکو بھی نقصان پہنچا ھے شمال ا و ر جنوب مشرق کی طرف سے پانی اوس دو راستوں میں سے بھی آیا جو پشتہ ریلوے کے نیچے مکلسر ریلوے اسٹیشن کے ھر دو جانب بنے ہوئے ھیں اورکو بند نہیں کیا جاسکتا تھا-کیونکہ ایسا کرنے سے ریلوے لائن بہ جاتی اور شمال کے مکانات بالکل تباہ ہوجاتے-

۴—طغیانی کے بارہ میں پہلی اطلاع مجھے پندرہ جولائی کو بذریعہ تار موگہ میں پہنچی تھی * * * * جسوقت مجھے تار ملی اوسی وقت میں نے مسٹر کولو سب ڈویژنل افسر فاضلکا کو جو مکلسر کے بہت نزدیک تھے فوراً مکلسر جانے کی ہدایت کی صاحب موصوف پندرہ جولائی کو ھی وھاں پہنچ گئے او ر میں خود ۱۶ کی شام کو مکلسر پہنچ گیا تحصیلدار ۱۴ جولائی کو فیروزپور میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی اجلاس میں موجود تھا او ر وہ ۱۵ تاریخ تک مکلسر واپس نہیں جاسکا کیونکہ مکلسر کے دونوں اطراف پر ریلوے لائن ٹوٹ گئی تھی او ر اوسکو پندرہ تاریخ تک موقعہ نہ ہو سکی مکلسر پہنچکر مجھے معلوم ہوا کہ غریبوں کو ایک دن مفت روٹی کہلائی گئی ھے او ر کہ مسلے اونچوں پر غلہ فروخت کرنے کی ایک دوکان فوراً کہولدی گئی تھی اب ضرورت اس بات کی تہی کہ لوگوں کے لئے رہائش کا کوئی مسئلہ انتظام فی الفور کیا جاوے چنانچہ میں نے فوراً فیروزپور سے چھولداریاں منگاکر انتظام کردیا جو میرے مکلسر سے واپس آنے کے دن یعنی ۱۹ تاریخ کی صبح سے پہلے مکلسر پہنچ گئیں—سرکیوں کا میں نے فوراً فاضلکا او ر جلال آباد سے منگانے کا انتظام کردیا اپنے مکلسر میں قیام کے دوران میں میں نے ایک جلسہ کیا جسمیں افسران او ر قصبہ کے لوگ شامل ہوئے او ر ایک کمیٹی اس غرض سے قائم کرینگی کہ وہ مسئلے نرخوں پر غلہ فروخت کرنیکی دوکان کا انتظام کرے اور سرکیوں اور چھولداریوں کو لگانے اور تقسیم کرے او ر اوس ریلیف فنڈ کو تقسیم کرے جسکے لئے رضائے خود عطا کردہ چندہ جمع کرنیکی واسطے کل تحصیلوں میں فہرستیں کہولنگئیں ھیں اس جلسہ کا یہہ ایک مفید اثر ہوا کہ لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ سرکاری اور مقامی افسران کو اونسے ہمدردی ھے او ر کہ مقامی افسران نے اس حالت میں ھر ایک قسم کی ممکن مدد دی ھے او ر قصبہ کو جو نقصان پہنچا ھے وہ محض قضا الہی کا نتیجہ ھے چھہ سال پہلے جب طغیانی آئی تھی تو بارش صرف ۳ انچ ہوئی تھی لوگ کہتے ھیں کہ ۳۵ سال گذشتہ میں کبھی اس قسم کا طوفان نہیں آیا تھا فیروزپور کے سرکردہ اشخاص مکلسر ریلیف فنڈ کے لئے ایک جلسہ کے کل منعقد کرنے کا انتظام کر رہے ھیں-

۵—تحصیل و خزانہ ملحقہ تہانہ پولیس و ڈاک خانہ او ر تار گھر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا کیونکہ وہ اونچی زمین پر واقع ھیں لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ کی کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا ھے-

(الف) ڈسپنسری مردانہ-یہہ ایک کچی عمارت تھی او ر عملی طور پر بالکل تباہ ہوگئی ھے ایک اور عمارت میں کام چلانے کا انتظام کیا گیا ھے-

(ب) ھسپتال — اسکو بہت نقصان پہنچا ہے ۔ اس کے دو بلاک منہدم ہو گئے ہیں اوس کے اور ایک پہلو میں خطرناک شگاف ہو گئے ہیں لیکن کام چلایا جا رہا ہے۔

(ج) آرام گھر — اس کے کچھہ حصہ کو نقصان پہنچا ہے اور کچھہ عرصہ رہائش کے قابل نہیں ہوگا۔

(د) سکول — ایک کمرہ کا کچھہ حصہ گر گیا ہے — اور عمارت کے دوسرے حصوں میں شگاف ہو گئے ہیں ۔ میرے خیال میں ڈسٹرکٹ بورڈون کی عمارتوں کے نقصان کا تخمینہ پانچ ہزار روپیہ کا ہے۔

(۶) خورد و کلاں قریباً ۱۳۰۰ مکانات جو زیادہ تر کچے تھے یا تو گر گئے ہیں یا ضرر رسیدہ ہو گئے ہیں۔ ان میں اناج کے ذخائر بھی شامل ہیں — ان ذخائر کے نقصان کا اندازہ دو لاکھہ روپیہ کے قریب ہے ۔ اور جائدادون کے نقصان کا تخمینہ بھی دو لاکھہ کے قریب ہے ۔ یعنی کل ۴ لاکھہ کا نقصان ہوا ہے ۔

(۷) مقامی افسران یعنی نائب تحصیلدار منصف و سب رجسٹرار اور میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈون کے اوورسیرون نے بحالات موجودہ ہر ایک ممکن امدادی اور انسانون حیوانون کو مکانون میں سے نکالنے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی جسکا یہہ کامیاب نتیجہ ہوا کہ صرف ایک بوڑھا آدمی جس نے اپنے گھر واپس جانے پر اصرار کیا اپنا مکان گرجانے کے باعث جان بحق ہوا۔ اوسکو کھودکر زندہ نکالنے کی کوشش کیگئی لیکن پانی اندھیرا اور قصبہ کے باقی آدمیوں کی امداد کا تقاضا اس پر زیادہ وقت صرف کرنے کا مانع ہوا بعض آدمیوں نے جو دوسرون کی نسبت زیادہ دانا تھے اپنے مکانون کے سامنے پشتے بنائے اور اون کی امداد سے اپنے آپ کو بچا لیا بد قسمتی سے نہر سوہلد کی شاخ مکتسر کا پانی جو دو میل کے فاصلہ پر شہر کے گرد واقع ہے اس کے کنارون سے باہر نکل آیا اور اوسکے کنارے ٹوٹ گئے لیکن جو پانی اس راہ سے آیا کچھہ زیادہ نہ تھا اور اوس کے شگافون کی جلدی مرمت ہوگئی ۱۴ تاریخ کی صبح تک کل علاقہ ایک وسیع جھیل بن گیا اور پانی رفتہ رفتہ موضع روہ ریاز الی کی طرف بہنے لگ گیا۔ قصبہ میں اگر کوئی جگہہ خشک تھی تو وہ صرف ریلوے اسٹیشن کا پلیٹ فارم تھا۔ اور لوگ اسپر جا کر جمع ہو گئے۔ مکتسر کے حکام ریلوے نے لوگون کو خالی مال گاڑیون کے استعمال کی اجازت دیدی اور چونکہ جلانے کی لکڑی نہیں مل سکتی تھی اسلئے انہوں نے پتھر کا کوئلہ جلانے کی بھی اجازت دیدی۔ لوگ اب اپنے گرے ہوئے مکانون کو کھودنے میں مصروف ہیں اور لوگ ہراز خوف زدہ نہیں ہوئے۔ میرے خیال میں مفلوک الحالی شدید نہیں ہے۔ عمارتوں کی مکرر تعمیر کیلئے مزدورون کی بہت مانگ ہے اور اونکو ایک روپیہ روزانہ مزدوری مل سکتی ہے۔ بعض صورتون میں مکانات اونکے مالکون کی کم سمجھی سے گرے کیونکہ انہوں نے پہلی کچی منازل پر دوسری پکی منزل بنائی ہوئی تھی۔ میں ایچ۔ ایف۔ ایل طوفانی سنہ ۱۹۱۶ع کا زیادہ سے زیادہ لیول کے حروف قصبہ کے مختلف حصوں میں لگوا رہا ہون۔ تا کہ جب مکانات مکرر تعمیر کئے جاوین تو لوگ اپنے مکانون کے فرش اس سال کے طوفانی پانی کی زیادہ سے زیادہ بلندی سے کمتر بلند نہ بناوین۔

۸ — اگر مکتسر کی موجودہ جائے وقوع کو دیکھا جائے تو میرے خیال میں یہہ قصبہ اوس قسم کی بارشون کے موقع پر جو ۱۳ و ۱۴ جولائی کی درمیانی رات کو ہوئیں کبھی محفوظ رہ نہیں سکتا۔ لیکن آئندہ نقصان سے حتی الامکان بچنے کیلئے تالاب میں پانی داخل ہونے کیلئے ایک ایسی معقول موری بنا دی جائیگی کہ اوسکے ذریعہ پانی حتی الامکان فوراً تالاب میں جا پڑے اور تالاب میں سے پانی نکلنے کے بدرو کو بھی بڑھایا جائیگا تا کہ پانی اوس کے ذریعہ قصبہ سے باہر یا تو جنوب مغربی سمت میں موضع روڑ ہیا والی کی طرف کو یا شمال مغربی سمت میں نبی صاحب کی طرف کو چلا جائے اس قسم کی ایک تجویز کچھہ عرصہ سے کمیٹی کے زیر غور تھی اور اب اسکے متعلق کارروائی بسرعت عمل میں لائی جا رہی ہے۔

۹ — چونکہ سب نے نہایت عمدگی سے کام کیا ہے اسلئے کسی خاص شخص کو تعریف کیلئے منتخب کرنا مشکل ہے لیکن میں ایم حمایت علی نائب تحصیلدار و منصف و سردار بھگت سنگھہ سب رجسٹرار اور مسٹر اے۔ این ناظر اوورسیر جو اتفاقیہ مکتسر میں موجود تھے اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی مکتسر کے سب اوورسیران کے

انمیں کی طرف آپکی توجہ خاص طور پر دلانا چاہتا ہوں یہہ اصحاب لوگوں کو اون کے مکانوں سے نکالنے اور نہر کے شگاف کی مرمت کرنے اور پانی کو قصبہ کے باہر لیجانے کی رات بھر کوشش کرتے رہے اور صبح کو اونہوں نے غریبوں کو مفت کھانا دینے کا انتظام کیا قصبہ مکتسر عہدہ داران ریلوے سٹیشن مکتسر کی اوس عملی ہمدردی کیلئے نہایت ممنون ہے جو اونہوں نے لوگوں کو پلیٹ فارم اور مال گاڑیوں کو استعمال کرنے کی اجازت دینے میں اور کوئلہ دینے میں ظاہر کی۔

نقل نوٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ۸۔اگست سنہ ۱۹۱۶ع کو تحریر فرمایا۔

میں نے ۵ ماہ حال کو مکتسر کا معاینہ کیا اور مقامات زیر اثر طغیانی اور تباہ شدہ مکانات کا تحصیلدار اور میونسپل کمیٹی وغیرہ کے ہمراہ پھر کر ملاحظہ کیا۔

ایک ہزار سے زیادہ مکانات جو تقریباً سارے کے سارے کچے ہیں اور ابتدائی قصبہ اور بازار سے جنکو بہت کم ضرر پہونچا ہے باہر نشیب جگہہ میں واقع تھے منہدم ہو گئے ہیں خوش قسمتی سے صرف ایک جان کا نقصان ہوا ہے گو جایداد بالخصوص غلہ کا بہت نقصان ہوا ہے۔بے گھر لوگوں کی عارضی رہایش کا انتظام ہو رہا ہے۔چھولداریاں دفتر ضلع سے عاریتاً دی گئی ہیں اور چھپر بنانیکا گھاس اور سرکنڈا وغیرہ فاضلکا سے خریدی گئی ہیں۔چونکہ یہہ اشیا نا کافی ہیں اس لئے میں نے ڈپٹی کمشنر کو کہا ہے کہ وہ قسمت کے دیگر اضلاع یا ملحقہ اضلاع سے چھولداریاں عاریتاً مانگ لیں۔کچھہ چھولداریاں پرایویٹ سکریٹری گورنمنٹ ہوس سے بھی ارسال کرینگے۔

بہت سے غریب آدمیوں کو اپنے مکان مکرر تعمیر کرنے کے لئے امداد کی ضرورت ہوگی اور یہہ انتظام میونسپل کمیٹی کی وساطت سے کیا جا سکتا ہے۔ابتک صرف پچاس روپیہ کی قلیل رقم مقامی طور پر جمع ہوئی ہے۔یہہ رقم ایک امیر قصبہ کے لئے بہت کم ہے۔لیکن صاحب ڈپٹی کمشنر نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اونکو باہر سے خاصکر دیسی ریاست ہائے پٹیالہ اور بہاولپور سے تقریباً ایک ہزار روپیہ موصول ہوا ہے۔میں نے صاحب موصوف اور میونسپل کمیٹی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ تخمینہ لگائیں کہ کل کسقدر روپیہ درکار ہوگا اور پھر یہہ لکھکر کہ مقامی طور پر چندہ سے (مجھے امید ہے کہ قصبہ کے چندہ کی رقم ہزاروں تک پہونچ جائیگی) جمع ہوئی ہے ضلع اور ضلع سے باہر کے فیاض طبع اصحاب سے امداد کے لئے اپیل کریں۔میونسپل کمیٹی کو سامان خرید کر لاگت پر بہم پہونچانے میں امداد دینی چاہئے اور اگر ضرورت ہوئی تو گورنمنٹ بھی کم شرح سود پر قرضہ دے دیگی۔

لوگوں کی امداد کرنے اور حدود میونسپل کے اندر لوگوں کی صحت حفاظت اور آرام کے لئے انتظام کرنے کے بارہ میں کمیٹی کو میونسپل ایکٹ کی رو سے وسیع اختیارات حاصل ہیں۔اور وہ اوس کار روائی سے رہنمائی حاصل کرسکتی ہے جو کچھہ سال ہوئے آپ کے متصلہ قصبہ فاضلکا نے ایک اسی قسم کے حادثہ کے موقع پر اختیار کی تھی۔اوس موقع پر میرے خیال میں میونسپل کمیٹی نے ایک بلند جگہہ خرید کر قصبہ کے ایک حصہ کو زیادہ محفوظ اور زیادہ صحت بخش مقام پر تعمیر کرنے کا انتظام کیا تھا۔مکرر تعمیر کے شروع کرنے سے پیشتر یہہ بہتر ہوگا کہ ایک کمیٹی جس میں شعبہ عمارات و سڑک اور شعبہ آبپاشی کے اگزکٹو انجینئر اور کمشنر حفظان صحت یا اونکا اسسٹنٹ اور ڈپٹی کمشنر شامل ہوں اس مسئلہ پر غور کریں کہ آیا قصبہ کا پورانی جگہہ پر تعمیر کرنا مناسب ہوگا اور ایسی مصیبت کو دوبارہ واقع ہونے سے روکنے کے لئے ضروری تجاویز کے متعلق مشورہ دیں۔

صاحب ڈپٹی کمشنر کو دیگر محکموں کے ساتھہ اسکا انتظام کرنا چاہئے شعبہ آبپاشی کا اس کام سے اسلئے تعلق ہے کہ راجباہا کے ٹوٹ جانے سے طغیانی میں اضافہ ہوا ہے اور طغیانی کے پانی کو نہر کے نیچے سے سائفن کے ذریعہ نکالنے کا سوال ان سوالوں میں سے ہے جن پر غور ہونا چاہئے۔چونکہ بے شمار گڑھوں میں گندہ پانی کی زیادہ مقدار میں جمع ہو جانے کے باعث صحت کو خطرہ ہے اسلئے کمشنر حفظان صحت یا اون کے اسسٹنٹ کو بلا توقف اس جگہہ کا معائنہ کرنا چاہئے اور مشورہ دینا چاہئے کہ وبائی ملیریا یا ہیضہ کو پھوٹنے سے روکنے کے لئے کیا تجاویز اختیار کرنی چاہئیں۔

ضمیمه ز

(استفسار نمبر ۷۹ کے جواب کو دیکھو)

ضلع	ان قانونگویان کی تعداد جو پچھلے سال ضلع کے عملے میں ملازم رکھے گئے۔	ایسے اشخاص جن کی تنخواه ۵۰ روپیه اور اس سے زیاده هے اور جن کو پچھلے دو سالوں میں ۵۵ سال کی عمر حاصل کرنے کے بعد ملازمت میں رهنے کی اجازت دیگئی۔	کیفیت
انباله ...	...	۲	اب پنشن پر چلے گئے۔
گوڑگاؤں ...	...	...	
کرنال ...	۱	۱	صدر واصل باقی نویس بمشاهره ساٹھه روپیه۔
شمله ..	...	۱	سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی۔
روهتک ...	...	۲	ناظر ضلع بمشاهره ۷۵ روپیه اور مثلخوان بمشاهره ۶۰ روپیه۔
حصار ...	...	۳	بمشاهره ۵۰ روپیه اور زائد۔
جالندهر ..	...	۵	کل قوریژن میں بمشاهره ۵۰ روپیه۔
لاهور ...	...	۲	
امرتسر ...	...	۲	
سیالکوٹ ...	..	۲	ایک اب پنشن پر چلا گیا هے۔
گورداسپور ...	..	۱	
گوجرانواله ...	...	۵	ان میں دو اسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شامل هیں۔
گجرات ...	...	۱	ناظر ضلع بمشاهره ۸۰ روپیه اور اب پنشن پر چلا گیا هے۔
شاه پور ...	...	۲	
جهلم ...	...	۱	بمشاهره ۷۰ روپیه۔
راولپنڈی ...	...	۴	۲ سنه ۱۹۱۴ع میں اور ۲ سنه ۱۹۱۵ع میں۔
اٹک ..	...	۲	
میانوالی ..	...	...	
مظفرگڑه ..	...	...	
ملتان ...	...	۸	کل قوریژن میں دو اب پنشن پر گئے هیں اور ایک فوت هو گیا۔
میزان	۱	۵۴	ان میں ۹ آدمی پنشن پر چلے گئے هیں اور ایک فوت هو گیا هے

ضمیمہ (ح)

(دیکھو سوال نمبر ۸۰ (الف) کا جواب)

نقشہ مظہر خرچ و آمدنی زراعتی اسٹیشن ہانسی بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع و سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع

سال	خرچ	آمدنی	کیفیت
	روپیہ	روپیہ	
سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع ...	۱۰۷۲۶	۲۰۰۸	خرچ کی رقم اوس رقم سے بہت زیادہ ہے جو آئندہ صرف ہوا کریگی۔ کیونکہ ان سالوں میں بہت سا روپیہ فارم کی ابتدائی ترتیب اور اسکے لئے سامان مہیا کرنے پر خرچ ہوا ہے اور جو دوبارہ خرچ نہیں کرنا پڑیگا۔ اس میں ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت متعینہ ہانسی کی نصف تنخواہ بھی شامل ہے۔
سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع ...	۱۲۷۶۹	۳۷۵۷	

۱۰۵۴ سی س-۷۰۵-۱۵-۹-۱۹۱۶-ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۷] لاہور—۱۵ ستمبر (مجریہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع—یوم جمعہ [جلد ۴۳

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین مین پیش ہوئین اور مسودات ایکٹ جو کونسل کا کام چلانے کے قواعد کے قاعدہ ۸ کے بموجب شائع ہوئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع و آئین قوانین

مسودہ (ترمیمی) ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب

آنریبل مسٹر لمسڈن :—یور آنر—مین اوس منتخب کمیٹی کی کثرت رائے سے تیار کردہ رپورٹ کو پیش کرتا ہون جو اس آنریبل کونسل کے گذشتہ اجلاس مین مسودہ بغرض مزید ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۳ع پر غور اور بحث کرنیکے لئے مقرر کی گئی تہی—چونکہ یہہ رپورٹ چند روز سے آنریبل ممبران کے ہاتہون مین ہے اور اونہون نے ضرور اس عرصہ کے اندر اسکے مضمون سے واقفیت حاصل

۱۱۰۳ پی جی جی—

کرلي هوئي۔لهذا میرے خیال مین رپورٹ کو لفظ بلفظ دهرانیکي بجائے مسوده هذا کے حالات کي مختصر کیفیت کا بیان کردینا بہتر هوگا۔جس سے مجھے امید هے یهه ظاهر هوجائیگا که یهه مسوده کس طرح پیش کیا گیا تها اور اب کیون واپس لیا جا رها هے۔

" جہان تک که صوبه هذا کا تعلق هے مسوده هذا اوس سفارش کي وجه سے وجود مین آیا جو رائل ڈیسنٹرا لا ئیزیشن کمشن (کمشن تقسیم اختیارات) نے کي تهي۔یهه سفارش صرف خیالات هی پر مبني نه تهي بلکه اصلیت پر قائم تهي احاطه مدراس کے ایکٹ لوکل بورڈ هائے مین ایسے احکام درج هین جو تقریباً اوس حکم کے بالکل مطابق هین جسکے مسوده هذا کے ذریعه اس صوبه کے ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ هائے مین رائج کرنیکي تجویز پیش کي گئي تهي۔یعني اوسکي رو سے کسي مفرد ڈسٹرکٹ بورڈ کو اختیار هے که اگر وہ چاهے تو ایسي چهوٹي ریلوے هائے کي ترقي یا تعمیر کیواسطے جس سے ضلع مذکور کو فائده پہنچ سکتا هو ایک خاص لگان عاید کرسکتا هے یه رائے ظاهر کي گئي تهي که یهه یقیني امر هے که اگر مدراس مین یهه قانون رائج نهوتا تو نه صرف وهان ریلوے لائن کي کوئي شاخین موجود نه هوتین بلکه آئنده بهي اون مین سے کسي کے تعمیر هوسکنیکي کوئي امید نه هوتي موجوده حالات مین ڈسٹرکٹ بورڈ هائے مدراس کو ایک قابل رشک حیثیت حاصل هے اون مین سے بعض تو اس قسم کي ریلون کے لئے کل مطلوبه روپیه کا خود هي انتظام کرسکتي هین اور بعض نے اوس آمدني کي ضمانت پر جو لگان مذکور سے حاصل هوسکتي هے ریلون کي تعمیرات کا نهایت عمده شرائط پر انتظام کرلیا هے اور بیان کیا جاتا هے که اس تمام کامیابي کے حاصل کرنے مین ایک بهي شکایت اس بارے مین نهین هوئي که لگان مذکور ایک زائد بوجهه هے ان نتائج کي موجودگي مین اور پنجاب مین اسي قسم کي لائینون کي تعمیر کے لئے وسیع گنجائش هونے اور معامله زمین کے لگان کي ایک چوتهائي سے بهي کمتر هونیکے باعث یهه کوئي تعجب کي بات نهین که گورنمنٹ پنجاب بهي اس تجویز پر بخوشي رضامند هوگئي که مدراس کي طرح اس صوبه کے ڈسٹرکٹ بورڈون کے لئے بهي اس قسم کے مواقع حاصل کرنیکا انتظام کردیا جائے۔

" مسوده هذا کے اس آنریبل کونسل مین پیش کرنے سے پیشتر اسکي تجاویز ڈسٹرکٹ بورڈون اور افسران ضلع کے پاس غور کرنے کے لئے بهیجي گئي تهین چونکه ان کے جزو غالب نے ان تجاویز کے حق مین رائے ظاهر کي اسلئے یهه مسوده تیار کیا گیا اور اوسمین وہ دو شرطین درج کي گئین جو تجویز کیجاچکي تهین که اول مسوده مذکور صرف اختیاري هوگا اور دوسرے یهه که اس قسم کي قیود عائد کیجائین جن سے تعجیل اور بے پرواهي کي کارروائي نهو سکے کونسل هذا کے بعض آنریبل ممبران کي خواهش کے مطابق مسوده هذا ڈسٹرکٹ بورڈون اور افسران ضلع کي مکرر غور کیلئے دوباره ارسال کیا گیا لیکن اس مکرر ترسیل سے کوئي زیاده مفید نتیجه نهین نکلا اس سے عام طور پر اون رائے کي تائید هوگئي هے جو قبل ازین ظاهر کي گئي تهین ایک یا دو ڈسٹرکٹ بورڈون نے مسوده مذکور کي سخت مخالفت کي اور ایک دو اور نے بیان کیا که اونکا اپنے ضلع کے متعلق اس مسوده سے فائده اوٹهانیکا اراده نهین جسکي وجه یهه بیان کي گئي که اونکے پاس پہلے سے هي ریلوے کا کافي انتظام هے یا یهه که یهه مسوده اونکي مقامي حالات کے موافق نهین هے لیکن زیاده تعداد نے دوباره بهي اس انتظام کو پسند کیا۔پهر یهه مسوده منتخب کمیٹي کے سپرد کیا گیا جب منتخب کمیٹي کا اجلاس منعقد هوا تو غیر سرکاري ممبران نے جو صوبه کي ڈسٹرکٹ بورڈونکے نائب هین بیان کیا که وہ بالاتفاق اس مسوده کي مخالفت کرتے هین۔یهه اصرار سابقه آرائے کے لحاظ سے جو خود ڈسٹرکٹ بورڈون اور عموماً عوام نے پیش کي تهین تعجب خیز تها۔ایک طویل اور دلچسپ بحث هوتي رهي جسکے بعد غیر سرکاري ممبران نے اجازت مانگي که اون کو ۴۸ گهنٹے کي مهلت دي جائے تا که وہ اون مختلف دلائل پر آپس مین بحث کرسکین جو مسوده کي تائید مین پیش کي گئي هین اس موقعه پر مین اون غیر سرکاري ممبران کا دلي شکریه ادا کرتا هون جو مسوده مذکور پر پوري طرح غور و خوض کرنے کے لئے اپنا ذاتي هرج کرکے شمله مین زیاده دیر تک ٹهہرے رهے۔جب منتخب کمیٹي دوباره جمع هوئي تو غیر سرکاري ممبران نے بیان کیا که اگرچه اونهون نے اون امور پر جو گذشته اجلاس مین زیر بحث تهے نهایت احتیاط سے غور کیا هے لیکن وہ اپني مخالفت سے کناره کش نهین هوسکتے لهذا اونهون نے رپورٹ تیار کرکے اوس پر دستخط کردئے۔

" اس رپورٹ سے جوکه اسوقت آنریبل ممبران کے زیر غور هے دیکها جائیگا که بڑے بڑے اعتراضات جو مسوده پر کئے گئے هین وہ ٹیکس کے پرته کي بنا پر اور اس امر کے متعلق هین که عام طور پر ڈسٹرکٹ بورڈ

اس قابل نہیں ہوتے کہ خاص نوعیت کے کاموں کو تسلی بخش طریق میں چلاسکیں۔ ان اعتراضات سے یہہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آنریبل ممبران کو اپنے اون بھائیوں پر سخت بے اعتباری ہے جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبر ہوتے ہیں اون مکمل احتیاطوں کی موجودگی میں جو مسودہ میں درج کی گئی ہیں یہہ آخرالذکر اعتراض میرے لئے موجب تعجب ہوا ہے۔ چونکہ بورڈوں کے ممبروں کا جز و غالب غیر سرکاری ممبران پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے آنریبل دوستوں کو خوف ہے کہ بورڈوں میں سرکاری عنصر اس قدر نہیں ہوتا کہ وہ دیگر ممبران پر اپنا اثر ڈال سکے۔یہہ خیال خواہ کتنا ہی قدرتی اور میں کہونگا کہ قابل تعریف کیوں نہو۔صورت حالات کی رو سے میرے خیال میں تشویش بے بنیاد ہے۔ پنجاب کے زمینداروں میں خواہ کتنی ہی کمیاں یا نقص کیوں نہوں لیکن اون میں ایک صفت ضرور ہے۔اور یہی وصف میرے دور افتادہ وطن۔یعنی سکاٹ لینڈ کے لوگوں سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔یعنی یہہ کہ وہ کل ایسے معاملات میں بڑے محتاط ہوتے ہیں جن کا اون کی جیب پر اثر پڑتا ہو۔ان حالات میں میرے لئے یہہ یقین کرنا مشکل ہے کہ تین چوتھائی ممبران جن پر سب سے پہلے اس محصول کا اثر ہوگا اور جن کو چھہ ماہ کے بعد اپنا پہلا فیصلہ منظور کرنے کا موقع ملیگا ۔ ایک دو جوشیلے اشخاص کے کہنے سننے سے گمراہی میں پڑ جائیں۔مسودہ ھذا کے متعلق گورنمنٹ کے فیصلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اون دیگر وجوہات پر بالتفصیل بحث نہیں کرنا چاہتا جو آنریبل غیر سرکاری ممبروں نے اپنی اس مسودہ کی مخالفت کی تائید میں پیش کئے ہیں۔گو میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہہ دلائل وسیع نہیں ہیں لیکن میرا اعتقاد ہے کہ وہ لا جواب دلائل بھی ہیں۔اگرچہ میں اون خطرناک جوشیلے اشخاص کے زمرہ میں سے ہونے کا کوئی دعوے نہیں کرتا جن کا رپورٹ ھذا میں ذکر کیا گیا ہے اور اگرچہ مجھے یقین ہے کہ کسی جوشیلے شخص کے لئے بھی اس شاندار مجمع میں کھلبلی ڈالنا ایک مشکل کام ہے تاہم مجھے یقین ہے کہ میں اس موقع پر بھی معاملہ زیر بحث کی با حتیاط تشریح کر کے اس کونسل کے آنریبل ممبران کے جزو غالب کو اپنا ہم خیال بنا سکتا ہو اگر میرے وہ آنریبل دوست جو منتخب کمیٹی کے ممبر تھے اجازت دیں تو میں یہہ کہونگا کہ گورنمنٹ نے مسودہ کو واپس لینے کا فیصلہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ اون کی دلائل قوی ہیں بلکہ اس وجہہ سے کہ اون مقامی جماعتوں کے نمایندوں نے جن کا اس سے زیادہ تعلق ہے بالاتفاق مسودہ کی مخالفت کی ہے۔

"اس مسودہ کے کئی فوائد اظہر من الشمس ہیں ۔ مثلاً دیہاتی رقبہ جات کی اقتصادی ترقی ۔ بیش از بیش مالی آزادی ۔آمدنی کے جدید ذرایع کا امکان اور سڑکوں کی پرداخت کے اخراجات میں ممکن تخفیف یہہ سب فوائد ایسے صریح ہیں کہ ایک ادنیٰ درجہ کے اتفاقیہ مشاہدہ کرنے والے شخص پر روشن ہے ۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ مسودہ ھذا کے ایک پہلو کو جسے گورنمنٹ ابتدا ہی سے تسلیم کرتی ہے عوام‌الناس اور ڈسٹرکٹ بورڈوں نے عام طور پر نظر انداز کر دیا ہے یعنی یہہ کہ اس مسودہ میں لوگوں کو تعلیم دینیکا اہم وصف مضمر ہے ۔ میں نے مسودہ کے اس پہلو کے نظر انداز کئے جانے کی نسبت عمومیت کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ بعض ڈسٹرکٹ افسروں نے اور نیز ایک ھندوستانی اخبار نے مسودہ کے متعلق ایک معنی خیز مضمون میں اوس کی اس بنا پر تائید کی ہے کہ اوس میں سودیشی کاموں کی ترقی کا عنصر موجود ہے۔ہم پلیٹ فارم اور اخبارات میں لوکل سیلف گورنمنٹ میں مزید ترقی کی اشد ضرورت کے متعلق بہت کچھہ سنتے ہیں اور اس کی تائید میں گونا گوں تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ بعض تو اون میں سے بے تحاشا اور بعض غیر معین ہوتی ہیں لیکن اون سب میں اس ضروری مگر سہل امر واقع کو نظر انداز کیا جاتاہے کہ جب تک لوکل سیلف گورنمنٹ کی توسیع کے ساتھہ ساتھہ لوگ اوس زاید خرچ کو (جو اوس کی وسعت کا لوازمہ ہے) برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے تب تک خود حکومت کے کاموں میں کوئی جان یا حرارت نہیں ہو سکتی ۔ اب موجودہ مسودہ کو لیجئے اوسے خواہ کسی پہلو سے دیکھا جائے اوس سے حکومت خود اختیاری کے متعلق ایک خاص اور نمایاں ترقی ظاہر ہوتی ہے اور گورنمنٹ اس امر کو مسودہ کے حق میں زبردست دلائل میں سے تصور کرتی ہے لیکن جب اس قسم کے مسودہ کو صوبہ ھذا کے کثیرالتعداد باشندوں کے معتبر نمایندے عمداً اور بالاتفاق نامنظور کرتے ہیں تو اس سے سوائے اسکے اور کیا نتیجہ نکال سکتا ہے کہ صوبہ میں اگر حکومت خود اختیاری کوئی حقیقی خواہش (اور حقیقی خواہش سے میری مراد وہ خواہش ہے جو تحصیل مفاد تک ہی محدود نہ ہو بلکہ جو ذمہ داریوں کو تسلیم کرتی ہو اور اون کا بوجھہ اٹھانے کے لئے تیار ہو) پائی جاتی ہے تو وہ عالم گیر تو درکنار موجودہ وقت میں آبادی کے صرف ایک قلیل التعداد حصہ تک محدود ہے۔

"گورنمنٹ کے خیال مین اس مسوده مین اقتصادي مالي اور تعليمي فوائد مضمر هين اور اوسے يقين هے وه تمام صوبه کيلئے بلا واسطه يا بالواسطه طور پر مفيد ثابت هو تا- اسلئے گورنمنٹ کيلئے منتخب کميٹي کے اوس فيصله پر که جهان تک اس صوبه کا تعلق هے ابهي وه وقت نهين آيا که اس قسم کی تجويز عمل مين لائي جائے سوائے افسوس ظاهر کرنيکے اور کوئي چاره نهين- مگر چونکه اون جماعتون کے نمائيندے جنکے مفاد کيلئے يهه مسوده در اصل مقصود هے بالاتفاق اس نتيجه پر پهنچے هين مسوده مذکور کے فوائد اوسکے بوجهه کے هم وزن نهين هين اسلئے گورنمنٹ اس کو زبردستي رائج کرنيکا کوئي اراده نهين رکهتي- اون چند الفاظ کے ساتهه مين يور آنر کي اجازت سے اس امر کي تحريک کرتا هون که يهه مسوده واپس ليا جاوے"-

تحريک پيش هو کر منظور هوئي-

ديسي زبانون کي پڑهائي اور تعليم کے متعلق ريزوليوشن

آنريبل خان بهادر ميان فضل حسين--" يور آنر جس ريزوليوشن کا نوٹس مين نے اون قواعد کے مطابق ديا تها جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر کی کونسل واضع آئين و قوانين مين عوام الناس کي دلچسپي کے معاملات پر بحث کرنے کے متعلق هين اوسے جناب نے از راه کمال شفقت منظور کر ليا هے لهذا اب مين مندرجه ذيل تحريک کرنے کي استدعا کرتا هون کونسل هذا هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر سے سفارش کرتي هے که ايک کميٹي جسمين غير سرکاری اصحاب شامل هون اس امر کي تحقيقات کيلئے مقرر کي جائے که آيا همارے مدارس مين ديسي زبانون کي درس و تدريس تسلي بخش بنا پر قائم هے- اگر ايسا نهين تو اسمين کونسے نقص موجود هين اور اونکے اسباب اور علاج کيا هے على الخصوص طريقه تعليم- مقرره نصابون کي تياري اور اوسوقت کے باره مين جو ديسي زبانون کي تعليم پر صرف کيا جاتا هے-

" غلط فهمي کو دور کرنے کيلئے مجهے يهه مناسب معلوم هوتا هے که مين ريزوليوشن کے معنون کي تفهيم کر دون- اصلاح " ديسي زبانون " سے صرف اردو هي مراد نهين بلکه ضابطه تعليم پنجاب کيطرح ريزوليوشن هذا مين اس اصطلاح مين اردو- پنجابي اور هندي شامل هين- مين اس بات کو بهي واضح کر دينا چاهتا هون که اسمين قديم زبانين مثلاً سنسکرت- عربي اور فارسي شامل نهين هين- مين نے اپنے ريزوليوشن مين قديم زبانون کو اسواسطے شامل نهين کيا که ورنيکولر زبانون کو اس صوبه مين جو بے نظير پوزيشن حاصل هے وه کم از کم قديم زبانون کو حاصل نهين- اور طلبا کا جز و غالب کبهي بهی قديم زبانون کو نهين سيکهتا بلکه کوئي نه کوئي ديسي زبان هر ايک کو پڑهني پڑتي هے-- اسکي وجه يه هے که هر ايک طالبعلم اپني سکول کي زندگي کے ابتدائي چند سالون مين اپني ديسي زبان کے سوا اور کوئي زبان نهين پڑهتا-- اور عمارتون کي طرح تعليم کيلئے بهي ايک عمده اور اعلى بنياد کا بنانا نهايت ضروري هوتا هے علاوه ازين هر ايک طريقه مين اصلاح بتدريج هو سکتي هے- اور اگر تحقيقات کا ميدان بهت وسيع هو تو اوس سے پيدا شده بے شمار مسايل کا فيصله کرنے مين بهت دقت پيش آئيگي اور آخري وجه يه هے که ايک عظيم اور بلند نظر سکيم اکثر اوقات ناکام رهتي هے کيونکه وه بهت بڑي اور سخت پيچيده هوتي هے-- ميرے خيال مين اگر طلبا اپني ديسي زبانون مين اچهی قابليت رکهتے هون تو وه دوسري زبانون بشمول انگريزي مين بهي بسرعت عمده قابليت پيدا کر سکتے هين اور ميري رائے مين جب وه اچهے خيالات کے اظهار کے ذريعه سے مزين هو جائينگے تو وه بيش از بيش خوش اسلوبي اور کفايت شعاري سے تبادله خيالات کے قابل هو جائينگے-

" لفظ " مدارس " سے کيا مراد هے؟ جهان تک که ريزوليشن هذا کا تعلق هے اون سے بظاهر وه انسٹيٹيوشنين مراد هين جهان ورنيکلر زبانين پڑهائي جاتي هين اور يهه صرف پرائمري و مڈل سکول هي هين- ان مين هائي سکول شامل نهين هين کيونکه اون کے نصاب تعليم مين ديسي زبانين " لازمي " مضمون تصور نهين کی جاتين بلکه اون کو ايک افسوس ناک اصطلاح يعنے " اختياري مضامين سے ظاهر کيا جاتا هے که " اختياري " مضمون سے يهه مراد هے که کوئي طالبعلم اس مين بلا خوف و خطر ناکامياب هو سکتا هے اور اوس کو اوس امتحان مين فيل تصور نهين کيا جائيگا جس کا که وه مضمون ايک حصه هوتا هے- جهان تک امتحان انٹرنس کا تعلق هے نصف سے زياده طالبعلم کوئي ديسي زبان بطور اختياری مضمون ليتے هين

اسلئے مین نے یہه مناسب خیال کیا که جہان تک موجودہ بحث کا تعلق ہے هائی سکولون کو اس سے خارج کردون۔ مجھے یہه بھی بیان کرنا ہے که یہه ریز ولیشن ایسے طلبا کی ایک تعداد کثیر سے تعلق رکھتا ہے جو آجکل ہمارے مدارس مین تعلیم حاصل کر رہے ہین۔مین نے اپنے اعداد و شمار رپورٹ ترقی تعلیم بابت سال سنه ١٩١٤-١٥ع مین سے لئے ہین :—

لوئر پرائمری مین	...	...	...	٢٦٦٠٠٠ طلبا
اپر پرائمری مین	...	...	...	٦٦٠٠٠ "
مڈل مین	...	...	...	٣٣٠٠٠ "
کل	...			٣٦٥٠٠٠ طلبا

ان مین سے صرف ١٨٨٠٠ طلبا انگریزی بھی پڑھتے ہین۔ان اعداد شمار سے اس مضمون کی (بلا لحاظ انگریزی کے سوال کے یا اوس ذریعه تعلیم کے جو انگریزی کی تعلیم دینے کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے) اہمیت ظاہر ہوتی ہے یا بالفاظ دیگر کونسل ہذا سے میری یہه استدعا ہے که وہ ہز آنر سے سفارش کرے که اس امر کے دریافت کرنے کے لئے گہری تحقیقات کی جائے که آیا ٣٦٥٠٠٠ طلبا کی صورت مین جن کی نسبت کہا جاتا ہے که وہ دیسی زبانون مین عمدہ تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ہم فی الحقیقت اوس کام کو سر انجام دے رہے ہین جس کی ہم سے اُمید رکھی جاتی ہے اور که آیا وہ درس اور تدریس جو ان مدارس مین ہوتی ہے وہ ایک تسلی بخش بناء پر قائم ہے ؟ ابھی ایک امر اور ہے جس کو مین واضح کرنا چاہتا ہون۔یعنی نصاب تعلیم کے دیگر مضامین کا ذریعه تعلیم۔اس سوال کے متعلق بلا شبه کسیقدر دقت پیش آتی ہے۔لیکن چونکه میرے ریز ولیوشن سے یہه سوال پیدا نہین ہوتا۔اسلئے مجھے اس وقت لارڈ میکالے کی مشہور یادداشت مورخه ٢ فروری سنه ١٨٥٣ع سے جس کی بنا پر گورنمنٹ ہند کا مشہور و معروف ریز ولیوشن تحریر کیا گیا تھا کوئی سروکار نہین ہے اور نه ہی مین لارڈ ولیم بنٹنک کی پالیسی پر اور ان آرائے پر بحث چاہتا ہون جو گذشته عرصه دس سال مین ماہران علم اور شائقین علم نے ظاہر کی ہین۔صیغه پرائمری و ورنیکولر مڈل سکولون مین تقریباً چہہ لکھه طلبا ہین اور ظاہر ہے کہ اون کے متعلق ذریعه تعلیم کا سوال پیدا نہین ہوتا۔مگر انگلو ورنیکولر مڈل سکولون کی صورت مین سوائے آخری جماعت یعنی سوم مڈل کے باقی تمام جماعتون مین ذریعه تعلیم پہلے ہی سے دیسی زبان ہے اور اس بحث کے لئے ذریعه تعلیم کا معامله کچھه اہمیت نہین رکھتا۔اول کیونکه وہ طلبا جنپر اس کا اثر پڑتا ہے ٣ ہزار سے زیادہ نہین ہین دوم اسوجه سے که اگر ابتدائی ٧ سالون مین دیسی زبانون کی تعلیم و تدریس کا سلسله تسلی بخش رہے تو اس بات کی پرواہ نہین که آیا آٹھوین سال دیسی زبان کو ذریعه تعلیم قرار دیا جاتا ہے یا نہین۔

" یوئر آنر—مجھے امید ہے که مین نے اپنے رزولیوشن کے مدعا کو ظاہر کر دیا ہے اور تشریح کر دی که کونسے امور اوس مین شامل ہین اور کونسے شامل نہین۔اب مین تعلیمی معاملات کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی پر چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہون پرائمری تعلیم کے متعلق صریح طور پر پالیسی مذکور یہه ہے که اوس کی مانگ کے جمله مطالبات کو پورا کرنے کے لئے کافی انتظام کیا جائے۔پنجاب گورنمنٹ نے اپنے آپکو اس معامله مین ایک دو قدم اور بھی آگے بڑھایا ہے۔یعنی اوسنے اپنے افسران تعلیم پر زور دیا ہے که وہ لوگون کو اپنے لڑکے سکولون مین بھیجنے کی ترغیب دیکر اور اون کی حوصله افزائی کر کے تعلیم کی مانگ پیدا کرین۔یوئر آنر—تعلیمی درسگاہون کی اوس ترقی کو ہمیشه پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے رہے ہین جو چند گذشته سالون کے اندر عمل مین آئی ہے۔یہه بات مجہی معقول معلوم ہوتی ہے که ایک جاہل باشندہ اپنے ملک اور گورنمنٹ کے لئے اقتصادی لحاظ سے نقصان کا باعث ہوتا ہے اور یہه بات ملک اور گورنمنٹ کے لئے مفید ہے که نوجوان باشندے عمدہ تعلیم حاصل کرین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کی ضروری خواہش کو ترقی دین اور اسی کی بدولت ایک صحت بخش راحت آمیز زندگی کے ذرائع حاصل کرنے کے لئے ہاتھه پاؤن مارنا سیکھین۔صرف تعلیم ہی وہ پاک جذبه ہے جو پیدا کر سکتی ہے جس کی بدولت لوگون کی اقتصادی حالت بہتر بنتی ہے اور آخر کار اون کا ملک مہذب دنیا مین اپنی اصلی جگہه لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

" ثانوی اور اعلے تعلیم کا مطالعه جب حجم اور شدت مین بڑہ جائیگا تو مجھے یقین ہے که گورنمنٹ اس کو پورا کرنے کے انتظام مین امداد کرنے کے لئے بدستور رضا مند بلکه خواہش مند ہوگی۔

" یوئر آنر — مین نے اپنے اصلی مضمون کو چھوڑ کر یہہ چند الفاظ اسلئے کہے ہین کہ جو وعدے آپ ہمارے ساتھہ اکثر اوقات کرتے رہے ہین اون کا اعادہ کرنا بہی ہماری حوصلہ افزائی اور امداد کا باعث ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم سب یوئر آنر کی گورنمنٹ کی اوس کمال خواہش کو نہایت قدر دانی کی نگاہ سے دیکھتے ہین جو گورنمنٹ مذکور صوبہ ہذا کی حقیقی تعلیمی ترقی عمل مین لانے کے لئے حتے الامکان کوشش کرنے کے متعلق رکھتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۲ع مین پنجسالہ رپورٹ کا تبصرہ کرتے وقت یوئر آنر پرائمری سکولون کے طلبا کی تعداد مین بسرعت اضافہ دیکھکر قدرتاً حیران ہوئے تھے نہایت خوشی کی بات ہے کہ مندرجہ ذیل سالون کی تعلیمی رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ اضافہ کی رفتار پہلے سے بہی زیادہ تیزی سے بڑھی ہے۔

اگر پرائمری تعلیم کی ترقی کا یور آنر کے طریقہ کے مطابق اندازہ لگائین تو سکول جانے والے ہر ۱۰۰ طلبا مین سے سنہ ۱۸۸۲ع مین ۶ طلبا سکول مین جاتے تھے سنہ ۱۹۰۷ع مین ۱۳ اور سنہ ۱۹۱۲ع مین ۱۷۔ سنہ ۱۹۱۴ع مین یہہ تعداد بڑہ کر ۲۲ ہو گئی اور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تعداد سنہ ۱۹۱۵ع مین اور بہی بڑہ کر ۲۴ تک پہنچ گئی ہے۔ عام طور پر اسکا مطلب یہہ ہوگا کہ اگر سنہ ۱۸۸۲ع مین ملک مین ایک شخص پڑھا لکھا نظر آتا تھا تو اب چار نظر آتے ہین۔ اگر صورت واقعات یہی ہوتی تو مین یہہ کہنے کی جرات کرتا کہ ہم اوس تعلیمی ترقی پر جو ان ہندسون سے ظاہر ہوتی ہے بہت ناز کر سکتے ہین۔ مگر مجھے ڈر ہے کہ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ صورت واقعات فی الحقیقت یہی ہے پرائمری مدارس کے ۳۳۲۰۰۰ طلبا مین سے ۲۶۶۰۰۰ حصہ لوئر پرائمری مین ہین۔ اور مجھے شک ہے کہ انمین سے ۲۰ فیصدی سے زیادہ ایسے طلبا نہین ہوتے جو دراصل جماعت سوم پرائمری کا امتحان پاس کرتے ہین دوسرے لفظون مین میرے خیال مین اون طلبا کی ایک کثیر تعداد جو پرائمری جماعتون مین تعلیم پا رہے ہین پہلی یا دوسری جماعت سے آگے نہین بڑھتے - اپر پرائمری مین کل ۶۶۰۰۰ طلبا ہین اور انمین سے صرف نصف کے قریب ایسے ہین جو مڈل تک جاتے ہین اور جسقدر طلبا مڈل تک پہونچتے ہین اون مین سے صرف ایک چوتھائی انٹرنس کی جماعت تک پہونچتے ہین۔ بالفاظ دیگر تقریباً ۴ لاکھہ طلبا مین سے صرف ۹ ہزار طلبا ایسے ہوتے ہین جو ہائی کلاسون تک پہونچکر میٹریکولیشن امتحان کی تیاری کرتے ہین چار سال یعنی سنہ ۱۹۰۵ع و سنہ ۱۹۱۲ع و سنہ ۱۹۱۴ع و سنہ ۱۹۱۵ع کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہائی مڈل اپر پرائمری اور لوئر پرائمری کے مختلف صیغون مین طلبا کی تعداد حسب ذیل تھی۔

" سنہ ۱۹۰۵ع مین ہائی ڈیپارٹمنٹ مین ۴۷۶۷ طلبا تھے۔ یہہ تسلی بخش امر ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ع مین یہ تعداد بڑہ کر ۷۴۶۷ ہو گئی اور سنہ ۱۹۱۴ع مین ۸۰۰۰ اور سنہ ۱۹۱۵ع مین ۹۰۰۰ ہو گئی۔ یہہ اون طلبا کی تعداد ہے جو مدارس مین اعلے ثانوی تعلیم حاصل کر رہے ہین مڈل ڈیپارٹمنٹ مین سنہ ۱۹۰۵ع مین طلبا کی تعداد ۱۸۳۷۶ تھی اور سنہ ۱۹۱۲ع مین ۲۷۱۶۹ و سنہ ۱۹۱۴ع مین ۳۰۰۰۰ اور سنہ ۱۹۱۵ع مین ۳۳۰۰۰۔ صیغہ اپر پرائمری مین سنہ ۱۹۰۵ع مین طلبا کی تعداد ۳۵۹۱۶ تھی سنہ ۱۹۱۲ع مین ۵۱۴۲۶۔ سنہ ۱۹۱۴ع مین ۶۱۰۰۰ اور سنہ ۱۹۱۵ع مین ۶۶۰۰۰۔ لوئر پرائمری مین طلبا کی تعداد سنہ ۱۹۰۵ع مین ۱۳۳۰۲۸ تھی سنہ ۱۹۱۲ع مین ۲۱۹۹۰۳۔ سنہ ۱۹۱۴ع مین ۲۶۰۰۰۰ اور سنہ ۱۹۱۵ع مین ۲۶۶۰۰۰۔ یعنی لوئر پرائمری ہی ایک ایسی جماعت ہے جسکی وجہ سے طلبا کی تعداد مین اضافہ ہوتا ہے کیا اسے تعلیم دینا کہا جا سکتا ہے یعنی کیا ہم اسے کہہ سکتے ہین کہ اشخاص متعلقہ کو لکھنے پڑھنے کے قابل بنایا جاتا ہے اور اون کی حالت مین کچھہ تبدیلی پیدا کی جاتی ہے کچھہ تبدیلی پیدا کرنے سے میرا مطلب یہہ ہے (آپ دیکھہ سکتے ہین کہ جو شخص کسی مدرسے مین تین سال تک تعلیم حاصل کرتا رہا ہو وہ اوس شخص سے بہتر آدمی ہے جو اتنا عرصہ سکول کے نزدیک تک نہ گیا ہو)۔ کہ آیا وہ شخص پہلے سے خاص طور پر بہتر شخص ہو گیا ہے خواہ اقتصادی لحاظ یا اوسکے ملک کا باشندہ ہونیکے لحاظ سے اب دیکھنے کہ لوئر پرائمری کی تعلیم کی کیا حالت ہے ؟ کیونکہ یہی ایک ایسا مرحلہ ہے جہان ۷۵ فیصدی طلبا کی تعلیمی زندگی کا آغاز اور اختتام ہوتا ہے۔ ہم سب جانتے ہین کہ سب محکمہ جات قابلیت کے سوال کے متعلق کسقدر خواہشمند ہوتے ہین لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ایسی قابلیت پیدا کرنیکا کام ایک غیر پیشہ ور شخص یا ایسے شخص کے ہاتھہ مین دیا جاتا ہے جو اوس کام سے واقفیت نہین رکھتا۔ مین خود ان مدارس کی عمدگی کے متعلق رائے ظاہر کرنے کی جرأت نہین کرتا بلکہ مسٹر وادن کی رائے پیش کرتا ہون وہ کہتے ہین " عام طور پر پرائمری مدارس مین تدریس کی نوعیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس مین تو

کوئي شک هي نہين که وه عمده نہين هوتي مگر بعض حالتون مين اگر ايک مدرس کو تقريباً ۴۰ ايسے لڑکون کے ساتهه مردانه وار جد و جهد کرني پڑتي هو جنکي عمرين ۱۶ سال سے ليکر ۴ سال تک کی هوتي هين اور جنکي ذهني طاقتين بهي عمر کے مطابق مختلف هوتي هين اور جن مين سے بعض اچھے چهرے سے مکهي تک کو بهي نہين ازا سکتے تو موجب تعجب يهه امر نہين هو سکتا که اونکی تعليم اچهي نہين هوتي-بلکه تعجب کی بات تو يهه هوتي هے که وه کچهه سيکه هي کسطرح جاتے هين -مگر مدرسين مانٹسري کے طريقه کو و علمي سے عمل مين لا کر اور اپنے بيد کا بکثرت استعمال کرکے ۵ سال کے بعد اچھے سکول مين سے ايسے طلبا تيار کر ليتے هين جنکو لکهائي پڑهائي اور حساب سے خاصي واقفيت هوتي هے - معلوم هوتا هے که کئي طلبا جو تين سال کے بعد سکول چهوڑ جاتے هين اپنا نام لکهنے کے سوائے اور سب کچهه بهول جاتے هين- مگر اس قسم کے طلبا کو سکول مين اسلئے بهيجا جاتا هے که وهان اون کی پرورش بسهولت اور کم خرچ سے هو سکتي هے-کيا حضور والا اس صورت مين ۲ لاکهه سے زياده طلبا کي لوئر پرائمري تعليم سے کوئي فائده هو سکتا هے ؟ کسي شخص کا اپنا نام لکهنے کي قابليت رکهنا ايک مشکوک وصف هے اور قانون کي رو سے کسي شخص کا کسي تحرير سے تعلق ظاهر کرنيکے لئے انگوٹها کا نشان دستخط سے زياده بهتر سمجها جاتا هے - لوئر پرائمري مدارس سے مسٹر وردن کو اگر کوئي فائده نظر اتا هے تو يهه که وه بچون کي سهل اور کم خرچ پرورش کي جگهه کا کام ديتے هين يهه رائے بهت هي انوکهي اور بے تکلف هے - اور اس لئے اوسپر با حتياط غور هونا چاهئے اس انوکهي اصطلاح سے ظاهر هوتا هے که مواضعات کے اقتصادي حالات ايسے هوتے هين که لوگ بچون کي پرورش کي جگهه کے معنے بهي سمجهتے هين حالانکه امر واقعه يهه هے که ايک هندوستاني دیهاتی لوکا کم و بيش قدرتي حالات مين پرورش پاتا هے جسمين انساني مداخلت کو بالکل دخل نہين هوتا۔

" بچونکي سهل اور کم خرچ پرورش کی جگهه کي اصطلاح سے يهه بهي پايا جاتا هے که انسپکٹر صاحب کو اس امر کي پوري واقفيت نہين که ديهات کے لوگ روپيه کی کتني قدر کرتے هين کيونکه سارا موضع هي بچونکي پرورش گاه هوتا هے اور اس اهتمام کے لئے کسي نگران دايه کي ضرورت نہين - ليکن ان الفاظ کي ته مين بهت کچهه صداقت بهي موجود هے اور وه يهه هے - که کيا آپ سنجيدگي سے که سکتے هين که ان پرائمري سکولون مين جو استاد رکھے هوئے هين وه قابل هوتے هين کيا يهه کسي طرح بهي کها جا سکتا هے که وه قابل هوتے هين ؟ اگر ايسا نہين تو کيا سنجيدگي کے ساتهه سمجها سکتا هے که اون کي لياقت اور تنخواه کی موجودگي مين اونکے معقول طور پر قابل هونيکي توقع هو سکتی هے ؟ صاحب ڈائرکٹر سررشته تعليم کو اچهي طرح علم هے که ان ديهاتي مدارس کے استادون کيلئے تنخواه کے علاوه اپنے گذر اوقات کے کوئی اور ايسے ذرايع نہين جيسے که عام طور پر خيال کيا جاتا هے که ملازمت کے دوسرے صيغون مين مثلاً پٹواريان مالحقه افسران پوليس اور نيز عدالتون کے اهلکارون کو حاصل هوتے هين اور کيا وه اس امر کو تسليم کرتے هين که اون کے استادون مين سے ۹۹ فيصدي کو اگر موقع مل جائے تو وه اس صيغه کو چهوڑ کر گورنمنٹ کے دوسرے صيغون مين تهوڑي تنخواه پر بهي چلے جانے کيلئے تيار هين-ميرا مطلب يهه هے که اگر يهه سکول محض بچون کی پرورش گاهين هين جيسا که مسٹر وادون نے بيان کيا هے تو ان کو اسی نام سے پکارنا چاهئے اور لوگون کے بهي ذهن نشين کر دينا چاهئے که يهه صرف بچون کي پرورش گاهين هين پهر اپ ديکهينگے که لوگ اون سے کتني جلدي کناره کش هو جاتے هين اور اون کی ۳ لاکه کي موجوده ابادي مين سے اون مين ايک تهائی بهي طلبا نہين رهينگے-جيسا که آج کونسل هذا مين پهلے بهی کها جا چکا هے ديهاتی لوگ محض بيوقوف نہين هوتے اگر اون کو اپنے لڑکے سکول مين تين يا پانچ سالون تک پڑهانے سے صرف اسيقدر فائده هوکه اونکے لڑکے اقتصادی طور پر بهتر هوجائين تو وه اپنے لڑکون کو سکول مين بهيجينگے ورنه وه هرگز ايسا نہين کرينگے-مين وثوق سے کهه سکتا هون که ديهاتی لوگ ايک ايسے بچون سے بهي کچهه نه کچهه کام لے سکتے هين ميرے خيال مين اگر ديهاتيون نے ديکها که انهون نے اپنے لڑکون کو کام چهوڑا کر تين يا پانچ سال کيلئے اس اميد پر سکول مين بهيجا تها که اس فوري نقصان کی تلافي اونکے لڑکون کي آئنده اقتصادي قابليت يعني اونکے روپيه کمانے کي قابليت بڑه جانے سے هو جائيگا (اور يهه اميد بالکل معقول اور قدرتي هے) ليکن اونکو اوس خرچ کا کوئي معاوضه نہين ملتا تو يقيناً تعليمي تحريک مين رکاوٹ پيدا هو جائيگي اور لوگ اوسکو ناپسنديدگي کی نگاه سے ديکهنے لگ جائينگے-ان حالات مين کيا آنريبل ممبر مهتمم پرائمري تعليم کی موجوده حالت اور آئنده ترقي کو مد نظر رکهکر اس معامله مين تحقيقات کرانا پسند نہين کرتے ؟ کيا وه يهه کهه سکتے هين که يهه تمام

کام ٹھیک اور تسلی بخش ہے کیا وہ یہہ بیان کر سکتے ہیں کہ اونکے پرائمری کے تین لاکھہ اور تیس ہزار طلباء میں سے اپر پرائمری میں صرف پانچواں حصہ کیوں جاتے ہیں ؟ کیا اسکی یہی وجہ ہے کہ یہہ درسگاہیں عمدہ نہیں ہیں ؟ میں صرف یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔میں نے اس معاملہ کو واضح کرنے کی غرض سے محکمہ تعلیم کی کئی رپورٹیں دیکھہ ڈالیں۔لیکن بے سود۔میں یہہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا جس ترقی پر اتنا فخر ہو رہا ہے وہ حقیقی بھی ہے میں یہہ خیال کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ جو کچھہ میں نے کہا ہے اوس سے اس معاملہ کی باحتیاط تحقیقات کی ضرورت بظاہر ثابت ہے۔

" اب میں دیسی زبانوں کی تعلیم کے حصہ مڈل کی جماعتوں کا ذکر کرتا ہوں ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم کا معیار ہرگز اوسوقت کی مقدار کے مطابق نہیں جو اسپر صرف کیا جاتا ہے یہہ شکایت عام طور پر کیجاتی ہے کہ ہمارے سکولوں میں تعلیم یافتہ طلبا ایسے قابل نہیں ہوتے۔جیسے کہ وہ پہلے ہوتے تھے یہہ بتانا مشکل ہے کہ یہہ تنزل کس حد تک واقع ہوا ہے اور اسکو غیر متوقع بھی نہیں کہا جاسکتا۔کیونکہ پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں قابلیت کی کمی کا اثر مڈل ڈیپارٹمنٹ پر پڑنا لازمی تھا اور یہہ مڈل ڈیپارٹمنٹ کچھہ عرصہ بعد کم قابلیت والے اُستاد نکالنے لگیگا اور اسطرح یہہ نقائص بسرعت بڑھتے جائینگے۔

" آئیئے اب ہم ایک لمحہ کے لئے اینگلو ورنیکولر جماعتوں یعنی اپر پرائمری کی دو جماعتوں اور مڈل کی تین جماعتوں کی طرف غور کریں ان جماعتوں میں ورنیکولر مضامین کی تعلیم نہایت ہی ردی حالت میں ہے اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے کہ اینگلو ورنیکولر سکولوں کے نصاب تعلیم میں دیسی زبانوں کا درجہ کیا ہونا چاہئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان سکولوں میں تعلیم یافتہ طلباء نے مغربی تعلیم اور خیالات کے انتشار کا ذریعہ بننا ہے اور یہی سبب ہے کہ ہندوستانیوں کی یہہ خواہش ہے کہ ان سکولوں میں انگریزی کی تعلیم عمدہ دیجائے لیکن اب میرے خیال میں اگر ہماری غرض یہہ ہو کہ ان سکولوں کے تعلیم یافتہ طلباء دیسی زبانوں کی وساطت سے مغربی علوم کو ہندوستان میں پھیلائیں۔تو پھر کوئی ایسا نصاب تعلیم جسمیں اس غرض کے حصول کو ملحوظ نہ رکھا گیا ہو کسطرح درست خیال کیا جاسکتا ہے میں ایک لمحہ کیلئے آپکو ایک اوسط درجہ کے میٹریکولیشن پاس کردہ کی لیاقت کا جائزہ لیکر بتاتا ہوں وہ اپنی دیسی زبان میں بھی صحیح چٹھی نہیں لکھہ سکتا۔اگر محاورہ اور قواعد کی غلطیوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو بھی ہیجوں میں بڑی غلطیاں ہوتی ہیں اور خط تو نہایت ہی بھدا ہوتا ہے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بعض شخص اپنا قلم بھی خود نہیں بنا سکتے۔اور ان اشخاص سے توقع کیجاتی ہے کہ اپنی دیسی زبان میں مزید قابلیت حاصل کئے بغیر وہ اپنی دیسی زبان کو مغرب کے کل علوم سے مزین کردیں۔میں اس موقع پر آنریبل ممبران کو یاد دلاتا ہوں کہ دیسی زبانوں کا پڑھنا پڑھانا سکول کی تعلیم کے ساتھہ ہی ختم ہو جاتا ہے جو طلباء بی۔اے یا ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے تعلیم حاصل کرتے ہیں انکی حالت اور بھی قابل افسوس ہوتی ہے وہ چار یا چھہ سال تک اپنی انگریزی قابلیت بڑھانے میں مشغول رہتے ہیں اور بڑی محنت سے مغربی علوم سیکھتے ہیں اور اونکے بی۔اے یا ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرنے تک اونکی اپنی زبان کا علم سخت زوال پذیر ہو جاتا ہے اور یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے کہ اونکی یہہ کمزوری اون سرکاری کاغذات سے ظاہر ہے جو کہ سرکاری افسران تیار کرتے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ میرے دوست آنریبل پنڈت شیو نرائن آج اسجگہ موجود نہیں ورنہ مجھے یقین ہے کہ وہ نہ صرف ریزولیوشن کی زور سے تائید ہی کرتے۔بلکہ وہ آپکو اون غلطیوں کی چند مثالیں بھی سناتے جو موجودہ اُردو کے جوڈیشل کاغذات میں پائی جاتی ہیں۔کیونکہ وہ ایسی غلطیوں کو خوب یاد رکھہ سکتے ہیں۔پنجاب کے طلباء سے میں خوب واقف ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ پندرہ سال پہلے اونکی حالت نہایت خراب تھی۔لیکن اب تو یقیناً بدتر ہے میں یہہ شکایت کئی سالوں سے سنتا آیا ہوں اور یہی وجہ تھی کہ میں نے سلوہ گرہ میں بیٹھے ہوئے یہہ ریزولیوشن بھیجدیا۔لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ اس ریزولیوشن شائع ہونے سے پہلے مجھے ہرگز اسبات کا علم نہ تھا کہ یہہ شکایت عام ہے اور لوگ اسکو بہت زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔انگریزی اخبارات نے اس ریزولیوشن کے ساتھہ بڑی ہمدردی ظاہر کی ہے۔مگر اُردو اخبارات نے شاید اسوجہ سے کہ اونکا اس سے تعلق ہے اسکا نہایت زور سے خیر مقدم کیا ہے اگر اس معاملہ کی تحقیقات کے جواز کی تائید کیلئے کوئی مزید شہادت مطلوب ہو تو وہ آنریبل ممبر تعلیم سے حاصل ہو سکتی ہے اونہوں نے اوس تعلیمی کانفرنس کے متعلق جو سنہ ۱۹۱۱ع میں الہ آباد میں منعقد ہوئی تھی اپنے نوٹ میں جو اونہوں نے ثانوی مدارس کے نصاب تعلیم کی تفریق کے بارہ میں تحریر کیا یہہ درج ہے۔" پنجاب کی تعلیمی سکیم میں سکول کے وقت کی ایک تہائی انگریزی کیلئے

رکھی گئی ہے۔دوسرے مضامین کی سوا نے ریاضی کے مقابلتاً کم پرواہ کیجاتی ہے"۔آگے چلکر وہ لکھتے ہیں"انگریزی کو اسطرح فوقیت دینی چاہئے تا وقتیکہ اوسکا علم نہ صرف سرکاری ملازمت اور غیر سرکاری معقول امامیاں حاصل کرنیکا ہی ایک ذریعہ رہے بلکہ مغربی علوم کے حاصل کرنیکا بھی ذریعہ بن جائے"۔میرے خیال میں یہہ الفاظ اوس الزام کافی ثبوت ہیں جو میں موجودہ حالات کے برخلاف لگا رہا ہوں میں کہتا ہوں اوس زبان کو جسکے ذریعے لوگ مغربی ممالک کی زبانیں اور علوم سیکھہ سکتے ہیں اتنی اہمیت نہیں دیگئی جتنی کہ مناسب تھی یا بالفاظ دیگر بیچاری دیسی زبان کیطرف سے بالکل بے پرواہی کیگئی ہے اور یہی الزام ہے جو میں نہ صرف گورنمنٹ پر بلکہ لوگوں پر بھی لگاتا ہوں۔یہہ صاف ظاہر ہے کہ اگر صفائی اور حفظان صحت کے عام اصول صرف انیس پچاس ہزار کے قریب آدمیوں کو معلوم ہوں جو گنجان آباد قصبوں میں رہتے ہوں تو اوس سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ہمارے سکولوں کا ایسا نصاب تعلیم جسمیں دیسی زبانوں کی تعلیم کو خاص طور پر ملحوظ نہ رکھا گیا ہو میری رائے میں از خود ناقص ہے میں نے پنجاب کی ترقی تعلیم کی سالانہ رپورٹوں کا مطالعہ کیا ہے لیکن مجھے اوسمیں کوئی ایسا امر نظر نہیں آیا جس سے ظاہر ہو کہ اس مضمون کو کچھہ اہمیت دیجاتی ہو دیسی زبانوں کی تعلیم کے ساتھہ تمام اشخاص متعلقہ نے سخت بے توجہی کا سلوک کیا ہے اور اوسکا ثمرہ اب ہمکو ملنا شروع ہوگیا ہے اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنی حالت کو سدھار لیں۔"

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—"آنریبل ممبر کا وقت پورا ہو چکا ہے"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین—"اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرتا ہوں۔

"کہ کونسل ہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ ایک کمیٹی جسمیں غیر سرکاری ممبر بھی شامل ہوں اس امر کی تحقیقات کے لئے مقرر کیجائے کہ آیا ہمارے سکولوں میں دیسی زبانوں کی درس تدریس تسلی بخش بنیادوں پر قائم ہے یا نہیں اگر نہیں تو وہ اوسکے نقائص اور اونکے اسباب اور علاج اور بالخصوص طریقہ تعلیم۔مقررہ کتب کی تیاری اور نیز دیسی زبانوں کی تعلیم میں صرف شدہ وقت کی نسبت رپورٹ کریں"۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—"پور الو میں رزولیوشن ہذا کے بڑے بڑے امور کی تائید کرنے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور یا کرنیمیں مجھے اچھے سکول کے ایام یاد آتے ہیں جب انگریزی اور ورنیکولر کی تعلیم ادنی جماعتوں ہی سے ساتھہ ساتھہ دیجاتی تھی اور جب ہماری زبانوں کی تعلیم معقول طریقے سے ہوتی تھی اس تمام بات کا نتیجہ کیا تھا چونکہ ہندوستانی طلباء دیسی زبانوں کو باسانی سیکھہ لیتے ہیں اسلئے بہت سے لوگ ان زبانوں میں اعلے لیاقت رکھتے تھے اسطرح ہم لوگوں کے درمیان ایک خاص حد تک اظہار خیالات کا ایک مشترکہ ذریعہ موجود ہوتا تھا کتابیں لکھی جاتی تھیں ترجمے ہوتے تھے اور ہماری سرزمین کی روایتوں کو زندہ رکھنے کے لئے نظمیں تصنیف کیجاتی تھیں اگر ہم اوس وقت کی تاریخ سے نظر ہٹا کر آجکل کے حالات کیطرف نگاہ ڈالیں تو ہمیں کتنی بڑی تبدیلی نظر آتی ہے کتابوں اور تصنیفات کو تو جانے دیجئے آجکل تو ہم برا خط اور بے ڈھنگی عبارت ہی دیکھتے ہیں اور ہمیں اکثر ایسے اشخاص بھی ملتے ہیں جو اپنی زبان میں نہ تو ایک عمدہ چٹھی لکھہ سکتے ہیں نہ اچھے خیالات ہی ظاہر کرسکتے ہیں میں نے نوجوان اشخاص کو اپنی بوڑھی اور ناتعلیم یافتہ ماؤں کے ساتھہ ہم کلامی کرتے دیکھا ہے وہ اچھے خیالات کو ظاہر کرنے کیلئے اپنی گفتگو میں انگریزی الفاظ گھسیڑتے ہیں اسکی وجہ صاف ظاہر ہے کہ مڈل کی جماعت میں پہنچ کر ہماری دیسی زبانوں کی تعلیم تمام ہوجاتی ہے اور چونکہ بنیاد خام ہوتی ہے اسلئے بہت سے نوجوان اپنی زبان میں اچھے خیالات ظاہر نہیں کرسکتے مناسب تعلیم کی اس عدم موجودگی کے بوری اثرات کا ہم ذرا بھی خیال نہیں کرتے اس سے دیسی زبانوں میں اچھی تصنیفات کی قدر کرنیکی خواہش پائمال ہوجاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ورنیکولر زبانوں میں کتابیں لکھنے کیلئے صیغہ تعلیم کی کوشش کے باوجود بھی نتائج تسلی بخش نہیں نکلتے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسا کہ آنریبل محرک نے اپنے رزولیوشن میں بیان کیا ہے "کہ ہمارے طریقہ تعلیم۔مقررہ کتب کی تیاری یا اوس وقت میں جو دیسی زبانوں کی تعلیم میں دیا جاتا ہے کچھہ نقائص موجود ہیں۔

"یہہ کہا جاتا ہے کہ نوجوان سن بلوغت میں اپنی دیسی زبانوں کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے اور کہ اس سے ظاہر ہے کہ اونکی دیسی زبانوں کی ابتدائی تعلیم سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اسکے بجائے یہہ کہنا زیادہ صداقت پر مبنی ہے کہ اگر طریقہ تعلیم میں دیسی زبانوں کی تعلیم کا مناسب بندوبست نہ کیا گیا تو ہماری دیسی زبانوں کا لٹریچر بالکل محو و فراموش ہوجائیگا۔ اس سے یہہ تو ہرگز ظاہر نہیں ہوتا کہ یہہ طریق تعلیم ہی ناکارہ ہے تاوقتیکہ یہہ ثابت نہو کہ جب کوئی شخص اپنی زبان کی کتابوں کو بالائے طاق رکھہ دیتا ہے تو وہ اُن کتب سے حاصل کردہ علم بھی بالکل بھول جاتا ہے۔

" بلا شبہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ دیسی زبانوں کی تعلیم معقول طریقہ سے ہونی چاہئے۔ اس رزولیوشن کو عمل میں لانے اور اسے فی الفور عملی طور پر مفید بنانے کے لئے میں اسمین ایک خفیف ترمیم پیش کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ آنریبل متحرک اس کو فوراً منظور کرلینگے۔ یعنی یہہ کہ ایک کمیٹی کے تقرر کی بجائے گورنمنٹ سے یہہ درخواست کی جائے کہ اس اہم مسئلہ کو تعلیمی کانفرنس کے پاس بھیجدئے جو میرا خیال ہے کہ آئندہ موسم سرما میں محکمہ تعلیم منعقد کریگا ہے اور جس میں ہمیشہ ایسے غیر سرکاری ممبر جو اکثر تعلیم کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں مدعو کئے جاتے ہیں۔ یور آنر اس ترمیم کے ساتھہ میں رزولیوشن ہذا کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر گاڈلی—"یور آنر۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اگر تمام نہیں تو اکثر اصحاب جنکو اس ملک کی تعلیم سے واسطہ پڑتا ہے۔ آنریبل ممبر کے ساتھہ متفق ہونگے کہ صحیح تعلیم کے لئے ورنیکولر زبانوں کا بھی قرار واقعی مطالعہ لازمی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اشخاص ایسے بھی ہیں جنکا خیال ہے کہ زبانوں کی تعلیم پر آجکل بہت زیادہ وقت صرف کیا جاتا ہے اور کہ اس وقت کا کچھہ حصہ صنعتی تعلیم میں خرچ کرنا چاہئے۔ تاہم یہہ امر ہر جگہہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کسی ایک زبان کا سیکھنا تعلیم کا بنیادی پتھر ہے اور یہہ قول صادق ہے کہ کوئی دیگر زبانیں سیکھنے سے پیشتر ایک زبان اور بالترجیحاً اپنے ملک کی زبان سیکھنی چاہئے۔ مجھے ڈر ہے کہ سکول کی حاضری کے متعلق آنریبل ممبر کے دلائل کو میں پورے طور پر نہیں سمجھہ سکا۔ دیسی زبانوں کی تعلیم کے خاص مسئلہ سے اس امر کا کوئی بہت زیادہ تعلق نہیں معلوم ہوتا۔ آنریبل ممبر اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ صوبہ ہذا میں بچے سکول میں بہت تھوڑا وقت صرف کرتے ہیں اور کہ طلبا کی کثیر تعداد کچھہ بھی نہیں سیکھتی میں اونہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہہ بات صرف پنجاب کے طلبا تک ہی محدود نہیں ہے اس کا وجود دیگر صوبجات میں بھی پایا جاتا ہے اور میرا یقین ہے کہ بعض صوبوں میں سکول میں رہنے کا وقت پنجاب سے کمتر ہے۔ میں اس بات کو پورے طور پر تسلیم کرتا ہوں کہ سکول میں واقعی زیادہ وقت صرف ہونا چاہئے۔ یہہ امر یقیناً مایوسی خیز ہے کہ تعلیم کی ترقی کے اعداد کے مقابلہ میں پڑھے لکھے آدمیوں کی تعداد بہت قلیل ہے لیکن امتداد زمانہ کے ساتھہ اس معاملہ میں اصلاح ہوجائیگی۔ آنریبل ممبر نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انگریزی زبان پر بہت زور دیا جاتا ہے اور کہ دیسی زبانیں اپنا سابقہ رتبہ کھو چکی ہیں۔ میں یہہ جتلانا چاہتا ہوں کہ عمدہ ترین اسکول جن میں دیسی زبانوں کی اعلی تعلیم ہوتی ہے۔ ورنیکولر مڈل سکول ہیں۔ لیکن یہی سکول سخت غیر ہر دلعزیز ہیں۔ ہندوستانی طالب علم کو زبانوں کے معاملہ میں بہت مشکل پیش آتی ہے اوس کی تعلیم کی ابتدا تو دیسی زبانوں سے ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں وہ بڑی جماعتوں میں ترقی کرتا جاتا ہے تعلیم کا ذریعہ انگریزی بنجاتی ہے کیونکہ سرکاری ملازمت اور مغربی علوم کے حصول کا ذریعہ صرف یہی زبان ہے ایک انگریز طالب علم کے مقابلہ میں وہ نقصان میں رہتا ہے۔ لیکن انگلستان میں بھی جہاں صرف ایک ہی زبان اور ایک ہی رسم الخط سیکھنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات یہہ شکایت سننے میں آتی ہے۔ کہ طلبا انگریزی زبان کا کامل علم حاصل کئے بغیر اپنی تعلیم ختم کرلیتے ہیں۔ لہذا یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ صوبہ ہذا میں جہاں مختلف زبانیں اور مختلف ورنیکولر رائج ہیں۔ طالب علم کی دیسی زبانوں کی واقفیت ناکامی ہو۔ غرضیکہ ہندوستانی طالب علم کے لئے یہہ ایک مشکل معاملہ ہے۔ اور تعجب اس بات کا نہیں کہ اوس کا دیسی زبانوں کا علم ناکافی ہوتا ہے۔ بلکہ زیادہ تعجب اس بات کا ہے کہ وہ اوس مشکل کو جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ایسی خوبی سے کس طرح حل کرلیتا ہے۔ مجھے اس بات میں بھی شک نہیں۔ کہ بہت سے اصحاب آنریبل ممبر کے ساتھہ اس امر میں متفق ہونگے۔ کہ سکولوں میں دیسی زبانوں کی تعلیم قابل اصلاح ہے۔ اور کہ زیادہ قابل اُستادوں کی ضرورت ہے۔ اور کہ اغلباً دیسی زبانوں کا علم اب آگے سے کم ہوگیا ہے۔ ان اُمور پر چنداں اختلاف رائے نہیں ہوسکتا۔ اگر دیسی زبانوں کے علم میں واقعی کوئی تنزل ہوا ہے تو اوسکے اغلب اسباب بیان کئے جاسکتے ہیں۔ پہلی وجہ تو یہہ ہے کہ تعلیم کی مقدار

یعني سکولون اور طلبا کي تعداد گذشته سالون کے اندر بہت بڑھ گئي ہے - یہه بالکل ممکن ہے که اس کا ایک نتیجه یہه بھي ہوا ہو که تعلیم کي عمدگي مین فرق آگیا ہو - کیونکه عمده اُستاد کمیاب ہین - لیکن اس کي بڑي وجه اغلباً یہه ہے - که پراني طرز کے اُستاد صرف ایک زبان مین کم و بیش ماہر ہوتے تھے - لیکن نئے نمونه کے اُستادون سے یہه توقع کي جاتي ہے - که وه متعدد مضامین کا علم رکھتے ہون - اور وه طریقه تعلیم سے بھي بخوبي واقف ہون - پراني طرز کا اُستاد ایک زبان مین بخوبي ماہر ہوتا تھا - اور اُسے پورے طور پر پڑھاتا تھا - اور طلبا بھي اغلباً اسے اچھي طرح سے سیکھ لیتے تھے - آگے چل کر ثانوي مدارج مین مضامین کي تعداد بڑھ جاتي ہے چونکه سائنس اور جغرافیه وغیره کي تعلیم مین بہت سي جدید اصلاحین ہوگئي ہین - اس لئے اغلباً دیسي زبانون اب پہلے سے کم غور و خوض کیساتھ سیکھي جاتي ہین - گو اس قسم کي وجوہات بیان کي جا سکتي ہین لیکن ان سے یہه نہین سمجھنا چاہئے - که دیسي زبانون کي اہمیت اور ... کو تعلیم مین اصلاح کي ضرورت کے متعلق مجھے آنریبل ممبر کے بیان کرده خیالات سے کسي قسم کا اختلاف ہے - بر عکس اس کے مجھے یہه شک ہے که آیا اون کي یہه سفارش که اس مسله کے متعلق ایک کمیٹي تحقیقات کر کے کوئي علاج دریافت کرے اون کے حصول مدعا کے لئے صحیح طریقه ہے - میرے خیال مین ہمارے پاس کام شروع کرنے کے لئے اس سے زیاده شہادت ہوني چاہئے - یعني یہه که اخبارات مین یا کسي اور طریق پر اس کے متعلق بحث ہوني چاہئے - آنریبل ممبر بیان کرتے ہین - که اخبارات نے اون کے ریزولیوشن کا خیر مقدم کیا ہے - لیکن ہمارے خیال مین اس سوال پر اس ریزولیوشن کے پیش ہونے سے پیشتر نه که اس کے بعد بحث مباحثه ہونا چاہئے تھا - اور مین نے اس کے متعلق نه تو اخبارات اور نه ہي تعلیمي رسالجات مین کوئي بحث دیکھي ہے - اور نه ہي اس مسله کا صوبه کے ہیڈ ماسٹرون کي اسوسي ایشنون مین ذکر کیا گیا ہے - میرے خیال مین مجوزه کمیٹي کے تقرر سے پہلے اس امر پر بحث و مباحثه ہونا چاہئے - اور یہه که اس موقعه پر کمیٹي کا تقرر قبل از وقت ہے - لہذا مین سفارش کرتا ہون - که اس ریزولیوشن مین یہه ترمیم کردي جائے - که مسله مذکور سب سے پہلے ایک عام تعلیمي کانفرنس کے سامنے پیش ہو - پھر ہم اُس کا جائزه لینے کے قابل ہو جائینگے اور ہمین معلوم ہوجائیگا - که جن اشخاص کو اس مضمون کا حقیقي تجربه ہے - اون کا اس باره مین کیا خیال ہے - سکولون مین دیسي زبانون کي تعلیم کي اصلاح کے سوال مین واقعي بہت کچھ تحقیقات و تجسس کي ضرورت ہے - جیسا که آنریبل ممبر کو معلوم ہے - دیسي زبانون کي تعلیم پرائمري سکولون کے مدرسون کا فرض اولین ہے اور اون کے وقت کا بہت سا حصه اسي مین صرف ہوتا ہے - اس تحقیقات مین بہت سے مسائل پر غور کرني پڑیگي چنانچه مجوزه کمیٹي کو اپنے مفوضه کام کو پورے طور پر سر انجام دینے کے لئے چند ایک پرائمري سکول اور ایک نارمل سکول کو دیکھنا پڑیگا - اور طریقه تعلیم وغیره کي جانچ پڑتال بھي کرني ہوگي - درحقیقت جن مسائل سے اوس کو واسطه پڑے گا - وه کثیر التعداد اور دقیق العمل ہونگے - بظاہر جس بات کي ضرورت ہے وه یہه ہے - که تحقیقات کا ایک خاص طریق مقرر ہونا چاہئے جس کي اگر کوئي کمیٹي مقرر کیجائے پیروي کرسکے اور یہه طریق تعلیمي کانفرنس کے غور و فکر سے ظاہر ہوسکیگا مجھے یقین ہے که گورنمنٹ اون سفارشون اور مشورات کو جو کانفرنس پیش کریگي خوش آمد کہے گي " -

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر — " کیا آنریبل ممبر اس رزولیوشن کي کوئي ترمیم پیش کرسکتے ہین "

آنریبل خان بہادر خواجه یوسف شاه — " یور آنر - مین آنریبل ممبر کي خدمت مین رزولیوشن ہذا کي ترمیم پیش کرچکا ہون که کمیٹي کے تقرر سے پہلے ایک عام تعلیمي کانفرنس کا انعقاد ہونا چاہئے مجھے اُمید ہے که آنریبل ممبر اس ترمیم کو منظور فرمالینگے " -

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین — " مین آنریبل ممبر تعلیم کا نہایت مشکور ہون که اونہون نے میرے رزولیوشن کو پسندیدگي کي نگاه سے دیکھا ہے - اور بہت سے نقائص کے وجود کو تسلیم کیا ہے صاحب موصوف یہه مانتے ہین که پرائمري تعلیم کي حالت پورے طور پر درست نہین ہے - انہون نے بیان کیا ہے که یہه بہتر ہوگا - اگر کمیٹي کے انضباط سے پہلے ایک عام تعلیمي کانفرنس کا انعقاد ہو جو اس رزولیوشن کے موضوع پر اپني رائے ظاہر کرے - مین اس مضمون کي اہمیت کو پورے طور پر محسوس کرتا ہون اور بدین وجه مین رزولیوشن مین اونکي حسب خواہش ترمیم کرتا ہون - مین ترمیم شده رزولیوشن کو کونسل کي غور کے لئے پیش کرتا ہون " -

" کہ یہہ کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ ایک عام تعلیمی کانفرنس منعقد کی جائے جو اس امر پر رپورٹ کرے کہ آیا اوسکی رائے میں ہمارے سکولوں میں دیسی زبانوں کی درس تدریس تسلی بخش نتائج دیتی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو کیا ایک کمیٹی مقرر کی جانی چاہئے۔ جو موجودہ نقائص اونکے اسباب اور علاج اور خصوصاً طریقہ تعلیم مقررہ کتب کی تیاری دیسی زبانوں کی تعلیم میں صرف کردہ وقت کے متعلق رپورٹ کرے"۔

تحریک موصوفہ صورت میں پیش ہوکر منظور ہوئی۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر کا خطاب

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔۔" حسب دستور (اور اس دستور کا میں خود ہی ذمہ وار ہوں) شملہ کے اجلاس کو ختم کرتے ہوئے میں صوبہ کے حالات کے متعلق کچھہ کہنا چاہتا ہوں۔ خوش قسمتی سے یہہ حالات ایسے عمدہ ہیں کہ مجھے آپ کا بہت سا وقت لینے کی ضرورت نہیں۔ میں پہلے موسم اور فصلوں کی بابت ذکر کرونگا یہہ دونوں مضمون ایسے ہیں جن پر بالخصوص سال کے اس موسم میں ہمیں توجہ کرنی پڑتی ہے۔

" اس سے پیشتر جب میں نے ماہ اپریل میں بجٹ کے اجلاس کے موقع پر آپکو مخاطب کیا تہا اسوقت زراعت کی حالت مشوش اور بعض اضلاع میں نازک تہی۔ ربیع کی پیداوار معمولی پیداوار کے نصف سے قدرے زیادہ ہوئی تہی اور صوبہ کے بڑے حصہ میں مویشیوں کے لئے چارہ کی بڑی قلت تہی۔

" خوش قسمتی سے کچھہ تو برآمد پر سرکاری قیود اور کچھہ کرایہ کی زیادتی کی وجہ سے غلہ کا بہت سا پرانا ذخیرہ موجود تہا۔ لہذا کمی پیداوار کے باوجود بہی قیمتیں ارزاں رہی ہیں۔ اگرچہ برآمد کے لئے دوبارہ مانگ کے باعث حال میں قیمتیں بڑھنی شروع ہوگئی ہیں۔ لیکن ابہی تک وہ اس حد تک نہیں بڑھیں۔ جس سے اقتصادی مصائب کا امکان ہو تاہم گورنمنٹ واقعات کو بنظر غور دیکھہ رہی ہے اور بتقاضا حالات (جو میرے خیال میں پیش نہیں آئینگے) میں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ویسی ہی کارروائی عمل میں لانے کے لئے سفارش کرنے میں تامل نہیں کرونگا۔ جس سے گذشتہ سال بے تحاشا سودوں کے انسداد اور قیمتوں کے برقرار رکہنے میں ایسے عمدہ نتائج حاصل ہوئے تہے چارہ کے سوال کا حل زیادہ مشکل تہا۔ لیکن میرے خیال میں صوبہ کے ۱۶ اضلاع میں چارہ بذریعہ ریل لیجانے کے لئے کرایہ کی شرح میں گورنمنٹ نے جو رعایت دی (کرایہ کی شرح کرایہ معمولی شرح کا ½ کردیگئی تہی)۔ اس سے لکہوکہا مویشیوں کی جانیں بچ گئی ہیں۔ اور لوگ اپنے نہایت ہی ضروری سرمایہ کے نقصان سے مامون رہے ہیں۔

" میرے خیال میں لوگ عموماً مذکورہ بالا کارروائیوں کی عظیم وسعت اور اون کے وسیع اثر سے واقف نہیں۔ لاکہوں من چارہ رعائتی شرحوں پر درآمد کیا گیا۔ اور فی روپیہ ۳۵ سیر کی اوسط نرخ پر فروخت ہوا۔ صرف ایک قصبہ روہتک میں ۹ لاکہہ من۔ اور حصار میں ۵ لاکہہ من چارہ درآمد کیا گیا۔

" معمولی شرح اور رعائتی شرح کے فرق کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ کو صرف پنجاب کی بابت ۲۰ لاکہہ روپیہ ریلوے کو ادا کرنا پڑا۔ تاہم یہہ روپیہ اچھے کام پر صرف ہوا۔ اور گورنمنٹ کو اور اس بات کو کہ وہ اب بکثرت بارش سے پورا فائدہ اٹہانے کے قابل ہوگئے ہیں اس صرف کثیر کا کافی معاوضہ سمجہتی ہے۔

" ہم سب اس موسمی بارش کا اس امید پر اشتیاق سے انتظار کر رہے تہے۔ کہ اس سے گذشتہ سال کی کمی پوری ہو جائیگی۔ اور مایوس کن سرکاری پیشنگوئیوں کے باوجود بارش نے ہماری تمام امیدوں کو پورا کردیا ہے ہم میں سے جن اصحاب کو گذشتہ ماہ میں خوش قسمتی سے پنجاب میں سفر کرنیکا موقع ملا ہے۔ اونہوں نے اس سے پیشتر کبہی اسقدر بافراط چارہ اور بکثرت فصل ہونے کے آثار نہیں دیکہے۔

" صوبہ کے بڑے حصہ میں فصل خریف اب عملی طور پر یقینی ہے۔ اور اگر ایک اور آخری بارش گئی تو ربیع کی تخم ریزی تمام گذشتہ سالوں کی تخم ریزی سے زیادہ ہو جائیگی۔ ایک پرانا مہلم بندوبست ہونیکی حیثیت سے میں پنجاب کے زمینداروں کو یہہ مشورہ دیتا ہوں کہ اونکو گہاس اور چارہ کی بافراط فصل (جو

اس قسم کے سالوں میں اکثر ضائع ہو جایا کرتی ہے) سے فائدہ اُٹھانا چاہئے-اور آئندہ خشک سالوں کے لئے گہاس وغیرہ کا ذخیرہ جمع کر لینا چاہئے-

* ایک اور امر جس پر صوبہ ہذا مبارکباد کا مستحق ہے-وہ یہہ ہے کہ اس صوبہ سے طاعون بالکل مفقود ہو گئی ہے-اس سال اب تک طاعون سے صرف ہزار اموات ہی واقع ہوئی ہیں-

گذشتہ سال- کے پہلے نصف حصہ میں ۲ لاکہہ سے زیادہ اموات ہوئی تہیں-سوائے راولپنڈی اور گورداسپور کی چند ایک وارداتوں کے گذشتہ پانچ یا چہہ مہینوں میں کوئی واردات واقعہ نہیں ہوئی-اور اس سے اُمید ہے کہ اگر موسم سرما میں طاعون مکرر نمودار بہی ہوئی تو یہہ بہت ہی نرم اور محدود رقبہ میں ہوگی- بد قسمتی سے جیسا کہ سال کے اس موسم میں اکثر ہوا کرتا ہے-صوبہ کے مختلف علاقوں میں ہیضہ شروع ہوگیا ہے جس سے ۱۰۰۰ کے قریب جانیں تلف ہوچکی ہیں-لیکن اس وباء کے اسباب اور علاج عام مشہور ہیں-ہیضہ کی آمد گو تشویش کا باعث ہے-مگر یہہ فوری علاج سے فوراً دب جاتا ہے-

* سیاسی حالات کے متعلق میں یہہ کہنے کے قابل ہوں کہ پولیٹیکل حالات آجکل ایسے عمدہ ہیں کہ میرے عہد کے دوران میں پہلے کبہی ایسے عمدہ نہ ہوئے تہے میرے خیال میں موجودہ امن و امان کو جبر اور تشدد کی خاص کارروائیوں سے پیدا شدہ سکون اور رنج آمیز لا پرواہی تصور نہیں کیا جا سکتا-جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں-یہہ کارروائیاں پبلک کے مفاد کے لئے اون خوفناک اور انقلابی تحریکوں کو کچلنے کی غرض سے اختیار کی گئی تہیں-جو غیر ممالک سے واپس آمدہ تارک الوطنان کے ایک قلیل گروہ اور اون کے رفیقوں نے وسطی پنجاب میں شروع کی تہیں یا بد امنی کے اون ناگہانی شعلوں کو ٹہنڈا کرنے کے لئے اختیار کی گئی تہیں-جو جنوب مغربی پنجاب میں بہڑک اُٹہے تہے-ان کارروائیوں کی اون تمام لوگوں نے تائید کی تہی-جنہیں پنجاب کی بہبودی و نیک نامی تہ دل سے منظور تہی-اور اسی لئے ان میں فوری کامیابی بہی حاصل ہوئی-

* آپ نے ایک آنریبل ممبر کے سوالوں کے جواب میں سنا ہوگا-کہ جنوب مغربی پنجاب میں ہندو اقوام کے باہمی ربط و سلوک میں اتنی نمایاں اصلاح ہو گئی ہے-(اور یہہ اصلاح ثالثوں کے ذریعہ سے حسابات کے تصفیہ سخت جرائم کے عدم وجود اور دیگر اُمور سے ظاہر ہے) کہ تعزیری پولیس جو مجرم دیہات میں ایک سال پیشتر مقرر کی گئی تہی-اب ہٹا لی گئی ہے-ہر طرح سے اُمید ہے کہ یہہ اصلاح دائمی ہوگی-اور میں اس موقعہ پر مصالحت کے اوس قابل تعریف کام کا اعتراف کرتا ہوں جو ماہ نومبر میں میرے جہنگ اور مظفر گڑہ میں جانے کے بعد ہر دو اقوام کے مقامی لیڈروں اور سرکاری افسروں کی مشترکہ کوششوں سے عمل میں آئی ہے- وسطی پنجاب میں انقلابی سازش کے بارہ میں ہم بلا خوف کہہ سکتے ہیں کہ وہ اب نیست و نابود ہوچکی ہے-اگرچہ یہہ خیال کرنا معقول نہ ہوگا کہ اون عام اشخاص نے جو تقریباً دو سال ہوئے پنجاب میں بغاوت اور بد امنی کا جہنڈا بلند کرنے کے لئے غیر ممالک سے واپس آئے تہے-اپنے مجنونانہ اور مجرمانہ خیالات کو ترک کر دیا ہے-تا ہم اس امر کے باور کرنے کے لئے معقول وجوہات ہیں-کہ مقدمہ سازش کے مجرمین کی عبرتناک سزاؤں اور اوس کوشش کی سخت ناکامیابی جس کی اہل پنجاب نے سخت حقارت یا نفرت کے ساتہہ مخالفت کی-بہت سے دیوانوں کے ہوش ٹہکانے آ گئے ہیں-اب چونکہ حالت سدہر گئی ہے-اسلئے ہم آہستہ آہستہ اون لوگوں کو رہا کرنے لگ گئے ہیں-جنکو ملک کے لئے خطرناک سمجہکر ایکٹ ہائے داخلہ ہند یا تحفظ ہند کی رو سے نظر بند کیا گیا تہا-ماہ اپریل گذشتہ میں میں نے آپکو یہہ بتلایا تہا کہ کل ۲۹۲ نظر بند اشخاص میں سے ۱۳۴ -اسوقت قید تہے-لیکن اب نظر بند اشخاص کی تعداد ۹۲ رہ گئی ہے اور ستمبر کے اخیر تک مزید تخفیف ہوکر ۷۲ رہ جائیگی میں یہہ بہی واضح کردینا چاہتا ہوں کہ نظر بند اشخاص کو وقتاً فوقتاً تجربہ کار افسر دیکہنے کے لئے جاتے ہیں اور اگر یہہ ظاہر ہو کہ اونہوں نے اپنے مجرمانہ خیالات ترک کردئے ہیں اور وہ اغلباً اپنے پرائے گہروں میں با امن شہریوں کی طرح بود و باش رکہینگے تو انکی رہائی کے لئے سفارش کی جاتی ہے گورنمنٹ ان سفارشوں کو (خواہ اسمیں کچہہ خدشہ بہی کیوں نہ ہو) بڑی خوشی سے اس اُمید پر منظور کرلیتی ہے کہ گرد و نواح اور رشتہ داروں کے تاثر سے اونکا مکمل علاج ہوجائیگا-

" جرائم کی دیگر اقسام کے بارہ میں حالت عموماً حسب ذیل ہے۔گذشتہ سال پولیٹیکل بے چینی قحط اور قیمتوں کی بیشی کی وجہ سے مال و جائداد کے جرائم میں خاصی بیشی ہوئی تھی حالانکہ (یہہ تعجب کی بات ہے) جان کے متعلق سنگین جرائم مثلاً قتل۔راہزنی۔فساد۔میں عرصہ مذکور میں نمایاں کمی ہوئی تھی اس سال اب تک جملہ اقسام کے جرائم میں لگاتار تنزل ہوا ہے گو یہہ تنزل نمایاں نہیں۔سال کی پہلی سہ ماہی میں ۵۰ ڈکیتیاں ہوئیں۔لیکن اس کے بعد ۔۳ مہینوں میں صرف ۲۲ وارداتیں ہوئی یعنی آج کی تاریخ تک کل ۷۲ وارداتیں ہوئی۔اسکے مقابلہ میں گذشتہ سال اسی تاریخ تک ۲۲۸ واردتیں ہوئی تھیں اور چونکہ اب پولیس کو معمولی جرائم کی تفتیش کے لئے بہت وقت ملتا ہے اور لوگ اسکو بیش از پیش امداد دیتے ہیں اسلئے مجرمان کو سزا دینے میں حکومت کو اب آگے سے بیشتر کامیابی ہو رہی ہے باقاعدہ جرائم مثلاً ڈکیتی۔راہزنی اور چوری کے طریقوں اور اونکے متعلق ہمارا علم لگاتار بڑہ رہا ہے اور ہم نے یہہ بات دریافت کرلی ہے کہ بہت سی وارداتیں جرائم پیشہ اشخاص جو اکثر دیگر صوبہ جات سے آتے ہیں مقامی بدمعاشوں کے ساتھہ ملکر کرتے ہیں بہت سے گروہ گرفتار کئے جاچکے ہیں جن میں سے بعض تو عدالتوں سے سزا یاب بہی ہوچکے ہیں اور بحیثیت مجموعی ہمیں اپنی تعزیری کارروائیوں میں مسلمہ طور پر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

" لیکن مجرموں کو صرف سزا دینا ہی کافی نہیں ہے ہماری خواہش ہے کہ اگر ممکن ہو تو جرائم کے ارتکاب کا بہی انسداد کیا جائے اس لئے ہم جرائم پیشہ اقوام کا خواہ وہ کسی خاص جگہہ بود و باش رکہتی ہوں یا آوارہ پہرتی ہوں انتظام کرنا چاہتے ہیں اور کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ اون کے لئے دیانت داری سے روزی کمانے کے وسائل مہیا کئے جائیں (کیونکہ اکثر ان وسائل کے موجود نہ ہونے کے باعث ہی وہ جرم کا ارتکاب کرتے ہیں) اور اسطرح سے اگر ممکن ہو تو خود اونکو ورنہ بہر حال اون کے بچوں کو اپنے پڑوسیوں کو لوٹنے کے موروثی میلان سے باز رکہا جائے۔

" اس مطلب کے لئے ہم نے جرائم پیشہ اقوام کے لئے اصلاحی صنعتی اور زراعتی بستیاں بسانے کی ایک سکیم مرتب کی ہے یہہ سکیم تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور چونکہ اس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوگا اور اسکے لئے اعلے احکام کی منظوری کی ضرورت ہوگی اسلئے مجہے اس سکیم کا تاحال عملدرآمد کے لئے تیار شدہ سکیم کے طور پر ذکر نہیں کرنا چاہے اس سکیم کے متعلق سب سے عجیب اور میرے خیال میں حوصلہ افزا امر یہہ ہے کہ ان بستیوں کا انتظام سرکاری وساطت سے نہیں بلکہ اون مختلف اقوام اور انجمنوں کے ذریعہ سے کیا جائیگا جو جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح اور ترقی کے نیک کام میں دلچسپی رکہتی ہیں گورنمنٹ عمارتوں۔کنوں۔زمین۔اور مناسب حد تک عملہ کے خرچ کو برداشت کریگی لیکن سکیم کا انتظام ایک خاص سرکاری افسر کے ماتحت خلائق دوست انسانوں کے ہاتہوں میں ہوگا میں بڑی خوشی سے بیان کرتا ہوں کہ اس نیک مگر مشکل کام میں ہر قوم یعنی انجمن اسلامیہ۔فرقہ احمدیہ۔سناتن دھرم۔خالصہ دیوان۔آریہ سماج اور مکتی فوج نے حصہ لینے کی خواہش ظاہر کی ہے پنڈت ہری کشن کول جنکو اس بارہ میں اعلے واقفیت حاصل ہے اور جو خاص اسی کام پر تعینات کئے گئے ہیں ان انجمنوں وغیرہ کے ساتہہ شرائط طے کر رہے ہیں مجہے اس سکیم کی مشکلوں کا پورے طور پر علم ہے میں یہہ بات مانتا ہوں کہ ابتدا میں ناکامیابی اور بعض صورتوں میں مشکلیں پیش آئینگی۔لیکن مجہے پنجاب کی ہمدرد دانہ مہرت اور عملی لیاقت پر جسکی پنجاب میں کبہی کمی نہیں ہوئی بہروسہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس سکیم میں انجام کار کامیاب ہوگی کم از کم پچاس ہزار روپیوں کو جو فی الحال سوسائٹی کے لئے بلا کا موجب ہیں سدہارنا ایک ایسا کام ہے کہ اس سے بڑھکر زندگی کا کوئی اور اعلے مقصد نہیں ہوسکتا۔

اب میں اور امور کا ذکر کرتا ہوں۔

" جو سوالات آج پوچہے گئے ہیں اون میں بہت سے لوکل گورنمنٹ کے وسائل سے تعلق رکہتے ہیں ان سوالوں کے جواب سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوگئی ہونگی۔گورنمنٹ گذشتہ سال کی مصروفیتوں کے باعث گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن مصدرہ اپریل سنہ ۱۹۱۵ع کے متعلق حسب خواہش جلد کارروائی نہ کر سکی۔ لیکن اس مضمون کو نظر انداز نہیں کر دیا گیا۔گورنمنٹ کے ایما پر تحقیقات ہو رہی ہے کہ آیا اون ۳۰ میونسپل کمیٹیوں میں طریقہ انتخاب رائج کرنے کی ضرورت ہے۔جہاں بالفعل یہہ رائج نہیں ہے۔جن مقامات میں مقامی رائے تبدیلی کے حق میں ہوگی۔اور مقامی حالات موافق ہونگے۔گورنمنٹ خوشی سے طریقہ انتخاب رائج کر دیگی۔گورنمنٹ قسمت ہائے ملتان اور راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے متعلق بہی یہی طرز عمل اختیار کریگی جہاں ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات کے سوا کہیں طریقہ انتخاب رائج نہیں ہے۔

مگر ان اضلاع کے حالات ذرا پیچیدہ ہیں۔اضلاع مذکور میں دہی نظام ایک نا تراشیدہ مگر قومیت کے زبردست اصول پر مبنی ہے۔اور موجودہ طریقہ نا مزدگی میں اس اصول کو مد نظر رکھا جاتا ہے اضلاع مذکور میں کسی ایسی فوری تبدیلی کو عمل میں لانے سے احتراز کرنا مناسب ہے جس سے فساد اور جھگڑا باہمی کو جن کے لئے یہہ اضلاع مشہور ہیں تقویت ہو۔

" ایسے چھوٹے قصبات کے لئے خواہ وہ رقبہ مشتہرہ ہوں یا نہ جو ابھی میونسپل انتظام کی پوری مشینری کے اہل نہیں۔ایک عملی اور سادہ مسودہ تیار ہو رہا ہے۔جس کا منشا یہہ ہے کہ اونہیں ایک ایسی شکل میں لوکل سلف گورنمنٹ عطا کی جائے۔جو اونکی ضروریات اور مقاصد کے موافق ہو میں نے ماہ اپریل کے اجلاس میں بیان کیا تھا۔کہ لوکل سلف گورنمنٹ کی توسیع میں سب سے بڑی مشکل روپیہ کی ہے۔بہت سے چھوٹے چھوٹے قصبات میں اگر لوگوں کو مالی قربانی کرنی پڑے تو لوکل سلف گورنمنٹ کے حاصل کردہ اختیارات سے زائد اختیارات لینا نہیں چاہتے۔مسودہ مذکور کی رو سے (جو مناسب وقت پر اظہار رائے کے لئے وسیع طور پر مشتہر اول کیا جا ئیگا)۔ اول اول معمولی کارروائیاں عمل میں لائی جاوینگی اور زیادہ وسیع کارروائیوں کے لئے ہمیں تعلیم کی اشاعت اور پبلک سپرٹ کی ترقی کا انتظار کرنا ہوگا۔

" ایک اور ترقی جس کا میں آج اعلان کرنا چاہتا ہوں۔وہ بجٹ کمیٹی کے متعلق ہے۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔کونسل کے ممبروں کی تعداد میں ۴ ممبروں یعنی تین انتخابی اور ایک نا مزد ممبر کا اضافہ کیا گیا ہے اور یہہ فیصلہ کیا گیا ہے۔کہ بجٹ کمیٹی کے غیر سرکاری ممبروں کی تعداد ۳ سے بڑھا کر ۵ کردی جائے۔سرکاری ممبروں کی تعداد بھی اسیطرح بڑھائی جائیگی۔اس کارروائی سے ممبروں کی پیشتر سے زیادہ تعداد کو ہمارے مالی نظم و نسق سے واقفیت اور حکومت کی عام کارروائیوں سے بالواسطہ آگاہی حاصل ہوگی۔ میں ایک اور معاملہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسکے متعلق میں خوش ہوں کہ آج ایک آنریبل ممبر نے اس کونسل میں سوال پیش کیا ہے۔یہہ معاملہ سرکاری ملازمت کو رشوت ستانی اور ناجائز طور پر روپیہ حاصل کرنے کے عیوب سے پاک کرنیکے بارہ میں ہے۔ آنریبل ممبر کو جو جواب دیا گیا ہے اوس سے ظاہر ہو جائیگا کہ اس برائی کے انسداد کیواسطے گورنمنٹ ہر فرقہ کے لوگوں کی امداد حاصل کرنے کی کس قدر مشتاق ہے۔ اور یہہ واقعی تسلی بخش امر ہے کہ عوام میں اپنے فرائض کے سمجھنے کا مادہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔گورنمنٹ اپنے تمام صیغوں کے افسران کو یہہ جتانے میں ذرا تامل نہیں کریگی ؟ کیا پبلک کے متعلق اون کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔اور اس کے عوض میں گورنمنٹ عوام سے یہہ توقع رکھتی ہے کہ وہ رشوت دینے والے کے (خواہ اوس کی سوسائٹی میں کتنی ہی عزت کیوں نہ ہو) اور رشوت لینے والے کے (خواہ وہ کتنا ہی بڑا سرکاری عہدہ دار کیوں نہ ہو) دونوں کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرکے اپنا فرض ادا کرینگے۔

" صاحبان میں آپکو اپنے ارادہ سے زیادہ دیر تک روک رکھا ہے۔لیکن بیٹھنے سے پہلے میں چند کلمات جنگ کے بارہ میں کہنا چاہتا ہوں۔ آج دو سال ہوئے کہ اس جنگ عظیم کے شروع میں کونسل ہذا نے ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت ملک معظم کو اپنی وفادارانہ عقیدت کا یقین دلایا تھا اور اس بات کا یقین دلایا تھا کہ ہم شہنشاہ معظم کی ہر طرح کی خدمت جس کی سلطنت کے دشمنوں کے خلاف ضرورت ہو کرنیکے لئے تیار ہیں۔جیسا کہ میں نے بارہا ذکر کیا ہے۔ہم پنجاب کے لوگ اس بات پر بجا فخر کر سکتے ہیں کہ یہہ اطمینان عمدگی سے نبا ہا جارہا ہے۔گذشتہ ماہ اپریل میں میں نے آپ صاحبان کو بتلایا تھا کہ ۱۲۷۰۰۰ رنگروٹوں میں سے جو ابتدا ئے جنگ سے اسوقت تک سلطنت ہند میں سے بھرتی کئے گئے ہیں ۷۰۰۰۰ پنجاب نے بہم پہنچائے ہیں۔اب میں آپ کو آجتک کے مکمل اعداد پڑھ کر سناتا ہوں۔ عرصہ دو سالہ مختتمہ ۳۱ جولائی میں افواج ہند کے لئے بھرتی شدہ رنگروٹوں کی تعداد ۱۸۹۰۰۰ ہے اور ان میں اگر ۲۸۰۰۰ بہادر گورکھوں کو جو نیپال میں سے لئے گئے ہیں خارج کر دیا جائے تو باقی ۱۶۱۰۰۰ رہ جاتے ہیں اور ان میں سے ۹۰۰۰۰ یا بالفاظ دیگر نصف سے

بھی زیادہ ہمارے صوبہ میں سے بھرتی کئے گئے ہیں چنانچہ بڑے بڑے اعداد حسب ذیل ہیں :—

پنجابی مسلمان	۳۹۰۰۰
ہندوستانی مسلمان	۳۰۰۰
پٹھان	۱۵۰۰
سکھ	۲۷۰۰۰
ڈوگرے	۸۰۰۰
جاٹ	۱۰۰۰۰
دیگر اقوام	۲۰۰۰

* ان کے علاوہ ہزاروں پنجابی کیمل کوروں سول کوروں اور لیبر کوروں میں بھرتی ہو کر عراق عرب و مصر اور مشرقی افریقہ کو گئے ہیں ہمارے لوگوں کی سپرٹ اور شجاعت کا یہہ ایک بین ثبوت ہے کہ جنگ کے پہلے سال ۳۸۰۰۰ رنگروٹ فوج میں بھرتی ہوئے - اور دوسرے سال یہہ تعداد ۵۲۰۰۰ ہزار تک بڑھ گئی-اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے نہ سکتا ہوں کہ اس جنگ عظیم کے خطرات اور قربانیوں کے ظاہر ہونے پر لوگوں کے اندر خواہ وہ شمالی پنجاب کے مسلمان تھے وسطی اضلاع کے سکھ اور جنوب مشرقی علاقہ کے جاٹ سب میں کم ہونیکی بجائے جوش وفاداری رفتہ رفتہ بڑھتا گیا ساتھ ہی اس کے سول ابادی کو بھی ہمارے مدعا کی صداقت اور ہماری افواج کی اخری فتح کا یقین ہو گیا اور اس کے واسطے میں انگریزی اور دیسی اخبارات کی درد مندانہ خدمات اور وار نیوز ایسوسی ایشن کا عوام میں صحیح خبریں پہنچا نے کے متعلق اعلی کار گذاری کا اعتراف کرتا ہوں ہزاروں بیمار اور زخمی سپاہیوں کی تکلیفات کم کرنے اور میدان جنگ میں موجودہ افواج کے لئے آسائش بہم پہونچانے میں پنجاب کے لوگوں نے جس عظیم الشان فیاضی اور دور اندیشی سے کام لیا ہے وہ اس بات کا اعلی ثبوت ہے کہ یہہ صوبہ اس مشترکہ مدعا کے حصول میں امداد دینے کیلئے متحدہ طور پر آمادہ ہے-ہر ایک رزم گاہ کی گذشتہ چند ماہ کی کار روائی ہمیں مکمل اور قطعی فتح کے قریب تر لے آئی ہے اور اب مستقبل پر امید نظر آنے لگ گیا ہے اور جب ہماری فتح ہوئی (اور بفضل تعالی اوسمیں اب دیر نہیں ہے) تو ہم اوس پر زیادہ حوصلہ سے خوشی منا سکینگے کیونکہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی بضاعت کے مطابق اوس کے حصول میں حصہ لیا ہے-

الخ ،

کونسل بلاتعین تاریخ ملتوی کی گئی-

مقام شملہ
مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ ع-

دستخط—ایس-ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

۱۱۰۳ سی الس—۷۱۰—۲۲—۹—۱۹۱۹—ایس جی پی پی ۱۵۳ د

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاہور — ۷ جنوری مجریہ ۱۴ جنوری) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۵	۸	۲۳	۱۷	۹	۸	...	...		۶	۱	۳	...	۷	۵	۳	۸	۷۰	۵۲
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۹	۹	۱۸	۱۵	۶	۹	...	...	...	۳	۱	۱	...	۹	۲	۲	۴	۶۴	۵۴
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۸	۱۰	۲۸	۳۵	۲۷	۸	...		...	۱۰	۱	۷	...	۱۷	۱۲	۳	۱۵	۴۷	۵۹
۴		سرسہ ..	۱۳۶۲۹	۱۱	۳	۱۴	۱۸	۹	۹	...	...	...	۸	...	۳	...	۹	...	۲	۲	۵۰	۶۴
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۱۰	۱۷	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	...	۴	...	۳	...	۸	۵	۲	۷	۳۵	۶۹
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۶	۱۱	۶	۳	۲	...	...	...	...	...	۱		۵	۲	۱	۳	۵۴	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبائی	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و ڈیسنٹری	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۱	۲۲
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۱۰	۶	۱۶	۸	۴	۳	...	...	...	۴	۱	..	...	۳	۲	۲	۲	۶۹	۳۵
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۲۷۸۰	۱۱	۵	۱۶	۸	۳	۳	...	...	...	...	۱	۴	...	۳	.	۱	۱	۳۴	۱۷
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۷	۱۳	۸	۲۲	۱۵	۱۲	۳	...	...	..	۸	۱	...	...	۶	۷	۱	۸	۵۴	۳۷
۱۰		کیتھل ...	۱۴۰۱۲	۵	۸	۱۳	۱۳	۲	۱۱	...	..	...	۱۰	...	..		۳	..	۶	۶	۵۳	۵۳
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۸	۱۱	۱۹	۲۰	۷	۱۳	...	..	..	۸	.	۴	...	۸	۱	۳	۵	۳۸	۴۰
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۲	۵	۳	۹	۶	۲	۳	...	...	..	۳	.	...	...	۳	...	۱	۱	۳۳	۲۹
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۷	۲۰	۱۰	۱	۹	...	...		۱	۱	۵	...	۳	...	۲	۲	۳۳	۲۱
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۳۴	۸	۵	۱۳	۱۲	۰	۳	...	...	..	۷	۱	..	...	۴	۲	۱	۳	۵۶	۵۲
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۰	۸	۱۸	۰	۵	۱	...	...	..	۳	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۵۵	۱۸
۱۶	جالندهر ..	جالندهر ...	۵۵۳۶۲	۲۶	۱۷	۴۳	۳۰	۲۰	۱۶		..	..	۱۳	۳	۱۲	...	۹	۶	۲	۱۰	۴۰	۳۵
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۲۶	۲۹	۴۵	۴۰	۲۰	۱۹	..	...	...	۱۳	...	۲۴	...	۳	۰	۸	۱۲	۶۳	۴۸
۱۸		جگراؤن ...	۱۵۰۳۹	۹	۷	۱۶	۶	۳	۲	...	..	...	۱	...	۳	...	۲	۳	۲	۵	۵۶	۲۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۹	۱۱	۲۰	۱۳	۸	۵	...	..	..	۴		۳	...	۶	۳	۱	۳	۳۲	۲۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۵۸۹	۷	۷	۱۴	۱۷	۸	۹		..	...	۵	...	...	.	۱۲	۳	۱	۳	۶۷	۸۱
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۰	۸۳	۷۷	۱۶۱	۱۹۱	۱۰۵	۸۶	...	۲	...	۸۴	۱۳	۲۷	۵	۹۰	۲۶	۱۸	۳۴	۳۰	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۶	۱۷	۹	۲۲	۲۶	۱۵	۱۱	..	...	..	۱۰	۱	۶	...	۸	۴	۲	۶	۴۰	۵۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۸	۷۰	۱۲۸	۸۸	۴۸	۴۰	..	..		۳۷	۴	۳۷	۱	۹	۹	۱۰	۱۹	۴۴	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹاله	۲۶۴۳۰	۱۳	۱۵	۲۸	۲۴	۱۱	۱۳	...	۴	...	۱۰	۱	۶	..	۳	۲	۳	۵	۵۶	۴۸
۲۵	سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۱۹	۱۹	۳۸	۲۱	۸	۱۳	...	...	..	۵	۲	۹	۱	۳	۲	۴	۷	۴۱	۲۳
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۶۳۰	۷	۱۰	۱۷	۲۱	۹	۱۲	...	...	..	۱۱	۳	۳	...	۴	۴	۴	۸	۳۱	۳۸
۲۷		وزیرآباد ..	۱۷۱۴۹	۴	۳	۷	۸	۳	۵	...	..	..	۷	...	...	...	۱	...	..	...	۲۱	۲۴
۲۸	گجرات	گجرات ..	۱۸۶۹۶	۱۲	۱۱	۲۳	۲۳	۷	۱۶		...		۱۳	۱	۵	..	۴	۴	۳	۷	۶۴	۶۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۷	۱۰	۱۷	۳	۲	۱	..	...	...	۳	...	...	..	...	...	...	...	۷۶	۱۳
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۷	۵	۱۲	۱۴	۹	۵	...	...	..	۴	..	۵	...	۵	...	۲	۲	۴۱	۴۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۴۹	۴	۲	۶	۵	۳	۲	..	...	...	۳	۱	۱	...	...	..	...	...	۳۱	۲۶
۳۲	خوشاب	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۳	۵	۵	۲	۲	..	..	...	۳	۱	...	..		۲	...	۲	۲۱	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۲	۱۰	۶	۲	۲	..	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۲۹	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش مردانه	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی	راولپنڈی ...	۳۶۹۴۲	۱۸	۱۷	۳۵	۳۲	۲۱	۱۱	...		۲	۸		۱۳	۱	۷	۶	۸	۱۴	۳۹	۳۶
۳۱	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۰	۶	۹	۱۵	۳	۲	۱	.		..	۲	...			۱	۲	..	۲	۳۰	/
۳۱	جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۱۲	۸	۲۰	۲۷	۱۴	۱۳	...	..		۷	۲	۳	..	۱۵	۶	۴	۱۰	۳۰	۵۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۱۲	۲۳	۱۴	۷	۷		...	...	۵	..	۱	...	۷	۳	۲	۶	۸۳	۵۱
۳۰	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۳۷	۵۴	۳۶	۹۰	۱۰۳	۵۶	۴۷		۹	...	۳۰	۲	..	...	۹۹	۲۱	۱۳	۳۴	۵۶	۴۳
	میزان کل ...		۱۱۹۶۹۱۵	۵۵۷	۵۰۳	۱۰۶۰	۹۴۲	۵۰۶	۴۳۶	...	۱۱	۲	۳۶۷	۳۲	۱۹۶	۸	۳۱۶	۱۵۱	۱۲	۲۷۲	۳۶	۴۱
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	نقشه نہیں آیا۔																		
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۰	۱	...	۱	۱	۱	...	.	...	...	..	...	..	۱	...	..	..	..	۲۰	۴۰
	ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	...	...		۱	.	۱	...	...	..	...	۱	..		...	..	...	...	..	۳۸
	مری ...	.	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	.	.	..	...	...	...	...	...	.	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۵ دسمبر سنه ۱۹۱۵ع میں ۳۰ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۶۰ پیدائش (۵۵۷ لڑکے اور ۵۰۳ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۶ هے ۹۴۲ اموات (۵۰۶ مرد اور ۴۳۶ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۴۱ هے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:—دهلی میں ۴۷ بمقابله ۲۸ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهیں اور امرتسر میں ۳۰ بمقابله ۶۳ کے اور ملتان میں ۴۳ بمقابله ۳۶ کے۔

۳-اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں- ۱۱-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں-جن میں سے ۵ ملتان میں- ۴ بٹالہ میں اور ۲ لاہور میں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۵ع

دستخط-ڈبلیو-ایچ-سی-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-خانصاحب شیخ امیر الدین
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط-لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲] لاهور — ۱۴ جنوري ۵ هجريه ۲۱ جنوري) سنه ۱۹۱۶ع - يوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پيدائش و اموات ميونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه يکم جنوري سنه ۱۹۱۶ ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ء	پيدائش: مرد	پيدائش: عورتين	پيدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتين	باعث موت: هيضه	باعث موت: چيچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پيچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام ديگر بواعث	ايکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ايکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکياں	ايکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پيدائش بحساب في هزار آبادي في سال	اوسط اموات بحساب في هزار آبادي في سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ..	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۸	۱۵	۱۹	۱۰	۹	...	...		۸	...	۵	...	۶	۳	۵	۸	۳۶	۵۸
۲		هانسی ...	۱۴۵۷۶	۷	۵	۱۲	۱۶	۸	۸	...	...	...	۳	...	۷	...	۶	۳	۳	۷	۳۳	۵۷
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۱	۱۶	۲۷	۲۸	۱۵	۱۳	...		...	۷	۱	۷	...	۱۳	۵	۸	۱۳	۳۵	۳۷
۴		سرسه ...	۱۳۹۲۹	۸	۷	۱۵	۱۷	۱۲	۵	...	...	...	۸	...	۶	...	۳	۳	۱	۴	۵۴	۶۱
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۶	۱۳	۱۹	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۸	۱	۲	...	۵	۵	۴	۹	۵۰	۳۲
۶		جهجر ...	۱۰۹۱۷	۷	۳	۱۰	۱۰	۵	۵	...	...	...	۱	...	...		۹	۴	۳	۷	۳۶	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد۔	عورتیں۔	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	ہیضہ۔	چیچک۔	طاعون۔	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقہ سانس۔	ضرر۔	تمام دیگر بواعث۔	لڑکے۔	لڑکیاں۔	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۷	۱۰	۱۸	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	..	...	...	۱	...	۱	۷۸	۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۴	۱۰	۱۴	۱۳	۵	۸	...	...	...	...	۳	۴	...	۹	۲	۲	۴	۲۹	۲۷
۹		کرنال ...	۲۱۰۱۲	۱۰	۱۱	۲۱	۱۶	۸	۸	..	..		۱۰	...	۲	...	۴	۲	۱	۳	۵۲	۳۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۰	۱۰	۷	۱۷	۱۷	۱۲	۵	...		..	۱۳	...	۳	...	۱	۱	۱	۲	۶۹	۲۹
۱۱	کرنال ..	پانی پت	۲۶۳۳۲	۷	۱۴	۲۱	۱۶	۸	۸	...	..		۹		۴	...	۳	۱	۳	۲	۳۲	۳۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۲۲	۶	۳	۹	۶	۳	۳	..	...	..	۲			...	۳	...	۲	۲	۴۳	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ..	۲۳۳۹۳	۸	۵	۱۳	۹	۳	۶	...	...		۲	۱	۳	...	۳	۳	۱	۴	۲۸	۱۹
۱۴		جگادھری ..	۱۲۰۴۵	.	...	...	...		...	...	...	..	...		..	...	...	...	...	...		...
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۸	۴	۱۲	۹	۳	۶	...	...		...	۴	۴	...	۱	۲	۴	۹	۳۶	۲۷
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۴۸۸	۱۹	۲۶	۴۵	۴۲	۲۲	۲۰			..	۱۴	۱	۱۲	۳	۱۲	۴	۸	۱۲	۴۲	۳۹
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ..	۴۴۱۵۲	۱۱	۲۱	۳۸	۲۴	۱۳	۱۱		...	...	۸	۶	۱۰	...	۵	۳	۵	۸	۴۶	۲۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۷	۱۲	۱۳	۷	۶	...		...	۶	...	۲	...	۵	۲	۲	۴	۴۲	۴۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۱۴	۱۱	۲۵	۱۱	۷	۴	...	..	--	۳	۱	۳	...	۴	۳	۲	۵	۵۳	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۵۸۵	۲	۴	۶	۱۷	۱۰	۷	..	..	...	۲	...	۱	..	۱۴	۳	۴	۷	۲۹	۸۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷	۶۷	۷۳	۱۳۹	۱۸۷	۱۰۳	۸۴	...	۱	...	۸۲	۳	۲۷	۲	۷۱	۲۶	۲۰	۴۶	۳۷	۳۶
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۱۱	۱۸	۱۵	۹	۶	..	..		۴	۳	۵	...	۳	۲	۳	۵	۳۸	۳۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۵۸	۷۸	۱۳۶	۸۹	۴۵	۴۴	..	۱	..	۲۵	۵	۴۰	۱	۱۷	۱۳	۱۲	۲۵	۵۰	۳۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۱	۱۹	۳۰	۲۱	۹	۱۲	...	۲	...	۱۲	...	۴	۱	۲	۳	۲	۵	۶۰	۴۲
۲۵	سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۸	۲۷	۴۵	۲۶	۱۳	۱۳	...	...	...	۳	۲	۱۰	...	۱۱	۴	۳	۷	۴۸	۲۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۲	۱۵	۱۱	۲۶	۲۹	۱۶	۱۳	..	...	...	۱۲	..	۱۰	...	۷	۵	۱	۶	۴۸	۵۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۲۳۶	۳	۱	۴	۴	۲	۲	...	..	...	۱	...	۳	...	..	...	۱	۱	۱۲	۱۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۶۲	۵	۳	۸	۱۰	۶	۴	...	...	..	۴	...	۳	...	۳	۳	۱	۴	۲۲	۲۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۳	۸	۳		۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	۲	...	۲	۳۶	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳	۸	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	..	۵	...	۳	...	۲	۳	۳	۹	۴۱	۳۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۴۹	۳	۳	۶	۱۱	۶	۵	..	...	...	۵	...	...	...	۶	۴	۱	۶	۳۱	۵۹
۳۲	جہلم	جہلم ...	۱۲۳۹۸	۳	۴	۷	۷	۴	۳	..	...	...	...	...	۳	...	۴	۵	۱	۲	۲۹	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۶	۹	۱۰	۲	۶	...	...	...	۲	۱	۲	...	۳	۱	...	۱	۲۳	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	پلیگ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۸	۱۶	۳۴	۳۵	۱۹	۱۶	...	...	...	۱۲	۱	۱۱	۲	۹	۳	۶	۹	۳۸	۳۹
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱	۳	۴	۲	۲	...	...	..	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	۱۱	۵
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۱	۱۲	۲۳	۱۳	۱۰	۳	...	..	..	۲	...	۴	...	۷	۳	۳	۶	۳۶	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۷	۱۳	۲۵	۱۳	۱۲	..	...	...	۶	۱	۳	...	۱۵	۸	۷	۱۵	۳۸	۹۲
۳۸	ملتان ..	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۲	۴۵	۸۷	۹۳	۵۰	۴۲	...	...	...	۳۱	۳	..	...	۵۸	۱۶	۷	۲۳	۵۳	۵۶
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۳۶۳	۵۱۵	۹۷۸	۸۹۱	۳۸۲	۳۰۹	...	۳	...	۳۱۵	۳۳	۲۰۷	۹	۳۲۳	۱۵۰	۱۲۹	۲۷۹	۳۳	۳۹
	پہاڑی قصبہ جات																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۱	۵	۱۲	۷	۵	...	...	...	۴	...	۴	...	۴	...	۲	۲	۱۳	۳۳
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۲	۳	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۶۱	۴۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	...	..	...	...	...	...	..	...	..	...	..	...	..	...	...	۴۸	...
	مری ...	..	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۰ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۷۸ پیدائش (۳۶۳ لڑکے اور ۵۱۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے—۸۹۱ اموات (۳۸۲ مرد اور ۴۰۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی:—لاہور میں ۴۶ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۱ بمقابلہ ۶۰ کے اور ملتان میں ۵۶ بمقابلہ ۲۳ کے۔

۲-اموات چیچک سے بٹالہ میں اور لاہور و امرتسر ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوائیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۶ ع۔

دستخط۔۔ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔۔دیوان بہادر دیوان بشن داس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔۔لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

۲۶۱۷ سی ایس۔۔۷۱۰۔۔۲۱-۱-۱۹۱۶۔۔سول اینڈ ملٹری گزٹ پریس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ٨٦٣

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ٣] لاهور — ٢١ جنوري (مجريه ٢٨ جنوري) سنه ١٩١٦ع — يوم جمعه [جلد ٤٤

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ٨ جنوري سنه ١٩١٦ ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه		آبادي مردم شماري مطابق سنه ١٩١١ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — هیضه	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسهال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقه تنفس	باعث موت — ضرر	باعث موت — تمام دیگر وجوهات	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادي فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادي فی سال
١	٢	٣		٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار ..	حصار	...	١٧١٦٢	٧	٣	١٠	١٩	٩	١٠	...	١		٦	١	٦	...	٥	٦	٢	٨	٣٠	٥٨
٢		هانسی	...	١٤٥٧٦	٥	١١	١٦	١٦	٧	٩	...	...	...	٤	١	٣	...	٨	٣	٧	١٠	٥٧	٥٧
٣		بهوانی	...	٣١١٠٠	٩	١٤	٢٣	٣٠	٢٠	١٠	...		...	٨	١	٧	...	١٤	٨	٦	١٣	٣٩	٥٠
٤		سرسه	...	١٣٦٢٩	٥	٥	١٠	٩	٦	٣	...	...	...	٣	...	٥	...	١	١	١	٢	٣٦	٣٢
	روهتک	روهتک	...	١٩٨٦٢	٨	١٢	٢٠	١٤	٦	٨	...	...	...	٥	...	٢	...	٧	٣	٣	٨	٥٣	٣٧
		جهجر	...	١٠٢٤٧	١١	١	١٢	٩	٤	٥	...	...	...	٣	١	...		٣	...	٢	٢	٥٦	٣٣

٢٦٩١ ...

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رو هتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۹	۱۸	۷	۳	۴	...	...	...	۱	۱	۱	...	۴	۲	۱	۳	۷۸	۳۰
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۴	۱۳	۱۸	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۴	۱	...	۱	۳۸	۱۰
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۶	۱۷	۱۷	۸	۹	...	...	...	۷	...	۴	۱	۵	۱	۱	۲	۳۲	۴۲
۱۰		کیتهل ...	۲۲۶۱۳	۳	۳	۶	۸	۳	۵	...	..	...	۴	...	۳	...	۱	۱	۱	۲	۲۴	۳۳
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۷	۷	۲۴	۱۹	۹	۱۰	...	..	...	۹	۱	...	...	۹	۱	۱	۲	۴۸	۳۸
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۵	۹	۳	۲	۱	...	...	...	...	۱	...	...	۲	۲	۱	۳	۳۳	۱۳
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۴۴۹۳	۱۴	۱۷	۳۱	۱۹	۱۴	۵	...	...	..	۲	۳	۱۰	...	۴	۵	۲	۷	۶۶	۴۱
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۹	۱۱	۲۰	۱۵	۷	۸	...	...	...	۵	...	۳	...	۷	۳	۵	۸	۸۷	۶۵
۱۵	هوشیارپور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۸	۱۰	۱۸	۱۰	۷	۳	...	...	...	۲	...	۵	۱	۲	۴	۱	۵	۵۵	۳۰
۱۶	جالندهر..	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۱۴	۳۰	۴۴	۲۶	۱۳	۱۳	..	..	...	۹	۱۰	...	۷	۳	۷	۱۰	۱۴	۴۱	۲۴
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۵۲	۱۶	۱۸	۳۴	۲۸	۱۴	۱۴	...	...	...	۱۲	۲	۹	...	۵	۴	...	۴	۴۱	۳۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۷	۱۴	۱۴	۸	۶	...	...	...	۴	۱	۴	...	۵	۳	۳	۶	۴۹	۳۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۴	۷	۱۱	۱۳	۸	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۷	۳	۱	۴	۲۳	۲۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۶	۱۰	۱۷	۸	۹	..	..	...	۱	...	..	...	۱۶	۱	۴	۵	۴۸	۸۱
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۱	۶۰	۱۴۱	۲۰۷	۱۰۵	۱۰۲	...	۱	...	۹۰	۸	۲۷	۳	۷۸	۲۴	۱۵	۳۹	۳۵	۵۱
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۴	۱۶	۳۰	۱۴	۴	۱۰	...	...	..	۲	۲	۳	...	۷	۱	۳	۴	۶۳	۲۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۲	۴۵	۹۷	۹۲	۵۳	۳۹	...	...	..	۲۹	۱	۵۰	۲	۱۰	۱۸	۸	۲۶	۳۳	۳۲
۲۴	گورداسپور	بٹاله ..	۲۹۴۳۰	۵	۱۶	۲۱	۲۶	۹	۱۷	...	۴	...	۱۱	...	۵	...	۶	۱	۶	۷	۴۲	۵۲
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۵	۳۳	۵۸	۴۴	۲۴	۲۰	...	...	..	۱۲	۲	۱۶	...	۱۴	۱۱	۴	۱۵	۹۲	۳۷
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۳۷	۱۶	۱۶	۳۲	۲۷	۱۷	۱۰	...	...	...	۱۳	۲	۶	...	۶	۷	۲	۹	۵۹	۴۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۳	۱۲	۲۵	۱۳	۷	۶	...	..	...	۷	...	۴	...	۳	۲	۱	۳	۷۹	۴۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱	۷	۸	۱۲	۴	۸	...	...	...	۷	...	۴	...	۱	۲	۴	۶	۲۲	۳۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۱	۵	۶	۱۱	۵	۶	...	...	...	۴	...	۳	...	۴	۱	۴	۵	۲۷	۳۹
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۶	۱۷	۶	۲	۴	...	...	..	۴	۱	...	...	۱	...	...	...	۵۸	۲۰
۳۱		خوشاب	۱۰۱۴۹	۴	۳	۷	۷	۶	۱	...	...	...	۱	...	۳	...	۳	۳	...	۳	۳۹	۳۶
۳۲	خوشاب	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۸	۱۰	۸	۵	۳	..	..	...	۴	...	۱	...	۳	...	...	...	۴۲	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۵	۱۰	۹	۵	۴	...	...	...	۶	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۴۹	۴۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۸	۲۵	۴۳	۳۴	۲۰	۱۴	...	...	...	۱۳	۳	۱۱	...	۷	۵	۶	۱۱	۳۸	۳۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۷	۱۵	۱۲	۸	۴	...	...	...	۵	۱	۳	.	۳	۲	...	۲	۳۰	۳۲
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۸	۲۴	۲۷	۱۷	۱۰	...	...	..	۱۲	۳	۵	...	۷	۹	۷	۱۶	۴۸	۵۳
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۹	۱۰	۱۰	۲۰	۱۰	۶	۴	..	...	...	۳	...	۱	...	۶	۱	۱	۲	۷۳	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۱	۳۴	۸۵	۱۳۰	۶۶	۶۴	...	...	...	۳۸	۷	..	۱	۸۳	۲۰	۱۹	۳۹	۵۲	۷۹
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۰۲	۵۱۲	۱۰۱۴	۹۸۷	۵۲۲	۴۶۵	...	۹	...	۳۵۲	۴۴	۲۱۵	//	۳۹۲	۱۹۵	۱۳۰	۲۹۵	۴۴	۴۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۵	۹	۷	۳	۴	...	..	...	۲	...	۲	..	۳	...	۲	۲	۲۵	۱۹
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	..	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	۳۸	۳۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۱۴ پیدائش (۵۰۲ لڑکے اور ۵۱۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۴ ہے - ۹۸۷ اموات (۶۲۲ مرد اور ۳۶۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی :— وہور میں ۵۱ بمقابلہ ۲۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۴ بمقابلہ ۵۶ کے اور ملتان میں ۷۹ بمقابلہ ۳۶ کے -

۴-اموات جھوک سے بٹالہ میں اور حصار و لاہور ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۶ ء۔

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—دیوان بہادر دیوان بشن داس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط—لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

۲۱۶۱ س ای س—۷۱۰—۲۸-۱-۱۹۱۶—ایس سی ایس ای اے لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴] لاہور — ۲۸ جنوری (مجریہ ۳ فروری) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۸	۱۶	۲۰	۸	۱۲	...	...	..	۶	...	۶	...	۸	۲	۳	۶	۴۹	۶۱
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۷	۵	۱۲	۱۳	۹	۴	...	...	...	۶	۱	۲	...	۳	۱	۱	۲	۳۳	۶۶
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۸	۲۴	۳۵	۱۹	۱۶	...	..	...	۱۲	۲	۶	...	۱۵	۹	۳	۱۳	۳۰	۵۹
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۳	۲	۵	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۳	۱	۷	...	۲	...	۱	۱	۱۸	۵۰
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۱۹	۲۶	۱۶	۷	۹	...	...	...	۱۳	...	...	...	۲	۱	۶	۷	۶۶	۳۲
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۴	۷	۶	۳	۲	...	...	...	...	...	۱	..	۵	۳	۱	۳	۳۴	۳۰

۲۷۲۴ پی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۴	۱۰	۱۴	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۶۱	۱۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۹	۳	۱۲	۱۰	۳	۲	...	...	...	...	۱	۴	...	۵	۱	۳	۴	۲۵	۲۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۴	۶	۲۰	۱۱	۵	۶	...	...	...	۴	...	۴	...	۳	۲	۳	۵	۳۹	۲۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۴	۱۰	۱۴	۱۱	۳	۸	...	...	...	۴	۱	۴	...	۲	...	...	...	۵۷	۴۵
۱۱		پانی پت...	۲۶۳۴۲	۱۹	۱۰	۲۰	۱۱	۷	۴	...	...	...	۴	۱	...	...	۶	۱	۱	۲	۴۰	۲۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۴	۶	۵	۱	۴	...	...	...	۳	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۲۹	۲۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۱۱	۹	۲۰	۱۴	۸	۶	...	...	...	۵	...	۷	...	۲	۲	۲	۴	۳۳	۳۰
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۸	۷	۱۵	۵	۵	...	...	...	...	۵	...	...	...	...	...	...	...	۶۵	۲۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۹	۱۶	۹	۵	۴	...	...	...	۵	...	۳	...	۱	۲	۲	۴	۴۹	۲۷
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۳	۱۹	۴۲	۲۹	۱۳	۱۶	...	...	...	۱۰	۱	۸	۱	۹	۵	۶	۱۱	۳۹	۲۷
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۹	۱۱	۳۰	۳۷	۲۱	۱۶	...	...	...	۱۴	۴	۱۱	...	۸	۳	۴	۷	۳۶	۴۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۹	۱۴	۱۱	۱	۱۰	...	...	...	۳	...	۲	...	۶	...	۱	۱	۴۹	۳۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۶	۱۰	۱۶	۷	۳	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	۲	۲	۴	۳۴	۱۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۴	۷	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۵	...	۲	...	۸	۱	۴	۵	۳۳	۷۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۲	۷۶	۱۴۸	۲۰۵	۱۱۳	۹۲	...	۱	...	۸۳	۱۰	۲۸	۵	۷۸	۲۳	۱۶	۳۹	۳۴	۵۱
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۰	۱۰	۲۰	۱۱	۷	۴	...	...	...	۴	...	...	...	۷	۴	۱	۵	۴۲	۲۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۷	۶۴	۱۲۱	۹۱	۵۰	۴۱	...	...	...	۲۷	...	۵۰	۳	۱۱	۱۱	۵	۱۶	۴۲	۳۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۴	۱۳	۲۷	۱۸	۱۴	۴	...	...	...	۸	...	۵	...	۳	۶	۱	۷	۵۴	۳۶
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۳۰	۴۹	۳۸	۲۰	۱۸	...	...	...	۹	۲	۱۷	۱	۹	۵	۹	۱۴	۵۳	۴۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۸	۱۸	۴۶	۱۸	۹	۹	...	...	...	۹	۴	۱	...	۴	۱	۳	۴	۸۴	۷۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۱	۵	۱۶	۹	۵	۴	...	...	...	۵	...	۲	...	۲	۲	...	۲	۴۹	۲۷
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۵	۹	۱۴	۱۳	۷	۹	...	...	...	۲	...	۱۰	...	۱	۳	۴	۹	۳۹	۳۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۲	۹	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۳	۲	...	۲	۲۷	۴۰
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۵	۱۳	۸	۷	۱	...	...	...	۴	...	۴	...	...	۲	...	۲	۴۴	۲۷
۳۱		خوشاب ..	۱۰۱۴۹	...	۱	۱	۷	۵	۲	...	...	...	۳	۱	۲	...	۱	۱	...	۱	۵	۳۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۴	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۱	...	۵	...	۳	۱	۳	۴	۳۸	۳۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۵	۹	۶	۴	۱	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۳	...	۳	۲۴	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — هیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرب	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۳	۲۶	۳۹	۶۱	۳۱	۳۰	...	...	۲	۱۶	...	۲۶	۳	۱۳	۳	۸	۱۲	۳۳	۶۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۴	۸	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	..	۱	...	...	...	۴۱	۸
۳۶	جہنگ...	جہنگ مگہیانہ	۲۵۹۱۴	۱۱	۸	۱۹	۱۷	۵	۱۲	...	...	...	۹	...	۳	...	۵	۲	۱	۳	۳۸	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۷	۱۳	۲۰	۱۵	۸	۷	..	...	...	۴	۲	۱	...	۸	۳	۳	۷	۷۳	۵۵
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۲	۴۱	۸۳	۱۱۳	۶۳	۴۵	...	...	...	۳۹	۱	..	...	۷۳	۲۲	۱۳	۳۶	۵۰	۶۹
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۸۲	۴۹۲	۹۷۴	۹۳۲	۵۰۳	۴۲۹	...	۱	۲	۳۳۹	۳۲	۲۳۰	۱۲	۳۱۷	۱۳۴	۱۱۲	۲۴۶	۴۲	۳۱
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۲	۲	۴	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	..	۱	۱	...	۱	۱۱	۵
	دهرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفتہ مختتمہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۷۴ پیدائش (۴۸۲ لڑکے اور ۴۹۲ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۴۲ ہے—۹۳۲ اموات (۵۰۳ مرد اور ۴۲۹ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۱ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر هوئیں :—دهور میں ۵۱ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی هفتہ میں هوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۱ بمقابلہ ۵۲ کے اور ملتان میں ۶۹ بمقابلہ ۳۵ کے—

۲-اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں-اور ایک موت چیچک سے لاہور میں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملزسپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—دیوان بہادر دیوان بشن داس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط—لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

۲۷۲۴سی ایس—۷۱۰—۴—۲—۱۹۱۶—سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس لاہور—

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ھوا

نمبر ۵] لاھور — ۴ فروری (مجریه ۱۱ فروری) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو یوم شنبه ۲۲ جنوری سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۱	۹	۱۷	۱۲	۶	...	...		۷		۵	..	۵	۵	...	۵	۲۷	۵۲
۲		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۸	۱۶	۱۰	۵	۵	...	...	...	۳	۱	۲	..	۳	۲	۱	۳	۵۷	۳۶
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۱۱	۲۷	۴۴	۲۲	۲۲	...		...	۱۳	...	۸	...	۲۲	۸	۸	۱۶	۳۵	۷۳
۴		سرسه ...	۱۴۹۳۹	۹	۳	۹	۱۶	۱۲	۴	...	...	...	۹	۲	۳	...	۲	۲	۱	۳	۳۲	۵۷
۵	رهتک	رهتک ...	۱۹۸۹۱	۱۰	۷	۱۷	۱۳	۸	۵	...	...	...	۱۱	...		...	۲	۲	۲	۴	۳۵	۳۳
۶		جهجر ...	۱۰۴۱۷	۶	۵	۱۱	۳	۱	۲	...	...		...	...	۲		۱	۱	...	۱	۵۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۱	۶	۷	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	...	...	...	۳۰	۱۷
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۹	۵	۱۴	۴	..	۴	...	...	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۲۹	۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۱	۲۰	۱۰	۴	۶	...	...	...	۴	...	۱	...	۵	۲	۳	۵	۴۹	۲۵
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۴	۱۰	۱۱	۵	۶	...	..	...	۵	...	۴	...	۲	۲	۱	۳	۴۱	۴۵
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۱	۱۷	۲۸	۱۸	۶	۱۲	...	..	...	۷	...	۴	۱	۶	۲	۵	۷	۵۶	۳۶
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۴	۶	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	۲	...	۲	۲۹	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۰	۶	۱۶	۹	۶	۳	...	...	..	...	...	۷	...	۲	۱	...	۱	۳۴	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۲	۵	۵	۲	۳	...	...	..	۴	...	...	...	۱	...	۱	۱	۲۲	۲۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۵	۱۲	۱۲	۹	۳	...	...	...	۲	...	۴	۱	۵	۵	۲	۷	۳۶	۳۶
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۹	۱۷	۳۶	۳۰	۱۷	۱۳	..	..	..	۸	۲	۱۱	۱	۸	۵	۲	۷	۳۴	۴۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۱	۱۷	۲۸	۲۶	۱۴	۱۲	...	...	...	۹	۱	۹	...	۷	۴	۲	۶	۳۴	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۱	۴	۹	۵	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	۳	۴	۱	۵	۱۴	۳۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۶	۷	۱۳	۷	۴	۳	...	...	...	۴	...	۱	...	۲	...	...	...	۲۷	۱۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۷	۱۵	۱۱	۷	۴	..	..	...	۲	...	۱	...	۸	۲	۱	۳	۷۱	۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۴	۶۷	۱۴۱	۱۸۷	۱۰۵	۸۲	...	۱	...	۷۴	۵	۳۲	۵	۷۰	۲۲	۲۸	۵۰	۳۵	۳۶
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۶	۳	۹	۸	۵	۳	..	...	..	۴	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۱۹	۱۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۲	۶۸	۱۴۰	۹۲	۵۴	۳۸	...	۲	..	۲۸	۲	۳۲	...	۱۸	۱۱	۶	۱۷	۳۸	۳۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۰	۱۰	۲۰	۲۶	۸	۱۸	...	۱	...	۶	۲	۱۲	...	۴	۱	۱	۲	۴۰	۵۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۱۵	۱۸	۳۳	۳۶	۱۸	۱۸	...	...	...	۱۲	...	۱۲	...	۱۲	۹	۸	۱۷	۳۵	۳۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۱	۱۳	۲۴	۱۲	۶	۶	...	۱	...	۸	...	...	...	۳	۲	۲	۴	۴۴	۲۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۶	۶	۱۲	۹	۳	۶	...	...	...	۴	۱	۴	...	...	...	۱	۱	۳۶	۲۷
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۸	۷	۱۵	۲۰	۱۳	۷	...	...	..	۵	...	۸	...	۷	۴	۲	۶	۴۲	۵۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۴	۸	۹	۴	۵	...	...	...	۳	...	۴	...	۲	۲	۱	۳	۳۶	۴۰
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۷	۱۲	۱۳	۷	۶	...	...	..	۷	...	۳	...	۳	۳	...	۳	۴۱	۳۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۴۹	۲	۲	۴	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۴	۳	۱	۴	۲۰	۵۱
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۳	۷	۸	۱	۷	..	...	...	۱	...	۲	...	۵	...	...	...	۲۹	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۵	۶	۷	۶	۱	...	...	...	۳	...	۴	...	...	۱	۱	۲	۳۰	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – ہیضہ	باعث موت – چیچک	باعث موت – طاعون	باعث موت – بخار	باعث موت – اسہال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقہ سانس	باعث موت – ضرر	باعث موت – تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۱	۱۵	۳۷	۳۹	۲۶	۲۳	...	...	۲	۹	...	۲۳	۱	۱۳	۷	۶	۱۳	۳۱	۵۵
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۳	۱۲	۳	۳	...	...	...	...	...	...	۲	..	۲	۱	...	۱	۳۲	۱۱
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۱۲	۲۷	۱۷	۸	۹	...	...	..	۱۱	۱	۱	...	۴	۵	۲	۷	۵۳	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۹	۲۰	۱۴	۸	۶	..	...	...	۲	۱	۳	...	۷	۳	۲	۶	۷۳	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۹	۳۴	۶۳	۷۹	۳۵	۳۴	...	...	...	۲۲	۳	..	...	۵۳	۱۱	۶	۱۷	۳۸	۳۸
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۶۲	۴۳۱	۸۹۳	۸۶۳	۴۷۰	۳۹۳	...	۶	۲	۳۰۱	۲۲	۲۲۵	۹	۲۹۸	۱۳۷	۹۸	۲۳۵	۳۱	۳۸
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۲	۳	۸	۴	۴	...	...	...	۳	...	...	...	۵	۱	۳	۵	۸	۲۲
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۳	۱	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۲۰	۹۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۹۳ پیدائش (۴۶۲ لڑکے اور ۴۳۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے—۸۶۳اموات (۴۷۰ مرد اور ۳۹۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :—لاہور میں ۴۶ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۲ بمقابلہ ۶۳ کے اور ملتان میں ۴۸ بمقابلہ ۲۶ کے۔

۲-ا-موات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں-اور ۲ اموات چیچک سے جن‌میں سے امرتسر اور بٹالہ ہر ایک میں ۲-لاہور اور گوجرانوالہ ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۱۶ع-

دستخط-قبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-دیوان بہادر دیوان بشن داس
اسسٹنٹ کمشنر و سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب-

دستخط-لالہ بہگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۶] لاہور — ۱۱ فروری (مجریہ ۱۸ فروری) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۷	۱۴	۱۷	۹	۸	...	۲	..	۱	۱	۷	...	۶	۵	۲	۷	۴۴	۵۲
۲	حصار	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۵	۱۴	۱۹	۸	۴	۴	...	...	...	۱	۲	۱	...	۴	۱	۲	۳	۶۸	۲۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۱۴	۲۴	۲۹	۹	۲۰	...	..	...	۷	۲	۱۰	...	۱۰	۳	۷	۱۰	۴۰	۴۹
۴	حصار	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۹	۱۰	۱۹	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۸	...	۷	...	۲	۳	۱	۴	۵۷	۶۲
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۹	۱۷	۱۰	۵	۵	...	...	...	۷	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۴۵	۲۶
۶	روہتک	جھجھر ...	۱۰۶۱۷	۳	۴	۷	۸	۷	۱	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۴	۳۹

۲۸۷۶ پی جی سی پی

نمبر ضلع	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۳	۳	۶	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۳	...	۱	۱	۲۶	۱۷
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۹	۵	۱۴	۱۰	۷	۳	...	...	...	...	...	۳	...	۷	۱	...	۱	۲۹	۲۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۷	۱۹	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۷	...	۵	...	۵	۷	۳	۱۰	۴۷	۴۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۵	۱۳	۹	۶	۳	...	...	...	۴	۱	۱	...	۳	۳	۱	۴	۵۳	۳۷
۱۱		پانی پت ..	۲۹۳۳۲	۷	۹	۱۶	۱۱	۲	۹	...	...	...	۸	...	۲	...	۱	۱	۵	۶	۳۲	۲۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۲	۱	۳	۴	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱۹	۱۰
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۷	۱۱	۱۸	۷	۴	۳	...	...	..	۲	...	۱	...	۴	...	۲	۲	۳۸	۱۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۷	۵	۱۲	۷	۳	۴	...	...	...	۲	۲	۱	...	۲	۱	۲	۳	۵۲	۳۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۸	۶	۱۴	۹	۴	۵	...	...	...	۲	۶	۵	...	۱	۲	۱	۳	۴۳	۲۷
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۴۳۵۴	۲۱	۱۵	۳۶	۱۶	۹	۷	..	...	...	۸	...	۵	...	۳	۱	۱	۲	۳۴	۱۵
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۹	۱۳	۳۲	۱۸	۱۲	۶	..	...	...	۵	...	۴	...	۹	۶	...	۶	۳۹	۲۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۳	۹	۲۲	۱۲	۵	۷	...	...	...	۲	...	۵	...	۵	۲	۲	۴	۷۷	۳۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۶	۸	۱۴	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۷	...	۵	...	۳	۲	۱	۳	۲۹	۳۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۵	۱۲	۱۵	۷	۸	..	...	...	۱	...	۳	...	۱۱	۲	۴	۶	۶۲	۷۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۹	۷۹	۱۴۸	۱۹۷	۱۰۶	۹۱	...	۲	...	۱۰۱	۶	۳۸	...	۵۰	۲۳	۲۲	۴۶	۳۷	۴۹
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۲	۱۴	۸	۲۲	۱۳	۹	۴	...	...	..	۹	...	...	۱	۳	۳	۲	۵	۴۶	۲۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۵	۴۸	۱۰۸	۱۰۰	۵۷	۴۳	...	...	...	۳۰	۲	۵۰	۱	۱۷	۱۳	۱۱	۲۴	۳۵	۳۴
۱۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۸	۱۰	۲۸	۱۹	۱۱	۸	...	۲	...	۶	..	۸	...	۳	۴	...	۴	۵۶	۳۸
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۲	۱۹	۴۱	۲۳	۱۴	۹	...	...	...	۴	...	۸	...	۱۱	۵	۳	۸	۴۴	۴۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۷	۱۰	۱۷	۲۴	۹	۱۵	...	...	...	۱۱	۲	۴	...	۷	۲	۶	۸	۳۱	۴۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۹	۶	۳	۹	۵	۱	۴	...	..	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۲۷	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۲	۳	۱۵	۱۲	۴	۸	...	...	..	۴	...	۳	...	۵	۱	۱	۲	۴۲	۳۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۱	۲	۳	۳	۳	...	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۱۳	۱۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۷	۱۴	۹	۴	۵	...	...	..	۷	...	۱	...	۱	...	۲	۲	۴۸	۳۱
۳۱		خوشاب ..	۱۰۱۴۹	۲	۴	۶	۷	۴	۳	..	...	...	...	...	۱	...	۶	۴	۲	۶	۳۱	۳۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۲	۹	۱۱	۶	۵	..	..	...	۲	...	۳	...	۵	...	...	...	۳۸	۳۶
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۵	۳	۸	۵	۳	۲	...	۱	...	۲	...	۲	...	...	۱	...	۱	۳۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	هیضه	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۸	۲۵	۳۱	۱۶	۱۵	...	...	۲	۱۱	۱	۶	۱	۱۰	۳	۱	۵	۲۸	۳۵
۳۵	وتل پور ...	وتل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۲	۶	...	...	...	...	...	...	...	...	..	..	...	...	...	...	۱۶	...
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۱۴	۱۴	۲۸	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	..	۱۰	۱	۲	..	۸	۶	۶	۱۲	۵۶	۳۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۶	۱۴	۷	۳	۴	..	...	...	۲	...	۲	...	۳	۲	۲	۴	۵۱	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۰	۲۶	۵۶	۷۹	۴۶	۳۳	...	...	...	۲۲	۵	..	۱	۵۱	۱۵	۷	۲۲	۳۴	۳۸
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۶۴	۴۱۸	۸۸۲	۸۰۷	۴۳۱	۳۷۶	...	۷	۲	۳۰۳	۲۶	۲۰۰	۳	۲۹۵	۱۲۷	۱۰۱	۲۲۸	۳۸	۳۵
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۳	۲	۵	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۳	..	...	۲	...	۲	۱۳	۱۶
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	۴۱	۲۰
	قلهوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۹ جنوری سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۸۲ پیدائش (۴۶۴ لڑکے اور ۴۱۸ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۸ هے - ۸۰۷ اموات (۴۳۱ مرد اور ۳۷۶ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۵ هے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں :- لاهور میں ۴۹ بمقابله ۲۷ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهیں اور امرتسر میں ۳۴ بمقابله ۲۵ کے اور ملتان میں ۴۸ بمقابله ۲۹ کے -

۲-اموات طاعون سے راولپنڈي مین درج رجسٹر هوئین-اور ۷-اموات چیچک سے جنمین سے حصار-لاهور اور بٹالہ هرا
مین ۲ اور ایک پنڈ دادنخان مین درج رجسٹر هوئین-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخہ ۷ فروري سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجاي کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-دیوان بہادر دیوان بشن داس
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشي گورنمنٹ پنجاب-

دستخط-لالہ بهگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ ومشتہرہ براي پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۷] لاہور — ۱۸ فروری مجریہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو ابروز شنبہ ۵ فروری سنہ ۱۹۱۶ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ..	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۳	۹	۷	۳	۳	...	...		۳	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۲۷	۲۱
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۲	۶	۹	۹	۵	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۵	۱	...	۱	۳۲	۳۲
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۷	۸	۲۵	۱۶	۱۰	۶	...		...	۵	۱	۳	...	۷	۴	...	۳	۲۵	۲۷
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۲	۵	۷	۱۲	۵	۷	...	...	...	۸	...	۱	...	۲	۲	۳	۵	۲۵	۳۲
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۶	۱۴	۱۵	۹	۶	...	...	...	۸	۱	۳	...	۳	۳	۱	۴	۳۷	۳۰
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۵	۳	۹	۹	۳	۶	...	...		۲	...	۲	...	۵	۱	۳	۳	۳۴	۳۴

۲۹۳۶ پی۔ ی۔ جی۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۲۳	۵	۲	۷	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۲	...	۲	۳۰	۲۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۵	۳	۹	۱۲	۸	۴	...	...	...	...	۱	۳	...	۷	۱	...	۱	۱۹	۲۵
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۹	۲۹	۹	۴	۵	...	...	..	۵	۱	..	...	۳	...	۳	۳	۴۹	۲۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۲۹۱	۴	۲	۹	۵	۴	...	...			...	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۲۴	۱۹
۱۱		پانی پت	۲۶۳۴۲	۱۰	۱۷	۲۷	۱۲	۵	۷	...			۷	..	۳	...	۲	۲	۱	۳	۵۴	۲۴
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۲	۳	۴	۷	۶	۲	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	...	۱	...	۱	۳۳	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۹	۱۱	۲۰	۱۳	۶	۷	...	...	..	۲	۱	۳	...	۷	۲	۲	۴	۴۳	۲۸
۱۴		جگادھری ...	۱۱۰۴۵	...	۴	۴	۲	۲	...	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۱۷	۹
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۰	۵	۱۵	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	...	۳	...	۴	۱	۲	۳	۴۶	۳۱
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۰	۱۹	۳۹	۲۶	۱۷	۹	...	...	...	۹	۲	۱۰	...	۸	۷	۴	۱۱	۳۷	۲۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۹	۱۸	۳۷	۱۲	۷	۵		...	...	۸	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۴۵	۱۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۷	۱۲	۱۲	۷	۵	...	...	...	۲	...	۱	...	۹	۲	۳	۵	۴۲	۴۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۹	۵	۱۴	۸	۳	۵	...	...	...	۶	...	۲	...	...	...	۱	۱	۲۹	۱۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۷	۱۴	۱۰	۶	۴	..	..	...	۱	۱	۴	...	۴	...	۲	۲	۶۷	۴۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۸	۵۴	۱۳۲	۱۴۸	۹۰	۵۸	...	۲	...	۸۱	۱	۲۳	۲	۳۹	۱۷	۱۲	۲۹	۳۳	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۸	۹	۲۲	۱۰	۷	۳	...	...	..	۲	۱	۱	...	۶	۴	۱	۵	۴۶	۲۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۶	۵۱	۱۱۷	۸۶	۳۹	۴۷	...	۲	..	۲۹	۱	۴۳	...	۱۱	۱۱	۹	۲۰	۴۰	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۳	۶	۲۲	۱۰	۳	۷	...	۲	...	۱	۱	۴	۱	۳	..	۳	۳	۴۳	۲۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۵	۲۰	۳۵	۳۰	۱۵	۱۵	...	...	..	۱۰	۱	۶	..	۱۳	۲	۲	۴	۳۸	۲۲
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۰	۸	۱۸	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۴	۲	۲	۴	۳۳	۲۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۳	۶	۱۰	۹	۳	۶	...	..	...	۶	...	۱	...	۲	...	۳	۳	۳۰	۲۷
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۲	۱۳	۲۵	۶	۳	۴	...	...	..	۶	...	...	...	...	...	...	...	۷۰	۱۷
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۳	۷	۷	۲	۵	...	...	...	...	۳	۱	...	۳	...	۳	۳	۳۱	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳	۸	۱۱	۹	۳	۶	...	۱	..	۳	۳	...	...	۲	...	۲	۲	۳۷	۳۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۴۹	۳	۲	۵	۱	...	۱	..	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۲۶	۵
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۳	۷	۷	۶	۱	..	...	...	۲	...	۱	...	۵	۲	..	۲	۲۹	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۵	۳	۸	۴	۲	۲	..	...	...	۳	...	...	...	۱	...	۱	۱	۳۹	۲۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ تنفس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر بواعث	یکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	یکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	یکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۲	۱۸	۳۰	۳۳	۱۳	۲۰	...	..	..	۱۱	۱	۱۱	..	۱۰	۹	۶	۱۲	۳۳	۳۷
۳۱	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۶	۱۳	۶	۳	۳	...	..	...	۵	۱		..	...	۱	۲	۳	۳۴	۱۶
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۲	۲۵	۱۸	۸	۱۰	...	..	-	۳	۲	۳	..	۹	۴	۴	۸	۵۰	۳۶
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۲	۱۴	۲۶	۱۱	۵	۶	..	...	...	۳	...	۲	...	۵	۲	۳	۵	۹۵	۳۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۵	۳۷	۷۲	۹۳	۴۵	۴۸	...	...	...	۲۶	۱	..	...	۶۶	۷	۷	۱۴	۴۴	۵۷
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۴۵۴	۴۲۵	۸۷۹	۷۱۷	۳۷۳	۳۴۴	...	۹	...	۲۸۳	۲۴	۱۴۰	۳	۲۵۵	۸۹	۸۶	۱۷۵	۳۸	۳۱
		پہاڑی تفرج گاہ																				
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا۔																		
	ڈلہوزی ساکہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۵ فروری سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۷۹ پیدائش (۴۵۴ لڑکے اور ۴۲۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے۔۷۱۷ اموات (۳۷۳ مرد اور ۳۴۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۲۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۰ بمقابلہ ۲۶ کے اور ملتان میں ۵۷ بمقابلہ ۲۰ کے۔

۲- امرات جیچک سے رجسٹر دوائیں- جالندھر سے ۳ لاہور میں اور امرتسر و بٹالہ اور بہیرہ ہر ایک میں ایک رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط- ڈبلیو- ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط- دیوان بہادر دیوان بشن داس
فنانشل کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط- لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۸] لاہور — ۲۵ فروری مجریه ۳ مارچ) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۱۲ فروری سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ..	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۷	۱۳	۲۰	۱۰	۱۰	...	...		۳	...	۳	...	۱۳	۳	۲	۵	۴۰	۶۱
۲		هانسی ...	۱۴۵۷۶	۵	۷	۱۲	۱۳	۶	۷	...	...	...	۴	...	۴	...	۵	۴	۱	۵	۳۳	۳۶
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۸	۲۴	۱۹	۸	۱۱	...		...	۳	۱	۷	...	۸	۱	۴	۵	۴۰	۳۲
۴		سرسه ...	۱۴۹۲۹	۵	۲	۷	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۷	۱	۲	...	۶	۱	۳	۴	۲۵	۶۸
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۶	۸	۱۴	۶	۱	۵	...	...	...	۴	...	...	...	۲	...	۳	۳	۳۷	۱۹
۶		جهجهر ...	۱۰۲۱۷	۹	۴	۱۰	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۴۹	۱۰

۳۰۰ ...

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۲	۵	۷	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	...	...	...	۵	۲	۲	۴	۳۰
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۴	۸	۱۲	۱۰	۱	۹	...	...	...	...	۱	۹	...	۳	...	۳	۳	۲۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۷	۱۸	۱۸	۶	۱۲	...	...	...	۱۲	..	۵	...	۱	۱	۱	۲	۴۴
۱۰		کیتهل ...	۱۲۶۱۲	۵	۹	۱۴	۳	۱	۱	...	..	...	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	۵۷
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۹	۱۰	۱۹	۱۰	۶	۴	...	..	...	۹	...	۴	...	...	۱	۱	۴	۳۸
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۸	۱	۹	۴	۲	۲	...	...	...	۳	..	...	...	۱	...	۱	۱	۴۳
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۴۴۹۳	۱۱	۱۶	۲۷	۷	۲	۵	...	...	..	۴	..	۱	...	۲	...	۲	۲	۵۸
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۶	۸	۱۴	۷	۲	۵	...	...	..	۶	...	۱	...	...	۱	...	۱	۶۱
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۶۹۸۰	۵	۷	۱۲	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۲	۱	۳	۳۶
۱۶	جالندهر..	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۱۶	۴۳	۲۱	۹	۱۲	..	..	...	۷	۱	۹	۱	۳	۳	۱	۴	۴۰
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۲۰	۳۸	۱۴	۱۰	۴	..	...	...	۵	۳	۴	...	۲	۲	۱	۳	۴۶
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۳	۱۱	۸	۳	۵	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۷	۲	۹	۱۱	۴	۷	...	...	...	۳	۱	۲	...	۵	۱	۲	۳	۱۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۶	۹	۱۴	۴	۱۰	..	...	...	۴	...	۵	...	۵	۲	۳	۵	۴۳
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۵	۶۱	۱۳۶	۱۷۱	۱۰۵	۶۶	...	۱	...	۶۶	۵	۳۴	۳	۹۲	۱۵	۱۵	۳۰	۳۴
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۱	۴	۱۵	۱۱	۴	۷	...	...	..	۴	...	۱	...	۶	۲	۲	۴	۳۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۶	۴۶	۹۲	۹۵	۴۴	۵۱	..	۵	..	۲۵	۱	۴۸	۳	۱۳	۱۱	۱۲	۲۳	۳۲
۲۴	گورداسپور	بٹاله ...	۲۹۴۳۰	۱۷	۶	۲۳	۱۹	۸	۱۱	...	۱	...	۸	۱	۵	۱	۳	۱	۱	۲	۴۶
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۴	۲۴	۴۸	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۳	۲	۱۰	..	۷	۲	۲	۴	۵۲
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۳۷	۱۶	۱۷	۳۳	۲۰	۱۲	۸	...	۱	...	۱۰	...	۳	...	۶	...	۶	۶	۶۰
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۹	۷	۱۶	۹	۴	۵	...	..	...	[illegible]	...	۱	...	۲	۲	۲	۴	۴۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۷	۱۲	۱۹	۸	۶	۲	...	...	..	۳	...	۲	...	۳	...	...	...	۵۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۲	۱	۳	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱۳
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۸	۱۸	۱۳	۳	۱۰	...	...	..	۹	۱	...	...	۳	...	۱	۱	۶۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۴۹	۲	۱	۳	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	۱	...	۱	۱۶
۳۲	خوشاب	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۱	۲	۵	۳	۲	..	۱	...	۱	...	۱	...	۲	...	...	...	۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۳	۵	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۱	۱	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۶۶۳۲	۱۵	۱۴	۲۹	۳۱	۱۸	۱۳	...	...	...	۸	۲	۱۴	...	۷	۳	۴	۷	۳۲	۳۵
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۴	۶	۳	۱	۲	...	...	...	۳	...	..	..	...	۱	...	۱	۱۶	۱۱
۳۶	جہنگ...	جہنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۶	۱۰	۱۶	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	...	۳	۲	۵	...	۱۰	۴	۵	۹	۳۲	۴۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۰	۱۰	۲۰	۱۱	۵	۶	..	...	...	۱	...	۱	...	۹	۲	۴	۶	۷۳	۴۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۴	۳۴	۶۸	۸۶	۴۲	۴۴	...	...	...	۲۴	۳	..	۱	۵۸	۹	۱۴	۲۳	۴۱	۵۲
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۵۷	۴۱۷	۸۷۴	۷۴۹	۳۶۹	۳۸۰	...	۹	...	۲۶۲	۲۵	۱۸۳	۹	۲۶۰	۸۰	۱۰۲	۱۸۲	۳۸	۳۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۳	...	۱۰	۷	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۶	۳	...	۳	۱۱	۲۷
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۷۴ پیدائش (۳۵۷ لڑکے اور ۴۱۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے — ۷۴۹ اموات (۳۶۹ مرد اور ۳۸۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— لاہور میں ۴۲ بمقابلہ ۲۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۳ بمقابلہ ۵۲ کے اور ملتان میں ۵۲ بمقابلہ ۲۹ کے۔

۹-اموات چیچک سے رجسٹر ہوئیں- جنمیں سے ۵ امرتسر میں لاہور و بٹالہ و گوجرانوالہ اور جہلم ہرایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۶ع

دستخط- قبلہ-ایچ مارسیولٹاٹ
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط- دیوان بہادر دیوان بشن داس
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط- لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ ومشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۹] لاہور — ۳ مارچ مجریہ ۱۰ مارچ) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۳۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۱۱	۱۶	۱۴	۱۱	۳	...	...		۳	...	۵	...	۶	۲	۱	۳	۴۹	۳۳
۲	حصار	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۲	۹	۱۱	۱۴	۲	۲	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	۳۹	۱۴
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۷	۲۱	۱۷	۸	۹	...		...	۵	...	۵	...	۷	۳	۱	۴	۳۵	۲۹
۴	حصار	سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۷	۴	۱۱	۱۴	۱۰	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	۸	۲	۱	۳	۳۹	۵۰
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۹	۱۶	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۲	۲	۴۲	۱۲
۶	روہتک	جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۴	۳	۷	۶	۵	۱	...	...	...	۳		۱	...	۲	۲	...	۲	۳۴	۳۰

۳۰۵۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۱	۳	۴	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	...	۳	۳	۱۷	۳۰
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۴	۳	۸	۶	۶	...	...	...	...	...	۱	۳	...	۲	۱	...	۱	۱۷	۱۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۳	۹	۱۰	۴	۶	...	...	...	۵	۱	۱	...	۳	۲	۳	۵	۲۲	۲۵
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۵	۱۲	۸	۴	۴	...	...	...	۶	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۴۹	۲۳
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۲	۷	۵	...	...	...	۳	...	۲	۱	۶	۴	۱	۵	۴۲	۲۴
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۶	۹	۷	۴	۳	...	...	...	۴	...	..	...	۳	۱	۱	۲	۴۳	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۵	۱۱	۱۶	۱۵	۷	۸	...	...	..	۹	...	۴	...	۵	۱	۲	۳	۳۴	۳۲
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۵	۷	۱۲	۹	۴	۵	...	...	۱	۳	...	۵	...	...	...	۱	۱	۵۲	۳۹
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۵	۴	۹	۶	۱	۵	...	...	...	۲	...	۴	...	...	۱	...	۱	۲۷	۱۸
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۵	۲۲	۳۷	۱۹	۱۳	۶	...	..	...	۷	۱	۵	...	۶	۳	۴	۷	۳۵	۱۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۴	۲۵	۳۹	۲۱	۱۱	۱۰	..	۱	...	۹	۳	۳	۱	۴	۲	۱	۳	۴۷	۲۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۳	۱۵	۶	۵	۱	...	...	...	۲	۱	۳	...	...	۱	...	۱	۵۲	۲۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۳	۹	۱۲	۶	۳	۲	...	...	..	۱	..	۲	...	۳	...	۱	۱	۲۵	۱۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۲	۷	۱۹	۲۰	۹	۱۱	..	..	...	۹	...	۲	...	۹	۲	۳	۵	۹۰	۱۵
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۷	۵۴	۱۳۱	۱۵۴	۸۷	۶۷	...	...	...	۷۹	۵	۲۹	...	۴۱	۱۸	۱۵	۳۳	۳۲	۳۸
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۱	۹	۲۰	۵	۲	۳	...	...	..	۳	...	۱	...	۱	۱	۲	۳	۴۲	۱۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۹	۶۴	۱۱۳	۹۰	۴۴	۴۶	...	۱	..	۲۰	۴	۴۵	۱	۱۹	۶	۱۰	۱۶	۳۹	۳۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۶	۱۱	۱۷	۱۱	۵	۶	...	۲	...	۷	..	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۴	۲۲
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۱۷	۲۲	۳۹	۱۹	۹	۱۰	...	...	..	۲	...	۱۰	..	۷	۱	۴	۵	۴۲	۲۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۳	۵	۱۸	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳۳	۱۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۷	۲	۹	۳	۲	۱	...	..	...	...	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۲۷	۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۶	۱۶	۹	۷	۲	...	...	..	۲	۲	۲	...	۳	...	...	...	۴۵	۲۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۵	۴	۹	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	...	...	...	۴۰	۲۲
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۷	۱۳	۱۲	۷	۵	...	...	..	۶	۱	۲	...	۳	۲	۲	۴	۴۴	۴۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۳	۵	۱	...	۱	..	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۲۶	۵
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۹	۱۱	۸	۳	..	...	...	۳	۱	۴	...	۳	۳	۲	۵	۲۵	۴۶
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۶	۵	۱۱	۹	۱	۸	..	۱	...	۵	۱	...	...	۲	...	۳	۳	۵۴	۴۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۳	۱۱	۲۴	۲۹	۱۷	۱۲	...	...	...	۱۱	۱	۱۱	۲	۳	۳	۳	۶	۲۷	۳۲
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۹	۱۱	۶	۱	۵	...	...	...	۳	...	۲	..	۱	۱	۲	۳	۲۹	۱۶
۳۶	جہنگ ...	جہنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۱۹	۱۳	۳۲	۱۷	۱۰	۷	...	...	..	۶	۵	۱	...	۵	۳	۳	۷	۹۳	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۹	۱۲	۷	۱۹	۱۴	۱۳	۳	..	...	...	۲	...	۱	...	۱۱	۳	۱	۵	۷۰	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۵	۳۰	۶۵	۸۲	۴۰	۴۲	...	...	...	۲۵	۳	..	...	۵۳	۱۰	۸	۱۸	۴۰	۵۰
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۳۶	۴۲۶	۸۶۲	۶۹۵	۳۷۵	۳۲۰	...	۵	۱	۲۵۷	۳۵	۱۶۵	۵	۲۲۷	۸۳	۸۱	۱۶۴	۳۸	۳۰
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۵	...	۵	۵	۳	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱۳	۱۳
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	...	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفته مختتمه ۱۹ فروری سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۶۲ پیدائش (۴۳۶ لڑکے اور ۴۲۶ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے—۶۹۵ اموات (۳۷۵ مرد اور ۳۲۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر ہوئیں :—لاہور میں ۳۸ بمقابله ۲۱ کے جو سال گذشته کے اسی ہفته میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۱ بمقابله ۵۷ کے اور ملتان میں ۵۰ بمقابله ۳۱ کے—

۱ اموات طاعون سے جگادھری میں ہوئی ہ- اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں- جنمیں سے ۲ بٹالہ میں ادھیالہ امرتسر اور پنڈ دادنخاں ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۶ع-

دستخط — ڈبلیو- ایچ ملز- سپرنٹنڈنٹ
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — دیوان بہادر دیوان بشن داس
ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط — لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۹

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۰] لاهور — ۱۰ مارچ (مجریه ۱۷ مارچ) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۶ فروری سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۱۱	۱۷	۱۹	۶	۴	...	...	..	۱	...	۱	...	۸	۳	۱	۴	۵۲	۳۰
۲	حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۷	۱۵	۱۰	۳	۹	...	...	...	۳	۱	...	...	۵	۱	۳	۳	۵۳	۳۹
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۸	۱۰	۲۸	۲۰	۱۳	۶	...	.	...	۳	۱	۵	...	۱۰	۳	۳	۸	۳۷	۳۳
۴	حصار	سرسه ...	۱۳۶۲۹	۱۱	۳	۱۵	۱۵	۹	۶	...	...	...	۳	۱	۱	...	۱۰	۱	۲	۳	۵۳	۵۳
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۹	۵	۱۴	۷	۶	۱	...	...	...	۵	...	۲	...	...	۲	...	۲	۳۷	۱۹
۶	روهتک	جهجهر ...	۱۰۹۱۷	۷	۱	۸	۲	۲	...	...	...	...	۱	.	...	...	۱	۱	...	۱	۳۹	۱۰

۳۱۲۴ پی۔ ۳۔ جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وبائی	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۵	۱۰	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۴۳	۱۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۸	۱۰	۱۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	...	۲	۳	...	۵	۱	...	۱	۳۸	۲۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۱	۲۲	۱۰	۷	۳	...	...	...	۴	۲	۲	...	۲	۴	...	۴	۵۴	۲۵
۱۰		کیتھل ...	۱۳۹۱۲	۸	۷	۱۵	۷	۳	۴	...	..	...	۳	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۶۱	۲۹
۱۱		پانی پت ..	۲۹۳۴۲	۱۱	۱۴	۲۵	۱۰	۶	۴	...	۱	...	۴	..	۲	...	۳	۳	۱	۴	۵۰	۲۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۲	۸	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۲	۱	۳	۳۸	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۸	۸	۱۶	۱۳	۸	۵	...	...	..	۲	...	۱۰	...	۱	۳	۳	۹	۳۴	۲۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	...	۱	۱	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	...	...	...	...	۴	۱۳
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۲	۹	۲۱	۷	۲	۳	...	...	...	۳	...	۴	...	...	۱	...	۱	۹۴	۲۱
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۷	۲۷	۴۴	۲۴	۱۲	۱۲	..	..	...	۷	...	۸	...	۹	۵	۱	۶	۳۱	۲۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۵	۱۴	۳۹	۲۲	۱۳	۹	..	۲	...	۸	۲	۵	...	۵	۴	۱	۵	۴۷	۲۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۰	۴	۶	۱۰	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۳۵	۷
۱۹	فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۴	۸	۲۲	۵	۳	۲	...	...	...	۱	..	۳	...	۱	...	...	...	۴۹	۱۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۱۰	۱۲	۱۴	۶	۸	..	..	...	۷	۱	۳	...	۳	...	۲	۲	۵۷	۹۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۰	۷۲	۱۴۲	۱۱۹	۶۰	۵۹	...	..	...	۶۵	۸	۲۰	...	۲۹	۱۰	۵	۱۵	۳۵	۳۰
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۸	۲۱	۱۹	۹	۱۰	..	۱	..	۳	...	۵	۳	۶	۱	...	۱	۵۰	۴۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۶	۶۵	۱۱۱	۸۸	۴۷	۴۱	...	۱	..	۲۱	۱	۴۶	۳	۱۶	۶	۹	۱۵	۳۸	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۳	۹	۲۲	۱۸	۹	۹	...	۱	...	۵	۲	۶	...	۴	۳	۲	۵	۴۴	۳۶
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۶	۲۵	۴۱	۱۶	۸	۸	...	...	...	۳	...	۳	..	۹	۱	۱	۲	۴۴	۱۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۰	۱۰	۹	۱۹	۲۱	۱۴	۷	...	...	..	۹	...	۱	...	۱۱	۱	۳	۴	۳۵	۳۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۲۴۹	۳	۶	۹	۵	۴	۱	...	..	..	۳	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۲۷	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۶۴	۸	۸	۱۶	۸	۷	۱	...	...	..	۲	۱	۳	...	۳	...	...	...	۴۵	۴۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۶۱	۳	۴	۷	۵	--	۵	...	...	...	۲	...	۲	..	۱	...	۱	۱	۳۱	۴۴
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۷	۱۳	۱۲	۷	۵	...	...	..	۶	۱	۲	...	۳	۲	۲	۴	۴۴	۳۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۴	۶	۱	...	۱	..	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۲۹	۵
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۴۲۹۸	۷	۲	۹	۶	۱	۵	..	...	...	...	...	۲	...	۴	...	...	...	۳۸	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۳	۷	۸	۳	۵	..	...	...	۴	...	...	...	۴	۱	۳	۴	۲۴	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۹	۱۷	۳۳	۳۴	۱۹	۱۵	...	...	...	۱۰	۱	۹	...	۱۰	۴	۳	۷	۳۷	۳۸
۳۴	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۲	۵	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	..	۱	...	..	...	۱۳	۳
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۲	۱۸	۳۰	۱۳	۸	۵	...	...	..	۴	۱	۱	...	۶	۵	۱	۶	۶۰	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۷	۴	۱۱	۷	۶	۱	..	...	...	...	...	...	...	۷	۲	۱	۲	۳۰	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۸	۲۹	۵۷	۵۲	۲۹	۲۳	...	...	...	۱۶	۲	..	..	۳۳	۶	۸	۱۳	۳۵	۳۲
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۴۵۳	۴۶۹	۹۲۲	۶۳۴	۳۴۸	۲۸۶	...	۶	...	۲۲۰	۲۸	۱۵۹	۶	۲۱۵	۸۰	۵۰	۱۳۰	۴۰	۲۸
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۲	۳	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۸	۱۴
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	..	...	..	۱	..	...	...	۱	۱	۴۸	۴۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۲۲ پیدائش (۴۶۹ لڑکے اور ۴۵۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۰ ہے — ۶۳۴ اموات (۳۴۸ مرد اور ۲۸۶ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:— لاہور میں ۳۰ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۰ بمقابلہ ۵۲ کے اور ملتان میں ۳۲ بمقابلہ ۲۲ کے۔

۲ امرات چیچک سے ادھیانہ میں اور پالی پت و قصور و امرتسر و بٹالہ میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ ع۔

دستخط۔ ڈبلیو۔ ایچ ملز۔ سپرنٹنڈنٹ
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ دیوان بہادر دیوان بشن داس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۴

ضمیمه گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۱۱] لاهور — ۱۷ مارچ (مجریه ۲۴ مارچ) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۴ مارچ سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مردم شماری مطابق سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۶	۱۳	۱۷	۹	۸	...	...		۴	۱	۲	...	۱۱	۴	۲	۶	۴۰	۵۲
	هانسی ...	۱۴۵۷۶	۱۰	۷	۲۷	۹	۴	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۷	۱	...	۱	۶۱	۳۲
	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۳	۱۲	۱۶	۱۴	۷	۷	...		...	۵	...	۳	...	۹	۱	۱	۲	۲۷	۳۴
	سرسه ...	۱۴۶۲۹	۷	۷	۱۴	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۶	۱	۳	...	۱۰	۲	۳	۶	۵۰	۶۸
روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۱	۸	۱۹	۷۹	۳	۷	...	...	...	۸	...	...	...	۲	۱	۳	۵	۵۰	۲۶
	جهجهر ...	۱۰۱۹۷	۵	۴	۹	۷	[illegible]	۳	...	...	...	۳		۲	...	[illegible]	۲	...	۲	۴۳	۳۴

۳۱۱ پی ۔ ٹی ۔ جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۲۱ع	پیدائش: مرد	عورتیں	کل	اموات: کل	مرد	عورتیں	باعث موت: هیضه	چیچک	وبا	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۳	۱	۴	۲	۱	...	...	...	...	۲	...	...	...	...	۲	...	۲	۱۷	۹
۸	گورگانوه ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۴	۶	۱۰	۷	۴	۳	...	...	...	...	۱	۴	...	۲	۱	۱	۲	۲۱	۱۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۱۲	۲۵	۵	۴	۱	...	...	..	۳	۱		...	۱	۱	...	۱	۶۱	۱۲
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۳	۵	۸	۱	۱	...	...	..	...	۱	...	..	...	...	...	..	..	۳۳	۴
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۲	۱۱	۲۳	۱	۳	۷	...	...	..	۴	...	...	...	۶	۱	۲	۳	۴۶	۲۰
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۹	۱۴	۱	..	۱	...	...	..	...	...	...	...	۱	..	۱	۱	۶۷	۵
۱۳	انباله ..	انباله ...	۲۴۴۹۳	۱۱	۱۵	۲۶	۱۳	۳	۱۰	...	...		۲	۱	۶	...	۴	۱	۲	۳	۵۵	۱۸
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۴	۸	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	۱	۹	...	...	...	۳	۱	۳	۴	۵۲	۴۳
۱۵	هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۷	۴	۱۱	۸	۲	۶	...	۱	..	۱	...	۳	...	۳	...	۱	۱	۳۳	۲۴
۱۶	جالندهر ..	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۱۹	۴۰	۲۶	۱۸	۸	..	..	..	۱۱	۱	۷	...	۷	۴	۳	۷	۳۸	۲۴
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۱۹	۱۸	۳۷	۱۸	۱۰	۸	..	۱	...	۴	۱	۵	...	۷	۴	۳	۷	۴۵	۲۲
۱۸		جگراؤن ...	۱۵۰۳۹	۸	۹	۱۷	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۱	۱	۲	۵۹	۲۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۷	۷	۱۴	۱۰	۵	۵	...	...	..	۳	۱	۳	...	۴	۲	۳	۵	۲۹	۲۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۶	۹	۱۲	۹	۳		..	...	۲	۱	۵	..	۴	۳	...	۳	۴۳	۱۷
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۲	۶۹	۱۵۱	۱۳۳	۷۸	۵۵	...	۱	...	۶۲	۵	۲۸	۶	۳۱	۱۵	۹	۲۴	۳۷	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۷	۱۰	۱۷	۱۳	۶	۷	...	...	..	۳	...	۲	۲	۶	۲	۳	۵	۳۶	۲۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۹	۷۴	۱۶۳	۸۵	۴۸	۳۷	..	۲	...	۳۱	۲	۳۴	...	۱۶	۷	۵	۱۲	۵۳	۲۹
۲۴	گورداسپور	بٹاله ..	۲۹۴۳۰	۲۰	۱۶	۳۶	۹	۳	۶	...	...	...	۵	۱	۲	۱	...	۱	...	۱	۷۱	۱۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۱	۱۸	۳۹	۳۵	۲۱	۱۴	...	...	...	۴	۱	۱۲	..	۱۸	۳	۳	۶	۴۲	۳۸
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۳۷	۹	۱۰	۱۹	۲۱	۱۴	۷	...	...	...	۶	۴	...	...	۱۱	۳	۳	۶	۳۵	۳۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۹	۹	۶	۱۵	۷	۷	...	...	..	...	۲	...	۱	...	۳	۲	...	۲	۴۶	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۳	۱۰	۱۳	۱۳	۶	۷	...	...	..	۵	..	۳	...	۵	۲	۴	۶	۳۶	۳۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۱	۵	۶	۷	۵	۲	...	...	۱	۱	۱	۳	..	۱	۲	۲	۴	۲۷	۳۱
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۹۲۰۲	۷	۵	۱۲	۵	۴	۱	...	...	..	۲	۱	۱	...	۱	۲	۱	۳	۴۱	۱۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۵	۳	۸	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۴۱	۱۵
۳۲	خوشاب	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۵	۷	۵	۴	۱	..	...	...	...	...	۱	...	۴	...	...	...	۳۴	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۹	۶	۱۵	۳	۲	۱	..	...	...	...	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۷۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – ہیضہ	باعث موت – چیچک	باعث موت – طاعون	باعث موت – بخار	باعث موت – اسہال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقہ سانس	باعث موت – ضرب	باعث موت – تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۲	راولپنڈي ..	راولپنڈي ...	۸۶۶۳۲	۱۶	۱۳	۲۹	۲۳	۹	۱۴	...		۲	۶	۱	۷	...	۷	۱	۴	۵	۳۲	۲۶
۳۱	لائل پور ..	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۵	۱۳	۷	۳	۴	.	.	...	۴	..	...		۳	۱	۱	۲	۳۰	۱۹
۳۱	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۵	۱۳	۱۸	۱۲	۶	۶	...	...		۴	۱	۱	.	۶	۲	۴	۶	۳۶	۲۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۹	۱۸	۲	...	۲		...	...	...	...	...	...	۲	...	...	..	۶۶	۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۲	۱۷	۳۹	۴۸	۲۲	۲۶	...	...	...	۱۱	...	..	..	۳۷	۶	۷	۱۳	۳۰	۲۹
		میزان کل ...	۲۱۹۶۵۱۵	۴۹۸	۴۵۹	۹۵۷	۶۳۶	۳۴۶	۲۹۰	...	۵	۴	۲۱۵	۲۶	۱۳۱	۹	۲۲۶	۸۲	۷۷	۱۵۹	۴۲	۲۸
	پہاڑي تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۱	۵	۲	۲	...	...	...	..	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱۴	۵
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۱	۱	..	...	...	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	۴۱	۳۰
	ڈلہوزي ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	..	۱	..	...	...	...	...	...	...	...	۴۸
	مري ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۵۷ پیدائش (۴۹۸ لڑکے اور ۴۵۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۲ ہے—۶۳۶اموات (۳۴۶ مرد اور ۲۹۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکي اوسط اموات بحساب في ہزار آبادي ۲۸ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ۳ بمقابلہ ۲۱ کے جو سال گذشتہ کے اسي ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۱۹ بمقابلہ ۴۸ کے اور ملتان میں ۲۹ بمقابلہ ۱۹ کے۔

۲ اموات طاعون سے راولپنڈی میں۔ اور جگادھری و جالندھر میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں۔ ۵ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۲ امرتسر میں۔ ہوشیارپور و لدھیانہ اور لاہور ہر ایک میں ایک ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ ع۔

دستخط۔ ڈبلیو۔ ایچ ملز۔ سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ دیوان بہادر دیوان بشن داس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

مطبوعہ بہ منظوری برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ افسر لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور — ۲۵ مارچ مجریہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار	۱۷۱۶۳	۱۱	۳	۱۵	۱۹	۱۱	۸	...	...		۵	۱	۶	..	۷		...		۳۶	۵۸
۲	حصار	ہانسی	۱۳۵۷۶	۵	۷	۱۲	۳	۱	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۳۳	۱۱
۳	حصار	بھوانی	۳۱۱۰۰	۱۰	۷	۲۳	۱۵	۹	۹	...		...	۹	۲	...	...	۷	...	۵	۵	۳۹	۲۵
۴	حصار	سرسہ	۱۳۶۲۹	۸	۸	۱۶	۱۶	۸	۸	...	...	...	۳	...	۳	...	۹	۱	۱	۲	۵۷	۵۷
۵	روہتک	روہتک	۱۹۸۶۲	۸	۹	۱۷	۸	۲	۶	...	...	...	...	...	۳	...	۵	۱	۲	۳	۳۵	۲۱
۶	روہتک	جھجر	۱۰۱۶۷	۳	۳	۹	۳	۲	۲	...	...		۱		۲	...	۱	۱	...	۱	۳۰	۲۰

۳۱۲۰۱-۲۷۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – هیضه	باعث موت – چیچک	باعث موت – طاعون	باعث موت – بخار	باعث موت – اسهال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقه سانس	باعث موت – ضرر	باعث موت – تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۵	۶	۱۱	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۳۸	۹
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۹	۳	۵	...	...	...	۱	۲	۱	...	۵	۱	۱	۲	۳۸	۱۹
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۸	۱۵	۹	۳	۵	...	...	..	۵	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۳	۳۷	۲۲
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۳	۵	۸	۸	۴	۴	...		...	۵	...	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۳	۲۲
۱۱		پانی پت ..	۲۹۳۳۲	۷	۱۸	۲۵	۱۳	۶	۷	...	...	..	۷		۲	...	۳	۱	۲	۳	۵۰	۲۶
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۳	۹	۳	۲	۱	...	...	..	۲	...	...	...	۱	۱	..	۱	۴۳	۱۴
۱۳	انباله ..	انباله ...	۲۴۴۹۳	۱۳	۱۰	۲۳	۱۸	۱۳	۵	...	...	۳	۴		۹	...	۵	۴	...	۴	۴۹	۲۸
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۵	۴	۹	۹	۲	۴	...	...	...	۳	...	۱۲	...	۱	۱	...	۱	۳۹	۲۹
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۶۹۸۰	۹	۶	۱۷	۸	۴	۳	...		..	۳	...	۱	...	۴	...	۱	۱	۵۲	۲۴
۱۶	جالندهر ..	جالندهر ...	۵۵۳۸۴	۲۳	۲۵	۴۸	۴۰	۱۶	۲۴		..	...	۱۲	۴	۷	۱	۱۷	۵	۷	۱۲	۴۵	۳۸
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۲۳	۲۵	۴۸	۳۰	۱۶	۲۴		..	...	۱۲	۳	۷	۱	۱۷	۵	۷	۱۲	۵۸	۳۰
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۶	۱۲	۶	۱	۵	...	...	...	۳	..	۱	...	۲	...	۱	۱	۳۹	۲۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۱۳	۱۱	۲۴	۸	۷	۱	...	...	..	۴	۱	۲	...	۲	۳	۱	۴	۵۰	۱۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۷	۱۲	۷	۳	۳		..	...	۳	...	...	..	۴	۱	۱	۲	۵۷	۳۳
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۱	۹۹	۱۹۰	۱۳۳	۷۴	۵۹	...	...	...	۷۰	۹	۳۵	۳	۴۹	۱۹	۱۸	۳۷	۳۰	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۱۹	۳۲	۹	۹	۳	..	...	۱	۳	...	۱	۱	۳	۳	..	۳	۶۷	۱۹
۲۳	امرتسر ..	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۸	۵۸	۱۱۶	۹۵	۵۱	۴۴	..	۲	..	۳۸	۳	۲۱	۲	۲۹	۱۱	۸	۱۹	۳۰	۳۳
۲۴	گورداسپور	بٹاله	۲۶۴۳۰	۲۰	۱۴	۳۴	۱۴	۹	۵	...	۱	...	۵	۱	۷	...	..	۵	۲	۷	۶۷	۲۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۱۵	۲۵	۴۰	۲۲	۹	۱۳	...	...	...	۲	۱	۶		۱۳	۱	۲	۳	۴۳	۲۴
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۳۰	۱۲	۱۱	۲۳	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۷	۱	۲	...	۱۰	۴	۵	۹	۴۲	۳۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۸	۷	۱۵	۴	۲	۲	...	..	..	۳	...	...	...	۲	۲	...	۲	۴۶	۱۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۱۴	۱۲	۹	۲۱	۱۳	۴	۹	...	...	..	۵	۱	۲	...	۵	۱	۱	۲	۵۹	۳۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۵	۱۱	۶	۱	۵	..	...	..	۴	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۳۹	۲۷
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۴	۱۵	۸	۴	۴	...	...	..	۳	۱	...	...	۴	۳	۲	۴	۵۱	۲۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۶	۹	۵	۴	۱	..	...	...	...	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۳۶	۲۶
۳۲	جهلم	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۵	۶	۸	۴	۴	..	...	...	۱	...	۱	...	۶	...	۱	۱	۲۵	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱۱	۳	۱۵	۶	۲	۳	..	...	...	۴	...	۱	...	۱	...	...	...	۷۳	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وبا	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲		۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی	راولپنڈی ..	۳۶۶۳۲	۱۲	۸	۲۰	۲۰	۱۳	۱۳	...		...	۵	۱	۱۰	...	۹	۲	۲	۳	۲۲	۲۹
۳۴	لائل پور ..	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۵	۱۱	۱	۱	...			..	..	..	...		۱	۱	...	۱	۲۹	۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۹	۹	۱۸	۱۲	۶	۶				۳		۱		۱۱	۵	۵	۱۰	۳۶	۳۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۷	۱۵	۴	۲	۳		...	...	...	...	...	...	۲	۱		۲	۵۵	۱۸
۳۸	ملتان ..	ملتان ..	۸۵۷۴۷	[illegible]	۳۶	۷۶	۷۰	۴۲	۲۸		..	...	۳۶	۹			۳۸	۱۵	۴	۱۹	۳۶	۴۳
		میزان کل ...	۲۱۹۶۵۱۵	۵۳۱	۴۸۱	۱۰۱۲	۶۹۲	۳۶۴	۳۲۸	..	۷	۴	۲۵۸	۳۲	۱۲۵	۸	۲۵۸	۱۰۱	۸۳	۱۸۴	۴۴	۳۰
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۱	۲	۷	۶	۱	...	...		۲	...	..	۲	۱	۳	...	۳	۵	۱۹
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۳	..	۳	...	...	..		...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	۶۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۲۸	...	...	...	...	...	.	...	...	..	...		...	..	...	...	...	...	...	...
	مری ...		۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۱۲ پیدائش (۵۳۱ لڑکے اور ۴۸۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۴ ہے – ۶۹۲ اموات (۳۶۴ مرد اور ۳۲۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ ہے – ۳۰ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی: – لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۲۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۳ بمقابلہ ۳۸ کے اور ملتان میں ۴۳ بمقابلہ ۱۱ کے –

۳ امرات طاعون سے انبالہ میں اور ایک قصور میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ۷ امرات جیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۴ لدھیانہ میں ۲ امرتسر میں اور ایک بٹالہ میں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ ع

دستخط۔ ڈبلیو ایچ ملر سپرنٹنڈنٹ
برائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ دیوان بہادر دیوان بشن داس
ایل ایل اے [illegible] کمشنر و چیف مترجم گورنمنٹ پنجاب

دستخط لالہ [illegible] چند
میر مترجم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۵

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۳] لاہور — ۳۱ مارچ مجریہ ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۴	۹	۱۴	۹	۵	...	۱	..	۳	...	۱	...	۹	۱	۲	۳	۲۷	۴۳
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۹	۸	۱۷	۹	۶	۳	...	...	...	...	۱	...	...	۸	۱	۲	۳	۶۱	۳۲
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۲	۲۴	۲۴	۱۲	۱۲	...	..	...	۷	۱	۲	...	۱۱	۶	۲	۸	۴۰	۳۵
۴		سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۴	۷	۱۱	۱۳	۶	۷	...	...	...	۳	۱	۱	...	۸	۲	۱	۳	۳۰	۳۶
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۶	۱۳	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	۳	...	۱	...	...	...	۳۴	۱۱
۶		جھجر ...	۱۰۱۰۷	۳	۳	۶	۳	۲	۱	...	...	...	۱		...	...	۳	۱	...	۱	۳۰	۲۰

۳۵ جی ص ۰ ۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۴	۷	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	۳۰	۴
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۸	۸	۱۶	۵	۳	۱	...	...	...	...	۲	۱	...	۲	۱	...	۱	۳۴	۱۰
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۵	۸	۱۳	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۵	۴	...	...	۶	۴	۴	۸	۳۲	۳۷
۱۰		کیتھل ...	۱۳۹۱۲	۴	۸	۱۲	۵	۴	۱	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۴۹	۲۰
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۸	۵	۱۳	۸	۶	۲	...	...	..	۲	..	۵	...	...	...	...	...	۲۶	۱۶
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۶	۸	۷	۵	۲	...	...	...	۱	...	۳	...	۳	۱	۱	۲	۲۸	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۳	۱۹	۲۲	۷	۴	۳	...	...	۱	۳	..	...	...	۲	۲	..	۲	۳۷	۱۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۱	۴	۳	۱	۲	...	...	...	۲	..	...	...	۱	...	۱	۱	۱۷	۱۳
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۱	۵	۱۶	۵	۳	۲	...	..	...	۳	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۹	۱۵
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۲۵	۴۶	۲۳	۱۱	۱۲	..	۱	...	۷	...	۱۰	۱	۴	۲	۳	۵	۴۳	۲۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۵	۲۴	۳۹	۳۷	۱۷	۲۰	..	۱	...	۱۸	۲	۷	...	۳	۳	...	۳	۳۵	۴۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۵	۱۴	۱۳	۸	۵	...	...	...	۵	۱	۱	...	۶	۱	۳	۴	۴۹	۴۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۱۰	۶	۱۶	۱۱	۷	۴	...	...	...	۵	۱	۲	...	۳	۳	...	۳	۳۴	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۶	۹	۶	۲	۴	..	..	...	...	...	۳	...	۲	۱	۱	۲	۳۳	۲۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۸	۷۳	۱۴۱	۱۲۶	۶۹	۵۷	۱	...	...	۵۶	۴	۲۰	۸	۳۷	۱۵	۱۲	۲۷	۳۵	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۹	۷	۱۶	۱۵	۸	۷	...	...	۱	۳	...	۲	...	۸	۲	...	۲	۳۴	۳۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۶	۶۴	۱۲۰	۹۰	۴۴	۴۶	...	۱	...	۲۶	۱	۳۵	۲	۲۵	۹	۷	۱۶	۴۱	۳۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۴	۱۲	۲۶	۱۸	۹	۹	...	...	...	۹	...	۸	۱	..	۴	۲	۶	۵۲	۳۶
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۵	۱۵	۳۰	۱۷	۹	۸	...	...	...	۱	۳	۲	۱	۱۰	۴	۳	۷	۳۲	۱۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۱۵	۱۱	۲۶	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	...	۶	۱	۴	...	۱۰	۱	...	۲	۴۸	۳۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۲	۷	۹	۹	۲	۷	...	..	...	۷	...	...	...	۲	۱	۲	۴	۲۷	۲۷
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۴	۱۳	۱۸	۶	۱۲	...	...	..	۴	...	۵	...	۹	...	۲	۲	۳۶	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۵	۱۱	۴	۱	۳	...	...	..	...	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۴۹	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۱۰	۱۶	۱۱	۴	۷	...	...	..	۷	...	۱	...	۴	...	۳	۳	۵۴	۳۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۶	۳	۹	۵	۴	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	۲	۲	...	۲	۴۶	۲۶
۳۲	جہلم	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱۰	۱	۱۱	۶	۱	۵	..	...	...	۲	...	۱	...	۳	...	۲	۲	۴۶	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۴	۸	۵	۲	۳	...	۲	...	۳	...	...	...	...	۱	۱	۲	۳۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبائ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	-	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۷	۱۳	۲۰	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۱	۱	۷	...	۴	۵	۳	۹	۲۲	۲۶
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۷	۱۱	۲	...	۲	...	...	...	...	...	...	..	۲	...	...	...	۲۹	۵
۳۶	جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۱۵	۱۹	۳۱	۱۰	۶	۴	...	...	..	۲	...	۱	۱	۶	...	۱	۱	۶۲	۲۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۹	۹	۷	۱۶	۱۰	۶	۴	..	...	...	۳	...	۲	...	۵	۱	۱	۲	۵۹	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۰	۲۳	۴۶	۶۳	۲۵	۳۸	...	...	...	۲۳	۲	..	..	۳۸	۱۱	۱۱	۲۲	۲۷	۳۸
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۲۰	۴۴۳	۸۶۳	۶۶۴	۳۳۳	۳۳۱	۱	۱۱	۲	۲۲۳	۲۵	۱۳۵	۱۳	۲۲۳	۸۸	۷۲	۱۶۰	۳۸	۲۹
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ..		۱۸۹۳۴ ...	...	...	...	۳	...	۴	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...	...	..	...	۱۱
	دهرم ساله ...		۲۵۱۸ ...	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	..	...	...	...	۳۱
	ڈلهوزی ...		۹۳۸ ...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...		۱۳۶۱ ...	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	..	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۸ مارچ سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۶۳ پیدائش (۴۲۰ لو کے اور ۴۴۳ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۸ هے—۶۶۴ اموات (۳۳۳ مرد اور ۳۳۱ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۲۹ هے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں :—دهو ر میں ۳۱ بمقابله ۲۹ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهیں اور امرتسر میں ۳۱ مقابله ۵۳ کے او ر ملتان میں ۳۸ بمقابله ۲۹ کے

۲ اموات طاعون سے انبالہ میں اور ایک قصور میں درج رجسٹر ہوئیں- ۲ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے لدھیانہ میں ۲ پنگ دادنخاں میں ھانشی و جالندھر اور امرتسر ہرایک میں ایک-ایک موت لاہور میں ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء-

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملز-سپرانٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-دیوان بہادر دیوان بشن داس،
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط-لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ افسر لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۴] لاہور ۔ ۷ ۔ اپریل (مجریہ ۴ ۔ اپریل) سنہ ۱۹۱۶ع یوم جمعہ جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو یوم شنبہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۷	۱۳	۱۸	۱۱	۷	...	...		۶	۱	۶	..	۵	۳	۳	۶	۴۰	۵۵
	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۴	۸	۱۲	۷	۶	۱	...	...	...	۳	...	..	..	۴	۲	...	۲	۴۲	۲۵
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۹	۲۸	۳۰	۱۸	۱۲	...		...	۹	۲	۴	...	۱۵	۳	۴	۷	۳۰	۶۰
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۴	۵	۹	۱۳	۷	۶	...	...	...	۲	...	...	...	۱۱	۲	۲	۴	۳۲	۴۰
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۱	۸	۹	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	...	..	۲	۲		۲	۲۴	۱۹
	سونپت ...	۱۰۱۱۷	۳	۵	۸	۳	۱	۲	...	...		...		۱	...	۲	...	۱	۱	۳۶	۱۵

۱۰ پی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								یکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۴	۹	۲	۱	۱	...	...	...	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	۳۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۲	۳	۷	۵	۳	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۴	۲	۱	۳	۱۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱	۲	۱۰	۱۰	۸	۲	...	...	..	۴	۱	۲	.	۳	۴	۱	۵	۲۵
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۱	۶	۶	۱۲	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۴۹
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۹	۱۱	۲۰	۷	۱	۲	...	...	..	۱	...	...	...	۴	۲	۲	۳	۴۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۲	۲	۳	۵	۲	۱	...	...	...	..	...	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۲۰
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۶	۶	۱۲	۱۴	۶	۸	...	...	۴	۲	..	۲	...	۳	...	۱	۱	۲۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۹	۱۴	۱۱	۵	۶	...	...	...	۹	...	...	...	۵	۲	۲	۳	۶۱
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۸	۶	۱۴	۱۴	۷	۷	...	۱	..	۵	...	۷	...	۳	۴	...	۴	۴۳
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۳	۱۳	۳۶	۲۳	۱۴	۹		...	..	۵	۵	۵	...	۸		۳	۳	۳۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۳	۱۹	۳۲	۱۷	۱۱	۶	..	۹	...	۶	...	۲	...	۳	۱	۴	۵	۳۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۱۲	۱۷	۸	۵	۳	...	...	...	۲	..	۱	...	۵	۲	..	۲	۵۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۶	۱۰	۱۶	۲	۱۴	۸	...	...	...	۴	۲	۶	...	۹	۴	۳	۹	۳۴
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۸	۱۲	۵	۵	...	..	..	...	...	...	۱	...	۳	...	...	...	۵۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۵	۶۶	۱۲۹	۱۲۳	۹۳	۵۰	...	..	...	۶۰	۹	۱۷	۱	۳۷	۳۰	۱۶	۳۶	۳۲
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۲	۷	۱۹	۱۹	۱۰	۹	...	...	۲	۷	...	...	...	۱۰	..	۲	۲	۳۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۲	۵۸	۹	۱۲۵	۷۰	۵۵	...	۳		۳۱	۷	۵۴	۴	۲۵	۱۶	۱۲	۲۸	۳۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۹	۹	۱۸	۱۴	۸	۹	...	...	...	۴	..	۸	...	۲	۳	۱	۴	۳۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۶	۱۳	۱۷	۳۰	۳۰	۱۴	۱۶	...	..	..	۲	۱	۹	۱	۱۸	۳	۳	۹	۳۲
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۹	۸	۱۷	۲۲	۸	۱۴	...	...	..	۹	..	۲	...	۱۴	۴	۵	۹	۳۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۸	۷	۱۵	۶	۳	۲	...	..	...	۳	...	...	...	۳	۱	..	۱	۴۶
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۵	۹	۲۴	۱۶	۱۳	۲	...	...	.	۳	۱	۲	...	۱۰	۲	۱	۳	۶۷
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۳	۷	۹	۴	۶	..	...		۱	۱	۲	...	۳	۱	۱	۲	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۳	۱۳	۷	۵	۲	...	...	..	۴	۱	۲	...	۱	۲	۱	۳	۴۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۵	۷	۴	۲	۱	..	...	...	...	...	۲	...	۲	۲	...	۲	۳۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	..	۶	۶	۳	۱	۲	..	...	...	۲	۱	...	...	۱	...	۱	۱	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۱	۴	۶	۳	۳	..	...	...	۵	..	...	...	۱	۲	...	۲	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	هیضه	چیچک	وبائی	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی	راولپنڈی	۳۶۶۳۲	۱۱	۱۹	۳۰	۱۷	۷	۱۰	...		..	۴	.	۲	...	۱	۱	۲	۳	۲۳	۱۵
۳۵	وال پور (..	ڈمگی پور (...	۱۹۵۷۸	۳	۳	۷	۹	۲	۳	.		.	۲	..	۱		۳	.	۱	۱	۱۹	۱۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۲	۱۲	۱۰	۲۲	۱۲	۲	۱۰	.			۶		...	...	۷	.	۵	۵	۳۳	۲۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱	۱	۱۲	۵	۲	۲		...	...	۱	.	۲	..	۲	...	...	..	۴۳	۱۸
۳۸	ملتان ..	ملتان ..	۸۵۲۳۷	۲۷	۲۴	۵۱	۳۷	۱۹	۱۸		..	...	۱	..			۲۲	۹	۲	۹	۳۵	۲۲
		میزان ...	۱۱۹۹۵۱۵	۳۸۷	۴۰۶	۷۹۳	۶۸۲	۳۷۴	۳۰۸	...	۱۱	۶	۲۲۵	۳۴	۱۳۰	۹	۲۶۰	۹۸	۸۱	۱۸۹	۳۵	۳۰
	پہاڑی تفریح گاه																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	نقشه نہیں آیا																		
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	..	۲	۲	۱	..	۱	.	...	...	۱	..	...	..	...		۱	۱	۱۴	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...		...	...	..	...		...	.	...	...	...	...	...	...
	مری ...	..	۱۳۹۱	:	...	۱	...	...	...	...	..	...	..	.	...	...	...	.	..	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۵ مارچ سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۰ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۹۳ پیدائش (۳۸۷ لڑکے اور ۴۰۶ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۵ هے ۶۸۲ اموات (۳۷۴ مرد اور ۳۰۸ عورتین) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۰ هے ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں :- دهلی میں ۳۱ بمقابله ۲۷ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۴۳ مقابله ۴۹ کے اور ملتان میں ۲۲ بمقابله ۲۱ کے -

۴ اموات طاعون سے انبالہ میں اور ۲ قصور میں درج رجسٹر ہوئیں- ۱۱ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۲ لدھیانہ میں ۴ امرتسر میں اور ہوشیارپور میں ایک-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط- ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط- دیوان بہادر دیوان بشن داس
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط- لالہ بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۵] — لاہور ۱۴-اپریل (مجریہ ۲۱-اپریل) سنہ ۱۹۱۶ع یوم جمعہ [جلد ۳۳

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۳	۷	۱۰	۱۲	۶	۶	...	...		۱	...	۵	..	۶	۲	۳	۵	۳۰	۳۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۶	۸	۱۴	۷	۵	۲	...				...	۱	...	۴	۱	...	۱	۵۰	۴۵
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۳	۲۶	۳۵	۱۷	۱۸	...			۱۲	۴	۲	..	۱۷	۶	۳	۹	۴۴	۵۹
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۸	۸	۱۶	۱۶	۱۰	۶	...	...		۲	...	۱	...	۱۳	۴	۳	۷	۵۷	۵۷
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۲	۵	۱۹	۹	۵	۴	...	...	...	۴	...	۱	..	۴	۲	۱	۳	۵۰	۲۳
۶		جهجهر ...	۱۰۰۹۷	۳	۴	۷	۴	۲	۲	...	...	۱			۱	...	۲	۱	۱	۲	۴۴	۲۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	اطفال سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	اطفال سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	اطفال سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۴	۴	۸	۷	۵	۲	...	...	...	۴	۱	...	...	۲	...	...	...	۳۵	۳۰
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۲	۵	۷	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	۲	۱	...	۱	۱۵	۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۷	۱۸	۱۱	۸	۳	...	...	...	۷	۱	۲	...	۱	۱	۱	۲	۳۴	۲۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۴۱	۵	۴	۹	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	۱	...	۱	۲	۱	۱	۲	۳۷	۳۱
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۴	۱۳	۲۷	۱۵	۱۲	۳	...	...	...	۷	...	۳	...	۵	۳	...	۳	۵۴	۳۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۴	۷	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۳	...
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۲	۱۵	۹	۲۴	۱۶	۸	۸	...	...	۳	۳	..	۳	...	۷	۳	۳	۶	۵۱	۳۴
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۴	۳	۸	۱۱	۷	۳	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۸	۳۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۲	۱۶	۱۸	۸	۴	۴	...	...	...	۲	...	۲	..	۴	...	۱	۱	۵۵	۲۴
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۸۴	۱۹	۱۷	۳۶	۳۶	۲۰	۱۶	...	...	...	۱۷	۲	۷	...	۱۰	۶	۳	۹	۲۴	۳۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۲	۱۵	۲۷	۲۲	۱۰	۱۲	..	۹	...	۷	۱	۳	...	۲	۲	۲	۳	۳۳	۲۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۸	۱۳	۹	۴	۵	...	...	...	۱	..	۲	...	۶	۳	۱	۳	۳۵	۳۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۰	۱۰	۲۰	۱۱	۱۰	۱	...	...	..	۳	۱	۳	...	۴	۱	...	۱	۳۲	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۴	۱۰	۱۵	۷	۸	..	..	...	۲	...	۳	...	۱۰	۳	۳	۷	۴۸	۷۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۳	۳۹	۱۱۲	۱۲۷	۶۳	۶۴	...	...	...	۷۱	۱۰	۲۰	۳	۲۲	۱۸	۱۹	۳۷	۲۸	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۴	۵	۹	۱۸	۱۳	۵	...	...	...	۴	۱	۱	۱	۱۰	۵	۲	۷	۱۹	۳۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۷	۷۳	۱۳۰	۱۰۰	۵۵	۴۵	...	۱	..	۳۲	۳	۳۲	۲	۳۰	۱۳	۵	۱۸	۳۵	۳۴
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۶	۱۴	۳۰	۱۵	۱۱	۴	...	۱	...	۹	۲	۳	...	...	...	۱	۱	۶۰	۳۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۲۱	۴۳	۳۶	۱۸	۱۸	...	...	...	۷	۲	۹	..	۱۸	۶	۴	۱۰	۳۶	۳۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ..	۲۸۶۳۷	۱۰	۱۳	۲۳	۲۳	۹	۱۵	...	...	...	۷	..	...	...	۱۶	۳	۱	۴	۳۴	۳۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۳	۳	۶	۶	۳	۳	...	..	...	۱	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۱۸	۱۸
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱	۴	۵	۱۵	۶	۹	...	...	..	۳	...	۲	...	۱۰	..	۳	۳	۱۳	۳۲
۲۹		جلالپور ...	۱۲۹۱۵	۳	۲	۵	۴	۲	۱	..	...	..	۱	...	...	...	۳	۲	۱	۳	۲۲	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۶	۱۳	۱۳	۶	۷	...	...	..	۳	۱	...	...	۹	۱	۱	۲	۳۴	۳۳
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۱	۳	۴	۲	۲	..	...	...	۱	...	...	...	۳	...	...	...	۱۵	۲۰
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۶	۸	۳	۴	..	۱	...	...	۱	۱	...	۵	۱	۲	۳	۲۵	۳۴
۳۳		پنڈدادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۵	۶	۳	۳	...	...	...	...	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	۳۰	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
١	٢	ـ	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٣	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٢	١٧	١٤	٣١	٣٣	١٦	١٧	...	..	...	١٣	٥	٧	...	٨	٤	٩	١٠	٣٥	٣٧
٣٤	لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	٧	٥	١٢	٧	٥	٢	.	..	...	٤	...	١	..	٢	٢	٢	٤	٣٢	١٩
٣٦	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٢	٦	٥	١١	١٣	٨	٦	...	..	..	١	٢	١	...	١٠	٢	٣	٥	٢٢	٢٨
٣٧	جھنگ ...	چنیوٹ ...	١٣٠٨٥	٥	٤	٩	٤	٢	٢	..	...	...	٣	...	١	...	...	...	...	...	٣٣	١٥
٣٨	ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٣٧	٢٦	٢١	٤٧	٤٨	٢٥	٢٣	...	١	...	٢٢	٣	..	..	٢٢	٨	٩	١٧	٣٩	٢٩
	میزان کل ...		١١٩٩٥١٥	٤١٢	٤١٨	٨٣٠	٧٣١	٣٩٤	٣٣٧	..	١٣	٣	٢٦٨	٣٦	١٢٠	٨	٢٧٣	١٠٨	٨٦	١٩٣	٣٦	٣٢
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	١٨٩٣٤	٤	١	٥	٣	٢	١	...	...	...	..	...	٢	...	١	٢	١	٣	١٤	٨
	دھرم سالہ ...	...	٢٥١٨	...	١	١	١	...	١	...	...	...	...	...	١	...	...	..	...	...	٢٠	٢٠
	ڈلہوزی ...	...	٩٣٨	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	١٣٩١	١	...	١	...	...	١	...	...	...	...	...	١	...	...	..	..	...	٣٦	٣٦

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ یکم اپریل سنہ ١٩١٦ع میں ٣٨ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ٨٣٠ پیدائش (٤١٢ لڑکے اور ٤١٨ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٣٦ ہے—٧٣١ اموات (٣٩٤ مرد اور ٣٣٧ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٣٢ ہے—٣ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ٣١ بمقابلہ ٣٤ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ٣٢ بمقابلہ ٥٣ کے اور ملتان میں ٢٩ بمقابلہ ٢١ کے۔

۳ اموات طاعون سے انبالہ میں درج رجسٹر ہوئیں—۱۳ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۹ لدھیانہ میں-۱۰ روتک-بٹالہ-جہلم اور ملتان ہر ایک میں ایک-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۱۶ ء

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—دیوان بہادر دیوان بشن داس
[illegible] کمشنر و [illegible] منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط—لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۶

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۱۶] — لاهور — ۲۱ اپریل | مجریه ۲۸ اپریل | سنه ۱۹۱۶ع یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۸ اپریل سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۵	۱۲	۱۷	۱۱	۶	...	...		۳	...	۱	...	۱۳	۳	۱	۴	۳۶	۵۲
۲	حصار	هانسی ...	۱۴۵۷۶	۵	۶	۱	۱۰	۵	۵	...	...		-	...		...	۸	۱	۱	۲	۳۹	۳۶
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۱	۱۴	۲۵	۳۸	۲۰	۱۸	...			۱۱	۳	۲	...	۲۲	۴	۶	۱۰	۴۲	۹۴
۴	حصار	سرسه ...	۱۳۶۲۹	۳	۵	۸	۱۵	۶	۹	...	...	..	۶	۲	۲	...	۴	۱	۲	۳	۲۹	۵۳
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۹۲	۵	۹	۱۴	۷	۵	۲	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۳۷	۱۹
۶	روهتک	جهجر ...	۱۰۱۹۷	۵	۴	۹	۳	۱	۱	...	...		۱	۱	...	...	...	...	...	...	۳۳	۱۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	اطفال کم عمر کے بچے: لڑکے	اطفال کم عمر کے بچے: لڑکیاں	اطفال کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۷	۲	۹	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۳۹	۲۱
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۳	۸	۱۲	۹	۴	۵	...	...	...	...	...	۴	...	۵	۱	۱	۲	۲۵	۱۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۳	۱۴	۱۲	۹	۴	...	...	...	۸	...	۲	...	۳	۴	۱	۵	۳۰	۲۲
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۱۱	۵	۱۶	۷	۲	۵	...	...	...	۴	۱	...	...	۲	...	...	...	۱۵	۲۱
۱۱		پانی پت ..	۲۹۳۳۲	۹	۸	۱۷	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۹	...	۳	...	۵	۲	۲	۳	۳۴	۲۳
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۴	۶	۸	۳	۵	...	...	...	۴	...	۱	...	۳	۳	۱	۴	۲۹	۲۸
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۳۴۹۳	۱۰	۶	۱۶	۸	۳	۵	...	...	۱	۱	...	۱	...	۵	۲	۱	۳	۳۴	۱۷
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۳	۷	۱۰	۱۱	۵	۶	...	...	۱	۹	۱	۲	...	۱	۱	...	۱	۴۳	۴۸
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۹۹۸۰	۵	۷	۱۲	۱۷	۹	۸	...	..	...	۵	...	۲	...	۱۰	۱	۱	۲	۳۶	۵۲
۱۶	جالندهر...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۱۳	۱۰	۲۳	۳۰	۱۶	۱۴	..	...	...	۹	...	۹	...	۱۲	۶	۱	۷	۴۲	۲۸
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۱۲	۱۵	۲۷	۳۵	۱۳	۲۲	...	۱۲	...	۱۴	۲	۳	...	۴	۴	۲	۶	۳۳	۴۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۸	۱۴	۱۰	۵	۵	...	...	...	۲	۳	۲	...	۴	..	۳	۳	۴۹	۳۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸		۸	۱۵	۱۰	۹	۱	...	...	...	۴	...	۱	...	۵	۲	...	۲	۳۲	۲۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	۳	۲	۸	۵	۳	..	..	...	...	...	۱	...	۷	۱	۳	۳	۱۹	۲۸
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۳	۶۳	۱۲۶	۱۱۹	۵۵	۶۴	...	...	...	۵۹	۱۱	۲۴	۵	۲۰	۱۲	۱۹	۳۱	۳۱	۳۰
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۱	۱۰	۲۱	۱۹	۱۰	۹	...	...	۴	۶	...	...	...	۹	۳	۱	۴	۴۲	۴۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۹	۵۱	۱۱۰	۱۴۳	۷۶	۶۷	...	۲	..	۲۳	۴	۶۸	۳	۴۳	۱۸	۱۲	۳۰	۳۸	۴۹
۲۴	گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۱۲	۴	۱۶	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	۱	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۲	۲۰
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۱	۱۹	۴۰	۲۷	۱۷	۱۰	...	...	...	۳	۱	۹	...	۱	۵	۳	۸	۳۳	۲۹
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۶۳۷	۸	۱۴	۲۲	۱۶	۸	۸	...	...	...	۹	۳	۱	...	۹	۴	۲	۹	۴۰	۲۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۹	۳	۵	۸	۱۰	۴	۹	...	..	...	۱	..	۲	...	۷	۲	۱	۳	۲۴	۳۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۱۳	۲۲	۳۰	۱۳	۱۷	...	...	..	۹	...	۶	...	۱۵	۶	۱	۷	۹۲	۸۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۳	۸	۶	۴	۲	...	...	..	۲	...	۱	...	۲	۳	۱	۴	۳۶	۲۷
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۳۰۲	۶	۸	۱۴	۹	۴	۵	...	...	..	۲	...	...	...	۹	۲	۱	۳	۳۸	۳۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۹	۱۰	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۵	...	۳	۳	۵۱	۳۶
۳۲	خوشاب	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۲	۷		۲	۵	..	۲	...	۱	۱	...	...	۳	...	...	...	۲۹	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۳	۴	۵	۵	...	...	۲	...	۲	۱	...	...	...	۲	...	۲	۲۵	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد-	پیدائش: عورتیں-	پیدائش: کل-	اموات: کل-	اموات: مرد-	اموات: عورتیں-	باعث موت: هیضه-	باعث موت: چیچک-	باعث موت: وباء-	باعث موت: بخار-	باعث موت: اسہال و پیچش-	باعث موت: امراض متعلقه سانس-	باعث موت: ضرر-	باعث موت: تمام دیگر بواعث-	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے-	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل-	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال-
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۰	۱۳	۳۳	۲۸	۱۷	۱۱	...	..	...	۱۱	۲	۶	...	۹	۵	۳	۸	۳۷	۳۱
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۴	۹	۴	۱	۳	..	.	...	۱	..	۱	..	۲	۱	۱	۲	۲۳	۱۱
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۱۲	۱۰	۲۲	۱۱	۶	۵	...	..	.	۲	..	۱	...	۷	۱	...	۱	۳۴	۲۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۶	۱۲	۸	۵	۳	..	...	...	۳	...	...	...	۵	۲	۱	۳	۳۴	۲۹
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۶	۲۵	۴۱	۵۰	۳۱	۱۹	...	...	...	۲۵	۲	..	..	۲۳	۱۰	۵	۱۵	۲۵	۳۰
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۴۰۲	۳۹۸	۸۰۰	۷۸۶	۴۱۰	۳۷۶	..	۱۸	۶	۲۷۲	۳۹	۱۴۷	۸	۲۹۵	۱۱۸	۸۲	۲۰۰	۳۵	۳۴
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۳	۲	۵	۵	۲	۳	...	...	...	۴	...	۱	--	...	...	۱	۱	۱۳	۱۴
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	..	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۸-اپریل سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۰۰ پیدائش (۴۰۲ لڑکے اور ۳۹۸ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۵ ہے—۷۸۶-اموات (۴۱۰ مرد اور ۳۷۶ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں-جنکي اوسط اموات بحساب في هزار آبادي ۳۴ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:—لاهور میں ۳۰ بمقابله ۳۷ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۴۹ مقابله ۵۴ کے اور ملتان میں ۳۰ بمقابله ۳۵ کے-

۴ امرات طاعون سے قصور میں اور انبالہ اور جگادھری ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں—۱۸ امرات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۱۲ ادھیانہ میں—۱۰ رتسر-جہلم اور پنڈ دادنخاں ہر ایک میں ہو-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۶ع-

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—دیوان بہادر دیوان بشن داس
ای-اے-اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط—لالہ بہاری چند
میر مترجم-

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۵

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۷] — لاہور — ۲۸ اپریل مجریہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۶ع یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بوجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۲	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۶	۱۱	۱۷	۲۱	۹	...	...		۵	۲	۱		۹	۳	۱	۴	۳۳	۵
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۷		۱	۱۵	۳	۱۱	...	...	...	۳	۱		...	۱۱	...	۴	۴	۴۳	۵۴
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۹	۱۹	۳۹	۲۰	۳۹	...		...	۱۳	۲	۲	...	۳۲	۳	۹	۱۲	۳۲	۸۲
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۹	۴	۱۳	۱۷	۹	۸	...	...	...	۷	۱	...	...	۹	۴	۲	۶	۳۹	۶۱
۵	روہتک	روہتک ...	۱۵۸۶۲	۳	۵	۸		۸	۱	...	...	...	۴	۱	۱	۱	۲	۱	...	۱	۲۱	۲۴
۶		[illegible] ...	۱۰[illegible]۱۷	۶	۴	۱۰	۲	۲	۳	...	...		...	...		...	۲	۲	...	۲	۳۹	۲۰

۲۳۸ ای پی ۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	اطفال جن کی عمر ۷ سے نیچے: لڑکے	اطفال جن کی عمر ۷ سے نیچے: لڑکیاں	اطفال جن کی عمر ۷ سے نیچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۳	۴	۷	۹	۷	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۵	۴	۲	۶	۳۰	۲۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۴	۹	۶	۲	۴	...	...	...	...	...	۲		۳	۳	۳	۵	۱۹	۱۳
۹		کرنال ...	۲۱۰۱۸	۵	۱۵	۲۰	۹	۵	۴	...	...	...	۳	...	...	..	۶	۳	۳	۶	۳۹	۲۲
۱۰	کرنال ..	کیتھل ...	۱۲۶۱۲	۴	۴	۸	۵	۴	۱	...	..	...	۴	...	...	...	۲	۲	..	۲	۳۰	۲۰
۱۱		پانی پت	۲۶۳۳۲	۸	۸	۱۶	۱۰	۴	۶	...	...	..	...	۱	۱	...	۶	۱	۳	۴	۳۲	۲۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۲	۳	۳	۶	۴	۳	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	۱		...	...	۲۹	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ	۲۳۳۹۲	۵	۷	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	۴	۳	۱	۴	۲۶	۲۱
۱۴		جگادھری ..	۱۲۰۴۶	۱	۵	۶	۱۱	۵	۶	...	...	---	۸	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۲۶	۴۸
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۶	۴	۱۰	۱۴	۱۰	۴	...		..	۳	...	۷	۱	۳	۴	۱	۵	۳۰	۴۳
۱۶	جالندھر ..	جالندھر	۵۵۳۰۴	۱۳	۱۲	۲۵	۲۷	۸	۱۹		...	...	۱۱	۲	۵	...	۹	۲	۶	۸	۲۴	۲۵
۱۷		لودھیانہ ..	۳۳۱۵۲	۲۳	۱۳	۳۶	۴۴	۲۲	۲۲	..	۲۱	...	۱۳	۳	۳	...	۴	۷	۴	۱۱	۳۴	۵۳
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں .	۱۵۰۳۰	۶	۷	۱۳	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۹	---	...	...	۱۲	۴	۲	۶	۴۵	۹۳
۱۹		فیروزپور	۲۴۶۷۸	۵	۲		۶	۱	۳	...	...	..	۲	...	۱	...	۳	۳	...	۲	۱۵	۱۳
۲۰	فیروزپور	فاضلکا	۱۰۵۸۹	۵	۴	۹	۶	۴	۲	..	..	...	۱	...	۱	...	۴	۱	...	۱	۳۳	۲۹
۲۱		لاہور ...	۲۱۰۲۷۰	۳۴	۵۲	۸۶	۱۱۷	۶۵	۵۲	۲	...	...	۵۹	۷	۲۰	۲	۲۷	۲۲	۱۲	۳۴	۲۱	۲۹
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۳۷۸۳	۳	۳	۶	۲۳	۸	۱۵	...	...	۳	۸	...	۴	۱	۹	...	۲	۲	۱۳	۳۸
۲۳	امرتسر ..	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۷	۳۵	۷۲	۱۳۳	۸۶	۴۷	...	۵		۵۰	۳	۳۶	۲	۴۷	۱۷	۱۷	۳۴	۳۲	۴۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۱	۶	۱۷	۹	۶	۳	...	۲	...	۲	۱	۳	...	۱	..	...	...	۳۴	۱۸
۲۵	سیالکوٹ ..	سیالکوٹ	۳۸۵۹۵	۱۷	۱۹	۳۶	۲۲	۱۱	۱۰	...	...	..	۳	۱	۹	...	۱۰	۲	۱	۳	۳۹	۲۳
۲۶		گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۰	۸	۹	۱۷	۲۷	۱۲	۱۵	...	...	...	۶	۴	۲	...	۱۸	۶	۶	۱۲	۳۱	۴۹
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ..	۱۷۱۳۹	۳	۴	۷	۹	۲	۷	...	..	..	۵	۱	...	...	۳	۱	۴	۵	۲۱	۲۷
۲۸		گجرات	۱۸۶۹۲	۵	۶	۱۱	۲۳	۱۳	۱۰	...	...		۷	۲	۱	...	۱۳	۲	۳	۹	۳۱	۶۴
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۶	۱۰	۸	۴	۳	..	...		۲	۱	...	...	۴	۳	۱	۴	۳۵	۳۶
۳۰		بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۴	۸	۱۲	۴	۲	۱	...	...	..	۱	...	۱	...	۲	۲	۱	۲	۳۱	۱۴
۳۱	شاہپور	خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۱	۳	۳	۲	۲	.	...	...	...	۱	۱	...	۲	...	...	...	۲۰	۲۰
۳۲		جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۶	۸	۱۰	-	۵	..	۱	---	۴	...	۳	...	۳	۱	...	۱	۳	۴۶
۳۳	خوشاب	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۴	۷	۵	۲	۳	..	...	...	۳	...	...	...	۲	۱	...	۱	۳۴	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈي ...	راولپنڈي ...	۳۶۶۳۲	۱۳	۱۲	۲۵	۲۹	۹	۱۷	...		..	۸	۱	۳	...	۱۳	۱	۵	۶	۲۸	۲۹
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۲	۴	۸	۶	۲	.	.	..	۳	۱	۱		۲	۲	۱	۳	۱۱	۴۱
۳۶	جهنگ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۹	۱۲	۲۱	۱۷	۱۰	۷	...	..		۸	.	۱	...	۷	۵	۵	۱۰	۳۲	۴۴
۳۷	جهنگ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۵	۱۱	۱	۱	...		...	...	۱	...	...	...	...	۱	...	۱	۴۰	۴
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۱	۲۸	۴۹	۴۹	۲۷	۲۲	..	...	...	۲۴	۳	..		۲۲	۹	۵	۱۴	۳۰	۴۰
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۲۸	۳۵۲	۶۸۰	۷۹۶	۴۲۲	۳۷۴	۲	۴۹	۳	۲۸۸	۳۸	۱۱۳	۸	۳۱۵	۱۲۴	۱۰۷	۲۳۱	۳۰	۳۵
	پہاڑي تفرج گاه																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۵	۶	۷	۳		...	...	..	۱	...	۳	..	۳	...	..	...	۱۹	۱۹
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	..	۱	...	...	...	۱	...	...	..	...	..	...	...	...	۲۰
	ڈلہوزي ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	..	۱	..	...	..	...	...	۱	۱	۴۸	۴۸
	مري ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	۱	۱	...	...	...	...	..	۱	...	...	...	۱	...	۱	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۵-اپریل سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۸۰ پیدائش (۳۲۸ لڑکے اور ۳۵۲ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب في هزار آبادي ۳۵ ہے-۷۹۶ اموات (۴۲۲ مرد اور ۳۷۴ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں-جنکي اوسط اموات بحساب في هزار آبادی ۳۵ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:—لاهور میں ۲۹ بمقابله ۳۳ کے جو سال گذشته کے اسي هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۴۹ بمقابله ۴۹ کے اور ملتان میں ۳۰ بمقابله ۳۷ کے-

۳ اموات طاعون سے قصور میں درج رجسٹر ہوئیں — ۲۹ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے

۲۱ دہیالہ میں — ۵ ۱۰رتسر میں ۲ بٹالہ میں - ۱ جہلم میں -

دو اموات ہیضہ سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۶- اپریل سنہ ۱۹۱۶ع

دستخط — ڈبلیو - ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم توجہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب -

دستخط — لالہ بہگوان چند
میو ملتوجم -

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور -

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۵

پنجاب میونسپل گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۱۸] — لاهور — ۵ مئي مجریه ۱۲ مئي سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروزشنبه ۲۲ اپریل سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادي فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادي فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۸	۱۴	۱۹	۱۰	۹	...	...		۵	۲	۲	...	۱۰	۲	۹	۸	۳۳	۵۸
۲	حصار	هانسی ...	۱۴۵۷۶	۷	۵	۱۲	۱۷	۱۴	۳	...	...	...	۲	۱		...	۱۵	۳	...	۴	۳۳	۶۱
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۹	۲۱	۳۱	۱۷	۱۴	...		...	۷	۲	۱	...	۲۱	۷	۴	۱۱	۳۵	۵۲
۴	حصار	سرسه ...	۱۴۶۲۹	۵	۸	۱۳	۲۱	۹	۱۲	...	...	...	۱۰	...	...	...	۱۱	۲	۳	۵	۳۶	۷۵
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۹	۱۷	۹	۴	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۴۵	۲۴
۶	روهتک	جهجر ...	۱۰۰۹۷	۲	۴	۶	۷	۴	۳	...	...	...	۱	۱	۱	...	۴	۳	...	۳	۳۰	۳۴

۳۳۱ پی جی ایچ پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۵	۶	۱۱	۸	۳	۵	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۴۸	۳۵
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۶	۱	۸	۴	۳	...	...	...	...	۱	۲	...	۵	۱	۱	۲	۲۳	۱۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۶	۸	۲۴	۱۲	۸	۴	...	...	...	۵	۱	۲	۱	۳	۳	...	۳	۵۹	۳۰
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۶	۱۳	۱۰	۷	۳	...	...	...	۶	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۵۳	۴۱
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۰	۶	۴	...	...	۳	۱	...	۳	...	۳	...	...	۲	۴۲	۲۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۸	۵	۱۳	۴	۱	۳	...	...	..	۱	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۶۲	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۲	۹	۴	۱۳	۱۳	۸	۵	...	...	...	۶	..	۴	...	۳	۳	۳	۶	۲۸	۲۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۳	۶	۸	۲	۶	...	...	...	۱	...	۲	...	۵	..	۲	۲	۲۶	۳۵
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۸	۳	۱۱	۱۰	۵	۵	...	..	...	۳	...	۲	...	۵	۳	۲	۵	۳۳	۳۰
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۷	۱۱	۲۸	۳۲	۱۳	۱۹	...	...	...	۹	۵	۲	...	۱۶	۶	۴	۱۰	۲۶	۳۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۳	۲۱	۳۴	۳۵	۱۴	۲۱	...	۵	...	۱۶	۴	۳	...	۷	۴	۵	۹	۴۱	۴۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۳	۴	۷	۱۲	۵	۷	...	...	...	۵	...	۱	...	۶	۲	۲	۴	۲۴	۴۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۸	۲	۱۰	۴	۱	۳	...	...	...	...	۱	۱	...	۲	۱	۱	۲	۲۱	۸
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	...	۷	۱۱	۵	۶	...	...	...	۱	۱	...	...	۹	۴	...	۴	۳۳	۵۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۲۴	۴۳	۸۸	۱۱۷	۶۰	۵۷	...	۱	...	۶۱	۹	۱۷	۳	۲۶	۱۴	۱۵	۲۹	۲۲	۲۹
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۸	۶	۱۴	۲۹	۱۷	۱۲	...	...	۴	۱۰	...	۳	۱	۱۱	۴	۱	۵	۲۹	۶۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۱	۵۵	۱۰۶	۱۲۶	۷۳	۵۳	۱	۴	...	۲۳	۹	۴۴	۲	۴۷	۱۳	۱۱	۲۴	۳۶	۴۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۹	۹	۱۸	۱۰	۷	۳	...	۴	...	۳	۲	۳	...	..	۲	...	۲	۳۶	۲۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۱۷	۳۹	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	...	۴	...	۴	۱	۱۸	۵	۳	۸	۴۲	۲۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۷	۵	۱۲	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۴	...	۳	...	۱۰	۵	۲	۷	۲۲	۳۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۷	۶	۱۳	۶	۳	۳	...	..	...	۵	...	..	...	۱	...	...	...	۴۰	۱۸
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۵	۳	۸	۱۸	۷	۱۱	...	...	..	۲	...	۱	...	۱۵	۴	۲	۶	۲۲	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۳	۵	۶	۵	۱	...	...	..	۱	۱	۱	...	۳	۱	...	۱	۲۲	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۲	۹	۸	۴	۴	...	...	..	۶	۱	...	...	۱	۱	۲	۳	۳۱	۲۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۵	۴	۹	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	۱	۱	۳۶	۱۵
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۵	۱۳	۱۰	۳	..	...	...	۳	۲	۱	...	۷	۲	۲	۴	۲۱	۵۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۷	۳	۱۰	۳	...	۳	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	۲	۲	۳۹	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ ع-	پیدائش: مرد-	پیدائش: عورتیں-	پیدائش: کل-	اموات: کل-	اموات: مرد-	اموات: عورتیں-	باعث موت: هیضه-	باعث موت: چیچک-	باعث موت: وبائی-	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش-	باعث موت: امراض متعلقه سانس-	باعث موت: ضرر-	باعث موت: تمام دیگر باعث-	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے-	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل-	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال-
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۲	۱۴	۲۶	۳۳	۱۳	۲۰	...	...	...	۱۲	۶	۷	...	۸	۲	۶	۸	۲۹	۳۷
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۱	۴	۵	۳	۲	...	...	...		۱	...	..	۴	۱	...	۱	۱۱	۱۳
۳۶	جهنگ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۸	۱۲	۲۰	۱۴	۱۱	۳	...	..	..	۱	۳	...	...	۱۰	۴	۳	۷	۳۰	۲۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۲	۱۰	۱۱	۳	۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	۷	۱	۲	۳	۳۷	۴۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۱	۱۵	۳۹	۳۹	۲۸	۱۱	...	...	...	۲۱	۴	..	..	۱۴	۸	۲	۱۰	۲۲	۲۴
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۳۸۹	۳۳۵	۷۲۴	۷۶۷	۴۱۲	۳۵۵	۱	۱۲	۷	۲۵۴	۹۳	۱۱۳	۸	۳۱۷	۱۱۹	۹۱	۲۱۰	۳۲	۳۳
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۲	۳	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۳	...	۱	۱	۸	۱۴
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۲-اپریل سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۲۴ پیدائش (۳۸۹ لڑکے اور ۳۳۵ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۲ هے—۷۶۷ اموات (۴۱۲ مرد اور ۳۵۵ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۳ هے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:—دهلی میں ۲۹ بمقابله ۴۲ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهیں اور امرتسر میں ۴۳ بمقابله ۶۵ کے اور ملتان میں ۲۴ بمقابله ۴۳ کے-

۶-اموات طاعون سے قصور اور ۳ پانی پت میں درج رجسٹر ہوئیں—۱۲-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۵ لدھیانہ میں-۴ امرتسر میں ۲ بٹالہ میں اور ۱ لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں- ایک موت ہیضہ سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۹۱۶ء-

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بحال کمشنر حفظان صحت پنجاب.

حسب الحکم توجمہ کیا گیا

دستخط—شیخ گل محمد
قایم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط—لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۵

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۱۹] — لاهور — ۱۲ مئي مجریه ۱۹ مئي سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۹ اپریل سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مردم شماري مطابق سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادي فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادي
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۶	۱۲	۸	۵	۳	...	...		۱	...	...	..	۷	۲	۱	۳	۳۹	۲۳
۲		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۴	۹	۱۴	۱۶	۸	۸	...	...	...	...	...		..	۱۹	۳	۲	۹	۵۰	۵۷
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۱	۱۴	۲۵	۳۴	۱۴	۲۰	...		...	۸	۱	۲	...	۳۳	۸	۵	۱۳	۴۲	۵۷
۴		سرسه ...	۱۴۶۲۹	۲	۸	۱۰	۲۷	۱۳	۱۴	...	۱	...	۱۲	۳	۲	...	۹	۵	۷	۱۲	۳۹	۹۶
۵	رهتک	رهتک ...	۱۹۸۶۲	۹	۱۱	۲۰	۸	۶	۲	...	...	...	۶	۱	...	....	۱	۳	۱	۵	۵۳	۲۱
۶		[illegible] ...	۱۰۱۹۷	۶	۵	۱۱	۲	۱	۱	...	...		۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۵۴	۔

۳۶۱ پی جی ڈی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۸	۱۴	۸	۳	۵	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۱	۲	۳	۶۱	۳۵
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۷	۷	۱۴	۵	۳	۲	...	...	...	...	۲	۲	...	۱	...	...	...	۲۹	۱۰
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۴۸	۱۱	۷	۱۸	۱۵	۸	۷	...	...	...	۵	۱	۳	...	۶	۲	۱	۳	۴۴	۳۷
۱۰		کیتھل ...	۱۴۹۱۲	۵	۶	۱۱	۷	۵	۲	...	...	...	[illegible]	...	۲	...	۳	۱	...	۱	۳۵	۲۹
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۶	۱۴	۲۰	۱۳	۸	۵	...	...	...	۵	...	۵	...	۳	۴	۱	۵	۴۰	۲۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۱	۲	۳	۴	[illegible]	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۱۴	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۴	۹	۷	۱۶	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	..	۳	...	۴	۱	۲	۳	۳۴	۲۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۵	۱	۶	۸	۴	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۳	...	۳	۲۶	۴۵
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۹	۱۶	۱۲	۵	۷	...	..	..	۱	۲	۳	۲	۴	۱	۲	۵	۳۹	۳۶
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۴	۱۷	۳۱	۳۲	۱۳	۱۹		...	...	۸	۵	۱	...	۱۸	...	...	...	۲۹	۳۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۹	۱۳	۲۲	۲۹	۹	۲۰	..	۵	...	۱۱	۲	۳	...	۷	۵	۷	۱۲	۲۷	۲۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۴۹	۷	۷	۱۴	۱۴	۸	۶	...	...	...	۲	...	۱	...	۱۰	۱	...	۱	۴۹	۴۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۸	۳	۱۱	۵	۳	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۲	...	۱	۱	۲۳	۱۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۱	۵	۸	۷	۱	..	..	...	...	۱	۲	...	۵	۳	...	۳	۲۴	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۵	۵۱	۱۰۶	۱۴۰	۷۹	۶۱	...	۱	...	۷۴	۱۲	۱۹	۳	۳۱	۲۱	۱۳	۳۴	۲۶	۳۵
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۶	۹	۱۵	۱۵	۵	۱۰	...	...	۳	۵	...	۱	...	۵	۱	۱	۲	۳۲	۳۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۰	۵۰	۱۰۰	۱۵۱	۷۸	۷۳	...	۲	..	۴۲	۹	۵۱	..	۴۹	۲۰	۱۷	۳۷	۳۴	۵۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۳۳۰	۷	۱۰	۱۷	۲۱	۱۱	۱۰	...	۱	...	۸	۳	۶	۱	۲	۱	۴	۵	۳۴	۴۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۷	۱۵	۳۲	۳۱	۱۸	۱۳	...	...	...	۲	۳	۸	...	۱۸	۵	۶	۱۱	۴۴	۴۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۸	۷	۱۵	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	...	۹	۱	۲	...	۸	۳	۱	۴	۲۷	۳۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۸	۱	۹	۷	۳	۴	...	..	...	۶	...	.	...	۱	...	۱	۱	۲۷	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۶	۴	۱۰	۲۶	۱۸	۸	..	...	..	۵	۳	۵	...	۱۳	۴	...	۴	۲۸	۷۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۱	۳	۸	۴	۴	..	...	...	۳	..	۱	..	۴	...	۲	۲	۱۳	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳	۴	۷	۱۲	۷	۵	...	...	..	۵	۱	۲	...	۴	۲	۲	۴	۲۳	۴۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۳	۵	۵	۲	۳	۱	...	...	۱	..	[illegible]	...	۳	...	۱	۱	۲۶	۲۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۱	۳	۸	۴	۳	..	..	...	۵	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۱۳	۳۳
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۲	۵	۱		..	..	...	...	...	...	۱	...	...	...	۲	۲	۲۵	۵

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وبائی	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	—	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۵	۱۴	۲۹	۲۹	۱۹	۷	...		۱	۱۰	...	۶	۳	۶	۲	۱	۳	۳۲	۲۹
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۳	۹	۱۲	۵	۷	..	۱	...	۱	۳			۵	۱	۱	۲	۲۳	۳۲
جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۹	۱۲	۲۱	۱۵	۶	۹	...	..	..	۹	...		...	۵	۱	۲	۳	۳۲	۳۰
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۲	۷	۹	۴	۲	۲		...	...	...	۱		...	۲	۱	۱	۲	۳۳	۱۵
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۵	۱۷	۴۲	۵۹	۳۷	۲۲	...	...	...	۳۰	۹	..		۲۹	۱۴	۵	۱۹	۲۶	۳۶
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۶۲	۳۹۸	۷۳۰	۸۲۸	۴۴۲	۳۸۶		۱۱	۵	۲۹۶	۹۴	۱۳۹	۹	۳۰۳	۱۲۵	۹۳	۲۱۸	۳۲	۳۶
پهاڑی تفرج گاه																					
شمله ..	...	۱۸۹۳۴	...	۲	۴	۱۵	۶	۹	...	...	...	۱۰	...	۲	۱	۲	...	۳	۳	۵	۴۱
دهرم ساله..	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...
ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	..	...	..	۱	..	...	...	...	...	...	۳۸
مری ...	..	۱۳۹۱	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۹ اپریل سنه ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۳۰ پیدائش (۳۶۲ لڑکے اور ۳۶۸ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۲ هے—۸۲۸ اموات (۴۴۲ مرد اور ۳۸۶ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۶ هے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:—لاهور میں ۳۵ بمقابله ۴۵ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۵۰ بمقابله ۵۳ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابله ۴۹ کے—

۴۔ اموات لاہور سے قصور اور ۱ راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں ۔ ۱۱۔ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۵ لدھیانہ میں ۔ ۲ امرتسر میں اور سرسہ و لاہور و بٹالہ اور لائلپور ہر ایک میں ایک ۔ ایک موت ہیضہ سے خوشاب میں رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط ۔ ڈبلیو۔ ایچ ملر سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ۔ شیخ گل محمد
نائب مترجم دفتر گورنمنٹ پنجاب

دستخط ۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۶

منشور گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۹] — لاہور — ۱۹ مئی (مجریہ ۲۶ مئی) سنہ ۱۹۱۶ء - یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۶ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱	۷	۸	۱۸	۵	۱۳	...	...	..	۱	...	۳	...	۱۴	۲	۶	۸	۲۴	۵۵
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۴	۳	۷	۱۴	۹	۵	...	...	...	۱	...	۱	...	۱۲	۲	۲	۴	۲۵	۵۰
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۶	۵	۱۱	۳۰	۱۰	۲۰	...	..	...	۷	۲	...	...	۲۱	۷	۱	۸	۱۸	۵۰
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۱	...	۱	۱۱	۸	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۷	۳	۱	۴	۴	۲۰
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۸	۹	۱۷	۱۲	۴	۸	...	...	...	۹	..	...	...	۳	۲	۲	۴	۴۵	۲۲
۶		[illegible] ...	۱۰۱۴۷	۱	۲	۳	۴	۱	۳	...	...	...	...	...	...	...	۳	۱	...	۱	۲۰	۲۰

۴۰۱ پی ۔ جی ۔ پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر امراض	اطفال جو ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۶	۱۴	۵	۱	۴	...	...	...	۵	...	...	...	..	۱	۱	۲	۶۱	۲۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	[illegible]	۶	۱۴	۱۰	۹	۱	...	...	...	۱	۲	۲	...	۵	۲	...	۲	۲۹	۲۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	[illegible]	۷	۱۵	۱۲	۴	۸	...	...	...	۴	۲	...	...	۶	۳	۴	۷	۳۷	۳۰
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	٤	۵	۱۰	۹	۳	۳	...	..	...	۱	۴	...	...	۱	۳	۲	۵	۴۱	۲۴
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۹	۱۵	۳۴	۲۵	[illegible]	۱۳	...	...	...	۹	...	۴	...	۴۲	۷	۴	۱۱	۹۷	۵۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۲	۶	۴	۱۰	۵	۲	۲	...	...	...	۲	...	..	...	۳	۱	۱	۲	۳۰	۲۵
۱۳	انبالہ ..	انبالہ ...	۲۳۴۹۲	۵	۱۰	۱۵	۹	۴	۵	...	...	...	۵	..	۲	...	۲	۲	۲	۴	۳۲	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۳	۷	۱۲	۵	۷	...	...	...	۷	...	..	...	۵	۲	۱	۳	۳۰	۵۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۶	۶	۱۲	۱۲	۹	۳	...	..	..	۳	۱	۵	...	۲	۴	۲	۹	۳۶	۳۶
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۳	۱۵	۲۸	۲۸	۱۳	۱۵	.	...	...	۱۱	۳	۳	...	۱۱	۵	۵	۱۰	۲۶	۲۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۲۱۵۲	۱۴	۴	۱۸	۳۱	۱۴	۱۷	..	۸	...	۱۱	۲	۳	...	۷	۲	۲	۴	۲۲	۲۸
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۳	۶	۱۰	۴	۶	...	...	...	۱	۱	۱	...	۷	..	۲	۲	۲۱	۲۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۳	۱	۴	۸	۳	۱	...	...	...	۳	..	۱	...	۱	...	...	...	۸	۱۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۴	[illegible]	۱۰	۴	۶	..	..	...	۲	...	۳	...	۵	۱	۵	۵	۳۸	۴۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۵	۳۹	۹۲	۱۱۴	۶۳	۵۱	...	...	...	۵۷	۴	۲۰	۳	۳۳	۲۱	۱۳	۲۴	۲۳	۲۸
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۸	۱۴	۲۳	۱۴	۹	...	...	۶	۸	...	۲	۱	۶	۱	۱	۲	۳۲	۲۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۶	۳۷	۹۳	۱۳۳	۶۶	۶۴	...	۶	..	۴۳	۹	۳۰	۳	۴۵	۱۰	۷	۱۷	۳۲	۳۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۲	۷	۱۹	۱۷	۶	۱۱	...	...	...	۱۰	۱	۲	۱	۳	۱	۲	۳	۳۸	۳۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۱۶	۳۵	۳۶	۱۸	۱۸	...	...	..	۶	۱	۹	...	۲۰	۵	۷	۱۲	۳۸	۳۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۱	۶	۹	۱۵	۱۰	۶	۲	...	...	...	۳	...	۳	...	۳	۱	...	۱	۲۷	۱۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۵	۱	۱۲	۸	۲	۱	...	..	...	۲	...	۱	...	۵	۲	۱	۳	۳۰	۲۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۶	[illegible]	۸	۱۸	۱۱	۱	...	...	..	۷	..	۱	...	۱۰	...	۳	۳	۲۲	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۳	٤	۸	۹	..	.	..	...	..	۲	۱	...	..	۲	...	۲	۲	۳۶	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷		[illegible]	۸	۲	٤	...	...	..	۵	...	...	...	۳	۲	۲	۴	۲۷	۲۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۹	۱	۱۰	۵	٤	..	..	...	...	..	..	...	۱	۳	۱	...	۱	۵۱	۲۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۳	۶	۷	۴	۲	..	..	...	۳	۱	۱	...	۲	...	...	...	۲۵	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۲	٤	۱۱	۸	۱	..	...	...	۷	۳	۱	...	۱	۳	۳	۶	۲۵	۵۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ١٩١١ع	پیدائش - مرد	پیدائش - عورتیں	پیدائش - کل	اموات - کل	اموات - مرد	اموات - عورتیں	باعث موت - هیضه	باعث موت - چیچک	باعث موت - وبائی	باعث موت - بخار	باعث موت - اسهال و پیچش	باعث موت - امراض متعلقه سانس	باعث موت - ضربات	باعث موت - تمام دیگر وجوهات	ایکسال سے کم عمر کے بچے - لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے - لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے - کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٤	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٢	١٩	١٠	٢٩	٢٥	١٥	١٠	...	..	...	٤	٥	٥	...	١١	٧	٤	١١	٣٢	٢٨
٣٥	لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	٧	٧	١٤	٦	٢	٤	..	...	...	١	١	...	..	٤	--	٢	٢	٣٧	١٩
٣٦	جهنگ...	جهنگ مگهیانه	٢٥٩١٤	٩	١٥	٢٤	٢٦	١٨	٨	١	..	.	٨	٤	...	...	١٣	٦	٢	٨	٣٨	٥٢
٣٧		چنیوٹ ...	١٤٠٨٥	٧	٣	١٠	٦	٢	٤	..	...	...	٣	...	...	...	٣	...	٢	٢	٣٧	٤٢
٣٨	ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٤٧	٢٥	٢٣	٤٨	٤٠	١٤	٢٦	...	...	...	٢٩	٢	٤	..	٥	٣	٧	١٠	٢٩	٢٣
	میزان کل ...		١١٩٦٥١٥	٣٨٥	٣١١	٦٩٦	٧٦٩	٣٩٦	٣٧٣		١٤	٦	٢٨١	٤٧	١٠٧	١	٣٠٤	١١٣	١٠٠	٢١٣	٣٠	٣٤
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ..	...	١٨٩٣٤	٥	٢	٧	١٠	٤	٦	...	...	...	٥	١	٣	..	١	٢	١	٣	١٩	٢٧
	دهرم ساله ...	...	٢٥١٨	٤	١	٥	٢	١	١	..	...	...	...	..	...	..	٢	..	...	..	١٠٢	٣١
	ڈلهوزی ...	...	٩٣٨	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	١٣٩١	...	...	...	١	١	...	...	...	...	..	...	...	١	...	...	...	...	...	٣٦

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ٦ مئی سنه ١٩١٦ع میں ٣١ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ٦٩٦ پیدائش (٣٨٥ لڑکے اور ٣١١ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ٣٠ هے - ٧٦٩ اموات (٣٩٢ مرد اور ٣٧٣ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ٣٤ هے - ٣١ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں :- لاهور میں ٢٨ بمقابله ٥٨ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ٣٦ مقابله ٥٣ کے اور ملتان میں ٢٣ بمقابله ٣٤ کے -

۶-امرات طاعون سے قصور میں درج رجسٹر ہوئیں — ۱۴ امرات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۸ لدھیانہ میں — ۶ امرتسر میں — ایک موت ہیضہ سے جھنگ مگھیانہ میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۶ ع۔

دستخط — ڈبلیو۔ ایچ ملز۔ سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
قایم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط — لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۱] — لاهور — ۲۶ مئي (مطابق ۲ جون) سنه ۱۹۱۶ع - يوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پيدائش و اموات ميونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۱۳ مئی، سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ع	پيدائش: مرد	پيدائش: عورتيں	پيدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتيں	باعث موت: هيضه	باعث موت: چيچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پيچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام ديگر بواعث	ايکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ايکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکياں	ايکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پيدائش بحساب في هزار آبادي في سال	اوسط اموات بحساب في هزار آبادي في سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۳	۹	۲۰	۷	۱۳	...	...	..	۹	...	۱	...	۱۰	۲	۳	۶	۲۷	۶۱
		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۴	۹	۱۳	۱۵	۷	۸	...	...	...	۱	۱	۱	...	۱۲	۱	۱	۲	۳۶	۵۳
		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۹	۲۵	۳۹	۱۷	۲۲	...	.	...	۱۱	۱	۱	...	۲۶	۴	۹	۱۰	۳۲	۶۶
		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۸	۵	۱۳	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۵	۲	...	...	۹	۳	۴	۷	۳۶	۵۷
	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۶	۱	۷	۲۱	۶	۱۵	...	...	...	۱۶	..	...	...	۵	۲	۴	۶	۱۹	۵۶
		جهجهر ...	۱۰۹۵۷	۵	۷	۱۲	۷	۴	۸	...	...	...	۲	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۵۹	۴۳

۳۵ بي جي ۴ پي

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش - مرد	پیدائش - عورتیں	پیدائش - کل	اموات - کل	اموات - مرد	اموات - عورتیں	باعث موت - هيضه	باعث موت - چیچک	باعث موت - طاعون	باعث موت - بخار	باعث موت - اسہال و پیچش	باعث موت - امراض متعلقه تنفس	باعث موت - ضرب	باعث موت - تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے - لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے - لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے - کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	٦	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱٦	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۵	۳	۸	٦	۴	۲	...	...	...	..	...	۱	...	۵	۲	۱	۳	۳۵	۲٦
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	٦	۱۷	۱۰	۸	۲	...	...	...		...	۱	...	۵	۳	...	۳	۳٦	۲۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۱۰	۲۲	۱۱	۴	۷	...	...	...	۴	۳	...	...	۱۴	۲	[illegible]	[illegible]	۵۴	۲۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	٦	۵	۱۱	۷	۳	۴	...	..	...	۵	...	۲	...	...	...	...	...	۴۵	۲۹
۱۱		پانی پت ..	۲٦۳۳۲	۱۴	۱۲	۲۹	۱۵	۷	۸	...	...	...	[illegible]	[illegible]	۱	..	۱۴	۲		۲	٦۲	۳۰
۱۲		شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۹	۵	۱۱	۹	۲	۴	...	...	..	۱	..	..	...	۲	۱	۱	۲	۵۲	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۱۰	۱۴	۲۴	۱۳	۵	۸	...	...	...	۹	..	۱	...	۲	۳	۲	۵	۵۱	۲۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	٦	۳	۹	۸	۲	۴	...	...	--	٦	۱	..	...	۱	..	۲	۲	۴۹	۳۵
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱٦۹۸۰	۸	۷	۱۵	۲۰	۲	۸	...	..	..	۵		۵	...	۱۰	۲	۱	۳	۳٦	٦
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۷	۲۳	۳۰	۴۲	۱۹	۲۳	..	...	..	۱۳	۵	۸	...	۱٦	٦	۴	۱۰	۳۸	۳۹
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	٦	۱۸	۲۴	۲۷	۱۲	۱۵	.		...	۱۱	۵	۱	...	۱۰	۲	۳	۵	۲۹	۳۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۵	۱٦	۸	۳	۵	...	...	...	۱	۱	۱	...	۷	..	۲	۲	۵٦	۲۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴٦۷۸	۹	۸	۱۷	۱۱	۸	۳	...	...	..	۴	..	..	...	۷	۲	...	۲	۳٦	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۲	۹	۱۱	۷	۴	..	..	...	۲	۱	۳	...	۵	۴	۱	٦	۳۳	۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۴۷	۵۵	۱۰۲	۱۱۷	٦۳	۵۴	...	...	...	۵۹	۱۲	۱۳	۷	۲٦	۱۷	۱۷	۳۴	۲۵	۲۹
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۵	٦	۱۱	۱۷	٦	۱۱	...	...	۱	۳	...	۱	...	۱۱	..	۱	۲	۲۳	۳٦
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۷	۴۱	۹۸	۱۰۰	۴۱	۵۱	..	۴	..	۳۲	۵	۳۰	۱	۲۷	۱۱	۵	۱٦	۳۴	۳۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۹	۱۵	۲۴	۱۵	٦	۱۰	...	۱	...	۱۰	...	۳	..	۱	۱	۱	۲	۴۸	۳۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۲۴	۴۳	۳۳	۱۲	۲۱	...	...	...	۷	۲	۴	...	۱۸	۵	٦	۱۱	۳٦	۳۵
۲٦	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۷	۷	۱۴	۱۱	۵	٦	...	...	...	۴	۱	۱	...	۴	۱	...	۲	۲٦	۲۰
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۷	٦	۱۳	۷	۳	۴	...	..	...	۳	...	۱	...	۳	۲	...	۲	۳۰	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸٦۹۲	٦	۸	۱۴	۱۴	٦	۸	...	...	..	۸	۲	۱	...	۳	...	۱	۱	۳۹	۳۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۴	۸	۱۲	۷	۵	..	...	..	۲	...	۲	...	۸	۱	۲	۳	۳٦	۵۴
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵		۷	۱۱	٦	۵	...	...	..	۱	۱	۱	...	۸	۲	۳	۵	۲۰	۳۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۲	۵	۱۲	٦	٦	...	...	...	۱	...	...	...	۱۱	۳	۳	٦	۲٦	٦۱
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۹	۳	۱۲	۴	۱	۳	..	...	...	۱	۱	...	...	۲	...	...	...	۵۰	۱۷
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۹	۱	۷	۷	۱	۲	...	...	...	۲	۱	۱	...	۳	۱	...	۱	۳۴	۳۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبا	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	-	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۸۶۶۳۲	۱۶	۱۷	۳۳	۲۱	۱۸	۳	...	۱	۲	۶	۳	۱	...	۷	۳	۲	۶	۳۷	۲۳
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۲	۷	۷	۱	۶	..	...	...	۱	...	۱	.	۵	..	۲	۲	۱۹	۱۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۷	۱۰	۱۷	۲۲	۹	۱۳		..	۳	۵	۱	...	...	۱۱	۱	۳	۵	۳۳	۳۳
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۳	۱۱	۷	۵	۲		...	...	۱	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۴۰	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۶	۲۳	۳۹	۳۲	۱۹	۱۳	..	۱	...	۱۱	۵	۴	..	۱۱	۶	۶	۱۲	۴۳	۱۹
	میزان کل ...		۱۹۶۵۱۵	۴۰۸	۳۸۴	۷۹۲	۷۶۲	۳۷۲	۳۹۰	..	۷	۷	۲۷۳	۵۹	۹۶	۸	۳۱۲	۱۰۱	۸۹	۱۹۰	۳۵	۳۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۳	۵	۸	۶	۵	۱	...	...	...	۲	۱	۳	..	...	۱	۱	۲	۳۲	۱۶
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	..	۱	۱	۱	...	..	...	...	۱	...	...	..	...	..	...	...	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	..	...	..	...	..	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	..	۱۳۹۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۹۲ پیدائش (۴۰۸ لڑکے اور ۳۸۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے — ۷۶۲ اموات (۳۷۲ مرد اور ۳۹۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں: — لاہور میں ۲۹ بمقابلہ ۴۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۳ بمقابلہ ۵۸ کے اور ملتان میں ۱۹ بمقابلہ ۳۲ کے۔

۱۰۴ اموات طاعون سے جھنگ مگیانہ میں-۲ راولپنڈی میں اور ایک قصور میں درج رجسٹر ہوئیں — ۱۰۷ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۴ امرتسر اور انبالہ و راولپنڈی اور ملتان ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۶ع۔

دستخط — [illegible]
[illegible] کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط — لالہ بھگوان چاند
میر مترجم۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۲]　لاہور — ۹ جون (مجریہ ۲ جون) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ　[جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۱	۹	۲۰	۲۵	۱۳	۱۲	...	...	..	۸	...	۳	...	۱۴	۲	۵	۷	۶۱	۷۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۷	۱۳	۱۳	۳	۱۰	...	...	...	...	۱	۳	...	۹	...	...	...	۳۶	۳۶
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۷	۹	۲۵	۳۹	۱۷	۲۲	...		...	۱۱	۱	۱	...	۲۶	۳	۹	۱۰	۲۵	۵۷
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۸	۱۵	۳۴	۱۶	۱۸	...	...	...	۸	۳	۵	...	۱۷	۳	۸	۱۱	۵۴	۳۶
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۵	۱۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۲	۱	...	...	۱۰	۲	۲	۴	۹۱	۳۸
۶		بہادرگڑھ ...	۱۰۲۱۷	۴	۳	۷	۳	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	۳	۲	...	۲	۳۴	۵۱

۴۷۱ ایچ-سی-جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۷	۱۳	۱۱	۴	۸	...	...	...	۶	...	۱	...	۴	۱	۲	۳	۵۶	۳۸
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۲	۱۳	۶	۳	۳	...	...	...	۱	۱	...	...	۴	۱	...	۱	۲۷	۱۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۱۰	۲۳	۱۳	۷	۶	...	...	...	۸	...	...	...	۵	۵	۱	۶	۵۷	۳۲
۱۰		کیتھل ...	۱۶۰۹۲	۹	۷	۱۶	۱۲	۳	۹	...	...	...	۶	...	۱	...	۵	۳	۴	۷	۶۵	۴۹
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۱۱	۲۴	۲۵	۱۵	۱۰	...	...	...	۷	...	۳	...	۱۵	۴	۳	۷	۳۸	۵۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۴	۷	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	...	...	...	۳۳	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ	۲۳۳۹۲	۸	۶	۱۴	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۱۱	...	۱	...	۲	۳	...	۳	۳۰	۳۰
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۴	۹	۸	۱	۷	...	...	...	۱	۱	۱	...	۵	۱	۱	۲	۳۹	۳۵
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۸	۳	۱۱	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۶	۲	...	۲	۳۳	۵۲
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۱۰	۳۱	۳۲	۱۶	۱۶	...	...	...	۹	۷	۳	...	۱۳	۵	۶	۱۱	۲۹	۳۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۷	۱۴	۳۱	۳۶	۲۲	۱۴	...	...	...	۱۶	۱	۳	۱	۱۵	۲	۳	۵	۵۰	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۸	۱۰	۱۸	۱۳	۸	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۷	۲	۲	۴	۹۳	۴۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۶	۱۰	۱۶	۱۳	۶	۷	...	...	...	۶	۲	۱	...	۴	...	۱	۱	۳۴	۲۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۴	۸	۳	۱	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۳۸	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۷	۳۷	۱۲۴	۱۱۴	۶۳	۵۱	۱	...	...	۶۵	۸	۱۶	۲	۲۲	۲۴	۱۵	۳۹	۲۸	۲۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۶	۱۹	۱۱	۴	۷	...	...	۱	۵	...	۱	...	۴	۱	۴	۵	۴۰	۲۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۱	۵۳	۹۴	۱۳۳	۶۹	۶۴	...	۳	...	۴۳	۵	۳۹	۳	۴۰	۱۵	۱۴	۲۹	۳۲	۳۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۲	۷	۱۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۶	۱	۲	...	۳	۱	...	۱	۳۸	۲۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۸	۱۵	۳۳	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	...	۴	۲	۱	۳	۱۱	۳	۲	۵	۳۵	۱۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۹	۹	۱۸	۱۶	۹	۷	...	...	...	۴	۳	۲	...	۷	۳	۲	۵	۳۳	۲۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۶	۳	۹	۸	۵	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۵	...	۱	۱	۲۷	۲۴
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۱۲	۶	۴	۱۰	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۵	-	۲	...	۶	...	۳	۳	۲۸	۴۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	...	۲	۷	۳	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۹	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۴	۱۰	۶	۲	۴	...	...	...	۱	...	...	...	۵	...	۲	۲	۳۴	۲۰
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۲	۵	۷	۳	۴	...	...	...	...	۱	...	...	۶	...	۱	۱	۲۶	۳۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	...	۲	۵	۳	۲	...	۱	...	۲	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۸	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۲	۵	۷	۳	۲	۱	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۳۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								اطفال ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط شرح اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۵	۱۳	۲۸	۲۹	۱۹	۱۰	...	...	۲	۱۷	...	۲	...	۸	۳	۲	۵	۳۱	۳۲
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۳	۶	۹	۵	۳	...	۱	...	۲	۲	۱	..	۳	۱	۱	۲	۱۶	۲۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۵	۷	۱۲	۱۳	۷	۶	...	..	...	۳	...	۱	...	۹	...	۲	۲	۲۳	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۵	۳	۸	۸	۴	۴	..	...	...	۲	۱	۲	...	۳	-	۲	۲	۲۹	۲۵
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۱	۱۹	۵۰	۴۱	۲۳	۱۸	...	...	...	۲۲	۵	...	..	۱۴	۱۳	۳	۱۷	۳۰	۲۵
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۳۹	۳۵۴	۷۹۳	۷۷۵	۴۱۱	۳۶۴	۶	۵	۳	۲۹۸	۴۸	۱۰۸	۹	۲۹۸	۱۰۸	۹۷	۲۰۵	۳۵	۳۴
	پہاڑی تفرج گاه																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۷	۱۰	۱۷	۱۰	۷	۳	...	...	...	۵	...	۵	...	...	۱	۱	۲	۳۷	۲۷
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	۱	..	۱	۲	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	۲	۱	...	۱	۲۰	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲		۳	...	...	...	...	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...	۱۳۳	...
	مری ...	..	۱۳۹۱	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفته مختتمه ۲۰ مئی سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۹۳ پیدائش (۴۳۹ لڑکے اور ۳۵۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے—۷۷۵ اموات (۴۱۱ مرد اور ۳۶۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر ہوئیں :—دھور میں ۲۸ بمقابله ۵۵ کے جو سال گذشته کے اسی ہفته میں ہوئی تهیں اور امرتسر میں ۳۶ مقابله ۵۴ کے اور ملتان میں ۲۵ بمقابله ۲۶ کے ہے۔

۲-اموات طاعون سے راولپنڈی میں اور ایک قصور میں درج رجسٹر ہوئیں — ۵-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۳ امرتسر میں — جہلم اور لائل پور ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی — ۵-اموات ہیضہ سے روہتک میں اور ایک لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط — ڈبلیو-ایچ ملو-سپرانٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
دستخط — لالہ بھگوان چند

دفتر مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔
میر منشی۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸٦٣

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ٢٣] لاهور — ٩ جون مجریه ١٦ جون سنه ١٩١٦ع — یوم جمعه [جلد ٤٤

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ٢٠ مئی سنه ١٩١٦ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ١٩١١ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار	حصار ...	١٧١٦٢	١١	٣	١٤	٢٢	٩	١٣	...	٢		٢	...	...		١٨	٣	٢	٦	٤٣	٦٧
٢	حصار	هانسی ...	١٣٥٧٦	٨	٦	١٤	١٩	٥	١٤	...	...	...	١	٢	٣	...	١٤	١	٥	٦	٥٠	٦٨
٣	حصار	بهوانی ...	٣١١٠٠	١١	١٧	٢٨	٢٥	١٢	١٣	...		...	١١	١	٣	...	١٩	٢	٤	٦	٤٧	٥٩
٤	حصار	سرسه ...	١٣٦٢٩	٣	٣	٦	١٦	١٢	٤	...	...	...	٦	١	...	...	٩	٥	١	٦	٢١	٥٧
٥	رهتک	روهتک ...	١٩٨٩٢	٥	٨	١٣	٢٤	١٥	٩	٨	...	...	٤	...	...	...	١٢	٣	١	٤	٣٤	٦٣
٦	رهتک	[illegible] ...	١٠٠٩٧	٣	٤	٨	٧	٤	٣	...	...	...	...	١	١	...	٥	١	١	٢	٢٩	٣٤

٥٠٧ پی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد۔	عورتیں۔	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	ہیضہ	چیچک	طاعون۔	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقہ سانس۔	ضرب	تمام دیگر بواعث۔	لڑکے۔	لڑکیاں۔	کل۔		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۹	۴	۱۳	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۵	۲	۲	۴	۵۶	۳۰
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۸	۲۰	۸	۱	۷	...	...	...	...	۱	...	...	۷	...	۱	۱	۳۰	۱۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۷	۱۳	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۷	۳	۲	...	۶	۳	۳	۶	۳۲	۴۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۷	۴	۷	۱۱	۱۲	۶	۶	...	...	...	۶	۱	...	...	۵	۱	۴	۵	۴۵	۴۹
۱۱		پانی پت ...	[illegible]	۱۳	۱۴	۲۷	۱۱	۳	۸	...	...	...	۳	...	۲	...	۱۱	۵	۴	۹	۵۴	۳۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۹		۱۳	۹	۶	۳	...	...	...	۱	...	۵	...	۳	۲	..	۲	۶۷	۴۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۳	۹	[illegible]	۷	۵	۲	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۴۷	۱۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۶	۵	۱۱	۷	۳	۴	...	...	...	۲	۱	...	...	۴	۱	۱	۲	۴۸	۳۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۰	۷	۱۷	۱۴	۷	۷	...	...	...	۷	۱	۲	...	۳	۴	۲	۶	۵۲	۴۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۴۳	۱۴	۲۰	۳۴	۳۶	۱۹	۱۷	..	...	..	۷	۴	۷	۱	۱۷	۹	۶	۱۵	۳۲	۳۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۹	۲۰	۳۹	۲۲	۱۴	۸	..		...	۶	...	۴	...	۱۲	۷	۱	۸	۴۷	۲۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۴	۱۲	۱۲	۸	۴	...	...	...	۱	...	۳	...	۸	۴	۲	۶	۴۲	۴۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۸	۴	۱۲	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۷	۱	۳	...	۵	۳	۲	۴	۲۵	۳۴
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۳	۹	۵	۲	۳	..	..	...	۵	..	...	...	...	۱	۱	۲	۴۳	۲۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۳۷۱	۶۲	۴۵	۱۰۷	۱۲۷	۸۵	۴۲	...	...	...	۸۵	۴	۱۳	۵	۲۰	۲۲	۱۱	۳۳	۲۷	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۸	۲۱	۱۲	۸	۴	...	...	...	۴	۱	۱	...	۶	۳	۱	۴	۴۶	۲۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۴	۴۷	۹۱	۱۱۲	۶۰	۵۲	...	۳	..	۴۲	۵	۲۵	۲	۳۵	۱۱	۱۲	۲۳	۳۱	۳۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۶۴۳۰	۷	۴	۱۱	۱۴	۱۰	۴	...	۱	...	۷	..	۲	...	۴	۲	۱	۳	۲۲	۲۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۷	۲۳	۴۰	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	...	۶	۳	۲	...	۱۱	۱	۵	۶	۵۳	۲۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۶	۶	۱۲	۱۴	۶	۸	...	...	...	۶	...	۳	...	۵	۱	۲	۳	۲۲	۲۶
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۲۳۹	۱۳	۵	۱۸	۱۶	۷	۹	...	..	...	۶	...	۱	...	۹	۵	۱	۶	۵۵	۴۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۷	۱۴	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	..	۸	۲	۲	...	۸	...	۲	۲	۳۹	۵۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۴	۹	۶	۴	۲	..	...	..	...	۱	...	...	۵	۱	...	۱	۴۰	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۷	۱۲	۱۳	۸	۵	...	...	..	۶	۱	۱	...	۵	۳	۱	۴	۴۱	۴۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۵	۷	۷	۵	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	۵	...	...	...	۳۶	۳۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	-	۲	۲	۱	۱	..	...	...	...	۱	..	...	۱	۱	۱	۲	۵۵	۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۴	۹	۲	۱	۱	..	...	...	۲	...	...	...	...	..	...	...	۴۴	۱۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۶۹۴۲	۱۰	۱۱	۲۱	۲۶	۱۶	۱۰	...	...	۷	۹	۱	۳	۱	۵	۳	۲	۵	۲۳	۲۹
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۲	۶	۷	۴	۳	..	۱	...	۱	...	۱	..	۴	۱	۱	۲	۱۶	۱۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۳	۲۶	۱۸	۸	۱۰	..	..	...	۶	۱	۲	...	۹	۳	۷	۱۰	۵۲	۳۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۳	۷	۱۰	۶	۶	...	..	...	...	۲	۱	...	...	۳	۲	...	۲	۳۷	۲۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۸	۳۷	۷۵	۳۰	۱۶	۱۴	...	...	...	۲۰	۳	۳	..	۴	۷	۴	۱۱	۴۶	۱۸
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۴۰	۳۹۸	۸۳۸	۷۶۶	۴۳۵	۳۳۱	۸	۷	۷	۲۹۰	۴۲	۹۷	۱۰	۳۰۵	۱۲۴	۹۵	۲۱۹	۳۷	۳۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۳	۲	۵	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۴	...	...	...	۲	۲	۱۴	۱۹
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۲	۳	۳	...	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۶۱	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۳۸ پیدائش (۴۴۰ لڑکے اور ۳۹۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے۔۷۶۶ اموات (۴۳۵ مرد اور ۳۳۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :۔لاہور میں ۳۱ بمقابلہ ۵۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۹ بمقابلہ ۳۵ کے اور ملتان میں ۱۸ بمقابلہ ۲۱ کے۔

۱۰۷ اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں — ۱۰۷ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۳ امرتسر میں — ۲ حصار میں — بقایا اور لائل پور ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی — ۸ - ۱ اموات ہیضہ سے روہتک میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط — ڈبلیو - ایچ - ملز - سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
قایم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط ... بہاری لال چاند
میر ملازمین

مطبوعہ و مشتہرہ بدرائی پذ ۳ اب دی گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۲۴] لاهور — ۱۶ جون ؛ مجریه ۲۳ جون) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۳ جون سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۱۲	۱۸	۱۶	۱۱	۵	...	...	..	۵	۱	۲	..	۸	۳	۱	۵	۵۵	۳۹
۲		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۳	۱۰	۱۰	۳	۷	...	...	...	۲	...	۱	...	۷	...	۱	۱	۳۶	۳۹
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۴	۲۶	۲۳	۱۵	۱۷	...		...	۸	۲	۳	...	۱۹	۳	۲	۵	۴۴	۵۳
۴		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۵	۵	۱۰	۱۳	۵	۸	...	...	...	۹	۱	۱	...	۲	۱	۲	۳	۳۶	۳۹
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۱۰	۲۰	۲۲	۱۱	۱۱	۷	...	...	۳	...	۱	...	۱۱	۴	۲	۶	۵۳	۵۸
۶		جهجر ...	۱۰۰۶۷	۲	۵	۷	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۸	۱۳	۲۱	۱۰	۴	۶	...	...	...	۴	...	...	...	۶	۳	۳	۶	۹۱	۴۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۲	۹	۲۱	۱۵	۹	۶	...	...	...	...	...	۳	...	۱۲	...	۳	۳	۳۴	۳۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۳۱۰۱۸	۸	۶	۱۴	۱۸	۱۰	۸	...	..	...	۵	۳	۲	...	۸	۴	۲	۶	۳۴	۴۴
۱۰		کیتھل ...	۲۲۹۱۲	۸	۹	۱۷	۱۴	۸	۶	...	..	...	۵	۱	...	...	۸	۵	۳	۸	۶۹	۵۷
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۸	۱۲	۲۰	۱۸	۹	۹	...	...	...	۳	...	۷	...	۸	...	۴	۴	۳۰	۳۶
۱۲		شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۷	۳	۱۰	۴	۲	۲	...	۱	...	...	...	۱	...	۲	۱	..	۱	۴۸	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۶	۳	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۴	۲	۱	...	۲	۱	۲	۳	۱۹	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۵	۷	۱۱	۶	۵	...	...	...	۶	۱	۱	...	۳	۳	۳	۶	۳۰	۳۸
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۴	۴	۸	۷	۴	۳	...	..	...	۳	..	۱	...	۳	۲	...	۲	۲۳	۲۱
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۵	۲۵	۵۰	۳۵	۱۶	۱۹		...	...	۱۶	۱	۶	...	۱۲	۴	۵	۹	۴۷	۴۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۱	۲۳	۴۴	۴۸	۲۲	۲۶	..	۲	...	۱۴	۷	۱۰	...	۱۵	۵	۶	۱۱	۵۳	۵۸
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۷	۱۷	۱۱	۸	۳	...	...	...	...	۱	۲	...	۸	۱	۲	۳	۵۹	۳۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۵	۴	۹	۱۳	۹	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۹	۳	۱	۴	۱۶	۲۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۷	۹	۴	۲	۲	..	..	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...		۴۳	۱۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۱	۷۴	۱۳۵	۱۲۳	۶۰	۶۳	...	...	...	۷۸	۶	۱۷	۳	۱۹	۱۵	۱۸	۳۳	۳۳	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۲	۱۵	۲۷	۱۷	۸	۹	...	...	...	۵	...	۲	۱	۹	۴	۳	۷	۵۷	۳۶
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۵	۳۹	۹۴	۱۰۸	۴۶	۶۲	...	۱	..	۳۸	۳	۳۷	۲	۲۷	۹	۹	۱۸	۳۲	۳۷
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۹۳۳۰	۱۲	۱۰	۲۲	۱۲	۶	۶	...	...	...	۷	...	۳	...	۲	۳	۲	۵	۴۴	۲۴
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۴	۱۷	۴۱	۲۶	۱۳	۱۳	...	...	...	۴	۱	۷	۱	۱۳	۲	۴	۶	۴۶	۲۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۳	۱۴	۲۷	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	...	۷	...	۴	...	۱۲	۵	۴	۹	۴۹	۴۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۲	۳	۹	۱۲	۶	۱	۵	...	..	...	۲	۱	...	...	۳	...	۱	۱	۳۶	۱۸
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۲	۵	۱۷	۱۰	۶	۴	...	...	..	۶	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۴۸	۲۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۷	۹	۱۲	۴	۸	..	...	..	۴	...	...	۱	۷	...	...	...	۴۰	۵۴
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۵	۱۱	۶	۲	۴	...	...	..	۱	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۳۷	۲۰
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۶	...	۳	۳	۷	۵	۲	...	...	...	...	۱	...	...	۶	۱	۱	۲	۱۵	۳۶
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۵	۷	۵	۱	۴	..	...	...	۳	۱	۱	...	...	...	...	...	۲۹	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	..	۳	۸	۴	۴	...	...	...	۱	۱	۲	...	۴	۱	...	۱	۱۵	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بمطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				لڑکے	لڑکیاں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۱	۱۱	۲۲	۲۸	۱۶	۱۲	...	...	۳	۱۳	..	۸	...	۴	۴	۱	۵	۲۵	۳۱
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۱۵۷۸	۱	۵	۶	۹	۲	۷	..	۱	...	۵	...	۱	..	۲	۱	۳	۴	۱۹	۲۴
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۲	۱۱	۲۳	۱۱	۶	۵	..	..	...	۳	...	۱	...	۷	۳	۱	۴	۳۶	۲۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۷	۱۵	۷	۲	۵	..	...	....	۲		۱	...	۳	۱	۲	۳	۵۵	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۰	۳۷	۵۷	۳۷	۱۶	۲۱	...	...	...	۲۶	۱	...	..	۱۰	۷	۵	۱۲	۳۵	۴۲
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۳۲۵	۵۵۳	۸۷۸	۷۷۹	۳۸۰	۳۹۹	۷	۵	۳	۲۹۷	۳۸	۱۳۳	۱۰	۲۸۶	۱۰۳	۹۸	۲۰۱	۳۸	۳۴
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۸	۲	۱۰	۳	۳	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۳	...	...	...	۲۷	۱۱
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...		...	...	...	...	...	...	...	۲۰	..
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	۲	۳	۳	۲	۲	...	...	..	۲	..	۲	...	...	۱	۱	۲	۱۳۳	۱۹۰
	مری ...		۱۳۶۱	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳ جون سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۰ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۷۸ پیدائش (۳۲۵ لڑکے اور ۵۵۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے — ۷۷۹ اموات (۳۸۰ مرد اور ۳۹۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— دہلی میں ۳۱ بمقابلہ ۴۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۷ مقابلہ ۵۳ کے اور ملتان میں ۴۲ بمقابلہ ۱۳ کے —

۳۰۱ اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں — ۵ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۲ لدھیانہ میں — شاہ آباد، امرتسر اور لائل پور ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی — ۷ اموات ہیضہ سے روہتک میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط — ڈبلیو۔ ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا

دستخط — شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط — لالہ بھگوان چاند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۵] لاہور — ۲۳ جون (مجریہ ۳۰ جون) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								اکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۶	۹	۲۵	۲۴	۱۲	۱۲	...	...		۵	۱	۱	...	۱۷	۶	۲	۸	۷۶	۷۳
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۶	۱۴	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۱۵	۵	۴	۹	۵۰	۶۸
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۱۰	۱۹	۳۷	۲۰	۱۷	...		...	۱۱	-	۳	...	۱۹	۵	۵	۱۰	۳۲	۶۲
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۷	۶	۱۳	۹	۴	۵	...	...	...	۱	...	۱	...	۷	۳	۱	۴	۴۶	۳۲
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۰	۱۲	۲۲	۲۱	۱۴	۷	...	...	...	۱۰	۲	۱	...	۸	۳	۱	۴	۵۸	۵۶
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۴	۸	۱۲	۱۱	۶	۵	...	...	...	۳	...	۱	...	۶	...	...	...	۵۹	۵۴

۵۹۳ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	امرات کل	امرات مرد	امرات عورتیں	باعث موت ہیضہ	باعث موت چیچک	باعث موت طاعون	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقہ سانس	باعث موت ضرر	باعث موت تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۳	۹	۹	۳	۶	...	...	...	۶	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۳۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۲۷۸۰	۸	۱۴	۲۲	۱۵	۹	۶	...	...	...	...	...	۳	...	۱۲	۶	۲	۸	۳۶
۹	کرنال	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۰	۱۸	۱۳	۵	۸	...	...	...	۶	۲	۱	...	۴	...	۱	۱	۴۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۲	۶	۵	۱۱	۶	۳	۳	...	...	...	۵	...	...	...	۱	...	...	...	۴۵
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۲۰	۱۴	۳۴	۱۹	۷	۱۲	...	...	...	۵	...	۴	...	۱۰	...	...	...	۶۷
۱۲		شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۴	۵	۹	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۳	...	۲	...	...	...	۴۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۸	۴	۲۲	۱۴	۶	۸	...	...	...	۵	۲	۳	...	۵	۱	۱	۲	۴۷
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۷	۱۱	۱۸	۱۰	۷	۳	...	...	...	۳	۱	۱	...	۵	۲	۱	۳	۷۸
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۶	۱۰	۱۶	۱۸	۶	۱۲	...	...	...	۹	...	۴	...	۵	۱	۳	۴	۴۹
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۵	۲۰	۴۵	۳۵	۱۶	۱۹	..	...	...	۱۶	۱	۶	۱	۲۱	۴	۵	۹	۴۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۲۱۵۲	۱۸	۱۴	۳۲	۳۲	۱۶	۱۶	..	۲	...	۱۰	۲	۳	۱	۱۴	۵	۲	۷	۳۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۱۷	۲۷	۱۱	۵	۶	...	...	...	۳	۱	۱	...	۶	...	۳	۳	۹۴
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۹	۱۲	۲۱	۴	۱	۳	...	...	...	...	...	۳	...	۱	...	...	...	۴۴
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	۶	۷	۵	۲	۳	..	..	...	۱	...	۱	...	۳	...	۱	۱	۳۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۶	۵۸	۱۲۴	۱۵۱	۷۶	۷۵	...	...	...	۹۴	۵	۱۶	۵	۳۱	۱۹	۲۷	۴۶	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۱۳	۲۲	۱۵	۷	۸	...	...	...	۶	...	۱	..	۸	۲	۲	۴	۴۶
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۹	۶۳	۱۳۲	۱۴۰	۷۸	۶۲	...	۳	..	۵۴	۳	۵۴	۲	۲۵	۲۱	۸	۲۹	۳۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۶۴۳۰	۱۴	۳	۱۷	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۱۱	..	۹	...	۲	۶	۲	۸	۳۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۲۱	۲۷	۴۸	۳۳	۱۶	۱۸	...	...	..	۸	۲	۵		۱۹	۵	۷	۱۲	۵۲
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۱۰	۱۱	۲۱	۱۶	۸	۸	...	...	...	۱۲	...	...	...	۴	۵	۲	۷	۳۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۰	۴	۱۲	۸	۶	۲	...	..	..	۴	...	...	...	۴	۳	۱	۴	۴۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۷	۱۷	۹	۳	۵	...	...	..	۸	...	...	...	۱	...	۳	۳	۴۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۶	۴	۱۰	۱۰	۵	۵	..	...	..	۲	...	۱	...	۷	۲	۲	۴	۴۵
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۱۱	۲	۱۳	۱۷	۱۱	۶	...	...	..	۷	...	۱	۱	۸	۴	۱	۵	۴۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۵	۳	۸	۱۴	۷	۷	...	...	...	۳	۲	۱	..	۸	...	۴	۴	۴۱
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۴	۹	۷	۴	۳	..	۱	...	۳	۱	۱	...	۱	...	۱	۱	۳۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۴	۱۰	۴	۲	۲	...	...	...	۱	۱	۱	...	۱	...	۲	۲	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر باعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۸۶۶۳۲	۲۳	۱۸	۴۱	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	۳	۹	..	۵	..	۶	۲	۲	۴	۳۶	۲۶
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۲	۶	۱۰	۸	۲	..	...	...	۶	...	۲	..	۲	۱	...	۱	۱۶	۲۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۱	۴	۱۵	۱۴	۷	۷	.	..	...	۶	۱	...	...	۷	۱	۱	۲	۳۰	۲۸
۳۷	جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۹	۱۷	۹	۷	۲	..	...	...	...	..	۱	...	۸	۳	...	۳	۹۲	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۸	۳۸	۷۶	۵۵	۲۵	۳۰	...	...	...	۳۴	۱	۱	..	۱۹	۱۳	۶	۱۹	۴۶	۳۳
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۵۲۶	۴۷۰	۹۹۶	۸۸۶	۴۵۷	۴۲۹	...	۶	۳	۳۷۱	۳۲	۱۳۹	۱۰	۳۲۵	۱۲۸	۱۰۶	۲۳۴	۳۳	۳۹
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۵	۲	۷	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۸	۲	۳	...	۷	۲	۲	۴	۱۹	۴۵
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	.	...	...	...	...	..	...	...	...	..
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	..	...	...	...	..	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۲۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۹ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۹۶ پیدائش (۵۲۶ لڑکے اور ۴۷۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے — ۸۸۲ اموات (۴۵۷ مرد اور ۴۲۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۴۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۹ بمقابلہ ۵۲ کے اور ملتان میں ۳۳ بمقابلہ ۳۴ کے -

۳-امرات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں—۶-امرات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے

۳-امرتسر میں اور ۲-لودھیانہ میں-اور ۱ جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں—

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—شیخ گل محمد
ناہب مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط—لالہ بھگوان چند
میو مترجم-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ٢٦] لاہور — ٣٠ جون (مجریہ ٧ جولائی) سنہ ١٩١٦ع — یوم جمعہ [جلد ٤٤

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ١٧ جون سنہ ١٩١٦ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ء	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرب	باعث موت — اور دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
١	٢	٢	٣	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار	حصار ...	١٧١٦٢	٧	٧	١٣	١١	٨	٣	...	...		٣	١	١	.	٥	١	١	٢	٤٣	٣٣
٢		ہانسی ...	١٣٥٧٦	٩	١٠	١٩	٥	١	٤	...	...	...	...	...	...	...	٥	١	...	١	٦٨	١٨
٣		بھوانی ...	٣١١٠٠	١٧	٩	٢٦	٢٠	١٠	١٠	...		...	٩	...	::	...	١٠	٢	٤	٦	٣٤	٣٣
٤		سرسہ ...	١٣٦٢٩	٩	٦	١٥	٨	٣	٥	...	...	...	٣	٢	...	...	٣	٢	١	٣	٥٤	٢٩
٥	روہتک	روہتک ...	١٩٨٦٢	١١	١٣	٢٤	٨	٦	٢	...	...	...	٣	...	...	...	٥	٣	...	٣	٦٣	٢١
٦		جھجر ...	١٠٦١٧	٧	٥	١٢	٢	١	١	...	...	...	١		...	...	١	...	١	١	٥٩	١٠

٦٣٧ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۳	۹	۶	۵	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۳۹	۲۶
۸	گورگانوه ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۲	۸	۱۰	۱۴	۴	۱۰	...	...	...	۱	۲	۳	...	۸	...	۳	۳	۲۱	۲۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۰	۶	۱۶	۹	۵	۴	...	..	...	۴	...	۱	...	۴	۱	۳	۳	۳۹	۲۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۲	۷	۴	۱۱	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۴۵	۲۳
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۴	۲۹	۱۷	۹	۸	...	...	...	۸	۱	[illegible]	...	۷	۴	۵	۹	۵۸	۳۴
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۳	۶	۳	۹	۵	۲	۳	...	...	...	...	...	۱	...	۴	۲	۲	۴	۴۳	۲۴
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۴۴۹۳	۷	۸	۱۵	۷	۱	۶	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۲	۱۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۴	۷	۷	۱	۶	...	...	...	۴	...	...	...	۳	...	۳	۳	۳۰	۳۰
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۶۸۰	۶	۴	۱۰	۱۳	۷	۶	...	..	...	۴	...	۳	...	۶	۶	۱	۷	۳۰	۴۰
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۱۰	۳۱	۲۹	۱۱	۱۸	..	...	...	۱۰	۴	۴	...	۱۱	۲	۶	۸	۲۹	۲۷
۱۷	لودھیانه	لودھیانه ...	۳۳۱۵۲	۲۶	۱۶	۴۲	۳۵	۲۰	۱۵	...	...	...	۱۵	...	۵	۱	۱۴	۵	۱	۹	۵۱	۳۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۸	۶	۲۴	۱۳	۷	۶	...	...	...	۳	۳	۲	...	۶	...	۲	۲	۸۳	۴۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۰	۶	۴	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	...	۶	...	...	۱	۱	۲	۲۱	۲۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۵	۱۱	۱۰	۲	۸	..	..	...	۳	۱	۱	...	۵	۲	۱	۳	۵۲	۴۸
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۴	۵۵	۱۱۹	۱۱۷	۶۶	۵۱	...	...	...	۷۵	۴	۹	۳	۲۶	۲۴	۲۰	۴۴	۳۰	۲۹
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۴	۱۱	۶	۱۷	۱۲	۷	۵	...	...	...	۴	...	۱	...	۷	۳	۳	۶	۳۶	۲۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۶۵	۵۶	۱۲۱	۹۶	۴۶	۵۰	...	۲	...	۳۱	۴	۳۶	۱	۲۲	۵	۱۱	۱۶	۴۲	۳۳
۲۴	گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۴۳۰	۴	۶	۱۰	۱۱	۳	۸	...	۳	...	۳	..	۴	...	۱	۲	...	۲	۲۰	۲۲
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۱	۱۰	۳۱	۳۷	۱۷	۲۰	...	...	...	۱۱	۱	۷	۱	۱۷	۴	۸	۱۲	۳۳	۴۰
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۶۳۷	۱۳	۱۳	۲۶	۱۲	۲	۹	...	...	...	۱۰	...	...	...	۲	...	۳	۲	۴۸	۲۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۱	۴	۱۵	۱۱	۹	۲	...	..	...	۴	۲	۱	...	۴	۱	...	۱	۳۶	۳۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۱۰	۵	۱۵	۶	۳	۳	...	...	..	۴	...	...	...	۲	۱	...	۱	۴۲	۱۷
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۲	۴	۶	۸	۲	۶	..	...	..	۲	۱	۲	...	۳	...	۳	۳	۲۷	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیره ...	۱۵۲۰۲	۸	۱۰	۱۸	۶	۳	۳	...	...	..	۴	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۶۱	۲۰
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۶	۳	۹	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۶	۱	۱	۲	۴۶	۴۹
۳۲	خوشاب	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۳	۹	۵	۳	۱	..	...	...	۱	...	۲	...	۲	...	...	...	۳۸	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۷	۹	۱۶	۸	۷	۱	...	...	...	۲	۲	۱	...	۳	۱	...	۱	۷۹	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۷	۳۴	۲۲	۸	۱۴	...	...	۳	۳	۱	۶	۱	۷	۱	۳	۴	۳۸	۲۵
۳۵	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۳	۸	۸	۵	۳	...	۱	...	۵	۱	۱	...	...	۱	...	۱	۲۱	۲۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۲	۱۳	۲۵	۱۷	۹	۸		...	...	۹	...	...	...	۸	۳	۳	۷	۵۰	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۰	۸	۱۸	۳	۳	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...	۱	۱	۶۶	۱۵
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۳	۲۵	۵۸	۴۷	۲۷	۲۰	...	۱	...	۳۲	۳	...	...	۱۰	۱۴	۶	۱۸	۳۵	۴۹
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۵۰۲	۳۹۷	۸۹۹	۹۷۱	۳۳۶	۳۳۵	...	۷	۳	۲۸۹	۳۳	۱۰۵	۷	۲۲۷	۹۷	۱۰۰	۱۹۷	۳۹	۲۹
		پہاڑی تفرج گاہ																				
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۶	۸	۶	۲	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	...	۱	۱	۴۶	۲۲
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۲	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۹۱	۱۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۲۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۹۹ پیدائش (۵۰۲ لڑکے اور ۳۹۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے - ۹۷۱ اموات (۳۳۶ مرد اور ۳۳۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۲۹ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۳ بمقابلہ ۳۸ کے اور ملتان میں ۲۹ بمقابلہ ۳۶ کے-

۳-اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ۷-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۳ بٹالہ میں اور ۲-امرتسر میں۔ لائلپور اور ملتان ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط۔۔ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔۔شیخ گل محمد
قایم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

---

۶۴۷ سی ایس۔۔۱۰۷۔۔۷۔۷۔۱۹۱۶۔۔ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۷] لاهور — ۷ جولائي (مجریه ۱۴ جولائي) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۲۴ جون سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – هیضه	باعث موت – چیچک	باعث موت – طاعون	باعث موت – بخار	باعث موت – اسهال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقه سانس	باعث موت – ضرب	باعث موت – تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۲
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۶	۱۲	۱۹	۹	۱۰	...	...	..	۴	...	...	...	۱۵	۳	۶	۹	۳۶	۵۸
۲	حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۷	۱۴	۸	۴	۴	...	...	...	۲	۱	...	...	۵	۲	۲	۴	۵۰	۲۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۱۱	۲۵	۲۶	۱۰	۱۶	...		...	۱۱	۲	۱	...	۱۲	۱	۹	۱۰	۴۲	۴۴
۴	حصار	سرسه ...	۱۴۹۲۹	۷	۶	۱۳	۱۳	۷	۶	...	...	...	۶	...	...	...	۷	۱	۱	۲	۴۶	۴۶
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۴	۱۲	۱۲	۴	۸	...	...	...	۷	...	...	...	۵	۲	۳	۵	۳۲	۳۲
۶	روهتک	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۴	۱۰	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۴۹	۲۰

۲۱۵ پي جي جي

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرب	باعث موت — تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۷	۱۳	۷	۴	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۴	...	۲	۲	۹۱	۳۰
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۱۷	۲۲	۱۲	۴	۸	...	...	...	...	۲	۲	...	۸	۱	۳	۴	۳۶	۲۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۷	۱۶	۱۸	۶	۱۲	...	..	..	۹	...	۴	...	۵	۱	۱	۲	۳۹	۴۳
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۱۱	۱۹	۱۰	۵	۵	...	..	...	۸	۱	...	...	۱	...	...	...	۷۸	۴۱
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۳	۱۰	۲۳	۱۲	۶	۶	...	...	...	۵	...	...	...	۷	۳	۲	۵	۳۸	۲۳
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۶	۱۱	۸	۳	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۳	۲	...	۲	۵۲	۲۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۶	۱۳	۱۹	۷	۴	۳	۱	...	...	...	...	۲	...	۴	...	۱	۱	۳۱	۱۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۴	۷	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۰	۹
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۵	۲	۷	۶	۳	۳	...	..	..	۲	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۲۱	۱۸
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۸	۳۰	۵۸	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۱۲	۵	۳	۸	۵۵	۲۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۱	۱۷	۳۸	۱۶	۷	۹	۱	...	...	۵	۲	۲	..	۶	...	۳	۳	۳۶	۱۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۱۶	۶	۲۲	۱۰	۷	۳	...	...	...	۱	۱	۱	...	۷	۳	...	۳	۷۷	۳۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۳۶۷۸	۱۲	۷	۱۹	۹	۴	۵	...	...	...	۷	...	۹	...	...	۱	۴	۵	۳۰	۱۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۵	۸	۸	۲	۶	..	..	..	۵	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۳۸	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۸	۶۷	۱۵۵	۱۳۶	۷۲	۶۴	...	...	...	۷۹	۴	۱۹	۴	۳۲	۲۵	۲۳	۴۸	۳۸	۳۴
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۸	۲۸	۱۳	۶	۷	...	...	...	۷	...	۱	...	۵	۱	۵	۶	۵۹	۲۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۴	۶۸	۱۴۲	۱۰۲	۵۰	۵۲	۲	۱	..	۶۹	۶	۴۲	۴	۱۸	۹	۲۰	۲۹	۳۹	۳۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ..	۲۹۴۳۰	۱۶	۵	۲۱	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	..	۵	...	...	۱	۱	۲	۴۲	۲۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۲	۲۲	۵۴	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	...	۶	۲	۶	۱	۱۲	۵	۶	۱۱	۵۸	۲۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۱	۴	۱۵	۲۳	۹	۱۴	...	...	...	۱۲	...	۲	...	۹	۱	۴	۵	۲۷	۴۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۱۱	۱۳	۲۴	۱۰	۶	۴	...	..	..	۸	...		...	۲	...	۱	۱	۷۳	۳۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۱۰	۷	۱۷	۹	۵	۴	...	...	..	۵	..	۲	...	۲	...	...	...	۴۸	۲۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۶	۱	۷	۳	۱	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...	۱	۱	۳۱	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۲	۶	۸	۱۱	۵	۶	...	...	..	۴	۱	...	...	۶	۲	۲	۴	۲۷	۳۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۴	۶	۱۰	۴	۶	..	...	...	...	۱	...	..	۹	۲	۲	۴	۳۱	۵۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۴	۱۱	۴	۴		..	...	...	۱	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۴۶	۱۷
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۷	۱۳	۱۲	۸	۴	..	...	...	۶	۲	۲	...	۲	۳	۱	۴	۹۳	۵۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	–	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۶	۳۳	۳۳	۱۹	۱۳	...	۱	...	۱۲	۲	۸	...	۱۰	۷	۵	۱۲	۳۷	۳۷
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۳	۶	۶	۵	۱	...	...	...	۳	..	...	..	۲	۱	۱	۲	۱۶	۱۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۸	۲۳	۱۸	۹	۹	..	..	...	۸	۱	...	...	۹	۵	۱	۶	۳۶	۳۶
۳۷	جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۱۰	۱۶	۸	۳	۵	..	...	...	۱	..	...	...	۷	...	۳	۳	۵۹	۲۹
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۷	۳۴	۷۱	۵۴	۳۱	۲۳	...	...	...	۳۲	۱	...	..	۲۱	۱۷	۸	۲۵	۳۳	۳۳
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۴۲	۴۷۸	۱۰۲۰	۷۱۷	۳۵۹	۳۵۸	۴	۲	...	۳۰۷	۳۱	۱۱۰	۷	۲۵۶	۱۱۰	۱۲۷	۲۳۷	۴۳	۳۱
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۵	۱۰	۳	۶	...	...	...	۳	۳	...	...	۳	...	۳	۳	۱۳	۲۷
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۳	۴	۲	...	۲	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۸۲	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	..	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۲۰ پیدائش (۵۴۲ لڑکے اور ۴۷۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۴ ہے — ۷۱۷ اموات (۳۵۹ مرد اور ۳۵۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— لاہور میں ۳۴ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۵ بمقابلہ ۳۳ کے اور ملتان میں ۳۳ بمقابلہ ۱۶ کے۔

۲-اموات چیچک سے امرتسر و راولپنڈی ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں—۲-اموات ہیضہ سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئیں—اور انبالہ اور لودھیانہ ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط—ڈبلیو-ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا-

دستخط—شیخ گل محمد
قایم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط—لالہ بھگوان چاند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ايل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۸] لاهور—۱۴ جولائي (مجريه ۲۱ جولائي) سنه ۱۹۱۶ع—يوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پيدائش و اموات ميونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۲۴ جون سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ء	پيدائش			اموات			باعث موت								ايکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پيدائش بحساب في هزار آبادي في سال	اوسط اموات بحساب في هزار آبادي في سال
				مرد	عورتيں	کل	کل	مرد	عورتيں	هيضه	چيچک	طاعون	بخار	اسهال و پيچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام ديگر بواعث	لڑکے	لڑکياں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۹	۱۷	۱۸	۶	۱۲	...	...		۶	۱	...	..	۱۸	۱	۳	۵	۵۲	۵۵
۲	حصار	هانسي ...	۱۳۵۷۶	۱۳	۱۱	۲۴	۳	۲	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۳	۱	...	۱	۸۶	۱۳
۳	حصار	بهواني ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۰	۲۳	۲۶	۶	۲۰	...		...	۸	...	۵	...	۱۳	۲	۳	۶	۳۰	۳۴
۴	حصار	سرسه ...	۱۴۶۲۹	۵	۳	۶	۱۲	۴	۸	...	...	...	۲	...	۳	...	۸	...	۱	۱	۳۲	۳۳
۵	رهتک	رهتک ...	۱۹۸۹۲	۱۲	۹	۲۱	۷	۳	۴	...	...	...	۲	...	...	...	۵	۲	۲	۴	۵۹	۱۹
۶	رهتک	جهجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۶	۱۲	۱۲	۴	۸	...	...	...	۷	...	..	...	۵	...	۷	۷	۵۹	۵۹

۷۲۲ پي۔جي۔ڊي

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر وجوهات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۴	۱	۵	۳	۲	۱	...	...	...	...	۲	...	...	۲	۱	...	۱	۲۲	۱۳
۸	گورگانوه ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۷	۱۶	۲۳	۱۳	۷	۹	...	...	...	...	...	۲	...	۱۱	۱	۲	۳	۳۸	۲۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۵	۸	۲۳	۱۶	۱۰	۹	...	...	...	۹	۳	۲	...	۹	۳	۱	۳	۵۷	۲۹
۱۰		کیتهل ...	۱۲۰۱۲	۱۱	۷	۱۸	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۷	...	...	...	۸	۴	۴	۸	۷۳	۶۱
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۹	۱۹	۲۸	۲۴	۱۳	۱۱	...	...	...	۹	۱	۱	...	۱۳	۴	۳	۷	۵۶	۳۸
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۴	۱۱	۵	۶	...	...	..	...	۱	...	۱	...	۳	۳	...	۲	۵۲	۲۴
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۳۳۹۳	۱۰	۹	۱۹	۹	۶	۳	...	...	...	۷	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۳۱	۱۹
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۷	۴	۱۱	۱۰	۴	۶	۱	...	...	۳	...	...	...	۶	۲	۴	۶	۴۸	۴۳
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۹۹۸۰	۶	۹	۱۵	...	۳	۲	...			۲	...	۳	...	۳	۱	..	۱	۴۶	۲۴
۱۶	جالندهر...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۰	۲۱	۴۱	۲۷	۱۳	۱۴		...	...	۱۶	...	۲	...	۹	۱	۳	...	۳۹	۲۵
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۵۲	۲۳	۳۰	۵۳	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۹	۳	۲	۱	۸	۲	۴	۶	۹۴	۲۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۸	۱۳	۱۵	۸	۷	...	...	...	۱	۲	..	...	۱۲	۴	۲	۶	۴۵	۵۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۲	۳	۱۳	۱۲	۵	۷		...	...	۴	۱	۳	...	۳	۲	...	۲	۲۷	۲۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۹	۱۷		۷	۲	..	..	...	۲	۱	۲	...	۴	۵	۲	۷	۸۱	۴۳
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۱	۸۹	۱۷۰	۳۳	۱۳	۶۱	...	...	...	۸۹	۳	۱۹	۳	۲۰	۲۱	۱۹	۴۰	۴۲	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۴	۱۰	۲۴	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۴	...	۳	۳	۵	...	۴	۵	۵۰	۳۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۷	۷۳	۱۴۰	۱۲۰	۴۸	۷۲	۷	:	..	۲۵	۵	۳	۱	۱۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۸	۴۱
۲۴	گورداسپور	بٹاله ..	۲۶۳۳۰	۱۴	۱۲	۲۶	۱۸	۱۰	۸	...	۱	...	۱۴	۱	۲	...	...	۲	۳	۵	۵۲	۳۶
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۷	۲۹	۶۶	۳۰	۱۴	۱۶	...	...	...	...	۱	۱۲	۱	۱۷	۹		۱۰	۷۱	۴۳
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۶۳۷	۱۳	۱۹	۳۲	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۴۱	...	۱	...	۳	۴	...	۴	۵۹	۳۵
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۵	۷	۱۲	۴	۳	۱	...	..	...	۱	۲		...	۱	۱	...	۱	۳۶	۱۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۱۵	۱۹	۳۴	۹	۴	۵	..	...		۴	..	۲	...	۳	۲	۱	۳	۹۵	۲۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۳	۳	۷	۲	...	۲	..	...			...	...	..	۲	...	۲	۲	۳۱	۹
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۷	۳	۱۰	۱۱	۶	۵	...	...	..	۵	...	...	۱	۵	۳	۳	۶	۳۰	۳۵
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۸	۲	۱۰	۷	۱	۹	..	...	...	۱	۱	...	..	۵	...	۱	۱	۵۱	۳۶
۳۲	جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۴	۱۲	۹	۳	۲	..	...	...	۳		...	...	۲	۲	۱	۴	۵۰	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۹	۱۳	۶	۲	۳	..	۱	...	۲	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۶۴	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بمطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار فی سال	اوسط اموات بحساب
۱	۲	–	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۷	۳۴	۱۳	۱۰	۳	...	...	..	۸	...	۳	...	۳	۳	۱	۳	۳۸	۲۹
۳۵	وزل پور ...	وزل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۴	۷	۱۱	۵	۶	..	۲	...	۵	۱	۱	..	۲	۳	۲	۶	۱۹	۴۲
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۰	۲۳	۱۸	۸	۱۰	..	..	...	۵	۲	...	...	۱۱	۲	۳	۶	۳۸	۳۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۴	۹	۲۳	۵	۲	۳	..	...	...	۱	۱	..	...	۳	۱	۱	۲	۸۰	۴۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۲	۳۴	۷۶	۵۹	۲۸	۳۱	...	...	...	۳۷	۲	...	..	۲۰	۱۲	۱۱	۲۳	۳۶	۳۹
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۶۵	۵۵۲	۱۱۱۷	۷۶۲	۳۷۰	۳۹۲	۸	۹	...	۳۴۴	۳۰	۱۱۱	۱۰	۲۵۳	۱۱۲	۱۲۴	۲۳۶	۴۹	۳۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..		۱۸۹۳۴ ...	۳	۳	۶	۷	۵	۲	...	...	...	۲	..	۴	...	۳	۱	..	۱	۱۶	۲۹
	[illegible] ...		۲۵۱۸ ...	۳	...	۳	۳	۱	۲	..	...	...	۱	...	۱	...	۱	..	...	...	۶۱	۹۱
	ڈلہوزی ...		۹۳۸ ...	...	...	...	...	..	...	...	...	..	...	.	...	..	...	..	...	...	...	...
	مری ...		۱۳۶۱	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	۷۱	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۱۷ پیدائش (۵۶۵ لڑکے اور ۵۵۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۹ ہے — ۷۶۲ اموات (۳۷۰ مرد اور ۳۹۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۱ بمقابلہ ۳۶ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۳۹ کے -

۶- اموات چیچک سے امرتسر و راولپنڈی ھر ایک میں دو دو اور بٹالہ و پنڈ دادنخان ھر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ھوئیں — ۷- اموات ہیضہ سے امرتسر میں دو درج رجسٹر ھوئیں - اور جگادھری میں ایک درج رجسٹر ھوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاھور
مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع-

دستخط — ڈبلیو - ایچ ملزسیپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط - لالہ نہگران چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاھور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۹] لاہور — ۲۱ جولائی، مجریه ۲۸ جولائی، سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۸ جولائی سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه تنفس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ..	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۹	۱۳	۱۷	۶	۱۱	...	...		۳	۲	۲	..	۱۰	۴	۳	۷	۳۳	۵۲
۲		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۸	۹	۲۷	۱۰	۶	۴	...	...	..	۱	۲	...	...	۷	۴	۲	۶	۹۱	۳۹
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۸	۳۵	۳۴	۱۵	۱۹	...		...	۱۰	۴	۳	...	۱۷	۵	۶	۱۱	۵۹	۵۷
۴		سرسه ...	۱۴۹۲۹	۴	۶	۱۰	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۲	...	۲	۳۶	۲۱
۵	رهتک	رهتک ...	۱۹۸۹۲	۹	۹	۱۸	۱۱	۵	۶	...	...	...	۱	۲	۱	...	۷	۱	۳	۴	۴۸	۲۹
۶		جهجهر ...	۱۰۶۱۷	۴	۹	۱۳	۷	۳	۴	...	...	..	..	...	۲	...	۵	۳	۱	۴	۶۴	۳۴

۷۴۱ پی جی ایس

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۵	۱۰	۶	۶	...	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۴	...	۴	۴۳	۲۶
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۱	۱۶	۲۷	۹	۳	۵	...	...	...	...	۲	..	۱	۶	...	...	...	۵۷	۱۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۱	۱۹	۱۹	۸	۱۱	...	..	...	۶	۳	...	...	۱۰	۱	۷	۸	۳۷	۳۷
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۸	۱۳	۱۲	۵	۷	...	...	...	۵	۱	...	...	۶	۳	۳	۵	۵۳	۳۹
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۷	۱۷	۲۴	۹	۴	۵	...	...	...	۶	...	...	...	۳	۲	۲	۴	۴۸	۱۸
۱۲		شاه آباد ..	۱۱۰۵۳	۳	۴	۷	۴	۳	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۳۳	۱۹
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۳۳۹۳	۸	۱۵	۲۳	۱۴	۵	۹	...	...	...	۱۱	...	۲	...	۱	۲	۲	۴	۳۹	۳۰
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۳۵	۲	۳	۵	۶	۳	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۴	۱	۲	۳	۴۲	۲۶
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۶۶۸۰	۱۰	۹	۱۹	۱۲	۶	۶	...	...	...	۶	...	۱	...	۵	۳	۴	۸	۵۸	۳۶
۱۶	جالندهر...	جالندهر ...	۵۵۳۵۳	۱۶	۱۵	۳۱	۱۲	۷	۵	..	...	...	۶	۱	...	...	۵	۱	۲	۳	۲۹	۱۱
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۵۲	۱۵	۲۶	۴۱	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۱۰	۳	...	۱	۸	۶	۴	۱۰	۵۰	۲۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۵	۷	۲۲	۱۵	۸	۷	...	...	...	۳	۲	۱	...	۹	۲	۳	۵	۷۷	۵۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۱	۸	۱۹	۹	۴	۵	...	...	...	۷	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۴۰	۱۶
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۱۰	۱۳	۱۰	۶	۴	..	..	...	۴	...	...	...	۶	۳	۲	۵	۶۷	۴۸
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۷	۸۸	۱۶۵	۱۲۸	۷۰	۵۸	...	...	...	۷۸	۷	۱۶	۵	۱۷	۲۸	۲۱	۴۹	۴۱	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۱	۱۱	۲۲	۸	۲	۶	...	...	...	۵	..	...	...	۳	...	۳	۳	۴۶	۱۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۳	۶۷	۱۳۰	۱۲۱	۶۲	۵۹	۱۰	...	..	۴۰	۴	۵۰	...	۱۷	۱۶	۱۵	۳۱	۳۵	۴۲
۲۴	گورداسپور	بٹاله	۲۶۳۳۰	۱۱	۱۵	۲۶	۱۵	۷	۸	۱	...	...	۵	۱	۵	...	۳	۱	۱	۲	۵۲	۳۰
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۱	۲۸	۵۹	۳۰	۱۳	۱۷	...	...	...	۶	۳	۵	۱	۱۵	۱۰	۶	۱۶	۹۳	۳۲
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۶۳۷	۱۰	۱۷	۲۷	۱۹	۱۳	۶	...	...	...	۷	۳	۴	...	۵	۵	۱	۶	۴۹	۳۵
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۵	۹	۱۴	۴	۲	۲	...	..	...	۱	...	۱	...	۲	...	...	...	۴۳	۱۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۱۰	۱۷	۷	۲	۵	...	...	..	۲	...	۱	...	۴	...	۲	۲	۴۸	۲۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۵	۶	۱۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۹	۴
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۴	۱۱	۱۵	۷	۴	۳	...	...	..	۴	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۵۱	۲۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۶	۱۰	۷	۴	۳	...	...	...	۵	۲	...	..	۴	۲	۲	۴	۵۱	۳۶
۳۲	جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۱۲	۱۶	۹	۳	۶	..	...	...	۳	۲	۱	...	۳	...	۳	۳	۶۷	۳۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۲	۴	۱۶	۷	۹	...	...	...	۵	۱	۱	...	۹	۴	۶	۱۰	۴۰	۷۶

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی کے سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی کے سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۱	۱۵	۳۶	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	...	۱۱	...	۲	۱	۱۳	۷	۳	۱۰	۳۰	۳۰
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱۰	۶	۱۹	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	..	..	۱	۱	۱	۲	۵۰	۵
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۹	۱۸	۳۷	۱۳	۶	۷	...	...	...	۹	۲	...	...	۲	۲	۲	۳	۷۳	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۴	۱۴	۲۸	۱۲	۵	۷	..	...	...	۳	...	۱	...	۸	۴	۳	۷	۱۰۳	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۶	۴۶	۸۲	۳۳	۱۳	۲۰	...	...	...	۱۵	۶	...	..	۱۳	۶	۸	۱۴	۵۰	۲۱
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۲۰	۵۸۹	۱۱۰۹	۶۹۹	۳۴۹	۳۵۰	۱۱	...	...	۲۸۲	۵۳	۱۰۲	۹	۲۴۲	۱۳۷	۱۲۷	۲۶۴	۳۸	۳۰
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۳	۵	۹	۹	۵	۳	...	...	...	۶	..	..	...	۳	۲	۱	۳	۲۵	۴۵
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	..	...	...	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	..	...	...	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۰۹ پیدائش (۵۲۰ لڑکے اور ۵۸۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے — ۶۹۹ اموات (۳۴۹ مرد اور ۳۵۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— لاہور میں ۳۱ بمقابلہ ۳۳ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۲ بمقابلہ ۳۵ کے اور ملتان میں ۲۱ بمقابلہ ۴۲ کے۔

۱۰ - اموات ہیضہ سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئیں اور بٹالہ میں ایک درج رجسٹر ہوئی۔

تصحیح - ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات جو ۳۸ میونسپل قصبات پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۶ میں درج رجسٹر ہوئیں اور جو پنجاب گزٹ بابت ۷ (مجریہ ۱۴) جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کے ضمیمہ کے صفحہ ۱۰۷ پر شائع ہوا بپاڑی تفریح گاہ شملہ مادرجہ خانہ ۱۵ کے معانی ۳: کے بجائے " ندارد " پڑھو اور خانہ نمبر ۱۹ میں " ندارد " بجائے ۳ پڑھو۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء۔

دستخط — ڈبلیو - ایچ ملزسپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — شیخ گل محمد
بمقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط — لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

۷۷۱ سی اس — ۷۰۵ — ۲۸-۷-۱۹۱۶ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۰] لاہور — ۲۸ جولائی مجریہ ۳-اگست سنہ ۱۹۱۶ع یوم جمعہ [جلد ۴۳

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب ...	باعث موت: دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۳	۹	۱۰	۱۹	۱۹	۱۱	۸	...	...		۹	۱	...		۱۲	۳	۲	۵	۵۸	۵۸
		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۶	۱۷	۱۱	۴	۷	...	...		۳	۱	...	...	۷	۲	۲	۴	۴۱	۳۹
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۸	۱۲	۳۰	۲۰	۷	۱۳	...		...	۱	۱	۳	...	۷	۲	۳	۵	۵۰	۳۳
		توسہ ...	۱۳۹۲۹	۱۱	۳	۱۴	۱۱	۱۰	۱	...	...	...	۴	۱	...	...	۹	۹	...	۹	۵۰	۲۹
	روہتک	روہتک .	۱۹۸۹۲	۲۲	۱۲	۲۴	۱۲	۹	۹	...	...	...	۵	۱	...	...	۹	۲	۲	۴	۹۳	[illegible]
		جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۴	۳	۷	۷	۴	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۵	...	...	...	۳۴	۴۳

۸۰۳ پنجاب گورنمنٹ پریس

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی سالانہ
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۵	۱۱	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۸
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۲	۷	۱۹	۹	۶	۳	...	...	...	...	..	۱	...	۸	۵	۱	۶	۴۰
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۹	۱۸	۲۲	۱۴	۸	...	..	...	۵	۲	۱	...	۱۴	۶	۴	۱۰	۴۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۲۲	۵	۸	۱۳	۶	۲	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۵۳
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۴	۱۱	۲۵	۱۷	۴	۱۳	...	...	...	۳	۱	۱	...	۱۲	۲	۷	۹	۵۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۹	۷	۱۶	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۷۶
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۶	۱۲	۲۸	۱۷	۱۱	۶	...	۱	...	۵	۴	۳	...	۳	۱	۱	۲	۶۰
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۲	۵	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	۱	...	...	۲	۲	۲	۳	۴۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۰	۴	۱۴	۸	۳	۵	...	..	.	۳	..	۲	...	۳	..	۱	۱	۴۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۰	۲۷	۵۷	۳۳	۲۱	۱۲	...	...	...	۱۸	۱	۳	۱	۱۰	۳	۳	۶	۵۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۸	۱۴	۳۲	۲۳	۸	۱۵	...	...	...	۸	۳	۲	...	۱۰	۴	۷	۱۱	۳۹
۱۸		جگراؤں ..	۱۵۰۳۹	۱۰	۶	۱۶	۱۲	۶	۶	...	..	...	۱	...	۵	...	۶	۴	۴	۶	۵۶
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۵	۱۰	۱۲	۷	۲	۵	...	..	..	۳	..	...	...	۳	۲	۵	۷	۳۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۰	۱۰	۲۰	۶	۲	۳	..	..	...	...	۱	۲	...	۳	۱	...	۱	۹۵
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۳	۶۲	۱۳۵	۱۰۳	۶۲	۴۲	...	...	...	۶۶	۲	۱۴	۴	۱۸	۱۸	۱۲	۳۰	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۲	۲۱	۹	۳۰	۴	۳	۱	..	...	...	۳	..	...	۱	...	..	...	...	۹۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۴	۶۲	۱۴۵	۱۱۴	۶۱	۵۳	...	...	..	۳۸	۴	۳۲	۱	۱۹	۲۲	۱۲	۳۳	۴۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۹	۹	۲۸	۹	۶	۳	..	۱	...	۷	...	۱	...	...	۲	...	۲	۵۶
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۷	۲۳	۵۰	۱۹	۱۱	۸	...	...	..	۵	.	۶	...	۶	۳	۳	۷	۵۴
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۱۹	۱۳	۳۲	۱۹	۱۴	۵	۴	...	...	۸	..	..	...	۶	۵	۲	۷	۵۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۸	۹	۱۷	۳	۳	...	...	...	..	۱	...	۱	...	۱	۳	...	۳	۵۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۷	۱۵	۳۲	۱۰	۵	۵	...	...	..	۵	۱	۲	...	[illegible]	۱		۱	۹۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۴	۴	۸	۷	۴	۴	..	...	..	۲	...	...	..	۵	۱	...	۲	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۱۵	۲۰	۷	۶	۱	...	...	..	۲	...	...	...	۵	۲	۱	۳	۶۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۷	۳	۱۰	۲	۱	۱	..	...	...	...	...	...	..	۲	۱	...	۱	۴۱
۳۲	جہلم ..	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۸	۱۱	۴	۱	۳	..	...	..	۲	...	...	...	۳	..	۱	۱	۳۹
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۷	۱۱	۳	۲	۱	..	...	...	...	۱	...	...	۲	۲	...	۲	۶۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی روئے مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	—	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۶	۲۱	۳۷	۳۱	۱۸	۱۸	...	...		۱۵	۲	۳	...	۱۰	۷	۷	۱۳	۳۱	۳۵
۳۴	لائل پور	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۸	۱۰	۵	۳	۱	.	...	...	۳	...	۱	..	۱	۲	..	۲	۲۰	۱۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۸	۱۷	۳۵	۱۶	۸	۸		..	...	۹	۲	...	...	۵	۳	۶	۹	۷۳	۳۲
۳۷		چنیوٹ ..	۱۳۰۸۵	۸	۱۲	۲۰	۹	۵	۳	۲	...	...	۱	..	.		-	۱	۲	۳	۷۳	۳۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۲	۲۶	۳۷	۶۶	۲۷	۱۱	۱۶		...	...	۱۳	۲	...		۱۲	۳	۹	۱۳	۳۰	۱۶
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۵۹۱	۵۰۷	۱۰۹۸	۶۳۷	۳۳۸	۲۹۹	۷	۲	...	۲۷۸	۳۳	۹۷	۷	۲۲۲	۱۲۵	۹۷	۲۲۲	۳۸	۲۸
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۳	..	۳	۳	۱۱	۹	۲	...	...	...	۶	..	۲	..	۳	۱	۱	۲	۸	۳۰
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۰۸	۱	...	۱	۱	۱	..	..	...	...	۱	...		..	...	.	...	...	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	۱	.	۱	...	...	..	...		۱	..	...	۱	..	۱	۳۸	۳۸
	مری ...		۱۳۶۱	...	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۹۸ پیدائش (۵۹۱ لڑکے اور ۵۰۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۸ ہے—۶۳۷ اموات (۳۳۸ مرد اور ۲۹۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ۲۶ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۹ بمقابلہ ۳۷ کے اور ملتان میں ۲۶ بمقابلہ ۲۶ کے۔

۲-اموات چیچک سے جن میں سے ایک انبالہ اور ایک بٹالہ میں درج رجسٹر ہوئی۔ اور ۵ اموات ہیضہ سے گوجرانوالہ اور ۳ چنیوٹ میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ ملوسیو لفٹننٹ
بعہدہ کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ شیخ گل محمد
۱۰ مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ نہگران چند
میر منشی۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس، لاہور

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۱] لاہور — ۴-اگست (مجریہ ۱۱-اگست) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلق سانس	ضرب و	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۴	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۱	۲۲
۱	حصار	حصار ...	۱۷۲۹۲	۱۲	۹	۲۱	۹	۳	۵	...	...	..	۶	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۹۳	۲۷
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۰	۶	۱۶	۱۱	۵	۶	...	...	...	۲	۲	۲	...	۵	...	۳	۳	۵۷	۳۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۱	۱۳	۲۴	۲۶	۱۵	۱۱	...		...	۷	۴	۱	...	۱۴	۳	۳	۶	۴۰	۳۳
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۶	۱۰	۱۶	۶	۲	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۵۷	۴۱
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۷	۱۷	۱۳	۳	۱	...	...	...	۳	...	۳	...	۷	۳	۳	۸	۳۵	۳۲
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۷	۵	۱۲	۷	۱	۶	...	...	...	۲	۲	...	...	۳	...	۲	۲	۵۹	۳۲

۸۵۲ پی جی سی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرر	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۷	۱۵	۹	۵	۴	...	...	...	۱	۲	...	...	۹	۲	۲	۴	۹۵	۲۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۳	۹	۲۲	۹	۲	۷	...	...	...	...	۱	...	...	۸	۱	۴	۵	۴۹	۱۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۶	۱۳	۱۵	۷	۸	...	..	...	۹	۲	۱	...	۳	۱	۳	۴	۳۲	۲۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۲۳	۱۴	۳۷	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	..	...	۱	۱	...	۱	۱۵۱	۱۲
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۲۲	۱۵	۳۷	۲۸	۱۶	۱۲	...	...	...	۵	۳	۴	...	۱۲	۹	۳	۱۲	۷۳	۵۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۹	۹	۱۸	۱۰	۶	۴	...	..	...	...	...	۳	...	۷	۰	۰	۰	۸۹	۴۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۱۲	۶	۱۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۷	۱	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۸	۲۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۳	۶	۹	۴	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۴	۲	۱	۳	۲۹	۲۹
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۶۸۰	۶	۵	۱۱	۸	۱	۷	...	..	...	۴	...	۱	...	۳	...	۳	۳	۳۳	۴۴
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۴۲۴	۳۲	۲۳	۵۵	۲۱	۷	۱۴	...	...	...	۷	۴	۳	...	۷	۴	۱	۵	۵۴	۲۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۶۲	۲۱	۲۲	۴۳	۱۴	۳	۱۱	...	...	...	۹	...	۲	...	۳	...	...	...	۵۳	۱۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۱۳	۲۳	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	۲	۱	...	۳	...	۴	۴	۸۰	۲۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۰	۹	۱۹	۱۳	۶	۷	۲	...	...	۴	۱	...	...	۶	۳	۳	۶	۴۰	۲۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۴	۳	۱۷	۴	۳	۱	...	..	...	۱	...	...	...	۳	۲	...	۲	۸۱	۱۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۳	۷۶	۱۷۰	۹۲	۵۰	۴۲	...	...	...	۳۸	۳	۱۵	۱۴	۱۸	۱۴	۱۱	۲۵	۳۲	۲۲
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۲	۱۳	۱۲	۳۰	۱۶	۸	۸	...	...	...	۷	...	۱	۱	۷	۳	۴	۷	۹۳	۲۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۸۳۹	۸۹	۸۵	۱۷۴	۸۰	۴۱	۳۹	۱	...	...	۲۲	۱	۳۹	۵	۱۵	۱۲	۱۱	۲۳	۹۰	۲۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۴	۱۷	۳۰	۱۵	۴	۱۱	...	۵	...	۹	۱	۳	...	۱	...	۱	۱	۹۰	۳۰
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۳	۳۶	۶۹	۴۰	۲۰	۲۰	...	...	...	۹	...	۱۴	۲	۱۵	۷	۷	۱۴	۷۴	۳۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۴	۱۷	۳۱	۱۳	۵	۸	...	...	...	۷	۱	...	...	۵	۱	۱	۲	۵۷	۲۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۹	۴	۶	۱۰	۹	۶	۳	...	...	...	۷	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۳۰	۱۷
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۳	۱۱	۱۴	۱۴	۱۱	۳	۱	...	...	۵	۲	۱	...	۵	۴	۲	۶	۳۹	۴۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۲	۴	۴	۳	۱	...	...	...	۲	۲	...	...	...	...	۱	۱	۱۸	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۱۰	۲۰	۵	۳	۲	۱	...	...	۲	...	...	۱	۱	...	...	...	۶۸	۱۷
۳۱		خوشاب ..	۱۰۱۵۹	۲	۶	۸	۹	۴	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۳	۳	۱	۴	۲۱	۲۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۱	۷	۱۱	۵	۶	..	...	...	۸	۱	۱	...	۱	...	۲	۲	۲۹	۳۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۶	۱۱	۵	۳	۲	...	...	...	...	۲	۱	...	۲	۲	۱	۳	۵۳	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								اطفال ۱ سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۹	۱۳	۳۲	۲۰	۷	۱۳	...	...	...	۹	...	۹	۳	۲	۱	۵	۶	۳۶	۲۲
۳۵	کیمل پور ...	کیمل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۶	۹	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	..	۲	۱	...	۱	۲۳	۱۹
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۲	۲۱	۳۳	۱۷	۶	۱۱	...	...	...	۷	...	...	...	۱۰	۳	۵	۸	۶۶	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۷	۲۰	۱۱	۶	۵	۱	...	...	۲	۱	..	...	۹	۳	۱	۴	۷۳	۳۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۶	۳۷	۷۳	۳۹	۲۲	۱۷	...	۱	...	۲۳	...	۱	..	۱۳	۹	۸	۱۷	۴۳	۲۳
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۱۹	۵۹۷	۱۱۸۶	۶۳۸	۳۱۲	۳۲۶		۴	...	۲۳۳	۳۰	۱۰۹	۴۶	۲۱۲	۹۸	۱۰۰	۱۹۸	۵۲	۲۸
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۳	۴	۲	۶	۵	۴	۱	...	...	...	۳	..	۱	...	۱	...	...	...	۱۶	۱۳
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۱	..	۱	...	...	...	۱	...	..	...	...	..	۱	۱	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	۳	۲	۱	...	...	...	...	۱	...	...	۲	...	...	...	...	۱۰۷

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۲- جولائی سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۸۶ پیدائش (۶۱۹ لڑکے اور ۵۹۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے - ۶۳۸ اموات (۳۱۲ مرد اور ۳۲۶ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۲۳ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۲۸ مقابلہ ۳۷ کے اور ملتان میں ۲۳ بمقابلہ ۲۹ کے -

۲-اموات چیچک سے ایک بٹالہ اور ایک ملتان میں درج رجسٹر ہوئیں- ۲ اموات ہیضہ سے فیروز پور میں اور امرتسر- گجرات- بہیرہ اور چنیوٹ میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع-

دستخط- کپتان-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط- شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط- لالہ بھگوان چاند
میر منشی [illegible]

۸۵۰ سی ایس- ۷۰۵-۱۷-۸-۱۶-۱۹:۹ سول اینڈ ملٹری پریس لاہور

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۲] لاہور — ۱۱-اگست ؛ مجریہ ۱۸-اگست) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۱	۸	۱۹	۳	...	۳	...	...		۱	..	...		۲	...	...	...	۵۸	۹
۲	حصار	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۱۲	۹	۲۱	۱۲	۴	۸	...	...	...	۶	۳	...	..	۳	۱	۴	۵	۷۵	۳۳
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۱۴	۳۰	۲۴	۱۱	۱۳	...		...	۴	۶	۵	...	۹	۲	۴	۶	۵۰	۳۰
۴	حصار	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۶	۵	۱۱	۷	۶	۱	...	...	..	۴	..	...	...	۳	۵	۱	۶	۳۶	۲۵
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۹	۸	۱۷	۱۱	۷	۴	...	...	...	۳	۲	۲	...	۴	۳	...	۳	۳۵	۲۹
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۴	۲	۶	۱۰	۶	۴	...	...	..	۵	...	...	...	۵	۲	..	۳	۳۰	۳۹

۸۸۹ پی جی ۴۰۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر عوارضات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۴	۵	۹	۹	۷	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۶	۴	...	۴	۳۹	۳۱
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۲	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۳	...	...	...	...	...	...	...	۱۲	۶	۲	۸	۳۸	۲۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۹	۱۸	۱۶	۸	۸	...	..	...	۷	۲	۳	...	۴	۳	۳	۶	۴۴	۳۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۲	۱۰	۶	۱۶	۴	۳	۱	...	..	...	۱	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۹۵	۱۲
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۴	۱۷	۳۱	۴	۳	۱۱	...	...	..	۵	۱	۲	...	۹	۳	۱	۴	۹۲	۲۸
۱۲		شاه آباد ..	۱۱۰۵۴	۴	۶	۱۰	۲	..	۲	...		..	۱	...	۱	...	...	..	...	...	۴۸	۱۰
۱۳	انباله ...	انباله ..	۲۴۴۹۲	۱۱	۳	۱۴	۱۲	۲	۱۰	...	...	...	۳	۲	..	...	۷	۱	۴	۵	۳۲	۲۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۳	۷	۳	۱	۲	...	...	..	۱	...	..	...	۲	۱	۱	۲	۳۰	۱۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۸	۱۱	۱۹	۸	۵	۳	...			۲	..	۳	...	۳	۲	...	۲	۵۸	۲۳
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۴۳	۳۳	۲۲	۵۵	۱۶	۷	۹	...		..	۵	۲	..	...	۹	۳	۲	۵	۵۲	۱۵
۱۷	لودھیانه	لودھیانه ...	۴۳۱۹۲	۲۶	۲۱	۴۷	۱۷	۱۰	۷	..	..	...	۸	۱	[illegible]	...	۷	۵	۴	۹	۵۷	۲۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۰۹	۹	۱۲	۲۱	۱۵	۶	۹	۲	..	...	۴	...	۱	...	۸	۲	۲	۴	۷۳	۵۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۱۱	۹	۲۰	۴	۳	[illegible]	...	..	..	۱	۲	...	...	۱	۱	...	۱	۴۲	۸
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۱۲	۲۱	۹	۴	۵		..	...	۲	۱	۱	.	۵	۲	۲	۴	۱۰۰	۴۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷[illegible]	۸۹	۹۸	۸۷	۹۷	۳۹	۳۸	...	...	...	۵۳	۱	۱۷	۵	۲۱	۱۶	۱۲	۲۸	۳۶	۲۳
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۲	۲۳	۵	۲۸	۲۱	۱۳	۸	..	...	...	۱۰	۲	۱	۱	۷	۳	۳	۶	۵۹	۴۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۵	۸۶	۱۶۱	۸۷	۴۸	۳۹	۱	۳	..	۲۹	۳	۳۰	۵	۲۶	۱۰	۱۱	۲۱	۵۵	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹاله	۲۹۳۳۰	۱۳	۱۶	۲۸	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۱۳	...	۵	...	۱	۲	۲	۴	۵۶	۳۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۱۷	۲۱	۳۸	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۴	۱	۸	...	۹	۳	۶	۹	۴۱	۲۳
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۳۷	۱۱	۱۲	۲۳	۸	۵	۳	...	...	...	۵	..	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۲	۱۵
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۲۹	۱۲	۶	۱۸	۷	۳	۴	...	..	...	۲	۱	.	...	۳	۱	۲	۳	۵۵	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۶۲	۷	۹	۱۶	۸	۴	۴	...	...	..	۳	...	۲	۱	۲	۲	-	۴	۴۵	۲۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۵	۹	۶	...	۶	..	...	..	۲	۱	۲	...	۱	...	۱	۱	۴۰	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیره ...	۱۵۲۰۲	۹	۱۴	۲۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۲	...	۱	...	۱۰	۲	۵	۷	۷۸	۴۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱۰	۹	۱۹	۶	۱	۵	..	..	...	...	...	...	..	۶	۱	۴	۵	۹۷	۳۱
۳۲	جہلم ..	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۶	۱۱	۳	۱	۲	..	...	...	۱	۱	...	...	۱	...	۱	۱	۴۶	۱۳
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۶	۹	۳	۳	...	..	...	...	۲	۱	..	...	...	.	...	...	۴۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش لڑکے	پیدائش لڑکیاں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	-	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
—	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۶	۳۳	۲۰	۹	۱۱	...	...	۲	۳	۱	۷	۱	۵	۱	۲	۳	۳۷	۲۲
۲	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۲	۹	۱	۱	...	.	...	...	..	...	...	.	۱	...	--	...	۲۳	۳
۳	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۹	۱۸	۳۷	۱۷	۷	۱۰		..	...	۱۱	۲	...	...	۳	۵	۸	۱۳	۷۳	۳۰
۴		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۸	۲۱	۱۵	۹	۹	...	...	...	۲	.	.	..	۱۳	۵	۳	۸	۷۷	۵۵
۳	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۰	۴۶	۷۰	۳۵	۲۰	۱۵	...	۱	...	۱۶	۵	...	..	۱۳	۷	۵	۱۲	۳۶	۲۱
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۵۸۵	۵۷۷	۱۱۶۲	۵۹۶	۳۰۲	۲۹۴	۳	۴	۲	۲۲۳	۳۱	۹۶	۱۳	۲۱۳	۱۰۷	۹۹	۲۰۳	۵۱	۲۶
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۴	۵	۵	۲	۳	...	...	..	۱	..	۱	...	۳	۱	۲	۳	۱۳	۱۳
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	--	--	۱	.	۱	۱	۳۱	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	--	۱	۱	۱	--	۱	...	...	..	...	..	۱	[illegible]	...	...	--	...	۳۸	۳۸
	مری ...	.	۱۳۶۱	...	...	...	۱	۱	..	...	...	...	..	...	...	...	۱	...	...	...	...	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۹ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۶۲ پیدائش (۵۸۵ لڑکے اور ۵۷۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۱ ہے — ۵۹۶ اموات (۳۰۲ مرد اور ۲۹۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۶ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:— لاہور میں ۲۴ بمقابلہ ۳۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۰ بمقابلہ ۴۶ کے اور ملتان میں ۲۱ بمقابلہ ۳۳ کے۔

۲ــاموات پلیگ سے راولپنڈی میں درج ہوئیں ــ۴ــاموات چیچک سے ۳ــامرتسر میں اور ایک ملتان میں درج ہوئیں ــ۲ اموات ہیضہ سے جگراؤں میں اور ایک امرتسر میں درج رجسٹر ہوئیں ــ

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۸ــاگست سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط ــ ڈبلیو ــ ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ــ شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط ــ لالہ بہگوان چند
میر مترجم

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۳۳] لاهور — ۱۸ اگست (مجریه ۲۵ اگست) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۳

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۵ اگست سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا ۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۴	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۸	۱۶	۱۱	۸	۳	...	...	..	۳	۲	۱	...	۴	۳	۱	۳	۳۹	۲۳
۲	حصار ...	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۳	۷	۲۱	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۱	۳	۲	...	۱۰	۹	۲	۱۱	۷۵	۸۷
۳	حصار ...	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۸	۳۲	۱۶	۷	۹	...	..	...	۴	۳	۳	...	۹	۳	۱	۵	۵۳	[illegible]
۴	حصار ...	سرسه ...	۱۳۶۲۹	۱۱	۸	۱۹	۳	۳	۱	...	...	...	۳	[illegible]	...	...	۱	۳	...	۳	۹۸	۱۳
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۹۲	۱۷	۱۰	۲۷	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳	۱	...	۱	۷۱	۸
۶	روهتک	جهجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۵	۱۱	۷	۳	۴	...	...	...	۱	۳	...	...	۳	۲	۱	۳	۵۳	۳۳

۱۲۷، پی جی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۷	۱۵	۵	۴	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۴	۴	...	۲	۶۵	۲۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۷	۷	۱۴	۱۶	۵	۱۱	...	...	...	...	۱	۳	...	۱۲	۱	۴	۵	۲۹	۲۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۳۰۱۸	۸	۱۳	۲۱	۱۴	۹	۵	...	...	...	۵	۳	...	۲	۴	۵	۳	۹	۵۲	۲۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۶	۱۵	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۴	...	...	۱	۸	۳	۲	۵	۶۱	[illegible]
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۷	۲۱	۳۸	۲۶	۱۱	۱۵	۵	...	...	۸	...	۱	۱	۱۱	۴	۲	۶	۷۵	[illegible]
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۳	۶	۱۱	۶	۵	...	...	...	...	...	۴	...	۷	۲	۳	۵	۲۹	[illegible]
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۲	۷	۱۹	۲۶	۱۸	۱۴	۴	...	...	...	۷	۳	۲	...	۹	۴	۲	۷	۵۵	۲۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۱	۵	۹	۵	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۴	۱	۱	۲	۲۲	۲۹
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۲	۶	۱۸	۱۰	۹	۴	...	...	...	۴	...	۱	۲	۳	۲	...	۲	۵۵	۲۰
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۵	۳۰	۵۵	۳۰	۹	۲۱	...	...	...	۱۳	۲	...	...	۱۵	۵	۸	۱۳	۶۲	۲۸
۱۷	لودھیانہ ...	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۴	۲۱	۱۴	۳۵	۲۱	۱۳	۸	...	...	...	۱۰	۴	...	...	۷	۵	۱	۶	۴۲	۲۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۹	۱۸	۲۰	۱۰	۱۰	۲	...	...	۷	۱	...	...	۱۰	۱	۲	۳	۹۳	۷۰
۱۹	فیروزپور ...	فیروزپور ...	۲۴۶۷۸	۳	۱۰	۱۳	۱۱	۷	۴	۴	...	...	۳	...	۱	...	۳	...	...	...	۲۹	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۵	۱۱	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	...	...	۵	۲	۲	۴	۵۲	۲۴
۲۱	لاہور ...	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۷	۷۷	۱۹۴	۸۸	۴۵	۴۳	...	...	...	۴۱	...	۱۳	۵	۲۹	۱۷	۱۲	۲۹	۴۸	۲۲
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۲۰	۹	۲۹	۱۰	۵	۵	...	...	...	۲	۱	۲	...	۵	۲	۲	۴	۹۱	۲۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۰	۷۴	۱۵۴	۹۷	۵۰	۴۷	...	۲	...	۳۸	۸	۳۱	۹	۱۴	۱۲	۱۵	۲۷	۵۳	۳۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۵	۹	۱۴	۱۴	۸	۶	...	...	...	۹	۱	۲	...	۲	۲	۲	۴	۲۸	۲۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۴۲	۳۰	۷۲	۲۴	۱۴	۱۰	...	...	...	۸	۲	۸	۱	۱۵	۲	۹	۱۱	۷۷	۳۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۳	۱۸	۴۱	۳۲	۱۷	۱۵	۷	...	...	۱۵	۱	۱	...	۸	۳	۷	۱۰	۷۵	۵۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۲	۹	۴	۱۳	۷	۱	۶	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	...	۳	۳	۴۰	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۵	۹	۲۴	۱۶	۱۱	۵	۳	...	...	۸	...	۳	...	۲	۳	۲	۴	۶۷	۴۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۲	۹	۱۱	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۳	۴	۴۹	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۱۵	۲۳	۱۴	۹	۵	...	...	...	۱	۲	۲	۱	۸	۴	۳	۷	۷۸	۳۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۹۶	۲	۸	۱۰	۶	۳	۳	...	...	...	...	۱	۱	...	۴	...	۱	۱	۵۱	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۳	۱۰	۴	۲	۲	...	...	...	...	۲	...	...	۲	...	۲	۲	۳۲	۱۷
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۶	۱۲	۹	۵	۴	...	...	...	۵	۲	...	...	۲	...	۳	۳	۵۹	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۶	۳۳	۲۰	۱۲	۸	...	...	...	۲	۳	۳	...	۹	۶	۳	۹	۳۷	۲۲
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۵	۱۴	۳	۳	...	...	...	...	..	...	...	۱	۲	۱	...	۱	۳۷	۸
۳۶	جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۱۷	۱۷	۳۴	۱۷	۹	۸	..	...	...	۹	...	...	...	۱۱	۶	۴	۱۰	۹۸	۳۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۷	۷	۲۴	۱۴	۱۱	۳	...	...	...	۲	۱	..	...	۱۱	۸	۱	۹	۸۸	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۳	۴۸	۹۱	۴۲	۲۱	۲۱	..	۱	...	۱۳	۳	...	..	۲۴	۱۰	۸	۱۸	۶۵	۲۶
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۴۹	۵۷۱	۱۲۲۰	۶۹۹	۳۷۴	۳۲۵	۴۱	۳	...	۲۲۴	۶۳	۱۰۱	۲۰	۲۷۷	۱۳۷	۱۱۶	۲۵۳	۵۳	۳۰
	پهاڑی تفریح گاه																					
	شمله ...		۱۸۹۳۴	۱	۵	۶	۳	۲	...	...	...	...	۲	..	...	...	۳	۲	...	۲	۲۵	۱۱
	دهرم ساله ...		۲۵۱۸	۲	۱	۳	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	۹۱	۲۰
	ڈلهوزی ...		۹۳۸	..	۱	۱	..	..	...	...	...	..	...	..	...	...	...	..	...	...	۳۸	...
	مری ...		۱۳۹۱	۴	۳	۷	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۵۰	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۵-اگست سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۲۰ پیدائش (۶۴۹ لڑکے اور ۵۷۱ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۵۳ هے—۶۹۹ اموات (۳۷۴ مرد اور ۳۲۵ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۰ هے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:—لاهور میں ۳۲ بمقابله ۳۱ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهیں اور امرتسر میں ۴۳ بمقابله ۳۶ کے اور ملتان میں ۲۶ بمقابله ۲۷ کے۔

۳-اموات چیچک سے ۲-امرتسر میں اور ایک ملتان میں درج رجسٹر ہوئیں-۷-اموات ہیضہ سے گوجرانوالہ ۵ پانی پت میں-۴ فیروز پور میں-۳ گجرات میں اور ۲ جگراؤن میں درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۵-اگست سنہ ۱۹۱۶م-

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

صحیح

دستخط-لالہ بھگوان داس
میر مترجم

۹۲۷ سی ایس-۷۰۵-۲۵-۸-۱۹۱۶-ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۳۴] لاهور — ۲۵-اگست (مجریه یکم ستمبر) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۱۲-اگست سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب ...	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۰	۱۰	۲۰	۹	۶	۳	...	...		۲	۱	...	...	۶	۱	۲	۳	۶۱	۲۷
۲	حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۶	۱۷	۴	۳	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۳	۲	...	۲	۶۱	۱۴
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۶	۳۷	۲۱	۱۰	۱۱	...		...	۹	۴	۲	...	۶	۴	۶	۱۰	۶۲	۳۵
۴	حصار	سرسه ...	۱۳۹۲۹	۷	۹	۱۶	۸	۴	۴	...	...	...	۲	۱	۳	...	۲	...	۲	۲	۵۷	۲۹
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۱۰	۱۸	۱۳	۵	۸	...	...	...	۲	۱	...	...	۱۰	۳	۵	۸	۴۸	۳۴
۶	روهتک	جهجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۱۱	۱۴	۶	۴	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	۴	۲	...	۲	۶۶	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۳	۷	۲۰	۶	۴	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۴	۱	۲	۳	۸۷	۲۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۹	۸	۲۷	۱۳	۸	۵	...	...	...	...	۲	۵	...	۶	۱	۲	۳	۵۷	۲۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۲۸	۷	۸	۱۵	۱۸	۱۱	۷	...	..	...	۷	۲	۲	...	۷	۶	۱	۷	۳۷	۴۳
۱۰	کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۱۳	۲۱	۱۲	۴	۸	...	...	...	۸	۱	...	...	۳	...	۳	۳	۸۶	۴۹
۱۱	کرنال ...	پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۸	۱۲	۳۰	۳۵	۱۵	۲۰	۱۳	...	...	۸	...	...	...	۱۳	۲	۵	۷	۶۰	۶۹
۱۲	کرنال ...	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۳	۷	۶	۳	۳	...	..	...	۳	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۳۳	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۵	۸	۲۳	۱۰	۷	۳	...	...	...	۴	۲	۱	...	۳	۳	۲	۵	۴۹	۲۱
۱۴	انبالہ ...	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۴	۸	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	...	...	...	۴	۲	۲	۴	۳۵	۴۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۹	۱۶	۷	۵	۲	...	...	...	۳	...	۱	۱	۲	۱	۱	۲	۴۹	۲۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۱	۳۲	۶۳	۲۹	۱۵	۱۴	..	...	...	۱۲	۳	۴	...	۱۰	۷	۵	۱۲	۵۹	۲۷
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۶	۲۳	۳۹	۳۸	۱۵	۲۳	...	...	...	۷	۲	۱	...	۲۸	...	۵	۹	۴۷	۴۶
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۹	۱۹	۳۴	۱۱	۲۳	۲۰	...	...	۴	۳	...	...	۷	...	۴	۴	۶۶	۱۱۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۴	۱۳	۲۷	۲۵	۱۳	۱۲	۱۳	...	...	۳	...	۳	...	۶	۱	۳	۴	۵۷	۵۳
۲۰	فیروزپور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۴	۱۱	۶	۱	۵	..	...	...	...	...	۲	...	۴	۱	۱	۲	۵۲	۲۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۷	۸۰	۱۷۷	۱۱۲	۴۹	۶۳	۱	...	...	۶۸	۵	۱۲	۳	۲۳	۲۱	۱۶	۳۷	۴۴	۲۸
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۷	۱۰	۲۷	۱۳	۷	۶	...	...	...	۵	۲	۲	...	۴	۳	۲	۵	۵۷	۲۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۱	۷۵	۱۴۶	۸۱	۴۳	۳۸	۳	...	...	۲۸	۱	۳۶	۱	۱۲	۱۲	۹	۲۱	۵۰	۲۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۴۳۰	۱۶	۱۲	۲۸	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۱۶	...	۳	...	...	۳	۲	۵	۵۶	۳۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۷	۲۸	۶۵	۴۲	۲۰	۲۲	...	...	...	۹	۸	۱۲	...	۱۳	۶	۱۱	۱۷	۷۰	۴۵
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۲۰	۱۵	۳۵	۴۷	۲۰	۲۷	۲۱	...	...	۱۰	۴	...	...	۱۲	۴	۳	۷	۶۴	۸۶
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۱۰	۴	۱۴	۸	۶	۲	...	...	...	۴	۱	...	...	۳	۱	...	۱	۴۳	۲۴
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۸	۱۱	۱۹	۱۹	۷	۱۲	...	...	...	۱۱	۲	۲	...	۴	۴	۴	۸	۵۳	۵۳
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۷	۳	۱۰	۴	۱	۳	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۴۵	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	نقشہ نہیں آیا۔																		
۳۱	شاہپور	خوشاب	۱۰۱۵۹																			
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۶	۱۰	۷	۳	۴	..	...	...	۲	...	۱	...	۴	۳	۲	۵	۴۲	۲۹
۳۳	جہلم ...	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۸	۴	۱۲	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۵۹	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۲	۱۲	۲۴	۲۴	۱۰	۱۴	...	...	۱	۷	...	۷	...	۹	۲	۵	۷	۲۷	۲۷
۳۵	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۵	۷	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	۱	...	۱	۱۹	۲
۳۶	جہنگ ...	جہنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۷	۲۱	۳۸	۲۳	۱۱	۱۲	...	...	...	۶	...	...	...	۱۸	۹	۱۰	۱۹	۷۶	۴۶
۳۷	جہنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۲	۱۲	۲۴	۱۷	۹	۸	...	...	...	۲	۱	...	...	۱۳	۹	۸	۱۷	۸۸	۹۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۵۵	۶۰	۱۱۵	۵۶	۳۰	۲۶	...	...	...	۲۸	۵	۵	...	۱۸	۱۲	۱۳	۲۵	۷۰	۳۴
		میزان کل ...	۱۱۷۱۱۵۴	۹۲۷	۵۷۲	۱۱۹۹	۷۸۹	۳۸۱	۴۰۸	۷۲	...	۱	۲۷۸	۵۲	۱۰۹	۵	۲۷۲	۱۳۵	۱۴۲	۲۷۷	۵۳	۳۵
		پہاڑی تفریح گاہ																				
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۵	۴	۹	۷	۳	۴	...	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	۳	۳	۲۵	۱۹
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	۱	۱	۲	...	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۹۵
	مری ...	...	۱۳۶۱	۲	۱	۳	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۱	۱	۱۰۷	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۲-اگست سنہ ۱۹۱۹ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۹۹ پیدائش (۹۲۷ لڑکے اور ۵۷۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے — ۷۸۹ اموات (۳۷۴ مرد اور ۳۸۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی :— لاہور میں ۲۸ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۲۸ بمقابلہ ۴۳ کے اور ملتان میں ۳۴ بمقابلہ ۲۰ کے۔

ایک موت طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئی۔ ۲۱ اموات ہیضہ سے گوجرانوالہ میں۔ ۲۰ جگراؤں میں۔ ۱۴ پانی پت میں۔ ۱۳ فیروز پور میں۔ ۳ امرتسر میں اور ایک لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط۔ قبلیر۔ ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ شیخ گل محمد
اول، مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۵] لاہور — یکم ستمبر (مجریہ ۸ ستمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۹ - اگست سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر بواعث	۱ سال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	۱ سال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	۱ سال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۰	۱۳	۲۳	۱۱	۶	۵	...	...		۸	...	۱	...	۲	۳	۳	۶	۷۰	۳۳
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۹	۱۷	۱۱	۴	۷	...	...	...	۲	۲	...	...	۷	۳	۳	۶	۹۱	۳۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۲	۲۷	۳۱	۱۴	۱۷	...		...	۸	۶	۳	...	۱۴	۵	۶	۱۱	۴۵	۵۲
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۱۱	۹	۲۰	۸	۱	۷	...	...	...	۵	۱	...	...	۲	۱	۳	۴	۷۱	۲۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۶	۱۲	۲۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۶	۲	۱	۳	۷۳	۲۹
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۷	۱۱	۱۲	۶	۶	۲	...	...	۲	۲	...	...	۶	...	۲	۲	۵۳	۵۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار کس آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۰	۵	۱۵	۶	۳	۳	...	...	...	۱	۱	...	...	۴	۲	۱	۳	۶۵	۲۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۱	۹	۲۰	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	...	۳	۳	...	۱۱	۴	۱	۵	۳۲	۳۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۹	۲۲	۱۷	۱۳	۴	...	..	...	۱۰	۱	۲	...	۴	۴	...	۳	۵۳	۴۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۵	۱۴	۴	۳	۱	...	..	...	...	۱	...	...	۳	۳	۱	۴	۵۷	۱۹
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۲۰	۱۹	۳۹	۶۱	۳۰	۳۱	۱۰	...	..	۹	...	۲	...	۲۰	۹	۵	۱۴	۷۷	۱۲۱
۱۲		شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۳	۲	۵	۶	۲	۴	...		..	۱	۱	۱	...	۳	۱	...	۱	۲۴	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۶	۱۰	۱۶	۲۲	۱۲	۱۰	۲	..	...	۲	۴	۳	...	۱۱	۶	۶	۱۲	۳۴	۴۷
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۶	۱۰	۵	۵	...	...	..	۴	۳	۳	...	...	۳	۱	۳	۲۶	۴۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۰	۱۱	۲۱	۸	۴	۴	...	..	..	۳	...	۱	...	۴	۱	۲	۳	۶۴	۲۴
۱۶	جالندھر..	جالندھر ...	۵۵۳۴۷	۲۵	۲۰	۴۵	۴۹	۲۷	۲۲	..	...	...	۲۶	۷	۳	۱	۱۲	۸	۸	۱۶	۳۲	۴۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۳۱	۱۹	۵۰	۲۷	۱۲	۱۵	...	...	..	۱۰	۳	۱	۱	۱۲	۱	۷	۸	۹۱	۳۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۱۰	۱۵	۲۵	۲۶	۱۰	۱۶	۹	...	...	۵	۵	۱	...	۶	۲	۲	۴	۸۷	۹۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۳۴۶۷۸	۱۴	۱۳	۲۷	۳۹	۱۶	۲۳	۲۱	..	..	۲	۳	۳	...	۱۱	۲	۷	۹	۵۷	۸۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۳	۱۲		۶	۲	..	..	...	۲	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۶۲	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۱	۹۴	۲۰۵	۱۰۸	۶۱	۴۷	...	...	...	۵۹	۸	۱۴	۳	۲۴	۱۷	۲۰	۳۷	۵۱	۲۷
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۰	۱۱	۲۱	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۶	۳	۴	...	۶	۳	۳	۶	۴۴	۳۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۱	۶۲	۱۴۳	۱۲۵	۶۰	۶۵	۱	...	..	۳۷	۸	۵۲	۲	۱۵	۲۳	۱۷	۴۰	۳۹	۴۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۵	۱۱	۲۶	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۱۳	۲	۴	...	۲	۳	۱	۳	۵۲	۳۲
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۷	۲۶	۵۳	۳۵	۱۷	۱۸	...	...	..	۹	۶	۶	...	۱۴	۵	۸	۱۳	۹۸	۳۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۳	۱۴	۲۷	۷۳	۳۶	۳۷	۳۹	...	...	۲۷	۴	۵	...	۸	۵	۶	۱۱	۳۹	۱۳۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۱۰	۶	۱۶	۸	۲	۵	...	..	...	۲	۱	...	...	۵	۳	۱	[illegible]	۳۹	۲۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۶	۱۴	۳۰	۳۴	۱۶	۱۸	۳	...	..	۱۶	۳	۹	۱	۲	۶	۶	۱۲	۸۴	۹۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۶	۳	۲	۵	۲	۲	...	..	...	..	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	۲۲	۹
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۸۲۰۲	۷	۹	۱۶	۳	۲	۱	..	...	...	...	۱	...	...	۲	۲	۱	۳	۸۸	۱۰
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۱	۷	۷	۱۴	۶	۳	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۷۱	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۶	۱۱	۱۰	۵	۵	..	...	...	۵	۱	۱	...	۳	۲	۳	۵	۳۶	۴۲
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۹	۴	۱۳	۴	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...	۱	۱	۶۴	۲۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	پلیگ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۶	۱۵	۳۱	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	...	۷	۳	۵	...	۶	۷	...	۷	۳۵	۲۳
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۱۰	۱۹	۲	...	۲	.	...	...	۲	...	...	...	...	...	۲	۲	۵۰	۵
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۳	۱۳	۳۶	۲۳	۱۵	۸	.	..	...	۵	۶	...	..	۱۲	۱۳	۶	۱۹	۷۲	۳۹
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۴	۱۳	۲۷	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۳	۹	.	..	۱۲	۹	۳	۱۲	۹۹	۷۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۲	۳۸	۸۰	۵۵	۲۶	۲۹	...	...	...	۲۵	۶	۵	..	۱۹	۱۳	۱۳	۲۶	۳۹	۳۳
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۹۷۵	۵۹۲	۱۲۳۷	۹۵۳	۳۸۳	۳۷۰	۹۷	..	...	۳۳۷	۱۰۲	۱۳۳	۸	۲۷۶	۱۷۳	۱۵۵	۳۲۹	۵۳	۳۲
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۷	۶	۱۳	۸	۵	۳	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۳	۱	۵	۳۶	۲۲
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	..	..	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	۳۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	..	۱	...	...	...	...	...	..	..	..	...	...	...	...	...	...	۴۸	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	...	۱	۱	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۳۶	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۹-اگست سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۳۷ پیدائش (۶۷۵ لڑکے اور ۵۶۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے—۹۵۳-اموات (۳۸۳ مرد اور ۳۷۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی :—لاہور میں ۲۷ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۳ مقابلہ ۳۵ کے اور ملتان میں ۳۳ بمقابلہ ۳۱ کے-

۳۰ موت هیضه میں درج رجسٹر هوئی۔ پانی پت میں-۲۰ گوجرانواله میں-۲۱ فیروز پور میں-۹ جگراؤں میں- گجرات میں-۲ جهجهو و انباله و امرتسر میں ۱ اور ایک میں درج رجسٹر هوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخه ۲۳-اگست سنه ۱۹۱۶ء

دستخط۔ ڈبلیو- ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

دستخط- شیخ گل محمد
نائب مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط- لاله بهگوان چند
میر منشی-

مطبوعه و مشتهره برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۶] لاہور — ۸ ستمبر (مجریه ۱۵ ستمبر) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۶-اگست سنه ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب و	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ..	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۴	۹	۲۳	۷	۱	۶	...	...		۳	...	...	...	۴	...	۵	۵	۷۰	۲۱
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۵	۱۴	۱۵	۱۳	۲	...	...	...	۵	...	۲	...	۸	۲	...	۲	۰۰	۵۳
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۶	۳۳	۳۵	۱۸	۱۷	...		...	۱۳	۳	۳	...	۱۶	۷	۱۱	۱۸	۵۵	۵۹
۴		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۷	۷	۱۴	۱۰	۷	۳	...	...	...	۵	۱	۲	...	۲	۵	...	۵	۵۰	۳۶
۵	روہتک ..	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۹	۱۱	۲۰	۱۶	۸	۸	...	...	...	۸	...	۱	...	۷	۳	۳	۶	۵۳	۴۲
۶		جهجهر ...	۱۰۶۱۷	۱۱	۶	۱۷	۱۱	۷	۴	۲	...	...	۱	۵	۲	...	۱	...	...	...	۸۳	۵۴

۱۰۶۴ پی، جی-

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۵	۸	۴	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	۴	۲	...	۲	۳۵	۱۷
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۴	۱۰	۲۴	۲۱	۹	۱۲	...	...	...	...	۳	۴	.	۱۳	۵	۵	۱۰	۵۰	۴۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۲۰	۷	۲۷	۳۴	۱۵	۱۹	۴	..	...	۱۸	۲	۲	...	۸	۷	۶	۱۳	۶۷	۸۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۴۲	۱۶	۱۰	۲۶	۱۰	۷	۳	...	..	...	۵	۱	...	...	۳	۴	۱	۵	۱۰۶	۴۱
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۲۳	۱۱	۳۴	۱۰۵	۵۵	۵۰	۸۱	...	...	۵	۴	۳	...	۱۲	۵	۳	۸	۶۷	۱۰۸
۱۲		شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۶	۷	۱۳	۲	...	۲	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۶۲	۱۰
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۱۱	۹	۲۰	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	...	۷	۵	۴	...	۹	۳	۳	۶	۴۳	۵۳
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۴	۹	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	۱	۱	...	۳	۲	۲	۴	۳۹	۴۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۹	۱۱	۲۰	۱۰	۳	۷	...	..	..	۳	...	۴	...	۳	۱	۵	۶	۶۱	۳۰
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۳۱	۵۸	۵۸	۳۲	۲۶	۵	...	...	۲۹	۱۰	۶	...	۸	۱۱	۵	۱۶	۵۵	۵۵
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۵	۲۱	۴۶	۲۶	۱۲	۱۴	۲	...	...	۷	۴	...	...	۱۳	۸	۳	۱۱	۵۶	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۷	۱۷	۱۸	۱۱	۷	۵	...	...	۵	۱	...	...	۷	۴	...	۴	۵۹	۶۳
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۲	۱۱	۲۳	۳۲	۱۸	۱۴	۹	...	...	۵	۲	۴	...	۱۲	۵	۱	۶	۴۸	۶۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۱۰	۱۳	۵	۲	۳	..	..	...	۲	۱	۱	...	۱	۱	۲	۳	۶۲	۲۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۵	۹۶	۱۸۱	۱۱۷	۵۶	۶۱	...	...	...	۵۸	۶	۱۶	۵	۳۲	۳۰	۱۴	۴۴	۳۵	۲۹
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۱۳	۲۶	۲۴	۱۴	۱۰	...	...	...	۹	۳	۵	...	۷	۲	۳	۵	۵۵	۵۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۲۹	۹۱	۸۱	۱۷۲	۱۱۶	۴۹	۶۷	۳	...	...	۴۱	۶	۵۱	...	۱۵	۲۲	۲۱	۴۳	۳۹	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۳۳۰	۲۰	۱۴	۳۴	۲۱	۸	۱۳	...	...	...	۱۳	..	۶	...	۲	۲	۳	۶	۶۷	۳۲
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۸	۳۹	۶۷	۳۷	۲۰	۱۷	۳	...	...	۸	۶	۱۱	۱	۷	۶	۸	۱۴	۷۲	۴۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۹	۱۲	۲۱	۴۹	۲۹	۲۰	۱۳	...	...	۲۰	۶	۳	...	۷	۱۲	۷	۱۹	۳۸	۹۰
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۱۰	۵	۱۵	۸	۳	۵	...	..	...	۴	۲	...	...	۲	۱	۱	۲	۴۶	۲۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۱۳	۲۳	۲۰	۸	۱۲	۲	...	..	۱۹	۱	۹	...	۶	۲	...	۲	۶۴	۵۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۶	۴	۱۰	۷	۶	۱	..	...	..	۵	۱	...	...	۱	۱	۱	۲	۳۵	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۱۲	۶	۱۸	۱۵	۷	۸	..	...	...	۷	۲	۲	...	۴	۲	۲	۴	۶۱	۵۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۵	۳	۸	۹	۵	۴	...	...	...	۳	۱	...	...	۵	۳	۲	۵	۳۱	۳۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۴	۷	۵	۴	۱	..	...	...	...	...	۳	...	۲	۱	...	۱	۲۹	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۱۱	۱۷	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۱	۱	۸۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۱۲	۱۹	۱۷	۳۶	۳۴	۱۷	۱۷	...	...	۳	۱۲	۵	۵	...	۸	۵	۵	۱۰	۳۰	۳۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۰	۹	۵	۱۴	۴	۱	۳	..	...	...	۱	...	..	...	۳	...	۲	۲	۳۷	۱۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۱	۲۳	۴۴	۲۰	۱۱	۹		.	..	۸	۳	۱	...	۸	۹	۸	۱۷	۸۹	۴۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۵	۱۳	۱۰	۵	۵	...	...	...	۳	۱	۲	..	۳	۳	۳	۸	۳۸	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۴	۶۱	۹۵	۴۰	۱۹	۲۱	۱	...	...	۱۸	۷	...		۱۳	۱۵	۱۳	۲۸	۵۸	۲۳
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۶۵۰	۶۱۰	۱۲۶۰	۹۹۳	۵۰۵	۴۸۸	۱۳۱	۱	۳	۳۲۹	۹۲	۱۳۶	۹	۲۹۳	۱۹۳	۱۵۰	۳۴۳	۵۵	۴۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۵	۴	۹	۵	۵	...	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۲	...	۲	۲۵	۱۴
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۳	۱	۲	..	...	...	۱	...	۲	..	..	۱	۱	۲	۲۰	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	--	۱	۱	۱	۱	--	...	...	..	۱	..	...	...	...	...	...	...	۴۸	۳۸
	مری ...	..	۱۳۶۱	۱	...	۱	۲	۲	..	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۲	...	۲	۳۶	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۶- اگست سنہ ۱۹۱۹ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۶۰ پیدائش (۶۵۰ لڑکے اور ۶۱۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ ہے — ۹۹۳ اموات (۵۰۵ مرد اور ۴۸۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی: — لاھور میں ۲۹ بمقابلہ ۲۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۰ بمقابلہ ۳۴ کے اور ملتان میں ۲۴ بمقابلہ ۲۳ کے۔

۱۳۱—اموات ہیضہ میں درج رجسٹر ہوئی۔ جنمیں سے ۸۱ پانی پت میں۔ ۱۳ گوجرانوالہ میں۔ ۹ فیروزپور میں۔ جالندھر اور جگراؤں میں ۵۔ کرنال اور سیالکوٹ میں ۳-۳ امرتسر میں۔ جہلم و لدھیانہ اور گجرات ہر ایک میں ۲ اور ملتان میں ایک موت چیچک سے شاہ آباد میں درج رجسٹر ہوئی—۴ اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع۔

دستخط— ڈبلیو-ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط— لالہ بہگوان چاند
میر منشی م-م

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۷] لاهور — ۱۵ ستمبر (مطابق ۲۲ ستمبر) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۶	۱۰	۲۶	۱۷	۵	۱۲	...	...		۹	۱	...	...	۱۰	۱	۴	۵	۷۹	۵۲
	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۴	۱۲	۱۶	۱۵	۹	۶	...	...	...	۹	۲	...	...	۴	۵	۲	۷	۵۷	۵۳
	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۴	۳۱	۳۱	۱۲	۱۹	...		...	۸	۱	۳	...	۱۸	۶	۸	۱۴	۵۲	۵۲
	سرسه ...	۱۴۶۲۹	۸	۶	۱۴	۶	...	۶	...	...	...	۳	۱	...	...	۲	...	۳	۳	۵۰	۲۱
روهتک	روهتک ...	۱۹۸۹۲	۱۳	۱۰	۲۳	۱۴	۶	۸	...	...	...	۲	۳	۲	...	۷	۱	۳	۴	۹۱	۳۷
	جهجهر ...	۱۰۶۱۷	۳	۶	۹	۲۸	۱۴	۱۴	...	...	...	۷	۵	۵	...	۱۱	۵	۴	۹	۴۴	۱۳۸

ایس۔ جی۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۳	۵	۱۸	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۲	۱	۲	۷۸	۳۰
[illegible]	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۸	۱۲	۳۰	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	...	...	۵	..	۱۶	۳	۵	۸	۶۳	۳۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۷	۲۱	۲۱	۱۳	۸	۴	..	...	۹	...	...	...	۸	۴	۳	۷	۵۲	۵۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۲	۵	۱۲	۱۷	۵	۲	۳	...	..	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۶۹	۲۰
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۹	۱۹	۳۸	۵۹	۲۸	۳۱	۳۱	...	..	۵	۳	۶	...	۱۵	۹	۳	۱۲	۷۵	۱۲۷
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۹	...	۹	۹	۴	۵	...	...	...	..	۱	۲	...	۶	۳	۲	۵	۴۳	۳۳
۲۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۲	۱۳	۲۷	۲۶	۱۱	۱۵	۲	...	...	۷	۹	۲	...	۶	۳	۶	۹	۵۸	۵۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۱۰	۵	۱۵	۱۵	۸	۷	...	...	...	۷	۲	۲	...	۴	۵	۲	۷	۶۵	۶۵
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۲	۶	۱۸	۷	۳	۳	...	...	...	۴	..	...	۱	۲	۱	...	۱	۵۵	۲۱
۱۶	جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۲	۲۴	۴۶	۴۹	۲۶	۲۳	۷	...	...	۱۱	۸	۵	۱	۱۷	۱۳	۵	۱۸	۴۳	۴۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۴	۲۳	۲۸	۴۰	۲۰	۲۰	...	...	...	۱۹	۷	۱	..	۹	۶	۵	۱۱	۵۸	۴۸
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۰	۱۹	۴۰	۱۱	۹	۳	..	...	۴	۲	۱	...	۱۰	۴	۱	۵	۵۶	۷۰
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۹	۷	۱۲	۲۰	۹	۱۴	۹	...	...	۵	...	۳	...	۳	...	۱	۱	۲۵	۴۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۲	۱۷	۲۹	۸	۵	۳	..	..	...	۳	...	...	...	۵	۲	۱	۳	۱۳۱	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۹	۱۱۰	۲۱۹	۱۴۲	۶۸	۷۴	۱	...	...	۸۰	۷	۱۷	۲	۳۵	۲۶	۲۵	۵۱	۶۴	۳۵
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۲	۱۴	۲۶	۲۴	۱۳	۱۱	۵	...	...	۴	۱	۳	۲	۹	۲	۵	۷	۴۵	۵۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۸	۸۳	۱۵۱	۱۳۹	۶۹	۷۰	۶	...	..	۵۶	۷	۵۲	۸	۱۱	۱۹	۱۹	۳۸	۵۲	۴۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۳۳۰	۱۳	۱۷	۳۰	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۷	۱	۴	۱	۶	۳	۲	۵	۹۰	۳۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۵	۲۷	۷۲	۵۵	۲۷	۲۸	۴	...	...	۱۰	۵	۱	...	۲۶	۱۳	۸	۲۱	۷۷	۵۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۱۲	۱۲	۲۴	۳۸	۲۱	۱۷	۳	...	...	۲۲	۹	۲	...	۵	۳	۹	۹	۴۲	۷۰
[illegible]		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۰	[illegible]	۱۹	۱۳	۸	۵	۲	..	...	۶	...	۱	...	۴	۳	...	۳	۵۸	۴۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۱۲	۲۲	۱۹	۸	۱۱	۳	...	..	۹	۲	۳	...	۲	۴	۳	۷	۶۲	۴۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۶	۶	۱۲	۹	۲	۷	..	...	..	۶	۲	...	...	۱	...	۴	۴	۵۳	۴۰
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۱۳	۸	۲۱	۱۰	۲	۷	..	۱	...	۳	۱	...	...	۵	۲	۲	۴	۷۱	۳۳
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۶	۴	۱۰	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	...	..	۳	..	۲	۶	۵۱	۲۰
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱۰	۳	۱۳	۲	۲	...	..	...	...	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	۵۵	۸
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۷	۶	۱۳	۹	۶	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۵	۳	۱	۳	۶۴	۴۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۰۶۳۲	۲۵	۱۵	۴۰	۳۲	۲۰	۱۲	...	...	۴	۱۱	۱	۴	۲	۱۰	۶	۳	۹	۴۵	۳۶
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۸	۱۳	۷	۴	۳	۱	...	...	۴	۱	...	...	۱	۱	۳	۴	۳۴	۱۹
۳۶	جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۲	۱۴	۲۶	۴۰	۳۰	۱۶	۱۴		..	...	۱۳	۳	...	۲	۱۲	۱۰	۶	۱۶	۸۰	۶۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۸	۵	۲۳	۱۰	۴	۶	...	...	...	۱	۱	...		۸	۱	۳	۴	۸۴	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۵۹	۵۲	۱۱۱	۶۸	۳۳	۳۵	۱	...	...	۲۸	۱۰	...		۲۹	۱۴	۱۷	۳۱	۹۷	۴۱
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۶۸۵	۶۳۷	۱۳۲۲	۱۰۴۸	۵۰۹	۵۳۹	۸۵	۱	۴	۹	۹۳۳	۱۳۷	۱۹	۳۳۰	۱۸۴	۱۹۹	۳۵۳	۵۸	۳۶
		پهاڑی تفرج گاه																				
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۹	۴	۱۳	۱۰	۸	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۸	۳	..	۳	۳۶	۲۷
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	..	..	...	...	...	...	۴۰
	ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	..	...	...	...	..	...	..	...	..	...	...	..	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	...	۱	..	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲ ستمبر سنه ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۲۲ پیدائش (۶۸۵ لڑکے اور ۶۳۷ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۵۸ هے ۱۰۴۸ اموات (۵۰۹ مرد اور ۵۳۹ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۴۶ هے ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں :— لاهور میں ۳۵ بمقابله ۲۸ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۴۸ بمقابله ۳۵ کے اور ملتان میں ۴۱ بمقابله ۲۶ کے۔

۸۵-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں-جنمیں سے ۳۱ پانی پت میں-۹ فیروزپور میں-۷ جالندھر میں-قصور اور
[...]سر ہر ایک میں ۵-کرنال و ادھیانہ اور سیالکوٹ ہر ایک میں ۳-جگراؤں و گوجرانوالہ اور گجرات ہر ایک میں ۲-انبالہ
[...] وزیر آباد ہر ایک میں ۲-لاہور و لائلپور اور ملتان ہر ایک میں ایک-ایک موت چیچک سے پہوڑہ میں درج رجسٹر
[...]-۴۰۱ اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں-

[...]ر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
[...]خہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء-

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا.

دستخط-شیخ گل محمد
قائم مقام مہر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط [...] بہاران [...]
[...]

۱۱۰۳ [...]-۷۱۰-۲۲-۹-۱۹۱۶-ایس جی پی پی لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۷] لاہور — ۱۵ ستمبر (مطابق ۲۲ ستمبر) سنہ ۱۹۱۶ع یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء کو ختم ہوا

نمبر شمار۔	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء۔	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال۔	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال۔
				مرد۔	عورتیں۔	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	ہیضہ۔	چیچک۔	طاعون۔	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقہ سانس۔	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے۔	لڑکیاں۔	کل۔		
۱	۲		۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۱۰	۱۸	۲۰	۱۲	۸	...	...		۹	۲	۱		۸	-	-	۷	۵۵	۶۱
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۶	۲	۱۰	۲۲	۹	۱۳	۳	...	...	۳	۱۰	۱	...	۳	۱	۱	۳	۳۶	۷۹
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۷	۲۱	۴۸	۴۱	۱۹	۲۲	...		...	۱۲	۶	۲	...	۲۱	۱۲	۶	۱۸	۸۱	۶۹
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۱۱	۴	۱۵	۶	۳	۲	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۵۴	۲۱
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۵	۱۱	۲۶	۹	۵	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۵	۱	۱	۲	۶۹	۲۴
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱۴	۹	۲۱	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۴	۱۰	۱	...	۸	...	۲	۲	۱۰۳	۱۱۳

۱۱۵ پی۔ جی۔

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — وباء	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۱	۱۲	۲۳	۱۰	۵	۷	...	...	...	۶	۳	...	...	۳	۲	۲	۴	۱۰۰	۵۲
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۱۹	۲۷	۲۳	۱۲	۱۲	...	...	...	۳	۱	۳	...	۱۷	۳	۶	۱۰	۵۷	۵۰
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۷	۱۴	۳۱	۳۷	۱۴	۲۳	۳	..	...	۱۰	...	۶	...	۱۷	۸	۶	۱۴	۷۶	۹۱
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۳	۶	۱۹	۷	۴	۳	...	..	...	۲	۲	۱	...	۲	۳	۱	۴	۷۸	۲۹
	پانی پت	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۴	۲۹	۲۲	۱۲	۱۰	۴	...	...	۹	...	۴	...	۸	۶	۲	۸	۵۸	۳۳
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۳	۴	۸	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۳	...	۱	۱	۱	۲	۳۸	۲۹
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۸	۱۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۳	۲	۲	...	۵	۳	۲	۶	۳۱	۲۹
	جگادھری ...	۱۱۰۳۵	۲	۱۲	۱۴	۶	...	۶	...	...	..	۳	...	...	...	۳	...	۲	۲	۶۱	۲۶
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۷	۱۲	۱۹	۱۰	۳	۷	...			۵	..	۳	...	۲	۳	۳	۷	۵۸	۳۰
جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۴۳	۳۰	۲۵	۵۵	۵۳	۲۱	۳۲	۶	...	..	۲۳	۹	۷	...	۸	۶	۱۲	۱۸	۵۲	۵۰
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۲۷	۲۱	۴۸	۴۳	۱۶	۲۷	۷	...	...	۱۳	۳	۲	...	۱۸	۳	۸	۱۱	۵۸	۵۲
	جگراؤں ..	۱۵۰۳۹	۵	۶	۱۱	۱۸	۹	۹	۳	...	...	۴	۲	...	...	۹	...	۲	۲	۳۸	۹۳
فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۲۱	۱۰	۳۱	۱۶	۷	۹	۲	..	..	۳	۱	۶	...	۴	۱	۳	۴	۹۵	۴۴
	فاضلکا ..	۱۰۹۸۵	۱۷	۶	۲۳	۱۰	۶	۴	..	...	..	۶	...	۱	...	۳	۳	۲	۵	۱۱۰	۴۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۰	۹۹	۱۹۹	۱۶۶	۸۶	۸۰	۳	...	...	۱۰۲	۸	۱۷	۳	۲۳	۲۹	۲۲	۵۱	۳۹	۴۱
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۲۳	۳۶	۲۷	۱۳	۱۴	۸	...	...	۵	۲	۲	...	۸	۳	۴	۷	۷۹	۵۷
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۱۸	۱۰۵	۱۸۲	۱۴۰	۷۰	۷۰	۶	۱	...	۵۸	۹	۵۰	...	۱۶	۲۰	۱۵	۳۶	۹۳	۴۸
گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۹	۱۳	۳۲	۲۲	۸	۱۴	۳	...	...	۵	۱	۱۲	۱	...	۴	۵	۹	۹۳	۴۴
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۴۷	۲۱	۶۸	۵۶	۳۴	۲۲	۱۲	...	...	۱۷	۹	۴	۱	۱۲	۷	۹	۱۳	۷۳	۷۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۱۲	۱۴	۲۸	۲۶	۱۲	۱۳	۳	...	..	۱۵	۱	۲	...	۴	۷	۴	۱۱	۵۲	۳۸
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۱	۶	۱۷	۱۳	۷	۷	۱	..	...	۹	۱	۱	...	۲	۲	۳	۴	۵۲	۳۳
گجرات	گجرات ..	۱۸۶۹۲	۷	۷	۱۴	۲۰	۱۰	۱۰	۱	...	..	۹		۳	...	۵	۲	...	۲	۳۹	۵۶
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۹	۲	۱۱	۱۲	۶	۶	..	...	..	۵	۱	۴	...	۲	۳	۲	۵	۳۹	۵۴
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳		۳	۹	۳	۵	..	...	...	۲	..	...	...	۴	...	...	...	۷۸	۳۱
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۵	۷	۳	۱	۲	...	...	...	...	۱	۱	..	۱	..	..	...	۳۶	۱۵
جہلم ..	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۶	۱۳	۶	۵	۱	..	...	...	...	...	...	...	۹	۱	۱	۲	۵۵	۲۵
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰		۹	۱۵	۵	۵	...	..	...	...	...	...	...	...	۲	۳	...	۲	۷۴	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	[illegible]	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۸	۱۵	۳۳	۳۹	۲۸	۲۱	...	...	۹	۱۳	۸	۸	۲	۹	۵	۵	۱۰	۳۷	۵۵
۳۴	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۴	۱۱	۳	۲	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	۲	۱	۳	۲۹	۱۱
۳۵	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۷	۲۲	۳۹	۱۸	۱۰	۸		..	...	۵	۲	۱	...	۱۰	۶	۵	۱۱	۷۸	۳۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۹	۱۹	۱۰	۲۹	۷	۳	۳	...	...	...		...	...	...	۷	۲	۳	۵	۱۰۶	۴۹
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۴	۴۰	۸۴	۶۲	۲۳	۳۹	۱	...	...	۲۹	۲۰	...		۲۲	۱۸	۲۳	۴۱	۶۱	۳۸
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۷۱۰	۶۳۰	۱۳۴۰	۱۰۴۳	۵۰۶	۵۳۷	۹۷	۱	۹	۴۰۵	۱۰۶	۱۹۳	۷	۲۹۳	۱۷۷	۱۹۵	۳۴۲	۵۸	۴۵
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	۴	۲	۶	۹	۶	۳	...	...	...	۵	...	...	...	۴	..	۳	۳	۱۶	۲۵
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	۱	۲	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۹۱	...
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...		۱۳۹۱	...	۱	۱	۲	...	۲	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱	۱	۳۹	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۴۰ پیدائش (۷۱۰ لڑکے اور ۶۳۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں ـ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۸ ہے ـــ ۱۰۴۳ اموات (۵۰۶ مرد اور ۵۳۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں ـ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۵ ہے ـــ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :ـــ لاہور میں ۴۱ بمقابلہ ۲۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۴۸ مقابلہ ۳۸ کے اور ملتان میں ۳۸ بمقابلہ ۳۵ کے ـ

۶۷-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں-جنمیں سے ۱۲ سیالکوٹ میں-۸ قصور میں-۷ لدھیانہ میں-جالندھر اور امرتسر ہر ایک میں ۶-کرنال و پانی پت اور گوجرانوالہ ہر ایک میں ۴-جگراؤن و لاہور اور بٹالہ ہر ایک میں ۳-ہانسی اور فیروزپور ہر ایک میں ۲-وزیر آباد و گجرات اور ملتان ہر ایک میں ایک-ایک موت چیچک سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئی-۹ اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط-لالہ بہاری چند

۱۱۵۷ سی ایس-۷۱۰-۲۲-۹-۱۹۱۶-ایس جی پی پی لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۹] لاہور — ۲۹ ستمبر (مجریہ ۶ اکتوبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار	۱۷۱۶۲	۳	۹	۱۳	۱۴	۶	۸	...	...		۲	۱	۱	...	۱۰	۳	۲	۹	...	۴۳
۲	حصار	ہانسی	۱۳۵۷۶	۱۲	۹	۲۱	۲۲	۱۱	۱۱	۳	...	...	۲	۳	۱	...	۲۱	۶	۴	۱۰	۷۵	۷۹
۳	حصار	بھوانی	۳۱۱۰۰	۲۰	۲۵	۴۵	۳۵	۱۸	۱۷	...		۱	۹	۲	۳	...	۱۹	۵	۵	۱۰	۲	۵۹
۴	حصار	سرسہ	۱۳۶۲۹	۷	۸	۱۵	۱۶	۱۲	۴	...	...	...	۱۰	۵	...	۱	...	۴	...	۴	۵۴	۵۷
۵	روہتک	روہتک	۱۹۸۶۲	۶	۱۱	۱۷	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۸	۳	۳	...	۷	۲	۵	۶	۴۵	۵۶
۶	روہتک	جھجر	۱۰۶۱۷	۹	۹	۸۱	۲۳	۱۸	۱۴	۳	...	...	۲	۱۰	۵	...	۱۲	۳	۳	۲	۸۹	۵۸

۱۱۹۵ پی۔ سی۔ جی۔

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۱۰	۱۶	۹	۶	۳	...	...	...	۲	۳	...	...	۳	۵	۲	۷	۶۶	۳۹
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۱۱	۲۳	۱۶	۷	۹	۲	...	...	...	۱	۵	...	۹	۱	۳	۴	۵۰	۳۴
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۱۴	۲۶	۲۰	۱۳	۷	...	...	...	۶	۱	۱	...	۱۲	۳	...	۳	۹۴	۳۱
کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۸۱۲	۱۳	۹	۲۲	۱۱	۶	۵	...	۱	...	۲	۱	۲	...	۵	۲	۲	۴	۹۰	۴۵
کرنال ...	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۸	۱۳	۲۱	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۳	...	۲	...	۵۱	۲	۱	۳	۳۲	۲۸
کرنال ...	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۳	۶	۷	۲	۵	...	...	...	۱	..	۲	...	۴	...	۴	۴	۲۹	۳۳
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۲۴	۲۴	۴۸	۳۵	۲۰	۱۵	..	...	...	۱۷	۵	۴	...	۹	۸	۴	۱۲	۱۰۲	۷۵
انبالہ ...	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۶	۵	۱۱	۶	۲	۴	...	...	...	۴	...	...	...	۹	...	...	...	۴۸	۲۶
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۳	۱۰	۲۳	۱۳	۷	۶	...	...	...	۵	...	۴	...	۴	۲	۴	۶	۸۰	۴۰
جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۸	۲۹	۶۷	۵۴	۳۰	۲۴	۵	...	...	۱۵	۹	۹	۱	۱۵	۱۰	۳	۱۳	۹۳	۵۱
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۱۶	۲۸	۴۴	۵۶	۲۹	۲۷	۵	...	...	۱۸	۸	۱	...	۲۴	۷	۷	۱۴	۵۴	۶۸
لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۴	۲۳	۷	۳	۴	...	...	...	۴	...	...	...	۳	...	۲	۲	۸۰	۲۴
فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۷	۹	۱۶	۱۴	۷	۷	۴	...	...	۴	۲	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۴	۲۹
فیروزپور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۱۰	۱۷	۸	۵	۳	...	..	...	۴	۲	۱	...	۱	۱	...	۱	۸۱	۳۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۸	۱۰۱	۱۹۹	۲۰۵	۱۰۴	۱۰۱	۱۱	...	...	۱۲۳	۱۲	۱۸	۵	۳۶	۳۱	۳۱	۶۲	۴۹	۵۱
لاہور	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۷	۱۷	۳۴	۲۶	۱۳	۱۳	۲	...	...	۸	۲	۳	۱	۱۰	۴	۴	۸	۷۱	۵۵
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۱۱۴	۷۴	۱۸۸	۱۴۷	۷۷	۷۰	...	...	...	۶۱	۹	۵۴	۴	۱۹	۲۶	۱۹	۴۵	۶۵	۵۱
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۲	۱۲	۲۴	۱۶	۹	۷	...	...	...	۱۰	...	۶	...	...	۵	۲	۷	۴۸	۳۲
سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۰	۳۲	۶۲	۸۵	۴۱	۴۴	۳۱	...	...	۱۸	۱۲	۱۲	...	۲۹	۱۴	۹	۲۳	۹۷	۹۱
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۳	۹	۲۳	۲۶	۸	۱۸	۱	...	...	۱۱	۴	...	...	۱۰	...	۸	۸	۴۲	۴۸
گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۱۷	۵	۲۲	۱۲	۷	۱۴	...	...	...	۱۶	...	...	...	۵	۵	۲	۷	۹۷	۹۴
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۱۳	۲۰	۳۲	۲۲	۱۳	۹	۵	...	...	۷	۱	۶	...	۲	۲	۲	۴	۹۲	۶۲
گجرات	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۷	۳	۱۰	۷	۶	۱	...	...	...	۹	۱	...	...	...	۱	...	۱	۳۵	۳۱
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۷	۱۰	۲۷	۴	۱	۳	..	...	...	۲	...	...	...	۲	...	۲	۲	۴۲	۱۴
شاہپور	خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۹	۱۲	۱۱	۵	۶	...	...	...	۱	۴	۳	...	۳	۱	۲	۳	۶۱	۵۶
جہلم ..	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۹	۱۴	۹	۴	۲	..	...	...	۳	۲	۱	...	...	۱	۱	۲	۵۹	۲۵
جہلم ..	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۶		۱۱	۴	۷	...	...	...	۹	۲	...	...	..	۱	۱	۲	۴۴	۵۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضررات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۶۳۲	۲۵	۲۴	۴۹	۷۴	۳۸	۳۶	...	...	۲۶	۲۴	۳	۱۰	...	۱۰	۷	۸	۱۵	۵۵	۸۳
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۲	۷	۴	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۱۹	۱۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۴	۱۹	۳۳	۲۹	۱۷	۱۲		...	...	۱۰	۳	...	...	۱۶	۱۳	۸	۲۱	۶۶	۵۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۱۴	۲۵	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۱	۲	...	...	۱۲	۵	...	۵	۹۲	۵۵
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۵۰	۵۴	۱۰۴	۶۴	۲۷	۳۷	۱	...	...	۳۵	۶	۱	..	۲۱	۱۳	۱۸	۳۲	۶۳	۳۹
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۹۱	۶۷۷	۱۳۶۸	۱۱۸۸	۶۰۷	۵۸۱	۵۶	۱	۲۷	۴۶۵	۱۲۲	۱۶۰	۱۲	۳۳۵	۱۹۸	۱۷۰	۳۶۸	۶۰	۵۲
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۳	۳	۶	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۱۶	۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	..	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۵۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	...	۱	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	۱	...	...	۳۶	۵۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۰ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۶۸ پیدائش (۶۹۱ لڑکے اور ۶۷۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۶۰ ہے — ۱۱۸۸ اموات (۶۰۷ مرد اور ۵۸۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :— لاہور میں ۵۱ بمقابلہ ۲۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۵۸ بمقابلہ ۳۲ کے اور ملتان میں ۳۹ بمقابلہ ۳۰ کے۔

۵۶-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں- جنمیں سے ۱۴ سیالکوٹ میں- ۱۱ لاہور میں- جالندھر و لدھیانہ اور گجرات ہر ایک میں ۵- ۴ فیروزپور میں- ہانسی و جہجر ہر ایک میں ۳- بوازی و قصور ہر ایک میں ۲- گوجرانوالہ و ملتان ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی- ایک موت چیچک سے کیتھل میں درج رجسٹر ہوئی- ۲۹ اموات طاعون سے راولپنڈی میں اور ایک بھوانی میں درج رجسٹر ہوئیں-

تصحیح- ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ شدہ مورخہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء مطبوعہ صفحہ ۱۴۵-ضمیمہ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۵ مجریہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء میں :-

۱- نمبر شمار ۳۸ متعلقہ قصبہ ملتان کے خانہ ۱۱ میں "۱" کی بجائے "صفر" اور خانہ ۱۵ میں "۱۰" کی بجائے "۱۱" پڑھو-

۲- خانہ ۱۱ میں کل میزان "۸۵" کی جگہہ "۸۴" اور خانہ ۱۵ میں "۹۳" کی بجائے "۹۴" پڑھو-

۳- کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کی سطر ۸ میں "اور لاہور و لائلپور و ملتان ہر ایک میں ایک" کی بجائے "اور لاہور و لائلپور ہر ایک میں ایک" پڑھو-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط- ڈبلیو-ایچ ملر-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط- شیخ گل محمد
قائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط- لالہ بھگوان چند
مہر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۰] لاهور — ۶ اکتوبر هجریه ۱۳-اکتوبر سنه ۱۹۱۶ع یوم جمعه [جلد ۴۳

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۳ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مردم شماری مطابق سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	چیچک	ریاں	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	دیگر تمام امراض	دس سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار	۱۷۱۶۲	۱۳	۱۲	۲۵	۱۴	۸	۶	...	...		۳	..	...	...	۱۰	۳	۵	۸	۷۶	۴۳
		هانسی	۱۳۵۷۶	۹	۹	۱۸	۲۳	۱۰	۱۳	۷	...	...	۴	۳	...	...	۸	۳	۲	۵	۶۳	۸۲
		بهوانی	۳۱۱۰۰	۲۱	۲۱	۴۲	۳۷	۱۷	۲۰	...		...	۱۳	۱۳	...	...	۱۰	۲	۱۱	۱۳	۷۱	۹۲
		سرسه	۱۴۹۲۹	۶	۱۰	۱۶	۱۰	۵	۵	...	...	...	۷	...	۱	...	۲	۳	۳	۶	۵۷	۳۹
۲	روهتک	روهتک	۱۹۸۶۲	۱۲	۱۵	۲۷	۱۱	۵	۶	...	...	...	۱	۱	۱	...	۳	۳	۴	۶	۷۱	۲۹
		[illegible]	۷۱۷	۱۰	۳	۱۳	۱۹	۹	۱۰	۲	...	...	۴	۵	...	...	۸	۸	۲	۵	۶۹	۹۳

۱۲۹۹ پی۔ ڈی۔ جی۔

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرر	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۲	۳	۱۵	۷	۱	۶	...	...	...	...	۱	...	...	۹	۱	۳	۴	۹۵	۳۰
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۲۱	۳۰	۴۶	۱۹	۲۷	۹	...	...	۲	...	۸	...	۳۰	۳	۷	۱۰	۹۳	۹۷
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۲۱	۱۱	۳۲	۲۵	۱۱	۱۴	۱	..	...	۱۲	۷	...	...	۵	۳	۱	۴	۷۹	۹۲
	کیتھل ...	۱۲۹۴۲	۵	۱۰	۱۵	۸	۲	۶	...	...	...	۴	۱	۱	...	۲	۱	۳	۴	۹۱	۳۳
	پانی پت ..	۲۹۳۳۲	۱۸	۲۵	۴۳	۲۸	۱۶	۱۲	...	۱	...	۶	..	۶	...	۱۵	۵	۲	۷	۸۵	۵۶
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۱۳	۸	۲۱	۳	۱	۲	...	...	...	...	۱	...	...	۲	۱	۱	۲	۱۰۰	۱۴
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۱۳	۲۷	۱۶	۸	۸	...	...	...	۵	۷	۱	...	۳	۵	۱	۹	۵۸	۳۳
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۴	۹	۱۰	۳	۷	...	...	...	۸	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۳۹	۴۳
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۶۸۰	۵	۸	۱۳	۲۳	۱۱	۱۲	...	...	...	۱۳	...	۴	...	۶	۳	۱	۴	۴۰	۷۰
جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۶	۲۸	۵۴	۴۲	۲۰	۲۲	۱	...	...	۱۹	۳	۸	...	۱۱	۶	۶	۱۲	۵۱	۳۹
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۳۱	۱۷	۴۸	۳۰	۱۵	۱۵	۲	...	...	۱۱	۳	۳	..	۱۱	۶	۵	۱۱	۵۸	۳۶
	جگراؤں ..	۱۵۰۳۰	۱۱	۱۳	۲۴	۱۶	۷	۹	۱	...	...	۳	۵	۱	...	۶	۲	۳	۵	۸۴	۵۶
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۲۱	۸	۲۹	۱۳	۶	۷	...	...	...	۴	۲	۳	...	۴	۳	...	...	۹۱	۲۷
	فاضلکا ..	۱۰۹۸۵	نقشہ نہیں آیا۔																		
لاہور	لاہور ..	۲۱۰۳۷۱	۱۱۶	۱۰۲	۲۱۸	۲۱۴	۱۲۱	۹۳	۱۱	...	...	۱۳۳	۵	۱۷	۶	۴۲	۳۳	۲۸	۶۱	۵۳	۶۳
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۲۱	۱۹	۴۰	۲۸	۲۰	۸	۱	...	...	۱۲	۵	۳	...	۷	۷	۳	۱۰	۸۴	۵۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۰۵	۱۰۳	۲۰۸	۱۵۵	۷۱	۸۳	۷	۱	...	۵۵	۹	۵۶	۳	۲۷	۲۴	۲۴	۴۸	۷۲	۵۳
گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۳۳۰	۲۲	۲۱	۴۳	۱۲	۳	۹	۱	...	...	۴	۲	۲	...	۲	۱	...	۱	۸۵	۲۳
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۱	۲۹	۶۰	۷۳	۳۴	۳۹	۳	...	...	۲۹	۱۱	۱۳	...	۱۵	۷	۳	۱۱	۹۳	۷۸
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۷	۱۰	۲۷	۲۸	۱۶	۱۲	...	...	...	۲۲	۲	۳	...	۱	۱	۲	۳	۳۹	۵۱
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۹	۱۱	۲۰	۱۷	۹	۸	...	...	...	۱۲	۳	۱	...	۱	۲	۴	۶	۶۱	۵۲
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۱۵	۲۲	۱۵	۶	۹	۳	...	..	۷	۱	۲	...	۲	۱	۱	۲	۶۲	۴۲
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۲	۸	۱۰	۷	۳	۳	...	...	..	۴	۱	۱	...	۱	۱	۱	۲	۴۵	۳۱
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۱۲	۲۳	۱۱	۶	۵	..	...	...	۵	...	۱	...	۵	۴	۱	۵	۷۸	۳۷
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۷	۴	۱۱	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۲	۲	...	۲	۵۶	۲۰
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۶	۱۳	۱۲	۸	۳	..	...	...	۹	۱	...	...	۲	۳	...	۳	۵۵	۵۰
	پنڈدادنخان	۱۰۵۹۰	۸	۵	۱۳	۹	۲	۴	...	...	...	۵	۱	...	...	...	...	۳	۳	۹۳	۳۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۵	۱۳	۲۸	۷۱	۳۶	۳۵	۴	...	۳۳	۱۰	۲	۵	...	۱۷	۴	۱۳	۱۹	۳۱	۷۹
۳۵	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۵	۱۲	۱۳	[illegible]	۳	...	...	...	۵	...	۳	...	۵	۳	۴	۸	۳۲	۳۴
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۲۶	۱۲	۳۸	۳۲	۱۱	۱۲		..	...	۶	۴	...	...	۱۳	۱۰	۱۱	۲۱	۷۶	۴۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۲	۱۲	۲۴	۱۲	۴	۸	...	...	...	۵	۲	...	..	۵	۴	۶	۱۰	۸۸	۴۴
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۶	۳۱	۸۷	۵۹	۲۳	۳۶	..	...	...	۳۵	۵	۴		۱۵	۱۲	۱۷	۲۹	۵۳	۳۶
	میزان کل ...		۱۱۸۵۵۳۰	۷۳۱	۶۶۸	۱۳۹۹	۱۱۴۱	۵۶۰	۵۸۱	۵۱	۲	۳۳	۴۸۰	۱۰۴	۱۵۰	۹	۳۱۲	۱۷۸	۱۸۲	۳۶۰	۶۲	۵۰
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۵	۵	۱۰	۱۲	۹	۳	...	...	...	۶	...	...	۲	۴	۳	۱	۴	۲۷	۳۳
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۲	...	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۱	.	...	...	۲۰	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	..	۲	..	...	...	...	...	...	...	...	۹۵
	مری ...	...	۱۳۹۱	[illegible]	[illegible]	۴	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱۳۳	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۹۹ پیدائش (۷۳۱ لڑکے اور ۶۶۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۶۲ ہے — ۱۱۴۱ اموات (۵۶۰ مرد اور ۵۸۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۰ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۹۳ بمقابلہ ۲۳ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۳ بمقابلہ ۲۶ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۲۹ کے۔

۱۵۔اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں۔جنمیں سے ۱۱ لاہور میں۔ہانسی اور امرتسر ہر ایک میں ۷۔٦ ایوزی میں۔سیالکوٹ اور راولپنڈی ہر ایک میں ۴۔گجرات میں ۳ جھجر اور لدھیانہ ہر ایک میں ۲۔اور کرنال۔جالندھر۔جگراؤں قصور اور بٹالہ ہر ایک میں ایک۔۲ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں (یعنی ایک پانی پت اور ایک امرتسر میں) ۳۳۔اموات راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ٦۔اکتوبر سنہ ۱۹۱٦ء

دستخط۔ کیپٹن۔ایچ ملوسیورلڈ فی
کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔لالہ بھگوان چند

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطابع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۴۱] لاهور — ۱۳ـ اکتوبر (مجریه ۲۰ـ اکتوبر) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۳

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۳ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبائی	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادي فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادي فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۱۰	۱۶	۱۴	۸	۶	...	...		۴	..	۲	...	۸	۴	۲	۶	۴۹	۳۸
		هانسی ...	۱۴۵۷۶	۴	۶	۱۰	۱۰	۴	۶	۱	...	...	۶	...	...	...	۸	۴	۱	۵	۳۶	۳۶
		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۰	۱۹	۳۹	۳۹	۱۸	۲۱	...		...	۹	۸	۲	۱	۱۹	۶	۵	۱۱	۶۶	۶۶
		سرسه ...	۱۴۹۲۹	۹	۹	۱۸	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	...	...	۵	۲	...	۲	۶۳	۱۸
۲	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۴	۱۷	۳۱	۷	۵	۲	...	...	...	۱	۲	...	...	۴	۲	۱	۳	۸۲	۱۹
		[illegible] ...	[illegible]۶۱۷	۶	۵	۱۱	۱۵	۸	۷	...	...	...	۸	۲	۴	...	۱	۲	۳	۵	۵۳	۷۴

۱۳۳۱ ایل-جي-جي

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — پلیگ	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرر	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۲	۵	۷	۵	۱	۳	...	...	...	۱	۱	...	...	۳	۱	۳	۳	۳۰	۲۲
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۵	۲۰	۳۵	۳۰	۲۳	۱۷	۳	...	...	۱	...	۸	...	۲۷	۷	۶	۱۳	۷۳	۸۴
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۲	۲۳	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۸	۲	۲	...	۷	۱	۲	۳	۵۷	۳۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۱۱	۲۰	۱۲	۶	۶	...	...	...	۵	۱	...	...	۶	۳	۳	۶	۳۲	۳۹
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۳	۲۵	۳۸	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۷	۱	۳	...	۴	۳	۴	۷	۷۵	۳۲
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۷	۵	۱۲	۱۶	۱۲	۴	۳	...	...	۲	۱	۳	...	۷	۳	۱	۵	۶۷	۷۶
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۰	۲۵	۳۵	۱۳	۹	۵	...	...	...	۹	۱	...	...	۳	...	۵	۵	۷۵	۳۰
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۸	۶	۱۴	۱۱	۶	۵	...	...	...	۹	۲	۱	...	۲	۱	...	۱	۹۱	۳۸
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۳	۹	۲۲	۷	۳	۳	...	..	..	۳	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۹۷	۲۱
جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۳	۲۲	۴۶	۳۷	۱۹	۱۸	...	...	...	۲۱	۵	۶	۱	۴	۸	۵	۱۳	۴۳	۳۵
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۳۰	۲۳	۳۳	۲۶	۸	۱۸	۱	...	...	۱۳	۳	۱	..	۶	۲	۳	۶	۵۲	۳۱
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۵	۱۶	۱۰	۶	۳	...	...	...	۲	۱	...	...	۷	۳	۲	۵	۵۶	۳۵
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۱	۹	۲۰	۱۷	۷	۱۰	..	..	..	۵	۱	۳	...	۸	۲	۵	۷	۴۲	۳۶
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۷	۱۴	۱۷	۶	۱۱	...	...	...	۱۰	۳	...	...	۴	۲	۳	۵	۶۷	۸۱
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۳	۸۹	۲۰۳	۱۹۶	۱۰۰	۹۶	۶	...	...	۱۳۷	۲	۱۲	۳	۲۶	۲۵	۲۷	۵۲	۵۰	۳۹
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۸	۲۰	۳۸	۲۹	۱۲	۱۷	۳	...	...	۱۲	۱	۲	...	۱۰	۲	۲	۴	۸۰	۹۱
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۹۱	۷۷	۱۷۹	۱۵۲	۷۴	۷۸	...	...	..	۶۹	۱۱	۴۹	۱	۲۲	۲۲	۲۰	۴۲	۶۱	۵۲
گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۲	۱۴	۲۶	۱۳	۸	۵	۱	...	...	۳	۲	۵	...	۲	۳	۱	۴	۵۲	۲۶
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ	۳۸۵۹۵	۳۱	۲۹	۶۰	۴۷	۲۵	۲۲	۲	...	..	۲۳	۴	۲	...	۱۴	۶	۷	۱۳	۶۳	۵۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۵	۱۳	۱۸	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۱۳	۲	۱	...	۴	۴	۳	۷	۳۳	۳۸
	وزیرآباد ..	۱۷۱۳۶	۶	۳	۲۰	۱۴	۵	۹	...	..	..	۸	...	۲	...	۳	۲	۵	۸	۶۱	۴۳
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۳	۸	۲۱	۱۸	۹	۹	۲	...	..	۸	۲	۲	...	۲	...	۳	۳	۵۹	۵۰
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۳	۲	۶	۸	۳	۵	..	...	..	۴	...	۲	...	۲	۲	...	۲	۲۷	۳۶
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۱۱	۱۸	۷	۱	۶	..	...	...	۱	۱	۱	...	۴	...	۳	۳	۶۱	۲۴
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۸	۴	۱۲	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۴	۱	۲	۲	۶۱	۲۰
جہلم	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۱	۶	۷	۵	۲	..	...	۱	۳	...	...	...	۳	...	۱	۱	۲۵	۲۹
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۴	۸	۱۰	۳	۷	...	...	...	۹	۱	...	...	..	۱	۲	۳	۲۹	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	-	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ..	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۱	۱۴	۳۵	۶۲	۳۲	۳۰	۱	...	۳۳	۱۰	۳	۵	...	۱۰	۳	۶	۹	۳۹	۶۹
۳۵	والپور ...	والپور ...	۱۹۵۷۸	۵	۱۰	۱۵	۷	۵	۲	...	...	...	۳	۱	...	...	۲	۲	۲	۳	۳۰	۱۹
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۸	۱۹	۳۷	۲۱	۱۳	۸		..	...	۹	۲	...	...	۱۳	۵	۳	۹	۷۳	۳۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۱۳	۲۲	۱۴	۷	۷	...	...	...	۲	۱	۱	..	۸	۳	۲	۶	۸۱	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۰	۴۰	۹۳	۶۶	۳۲	۳۴		...	...	۳۸	۱۰	۵	..	۱۳	۱۹	۱۹	۳۸	۵۷	۳۰
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۶۵۰	۶۳۵	۱۲۸۵	۱۰۳۳	۵۰۸	۵۲۵	۲۶	..	۳۴	۳۸۲	۷۸	۱۳۰	۶	۲۷۷	۱۶۰	۱۶۶	۳۲۶	۵۶	۳۵
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۶	۶	۱۲	۱۳	۶	۷	...	...	...	۶	...	...	...	۷	۲	۲	۳	۳۳	۳۶
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	..	...	۱	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	.	..	...	...	۴۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	..	۲	۲	۳	۲	۱	...	...	..	۲	۱	...	...	...	...	..	...	۹۵	۱۳۳
	مری ...	..	۱۳۶۱	۳	۱	۴	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱۳۳	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۸۵ پیدائش (۶۵۰ لڑکے اور ۶۳۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۶ ہے—۱۰۳۳-اموات (۵۰۸ مرد اور ۵۲۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ۴۹ بمقابلہ ۲۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۴۲ بمقابلہ ۲۸ کے اور ملتان میں ۴۰ بمقابلہ ۳۸ کے۔

۲۶-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں-جنمیں سے ۲ لاہور میں-ریواڑی اور قصور ہر ایک میں ۳-شاہ آباد اور گجرات ہر ایک میں ۳-۲ سیالکوٹ میں-ہانسی لودھیانہ بٹالہ اور راولپنڈی ہر ایک میں ایک -۳۳-اموات طاعون سے راولپنڈی اور ایک جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۰-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط-فیلر-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر مترجم گورنمنٹ پنجاب-

دستخط- لالہ بھگوان چند
مترجم -

۱۳۳۱ سی ایس-۷۱۰-۲۰-۱۰-۱۹۱۶-ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۲] لاہور — ۲۰-اکتوبر (ھجریہ ۲۷-اکتوبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۷-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۴	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۹	۱۶	۱۴	۸	۶	...	...	..	۳	..	۱	...	۹	۳	۴	۷	۳۹	۳۳
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۲	۷	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۱	۱	۱	...	۶	...	۲	۲	۳۲	۳۲
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۲۴	۳۸	۳۹	۱۶	۲۳	...	..	...	۱۲	۳	۱	...	۲۲	۵	۱۲	۱۷	۹۳	۹۹
۴		سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱۵	۴	۱۹	۷	۵	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	۲	۱	۳	۶۸	۲۵
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۱	۱۵	۲۶	۹	۵	۴	...	...	...	۴	۱	...	...	۴	۴	۲	۶	۶۹	۲۴
۶		جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۹	۴	۱۳	۱۲	۳	۹	...	...	...	۳	۱	۲	...	۶	...	۵	۵	۶۳	۵۹

۱۳۹۸ ای-۴-س-جی-

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے-			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
			مرد-	عورتیں-	کل-	کل-	مرد-	عورتیں-	هیضه	چیچک	طاعون-	بخار-	اسهال و پیچش-	امراض متعلقه سانس-	ضرر-	تمام دیگر باعث-	لڑکے-	لڑکیاں-	کل-		
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۱۱	۱۹	۴	۲	۲	...	...	...	۱	۱	...	...	۲	...	۱	۱	۸۲	۱۷
گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۲۲	۶	۲۸	۲۳	۱۰	۱۳	۲	...	...	۲	۱	۲	...	۱۶	۲	۲	۴	۵۹	۳۸
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۰	۱۸	۲۴	۱۴	۱۰	۱	..	...	۹	۴	۲	...	۱۰	۶	۱	۷	۳۴	۳۹
	کیتهل ...	۱۲۰۱۲	۸	۱۵	۲۳	۴	۱	۳	...	..	...	۱	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۹۴	۱۹
	پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۱۳	۱۷	۳۰	۱۲	۳	۹	...	...	..	۵	۱	۲	...	۴	۳	۱	۴	۹۰	۲۳
	شاه آباد ..	۱۱۰۵۴	۵	۳	۸	۸	۴	۴	...	...	...	۵	...	۲	...	۲	۲	۱	۲	۳۸	۲۸
انباله ...	انباله ...	۲۳۳۹۲	۱۴	۳	۱۷	۱۷	۹	۸	..	...	...	۱۰	۱	۲	...	۴	۴	۱	۵	۳۶	۲۶
	جگادهری ...	۱۲۰۳۵	۲	۹	۱۱	۲۱	۵	۱۶	...	...	...	۸	۳	۲	...	۸	۱	۱۰	۱۱	۴۸	۹۱
هوشیارپور	هوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۰	۷	۱۷	۷	۴	۳	...	..	..	۵	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۶۲	۲۱
جالندهر ..	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۳۸	۳۰	۶۸	۳۲	۲۱	۱۱	...	...	...	۱۷	۳	۳	۱	۷	۸	۱	۹	۹۴	۳۰
لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۵۲	۲۸	۱۷	۴۵	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۱۱	۴	۱	...	۴	۶	۲	۸	۵۴	۲۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۹	۱۹	۱۰	۲	۸	...	...	...	۳	...	۱	...	۹	۱	۱	۲	۵۹	۳۱
فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۱۰	۹	۱۹	۹	۴	۵	..	...	..	۲	۲	۳	...	۲	۳	۲	۵	۴۰	۱۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۰	۸	۱۸	۱۰	۵	۵	...	...	...	۸	...	..	...	۲	۲	۲	۴	۸۶	۴۸
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۸	۹۳	۱۸۲	۱۶۹	۸۸	۸۱	۳	...	...	۱۳۸	۵	۶	۱	۱۵	۲۴	۲۰	۴۴	۴۵	۴۲
	قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۵	۱۹	۳۴	۲۷	۱۶	۱۱	۱	...	...	۱۱	۳	۳	۲	۷	۳	۲	۵	۷۱	۵۷
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۶	۱۰۴	۱۰۸	۲۱۲	۱۳۶	۶۸	۶۸	...	...	..	۵۴	۱۰	۵۳	...	۱۹	۱۴	۱۷	۳۱	۷۳	۴۷
گورداسپور	بٹاله	۲۹۴۳۰	۱۷	۱۸	۳۵	۱۳	۲	۹	...	۱	...	۹	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۹۹	۲۶
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۳۱	۲۵	۵۶	۵۵	۲۴	۳۱	۳	...	..	۲۸	۷	۷	...	۱۰	۷	۱۲	۱۹	۶۰	۵۹
گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۲۷	۱۴	۱۰	۲۴	۵۸	۲۸	۳۰	...	...	...	۴۵	۲	۲	...	۹	۴	۸	۱۲	۴۰	۱۰۶
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۵	۱۲	۱۷	۹	۱۱	..	..	..	۱۳	...	...	...	۴	۲	۴	۶	۳۹	۵۲
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۷	۱۶	۲۳	۹	۱۴	۱	...	..	۱۴	۱	۴	...	۳	۴	۳	۷	۴۵	۹۴
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۹	۳	۱۲	۱۱	۲	۸	۱	...		۵	۲	۲	...	۱	۱	۱	۲	۵۴	۴۹
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۳	۱۱	۲۶	۸	۱	۷	..	..	...	۴	۱	...	۱	۲	...	۱	۱	۸۸	۲۷
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۷	۸	۱۵	۵	۱	۴	...	...	..	۳	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۷۷	۲۶
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۷	۱۵	۹	۵	۴	..	...	...	۵	...	۲	...	۲	۳	...	۳	۹۳	۳۸
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۷	۳	۱۰	۱۳	۳	۱۰	...	..	...	۸	۲	...	...	۳	۲	۳	۵	۴۹	۹۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ..	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۴	۲۰	۳۴	۵۷	۳۷	۳۸	...	...	۲۷	۲۳	۸	۵	...	۱۲	۹	۶	۱۵	۳۸	۸۳
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۱	۱۷	۲	۱	۱	...	...	...	۱	..	...	...	۱	۱	...	۱	۴۵	۵
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۳	۲۹	۱۲	۷	۵	.	..	...	۵	...	۱	...	۶	۳	۳	۶	۵۸	۲۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۷	۱۶	۲۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۵	..	۱	..	۷	۲	۳	۵	۸۴	۴۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۵۱	۵۹	۱۱۰	۵۱	۲۳	۲۸	...	...	...	۲۳	۸	...	.	۲۰	۱۳	۱۷	۳۰	۶۷	۳۱
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۶۵	۶۵۳	۱۳۱۸	۹۸۸	۴۶۶	۵۲۲	۱۳	۱	۲۷	۵۰۷	۷۵	۱۱۶	۵	۲۴۴	۱۴۶	۱۵۸	۳۰۴	۵۷	۴۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۳	۷	۵	...	۵	...	...	...	۱	...	...	...	۴	...	۲	۲	۱۹	۱۴
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	..	۲۰	۴۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	..	۱	...	..	...	...	...	..	..	...	...	.	...	...	..	...	۴۸	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۷-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۱۸ پیدائش (۶۶۵ لڑکے اور ۶۵۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۷ ہے — ۹۸۸ اموات (۴۶۶ مرد اور ۵۲۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۴۲ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۷ بمقابلہ ۳۱ کے اور ملتان میں ۳۱ بمقابلہ ۲۷ کے —

۱۳-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں-جنمیں سے ۴ لاہور میں-۳ سیالکوٹ میں-۲ ریواڑی میں-کرنال-قصور
...راہ اور جلال پور ہر ایک میں ایک-ایک موت چیچک سے بٹالہ میں درج رجسٹر ہوئی-۲۷-اموات طاعون سے راولپنڈی
...ں درج رجسٹر ہوئیں-

...فتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
...ورخہ ۱۷-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملزسپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-خان مظفر خان
...سٹرا اسسٹنٹ کمشنر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب

دستخط-لالہ بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ افس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۳] لاہور — ۲۷ - اکتوبر (ہجریہ ۳ نومبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار..	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۱	۹	۲۰	۲۳	۱۲	۱۲	...	...	..	۸	۲	۱	...	۱۳	۶	۲	۸	۹۱	۷۳
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۹	۱۷	۱۰	۷	۳	...	...	...	۱	۳	۱	...	۵	۳	..	۳	۹۱	۳۹
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۷	۳۴	۳۳	۱۳	۲۰	...	..	...	۹	۳	۴	...	۱۷	۴	۵	۹	۵۷	۵۵
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۶	۸	۱۴	۷	۳	۴	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	...	۲	۵۰	۲۵
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۲۱	۱۳	۳۴	۱۵	۶	۹	...	...	...	۶	۲	۱	...	۶	۲	۴	۶	۹۰	۴۰
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۴	۹	۱۵	۶	۹	...	...	...	۶	۴	۱	...	۴	۱	۲	۳	۴۳	۷۴

۱۲۱۲ ای سی جی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			امرات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط امرات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۶	۱۲	۵	۳	۲	...	...	...	۱	۲	...	...	۲	۱	...	۱	۵۲	۲۲
گوڑ گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۳	۱۳	۲۸	۱۷	۸	۹	۱	...	...	...	...	۲	...	۱۳	۲	۱	۳	۵۷	۳۶
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۲۳	۱۴	۳۸	۱۶	۹	۷	...	..	...	۷	۳	۱	۱	۵	۳	۲	۶	۹۴	۳۹
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۶	۱۶	۶	۳	۲	...	..	...	۴	...	...	...	۲	...	۲	۲	۶۵	۲۳
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۷	۲۲	۳۹	۱۹	۷	۱۲	...	...	...	۶	...	۱	۱	۱۱	۴	۵	۹	۷۷	۲۸
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۶	۱۲	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۲	...	۲	۵۷	۲۰
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۷	۱۳	۳۰	۲۴	۱۰	۱۴	...	...	...	۹	۱	۵	...	۱۲	۳	۴	۷	۹۴	۵۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۸	۱۲	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۱۰	۲	...	...	۳	۲	۱	۳	۵۲	۶۵
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۰	۹	۱۹	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۶	...	۳	۱	۸	۲	۲	۴	۵۸	۵۵
جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۲	۲۷	۵۹	۲۷	۱۶	۱۱	...	...	...	۱۲	۲	۵	...	۸	۵	۶	۱۱	۵۹	۲۵
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۹	۲۰	۴۹	۱۳	۷	۶	...	...	...	۹	۱	...	...	۳	۱	۲	۳	۵۹	۱۶
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۵	۱۷	۵	۲	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۵۹	۱۷
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۱	۷	۱۸	۱۱	۸	۳	...	...	...	۶	...	۳	...	۲	۲	۲	۴	۳۸	۲۳
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۱۱	۱۸	۱۵	۸	۷	...	...	...	۱۰	...	..	...	۵	۲	۳	۵	۸۶	۷۱
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۳۷۱	۱۱۵	۸۸	۲۰۳	۱۵۴	۷۵	۷۹	۱	...	...	۱۳۲	۳	۳	۱	۱۴	۲۱	۱۸	۳۹	۵۰	۳۸
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۸	۸	۲۶	۱۲	۶	۶	...	...	...	۳	...	۲	۱	۵	۲	۱	۳	۵۵	۲۵
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۹	۹۲	۱۶۱	۱۵۰	۷۶	۷۴	...	۱	...	۵۳	۱۰	۶۸	...	۱۸	۲۰	۲۰	۴۰	۵۵	۵۲
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۷	۱۷	۲۴	۱۷	۸	۹	...	...	...	۱۱	...	۵	...	۱	۲	۱	۳	۳۸	۳۰
سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۶	۳۴	۷۰	۴۹	۲۲	۲۷	۱	...	...	۱۹	۱۳	۵	...	۱۱	۶	۵	۱۱	۶۵	۵۲
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۶	۱۶	۳۲	۵۵	۳۶	۱۹	...	...	...	۵۴	...	...	...	۱	۱۰	۴	۱۴	۵۹	۱۰۱
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۹	۶	۱۵	۲۳	۱۳	۱۰	...	..	...	۲۱	۱	...	...	۱	۸	۲	۱۰	۳۶	۷۰
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۴	۷	۲۱	۲۰	۷	۱۳	۲	...	..	۸	۱	۱	...	۸	۳	...	۳	۶۹	۴۹
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۹	۲	۱۲	۱۳	۷	۶	۱	...	..	۹	...	۲	...	۱	۱	۲	۳	۵۴	۵۸
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۲	۱۱	۲۳	۱۳	۶	۷	..	...	...	۶	...	۱	...	۶	۳	۲	۵	۷۸	۳۴
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۱۲	۶	۱۸	۶	۳	۳	...	...	..	۲	۱	۱	...	۲	۳	...	۳	۹۲	۳۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۷	۱۱	۱۴	۶	۸	..	...	۱	۱۰	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۳۶	۶۱
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۲۰	۵	۱۲	۱۸	۱۸	۱۰	۸	...	..	...	۱۰	۳	۱	...	۴	۴	۳	۷	۸۹	۸۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۹	۱۹	۳۸	۷۸	۴۲	۳۶	...	...	۳۰	۱۴	۲	۱۱	...	۱۱	۲	۵	۷	۴۲	۸۷
۳۵	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۷	۱۱	۵	۳	۲	...	...	...	۱	۲	...	...	۲	۱	۱	۲	۲۹	۱۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۸	۱۶	۳۴	۱۳	۷	۶	..	..	...	۶	...	..	...	۷	۶	۶	۱۲	۸۹	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۹	۱۴	۳۳	۱۴	۱	۳	...	...	...	۶	۱	...	..	۷	ذقعہ ہم راہ صحت واپس کیا گیا			۱۲۱	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۷۳	۵۹	۱۳۲	۶۰	۲۶	۳۴	...	...	...	۲۸	۱۲	۵	..	۱۵	۱۶	۱۴	۳۰	۸۰	۳۶
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۷۳۶	۶۵۰	۱۳۸۶	۱۰۱۴	۵۱۲	۵۰۲	۶	۱	۴۱	۵۰۹	۷۳	۱۳۷	۵	۲۴۲	۱۵۷	۱۳۹	۲۹۶	۶۰	۴۳
		پہاڑی تفرج گاہ																				
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۹	۱۲	۴	۸	...	...	...	۸	...	...	..	۴	...	...	...	۱۶	۳۲
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۳	۲	۱	...	...	...	...	..	۲	..	۱	۱	...	۱	۲۰	۹۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	..	...	...	...	..	..	...	...	..	...	...	..	...	۴۸	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۱	۱	۲۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۴۔اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۸۶ پیدائش (۷۳۶ لڑکے اور ۶۵۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۶۰ ہے- ۱۰۱۴ اموات (۵۱۲ مرد اور ۵۰۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۳۸ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۲ بمقابلہ ۳۱ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۲۴ کے۔

۶-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں-جنمیں سے ۲ گجرات میں-ریواڑی-لاہور-سیالکوٹ اور جلال پور ہر ایک میں ایک-ایک موت جہلم سے ابرانسر میں درج رجسٹر ہوئی-۴۰-اموات طاعون سے راولپنڈی میں اور ایک جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ ع

دستخط-ڈبلیو-ایچ ملز-سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط-لالہ بھگوان چاند
مہتمم مترجم

باہتمام مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطابع پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۴] لاہور — ۳ نومبر (مجریہ ۱۰ نومبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو یوم شنبہ ۲۱-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضررات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۲
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۱۲	۱۸	۹	۳	۶	...	...		۱	...	۲		۶	۱	۲	۳	۵۵	۲۷
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۱۳	۲۴	۱۱	۶	۵	...	...	...	۳	۳	۲	...	۳	۲	..	۳	۸۶	۳۹
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۱۴	۳۰	۳۷	۱۹	۱۸	...		...	۱۶	۶	۳	...	۱۷	۴	۳	۷	۵۰	۹۲
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۷	۹	۱۳	۹	۴	۵	...	...	...	۷	۱	...	...	۱	۱	۱	۲	۳۶	۳۲
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۳	۱۳	۲۶	۱۱	۷	۴	...	۱	...	۴	۱	...	...	۵	۴	۱	۵	۷۹	۲۹
۶		جہجر ...	۱۰۹۱۷	۲	۷	۹	۹	۵	۴	...	...	...	۲	۴	...	...	۳	۲	۱	۳	۳۳	۴۳

۱۴۷۷ ایس۔سی۔جی۔

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	امرات: کل	امرات: مرد	امرات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۳	۱۰	۲۳	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۲	۲	۳	۱۰۰	۲۶
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۹	۱۹	۱۲	۴	۸	...	...	...	...	۱	۳	...	۸	۱	۲	۳	۴۰	۲۵
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۷	۱۵	۳۲	۱۹	۸	۱۱	...	..	...	۱۰	۱	۱	...	۷	۳	۵	۸	۷۹	۳۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۸	۱۸	۱۱	۸	۳	...	..	...	۳	۱	۲	...	۵	۴	۲	۶	۷۳	۳۵
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۹	۲۰	۲۹	۱۱	۷	۴	...	...	..	۶	...	...	...	۵	۵	۱	۶	۵۸	۲۲
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۵	۸	۱۳	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۹۲	۲۴
انبالہ ..	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۸	۱۳	۲۱	۱۰	۴	۶	..	...	...	۳	۲	۲	...	۲	...	...	...	۳۵	۲۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۷	۶	۱۳	۸	۵	۳	...	...	..	۱	...	۱	...	۶	۴	۳	۷	۵۶	۳۵
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۱۲	۱۹	۱۱	۶	۵	...	..	..	۶	...	...	...	۵	۱	۲	۳	۵۸	۳۳
جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۲۵	۴۶	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	...	۱۲	۳	۴	...	۶	۵	۳	۸	۴۳	۲۴
لودھیانہ ..	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۵	۲۷	۵۲	۲۳	۱۸	۶	...	...	...	۱۱	۲	۳	..	۸	۵	۲	۷	۶۳	۲۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۱۲	۴	۱۶	۱۲	۶	۶	...	...	...	۷	۱	۱	...	۳	۲	۱	۳	۵۶	۳۲
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۸	۱۱	۲۹	۱۳	۹	۴	..	...	...	۴	۲	...	...	۷	۳	۳	۶	۹۱	۲۷
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۷	۱۶	۱۳	۷	۶	...	...	...	۸	۱	..	...	۴	۱	۳	۴	۷۶	۶۲
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۳	۱۰۸	۲۱۱	۱۹۹	۹۲	۱۰۷	۱	...	...	۱۵۷	۱۰	۴	۳	۲۴	۲۲	۲۷	۴۹	۵۲	۴۹
	قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۰	۱۲	۲۲	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۷	۳	۴	...	۸	۲	۲	۴	۳۶	۴۶
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۰۶	۱۰۸	۲۱۴	۱۳۳	۷۲	۷۱	...	...	..	۹۱	۱۱	۵۲	۱	۱۸	۱۶	۱۷	۳۳	۷۷	۴۹
گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۳۳۰	۱۹	۶	۲۵	۱۰	۶	۴	...	...	...	۸	۱	۱	...	۱	...	۱	۱	۵۰	۲۰
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۲۲	۴۴	۵۲		۳۸	...	...	..	۲۵	۶	۵	۱	۱۵	۴	۱۵	۱۹	۵۸	۵۶
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۱	۸	۲۹	۴۲	۱۵	۲۷	...	...	...	۳۶	...	۱	...	۵	۳	۱۰	۱۳	۵۳	۷۷
	وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۱۰	۵	۱۵	۲۵	۱۰	۱۵	...	..	...	۱۷	۲	۳	...	۳	۳	۴	۷	۴۹	۷۶
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۷	۱۴	۳۱	۲۱	۱۳	۸	...	...	..	۱۲	...	۳	...	۶	۵	۱	۶	۸۷	۵۹
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۵	۲	۷	۸	۴	۴	..	...	..	۶	۲	...	...	...	...	۲	۲	۳۱	۳۶
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۷	۱۳	۵	۲	۳	..	...	...	۲	۱	...	...	۲	...	۲	۲	۳۴	۱۷
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۷	۶	۱۳	۵	۴	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۶۶	۲۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۹	۷	۱۶	۹	۴	۵	..	...	...	۶	۱	...	...	۲	۲	۱	۳	۹۷	۳۸
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۷	۲	۹	۲۰	۷	۱۳	...	..	...	۱۷	۲	...	...	۱	۳	۴	۷	۴۴	۹۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ..	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۰	۱۴	۲۴	۷۵	۴۴	۳۱	...	...	۳۳	۱۰	۱	۶	...	۱۵	۵	۵	۱۰	۳۷	۸۴
۳۴	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۷	۱۲	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	۲	۲	۳۲	۵
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۷	۱۸	۳۵	۱۵	۴	۱۱	.	..	...	۵	۱	..	...	۹	۳	۱۰	۱۳	۷۰	۳۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۵	۱۴	۱۳	۷	۷	...	...	...	۶	...	...	..	۸	۳	۲	۵	۵۱	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۲	۵۸	۱۱۰	۹۰	۲۹	۳۱	...	...	...	۲۱	۹	...	..	۲۰	۱۰	۲۰	۳۹	۶۷	۳۶
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۶۱	۶۶۹	۱۳۳۰	۹۹۳	۴۸۵	۵۰۸		۱	۴۳	۵۰۲	۷۹	۵۱۰۵		۲۵۷	۱۳۲	۱۶۳	۳۰۵	۵۸	۴۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۹	۴	۱۳	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۱۳	...	...	...	۹	۹	۴	۱۰	۳۶	۹۰
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	...	۱	..	...	...	۱	...	...	..	...	...	..	...	...	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	..	...	...	..	..	...	...	...	...	...	..	...	...	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۱-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۳۰ پیدائش (۶۶۱ لڑکے اور ۶۶۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۸ ہے۔۹۹۳ اموات (۴۸۵ مرد اور ۵۰۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:- لاہور میں ۴۹ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۹ بمقابلہ ۳۰ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۴۲ کے۔

ایک موت ہیضہ سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئی۔ ایک موت چیچک سے روہتک میں درج رجسٹر ہوئی۔ اموات راولپنڈی میں طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں

تصحیح۔ ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میں جو پنجاب کے ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں بدوران ہفتہ مختتمہ شنبہ ۱۴-اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء اور جو ضمیمہ پنجاب گزٹ مورخہ ۲۷-اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۷۳۵ پر طبع ہوا ہے مندرجہ ذیل تصحیح کر دو۔

بالمقابل	ایک سال سے کم عمر کے شیر خوار بچے					
	۲۱	۲۰	۱۹			
جھنگ مگھیانہ۔	۱۲	۹	۹	...	...	...
	۶	۳	۲	...	...	...
چنیوٹ۔	نقشہ برائے صحت واپس کیا گیا ہے			...	...	...
	۶	۱	۵	...	...	...
میزان کل۔	۱۹۶	۱۳۹	۵۷	...	...	...
	۲۹۶	۱۳۸	۱۵۸	...	...	...

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۱-اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء

دستخط۔ فیلور۔ایچ منرسیونگ فاگس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۵] لاہور — ۱۰ نومبر (مجریہ ۷ نومبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۸-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۹	۱۱	۲۰	۱۳	۷	۶	...	...		۴	۱	...		۸	۱	۲	۳	۶۱	۴۰
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۹	۱۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۲	۱	۲	...	۶	۲	۳	۵	۹۰	۳۹
۳	حصار	بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۵	۳۰	۵۱	۲۱	۳۰	...		...	۱۱	۷	۲	...	۳۱	۶	۱۱	۱۷	۵۰	۸۶
۴	حصار	سرسہ ..	۱۳۹۲۹	۷	۲	۹	۳	۲	۱	...	...	...	۲	..	...	...	۱	۲	...	۲	۳۲	۱۱
۵	روہتک	روہتک ..	۱۹۸۶۲	۱۴	۱۶	۳۰	۱۲	۵	۷	...	...	...	۳	۱	۱	۱	۶	۳	۳	۶	۷۹	۳۲
۶	روہتک	جھجر ...	[illegible]۹۱۷	۶	۷	۱۳	۱۳	۳	۱۰	...	...	...	۳	۳	...	...	۷	۱	۱	۲	۶۳	۶۹

۱۵۰۲ پی جی سی-

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	پلیگ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۱۲	۱۹	۷	۳	۴	...	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	۴	۴	۸۲	۳۰
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۶	۱۵	۱۳	۳	۱۰	...	...	...	۱	...	۳	...	۹	...	۵	۵	۳۲	۲۷
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۵	۱۵	۳۰	۱۳	۵	۸	...	..	...	۵	۲	۳	...	۳	۱	۵	۶	۷۴	۳۲
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۱۳	۲۰	۷	۲	۵	...	..	...	۳	...	...	...	۴	...	۱	۱	۸۲	۲۹
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۲۲	۲۱	۴۳	۱۱	۶	۵	...	..	...	...	۳	۳	...	۵	۲	...	۲	۸۵	۲۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۹	۱۴	۳	۳	...	...	...	...	۱	۲	...	...	۱	۱	...	۱	۹۷	۱۹
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۶	۱۷	۱۰	۸	۲	...	...	...	۳	۱	۲	...	۳	۴	...	۴	۳۶	۲۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۴	۹	۶	۲	۴	...	...	..	۱	۳	۱	...	۱	...	۲	۲	۳۹	۲۶
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۵	۲	۷	۶	۲	۴	...	..	..	۳	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۲۱	۱۸
جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۹	۲۱	۴۰	۳۲	۱۳	۱۹	...	...	...	۱۴	۳	۷	۲	۶	۱	۹	۱۰	۳۸	۳۰
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۹	۱۹	۳۸	۲۸	۱۴	۱۴	...	...	...	۱۷	۳	۲	..	۶	۱	۴	۵	۳۶	۳۳
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۹	۱۷	۱۲	۴	۸	...	...	...	۴	...	۱	...	۷	۱	۵	۶	۵۹	۳۲
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۴	۱۶	۳۰	۹	۴	۵	..	...	...	۵	۱	۱	...	۲	...	۱	۱	۹۳	۱۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۸	۱۴	۲۱	۸	۱۳	...	...	...	۱۳	۴	۱	...	۳	۳	۵	۸	۹۷	۱۰۰
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۳	۸۶	۱۸۹	۱۷۸	۱۰۳	۷۵	...	...	...	۱۳۹	۶	۵	۴	۲۴	۳۳	۱۹	۵۲	۴۷	۳۳
	قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۳	۱۰	۱۳	۱۲	۹	۳	..	...	...	۴	۲	...	...	۶	۳	۱	۴	۳۸	۲۵
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۰۴	۸۸	۱۹۲	۱۱۷	۵۵	۶۲	...	۱	...	۴۷	۷	۴۷	۱	۱۴	۱۵	۱۷	۳۲	۶۶	۴۰
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۷	۷	۲۴	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۴	۲	۶	۱	...	۷	۳	۱۰	۳۸	۴۶
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۸	۲۴	۵۲	۴۱	۸۱	۲۳	...	...	...	۲۱	۳	۵	...	۱۲	۹	۷	۱۳	۵۶	۴۳
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۷	۸	۲۵	۳۳	۱۱	۲۲	...	...	...	۳۰	۱	...	...	۲	۳	۱۰	۱۳	۴۶	۶۰
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۰	۱۱	۲۱	۲۵	۸	۱۷	..	..	..	۲۴	...	...	...	۱	۵	۶	۱۱	۶۴	۷۶
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۱۴	۲۵	۲۴	۶	۱۸	...	...		۱۰	۱	۲	...	۱۱	۲	۴	۶	۷۰	۶۷
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۳	۹	۱۲	۷	۵	.	...		۴	۳	۱	...	۴	۳	۱	۴	۴۰	۵۴
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۸	۱۹	۱۲	۸	۴	..	..	...	۴	...	۱	...	۷	۲	۱	۳	۶۵	۴۱
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۴	۷	۱۳	۳	۱۰	...	...	..	۵	۲	۳	...	۳	۲	...	۲	۳۶	۶۶
جہلم	جہلم ...	۵۲۲۹۸	۴	۸	۱۱	۱۰	۴	۶	..	...	...	۷	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۵۰	۴۲
	پنڈ دادنخاں	۱۰۶۹۰	۴	۶	۱۰	۱۸	۹	۱۲	..	.	...	۱۰	۳	...	...	۵	۱	۴	۵	۴۹	۸۶

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				لڑکے	لڑکیاں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۲	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۰	۱۴	۳۴	۸۳	۴۱	۳۶	...	...	۵۱	۱۸	۲	۶	...	۶	۹	۳	۱۰	۳۸	۹۳
۳۱	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۳	۷	۵	۱	۳	..	...	..	۳	۱	...	...	۱	...	۲	۲	۱۹	۱۳
۳۱	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۷	۳۳	۱۵	۹	۶		..	...	۵	۲	۱	۱	۶	۲	۳	۷	۶۶	۳۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۵	۹	۱۴	۱۰	۶	۳	...	...	...	۳	۲	...	۱	۳	۱	۱	۲	۵۱	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۹۲	۳۹	۱۰۱	۳۶	۲۷	۱۹		...	...	۲۵	۹	۳		۱۱	۱۲	۹	۲۱	۶۱	۲۸
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۴۹	۵۸۱	۱۲۳۰	۹۶۰	۴۵۵	۵۰۵	..	۱	۵۱	۳۷۴	۷۹	۹۱۳	۱۱	۲۳۱	۱۳۵	۱۵۷	۲۹۲	۵۳	۳۲
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..		۱۸۹۳۴	...	۱	۱	۳	۲	۱	...	...	..	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۸
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	...	...	...	۲	۱	۱	..	...	...	...	...	۱	...	۱	۱	۱	۴	...	۳۱
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	۱	..	۱	۱	۱	...	...	...	..	.	...	۱	..	...	۱	..	۱	۳۸	۳۸
	مری ...		۱۳۶۱	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۸-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۳۰ پیدائش (۶۴۹ لڑکے اور ۵۸۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں–جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے–۹۶۰ اموات (۴۵۵ مرد اور ۵۰۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں–جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے–۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں:– لاہور میں ۴۴ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۰ بمقابلہ ۳۳ کے اور ملتان میں ۲۸ بمقابلہ ۳۷ کے۔

۱۰۵۱ اموات راولپنڈی میں طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں۔اور ایک موت چیچک سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئی۔

بدفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۸ نومبر سنہ ۱۹۱۶ ع

دستخط۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ ساز۔ سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مترجم گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
مہتمم ملا جم

مطبوعہ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۶] لاہور — ۷ نومبر (مجریہ ۲۴ نومبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۷	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...		۳	۱	۲	...	۴	۳	۲	۵	۳۶	۳۰
		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۹	۳	۱۲	۱۱	۳	۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	۷	۲	۵	۷	۴۳	۳۹
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۵	۳۰	۳۷	۱۶	۲۱	...		...	۱۳	۸	۲	...	۱۴	۵	۲	۷	۵۰	۶۲
		سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۴	۳	۷	۵	۲	۳	...	...	...	۲	..	۱	...	۲	۱	۱	۲	۲۵	۱۸
۲	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۲	۱۹	۳۱	۱۶	۴	۱۲	...	...	...	۱۲	...	.	...	۴	۱	۶	۷	۸۲	۳۲
		جھجھر ...	۶۱۷	۷	۹	۱۶	۱۳	۹	۴	...	...	...	۲	۳	...	...	۸	۲	...	۲	۷۹	۴۳

ایس ایس جی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
ملک ...	سوانی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۱۰	۱۹	۱۶	۷	۹	...	...	...	۸	...	۳	...	۳	۳	۳	۶	۸۲	۶۹
ر گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۳	۲۰	۳۳	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	...	۱	۳	...	۱۳	۱	۳	۴	۲۹	۳۹
کرنال	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۸	۱۴	۳۲	۱۹	۱۰	۹	...	..	..	۹	۲	۱	...	۷	۳	۲	۵	۷۹	۳۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۹	۱۹	۸	۴	۴	...	..	...	۴	...	...	...	۴	۲	...	۲	۷۸	۳۳
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۶	۱۸	۳۴	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۴	۱	۳	...	۸	۲	۴	۶	۹۷	۳۲
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۴	۱۰	۳	۱۳	۸	۴	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	۱	۲	۳	۹۲	۳۸
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۱۱	۱۱	۲۲	۱۳	۸	۵	...	...	...	۷	۲	...	...	۴	۴	۲	۶	۴۷	۲۸
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۷	۹	۱۶	۱۷	۱۲	۵	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۶	۵	۱	۶	۶۶	۷۴
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۱۵	۱۶	۳۱	۱۱	۵	۶	...	...	...	۴	...	۶	...	۱	۱	۳	۴	۹۴	۳۳
جالندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۳	۲۲	۵۵	۲۸	۱۷	۱۱	...	...	...	۸	۳	۶	...	۱۱	۶	۲	۸	۵۲	۲۶
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۴	۲۲	۴۶	۳۲	۲۱	۱۱	...	...	...	۱۵	۳	۴	...	۱۰	۴	۵	۹	۵۶	۳۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۱۸	۲۹	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۱۰۱	۲۱
فیروز پور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۰	۱۳	۲۳	۷	۲	۵	..	...	...	۳	۱	...	...	۳	۲	۲	۴	۳۸	۱۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۷	۱۵	۱۹	۶	۱۳	...	...	...	۱۴	۲	...	...	۳	۱	۴	۵	۷۱	۹۰
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۴	۱۰۳	۲۱۷	۲۰۳	۱۰۹	۹۴	...	...	...	۱۴۰	۹	۱۳	۷	۳۴	۳۸	۲۴	۶۲	۵۴	۵۰
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۶	۱۳	۲۹	۲۰	۱۰	۱۰	..	...	...	۱۰	۱	۱	...	۸	۳	۲	۵	۶۱	۴۲
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۰۳	۹۵	۱۹۸	۱۵۳	۹۱	۶۲	...	...	...	۳۹	۱۳	۹۳	۲	۲۳	۲۲	۱۷	۳۹	۶۸	۵۳
گورداسپور	بٹالہ ..	۲۹۳۳۰	۲۰	۱۵	۳۵	۱۲	۹	۳	...	...	...	۷	۱	۳	...	۱	۱	...	۱	۶۹	۲۴
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۷	۳۱	۶۸	۵۶	۲۸	۲۸	...	...	...	۱۹	۹	۱۲	...	۱۲	۶	۹	۱۵	۷۴	۶۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۲	۱۸	۴۰	۳۹	۲۲	۱۷	...	...	...	۳۳	۲	...	...	۴	۷	۳	۱۰	۷۳	۷۱
	وزیر آباد ...	۱۷۱۴۶	۶	۱۶	۲۲	۳۰	۱۱	۱۹	...	..	...	۲۹	...	۱	...	...	۲	۱۰	۱۲	۹۷	۹۱
گجرات	گجرات ..	۱۸۶۹۲	۱۲	۱۰	۲۲	۲۲	۷	۱۵	...	...	..	۱۴	۴	۳	...	۱	۱	۱	۲	۹۲	۹۲
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۶	۶	۱۲	۵	۳	۲	..	...	..	۴	...	...	...	۱	۱	...	۱	۵۴	۴۲
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۳	۸	۵	..	...	...	۹	...	۱	...	۳	...	۲	۲	۷۱	۳۸
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۵	۶	۱۱	۱۱	۴	۶	...	...	...	۷	...	...	...	۴	۱	۱	۲	۵۶	۵۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۹	۱۵	۱۶	۱۰	۶	..	...	...	۸	۳	۲	...	۳	۲	۲	۴	۶۳	۹۷
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۲۰	۵	۹	۱۴	۱۴	۶	۸	...	...	...	۱۲	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۶۹	۶۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۱	۱۹	۴۰	۸۲	۳۸	۴۴	...	...	۳۹	۱۵	۶	۱۰	۲	۱۰	۳	۵	۹	۴۵	۹۲
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۴	۹	۹	۵	۴	...	.	...	۴	۱	۱	...	۳	...	۱	۱	۲۴	۲۳
۳۶	جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۱۲	۱۹	۳۱	۲۱	۱۴	۷		..	...	۵	۴	...	...	۱۲	۵	۳	۸	۹۲	۴۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۸	۱۰	۲۸	۱۴	۵	۹	...	...	...	۴	۱	...	...	۹	۳	۳	۶	۱۰۳	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۹	۵۷	۱۱۶	۸۸	۴۰	۴۸		...	...	۵۴	۵	۸	..	۲۱	۱۸	۲۴	۴۲	۷۰	۵۱
		میزان کل ...	۱۱۹۶۹۱۵	۷۲۷	۶۹۶	۱۴۲۳	۱۱۱۷	۵۷۳	۵۴۴	..	...	۳۹	۵۵۰	۸۹	۱۵۶	۱۱	۲۷۲	۱۹۵	۱۹۰	۳۸۵	۹۲	۳۹
		پهاڑی تفرج گاه																				
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۶	۵	۱۱	۶	۴	۲	...	...	..	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳۰	۱۶
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۳	۱	۲	..	...	...	۳	...	...	...	...		۱	۱	۳۱	۶۱
	ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	!	...	۱	...	...	...	...	...	..	-	...	...	..	...	...	..	...	۳۸	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	...	...		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۴ نومبر سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۴۲۳ پیدائش (۷۲۷ لڑکے اور ۶۹۶ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۹۲ هے-۱۱۱۷-اموات (۵۷۳ مرد اور ۵۴۴ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۹ هے-۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں:- دهلی میں ۵۰ بمقابله ۳۶ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۵۳ مقابله ۳۷ کے اور ملتان میں ۵۳ بمقابله ۴۱ کے-

۳۹ اموات راولپنڈی میں طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں۔

[illegible]لو صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
[illegible]ر ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط — ڈبلیو۔ ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — علی مظفر خان
[illegible]را اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۳۸

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۷] لاہور — ۲۴ نومبر (مجریہ یکم دسمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ..	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۳	۹	۲۳	۲۲	۱۰	۱۲	...	...		۳	۱	۳	...	۱۳	۳	۳	۸	۷۰	۹۷
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۰	۹	۱۶	۷	۵	۲	...	...	...	۳	۱	۱	...	۲	...	۱	۱	۵۷	۲۵
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۷	۲۹	۳۹	۱۷	۲۲	...		...	۱۸	۳	۲	...	۱۶	۶	۶	۱۲	۳۹	۶۶
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۲۰	۸	۲۸	۱۴	۷	۷	...	...	...	۳	۱	۲	...	۷	[illegible]	۳	۹	۱۰۰	۵۰
۵	رہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۷	۱۲	۲۹	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۸	...	۱	...	۷	۳	۱	۵	۷۷	۳۲
۶		جھجر ...	۶۱۷	۳	۵	۸	۱۰	۳	۷	...	...	...	۳	۳	۳	...	۱	...	۱	۱	۳۹	۳۹

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۰	۹	۱۹	۶	۲	۴	...	...	...	...	۱	۱	...	۴	۳	۲	۳	۹۹	۲۶
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۱۴	۲۳	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	...	۲	۶	...	۷	۲	۳	۵	۳۸	۳۲
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۶	۱۰	۲۶	۱۸	۱۱	۷	...	..	...	۱۳	۱	۱	...	۳	۳	۱	۴	۹۳	۳۳
	کیتھل ..	۱۲۰۱۲	۱۸	۸	۲۶	۱۰	۶	۴	...	..	...	۴	۱	...	...	۵	۲	...	۲	۱۰۶	۳۱
	پانی پت	۲۶۳۳۲	۲۳	۱۹	۴۲	۱۵	۸	۷	...	...	...	۴	...	۷	...	۴	۳	۱	۴	۸۳	۳۰
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۶	۴	۱۰	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۳۸	۱۹
انبالہ .	انبالہ ..	۲۳۳۹۳	۱۵	۹	۲۴	۱۵	۸	۷	...	...	...	۴	...	۶	...	۵	۴	۳	۷	۵۱	۳۲
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۱۰	۱۳	۱۳	۸	۵	...	...	..	۱۱	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۹۱	۵۶
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۶۸۰	۱۰	۸	۱۸	۱۱	۶	۵	...		..	۳	..	۱	...	۷	۱	...	۱	۵۵	۳۳
جالندھر ..	جالندھر ..	۵۵۳۴۳	۲۷	۲۳	۵۰	۳۷	۱۷	۲۰	...	...	..	۱۹	۶	۴		۸	۸	۱۰	۱۸	۹۶	۳۵
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۹	۱۸	۴۷	۲۵	۱۶	۹	...	...	...	۷	۲	۷	...	۹	۶	۲	۸	۶۷	۳۰
	جگراؤں ..	۱۵۰۳۶	۵	۳	۸	۶	۳	۳	...	...	...	۱	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۴۸	۲۱
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۳	۱۱	۲۴	۱۵	۶	۹	..	...	..	۹	۱	۱	...	۴	۲	۳	۵	۵۳	۳۲
	فاضلکا .	۱۰۹۸۵	۱۳	۶	۱۹	۱۳	۸	۵	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۲	۴	۱	۵	۹۰	۶۲
لاہور	لاہور ..	۲۱۰۲۷۱	۹۸	۱۰۲	۲۰۰	۱۹۶	۱۱۳	۸۳	...	...	...	۱۳۹	۸	۱۱	...	۳۸	۳۱	۳۰	۶۱	۵۰	۳۹
	قصور ..	۲۳۷۸۲	۱۸	۱۶	۳۴	۲۷	۱۰	۱۷	..	...	...	۱۳	۲	۲	۱	۹	۴	۴	۸	۷۱	۵۷
امرتسر ..	امرتسر ..	۱۵۱۳۳۹	۱۰۰	۱۰۲	۲۰۲	۱۶۷	۸۹	۷۸	...	...	..	۹۳	۱۳	۳۹	۳	۱۹	۱۱	۲۲	۳۳	۷۰	۵۷
گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۳	۱۸	۳۱	۷	۴	۳	...	...	...	۴	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۶۲	۱۳
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۲۸	۳۱	۵۹	۴۲	۲۱	۲۱	..	...	...	۱۲	۱۰	۹	...	۱۱	۶	۷	۱۳	۹۳	۳۵
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ..	۲۸۹۳۷	۱۳	۱۳	۲۶	۵۴	۲۸	۲۶	...	...	...	۳۲	۱	...	...	۱۱	۱۰	۳	۱۳	۳۸	۱۹
	وزیرآباد ..	۱۷۴۳۶	۹	۸	۱۷	۳۴	۱۵	۱۹	...	..	..	۳۰	۱	۳	...	...	۴	۴	۸	۵۲	۱۰۳
گجرات	گجرات .	۱۸۶۹۲	۱۲	۱۱	۲۳	۱۳	۷	۶	...	...	.	۷	۱	۳	...	۲	۲	۱	۳	۹۳	۳۶
	جلالپور ..	۱۱۶۱۵	۱۲	۴	۱۶	۱۱	۶	۵	.	...	..	۸	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۷۱	۳۹
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۹	۹	۲۸	۸	۵	۳	..	...	...	۵	...	۲	...	۱	۲	...	۲	۹۵	۲۷
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۸	۱۱	۱۹	۸	۳	۵	...	...	..	۵	...	۱	۱	۱	...	۱	۱	۹۷	۳۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱۰	۸	۱۸	۱۹	۷	۱۲	..	...	...	۱۱	۲	۱	...	۵	۱	۳	۴	۷۶	۸۰
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۹	۱۲	۱۶	۱۰	۶		.	...	۱۳	...	...	...	۳	۲	۳	۵	۵۹	۷۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی بمطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	اموات: کل	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ..	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۸	۱۵	۳۳	۳۵	۴۲	۷۷	...	...	۳۸	۱۱	۳	۹	...	۱۸	۱۲	۱۰	۲۲	۳۷	۸۶
۳۵	لائل پور ..	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۶	۱۱	۴	۱	۵	...		...	۲	۱	...	...	۲	۳	...	۳	۲۹	۱۳
۳۶	جهنگ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۲۰	۱۸	۳۸	۹	۹	۱۸		..	...	۹	۳	...	...	۵	۳	۲	۷	۷۹	۳۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۶	۱۲	۴	۲	۶	...	...	...	۲	...	...	...	۴	...	۲	۲	۳۲	۲۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۰۷	۵۱	۴۷	۹۸	۳۰	۳۲	۶۲	...	...	...	۳۵	۵	۹		۱۶	۱۶	۱۱	۲۷	۹۰	۳۸
	میزان کل ..		۱۱۹۶۹۱۵	۷۲۸	۶۵۰	۱۳۷۸	۵۵۸	۵۲۳	۱۰۸۱		...	۳۸	۵۳۸	۷۷	۱۶۵	۶	۲۵۸	۱۷۸	۱۴۲	۳۲۰	۹۰	۳۷
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شمله ..	...	۱۸۹۳۴	۲	۱	۳	۸	۵	۱۳	...	...	...	۷	...	۳	...	۳	۲	۱	۳	۸	۳۶
	دهرم ساله ...	...	۲۵۱۸	۳	۳	۶	۲	۱	۳	...	...	...	۱	...	...	۱	۱	۱	...	۱	۱۴۲	۹۱
	ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	...	...		...	...	..		...	...	..	...	...	..	...	...	...
	مری ...	..	۱۳۶۱	...	...		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۱ نومبر سنه ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۷۸ پیدائش (۷۲۸ لڑکے اور ۶۵۰ لڑکیاں) درج رجسٹر هوایں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۹۰ هے - ۱۰۸۱ اموات (۵۵۸ مرد اور ۵۲۳ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۷ هے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصله ذیل درج رجسٹر هوئیں :- لاهور میں ۴۹ بمقابله ۳۴ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۵۷ بمقابله ۳۰ کے اور ملتان میں ۳۸ بمقابله ۴۳ کے -

۳۸-اموات راولپنڈی میں طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط - ڈبلیو-ایچ مارسپر لفٹننٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — خان مظفر خان
سپرا اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط - لالہ بھگوان چند
میر مترجم

۱۶۲۱-سی-اے-اس—۷۴۰—۱-۱۲-۱۹۱۹—ایس-پی-جی-جی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸ ۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۸] لاہور — یکم دسمبر (مجریہ ۸ دسمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۴	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۹	۱۰	۱۹	۱۰	۵	۵	...	...		۵	۱	...		۴	۲	...	۲	۵۸	۳۰
		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۹	۱۷	۳	۱	۳	...	...	...	...	۱	۱	...	۲	...	۱	۱	۹۱	۱۳
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۲۳	۳۲	۲۹	۱۸	۱۳	...		...	۶	۳	۲	...	۱۷	۶	۳	۹	۷۱	۳۹
		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۶	۹	۱۵	۱۰	۶	۴	...	...	...	۷	۱	...	...	۲	۱	۱	۲	۵۳	۲۶
	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۲۰	۲۱	۳۱	۱۳	۶	۷	...	...	...	۵	۱	۳	...	۳	۳	...	۳	۱۰۸	۲۳
		جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۹	۴	۱۳	۱۰	۶	۴	...	...	...	۱	۲	۱	...	۶	۳	۲	۵	۹۳	۲۹

۱۹۸ ایس ایس جی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۲	۶	۱۸	۹	۳	۵	...	...	...	۳	۱	...	...	۵	۳	۱	۳	۷۸	۳۹
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۳	۲۳	۱۴	۷	۷	...	...	...	...	...	۳	...	۱۰	...	۲	۲	۳۸	۲۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۱	۱۹	۲۲	۱۲	۱۰	...	..	...	۱۳	۳	۱	...	۵	۳	۱	۵	۳۷	۵۳
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۳	۱۳	۱۳	۸	۵	...	..	...	۹	۱	۲	...	۲	۵	۱	۶	۵۳	۵۷
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۲۰	۲۳	۴۳	۱۱	۵	۹	...	...	..	۳	...	۳	...	۴	۳	۴	۷	۸۷	۲۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۱۲	۶	۱۸	۷	۳	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۱	۲	۳	۸۹	۳۳
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۹	۲۰	۱۱	۶	۵	...	...	...	۴	۲	۳	...	۱	...	۳	۳	۳۳	۴۳
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۷	۱۰	۱۱	۴	۷	...	...	...	۹	۱	...	...	۴	...	۲	۲	۴۳	۴۸
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۱	۱۱	۲۲	۱۳	۷	۶	...	..	..	۹	..	۴	...	۳	۱	۲	۳	۹۷	۴۰
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۴۳	۳۳	۲۲	۵۶	۲۹	۱۲	۱۷	...	...	..	۱۵	۵	۵	۱	۳	۳	-	۷	۵۳	۲۷
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۶	۲۷	۵۳	۳۷	۱۹	۱۸	...	...	...	۱۵	۳	۷	...	۱۱	۸	۳	۱۱	۹۳	۳۵
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۱۰	۸	۱۸	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	...	۱	۱	۹۳	۲۸
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۹	۱۲	۳۱	۱۵	۱۰	۵	..	...	...	۷	۲	۱	...	۵	۵	۱	۹	۹۵	۳۲
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۱	۱۰	۲۱	۲۵	۱۳	۱۲	...	...	...	۱۶	۸	۱	...	۵	۲	۳	۵	۱۰۰	۱۱۹
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۶	۹۵	۲۱۱	۲۰۳	۱۱۵	۸۸	..	...	...	۱۳۱	۷	۲۱	۳	۴۱	۳۰	۲۹	۵۹	۵۲	۵۰
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۲	۱۱	۲۳	۱۸	۷	۱۱	..	...	...	۶	۱	۳	...	۳	...	۲	۲	۵۰	۴۸
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۱۱۸	۷۵	۱۸۳	۱۳۷	۶۹	۶۸	...	..	...	۳۹	۶	۹۷	۱	۱۴	۱۸	۱۷	۳۵	۹۳	۳۷
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۷	۲۲	۱۰	۲۲	۱۸	۹	...	...	...	۱۳	۱	۶	...	۲	۳	۱	۵	۷۹	۴۳
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۳	۳۹	۷۲	۳۳	۱۳	۲۰	..	...	...	۱۳	۳	۶	...	۱۱	۲	۱۰	۱۲	۷۷	۳۷
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۹	۱۷	۳۶	۲۶	۱۶	۱۰	...	...	...	۱۳	۱	۳	...	۸	۶	۶	۲	۹۹	۴۸
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۵	۱۱	۲۶	۳۹	۲۲	۱۷	..	..	...	۳۰	۱	۱	...	۷	۵	۴	۹	۷۹	۱۱۹
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۳	۹	۲۲	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	..	۱۰	۳	۳	...	۶	۶	۳	۹	۹۳	۹۲
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۳	۸	۱۱	۱۰	۳	۷	..	...	..	۵	۲	۸	...	...	...	۳	۸	۵۳	۳۵
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۱۰	۱۵	۶	۲	۲	..	...	...	۳	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۵۳	۲۰
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۸	۵	۱۳	۱۳	۳	۱۰	...	...	...	۸	...	...	...	۵	۲	۲	۳	۶۶	۶۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۹	۱۴	۲۲	۸	۱۳	..	...	...	۱۲	۱	۱	...	۷	۳	۷	۱۱	۵۹	۹۲
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۲	۸	۱۰	۱۷	۱۰	۷	..	..	...	۱۳	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۳۹	۸۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر بوجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۲	۱۲	۲۵	۹۸	۲۴	۳۴	...	...	۳۱	۶	۱	۵	...	۱۵	۳	۸	۱۱	۲۸	۷۶
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۷	۱۳	۹	۴	۵	..	...	...	۶	۲	...	...	۱	۹	۳	۹	۲۳	۲۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۲۲	۸۳	۱۵	۷	۸	..	...	۷	۲	۱	...	...	۹	۲	۹	۸	۷۶	۳۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۲۱	۱۲	۲۲	۱۴	۷	۷	...	...	...	۶	...	...	...	۸	۴	۴	۸	۱۲۱	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۹	۵۰	۱۰۹	۷۴	۴۰	۳۳	...	...	...	۳۵	۳	۹	...	۱۷	۱۷	۹	۲۶	۹۶	۳۵
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۷۴۴	۶۶۷	۱۴۱۱	۱۰۵۱	۵۳۳	۵۱۸	..	...	۳۱	۵۰۷	۹۸	۱۷۵	۵	۲۵۵	۱۵۸	۱۳۹	۳۰۷	۹۱	۳۸
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..		۱۸۹۳۴ ...	۳	۳	۶	۹	۹	...	...	...	...	۱	...	۵	..	...	...	...	...	۱۹	۱۹
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸ ...	...	...	...	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	...	..	۱	...	۱	...	۳۱
	ڈلہوزی ...		۹۳۸ ...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	—
	مری ...		۱۳۹۱ ...	۲	۱	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۰۷	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۴۱۱ پیدائش (۷۴۴ لڑکے اور ۶۶۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۶۱ ہے — ۱۰۵۱ اموات (۵۳۳ مرد اور ۵۱۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۶ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی :— دھور میں ۵۰ بمقابلہ ۳۳ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۷ بمقابلہ ۳۹ کے اور ملتان میں ۴۵ بمقابلہ ۳۳ کے —

۳۱۔اموات راولپنڈی میں طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں۔

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۱۹ ع۔

دستخط۔ قبلیو۔ ایچ مارسپرفلگ فنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
مدد مترجم۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸ ۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۹] لاہور — ۸ دسمبر (مجریہ ۱۵ دسمبر) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۴۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: [illegible]	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۴	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۱۴	۲۱	۱۶	۷	۹	...	...		۱	۲	۶	۱	۶	۳	۵	۸	۹۳	۳۱
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۶	۱۶	۲۲	۵	۱	۳	...	...	..	۲	...	...	..	۳	...	۱	۱	۷۹	۱۸
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۷	۱۳	۴۰	۲۴	۱۲	۱۲	...		..	۸	۲	۳	...	۱۰	۳	۹	۵	۶۷	۳۰
۴		سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱۳	۹	۲۲	۱۲	۵	۷	...	...	...	۷	۲	۱	...	۲		۳	۳	۷۹	۳۳
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۹	۱۰	۲۳	۹	۴	۵	...	...	...	۵	...	...	...	۳	۲	۲	۳	۹۳	۲۳
۶		جھجھر ...	۰۹۱۷[illegible]	۸	۹	۱۷	۵	۲	۳	...	...	...	...	۲	۲	...	۱	۱	..	۱	۸۳	۲۵

ایس جی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر ہر اقسام	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
تک	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۹	۱۱	۲۰	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	۱	...	...	۴	۳	۱	۴	۸۷	۴۳
ر کانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۵	۱۱	۲۶	۸	۵	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۷	۱	۱	۲	۵۵	۱۷
رنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۸	۲۰	۲۱	۸	۱۳	...	..	..	۹	۱	...	...	۱۱	۳	۷	۱۰	۳۹	۵۲
	کیتھل ...	۱۴۰۱۲	۱۳	۸	۲۱	۱۱	۳	۷	...	..	...	۹	...	...	...	۵	۱	...	۱	۷۶	۳۵
	پانی پت	۲۶۳۳۲	۲۱	۱۲	۳۳	۱۳	۵	۸	..	..	..	۳	۱	۵	...	۴	۱	۳	۴	۹۵	۲۶
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۶	۵	۱۱	۹	۳	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۱	۲	۳	۵۲	۲۹
بالہ ...	انبالہ ..	۲۳۴۹۳	۱۲	۷	۱۹	۱۶	۹	۷	...	...	۱	۷	۳	۲	...	۳	۱	۲	۳	۴۱	۳۳
	جگادھری ...	۱۲۰۳۱	۳	۴	۷	۵	۳	۲	...	...	..	۲	۲	...	...	۱	...	...	...	۳۰	۲۲
وشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۶۸۰	۱۱	۶	۱۷	۱۳	۳	۱۰	...	..		۳		۵	..	۳	۲	۲	۴	۵	۳۰
الندھر ..	جالندھر ..	۵۵۳۲۳	۳۵	۲۴	۵۹	۳۶	۱۶	۲۰	...	...	..	۱۸	۹	۷	...	۵	۵	۲	۷	۵۵	۳۳
دھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۱۵۳	۲۶	۲۰	۴۶	۲۲	۱۷	۵	...	...	...	۲۰	۲	۴	۱	۵	۳	۳	۶	۵۶	۳۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۰	[illegible]	۱۲	۲۱	۱۵	۱۰	۵	...	..	...	۹	...	۲	...	۷	۵	۲	۷	۷۳	۵۲
وزپور	فیروز پور	۲۳۹۷۸	۱۳	۹	۱۰	۱۱	۶	۵		..	..	۹	۱	...	...	۱	۲	...	۲	۳۰	۴۳
	فاضلکا ...	۱۰۲۸۷	۹	۶	۱۲	۱۰	۵	۵	...	..	..	۸	۱	۱	...	...	...	۱	۱	۵۷	۳۸
ہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۲۵	۱۱۰	۲۳۵	۱۹۰	۱۰۳	۸۷	..	۱	...	۱۱۱	۱۹	۲۸	۴	۳۰	۲۳	۲۳	۳۶	۵۸	۳۷
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۲۰	۱۱	۳۱	۱۵	۸	۷	.	...	..	۷	...	۱	...	۷	۴	...	۴	۵۶	۳۲
رتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۶	۸۹	۱۶۵	۱۰۸	۴۸	۶۰	...	..		۳۹	۷	۴۰	۱	۲۱	۱۲	۱۸	۳۰	۶۵	۳۲
رداسپور	بٹالہ	۲۹۳۳۰	۱۰	۱۸	۲۸	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	۱	۲	...	۱	۱	۲	۳	۵۹	۲۰
الکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۲۹	۲۷	۵۶	۲۵	۱۲	۱۳	..	...	..	۸	۲	۱۰	...	۵	۵	۶	۱۱	۹۰	۲۷
جرانوالہ	گوجرانوالہ ..	۲۸۹۳۱	۲۰	۱۳	۳۳	۱۷	۹	۸	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۹۲	۳۱
	وزیر آباد ..	۱۷۱۳۶	۱۵	۱۱	۲۶	۲۳	۱۰	۱۳	..	..	..	۲۰	...	...	...	۴	۲	۵	۷	۷۹	۷۳
جرات	گجرات	۱۸۶۶۲	۱۳	۱۲	۳۴	۱۳	۷	۶	..	...		۶	۲	۳	...	۲	۳	۱	۴	۹۵	۳۶
	جلالپور ..	۱۱۶۱۵	۳	۳	۸	۳	...	۳	..	...		۳	..	...	..	۱	...	۱	۱	۳۹	۱۸
اہپور	بھیرہ ...	۱۹۲۰۲	۱۵	۱۲	۲۷	۱۷	۱۰	۷	..	..	...	۹	...	...	...	۸	۳	۳	۷	۹۲	۵۸
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۱	۴	۱۰	۵	۵	...	...	..	۳	۲	۲	...	۱	...	...	...	۲۰	۵۱
لم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۶	۹	۶	۳	..	...	...	۶	...	...	...	۳	۲	۲	۳	۲۵	۳۸
	پنڈ دادنخاں	۱۰۲۰۰	۷	۴	۱۱	۱۶	۵	۱۱	..	..	...	۱۴	...	...	...	۲	...	۵	۵	۵۴	۷۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بمطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: [illegible]	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
١	٢	ـ	٣	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٤	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٣	٢٠	١٨	٣٨	٥٧	٢٥	٣٣	...	...	١٣	٣	٥	٥	...	٨	٣	٩	١٣	٣٢	٦٤
٣٥	لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٠٨	٣	٢	٦	٦	٣	٣			..	٣	١	١	..	١	...	٢	٢	١٩	١٦
٣٦	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٢	١٦	١٨	٣٤	١٧	٩	٨		...	...	١			...	٦	١	٣	٥	٩٨	٣٤
٣٧		چنیوٹ ...	١٣٠٨٢	١٣	١٥	٢٩	٨	٥	٣	...	...	...	٢	١		...	٥	٣	٣	٢	١٠٦	٢٩
٣٨	ملتان ...	ملتان ...	٨٩٧٣٠	٥٦	٥١	١٠٧	٧٠	٢٨	٤٣		...	...	٣١	٣	...	١	٢٦	١٢	١٢	٢١	٩٥	٤٣
	میزان کل ...		١١٩٦٩١٥	٧٠٨	٦٦٧	٦٤٨	١٣٥٦	٨٩٥	٤٢٦	٤٦٩	...	١	٣٧	٣٢٨	٦٨	١٣٢	٢٢١	١١٢	١٣٦	٢٥٠	٥٩	٣٩
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...		١٨٩٢٣	٥	٦	١١	١٣	٨	٥	..	...	...	٧	...	٣	...	٢	٣	٢	٥	٣٠	٣٦
	دھرم سالہ ...		٢٥١٢	...	١	١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٢٠	...
	ڈلہوزی ...		٩٣٨	...	-	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...		١٣٩١	١	..	٥	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٣٦	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۵۶ پیدائش (۷۰۸ لڑکے اور ۶۴۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۹ ہے - ۸۹۵ اموات (۴۲۶ مرد اور ۴۶۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۴۷ بمقابلہ ۶۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۷ بمقابلہ ۳۲ کے اور ملتان میں ۴۳ بمقابلہ ۵۰ کے -

۳۷ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں۔ جن میں سے ۳۶ راولپنڈی میں اور ایک انبالہ میں۔ اموات چیچک
ہور میں درج رجسٹر ہوئی۔

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور ۔
خہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ ع

دستخط ۔ ڈبلیو ۔ ایچ ۔ ملوسیہور لنگ ڈانٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب ۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ۔ علی مظفر خان
ا اسسٹنٹ کمشنر مہر منشی گورنمنٹ پنجاب ۔

دستخط ۔ لالہ بھگوان چند
سر مترجم ۔

مطبوعہ و مشتہرہ بحکم پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۹] لاهور — ۱۵ دسمبر (مجریه ۲۲ دسمبر) سنه ۱۹۱۶ء — یوم جمعه [جلد ۳

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۵ نومبر سنه ۱۹۱۶ء کو ختم هوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۹	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۷	۱۵	۱۵	۶	۹	...	...		۸	۱	۱	...	۵	۲	۲	۳	۳۶	۳۹
حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۰	۷	۱۷	۱۱	۶	۵	...	...	...	۲	۱	۳	...	۵	۱	۳	۵	۶۱	۳۹
حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۳	۱۵	۳۸	۳۳	۱۶	۱۷	...		...	۹	۲	۶	...	۱۹	۶	۳	۱۰	۶۴	۵۵
حصار	سرسه ...	۱۳۹۲۹	۱۳	۸	۲۱	۹	۸	۱	...	...	...	۴	...	۱	...	۴	۵	...	۵	۷۵	۳۲
روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۵	۱۱	۲۶	۱۰	۶	۴	...	...	...	۳	...	۵	...	۲	۲	۱	۳	۹۹	۴۳
روهتک	[illegible] ...	۹۱۷	۵	۹	۱۴	۸	۴	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۴	...	۱	۱	۶۹	۳۹

۱۷۸۷ ای جی جی

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	پلیگ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۸	۱۷	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۵	۳	۱	۴	۶۱	۳۰
...و ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۹	۲۹	۱۵	۶	۹	...	...	...	۲	۱	۳	...	۹	۲	..	۲	۵۵	۳۲
	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۲۴	۱۲	۳۶	۱۵	۱۱	۴	...	...	...	۸	۳	۴	...	...	۲	۱	۳	۸۹	۳۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۸	۱۶	۱۱	۷	۴	...	...	...	۵	...	۳	...	۳	۱	...	۱	۶۵	۳۵
...	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۷	۱۵	۳۲	۱۲	۶	۶	...	...	...	۳	۱	...	...	۸	۳	۳	۶	۹۳	۲۴
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۹	۵	۱۴	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۹۷	۱۹
	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۱۱	۲۴	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۷	۱	۳	...	۷	۲	۲	۴	۵۱	۳۸
...	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۸	۲	۱۰	۱۰	۳	۷	...	...	...	۵	...	۲	...	۳	...	۱	۱	۳۴	۴۳
...ار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۱۴	۱۲	۲۶	۱۱	۶	۵	...	...	...	...	...	۶	...	۵	۳	۳	۶	۷۹	۳۳
...ھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۴۰	۳۷	۷۷	۲۷	۱۰	۱۷	...	...	...	۱۰	۲	۹	...	۶	۴	۶	۱۰	۵۳	۲۵
	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۲۳	۲۱	۴۴	۲۰	۷	۱۳	...	...	...	۷	۴	۳	...	۶	۲	۵	۷	۵۳	۲۴
...یانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۷	۱۲	۱۰	۴	۶	...	...	...	۴	...	۲	...	۴	۳	۱	۴	۴۲	۳۵
...پور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۸	۱۴	۳۲	۱۱	۶	۵	...	..	...	۴	۳	۲	...	۲	۲	...	۲	۶۷	۲۲
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۱	۹	۲۰	۹	۶	۳	...	...	...	۵	۱	۱	...	۲	۱	۲	۳	۹۵	۳۳
	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۲	۱۰۰	۲۱۲	۱۳۲	۴۱	۹۱	...	...	...	۲۸	۱۳	۲۵	۱	۲۰	۱۲	۱۱	۲۳	۵۳	۳۵
...ر	قصور ...	۲۳۷۸۳	۲۷	۱۳	۴۰	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۷	...	۶	...	۳	۲	۱	۳	۸۳	۳۴
...ر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۰۱	۸۲	۱۸۳	۱۲۹	۹۷	۳۲	...	...	...	۴۴	۱۱	۵۹	...	۱۵	۱۱	۱۵	۲۶	۶۳	۴۴
...سپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۲۰	۳۳	۸	۶	۲	...	...	...	۵	۱	...	۱	۱	...	...	...	۶۷	۱۹
...ٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۹	۳۳	۶۲	۳۸	۱۸	۲۰	...	...	...	۹	۷	۶	۱	۱۶	۴	۹	۱۳	۶۷	۴۱
	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۱	۱۲	۳۳	۳۳	۲۲	۱۱	...	...	...	۲۱	۲	۱	...	۹	۱۰	۶	۱۶	۶۰	۶۰
...والہ	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۵	۱۲	۳۲	۱۹	۱۳	...	..	...	۲۰	۲	۴	...	۶	۲	۳	۵	۳۶	۹۷
...ت	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۹	۹	۱۸	۲۵	۹	۱۶	...	...	..	۱۵	...	۶	...	۴	۱	۴	۵	۵۰	۷۰
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۴	۱۰	۹	۴	۵	..	...	...	۶	..	۲	...	۱	۲	۱	۳	۴۵	۴۰
...ر	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۱۰	۱۷	۱۰	۶	۴	..	...	...	۵	۱	۱	...	۳	۳	...	۳	۵۸	۳۴
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۶	۱۰	۹	۳	۶	...	...	...	۴	۴	...	...	۱	۱	۱	۲	۵۱	۴۹
	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۳	۷	۱۰	۵	۵	..	...	...	۷	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۲۹	۴۲
...	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۴	۹	۱۱	۶	۵	...	...	...	۹	...	۱	...	۱	۲	۲	۴	۴۴	۵۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۲	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۳	۲۲	۳۶	۵۸	۳۱	۲۷	...	...	۱۷	۹	۵	۱۶	...	۱۱	۵	۹	۱۳	۳۰	۶۵
۳۱	وتال پور ...	وتال پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۳	۱۰	۳	۱	۲	...	...	...	۱	۱	۱	...	...	۱	۱	۲	۲۹	۸
۳۱	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۸	۱۶	۳۴	۱۳	۹	۴		..	...	۹	۱	...	...	۹	۲	۳	۹	۶۸	۲۶
۳۱		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۸	۲۲	۸	۷	۱	...	...	...	۲	۱	...	...	۵	۲	۱	۳	۸۱	۲۹
۳۱	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۵۸	۵۹	۱۱۷	۹۹	۶۸	۳۲		...	...	۳۱	۷	...	...	۳۱	۱۵	۱۳	۲۸	۷۱	۳۲
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۷۱۴	۶۴۶	۱۳۶۰	۸۸۹	۴۸۱	۴۰۸	...	...	۱۷	۲۷۲	۷۸	۱۸۷	۳	۲۳۲	۱۲۱	۱۲۱	۲۴۲	۵۹	۳۹
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۳	۷	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۳	۲	۲	۴	۱۹	۱۶
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	۲	۱	...	۱	۲۰	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	..	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	۱	...	۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۶۰ پیدائش (۷۱۴ لڑکے اور ۶۴۶ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۹ ہے — ۸۸۹ اموات (۴۸۱ مرد اور ۴۰۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- دہلی میں ۳۵ بمقابلہ ۴۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۴۴ بمقابلہ ۳۴ کے اور ملتان میں ۳۲ بمقابلہ ۵۲ کے ۔

۱۷- اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں- جن میں سے راولپنڈی-

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ ع

دستخط—[illegible]
[illegible] کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر [illegible] گورنمنٹ پنجاب

دستخط—لالہ بھگوان چند
[illegible] مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ [illegible] پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا.

نمبر ۵۱] لاہور — ۲۲ دسمبر (مجریہ ۲۹ دسمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۸	۱۳	۱۰	۵	۵	...	...		۴	۳	...	...	۳	۱	۱	۲	۴۰	۳۰
	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۱۵	۲۳	۱۹	۴	۹	...	...	...	۲	[illegible]	۳	...	۳	۱	۱	۲	۸۲	۳۶
	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۹	۲۳	۴۲	۲۵	۱۲	۱۳	...		...	۱۰	۱	۵	...	۹	۵	۱	۶	۷۱	۴۲
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۷	۱۱	۱۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۵	۳	۲	...	۱	۴	۱	۵	۶۳	۳۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۲	۱۵	۲۷	۹	۲	۷	...	...	...	۵	۱	...	...	۳	۲	۲	۴	۷۱	۲۴
۶	روہتک	جھجھر ...	۱۰۶۱۷	۵	۹	۱۴	۵	۲	۳	...	...	...	۲	۱	۱	...	۱	...	۱	۱	۹۹	۲۵

۱۸۲۶

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								اطفال ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخارات	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۱۰	۱۹	۹	۳	۵	...	...	...	۶	۱	...	...	۲	۱	۲	۳	۶۶	۳۹
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۲۱	۱۱	۳۲	۱۱	۳	۸	...	...	...	...	۲	۳	...	۶	۱	۳	۴	۹۷	۲۳
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۱۶	۲۹	۱۲	۳	۹	...	..	...	۸	..	۱	...	۳	۱	۱	۲	۷۱	۳۰
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۱	۸	۱۹	۱۰	۵	۵	...	..	...	۵	...	۲	...	۳	۳	۲	۵	۷۸	۴۱
	پانی پت	۲۶۳۳۲	۱۷	۱۵	۳۲	۱۱	۷	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	۵	۴	...	۴	۹۳	۴۲
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۹	۸	۱۷	۵	۳	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۴	۲	۱	۳	۸۱	۲۴
انبالہ ..	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۰	۱۲	۲۲	۲۰	۸	۱۲	..	...	...	۱۰	۲	۲	...	۶	۳	۵	۸	۳۷	۴۳
	جگادھری ..	۱۲۰۳۵	۲	۳	۵	۱۲	۳	۹	...	...	—	۴	۱	۱	...	۶	۱	۲	۳	۲۲	۵۲
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۷	۴	۱۱	۱۲	۷	۵	...			۴	...	۴	...	۴	۳	۳	۶	۳۲	۳۶
جالندھر ..	جالندھر ..	۵۵۳۵۳	۲۲	۳۲	۵۴	۳۸	۲۱	۱۷	...	...	...	۱۶	۲	۹	...	۱۱	۵	۸	۱۳	۹۰	۳۶
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۹	۳۶	۶۵	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۱۱	...	۱	...	۸	۲	۳	۵	۷۹	۲۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۱۰	۱۸	۵	۴	۱	...	..	...	۱	۱	۲	...	۱	۱	...	۱	۹۳	۱۷
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۵	۱۰	۲۵	۳	۳	..	...	...	...	۱	۲	...	...	...	..	...	...	۵۳	۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۷	۱۴	۱۲	۹	۳	...	...	...	۷	۱	۳	...	۱	۱	...	۱	۶۷	۵۷
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۱	۹۳	۱۷۴	۱۷۷	۹۵	۸۲	..	...	...	۱۰۲	۱۰	۳۵	۳	۲۷	۱۷	۱۷	۳۴	۴۳	۴۴
	قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۴	۱۵	۲۹	۱۹	۱۲	۷	.	...	...	۶	۱	۴	...	۸	۳	۳	۶	۹۱	۴۰
امرتسر ..	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۷	۹۲	۱۷۹	۱۰۰	۵	۴۵	...	۱		۲۳	۷	۴۰	...	۱۸	۱۶	۱۱	۲۷	۹۱	۳۲
گورداسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۵	۱۵	۲۰	۱۱	۲	۹	...	...	...	۶	...	۵	...	...	۱	۴	۵	۹۰	۲۲
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۳۷	۲۸	۶۵	۲۸	۱۷	۱۱	..	...	...	۷	۵	۹	۱	۶	۵	...	۵	۷۰	۴۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ..	۲۸۹۳۷	۱۱	۱۹	۳۰	۲۷	۱۲	۱۵	...	...	...	۲۲	..	۳	...	۲	۲	۲	۴	۳۱	۳۹
	وزیرآباد ..	۱۷۱۳۶	۹	۶	۱۵	۳۴	۱۹	۱۵	..	..	...	۲۹	...	۱	...	۴	۳	۵	۹	۳۹	۱۰۳
گجرات	گجرات ..	۱۸۹۹۴	۱۴	۷	۲۱	۱۱	۶	۵	...	...		۵	۲	۲	...	۲	۱	۱	۲	۵۹	۳۱
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۵	۸	۶	۴	۲	...			۴	..	۲	...	...	...	۱	۱	۳۹	۲۷
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۴	۱۱	۵	۱۶	۱۲	۶	۶	..	...	...	۹	۱	۱	...	۳	۳	۳	۷	۵۴	۴۱
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۸	۱۲	۷	۴	۳	...	...	..	۳	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۹۱	۳۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۳	۸	۷	۴	۳	..	...	...	۷	...	...	...	...	...	...	...	۳۳	۲۹
	پنڈدادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۸	۱۳	۱۹	۱۰	۹	..	.	...	۱۵	۳	۱	...	...	۱	۱	۲	۹۳	۹۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر اسباب	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۰	راولپنڈی ..	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۴	۱۳	۲۷	۳۸	۲۱	۲۷	...	...	۱۰	۱۶	۲	۱۱	...	۹	۵	۶	۱۱	۳۰	۵۳
۲۱	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۱۱	۷	۱۸	۵	۲	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۱	۱	۲	۳	۳۸	۱۳
۲۲	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۴	۱۶	۴۰	۱۸	۹	۹	...	...		۸	۲	...	...	۸	۳	۲	۵	۸۰	۳۰
۲۳		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۹	۱۴	۱۱	۲۵	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۲	۲	...	۲	۹۴	۱۱
۲۸	ملتان ..	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۶۰	۴۸	۱۰۸	۵۷	۲۲	۳۵		...	...	۲۷	۲	۹	...	۲۲	۹	۱۷	۲۳	۹۶	۳۵
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۶۶۳	۶۵۹	۱۳۲۲	۸۳۹	۴۲۴	۴۱۵	...	۱	۱۰	۴۰۶	۵۹	۱۶۲	۳	۱۹۹	۱۱۸	۱۱۳	۲۳۱	۵۸	۳۷
		پہاڑی تفریح گاہ																				
		شملہ	۱۸۹۳۴	۶	۵	۱۱	۱۰	۸	۲	...	...	...	۹	...	۱	...	۳	۳	..	۳	۳۵	۲۷
		دھرم سالہ	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۲	۲	...	...	...	..	۱		۱	...	...	۱	...	۱	۴۱	۴۱
		ڈلہوزی	۹۳۸	...	.	...	...	...	...	...	...	..	..	...	...	...	...	...	.	...	...	...
		مری	۱۳۶۱	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۲۲ پیدائش (۶۶۳ لڑکے اور ۶۵۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۸ ہے ۸۳۹ اموات (۴۲۳ مرد اور ۴۱۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۴۴ بمقابلہ ۴۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۳۳ بمقابلہ ۵۰ کے اور ملتان میں ۳۵ بمقابلہ ۶۲ کے۔

۱۰ - اموات طاعون سے راولپنڈی میں اور ایک موت چیچک سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئیں۔

[illegible] صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
[illegible] ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط — ڈبلیو - ایچ مارسپرنگلڈ اٹ
[illegible] کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — خان مظفر خان
[illegible] اسسٹنٹ کمشنر میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط — لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ [illegible] برائے پنجاب کو [illegible] مطبع پنجاب [illegible] پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۲] لاہور — ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء مجریہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء) — یوم جمعہ [جلد ۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو یوم شنبہ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۸	۱۳	۹	۵	۴	...	...		۲	...	۳	...	۴	۲	۳	۵	۴۰	۲۷
		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۱۱	۲۰	۵	۱	۴	...	...	...	۱	۱	۱	...	۲	۱	۲	۳	۷۶	۱۸
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۶	۳۳	۲۶	۱۲	۱۴	...		...	۷	۱	۷	...	۱۱	۶	۳	۹	۵۵	۴۴
		سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۷	۷	۱۴	۱۱	۳	۸	...	...	...	۳	۲	۲	...	۴	...	۲	۲	۵۰	۳۹
۲	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۳	۱۳	۲۶	۱۵	۸	۷	...	...	...	۷	۱	...	...	۷	۲	۴	۶	۶۹	۴۰
		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۸	۱۰	۱۸	۹	۲	۷	...	...	...	۲	...	۳	...	۴	...	...	...	۸۹	۴۳

۱۸۷۱ پی ۴ ٹی جی

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضررات	تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
[illegible]	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۱	۵	۱۶	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۲	...	۲	۶۹	۱۳
...وہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۵	۱۰	۲۵	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	...	...	۳	...	۹	۳	۱	۵	۵۳	۲۷
...ل ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۵	۱۷	۳۲	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۱۲	...	۳	...	۵	۱	۳	۵	۷۹	۴۳
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۸	۱۳	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۵	۱	۱	۲	۵۲	۲۹
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۲۲	۲۲	۴۴	۲۴	۱۵	۹	...	...	...	۱۰	...	۳	...	۱۱	۸	۲	۱۰	۸۷	۴۸
	شاہ آباد ..	۱۱۰۵۳	۵	۷	۱۲	۲	۲	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۵۷	۱۰
...ہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۷	۱۱	۲۸	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	...	۸	۴	۱۰	...	۵	۲	۳	۵	۹۰	۵۳
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۷	۱	۸	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۲	...	...	...	۳۵	۲۶
...یار پور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۸	۹	۱۷	۸	۳	۵	...	...	...	۱	...	۳	...	۴	۲	۲	۴	۵۲	۲۳
...ندھر ..	جالندھر ...	۵۵۳۰۳	۲۲	۴۲	۶۴	۲۸	۱۶	۱۲	...	...	...	۱۲	۳	۷	...	۹	۸	۳	۱۱	۹۰	۲۶
...ھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۲۹	۲۳	۵۲	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۸	...	۴	...	۶	۴	۱	۵	۹۳	۲۲
	جگراؤں ...	۱۹۰۳۹	۱۰	۹	۱۹	۱۳	۴	۹	...	...	...	۷	۱	...	...	۵	۳	۲	۵	۵۹	۴۵
...وزپور	فیروزپور	۴۳۶۷۸	۱۱	۱۱	۲۲	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۹	...	۳	...	۵	۱	۳	۴	۴۹	۳۶
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۲	۷	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۱۳	۱	۲	...	۱	۳	۱	۵	۳۳	۸۱
...ور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۷	۱۰۷	۲۰۴	۱۴۱	۷۶	۶۵	...	...	...	۷۷	۳	۲۷	۲	۳۲	۱۸	۲۱	۳۹	۵۱	۳۵
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۳	۲۳	۲۱	۸	۱۳	...	...	...	۹	...	۴	۱	۷	۲	۳	۵	۴۸	۴۳
...تسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۳	۹۹	۱۹۲	۱۰۲	۵۶	۴۶	...	...	...	۳۲	۲	۳۹	...	۱۹	۱۱	۷	۱۸	۶۶	۳۰
...داسپور	بٹالہ	۲۶۳۳۰	۱۱	۲۰	۳۱	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۱۰	...	۹	...	...	۲	۲	۴	۹۳	۳۸
...لکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۵	۳۲	۵۷	۲۸	۱۷	۱۰	...	...	...	۹	۳	۹	...	۹	۸	۴	۱۲	۹۱	۲۰
...جرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۴۷	۱۰	۱۵	۲۵	۱۳	۷	۶	...	...	...	۸	...	۳	...	۲	۳	...	۳	۴۶	۲۴
	وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۸	۶	۱۴	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۱۹	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۴۳	۹۴
...جرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۱	۸	۱۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۴	...	۵	...	۳	۱	۲	۳	۵۳	۳۴
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۱	۲	۳	۱۱	۳	۹	...	...	...	۳	۱	۲	...	۵	۳	۲	۴	۱۲	۳۹
...اہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۵	۱۶	۳	۱	۲	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۵۴	۱۰
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۲	۴	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	۲۰	۱۵
...ہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۶	۱۲	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	...	...	۵۰	۱۴
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۳	۸	۱۳	۵	۸	...	...	...	۸	...	۲	...	۳	۱	...	۱	۳۹	۹۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۹	۲۰	۳۹	۳۰	۱۳	۱۷	...	...	۵	۸	۳	۸	...	۷	۳	۳	۶	۳۰	۳۵
۳۴	کیمبل پور ...	کیمبل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۸	۱۵	۵	۲	۳				۲	...	۱	..	۲	۲	۲	۳	۳۰	۱۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۷	۱۵	۳۲	۱۵	۸	۷				۲	۱		...	۱۰	۵	۴	۹	۹۸	۲۰
۳۷		چنیوٹ ..	۱۳۰۸۵	۱۰	۱۱	۲۱	۱۷	۶	۱۱	...	...	...	۶			..	۱	۱	۳	۵	۷۷	۶۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۹	۴۹	۱۰۸	۵۷	۲۲	۳۵		...	...	۲۷	۴	۵	...	۲۱	۱۳	۱۵	۲۹	۶۲	۳۵
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۶۴۲	۶۶۲	۱۳۰۴	۷۸۸	۳۹۷	۳۹۱	...	...	۵	۳۴۱	۲۸	۱۳۲	۳	۲۳۱	۱۲۰	۱۰۸	۲۳۱	۵۷	۳۴
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۷	۹	۱۳	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	..	...	۱	۱	..	۱	۳۶	۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	..	۲	۲	۲	۲	...	..	...	...	۱		..	...	۱	۲	..	۲	۳۱	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	...	...	...	...	...	..	..		...		...	..	..	...	...	
	مری ...		۱۳۶۱	۱	...	۱	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۳۶	۷۰

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۰۴ پیدائش (۶۴۲ لڑکے اور ۶۶۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۷ ہے - ۷۸۸ اموات (۳۹۷ مرد اور ۳۹۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات مفصلہ ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۳۵ بمقابلہ ۴۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۵ بمقابلہ ۲۹ کے اور ملتان میں ۳۵ بمقابلہ ۷۱ کے -

۵- اخبارات طابعوں سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں۔

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء

دستخط — ڈبلیو۔ ایچ ملر سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر مترجم گورنمنٹ پنجاب

دستخط — لالہ بھگوان چند
مہتمم مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸٦۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاہور — ۷ جنوری (مشتہرہ ۱۴ جنوری) سنہ ۱۹۱٦ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ دوئم

عام

پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈون کے انتظام اور حسابات کی رپورٹ ہائے ضلع بابت سال سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ بورڈ ہائے و کمیٹیان نمبری ۳۰۳—م مورخہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ع۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے اضلاع بابت سال سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع ملاحظہ سے گذرین۔

حصہ اول

آرائے — سال زیر ریویو کے دوران مین ۱۸۵ اسامیان بذریعہ انتخاب پُر کرنے کے لئے خالی ہوئین اور انکے لئے ۲۴۸ اُمیدوار پیش ہوئے۔ جن مین سے ۲۰ اُمیدوارون نے انتخاب سے پیشتر اپنی درخواستین واپس لے لین اور ۲۹ اُمیدوار انتخاب کے ناقابل قرار دئے گئے۔ ۳۶ اسامیون کیلئے مقابلہ ہوا اور ۲۹ اسامیون کو اُمیدوارون کی عدم موجودگی کے باعث بذریعہ نامزدگی پُر کرنا پڑا۔ اون رائے دہندگان کے قابل رائے دہندون

۱۳٦۲ پی جی جی۔

و وٹروں) کی فیصدی جنہوں نے رائے دی ۷۴ (انبالہ میں) اور ۵۵ و ۶۳ (سیالکوٹ میں) کے مابین تھی لیکن ۱۰ اضلاع میں سے جن میں انتخابات عمل میں آئے صرف ۵ اضلاع کے اعداد مہیا کئے گئے ہیں صاحبان ڈپٹی کمشنر رپورٹ کرتے ہیں کہ انتخابات میں بہت کم دلچسپی لیگئی ہے اور اعداد سے اس رپورٹ کی تصدیق ہوتی معلوم ہوتی ہے۔لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب کمشنر لاہور کے اس خیال سے اتفاق کرنیپر مائل ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کو بلا شبہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور کہ مقابلہ کے بغیر پرانے ممبروں کا مسلسل طور پر مکرر منتخب ہوتے رہنا اور ان اُمیدواروں کا جنکو اپنی کامیابی کی بہت کم اُمید ہو انتخاب سے پہلے ہی اپنی درخواستوں کو واپس لے لینا ایسے اُمور ہیں جن سے زیادہ تر یہی ثابت نہیں ہوتا کہ رائے دہندگان انتخابات میں کم دلچسپی لیتے ہیں یا اُمیدوار بورڈوں کی ممبری کے استحقاق کی طرف بے اعتنائی ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ عام طور پر یہہ خیال کرتے ہیں کہ مستحق اشخاص قبل ازیں منتخب ہو چکے ہیں ایسے حالات بروز انتخاب عمل میں لا کر لوگوں کے انتخاب کو رد کرنا نازیبا ہوگا۔

۲—منٹگمری میں دو خاص اجلاس کے منعقد کئے جانے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔حالانکہ گذشتہ سال کے ریویو میں اس امر کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی تھی کہ اس قسم کے اجلاس سنہ ۱۳—۱۹۱۲ع سے منسوخ کئے جا چکے ہیں انبالہ و فیروزپور و جہلم و ظفر گڑھ اور جھنگ کے بورڈوں نے ۵ دفعہ اور کانگڑہ کے بورڈ نے صرف ۴ دفعہ اجلاس کیا۔جملہ دیگر بورڈوں نے ۶ یا اس سے زیادہ اجلاس منعقد کئے۔بحیثیت مجموعی ممبران کی حاضری میں اضافہ کمی ہوئی۔لیکن اسکی قابل ذکر مستثنیات روہتک و منٹگمری اور اٹک ہیں جہاں ممبروں کی حاضری میں علی الترتیب ۱۴ و ۱۰ اور ۳ و ۷ فیصدی کی بیشی ہوئی۔ڈیرہ غازیخاں میں اور سرکاری ممبران کی حاضری ۴۹ فیصدی سے کم ہو کر ۳۸ فیصدی و منٹگمری میں ۸۵ و ۶۷ سے کم ہو کر ۵ فیصدی و کانگڑہ میں ۶۰ سے کم ہو کر ۴۵ فیصدی اور جھنگ میں ۵ و ۷۲ سے کم ہو کر ۱ و ۶۷ فیصدی رہ گئی—اور نیز گوڑگانوہ و انبالہ و لائلپور اور شاہپور میں بھی ۵ فیصدی کمی ہو جانے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ڈیرہ غازیخاں و گجرات اور کانگڑہ میں غیر سرکاری ممبروں کی حاضری کو تسلی بخش خیال نہیں کیا جا سکتا ہے اور اُمید ہے کہ اسکو بڑھانے کی کوشش کی جائیگی۔

۳—اکثر بورڈوں کی کارروائی کو تسلی بخش بیان کیا جاتا ہے اور اگرچہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سے اضلاع میں ممبران بورڈ کے اجلاس کی اصلی کارروائی میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں تاہم عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب کبھی اونکو فرداً فرداً یا سب کمیٹیوں میں کوئی خاص فرائض ادا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ اونکو تسلی بخش طور پر بجالاتے ہیں۔صاحبان ڈپٹی کمشنر اٹک و جہلم اوس فقدان دلچسپی کو جو ممبران نے بورڈ کی کارروائیوں میں ظاہر کی ہے اس امر واقع کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ بورڈوں میں اونکی دلچسپی کے لئے بہت کم مصالحہ موجود ہے کیونکہ اونکے کام کا بہت سا حصہ خاص روزمرہ کے معاملات کے تصفیہ پر مشتمل ہوتا ہے جنکے متعلق باضابطہ منضبط شدہ قواعد کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔صاحب کمشنر جالندھر کی رائے ہے کہ ممبران کی عدم توجہی کا علاج صرف اسی طرح کیا جاسکتا ہے کہ اونکو کسی حد تک بورڈوں کے انتظام کی عمدگی کا ذمہ وار قرار دیا جائے اگرچہ صاحب موصوف اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے سرکاری نگرانی کم کرنی پڑیگی جسکی وجہ سے بہر کیف کچھ عرصہ تک انتظام میں نمایاں نقص عاید ہوجائیگا۔صاحب کمشنر لاہور تحریر کرتے ہیں کہ ممبران کی اس نام نہاد عدم توجہی کے ایک بڑے حصہ کی وجہ یہ ہے کہ وہ بورڈ کی کارروائی کو ہمیشہ پورے طور پر نہیں سمجھتے اور نہ وہ اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ وہ امور زیر بحث کا اپنی حسب مرضی فیصلہ کرانیکی طاقت رکھتے ہیں۔اگر اسکو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو اسکا علاج صاحبان ڈپٹی کمشنر کے ہاتھوں میں ہے جو بحیثیت میر مجلس تحمل سے امور تنقیح طلب کو پورے طور پر وضاحت سے بیان کرکے اور آزادانہ بحث و مباحثہ کی ترغیب دیکر ممبروں کو کم از کم اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ اپنی اقتضاء رائے استعمال کریں اور اس امر کو محسوس کریں کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کریں نہ کہ اس امر کی کہ وہ سرکاری تجاویز کی محض تائید کردیا کریں۔روزمرہ کے کام کا تصفیہ کرنے اور بورڈ کے روبرو پیش شدہ تجاویز پر رپورٹ کرنے کے لئے سٹینڈنگ سب کمیٹیوں سے زیادہ کثرت سے کام لینے سے بورڈ کے اجلاس کا کام بہت کچھ ہلکا ہوجائیگا اور

زیادہ اہم اور بڑے بڑے مسائل کی بحث کے لئے زیادہ وقت مل جائیگا۔علی ہذالقیاس مقامی معاملات یا بورڈ کے معاملات کے خاص شعبوں کے کاروبار کے تصفیہ کے لئے مقامی یا دیگر سب کمیٹیاں مقرر کرنا صرف اس لحاظ سے ہی کارآمد نہیں ہے کہ اوس سے بورڈ کے کام کے انفصال میں امداد ملیگی بلکہ وہ اس لئے بھی کارآمد ہیں کہ اونکے ذریعہ ممبروں کی اون ذمہ واریوں کو اونکے ذہن نشین کرایا جاسکتا ہے جو ضلع کے بہت سے مختلف کاموں کے مہتمم کی حیثیت میں اونپر عاید ہوتی ہیں۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اس موضوع کے متعلق گذشتہ سال کے ریویو کے فقرہ ۳ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھہ اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔اور جناب ممدوح یہ دیکھکر خوش ہیں کہ بہت سے اضلاع میں جدید سب کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں اور مدارس پرورش درختان و نسل کشی مویشیان و چھوٹی چھوٹی تعمیرات اور اس قسم کے دیگر فرائض اون کے سپرد کئے گئے ہیں۔بالخصوص وہ سب کمیٹیاں مفید کام کر رہی ہیں جو جہلم و میانوالی اور لدھیانہ میں مکمل شدہ تعمیرات کے معائنہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں دیگر اضلاع میں مثلاً حصار و جالندھر میں سواران سانڈ گھوڑوں کے اصطبلوں و ویٹرنری اسپتالوں اور شفاخانجات وغیرہ کا ملاحظہ کرنے اور اونکی حالت کے متعلق رپورٹ کرنے میں نہایت ہی مفید پائی گئی ہیں۔نسل کشی مویشیان کے لئے مظفر گڑہ اور کرنال میں جدید سب کمیٹیوں کے منضبط کئے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر اون معاملات کے انفصال کے واسطے کوئی جدید مقامی سب کمیٹیاں منضبط نہیں کی گئیں جنکا مقامی کاموں سے تعلق ہے اور یہ سوال حل طلب ہے کہ آیا اسوقت اس طریق سے اختیارات کا پورے طور پر تفویض کرنا مناسب ہے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انضباط اور اختیارات کے عام سوال اور لوکل بورڈوں یا سب کمیٹیوں کو اختیار کے تفویض کرنیکے مسئلہ پر گورنمنٹ کے فیصلہ کی اوس حال ہی کے رزولیوشن کے متعلق غور کیجا رہی ہے جس میں گورنمنٹ مذکور نے لوکل سلف گورنمنٹ کو فروغ دینے کے متعلق اپنی پالیسی کا اظہار کیا ہے۔

۴—مسلمانوں کی شادیوں کی رجسٹری کے متعلق جھنگ میں اور لاہور میں (صرف تحصیل قصور کے لئے) قواعد منضبط کئے گئے ہیں۔سال ماسبق کے اختتام پر انبالہ میں اس طریق کو رائج کیا گیا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اور قصور میں اسکی تسلی بخش ابتدا کی گئی ہے اور یہ ہر طرح سے امید ہے کہ اگر اس طریق کی احتیاط کے ساتھہ نگرانی کی گئی تو یہ اون اضلاع میں بھی ویسا ہی کامیاب ثابت ہوگا جیسا کہ صوبہ کے مغربی اضلاع مثلاً میانوالی میں جہاں سے اس کے مقبول عام اور مفید ثابت ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کے عملی تجربات کے فارم کو جس کی گذشتہ سال ابتدا کی گئی تھی موسموں کی نا موافق حالت سے نقصان پہونچا۔لیکن تاہم کسی حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہونگے اگر دوسرے ڈسٹرکٹ بورڈ بھی اس مثال کی تقلید کرکے محکمہ زراعت کی امداد کرینگے تا کہ زمینداروں کو اون فوائد سے مطلع کیا جا سکے جو زراعت کے اصلاح شدہ طریقوں کو اختیار کرنے سے حاصل ہوسکتے ہیں۔زراعت پیشہ لوگوں کو زراعتی کالج لائلپور میں مختصر عملی نصاب کی تعلیم حاصل کرنیکے لئے بعض بورڈوں کا وظائف دینا اسبارہ میں ایک مفید کام ہے۔

بورڈ ہا گوجرانوالہ و کرنال نے صنعتی مدارس کھولے ہیں اور گوجر خان ضلع راولپنڈی میں اب ایک صنعتی جماعت قائم کی گئی ہے۔صنعتی سکول قصور کی نسبت جو گذشتہ سال جاری کیا گیا تھا کہا جاتا ہے کہ اوس نے بہت بڑی ترقی کی ہے۔لیکن امرتسر کے سکول کی نسبت ضلع کی رپورٹ میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا حالانکہ گذشتہ سال کے ریویو میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اس سکول کی ترقی کا ذکر کرنیکی درخواست کی تھی۔غیر سرکاری فیاضی کی ایک مثال کا ذکر کیا گیا ہے یعنے ۱۲۰۰۰ روپیہ کا ایک عطیہ لالہ گوپالداس صاحب رئیس اکالگڑہ۔ضلع گوجرانوالہ نے اس غرض سے دیا ہے کہ میونسپل بورڈ مڈل سکول کو ہائی سکول بنا دیا جائے اور اوسکا انتظام ڈسٹرکٹ بورڈ کے ہاتھہ میں رہے۔

حصہ دوم—حسابات

۵—گذشتہ دس سالوں کے اندر بورڈوں کی آمدنی ۳۶ لاکھہ سے بڑھکر ۸۴ لاکھہ تک پہنچ گئی ہے اور ...

ع ۳۲ لاکھ سے بڑھکر ۷۳ لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ان افزون شدہ فرایع کی وجہ سے جو زیادہ تر بالواسطہ یا
واسطہ سرکاری عطیہ جات کا نتیجہ ہیں اوس وسیع میدان میں بورڈون کی کار گذاریون مین بہت بڑا اضافہ ہوگیا ہے
ادن کے دائرہ اثر میں ہے اور وہ دیہی آبادی و عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ان کامون کا
رہ عمل اوس وقت اور بھی زیادہ وسیع ہوجائیگا جب قسڈکٹ بورڈون کو لاوکیٹ (ہلکی) ریلون کی تعمیر کے واسطے
ی کی سالانہ مالیت پر ۳ پائی فی روپیہ تک ایک خاص محصول اخذ کرنے کا اختیار عطا کرنے کی تجویز قانون
صورت اختیار کرایگی۔صوبہ کے ڈسٹرکٹ بورڈون کی مجموعی آمدنی بدستور بڑھ رہی ہے اور سال ہذا کے دوران
، ۸۳۸۲۱۲۵ روپیہ تک پہونچ گئی یعنی سال ماسبق کی آمدنی کے مقابلہ میں ۲۱۶۷۵۷ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے
اری عطیہ جات کی کل مقدار سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع کی رقم سے بقدر ۲۲۷۲۷۶ روپیہ کے زیادہ تھی اور لوکل ریٹ
رح مقامی) کی آمدنی میں اب ۹۵۸۸۱ روپیہ کا اضافہ ہوا۔لیکن ان بیشیون کا کسی حد تک اوس عظیم
ی سے ازالہ ہو گیا جو میلہ ها مویشیان و عمارات و دیگر جائداد کی فروخت اور دیگر مختلف مدات کی
ی میں ہوائی۔لوکل ریٹ (شرح مقامی) کی آمدنی میں بیشی کی وجہ جزواً بندوبستون کی نظر ثانی ہے
کانگڑہ و فیرو زپور و لاہور و گجرات اور لائل پور میں اور جزواً حساب کی شرح کا اضافہ ہے۔مثلاً اضلاع
یار پور و جالندھر و اٹک اور امرتسر میں اور جزواً کاشت کی توسیعات میں مثلاً ملتان و منٹگمری کی
ید اراضیات نو آبادی میں۔یہ بیشی اس سے بہی زیادہ ہوتی اگر رہتک و گوڑگانون میں معاملہ زمین کا
ار لے عمل میں نہ آتا۔گورنمنٹ نے بقدر ۳۲۵۰۶۰۶ روپیہ کے عطیہ جات دئے اور اس کے علاوہ وہ چندہ جات جو
گورنمنٹ بورڈون کی طرف سے گورنمنٹ کو واجب الادا تہے اور جنکی مقدار سال ماسبق میں ۴۲۹۰۰۰ روپیہ کے
ب تہی معاف کر دئے گئے۔موجودہ مالی کشیدگی غالباً گورنمنٹ کو ان عطیہ جات کے کہٹا دینے پر مجبور
ی جن کو دینے کی بابت قبل ازین پابند نہان ہے اور اسلئے بورڈون پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنی مالی حالت
پڑتال کرین اور ایسے کامون کے خرچ کو جو ملتقاضی یا ضروری نہ ہون ملتوی کرکے اپنے مالی فرایع کی
داشت کرین۔

۶—واصلات زیر مد تعلیم گذشتہ سال کی آمدنی کی نسبت ۶۲۷۶۵ روپیہ اس وجہ سے کم تھے
سرکاری عطیہ جات کی رقم میں ۷۸۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی – فیس اور دیگر عطیہ جات کی
ی بقدر ۱۸۰۰۰ روپیہ کے زیادہ ہوئی۔خرچ میں ۲ لاکھ کا اضافہ ہوا۔یعنی ۱۷۳۵۲۰۸۰ روپیہ
گیا۔بالفاظ دیگر آمدنی سے ۳ لاکھ زیادہ ہوا – تعلیم کے معاملہ پر جو توجہ مبذول کیگئی ہے وہ
حقیقت سال کا نہایت ہی تسلی بخش خواص ہے۔تقریباً ہر ایک ضلع نے بہت سے جدید ابتدائی مدارس
افتتاح کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔لائل پور جس کے فرایع آمدنی بڑے ہیں سب سے اول ہے۔یعنی اس نے
س کے ۵۲ جدید پرائمری (ابتدائی) مدارس اور لڑکیون کے ۵ ابتدائی مدارس اور ۲ جدید مڈل سکول
ی کئے ہیں۔لیکن منٹگمری اور سیالکوٹ بہی اچہے رہے ہیں جن میں سے اول الذکر نے جدید ابتدائی مدارس
ون کے لئے اور آخر الذکر نے ۱۸ جدید ابتدائی مدارس لڑکون کے لئے اور ۷ لڑکیون کے لئے جاری کئے ہیں۔

صوبہ میں بحیثیت مجموعی ابتدائی مدارس برائے ذکور کی تعداد میں ۲۲۱ مدارس کی اور مدارس
لے نسوان کی تعداد میں ۱۶ مدارس کی خالص بیشی ہوئی ہے۔ٹریننگ سکول میں تعلیم پائے ہوئے معلمین
دستیاب ہونے میں جو مشکل پیش آتی ہے اوس کا رپورٹون میں بہت نمایان ذکر کیا گیا ہے اور صاحبان
ی کمشنر اٹک و فیروزپور معلمین کی اوس جماعت کے متعلق بعض اوقات ہی ناگوار خیالات رکہتے ہیں
اسولت مل سکتے ہیں۔گورنمنٹ نے جدید نارمل مدارس قائم کرکے قبل ازین بہت کچہہ امداد کی ہے
ر وہ اپنی اس پالیسی کو اوس حد تک جاری رکہیگی جہان تک کہ مالی حالات اس کی اجازت دینگے۔
ی ہی کی رپورٹ تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرینڈ معلمین کی تعداد و تناسب بتدریج بڑھ رہا ہے۔لیکن ترقی
لہٰذا آئندہ چند سالون تک بہت سرعت کے ساتہہ نہین ہوگی لہٰذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اون جدید
ننگ جماعتون کے افتتاح کا خیر مقدم کرتے ہیں جن کے شاہپور و منٹگمری و لودھیانہ اور گورداسپور میں
م ہونے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے اور جناب ممدوح خوش ہونگے اگر اور اضلاع بہی لائق مدرسین کے
پہونچانے کے عقدہ کو حل کرنے کے لئے اس طریق میں کوشش کرینگے۔ایسی جماعتیں کم از کم موجودہ
ین کی درس و تدریس کی قابلیت کو تو ضرور بڑھا دیتی ہیں خواہ وہ بہتر قسم کے معلمین پیدا نہیں

کر سکتیں-لیکن یہہ ناگزیر امر ہے کہ تعلیمی سہولتوں کی ایسی بسرعت توسیع کے ایام میں ٹرینڈ معلمین کی تعداد مانگ کے برابر نہو اور کہ اوس قسم کے ناتجربہ کار نوجوانوں کو جن کا ذکر صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور نے کیا ہے وہ ذمہ داریان تفویض کر دی جائیں جن کے وہ اپنے خصائل و تجربہ کی رو اہل نہین ہیں-بہت سے اضلاع سے یہہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ تعلیم کے نام پر جو مطالبات کئے جاتے ہیں وہ پریشان کن ثابت ہونے لگ گئے ہیں-اور صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے خصوصیت کے ساتھہ اوس مسائل بھی کا ذکر کیا ہے جو اون ایڈڈ مدارس کی تعداد میں ہوئی ہے جو عطیہ جات کے مستحق ہیں-کیونکہ وہ بورڈ کی مالی حالت کے لئے ایک خطرہ ہیں-اور صاحب موصوف یہہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ بورڈوں کو کم از کم اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ ان جدید دیسی سکولوں کو جو ناموزون مقامات میں قائم کئے جائیں تسلیم کرنے سے انکار کر سکیں-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو افسوس ہوگا اگر کوئی ایسی کارروائی کی جائے جس سے ابتدائی تعلیم کے متعلق سہولتوں میں کمی ہو جائے-کیونکہ ابتدائی تعلیم کو ترقی دینا بورڈ کا ایک نہایت ہی اہم ترین فرض ہے-لیکن جناب ممدوح تسلیم کرتے ہیں کہ مدارس کو قائم کرنے یا اونکو امداد دینے سے پہلے اسبارہ میں احتیاط کے ساتھہ غور و خوض کرلینا چاہئے کہ آیا اون کے قائم کرنے کی ضرورت ہے اور کہ آیا اونکو کامیابی کے ساتھہ چلایا جاسکیگا-لہذا جناب ممدوح صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی توجہ معاملہ کے ان پہلوؤن کیطرف دلانا چاہتے ہیں-لیکن ڈسٹرکٹ بورڈوں کو جو مشکلات پیش آرہی ہیں-وہ صرف اون مطالبات کے پورا کرنے کے متعلق ہی نہیں ہیں جو اون سے کئے جاتے ہیں-اور روہتک کی صورت میں تو صاحب کمشنر انبالہ کا خیال ہے کہ تعلیم پر خرچ بے احتیاطی کے ساتھہ کیا گیا ہے-جدید مدارس کو آئندہ قائم کرنے کا سوال ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے اور مطلوبہ عملہ کے حاصل کرنے کے امکان کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور بہت سے اضلاع میں موجودہ مدارس اور مدرسین کی اصلاح کی اسی قدر ضرورت ہے-جسقدر کہ جدید مدارس کے کھولنے کی-تعلیم کی رپورٹ کا تبصرہ کرتے وقت جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اس امر کی طرف توجہ مبذول کرائی تھی کہ قسمت انبالہ میں نصف سے زیادہ ابتدائی مدارس ایسے ہیں جنکی عمارتیں ابھی تک اپنی نہیں ہیں-اس بارہ میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دیگر اضلاع کو سیالکوٹ بورڈ کی عام فہم پالیسی کیطرف متوجہ کرنے میں صاحب کمشنر لاہور کے ساتھہ متفق ہیں پالیسی مذکور یہہ ہے کہ بورڈ مذکور جدید ابتدائی مدارس ایسے طریق پر تعمیر کرتا ہے کہ اون کو تضییع زر یا عمارت کی شکل بگاڑنے کے بغیر وسعت دی جا سکے یا انکو مڈل سکولوں میں تبدیل کیا جا سکے-

۷-آمدنی زیر مد "ڈاکٹری" سال ماسبق کی آمدنی سے ۴۹۲۸ روپیہ زیادہ تھی-لیکن اس بیشی کی وجہ کلیتاً یہہ تھی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ روہتک کو آئندہ سال کے چندہ جات پیشگی ادا کر دئے گئے تھے-فیس اخذ کرنے کا طریق جھنگ و راولپنڈی و فیروزپور اور کرنال میں رائج کیا گیا تھا-لیکن اس طریق کے نفاذ سے فیروزپور کے سوائے اور کسی جگہ آمدنی میں کوئی قابل اعتراف افزائی نہین ہوئی-خرچ ۶۷۵۲۱۱ روپیہ سے بڑھکر ۷۰۳۰۰۷ روپیہ تک پہونچ گیا-اور وہ اس سے بھی زیادہ ہو جاتا اگر بعض ایسے چندہ جات معاف نہ کر دئے جاتے جو پیشتر گورنمنٹ کو ادا کئے جایا کرتے تھے-بیشی زیادہ تر زیر مد عام عملہ ہوئی-لیکن پلیگ و ٹیکہ چیچک کے اخراجات میں بھی بقدر ۷۵۰۰ روپیہ و ۱۰۰۰۰ روپیہ کے علی الترتیب اضافہ ہوا-جدید شفاخانہجات بمقام میلسی (ملتان) و تہبکری والہ (لائل پور) تعمیر کئے گئے اور اسپتال واقع حصار کی تعمیر قریباً ختم ہو گئی-بلکہ اس اسپتال کا زنانہ حصہ واقعی کہول بھی دیا گیا ہے-طاہر گنج (اٹک) و شاہ آباد (کرنال) میں جدید کمرہ ہائے جراحی ایزاد کئے گئے ہیں-اور دیگر اضلاع میں چہوٹی چہوٹی ایزادیان و اصلاحات کی گئی ہیں نہر کے دو جدید شفاخانہجات ۲ لائل پور میں ۴ ملتان میں ۵ شاہ پور میں و ۶ گوجرانوالہ میں اور ایک کرنال میں عام لوگون کے لئے کہول دئے گئے ہیں اور ایک سفری شفاخانہ حصار میں جاری کیا گیا ہے-چند ماہ ہوئے کہ شفاخانجات کی رپورٹ کا ریویو کرتے وقت جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اون تدابیر کے نمایان تفاوت کا ذکر کیا تھا جو طبی امداد بہم پہونچانے کے لئے مختلف بورڈون نے اختیار کیں اور جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ جہان کہیں طبی امداد بہم پہونچانے کے وسائل غیر مکتفی ہیں وہاں بورڈ اونکو بڑھانے کی کوشش کرینگے-فیروزپور کے تمام ضلع کے لئے دائیون کی ایک جماعت کی قائمی قابل تعریف کام ہے اور اس تجربہ کے نتائج اگلے سال کی رپورٹ میں ذکر کرنا چاہئے-

۸۔ اس سال کی رپورٹوں سے اوس بیش از بیش دلچسپی کی کافی شہادت ملتی ہے جو صوبہ بھر کے اندر نسل کشی مویشیان کے کام میں ظاہر کی جا رہی ہے بہت سے اضلاع سے اطلاع ملی ہے کہ نسل کشی اسپان کونسلی جدید سب کمیٹیاں قائم کیگئی ہیں اور بورڈوں کی طرف سے حصار اور دیگر مقامات سے خرید کردہ سانڈوں کی تعداد نمایاں ہے ۔ کانگڑہ میں بورڈ نے بد قسمتی سے پانچ سانڈ بیل کھلے بازار میں سے خرید کئے تھے لیکن وہ بیسود ثابت ہوئے اور بورڈ مذکور نے سرکاری فارم حصار کی ہستی کو بظاہر ابھی ابھی محسوس کیا ہے ۔ متعدد اضلاع کی رپورٹوں میں سانڈ بیلوں کے آوارہ ہوکر کم ہو جانے کا ذکر کیا گیا ہے ـــ میانوالی میں ان ۳۹ سانڈ بیلوں میں سے جو بورڈ نے خریدے تھے ۱۱ مفقود ہیں اور یہ ایسا معاملہ ہے جس پر توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے ۔ لہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ڈسٹرکٹ بورڈوں کو سانڈ بیلوں کے چیدہ چیدہ درخواست کنندگان کے پاس صرف قیمت پر فروخت کر دینے کے اوس طریق کو اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں جسکی نسبت گذشتہ سال کے ریویو میں ذکر کیا گیا تھا کہ اوس کو لاہور میں بہت ہی کامیابی ہوتی ہے کیونکہ یہ زیادہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کو سانڈ بیل کی قیمت ادا کرنی پڑیگی وہ اوس کی زیادہ احتیاط کے ساتھہ غور و پرداخت کریگا بمقابلہ اوس شخص کے جو اس ذمہ واری کو کم و بیش بطور احسان کے اپنے ذمہ لیتا ہے ۔ اون سانڈ بیلوں کی تعداد جو اس طریق میں لاہور میں فروخت کئے گئے ۱۵ تھی لیکن دیگر اضلاع جنکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ ادہوں نے اس تجویز کو اختیار کیا ہے صرف گوجرانوالہ جہانکہ ۳ سانڈ بیل فروخت کئے گئے اور دوسرا ڈالہور ہے جہاں بورڈ نے ایک سانڈ بیل ۱۰۰ روپیہ پر فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن اس قیمت پر سانڈ خریدنے کے لئے صرف ایک شخص نے درخواست کی ہے ۔

بھیڑ و بکریوں کی نسل کی اصلاح کرنے کے مسئلہ پر ڈسٹرکٹ بورڈوں نے عام طور پر ابھی غور کرنا شروع نہیں کیا لیکن حصار میں ابتدا کر دی گئی ہے جہاں ۱۶ چھترے و بکریاں خریدی گئی ہیں اور گذشتہ سال لدھیانہ بورڈ نے اپنے ایک میلہ میں بھیڑ و بکریوں کیلئے خاص انعامات پیش کئے تھے اور وہ چیدہ چھتروں کی خرید کے مسئلہ پر غور کر رہا ہے نیز گوجرانوالہ میں بھی بورڈ سرکاری فارم واقع حصار سے دس ۱۰ میرینو نسل کے چھتروں کی خرید کے لئے خط و کتابت کر رہا ہے ۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خیال کرتے ہیں کہ گھوڑوں و مویشیوں و بھیڑوں اور بکریوں کی نسل کی اصلاح کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کی قابل قدر کوششوں میں زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ محکمہ سول ویٹرنری کے عہدہ داروں کے ساتھہ زیادہ ملکر کام کریں جو اس بارہ میں مشورہ و امداد دینے کی بہترین حیثیت رکھتے ہیں ۔

سال زیر ریویو کے دوران میں ویٹرنری شفا خانہ جات کے قائم کرنے میں بہت کم ترقی ہوئی ہے لیکن گذشتہ سالوں کے دوران میں اس حد تک ترقی کی جا چکی ہے کہ مزید ترقی کا دائرہ اب محدود ہو گیا ہے سیالکوٹ میں ایک جدید اسپتال کھولا گیا ہے اور شفاخانہ جات واقع شکر گڑہ و ماڈل ٹاؤن (لاہور) بھی مکمل کئے گئے ہیں ۔ ویٹرنری شفاخانہ جات شاہپور و راولپنڈی اور اٹک کی روز افزوں ہر دل عزیزی تسلی بخش ہے کیونکہ یہ اضلاع ابتک ویٹرنری شفا خانوں کی قدر و منزلت کا اعتراف کرنے میں سب سے پیچھے رہے ہیں ۔

۹۔ اصلاحات زیر مد تعمیرات سول میں زاید از ۳ لاکھہ کا اضافہ ہوا اور وہ ۲۸۱۳۶۵۹ روپیہ تک پہنچ گئی اس بیشی کی وجہ بیش از بیش سرکاری عطیہ جات ہیں ۔ لیکن خرچ جو ۳۵۴۶۶۸۳ روپیہ تک پہنچ گیا سال ماسبق کے خرچ سے صرف ۱/۲ ۱ لاکھہ کے قریب زیادہ تھا اوسکی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ سرکاری عطیہ جات کا بڑا حصہ اس سال اس قدر دیر سے موصول ہوا کہ اوس کو استعمال میں نہیں لایا جا سکتا تھا ۔ عمارات کی تعمیر و قائمی پر کل رقم میں سے قریباً ۱۱ لاکھہ اور راستوں پر قریباً ۱۷ لاکھہ صرف ہوا آخرالذکر رقم میں سے ۳ لاکھہ روپیہ سڑکوں وغیرہ کی تعمیر کیلئے تھا اور باقی ماندہ اونکی قائمی کے لئے تھا ۔

راستوں کی جو اصلاح اون فیاضانہ سرکاری عطیہ جات کی بدولت جو گورنمنٹ نے حالیہ زمانہ میں دئے ہیں نہایت ہی تسلی بخش ہے لیکن ابھی بہت کچھہ کرنا باقی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ آئندہ سرکاری عطیہ جات کے گھٹا دئے جانے سے بورڈ ہا اس بارہ میں اپنی ذمہ واریاں کو فراموش نہیں کرینگی ۔

۱۰ ـ گذشته سال کے ریویو میں بیان کیا گیا تھا که معلوم هوتا هے که پرورش درختان کے کام کی نگرانی ایسی ماهر فن کے هاتھه میں نه هونے سے بهت سے بورڈوں کو نقصان پهونچ رها هے اور گذشته سال کے تجربه سے بهی اس خیال کی تصدیق هوتی هے سڑکوں کے کنارے پر درخت لگانے کا کام بهت سے اضلاع میں سرگرمی کے ساتهه جاری هے لیکن رهتک میں نصب شده درختوں کا ایک ثلث حصه ضایع هو گیا اور ڈیره غازیخان میں ایک سڑک پر ۷۰۰ نصب شده درختوں میں سے صرف ۳۰۰ درخت زنده رهے اور کرنال میں کل ۲۰۷۹۰ پودوں میں سے جو ذخیره میں موجود تهے ۸۰۰۰ چهوٹے درخت تلف هو گئے معلوم هوتا هے که مظفر گڑه میں درختوں کو غیر موزوں مقامات میں نصب کرنے میں عمله کی طرف سے کوئی امتیاز نهیں کیا گیا ـ حصار میں مناسب نگرانی کی مشکلات پر زور دیا گیا هے ـ اٹک و راولپنڈی میں غالباً کوئی ترقی نهیں کی گئی گوجرانواله میں نهایت تسلی بخش حالت ظاهر هوتی هے یعنے وهاں ۱۰۰۰۰ درخت نصب کئے گئے اور اون میں سے صرف ۵۸۳ کے سوا یه سب کے سب سر سبز رهے اس ضلع میں پرورش درختان کا کام معمولاً جنگل کے ایک ماهر فن کے هاتهه میں هے جس نے فارسٹ کالج لاهور میں بهی خاص طور پر تعلیم حاصل کی هے ـ گوجرانواله میں بهی اس مثال کی تقلید کی جا رهی هے اور وهاں زراعتی کالج لائل پور کے دو ڈپلوما یافته اشخاص بطور سپرنٹنڈنٹ مقرر کئے گئے هیں اور اون کو بمعه ۳ داروغوں کے لاهور میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بهیجا گیا هے اسیطرح ملتان سے بهی دو مقامی اشخاص کو زراعتی کالج لائل پور میں بهیجا جا رها هے بهت سے دیگر اضلاع کو بهی اس مثال کی تقلید کرنے سے فائده هو سکتا هے اور وه اس طرح پرورش درختان کے کام کی نگرانی کے لئے ایسے ماهر فن اشخاص کی خدمات حاصل کر سکتے هیں جو نه صرف اشجار نصب کرنے کے عمل هی میں ماهر هونگے بلکه وه اون درختوں کو ایسے طریق پر کوانٹے اور شاخ تراشی کر سکینگے اور اوس سے برداشت شده خرچ کا معاوضه ملیگا ـ لائل پور میں ایک معقول مشاهره کے سپرنٹنڈنٹ پرورش درختان کا تقرر امتحاناً عمل میں لایا گیا تها لیکن اوس کو ناکامیاب سمجهکر ترک کر دیا گیا اور اس کام کی نگرانی ذیلداروں اور بورڈ کے ممبروں کے سپرد کر دیگئی هے لیکن یه تسلیم کیا جاتا هے که مالی نکته خیال سے بورڈ مذکور میں پرورش درختان کا کام کامیاب ثابت نهیں هوا اور اگرچه اس بات پر زور دیا جاتا هے که اس کی وجه درختوں کی ترقی عمومی هے لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر صاحب کمشنر ملتان کے ساتهه اس باره میں متفق هیں که اس سے بهت زیاده آمدنی کی توقع کی جا سکتی هے جالندهر و انباله میں درختوں کی فروخت کی آمدنی میں مایوس کن کمی واقع هوئی جسکی وجه ناکافی نگرانی کی کمی هے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر کو اعتماد هے که جمله بورڈ اس معامله پر سنجیدگی کے ساتهه توجه مبذول کرینگے ـ

۱۱ ـ دیهی حفظان صحت کا معامله اب گورنمنٹ کے زیر غور هے ـ بعض ازمالشی تجاویز کے متعلق جو اس موضوع کے متعلق گورنمنٹ کے ایک رزولیوشن میں پیش کی گئی تهیں بورڈوں کی رائے موصول هو گئی هے اور قدرتاً بهت سی مختلف آرائے ظاهر کی گئیں هیں لیکن اسبات کے آثار پائے جاتے هیں که صوبه کے بعض حصص میں مواضعات و دیهی رقبه جات کی حفظان صحت کی اصلاح کرنے کی حقیقی خواهش پائی جاتی هے بلکه اس خواهش کے حصول کیلئے بعض اضلاع میں قبل ازیں تدابیر بهی عمل میں لائی جا چکی هیں ـ کرنال میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی درخواست پر اور مقامات متعلقه کی رضا مندی سے گورنمنٹ نے ۷ مواضعات میں ایک محصول صفائی کے عاید کرنے کی منظوری دے دی هے تاکه اسکی آمدنی سے آبادی دیهه اور اسکے مقانات کو زیاده صاف حالت میں رکهنے کیلئے خاکروبوں و بهشتیوں کا ایک عمله ملازم رکهنے کا خرچ ادا کیا جائے اور اسی قسم کا ایک ٹکس مظفرگڑه (ملتان) میں عاید کیا گیا هے نیز کرنال میں بمقام جراکه و تهانیسر چهوٹی چهوٹی تعمیرات نکاس آب کو مکمل کیا گیا هے جنکے خرچ کو پورا کرنے کے لئے بورڈ حفظان صحت نے عطیه جات دئے تهے ـ شاه پور میں قصبه جاتی دل کیلئے نلوں کے ذریعه بهم رسانی آب کا انتظام کیا گیا هے اور داعی وال کے الم بهی ایک اسی قسم کی اسکیم زیر غور هے ـ گوجرانواله میں نالیاں لگا کر پانی کی بهم رسانی کو بحال کرنے کی کوششیں کی گئی تهیں لیکن اس میں کوئی کامیابی نهیں هوئی جسکی وجه بظاهر اوس کارخانه کی سهل انگاری هے جسکو اس کام پر لگایا گیا تها ـ لائل پور میں چاهات کی حفاظت و اصلاح کے متعلق ایک اسکیم

اختیار کی گئی ہے - راولپنڈی میں مختلف تعمیرات حفظان صحت کا خرچ پورا کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ بورڈ کو ۲۳۰۰۰ روپیہ کے عطیہ جات دئے گئے ہیں - اس قسم کی تعمیرات گوجرانوالہ میں بھی زیر غور ہیں - یہ در حقیقت چھوٹے چھوٹے کام ہیں لیکن انکی نسبت بجا طور پر یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ ترقی کے علامات ہیں اور کہ ان سے بورڈوں کو ضوابط یا قانون کے ذریعہ تحفظ صحت کے ابتدائی اصول نافذ کرنے کے اختیارات تفویض کرکے دیہی حفظان صحت کو مزید ترقی دینے کی مناسبت ثابت ہوتی ہے -

۱۲ - کسی صورت میں بھی کسی بورڈ نے اپنے بقایا کو مجوزہ اقل رقم سے کم نہیں ہونے دیا اور بہت سی صورتوں میں بقایا جات بہت زیادہ ہیں بالخصوص گوجرانوالہ میں (۳۵۹۳۶۰ روپیہ) لائل پور میں (۳۱۹۵۰۱ روپیہ) و حصار میں (۳۱۱۶۵۸ روپیہ) و فیروزپور میں (۲۹۹۶۹۴ روپیہ) و ملتان میں (۲۸۳۶۵ روپیہ) اور ہوشیارپور میں (۲۱۶۶۸ روپیہ) ہے لیکن لائل پور کی صورت میں قرقی کی گئی ہے کیونکہ ابتدائی بقایا قریباً ۴ ۱/۲ لاکھ روپیہ تھا بر خلاف اسکے گوجرانوالہ کا ابتدائی بقایا بہت بڑا تھا اور اسنے اس میں زائد از ڈیڑھ لاکھ کا اضافہ کردیا ہے - اسی طرح حصار میں بہت بڑے ابتدائی بقایا میں ۸۰ ہزار کا اضافہ کیا گیا ہے - صوبہ کے نصف سے زیادہ اضلاع میں اختتام سال پر بقایا جات ابتدا کے سال کے بقایا جات کے علاوہ و املاک کی ۵۰ فیصدی سے زیادہ ہیں - بہت سی صورتوں میں بڑے بڑے بقایاجات کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ غیر متوقع سرکاری بقایا جات سال کے آخیر میں اسقدر دیر سے موصول ہوئے کہ ان سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن لائل پور و ملتان کے سوائے اضلاع موسومہ الصدر میں بقایا جات کا ایک بڑا حصہ سبب تھا کہ خرچ کے تخمینہ بجٹ کے برابر خرچ نہیں کیا گیا بڑے بڑے بقایا جات جو اجمعا سے بورڈوں کے پاس موجود ہیں ان کو اس قابل کر سکتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے عارضی طور پر امداد کم بھی دیجا ئیگی تو وہ اصلاحات عمل میں لاسکیں -

۱۳ - معلوم ہوتا ہے کہ بورڈوں کے حسابات بحیثیت مجموعی عمدہ حالت میں ہیں لیکن صاحب کمشنر جالندھر لکھتے ہیں کہ دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور قواعد کو ملحوظ نہیں رکھتا اور انکی خلاف ورزی کرتا ہے -

۱۴ - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دیکھتے ہیں کہ گڑگاؤں کانگڑہ و امرتسر و گجرات و منٹگمری و مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ بہت مختصر ہیں اور ان سے بورڈوں کی کارروائی یا ان خاص عقدہ جات کی بابت جو اضلاع متعلقہ میں پیدا ہوئے ہیں بہت کم یا بالکل کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکتی اور جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ آئندہ ان اضلاع میں رپورٹوں کے تیار کرنے پر بیش از بیش توجہ مبذول کی جائیگی -

حکم - حکم ہوا کہ آراے متذکرۃ الصدر کی نقول جملہ صاحبان کمشنر قسمت و ڈپٹی کمشنر اضلاع پنجاب و صاحب اکوٹنٹنٹ جنرل پنجاب و صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب و صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکہائے کو بھیجی جائیں اور گورنمنٹ ہذا کے صیغہ تعلیم کی خدمت میں ارسال کی جائیں -

نیز حکم ہوا کہ آراے مذکور اور انکا ترجمہ پنجاب گزٹ کے اردو و انگریزی طبع ہا میں شایع کیا جائے اور نیز اردو ترجمہ کی نقول ڈسٹرکٹ و لوکل بورڈ ہا کی اطلاع کیلئے صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں ارسال کی جائیں -

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط - ای - ایف - اسکن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب -

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲] لاہور — ۱۴ جنوری (مجریہ ۲۱ جنوری) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم [جلد ۴۴

حصہ دویم

عام

میونسپل نظم و نسق کی سالانہ رپورٹ ہا و نقشہ جات بابت سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔ (صیغہ لوکل) رپورٹ ہا و کمیٹیان (کمیٹیان) نمبری ۷۶۰ — مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع۔

میونسپل نظم و نسق کی سالانہ رپورٹیں و نقشہ جات بابت سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع ملاحظہ سے گذریں۔

آرائے —

حصہ اول

سال زیر ریویو کے دوران میں بہت سی میونسپلٹیوں کی حدود کی ترمیم کی گئی تھی۔ عموماً اس غرض سے کہ ان منڈیوں یا چھوٹی چھوٹی بستیوں کو میونسپل کی حدود کے اندر شامل کرلیا جائے جو حدود مذکور کے باہر قائم ہوگئی تھیں۔ لیکن کوئی جدید میونسپلٹی منضبط نہیں کی گئی اور دھرم کوٹ (واقع فیروزپور) و رام نگر و اکال گڑھ (واقع گوجرانوالہ) کی چھوٹی چھوٹی میونسپلٹیوں کو تخفیف کرکے رقبہ جات مشتہرہ ۲۶۱۷ پی جی جی۔

بنا دیا گیا ہے۔میونسپلٹی رام گڈہ کی صورت میں اس تبدیلی کی ضرورت اوسکے ممبرون کی مزموم دھڑہ بندیون و سازشون کی وجہ سے لاحق ہوئی اور اکالگڈہ کی کمیٹی نے تعلیم و دیگر انسٹیچوشن ہائے کی مناسب غور پرداخت کا انتظام کرنے میں اپنے آپکو نااہل ثابت کیا۔صوبہ کی ۱۰۳ میونسپلٹیون میں سے ۳۰ میونسپلٹیان (جو زیادہ تر صوبہ کے مغرب میں چھوٹے چھوٹے قصبہ جات میں ہیں) ایسی ہیں جن میں ابھی تک انتخابی طریق رائج نہیں کیا گیا۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ایسی تجاویز پر خوشی سے غور فرمائینگے جو طریق مذکور کے ایسے مقامات میں رائج کرنے کے مطابق ہوں کی جائیں جہاں مقامی لوگ اس حق کے نمایان طور پر خواہشمند ہوں اور جہاں اس طریق کے باعث باشندون کے درمیان تنازعات یا دھڑہ بندیون کے پیدا ہوجانے کا احتمال نہ ہو۔

۲—روز افزون دلچسپی جو میونسپل انتخابات میں کی جارہی ہے وہ آسامیون کی اوس تعداد سے ظاہر ہوتی ہے جنکے لئے مقابلہ ہوا۔ان آسامیون کی تعداد سال گذشتہ میں ۳ ، ۳۷ فیصدی تھی اور امسال بڑھکر ۴۶ فیصدی تک پہنچ گئی۔قسمت راولپنڈی کی فیصدی پھر سب سے زیادہ رہی۔یعنی کل ۲۸ اسامیون میں سے ۱۸ کے لئے مقابلہ ہوا اور قسمت انبالہ میں یہہ فیصدی سب سے کم تھی جہان ۳۵۔آسامیون میں سے صرف ۸ کیلئے انتخاب میں مقابلہ کیا گیا۔قسمت جالندھر میں نمایان ترقی ہوئی ہے جہان ۵۴ آسامیوں کیلئے جنمیں سے ۲۵ کیلئے مقابلہ ہوا ۱۰۸۔امیدوار تھے اور ہوشیار پور میں ۱۰ آسامیون کیلئے ۳۹ اُمیدوار تھے اور یہہ بات ہوشیار پور کے لئے خاص طور پر حیرت انگیز ہے۔قسمت لاہور میں متنازعہ آسامیون کا تناسب ۵۵ ، ۶۸ فیصدی تھا جو تخمیناً سال ماسبق کے تناسب کے برابر ہے۔لیکن قسمت ملتان میں یہہ تناسب ۳ سے بڑھکر ۴۰ فیصدی ہوگیا۔نیز اون رائے دہندون کی تعداد جنہوں نے جلسہ انتخاب میں رائیں دین بہت سی صورتون میں نہایت ہی حوصلہ افزا ہے۔میانی و بھیرہ ضلع شاہ پور میں کل انتخاب کنندگان نے جلسہ انتخاب میں رائیں دیں اور جلالپور جٹاں (گجرات) وشجاع آباد (ملتان) اور فیرید آباد (گوڑگانوہ) میں ۸۰ فیصدی سے زاید رائے دہندون نے اور نور محل (جالندھر) و جہلم اور پلول (گوڑگانوہ) میں ۷۰ فیصدی سے زیادہ اشخاص نے رائیں دیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ صرف چند صورتیں ہی ایسی تہیں جن میں مقابلہ کی سختی کی وجہ مختص الفرقہ رقابت تہی اور یہہ بات تسلی بخش ہے کیونکہ جہاں مذہبی اختلافات زور پر ہوں وہاں میونسپلٹیوں کے نظم و نسق کو ناگزیز طور پر نقصان پہونچتا ہے اور اگر انتخابات میں تو دلچسپی لی جائے اور بعد ازاں منتخب شدہ ممبرون کی کارروائیوں میں کوئی دلچسپی نہ لیجائے تو اوس سے کوئی فایدہ نہیں ہوتا۔اس بارہ میں اس امر کی اطلاع موصول ہونا تسلی بخش امر ہے کہ ضلع شاہ پور میں امسال انتخابات کے موقع پر صلح و آشتی کے ساتہہ مقابلہ کیا گیا اور کہ مختص الجماعت تنازعات جو زمانہ گذشتہ میں بھیرہ کا خاصہ بنے ہوئے تہے اس سال ظہور میں نہیں آئے۔

انتخابات کے موقع پر ناجائز کارروائیون کے متعلق رو ہتک کی ناقابل رشک شہرت کو بدستور قایم رکہا گیا اور صاحب ڈپٹی کمشنر فی الواقع یہہ رپورٹ کرتے ہیں کہ جملہ اُمید وارون نے اپنی درخواستون کو اسلئے واپس لے لیا کہ ووٹوں کی بہت زیادہ قیمتیں طلب کیجاتی تہیں۔شہری اخلاق کا یہہ ادنے احساس جو اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے منجملہ اون اسباب کے ہے جنکی وجہ سے بہت سے مقامات میں میونسپل انسٹیٹیوشنوں کی ترقی کی رفتار سست ہے اور اس بات پر ایسے جملہ اشخاص کو افسوس ہوگا جو لوکل سلف گورنمنٹ کی ترقی کے دل سے خواہاں ہوں۔

۳—کوورو عیسے خیل و جہلم و رام نگر و وزیر آباد و شرقپور و ڈلہوزی و سونی پت اور بہت سی رقبہ مشتہرہ کی کمیٹیون مقررہ تعداد میں اجلاس منعقد کرنے سے قاصر رہیں۔لیکن جملہ دیگر صورتون میں تسلی بخش باقاعدگی ظاہر ہوتی رہی۔میونسپل کمیٹی انبالہ نے ۷۰ اجلاس منعقد کئے اور فاضلکا نے ۶۳ شملہ نے ۵۶ اور امرتسر نے ۵۲ اجلاس منعقد کئے اور کمیٹی ہائے جگراؤن (لدھیانہ) فیروزپور و ڈنگا (گجرات) راولپنڈی و ملتان و ڈیرہ غازیخان اور منٹہن کوٹ میں سے ہر ایک کمیٹی نے ۳۰ سے لیکر ۴۵ تک اجلاس منعقد کئے۔کمیٹی قبہ مشتہرہ رام داس نے پھر صرف ایک ہی اجلاس منعقد کیا اور سرکاری پریزیڈنٹ کی جگہہ مقامی غیر سرکاری پریزیڈنٹ کے تقرر کا مسئلہ ابھی تک زیر غور ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ صاحب کمشنر لاہور جلدی ہی مناسب انتظامات عمل میں لاوینگے—

چنیوٹ و کرور کے سوائے باقي جمله کمیٹیون کے ممبرون کي اوسط حاضري ۵۰ فیصدي سے زیاده تهي ایمن آباد و شرقپور میں تو یهه ۱۰۰ فیصدي تک پهونچ گئي اور سوني پت کي کمیٹي جسکي اوسط حاضري ۹۶ فیصدي تهي کوئي بهت پیچهے نهین رهي چنیوٹ کي حاضري کي فیصدي صرف ۳۰ تهي اور گذشته سال صرف ۲۸ فیصدي هي تهي- جناب لفٹنٹ گورنر بهادر اُمید کرتے هین که اس فیصدي مین ترقي کرنیکي کوشش کیجائیگي- کروه مري و فیروز پور مین بهي کوئي ترقي نهین هوئي- اگرچه گذشته سال کے ریویو مین اس معامله کي طرف توجه مبذول کرائي گئي تهي-

۴- اکثر صورتون مین کمیٹیون کي کارگذاري کو حسب معمول تسلي بخش بیان کردیا گیاهے- صرف کهین کهین روایتي قومي و مذهبي تعصبات کا ذکر بهي کیا گیا هے جن سے بعض قصبه جات مین میونسپل نظم و نسق کو نقصان پهنچا هے- صاحب کمشنر جالندهر میونسپل رپورٹون کي اس یکسانیت کي نسبت یهه خیال کرتے هین که ان سے میونسپل کارروائي و نظم و نسق کي رفتار بدستور ایک جگه پر ٹهیري هوئي معلوم هوتي هے- حالانکه ضرورت اس امر کي هے که لگاتار ترقي هوتي رهے- یهه خیال شاید بهت سي میونسپلٹیون کي صورت مین درست هو لیکن یه بحیثیت مجموعي صوبه کي میونسپل زندگي کي صحیح کیفیت نهین سمجهي جا سکتي- مندرجه ذیل باتون سے ترقي کا حقیقي احساس اظهر من الشمس هے مجهے اب قصبات مین زندگي کے بهتر حالات و حفظان صحت کے اصلاح شده طریقون و خوراک و بهم رساني آب کي زیاده سخت نگراني اور عام طور پر موجوده زمانه کي زندگي کي سهولتون کیلئے روز افزون مطالبه کیا جارها هے- لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر کي رائے مین اس مطالبه کے ساتهه ساتهه خراب سڑکون اور اونکے گرد و نواح کي مضر صحت حالات سے آساني کےساتهه چشم پوشي بهي کیجاتي هے جسکا تدارک میونسپل کمیٹیون اور اونکے عمله جات کي طرف سے زیاده کهري نگراني ظاهر هونے پر نهایت هي قلیل خرچ پر هوسکتا هے- وضاحت کیلئے مثال کے طور پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر اون سڑکون کي حالت باعتبار صفائي کا ذکر کرنا چاهتے هین جو ریلوے سٹیشن لاهور سے شهر کے دروازون کو جاتي هین اور نیز اوس سرکلر روڈ کا ذکر کرنا چاهتے هین جو شهر ملتان کے باهر هے-

زیر ریویو رپورٹون مین ممبران کي اپني ذمه واریون کے متعلق عام رویه کا صرف چند صورتون مین هي ذکر کیا گیا هے- ملتان کے متعلق صاحب کمشنر کا خیال هے که عمدگي انتظام کو بلا شبهه دهڑه بندي پر قربان کردیا جاتاهے جسکا نتیجه یهه هوا هے که میونسپل نظم و نسق مین بهت هي کمزوري پائي جاتي هے اور دفتر پر نگراني نا کافي هے- برخلاف اسکے ملتان نے اپنے قصبه کي بهم رساني آب و نکاس آب کي اصلاح کے متعلق بڑي بڑي اسکیم کا اختیار کرکے اپنے ترقي پذیر هونے کا ثبوت دیا هے اور میونسپل نظم و نسق کے اس پهلو کو نظر انداز کر دینا اور صرف تصویر کے تاریک رخ کو هي پیش نظر رکهنا نا انصافي هوگي جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر گذشته تین سالون مین ملتان کا هر سال معائنه کرتے رهے هین اور جناب ممدوح یهه دیکهکر خوش هین که ممبرون کے ملکر کام کرنے اور اونکے اتحاد باهمي مین مسلسل ترقي هورهي هے اگرچه اونکي کارگذاریون کا انتظامیه پهلو کمزور هے- رام نگر مین ممبرون کي دهڑه بندیان اور ساز شین اس درجه تک پهونچ گئي تهین که کمیٹي کو جیسا که پهلے بیان کیا جا چکا هے منسوخ کردینا پڑا اور قصبه کو رتبه مشتهره بنا دیا گیا هے بهیره (شاه پور) کي نسبت یه تسلي بخش امر هے که وهان دیرینه تعصبات جو کسي زمانه مین بهت هي زور پر تهے تقریباً مفقود هوگئے هین- لیکن گو حصار و بهواني کي نسبت بیان کیا جاتا هے که وهان اس قسم کے تعصبات ابهي تک موجود هین- تاهم اونکا کوئي بهت مضر اثر پڑتا معلوم نهین هوتا اور بهر حال وه جهنگ و گوجرا کي کمیٹیون کے ممبرون کي عدم توجهي سے بد تر نهین هین اور نه وه اوس فقدان احساس عامه (پبلک سپرٹ) سے کسي طرح برے نهین هیں جسکے که کمیٹي گجرات کے ممبران مرتکب قرار دئے جاتے هین- گجرات کي نسبت بیان کیا جاتا هے که ممبران فائده عامه کے کامون کو اپنے اور اپنے دوستون کے ذاتي مفاد کي نذر کردیتے هین- لیکن ایسي صورتون مین جیسا که صاحب کمشنر لاهور نے ظاهر کیا هے ضرورت اس امر کي هے که اوس بهتر و زیاده معقول دل تک رسائي حاصل کي جائے جو ذاتي مفاد و سازشون کي بالائي سطح کے نیچے موجود هے- اور یهه کام اون افسران کے اهم ترین فرایض مین سے ایک هے جو میونسپل جماعتون کے صدر هوتے هیں یا جنکو اونکي نگراني کرني پڑتي هے-

نظم و نسق کے اصل ذرایع کے متعلق جالندھر و ملتان کی قسمتوں میں یہہ عام شکایت ہے کہ میونسپل دفاتر کمزور ہیں اور یہہ بات قواعد و ضوابط کی عدم پابندی سے ظاہر ہوتی ہے اور اسبارہ میں منٹگمری سب سے بڑا مجرم ہے۔ قسمت لاہور میں یہہ شکایت صرف گجرانوالا کے متعلق کی جاتی ہے جہاں تحقیقات سے بہت سی ابتری اور بد دیانتی پائی گئی ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے ایسی وارداتیں شاذو نادر ہی واقع ہوتی ہیں۔ راجہ مشتہرہ نارووال میں غبن کی وارداتیں ظاہر ہوئی ہیں جنکی وجہ سے کمیٹی کے غیر سرکاری ممبروں کو ایک سال کیلئے معطل کیا گیا ہے۔ اس قسمت میں صاحب کمشنر نے میونسپلٹی امرتسر کی حسن کارگذاری کو خاص طور پر فوقیت دی ہے اور صاحب موصوف کا خیال ہے کہ امرتسر کے مقابلہ میں لاہور کی میونسپلٹی کی کارگذاری کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب کمشنر کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں اور امرتسر میں خدمت عامہ کے احساس کی موجودگی اور دھڑہ بندیوں کی عدم موجودگی کی تعریف کرتے ہیں جنکی بدولت وہاں ایسے عمدہ نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن وہ اس تجویز کو منظور نہیں کرسکتے کہ لاہور میں بمقابلہ امرتسر کے سرگرمی کم ہونے کا یہہ علاج ہے کہ بمبئی کیطرح لاہور میں بھی میونسپل کمشنر مقرر کردیا جائے امرتسر میں حالات ایسے مختلف نہیں ہیں کہ انتظام کے موجودہ طریق کی موجودگی میں لاہور میں امرتسر کے برابر کامیابی حاصل نہ ہوسکتی ہو کوہ مری و امرتسر و لاہور و لائلپور اور رہتک میں سب کمیٹیوں سے کام لینے کا ذکر خوشگوار طور پر کیا گیا ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہونگے اگر اون سے دیگر میونسپلٹیوں میں بھی بیش از پیش کام لیاجائے۔ جیساکہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی کارروائی کے ریویو میں ظاہر کیا گیا ہے ایسی سب کمیٹیاں صرف روزانہ کاروبار کو بسرعت انجام دینے اور انکے تصفیہ میں [illegible] ہم پہونچانے میں ہی امداد نہیں دیتیں بلکہ وہ جنرل کمیٹیوں کے اجلاس کو اوس بوجھہ کے ایک بہت بڑے حصہ سے بھی سبکدوش کردیتی ہیں جو اب ممبروں کی دلچسپی کو مردہ کر دیتا ہے۔ غیر سرکاری پریذیڈنٹوں و وایس پریذیڈنٹوں اور ممبروں کی حسن کارگذاری کا ذکر بہت سی صورتوں میں کیا گیا ہے خان بہادر سید مہدی شاہ ساکن گوجرا لالہ گنگا رام اور بابو نذر محمد ساکن انبالہ و مسٹر جے سٹوارٹ مقیم کالکا و رائے صاحب لالہ رام گوپال ساکن سرسہ و رائے صاحب لالہ سدرشن رام ساکن جگرانوالہ و ملک میاداس اور ایم غلام محی الدین ساکن تونا ٹیک سنگھ اور بھائی باگھ سنگھ ساکن ننکانہ کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے پبلک و گورنمنٹ ہر دو اصحاب مرسوم الصدر کے زیر بار احسان ہیں کہ وہ اپنا وقت اور طاقت اپنے قصبات کی فلاح میں صرف کرتے ہیں۔ اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ اونکی مثال دیگر اشخاص کیلئے بھی محرک و حوصلہ افزا ثابت ہوگی۔

۵۔ صرف دو معاملات میں جو کسیقدر اہمیت رکھتے تھے کمیٹی کی کارروائی کو نا منظور کرنا پڑا منٹگمری میں صاحب کمشنر کو کمیٹی کی اوس کارروائی کو مجبوراً نا منظور کرنا پڑا جس میں اوس نے ایک نہایت ہی ناقص اور ناواجب بجٹ کی منظوری دی تھی۔ میہم (رہتک) کے چھوٹے سے قصبہ میں کمیٹی میں سے سرکاری عنصر کے نکال دینے پر دو ممبروں نے کمیٹی کی کارروائی پر پریذیڈنٹ کے تقرر کے متعلق ایک فرضی رزولیوشن درج کردیا تھا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اون پر دو ممبروں کو علیحدہ کردیا گیا اور تحصیلدار کو پھر پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا یہہ نہایت ہی قابل افسوس امر ہے کیونکہ گورنمنٹ کی پالسی یہہ ہے کہ میونسپل نظم و نسق کے معاملات میں جہانتک ممکن ہو سرکاری نگرانی کو کم کردیا جائے اور اسبارہ میں نہایت ہی موثر کارروائی جو کی جاسکتی ہے وہ یہہ ہے کہ سرکاری پریذیڈنٹ کی جگہہ غیر سرکاری پریذیڈنٹ مقرر کیا جائے۔

۶۔ سال زیر ریویو کے دوران میں جس قدر ضوابط منظور ہوئے اون میں سے اکثر اشیاء خوردنی کی بہم رسانی کے انتظام کے متعلق تھے کرنال و گجرات و جلال پور جٹاں میں مذبح جات کی نگرانی کیلئے و ڈلہوزی میں بھیڑ کے گوشت کی مارکیٹوں اور اوسکو بذریعہ پھیری فروخت کرنے کے انصرام کیلئے و امرتسر میں گوشت کی فروخت کی نگرانی کیلئے اور ہوشیار پور میں چھلکہ خانوں کے انصرام کیلئے اور جہلم میں دودھ کی فروخت کیلئے ضوابط پاس کئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض صورتوں میں یہہ ضوابط تسلی بخش طور پر عمل میں آرہے ہیں لیکن یہہ واضح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس سے یہہ مطلب ہے کہ ضوابط مذکورہ کے نفاذ سے کوئی تکالیف پیدا نہیں ہوئیں یا یہہ کہ اون کے نفاذ سے اشیاء خوردنی کی بہم رسانی کی موثر نگرانی کا انتظام ہو گیا ہے۔ گاڑیوں کی نگرانی کا انتظام کرنے کیلئے بھی گجرات و جلال پور جٹاں و ننھان کوٹ اور بٹالہ میں ضوابط وضع کئے گئے ہیں۔

حصہ (د) — محصولات

۷ — میونسپلٹیوں کی مجموعی آمدنی کی ۶۱ فیصدی باستثناء سرکاری قرضہ جات و عطیہ جات چنگی سے حاصل ہوئی ہے آمدنی کی اس مد میں اضافہ ہونے کی بہت کم گنجائش معلوم ہوتی ہے اور درحقیقت سال زیر ریویو کی آمدنی سنہ ۱۰-۱۹۰۹ع کی آمدنی سے تھوڑے کم تھی محصول چنگی کی جگہہ محصول ٹرمینل کو عاید کرنے کا مسئلہ بہت سی میونسپلٹیوں میں زیر غور رہا ہے اور سرگودھا میں وہ فی الواقع منظور ہوکر سال کے اختتام سے وہاں رائج بھی ہو چکا ہے۔ مکتسر و فاضلکا میں اسکا نفاذ گورنمنٹ ہند اصولاً منظور کر چکی ہے اگرچہ اسکے متعلق قطعی احکام ابھی تک صادر نہیں ہوئے۔ سال کے اختتام کے بعد گورنمنٹ ہند نے ٹرمینل ٹیکس کے موضوع پر ایک ضروری رزولیوشن میں ان شرایط کا اعلان کر دیا ہے جن پر وہ ٹرمینل محصول کو منظور کرنے پر آمادہ ہے سال ہذا کے دوران میں سیالکوٹ و بھوانی کی میونسپلٹیوں نے تجاویز ارسال کی تھیں لیکن وہ ایسی صورت میں تھیں کہ گورنمنٹ اونکو منظور نہیں کر سکتی تھی-لہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کمیٹیوں اور اونکی نگرانی کرنے والے عہدہداروں کے اس بات کی اہمیت ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی جملہ تجاویز کی پڑتال کرنے میں صرف یہی نہیں دیکھنا چاہئے کہ آیا اس شکل کا محصول اوس مقام کے لئے موزوں ہوگا جہاں اوسکا رائج کرنا مقصود ہو بلکہ یہہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ٹیکس مذکور کس شکل میں واقعی عاید کیا جاتا ہے چھوٹے چھوٹے قصبہ جات جو کسی ریلوے پر واقع نہ ہوں یا جہاں براہ راست تجارت بہت کم ہو یا بالکل نہ ہو وہ بظاہر ایسے ٹیکس کیلئے موزوں مقامات نہیں ہیں جسکا مدعا یہہ ہے کہ اوسکی تحصیل میں سہولت رہے اور جسکی بڑی بڑی اغراض میں سے ایک غرض یہہ بھی ہے کہ واپسیوں کے اوس طریق سے نجات حاصل کی جائے جو محصول چنگی کا جزو لاینفک ہے اسیطرح ٹیکس بحساب مالیت جس کو محصول چنگی کے اکثر گوشوارہ میں بڑی اہمیت دیجاتی ہے محصول کو ایک ایسے طریق میں جاری نہیں رکھا جاتا جسکا مدعا یہہ ہے کہ محصول کی فراہمی میں سہولت ہو اور ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے مواقع کو کم کیا جائے جو درآمد کردہ اشیاء کی مالیتوں کی تشخیص کرنے میں آجکل ماتحت عملہ فراہم کنندہ محصول کو بہت ملتے ہیں-

سال زیر ریویو کے دوران میں محصول میں بہت کم توسیع ہوئی ہے محصول چنگی ڈیرہ غازیخان کے جدید قصبہ میں پہلی دفعہ نافذ کیا گیا ہے جہاں محصول تہ زمین بھی عاید کیا جا چکا ہے اور کروڑ میں ٹیکس مکان کی شرح کو سالانہ مالیت کی ۱ فیصدی سے ۷ فیصدی تک بڑھا دیا گیا ہے گوشوارہ ہا چنگی کو شملہ و روہتک اور آزمو ٹانڈہ میں ترمیم کیا گیا ہے دھرم کوٹ میں جسکو تخفیف کرکے رقبہ مشتہرہ بنا دیا گیا ہے محصول چنگی منسوخ کر دیا گیا ہے اور اوسکی جگہہ محصول پیشہ عاید کر دیا گیا ہے اور جلالپور (ملتان) اور سجان پور و سری گوبند پور میں بھی ٹیکس مکان کی جگہہ ایک اسی قسم کا محصول عاید کیا گیا ہے اگرچہ محصول پیشہ بھی ایک براہ راست ٹیکس ہے لیکن وہ بہت سے مقامات میں ٹیکس مکان کی نسبت کم غیر مقبول ہے لیکن صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کی رپورٹ ہے کہ اسکی فراہمی کی بالخصوص چنیوٹ میں بسا اوقات بڑی سختی کے ساتھہ مزاحمت کی جاتی ہے - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں اعتراض محصول پیشہ کے برخلاف نہیں بلکہ یہہ اعتراض ہر ایک قسم کے ٹیکس کے خلاف ہے-

محصول چنگی کے موثر نظم و نسق و نگرانی کا کام میونسپل کمیٹی کے نہایت ہی مشکل فرائض میں سے ہے-لیکن رپورٹوں میں بہت کم امور ایسے درج ہیں جن سے وہ طریق معلوم ہوسکے جسمیں اس عقدہ کا حل کیا جاتا ہے واپسیوں کے کوائف سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ مروجہ گوشوارہ ہائے چنگی کی مناسبت کے سوال پر اور اس سوال پر کسقدر توجہ دیجاتی ہے کہ آیا واپس کردہ رقوم وصول شدہ چنگی کسی معقول فیصدی کے کس حد تک برابر ہوتی ہیں اگر واپسیوں کی رقم غیر معمولی طور پر کم ہو تو اس سے یہہ بھی ظاہر ہو سکتا ہے کہ کمیٹی اپنے فرائض کی ادائیگی میں قاصر رہتی ہے (اور یہہ حالت شاذ شرقپور میں ہے جہاں کمیٹی نے واپسیاں دینے سے مطلقاً انکار کر دیا ہے) لیکن واپسیوں کی ادنیٰ فیصدی کی وجہ یہہ بھی ہو سکتی ہے

که براه راست تجارت بالکل نه هو یا یهه که محصول کي شرح اس قدر کم هو که لوگ واپسي کے محصول کي پرواه نه کرتے هون جیسا که جگادهري میں هے جهان واپسیون کے لئے کوئی دعاوي پیش نهین کئے جاتے۔روهتک مین واپسیون کي فیصدي صرف ۱ هے اور اسکي وجه یهه بتائی جاتي هے که عین حدود چنگي کے باهر ایک منڈي واقع هے اور وهان سے بهت سا غله درآمد برآمد کیا جاتا هے لیکن یهه وجه ناکافی هے کیونکه کل آمدني کا صرف ۱/۶ حصه غله سے حاصل هوتا هے لیکن اگر واپسیون کي فیصدي کو باقي مانده ۵/۶ حصه آمدني پر پهیلا یاجائے تو صرف ۱ فیصدی سے قدرے زیاده هوتی هے برخلاف اسکے ان مقامات مین جهان کوئی براه راست تجارت نهین هوتی یه توقع نهیں هوسکتي هے که واپسیان اوسي حد تک طلب کي جاتي هئین جس حد تک که لاهور امرتسر جیسے بڑے بڑے مرکزون مین کی جاتي هین اسلئے چهوٹے چهوٹے دیهاتی قصبه جات میں واپسیون کي اعلی فیصدي نهین هونی چاهئے اور جهان ایسی فیصدي موجود هے وهان اوس کو ناموزون گوشواره محصول چنگي یا عمله واپسي کي بد دیانتي اور غیر محتاط نگراني سے منسوب کیا جا سکتا هے اگر کسي بڑے قصبه مین واپسیون کي فیصدي اعلی هو تو اوس کي وجه گوشواره محصول چنگي کی ناموزونیت بهي هو سکتي هے اور بلا شبه بهت سي صورتون مین اوس سے یهه بهي ظاهر هوتا هے که محصول چنگي کو مطلقاً منسوخ کر دینے اور اوس کي جگه محصول ٹرمینل عاید کرنے کي ضرورت هے قصور مین محصول چنگي کي مجموعي آمدني کي ۴۷ فیصدي واپس کي گئي اور سال ماسبق کے مقابله میں یهه فیصدي نمایان طور پر کم هے کیونکه سال مذکور مین واپسیون کي رقم مجموعي واصلات کي ۶۸ فیصدي کے برابر تهي لیکن اعداد کے ملاحظه سے ظاهر هوتا هے که گوشواره کي ترمیم کي ضرورت هے یاکه محصول چنگي کي جگه محصول ٹرمینل ثبت کرنا مناسب هے واپسیون کا ۹۰ فیصدي حصه صرف دو اقسام کي چیزون کي بابت دیا گیا تها حالانکه اشیاء مذکور کی آمدني کل آمدني کي صرف ۶۴ فیصدي تهي۔

قطع نظر خفیف بے ضابطگیون کے جنکا پڑتال کے مختلف نوٹون (یادداشتون) میں ذکر کیا گیا هے عمله محصول چنگي کي اصلي کارروائي میں سوائے چند مستثنیات کے کوئي قابل ذکر واقعات ظاهر نهین هوتے حصار مین بعض محررون پر تغلب کا شبه تها اس لئے اون کو جرمانه کي سزا دي گئی اور فیروز پور مین ریفنڈ کلرک (محرر واپسی) نے ممبر مهتمم کي سست نگرانی سے فائده اٹها کر ۴۳۵ روپیه کي رقم غبن کر لي اس کي پاداش مین اس کو دو سال قید سخت کي سزا دی گئي گوجرانواله مین واپسیون کي فیصدي کے بڑه جانیکی یهه وجه بیان کي جاتي هے که سال کے آغاز پر ۱۰۰۰۰ روپیه کے قریب کے مطالبات باقي تهے جو بجٹ مین روپیه کا انتظام نه هونیکي وجه سے سال ماسبق مین پورے نهین کئے جا سکے تهے واپسیون کي ادائیگی کا التوا احکام مندرجه مجموعه حسابات میونسپل کی براه راست خلاف ورزی هے اور اوس کي اجازت نهین دینی چاهئے۔

۹۔ جنگ کا اثر چنگي پر مختلف شکلون میں هوا هے مجموعي واصلات مین عام کمي هوئي اور اس کي وجه سے فراهمي محصول کے خرچ میں اوسي نسبت سے ایزادي هو گئي هے بعض صورتون مین واپسیون کي اعلی فیصدي بهي جنگ سے منسوب کي جا سکتي هے چونکه ممالک غیر کي مختلف اقسام کي اشیاء کي درآمد بند هو گئي بس لئے جن سوداگرون کے پاس درآمد کرده مال کا ذخیره موجود تها انهین اوس مال کے دوسرے مقامات میں بهیجنے کا اچها موقع مل گیا اور لاهور و امرتسر جیسے مقامات سے جهان سے مال باهر بهیجا جاتا هے ایسي تجارتي اشیاء کے مکرر برآمد کرنے کے باعث تازه درآمد کرده اشیاء کے محصول کی آمدني سے بهت بڑهکر واپسیان دینے کي ضرورت پیش آئی۔

فراهمي محصول کا خرچ کثیرالتعداد چهوٹي چهوٹي میونسپلٹیون میں بدستور بهت زیاده هے بلاشبه یه توقع نهین کي جا سکتي که جهان مجموعي آمدني کم هے وهان اوس کي فراهمی کا خرچ اس قدر کم هو جتناکه اون مقامات میں هوتا هے جهان چنگی کي آمدني کئي لاکهه هوتی هے لیکن مثال کے طور پر ۱۳ فیصدي کے اوس تفاوت کے متعلق کسي قدر تشریح کي ضرورت هے جو شاه آباد و کیتهل کے خرچ میں هوئی هے بڑے بڑے قصبات میں فراهمي محصول کا خرچ قابل تعریف طور پر ادنی هے جس کي مقدار لاهور کی خالص آمدنی کی ۳٫۲۳ فیصدي سیالکوٹ میں ۵٫۱ اور امرتسر میں ۴٫۲ فیصدي هے۔

سوم - حسابات

۱۰ - میونسپلٹیون کی مجموعی آمدنی بہ نسبت سال ماسبق کی آمدنی یعنی ۷۷۳۶۰۰۰ روپیہ سے بڑھکر ۸۲۹۲۹۰۲ روپیہ تک پہونچ گئی - لیکن اگر قرضہ جات و جمع شدہ رقوم کو نکال دیا جائے تو ۲۳۵۰۰۰ روپیہ کے قریب کی نمایان کمی ہوئی ہے - اور یہہ کمی اور بھی بڑھ جاتی اگر میونسپلٹی شملہ مین زیر مد "محاصل محکمہ بجلی" آمدنی نہ ہوتی جو سال زیر ریویو کے دوران مین پہلی دفعہ وصول کیگئی تہی اور جسکی مقدار ۱۶۲۲۲۹ روپیہ تہی -

سب سے زیادہ کمی محصول چنگی کی آمدنی مین ہوئی ہے جو زائد از دو لاکہہ کے قریب کم تہی جسکی وجہ یہہ ہے کہ لڑائی کی وجہ سے ممالک غیر کا اسباب کم مقدار مین درآمد ہوا اور کہ اس سال روپیہ کی عام طور پر قلت رہی - لیکن زیر مد "فروخت اراضیات وغیرہ کی آمدنی مین بہی ۱½ لاکہہ کے قریب کمی ہوئی اور شملہ مین محصول صفائی کی منسوخی سے صف لاکہہ کے قریب کا مزید نقصان ہوا -

آمدنی مین یہہ تخفیف ہونے کے باوجود خرچ مین قریباً ۱۹ لاکہہ کا اضافہ ہوا - یعنی وہ ۸۳۶۷۱۸۱ روپیہ ہو گیا لیکن اس مین سے ۹ لاکہہ روپیہ اوس عطیہ کی بابت ہے جو تعمیرات نکاس آب کے لئے کمیٹی لاہور کو دیا گیا ہے اور جسکو منافع پر لگا دیا گیا ہے - اور ۳½ لاکہہ کے قریب روپیہ میونسپل کمیٹی شملہ نے اپنے محکمہ بجلی کے متعلق صرف کیا - بہمرسانی آب پر ۶۵۰۰۰ روپیہ اور 'نکاس آب' پر ۷۳۰۰۰ روپیہ زائد صرف ہوا 'روشنی' کے خرچ مین بہی ۳۴۰۰۰ روپیہ اور 'اسپتالہائے و شفاخانجات' کے خرچ مین ۳۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا - زیر مد 'پبلک تعلیم' ۲۰۰۰۰ روپیہ کے قریب اضافہ ہوا اگرچہ تعلیمی اغراض کے لئے سرکاری عطیہ جات مین ۱۹۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی - لہذا اوس رقم مین جو میونسپل کمیٹیون نے تعلیم کے لئے اپنے ذاتی ذرایع سے صرف کی ۴۵۰۰۰ روپیہ کی مجموعی بیشی ہوئی ہے جو تسلی بخش ہے - لیکن قسمت ہائے انبالہ و جالندھر مین خرچ مین علی الترتیب ۲۲۰۰ روپیہ و ۱۲۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی -

قسمت جالندھر مین میونسپل کمیٹیون نے تعلیم کے بارہ مین فقدان دلچسپی کا جو ثبوت دیا ہے اوس کا ذکر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے اپنی سالانہ رپورٹ مین کیا ہے - جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ صاحب کمشنر قسمت جالندھر کمیٹیون کو اس معاملہ مین اونکے فرائض کی طرف توجہ دلائینگے - زیر مد 'غیر معمولی - پیشگی رقوم' ۲ لاکہہ روپیہ کی جو بڑی بیشی ہوئی ہے - اوسکی وجہ وہ خرچ ہے جو امرتسر مین اون مختلف ضروری کامون پر کیا گیا جنکے اخراجات کے لئے قرضہ لیا گیا ہے -

سرکاری عطیہ جات کی مقدار مین ۲۰۰۰۰ روپیہ کے قریب کمی ہوئی ہے - لیکن اسکے بالمقابل اون مختلف چندہ جات کی معافی کو بہی مد نظر رکہنا چاہئے جو اس سے پہلے میونسپلٹیون سے گورنمنٹ کو وصول ہوا کرتے تہے اور جنکی مقدار قریب ۹۵ لاکہہ روپیہ تہی -

۱۳۶۳۳۷۱ روپیہ کی مجموعی رقم مین سے ۲½ لاکہہ کے قریب بورڈ حفظان صحت نے تقسیم کیا اور زائد از ۵ لاکہہ شملہ کو و ۲½ لاکہہ ملتان کو اور ۱۴۲۰۰۰ روپیہ ڈیرہ غازیخان کو دیا گیا -

۱۱ - ۳ چہوٹے چہوٹے قصبہ جات مشتہرہ اور میونسپلٹی زیرہ سال کے اختتام پر بقایا کی مجوزہ اقل مقدار قایم نہین رکہہ سکے - صاحب اکونٹنٹ جنرل نے بہی تصدیق نہین کیا کہ میونسپلٹی منٹگمری مالی لحاظ سے اچہی حالت مین ہے - کیونکہ اگرچہ اختتام سال پر اسکا برائے نام بقایا ۸۳۵۱ روپیہ تہا - لیکن ۱۲۳۶۹ روپیہ کے قریب کے بل غیر ادا شدہ موجود تہے - اس میونسپلٹی کی کارروائی کا ریویو ہذا کے دیگر حصص مین غیر مستحسن طریق سے ذکر کیا گیا ہے - اور پڑتال کی یادداشت مین معاملات کی نہایت غیر تسلی بخش حالت ظاہر کی گئی ہے - لہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ صاحب کمشنر و ڈپٹی کمشنر سال رواں کے دوران مین اس میونسپلٹی پر خاص توجہ مبذول کرینگے -

۳۰ فنڈون کے اختتام سال کے بقائے سال زیر ریویو کے خرچ سے زیادہ تہے - لیکن چونکہ بہت سی صورتون مین بقایا جات ضروری کامون کی تکمیل کے لئے جمع کئے گئے تہے یا رکہے گئے - لہذا یہہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہین کہ کوئی کمیٹی اپنے واصلات کو مناسب طور پر خرچ نہین کر رہی -

۱۲ - سال کے دوران میں گورنمنٹ نے میونسپلٹیوں کو ۸۹۱۷۹۷ روپیہ کے قریب قرضہ دیا جس میں سے امرتسر کو بجلی پہونچانے کی اسکیم کے لئے ۴½ لاکھ و شملہ کو ہائیڈرو الکٹرک اسکیم کی توسیع اور اصلاحی اسکیم کے لئے علی الترتیب ۲۷۲۰۰۰ روپیہ و ۱۲۶۷۹۷ روپیہ دیا گیا۔

حصہ چہارم — جنرل

۱۳ — سال زیر رپورٹ کے دوران میں صحت عامہ مجموعی طور پر عمدہ رہی - لیکن قسمت لاہور میں پھر وباء ہیضہ نمودار ہوئی جو امرتسر میں خاص طور پر شدید تھی اور جالندھر و لدھیانہ کو بھی اوس سے نقصان پہونچا - پلیگ (طاعون) بھی سابقہ دو سالوں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر زیادہ تھی - بالخصوص قسمت ہائے راولپنڈی و ملتان میں - لیکن چیچک کی اموات کی تعداد کم تھی - سال زیر رپورٹ کے دوران میں میونسپلٹی ہائے کرنال و پلول میں ایکٹ ٹیکہ چیچک کو نافذ کیا گیا اور کرنال و وزیر آباد کی کمیٹیوں نے ایکٹ مذکور کے تابع قواعد وضع کئے۔

قسمت جالندھر میں ریلوے جات (کے راستوں) میں مزید توسیع کی گئی ہے - جالندھر سے ٹانڈہ و راہوں تک چھوٹی لائنوں کو آمد و رفت وغیرہ کے لئے کھول دیا گیا ہے اور ڈلہوزی - دسوہہ و مکیریاں سڑک کو اسباب کی بار برداری کے لئے قابل استفادہ کر دیا گیا ہے جس سے تحصیل دسوہہ کی عام تجارت کو زیادہ تر فائدہ پہونچیگا - قسمت راولپنڈی میں مندرا - بھون ریلوے زیر تعمیر ہے اور اغلباً آئندہ سال تک کھول دیجائیگی۔

۱۴ - جماعتی حفظان صحت کی اصلاح کا کام بدستور میونسپل کاموں کی صف اول میں شمار کیا جاتا ہے - باضابطہ سند یافتہ ہیلتھ افسران (جنکی تنخواہ کلاً یا جزواً گورنمنٹ ادا کرتی ہو) اور انسپکٹران حفظان صحت کے تقرر کے مسئلہ پر جس پر گورنمنٹ نے گذشتہ سال زور دیا تھا بہت سی کمیٹی ہائے متعلقہ نے توجہ مبذول کی ہے اور بہت سی صورتوں میں یہہ آسامیاں پر ہو گئی ہیں - لیکن بعض کمیٹیوں کو ضروری قابلیتوں کے ہیلتھ افسران مجوزہ تنخواہ پر حاصل کرنے میں فی الحال مشکل پیش آرہی ہے - لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر محض ایک عارضی مشکل رفع کرنے کے لئے اون قواعد کو نرم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں جو مرتب ہو چکے ہیں - نکاس آب کی تجاویز کو حفظان صحت کی اصلاحات کے پروگرام میں نمایاں جگہہ دیجارہی ہے - ایسی تجاویز وزیر آباد و موہی اور فیروزپور اور بالخصوص امرتسر میں زیر تعمیر ہیں جہاں (یعنی آخر الذکر شہر میں) تحت الارض نالی نکاس کے ساتھ ساتھ شہر کے بازاروں و گلیوں کے فرش کو از سر نو پختہ بنایا جا رہا ہے - جو نتائج حاصل ہو رہے ہیں وہ نہایت تسلی بخش ہیں - لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ بہم رسانی آب کے پائپ (نلوں) میں تبدیلیاں یا ایزادیاں کرنے کی غرض سے جدید تعمیر شدہ فرش کو توڑنے کے متعلق کمیٹی کے ہیلتھ افسر نے جو رائے ظاہر کی ہے اوس پر مناسب توجہ مبذول کی جائیگی - لاہور کی گندے پانی کی اسکیم نے جس کیواسطے گورنمنٹ نے ایک بھاری عطیہ دیا ہے ابھی تلک آخری صورت اختیار نہیں کی - لیکن امید ہے کہ اس کام کی تعمیر شروع کرنے میں زیادہ دیر نہیں کیجائیگی - نکاس آب کی ایک اہم اسکیم ملتان کے لئے بھی تیار کی گئی ہے - اور گورنمنٹ نے اس کے خرچ کے لئے ایک فیاضانہ عطیہ دیا ہے - گوجرانوالہ و جہلم و پانی پت اور روہتک میں اسی قسم کی تجاویز زیر غور ہیں اور نکاس آب کی اون تعمیرات کے خرچ کے متعلق جو منظور ہو چکی ہیں بورڈ حفظان صحت نے روہتک و کالکا کی کمیٹیوں کو عطیہ جات دئے ہیں - پانی کی کافی بہم رسانی کا انتظام کرنے کے مسئلہ پر بھی توجہ منعطف کیجا رہی ہے اور ملتان و میانوالی و عیسیٰ خیل و پنڈ دادنخان اور روہتک میں تجاویز زیر غور ہیں اور لائل پور و ضلع لائلپور کے دیگر قصبات میں موجودہ تعمیرات آبرسانی میں توسیع کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں۔

ایسی جملہ اسکیم ہائے کے لئے گورنمنٹ کشادہ دلی کے ساتھ عطیہ جات دینے پر آمادہ رہی ہے - لیکن ہمیشہ اس اصول پر کہ صرف اون کمیٹیوں کو امداد دیجائے جو اپنی امداد خود کرتی ہیں - مالی کشیدگی کی موجودہ حالتوں میں ایسی اغراض کیلئے سرکاری عطیہ جات میں لازمی طور پر بہت بڑی تخفیف ہوگی - لیکن یہہ بالکل قابل افسوس نہیں ہوگا - اگر اس سے ایسی بڑی بڑی تجاویز کی تیاری رک جائے جنکے لئے خود کمیٹیوں کے موجودہ ذرایع بالکل غیر مکتفی ہیں - جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب کمشنر لاہور کے ساتھ اسبارہ میں متفق ہیں کہ کمیٹیوں کو اس امر کی جرأت نہیں دلانی چاہئے کہ وہ گورنمنٹ سے ایسی

سہولتیں حاصل کرنے کی توقع کریں جنکا خرچ کمیٹیاں (بشرط ضرورت) محصول میں اضافہ کرکے ادا کرنے پر آمادہ نہیں۔

ٹاؤن پلیننگ (نئے قصبہ جات بسانے) کے مسئلہ پر سال زیر ریویو کے دوران میں نمایاں توجہ مبذول کی گئی ہے اور اسکے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی گئی تھی جسنے اس مسئلہ کے متعلق رپورٹ پیش کی ہے۔کمیٹی مذکور کی سفارشوں کو خاص خاص تبدیلیوں کے ساتھہ گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے اور اونکو ماہرین فن اشخاص کے مشورات کی حیثیت میں متداول کیا گیا ہے جانچہ نئے قصبہ جات بسانے کی تجاویز پر بحث کرتے وقت مناسب غور درکار ہوگی اور اگر اون سے کسی قسم کا اختلاف کیا جائیگا تو ایسے اختلاف کی وجہ اور اوسکا جواز ثابت کرنا پڑیگا جن امور پر اون میں بحث کیگئی ہے وہ زیادہ تر جدید قصبات کی تعمیر کے متعلق ہیں۔لیکن یہہ سفارشیں موجودہ قصبوں کی اصلاح کے کام میں بھی کار آمد ہونگی۔کیونکہ اون میں قصبے بسانیکے ایسے طریق درج ہیں جن تک بہ تبعیت حالات حتی الامکان رسائی حاصل کرنا مناسب ہے۔

سال زیر ریویو کا ایک خاص واقعہ یہہ ہے کہ گذشتہ موسم سرما میں گرانی غلہ کے موقع پر لوگوں کی امداد کیلئے متعدد میونسپلٹیوں نے ارزاں نرخوں پر غلہ فروخت کرنے کیلئے دوکانیں کہولی تہیں اور گورنمنٹ نے جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ حالات کے باعث امپیریل ریلیف فنڈ کی پراونشل برانچ کی معرفت ایسی دوکانوں کے خرچ کا ایک حصہ ادا کیا۔یہہ باور کیا جاتا ہے کہ ارزاں نرخ پر غلہ فروخت کرنے کی یہہ دوکانیں بڑے بڑے قصبات میں ایک بڑی حد تک مفید ثابت ہوئی ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ آرائے مذکور کی نقول جملہ صاحبان کمشنر قسمت ہا و ڈپٹی کمشنر اضلاع پنجاب و صاحب سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری۔شعبہ عمارات و سڑکہا کی خدمت میں اور گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعلیم میں ارسال کی جائیں۔

نیز حکم ہوا کہ آرائے اور اونکا ترجمہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب کی طبع ہا اردو و انگریزی میں شایع کیا جائے اور نہ اردو ترجمہ کی نقول میونسپل کمیٹیوں کی اطلاع کیلئے صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں کی ارسال جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—اے-ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مشتہرہ و مطبوعہ ہوا لئے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳] لاہور — ۲۱ جنوری (مطابق ۱ جنوری) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ دوم

پنجاب کے حسابات بابت سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کی رپورٹ دربارہ مقابلہ آمدنی و خرچ وغیرہ کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ خزانہ نمبر ۹۷-ف مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

پنجاب کے حسابات بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء کی رپورٹ (ابتدائی طبع) دربارہ مقابلہ آمدنی و خرچ وغیرہ ملاحظہ سے گذری۔

آرائے — ان غیر معمولی حالات کے باعث جو جنگ یورپ کی وجہ سے رونما ہوئے ہیں۔ حسابات بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء سے صوبہ کی آمدنی و خرچ کی باریک رد و بدل کے متعلق کسی عملی واقفیت کا حاصل کرنا یا بجٹ کے تخمینہ جات کی صحت کے بارے میں کسی مفید نتائج پر پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے۔ لہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس سال ان اعداد کی بہ تفصیل پڑتال (جو سابقہ رپورٹ ہائے دربارہ مقابلہ آمدنی و خرچ وغیرہ کے ریویو کا ایک نمایاں خاص ہوا کرتی تھی) نہیں کرنا چاہتے جو صاحب اکونٹنٹ جنرل نے پیش کئے ہیں۔

۲۶۶۱ پی جی جی۔

۳۔۔ محکمہ جات دیوانی کے اخراجات کی ۱۶۱ فیصدی پر سال زیر ریویو کے دوران میں اعتراضات کئے گئے۔اور اگر اعداد بابت سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع (جبکہ عملی پر اسیقدر فیصدی پر اعتراضات ہوئے تھے) کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں کئی دیگر صوبجات کی نسبت بے قاعدہ اخراجات بہت زیادہ ہیں۔لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خیال فرماتے ہیں چونکہ مفصل تنقید کے لئے کوئی مصالحہ موجود نہیں ہے۔اسلئے دیگر صوبجات کے اعداد کے ساتھ کسیقسم کا مقابلہ کرنا باعث مغالطہ ہوگا۔یہہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ اون صوبجات کی نسبت جہاں مقررہ میعاد کا طریق زیادہ وسیع طور پر مروج ہے۔پنجاب میں خرچ کی کثیر رقم پر بلوں کی عدم تصدیق کے باعث عارضی طور پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اور اخراجات کا کثیر حصہ حساب میں اسلئے فی الفور درج نہیا جاتا کہ اون کا بہت سا حصہ قابل تصدیق کنٹنجنٹ اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔اگر یہی صورت ہے تو مقررہ میعاد کے طریق کے یکم اپریل آئندہ سے مروج ہو جانے سے خود بخود اس نقص کی اصلاح ہو جائیگی۔

ہز آنر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ خرچ کی بے ضابطگیوں کے متعلق صاحب چیف انجینیران نے اپنے ماتحت ملازمین کو جو حال ہی میں تنبیہات کی تھیں وہ بار آور ہونے لگ گئی ہیں اور صیغہ عمارات سرکاری کے ہر دو شعبوں کے خرچ میں جسپر دفتر ال نے اعتراض کیا تسلی بخش کمی ہوگئی ہے۔ جو اعتراضات کئے گئے ان میں سے اکثر قواعد کی چھوٹی چھوٹی خلاف ورزیوں کے متعلق تھے۔معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی بہت سے کام تخمینہ جات کے باضابطہ منظور ہونے سے پہلے شروع کر دئے جاتے ہیں اور ہز آنر کو امید ہے کہ صاحبان چیف انجینیر اس بارہ میں مزید اصلاح کے قابل ہونگے۔

۴۔۔ بے ضابطگی کی خاص خاص مثالیں جو صاحب اکونٹنٹ جنرل نے پیش کی ہیں وہ زیادہ تر سنگین نوعیت کی نہیں۔لیکن اون سے ظاہر ہوتا تھا کہ اب بھی بعض اوقات افسران بل ہائے سفر خرچ و بل ہائے کنٹنجنٹ کی کافی احتیاط سے جانچ نہیں کرتے۔آئندہ مواجب سفر کے دو دو دفعہ حاصل کرلینے کا انسداد کرنے کے لئے اب ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ زیر ریویو رپورٹ میں پانچ ایسی مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں جن میں سفر خرچ دوبارہ وصول کر لیا گیا تھا۔سرکیولر او قواعد نگرانی کرنے والے اور تنخواہ تقسیم کرنے والے افسروں کی توجہ ایک دفعہ پھر اس بات کیطرف مبذول کراتے ہیں کہ اونکو چاہئے کہ اون کے زیر اہتمام رکھے ہوئے سرکاری روپے میں سے جو ادا کیا جائے اون کے منظور کرنے کے وقت مناسب احتیاط سے کام لیا کریں۔

حکم——حکم ہوا کہ آرائے مندرجہ الصدر کی ایک نقل گورنمنٹ ہند کے صیغہ خزانہ میں ارسال کیجائے اور صاحب کنٹرولر و آڈیٹر جنرل صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب اور جملہ افسران محکمہ جات پنجاب کو بھیجی جائے۔۔

اور نیز یہہ کہ آرائے مذکور بغرض اطلاع عام گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شایع کی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط او۔ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

مطبوعہ و مشتہرہ اولی پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴] لاہور — ۲۸ جنوری (مصدریہ ۴ فروری) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ دویم

عام

نظم و نسق جنگلات پنجاب کی کارگذاری کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ جنگل نمبری ۲۲ مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۶ ع

نظم و نسق جنگلات پنجاب کی کارگذاری کی رپورٹ بابت سال ۱۵--۱۹۱۴ ع مرسلہ صاحب کنسرویٹر جنگلات پنجاب ہمراہ چٹھی نمبری ۲۸۴۸ مورخہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ع ملاحظہ سے گذری-

آرائے—سال زیر ریویو کے دوران میں رقبہ زیر نگرانی محکمہ جنگل میں ۷۶۶۷۰ مربعہ میلوں کی خالص تخفیف ہوئی جسکی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ کانگڑہ کے محفوظ جنگلات میں سے قریباً ۵۲۰۰۰ ایکر ڈپٹی کمشنر کے سپرد کر دیا گیا ہے-کانگڑہ کے جنگلات کے تحفظ پر سال مذکور کے دوران میں نمایاں توجہ مبذول کی گئی ہے زیر دفعہ ۲۹ ایکٹ جنگلات ہند بند کرنے کے قابل رقبہ جات کے انتخاب کے کام کی نسبت رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وہ قریب الاختتام ہے اور ۱۸۸۱-ایکڑ رقبہ فی الواقع بند کر دیا گیا ہے-یہہ کارروائی جنگلات ہذا کے ورکنگ پلین کی اس عام نگرانی کا نتیجہ ہے جو آجکل جاری ہے اور جسکی رو سے زیادہ سخت انتظام عمل میں لایا جائیگا اور اسکے ساتھہ ہی کام کی مقدار میں بہی بڑی بیشی ہو

۲۷۲۳ پی-جی-جی-

جائیگی ایک بہت بڑے رقبہ کو صاحب ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں منتقل کر دینے کی منظوری دے دی گئی ہے جسکی وجہ جزواً یہہ ہے کہ متعلقہ جنگل کو اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ زیادہ کارآمد جنگلات پر یکجہتی کے ساتھہ توجہ مبذول کر سکے لیکن یہہ منظوری زیادہ تر اس خیال سے دی گئی ہے کہ خود لوگوں کو جنگلات کے انتظام میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے اور یہہ امید ہے کہ اس طریق میں وہ اس نقصان کو محسوس کرنا شروع کرینگے جو مویشیوں کو جنگلات میں بکثرت چرانے اور جانوروں کو درختوں کے پتے نوچنے کی اجازت دینے سے ہوتا ہے اور وہ بذات خود اس نقصان کا تدارک کرنے کی کوشش کرینگے۔ اس نقصان کو آئندہ روکنے کی غرض سے ہی گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۱۳ع میں ایک محصول چرائی عاید کرنا منظور ہی فرمایا تھا اور یہہ سوال ہنوز زیر غور ہے دسمبر ۱۹۱۴ع میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی تھی اور اوس کے غور و خوض کا نتیجہ یہہ ہوا کہ زمینداروں کی بھیڑوں پر محصول اوس وقت تک ملتوی کرنے کا حکم صادر کیا گیا تھا جبتک کہ ایک ایسی اسکیم تیار نہ ہو جائے جسکے مطابق صرف اون فاضلہ جانوروں پر محصول عاید کیا جا سکے جو مالکوں نے اپنی جائز خانگی ضروریات کے علاوہ رکھے ہوں۔لیکن بھیڑ و بکریوں کا محصول منظور کر لیا گیا تھا اور بکریوں کی صورت میں یہہ فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ اگر دو سالوں کے بعد بکریوں کی تعداد معقول حد تک کم نہ ہو جائے تو اونکے محصول کو نمایاں طور پر بڑھا دیا جائے۔کانگڑہ کے جنگلات جاگیر پر بھی توجہ مبذول کی گئی ہے اور جملہ جنگلات و بنجر اراضیات جن میں ایستادہ درخت سرکاری ملکیت میں بطور جنگلات محفوظ مشتہر کر دئے گئے ہیں اور درختوں کو رکھے ہوئے درخت قرار دے دیا گیا ہے۔جنگلات کی اصلی حقیقت کی بھی نظر ثانی کی گئی ہے اور راجا صاحبان و گورنمنٹ کے مابین شرائط انتظام بھی منظور کیگئی ہیں خاص جنگلات کے علاوہ غیر مزروعہ اور بنجر اراضیات پر ایستادہ درختوں کے حقوق کا تکلیف دہ اور پیچیدہ مسئلہ بھی زیر غور رہا ہے اور گورنمنٹ نے اون اصولوں کی توضیح کر دی ہے جنپر گورنمنٹ و غیر سرکاری مالکان کے حقوق کا فیصلہ کیا جائیگا۔

۲۔ آبپاشی شدہ ذخیرہ ہا درختان کے انضباط کی تجاویز قریبا مکمل ہو چکی ہیں۔خانیوال کے ذخیرہ درختان کے علاوہ جس میں ۱۶۲۹۰ ایکڑ اراضی ہے بمقام چیچہ وطنی ۱۱۶۸۰۔ایکڑ اراضی کو ذخیرہ کے لئے منتخب کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے اور اسکو بھی نہر لوئر باری دوآب سے آبپاشی کیا جائیگا نہر اپر باری دوآب پر بمقام کوٹ لکھپت ۱۹۰۵ ایکڑ کا قلیل رقبہ منتخب کیا گیا ہے اور ۱۰۰۰۰ ایکڑ اراضی اسی غرض کے لئے نہر لوئر جہلم پر مقام پبو محل محفوظ رکھی گئی ہے (ابتداً یہہ منشا تھا کہ تحصیل شرقپور ضلع گوجرانوالہ میں ایک بڑا ذخیرہ درختان بنایا جائے اور صاحب انسپکٹر جنرل جنگلات کی تجویز کے مطابق خانیوال کے رقبہ کو ۱۰۰۰۰۔ایکڑ تک محدود کر دیا جائے لیکن چونکہ خانیوال میں اس سے زیادہ رقبہ کو آبپاشی کرنے کی تیاریاں قبل ازیں کی جا چکی تھیں اسلئے شرقپور میں ذخیرہ درختان بنانے کی تجویز ترک کر دی گئی اور خانیوال کی تجویز جسکی زمین لاہور سے کراچی جانے والی مین ریلوے لائن کے دونوں طرف نہایت مفید طور پر واقع ہے منظور کیگئی) ضلع گجرات میں ۷۰۰۰۔ایکڑ رقبہ کے منتخب ہو جانے سے آبپاشی شدہ ذخیرہ جات کی اسکیم مکمل ہو جائیگی۔ذخیرہ درختان چھانگا مانگا میں ۱۱۳۰۰۔ایکڑ رقبہ کی پیداوار سے زاید از ۱½ لاکھہ روپیہ منافع ہوا اور امید ہے کہ جب جدید ذخیرہ ہا پورے طور پر پختہ ہو جائینگے تو اون سے قریباً ۱۲ لاکھہ کی خالص آمدنی ہوا کریگی۔

۳۔ بدوران سال مذکور جرائم جنگل کی تعداد میں نمایاں کمی ہوئی ہے یعنی وہ ۱۱۹۵۱ سے کم ہو کر ۹۷۳۶ رہ گئے اور یہہ اعداد دو سال پہلے کے اعداد سے کسیقدر کم ہیں لیکن اس کمی کو صاحب کنسرویٹر کامل اطمینان کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔راولپنڈی و کانگڑہ میں جہاں آتش زدگی کے جرائم کے علاوہ دیگر قسم کے جرائم میں نہایت ہی نمایاں کمی ہوئی ہے صاحب موصوف اس کمی کو قانون کے باقاعدہ نفاذ اور معقول تاوان عاید کئے جانیکی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن صاحب موصوف کے خیال میں ایسی ظاہرہ اصلاح کی وجہ زیادہ تر اتفاقیہ و عارضی قسم کے اسباب ہیں یہہ بات خاص طور پر قابل افسوس ہے کہ کچھہ سالوں تک نسبتاً محفوظ رہنے کے بعد موسم گرما کے آغاز میں ڈیژن ہا راولپنڈی و کانگڑہ میں آتش زدگی کی اہم وارداتیں ظہور میں آئی ہیں۔کیونکہ اگرچہ آتش زدگی کے اسباب ابھی تک پورے طور پر معلوم نہیں ہوئے لیکن یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بہر کیف آتش زدگی کی بہت سی وارداتیں اتفاقیہ واقع نہیں ہوئیں پس یہہ ظاہر ہے کہ سخت سے سخت تعزیری تجاویز بھی آتش زدگی کی متعدی مرض کی بیخ کنی کے لئے کافی

نہیں ہیں قسمت راولپنڈی میں جنگلات کو جو نقصان پہونچا ہے وہ اور بھی زیادہ افسوس ناک ہے کیونکہ اوس جدید ورکنگ پلین کی کامیابی جس میں سابقہ ورکنگ پلین کی نسبت تین گنا زیادہ پیداوار حاصل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے زیادہ تر اس بات پر منحصر ہے کہ محکمہ جنگل جنگلات کو آتش زدگی سے بچا سکے۔ کل وارداتہائے آتش زدگی کی تعداد ۳۰۲ یعنی سال ماسبق کی تعداد سے دو چند کے قریب اور سوختہ رقبہ سال ماسبق کے ۷۳۸۹ ایکڑ کے مقابلہ میں ۴۱۵۷۸ ایکڑ ہے اسکے علاوہ ۲۳۱۳۳ ایکڑ خود محکمہ نے بغرض حفاظت یا دیہاتیوں کے لئے تازہ گھاس مہیا کرنے کی غرض سے جلائے محکمہ جنگل کی طرف سے جنگل کو جلانے کا تجربہ کانگڑہ میں پہلی دفعہ کیا گیا تھا لیکن شدید بارشوں کی وجہ سے ناکام ثابت ہوا اور راولپنڈی میں اگرچہ بڑے بڑے رقبہ جات کو کامیابی کے ساتھ جلایا گیا مگر یہ تجویز ایسی آتش زدگی کی وارداتوں کو روکنے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی جنکو روکنا محکمہ کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔

۴ — سال زیر ریویو کے دوران میں جنگل کے لئے عام طور پر درخت لگانے یا جنگل کے لئے درخت لگانے کے تجربات کے متعلق کوئی امر قابل ذکر نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ چیچاوطنی اور کوٹ لکھپت کے آبپاش شدہ ذخیرہ ہائے درختان کو ناکافی اور بے قاعدہ بہمرسانی آب سے بہت نقصان پہونچا ہے اور کوٹ لکھپت میں ایک قلیل رقبہ کے سوا باقی رقبوں میں تخم ریزی درختان کے کام میں صرف اوسط درجہ کی کامیابی ہوئی ہے۔ یوکلپٹس کی جھاڑیاں لگانے کے عمدہ نتائج کا جسکی بمقام جلوگ آزمائش کی گئی تھی صاحب کنسرویٹر نے ذکر کیا ہے اور اون نتائج کی بنا پر اون کا یہہ خیال ہے کہ شملہ کے مضافات میں ننگی پہاڑیوں کی اطراف پر درخت لگانے کے لئے شاید یوکلپٹس سے روبینیا زیادہ بہتر ہوگا درختوں وغیرہ کی قدرتی از سرنو پیدائش کو انتظام کے زیادہ معقول طریقہ اختیار کرکے امداد دینے کے عام مسئلہ پر بڑی توجہ مبذول کی جا رہی ہے اور اس بارہ میں مری و کہوٹہ کے جنگلات کے جدید ورکنگ پلین بہت فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں اسی طرح جنگل کے انتظام کے لئے جو بیش از بیش مبنی بر سائنس طریقے جو آجکل اختیار کئے جا رہے ہیں اون میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ موجودہ درختوں میں سے بعض درختوں کو ایک باقاعدہ طریق کے مطابق کاٹ کر باقی ماندہ درختوں کی حالت بہتر بنا دی جائے اور اس طریق پر گذشتہ سال ایک وسیع پیمانہ پر عمل کیا گیا تھا اور ساتھ ہی اس سے وہ مسلسل بیشی بھی ظاہر ہوتی ہے جو اوس تربیت یافتہ عملہ کے مہیا کرنے میں کی جا رہی ہے جسکی عدم موجودگی کی وجہ سے ایسے عمل ہائے گذشتہ سالوں میں انجام نہیں دئے جا سکتے تھے۔ لیکن اب پنجاب کا سکول جنگلات ماتحتوں کی ایک معقول تعداد کو تعلیم دے رہا ہے اور تعلیم جنگل کی سہولتوں کی مزید ایزادی کے مسئلہ پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے پنجاب و صوبہ سرحد شمال مغربی اور صوبجات متحدہ کیلئے رینجروں کو تعلیم دینے کے واسطے ڈیرہ دون میں ایک مشترکہ فورسٹ سکول قائم کرنے کی اسکیم زیر بحث ہے لیکن اوس اسکیم کا خرچ جیسا کہ اس وقت تخمینہ لگایا گیا ہے متوقع نتائج کے بہت غیر متناسب ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کو اسکیم مذکور میں شامل ہونے کیلئے اوس وقت تک مجبور نہیں کر سکتے جبتک کہ اسکیم مذکور کے خرچ میں حقیقی تخفیف نہ کی جائے۔

۵ — جنگل سے حاصل کردہ چوب عمارتی کی مقدار سال ماسبق کی مقدار سے زائد از ۶ لاکھ مکعب فٹ زیادہ تھی اور جنگل سے حاصل کردہ ایندھن کی مقدار بقدر ایک کروڑ دس لاکھ مکعب فٹ کے زیادہ تھی۔ لیکن آخر الذکر صورت میں اس بیشی کی وجہ قریباً تمام و کمال یہہ ہے کہ اوس ایندھن کو جو کانگڑہ کے قابضان حقوق جنگل سے لیتے ہیں پہلی دفعہ نقشہ جات میں شامل کیا گیا ہے۔ کلہم ۳۴۰۰۰۳۵۵ مکعب فٹ پیداوار کلاں (لکڑی) اور قریباً ۲۳ لاکھ روپیہ کی پیداوار خورد (چھوٹی موٹی چیزیں) جنگلات سے حاصل کی گئی محکمہ جنگل کے ملازمان کی وساطت سے لکڑی کی اتنی ہی فیصدی نکالی گئی جتنی کہ سال ماسبق میں نکالی گئی تھی لیکن صاحب کنسرویٹر کا خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ اوس منافع کا جائز حصہ لینا چاہتی ہے جو نوکدار پتوں والے درختوں (چیل۔ دیار۔ کیلون وغیرہ) کی قیمت میں اضافہ ہونیکی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں تو گورنمنٹ کو محکمہ جنگل کی وساطت سے درخت وغیرہ لگانے کا کام زیادہ وسیع پیمانہ پر اختیار کرنا پڑیگا۔ جنگلات کلو و کانگڑہ کی کارروائی کے متعلق صاحب انسپکٹر جنرل جنگلات کی حال ہی کی یادداشتوں سے جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے حال ہی میں دیکھی ہیں صاحب کنسرویٹر کے اس خیال کی تائید ہوتی ہے اور جناب

نواب لفٹننٹ گورنر بہادر محکمانہ کاروائی کے اوس طریق کو جو چند سال پیشتر تک رائج تھا جزواً اختیار کرنے کے مسئلہ پر اوس وقت غور کرنے پر آمادہ ہونگے جب یہ سوال پختہ صورت میں دوبارہ پیدا ہوگا۔

۶—نقد آمدنی کی رقم میں کچھہ سالوں سے مسلسل بیشی ہو رہی ہے اور وہ سال زیر ریویو میں ۵۶۳۱۳۹ روپیہ تک پہونچ گئی یعنی سال ماسبق کے مقابلہ میں ۱۳۲۳۶۰ روپیہ کی بیشی ہوئی۔ خرچ میں خفیف کمی ہوئی یعنی وہ ۹۰۵۷۳۸ روپیہ سے کم ہو کر ۹۰۲۳۵۴ روپیہ رہ گیا اور مختلف مدات کی آمدنی میں جو بیشی ہوئی ہے اور جس میں سے بڑی رقم ۵۸۰۰۰ روپیہ ہے اون رقبہ جات کے ایندھن کی فروخت سے حاصل ہوئی ہے جنکو نو آباد کیا جاتا ہے۔ سڑکوں و عمارات کا خرچ (۱۱۵۰۰۰ روپیہ) پھر بہت زیادہ ہے لیکن وہ پورے طور پر جائز ہے۔ آمدنی کی بڑی غیر وصول شدہ رقوم کی مقدار میں جسکا سال گذشتہ کے ریویو میں ذکر کیا گیا تھا حقیقی تخفیف کر دی گئی ہے۔

سال زیر ریویو کے دوران میں رال سازی کے مالی نتائج نہایت ہی حوصلہ افزا ثابت ہوئے ہیں اگرچہ رال کشید کرنے کا کام صرف تین مہینوں تک جاری رہا۔ کارخانہ رال واقع جلو موسم سرما کے دوران میں مکمل ہوا اور ۱۵ مارچ کو جاری ہوا۔ جدید کلین نہایت ہی کامیاب ثابت ہوئی ہیں کیونکہ اونکے چلانے کا خرچ پہلے سے کم ہے اور تارپین کا تیل زیادہ مقدار میں نکلتا ہے اس کا کل خرچ ۴۳۶۶۰ روپیہ ہے جس میں سے نصف سے زیادہ سرمایہ کے حساب میں درج کرنے کے قابل ہے اور کل وصول شدہ آمدنی ۰۰۰۔ روپیہ کے قریب ہوئی اور ۱۰۰۰۰ روپیہ کے قریب غیر وصول شدہ تھی۔ ان نتائج کے لئے مسٹر گبسن تحسین کے مستحق ہیں صاحب موصوف نے ہی جدید کلین منتخب کین ہیں اور انکو نصب کرایا ہے اور انہیں کی زیر نگرانی یہہ کام ہوتا رہا ہے۔ پنجاب و صوبہ جات متحدہ کے کارخانوں کے باہمی مقابلہ کو دور کرنے کے لئے انتظامات عمل میں لائے جا رہے ہیں اور فروخت رال کے لئے ایک مشترکہ منیجر کا تقرر زیر غور ہے۔

۷—محکمہ جنگل کے عملہ کارکان کی مقرر ترتیب اور اونکی تنخواہ کی اصلاح کی تجویز جو کچھہ سالوں سے زیر غور رہی ہے عمل میں لائی گئی اور اسکے لئے ۷۶۳۵ روپیہ کا زاید سالانہ خرچ منظور کیا گیا ہے عملہ اعلی کی مقرر ترتیب کی تجاویز ابھی تک مکمل نہیں ہوئین۔ لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ محکمہ جنگل کی ذمہ واریاں روز بروز بڑہ رہی ہیں اور چونکہ زمانہ حال میں جنگلات کے انتظام کے لئے زیادہ سخت کاروائی کی ضرورت ہے اسلئے نگرانی کرنے والے عملہ کو بڑھانے کی واقعی ضرورت ہے اور جناب ممدوح کو امید ہے کہ وہ توسیع عملہ کی ایک معقول اسکیم اوس وقت تک منظور کرالینگے جب تک مالی حالت کے لحاظ سے اسکیم مذکور کا نفاذ ممکن ہو جائیگا۔

۸—جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس گرمجوشی کا اعتراف فرمانا چاہتے ہیں جس سے مسٹر مکنٹوش نے محکمہ جنگل کا اہتمام ہاتھہ میں لیا ہے اور صاحب موصوف کا انکی دلچسپ رپورٹ کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اور نیز جناب ممدوح اوس سرگرمی و جامعیت کا اعتراف فرمانا چاہتے ہیں جس سے محکمہ جنگل کے عہدہ داروں نے سال زیر ریویو کے دوران میں اپنے فرائض کو سر انجام دیا ہے۔

حکم—حکم ہوا کہ آرائے مذکور پنجاب گزٹ میں طبع کی جائیں اور صاحب کنسرویٹر جنگلات پنجاب کی خدمت میں بغرض اطلاع و آگاہی ارسال کی جائین نیز یہ کہ وہ رپورٹ کی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ مال و زراعت (جنگلات) میں ارسال کی جائین۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—جےہی ٹامسن

ریوینیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ افس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور ــ ۲۴ مارچ (مجریہ ۳۱ مارچ) سنہ ۱۹۱۶ع ــ یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ دویم

عام

محکمہ کاغذات زمین کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو۔

نمبر ۳۳ــ(مال و زراعت ــ مال) مورخہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع

منجانب ــ آنریبل ایچ ۔ ڈی کریک صاحب آئی ۔ سی ۔ ایس قائمقام ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بجانب ــ صاحب جوائنٹ سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین کی اوس سالانہ رپورٹ کے موصول ہونے کی اطلاع دوں جو آپکی چٹھی نمبری ۲۷ مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع کے ساتھہ بھیجی گئی تھی۔

۲ ــ اس سال کے دوران میں منظور شدہ اُمیدواران پٹواری کی تعداد میں بہت سی کمی ہوئی۔ اگرچہ اون میں زراعت پیشہ اُمیدواروں کی تعداد بدستور رہی۔ اُن اُمیدواروں کی تعلیمی قابلیت کے معیار میں بہی تنزل ہوا خصوصاً اون اُمیدواروں کی صورت میں جو غیر زراعت پیشہ اقوام میں سے تھے۔ صاحب ۳۲۷۴ بہی ہیں۔

فنانشل کمشنر بہادر خیال کرتے ہیں کہ جب تک مطلوبہ قابلیت کے زراعت پیشہ اُمیدوار کافی تعداد میں مل سکتے ہیں۔یہہ بات کسی طرح قابل افسوس نہیں۔لیکن یہہ امر نا تسلی بخش ہے۔کہ سال زیر ریویو میں زراعت پیشہ اقوام کے اُمیدواروں کی تعلیمی قابلیت کی وہ ترقی قائم نہیں رہی۔جسکا گذشتہ سال ذکر کیا گیا تہا۔اُمیدواروں کی قابلیت کے اس تنزل کی وجہ سے امتحان پٹوار میں اونکی کمتر تعداد پاس ہوئی ہے۔اور اگرچہ خالی شدہ اسامیوں کے پر کرنے کیلئے اُمیدواروں کی تعداد ابہی تک بہت ہے۔لیکن اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہہ بات کسیقدر موجب تشویش ہے۔اور یہہ کہ وہ وقت آرہا ہے۔جبکہ پٹواریوں کی تنخواہ اور آئندہ ترقی کو زیادہ دلکش بنانا ضروری ہوگا اس بارے میں صاحب ڈائرکٹر پٹوار خانوں کی نا کافی تعداد کیطرف پہر توجہ دلاتے ہیں اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی رائے میں یہہ ایک ایسا مضمون ہے جو گورنمنٹ کی توجہ چاہتا ہے۔اس مسئلہ کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے خیالات سال گذشتہ کے ریویو کے پیرا گراف ۳ میں بیان کئے گئے تہے۔مگر صاحب ممدوح موجودہ رپورٹ کے پیرا گراف ۹ میں بیان کردہ وجوہات سے متاثر ہوئے ہیں اور وہ موجودہ مالی وقت کے رفع ہونے کے بعد اس سوال پر غور فرمانے کو تیار ہیں۔اس اثنا میں سوال کا ایک معقول حل پیش کرنے کے خیال سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر کا اپنی تحقیقات جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔صوبہ ھذا میں تقریباً ۹۰۰۰ پٹواری ہیں اور اس تعداد یا اس کے بہت سے حصہ کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جائے رہائش کی تعمیر اور غور و پرداخت باسانی اختیار نہیں کیجا سکتی۔

۳—پٹواریوں کا چال چلن اور قابلیت قابل اطمینان بیان کیگئی ہے اور موقوفیوں اور دیگر سزاؤں کی تعداد میں سال گذشتہ کے مقابلہ میں بہت کمی ہوئی ہے قانونگو کے عہدوں پر ترقی دینا فی الحال تقریباً بالکل معطل ہے۔اور آئندہ کچہہ عرصہ کے لئے اسیطرح معطل رہیگا۔لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس بارہ میں صاحب فنانشل کمشنر بہادر و صاحب ڈائرکٹر سے متفق ہیں۔کہ پٹواریوں کی بیش از بیش تعداد کو ایسے دیگر عہدوں پر ترقی دینی چاہئے جاہر اُنکو ترقی ملسکتی ہو۔

۴—سال ھذا میں ۳۴ اُمیدواران عہدہ قانونگوئی کے لئے منظور ہوئے۔مگر اون میں سے صرف ۱۶ زراعت پیشہ اقوام سے تعلق رکہتے ہیں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یہہ دیکہکر افسوس ہے کہ ابہی تک ایسے اضلاع ہیں جن میں صاحبان ڈپٹی کمشنر اس قاعدہ کو مد نظر نہیں رکہتے۔کہ عہدہ قانونگوئی کے لئے منظور کردہ ۳ اُمیدواروں میں سے ۲ لازمی طور پر پٹواری ہونے چاہئیں۔کیونکہ جناب ممدوح کا یقین ہے کہ ایک ترقی یافتہ پٹواری عموماً بہتر قانونگو بنتا ہے۔قانونگوؤں کی ترقی بہت سست ہے اور سال میں صرف ۳ کو اعلے عہدوں پر ترقی دیگئی۔اسلئے جناب ممدوح یقین رکہتے ہیں کہ قانونگویان کو واصل باقی نویس یا ریڈیڈر اسسٹنٹ کے مثلخواں وغیرہ کے عہدوں پر ترقی دینے کے ہر موقع سے استفادہ کیا جائیگا۔

۵—سال گذشتہ کے ریویو میں بیان کردہ ریمارکس کی بنابر صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے ہدایات جاری کی ہیں جن میں صاحب موصوف نے اون موجودہ قواعد کو (جنکی روسے صیغہ مال کے عملہ ماتحت کے کام کی باقاعدہ اور باضابطہ پڑتال ضروری ہے) ضم طور پر بیان کرکے صاحبان کلکٹر کی توجہ خاص طور پر اونکی طرف منعطف کرائی ہے اُمید کی جاتی ہے کہ یہہ ہدایات بار آور ہونگی۔ مگر سال زیر ریویو میں صاحبان کلکٹر اور ان کے اسسٹنٹوں نے سال گذشتہ سے کم تر سالانہ کاغذات مال کا معائنہ کیا اور ضلع میانوالی میں اس فرض سے نظامی تغافل نا قابل درگذر ہے۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اُن زائد اور ضروری فرائض سے آگاہ ہیں۔جو صاحبان کلکٹر اور اون کے مددگاروں کو جنگ کے متعلق کرنے پڑتے ہیں۔لیکن جناب ممدوح کا یقین ہے۔کہ یہہ فرائض انتظامی کام کے باقاعدہ اور عمدہ انفصال میں حارج نہیں ہونے چاہئیں۔ مقدمات انتقال کا انفصال بہی بالکل تسلی بخش نہیں۔اور زیر تجویز امثلہ تعداد سال کے آخر میں بڑہ گئی۔حالانکہ نئے مقدمات بہت کم دائر ہوئے۔اسکی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ اکثر نائب تحصیلداروں نے جو تصدیق کے کام پر خاص طور پر تعینات کئے گئے تہے کافی کام نہیں کیا۔

باوجود ان نقائص کے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ معلوم کرکے خوش ہیں۔کہ مسٹر فونچ کی رائے میں انتقال کے کام کی حالت میں گذشتہ دو سالوں کے اندر معقول ترقی ہوئی ہے۔

چونکہ جدید دائر شدہ مقدمات کی تعداد میں ۲۰۰۰ کی کمی ہونیکے باوجود زیر تجویز مقدمات کی تعداد میں سال کے آخر میں کوئی عملی تخفیف نہیں ہوئی۔اسلئے ظاہر ہے۔کہ تقسیم کے کام میں کافی وقت اور توجہ

نہین دیکھاتی ھے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ کے وہ ریمارکس جو رپورٹ کے پیرا گراف ۱۸ مین منقول ھین اور جن مین یہہ ظاھر کیا گیا ھے کہ تحصیلداران کے تقسیم کا کام اپنے ماتحتون کے سپرد کردینیکے باعث اوس مین دیر ھوتی ھے وہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے مین صرف انبالہ ھی پر نہین بلکہ بعض دیگر اضلاع پر بھی عاید ھوسکتے ھین۔

۶—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ان تجربات کی بابت زیادہ مفصل رپورٹ کے نہایت دلچسپی سے منتظر ھین جو ضلع لائلپور اور شاہ پور مین پٹواریان از بار سے کاغذات مال کے کام لینے کے متعلق ھو رہے ھین۔ اور جناب ممدوح کو ڈائک صاحب سے کلاً اتفاق ہے کہ یہہ طریقہ کاشتکارون کے لئے فیض رسان ھوگا۔

۷—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس کامیابی کا اعتراف کرتے ھین۔ جس کے ساتھہ صیغہ کا ان افسران نے انتظام کیا۔ جو سال ھذا مین اس کے اھتمام پر رہے۔

دستخط—ایچ۔ ڈی کریک
قایم مقام ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۱۴] لاہور — ۷-اپریل (مجریہ ۱۴-اپریل) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ دویم

عام

نو آبادي ہائے پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو-

کار روائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر-بصیغہ مال و زراعت (آبپاشی) نمبري ۲۳-مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۶ع

چٹھي نمبري ۱۶-مورخہ ۱۳ جنوري سنہ ۱۹۱۶ع—منجانب سینئر سیکریٹري صاحبان فنانشل کمشنر پنجاب جس کے ساتھہ نو آبادي ہائے پنجاب کي سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع بمعہ آرائے صاحبان فنانشل کمشنر مرسل ہوئي-ملاحظہ سے گذري-

آرائے—تین پراني نو آبادیون-یعني لوئر چناب-لوئر جہلم اور چونیان کي انتظامي رپورٹون مین خالص نو آبادي کے نکتہ خیال سے کوئي امر چندان قابل ذکر نہین ہے-تقسیم (اراضیات) کا کام مکمل ہوچکا ہے-اور یہہ نو آبادیان ترقي کے اوس درجہ پر پہونچ گئي ہے جو دوسرے پرانے اضلاع کے مساوي ہے-کہاتہ ہائے رعیتي کي شرایط خدمات کا عملدر آمد اور کاشتکار معطي علیہم کے حصول حقوق مالکانہ کا مسئلہ تا حال خاص طور پر قابل

۱۰۳ پي جي جي-

غور ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس بارہ مین صاحب فنانشل کمشنر بہادر سے اتفاق رائے کرنے کو تیار ہین کہ نو آبادي ہائے لوئر چناب و چونیان کي صورت مین ان مسائل کا صیغہ ہائے وٹیرینري و اسپان افواج و معاملہ زمین کي رپورٹون مین اچھي طرح ذکر ہو سکتا ہے مگر نو آبادي لوئر جہلم کے متعلق ایسے خاص حالات ہین جو مذکورہ بالا دوسري دونون نو آبادیون سے مختلف ہین اور اس وجہ سے اس نو آبادي کے متعلق علیحدہ رپورٹ جاري رکہنا مناسب ہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس کے متعلق باقاعدہ تجاویز پر بخوشي غور فرماوینگے- لیکن ان تجاویز مین اوس بحث کو نظر انداز نہین کرنا چاہئے جو مسائل ہذا پر قریباً ڈھائي سال پہلے ہوئي تہي-

(۲) روئي کے نرخ مین بڑي بہاري گو عارضي کمي ہونے اور گندم کي فصل سے جسکے نہایت عمدہ ہونے کي اُمید تہي مقابلتاً کم پیدا وار ہونے کے باوجود یہہ سال تین پوراني نو آبادیون مین خوشحالي کا سال رہا اور نو آبادکاران نے اناج اور چارہ کي قیمتون مین اضافہ ہو جانے کے باعث بہت فائدہ اوٹہایا-نو آباد کاران کا دن بدن زیادہ قیمت پر زمین بیچنا اس خوشحالي کي ترقي کا انقطاعي ثبوت ہے-عطیات بالعوض خدمت کا طریق (لوئر جہلم مین گہوڑون کي نسل کشي و لوئر چناب مین خچرون کي نسل کشي اور اونٹون کے دستون کا پالنا) روز افزون خوش اسلوبي کے ساتہہ چل رہا ہے-جسکي نتائج سے تصدیق ہوتي ہے-نو آبادي لوئر چناب مین خچرون کي نسل کشي مین گذشتہ سالون کي نسبت سال زیر ریویو مین زیادہ کامیابي ہوئي اور تین اضلاع-یعني لائل پور-گوجرانوالہ اور جہنگ مین صرف ۱۳ نمبر داران نے جن کو خچر پالنے کي شرایط پر زمینین ملي ہوئي تہین شرایط کي پابندي کرنے مین کوتاہي کي-یہہ کامیابي کچہہ تو اوس قاعدے پر سختي سے عملدر آمد کرنے کي وجہ سے ہے-جس کي رو سے قصور وارون کے مربعے ضبط ہو سکتے ہین اور جس کا نفاذ دو سال پیشتر کیا گیا تہا مگر اس کا بڑا سبب یہہ ہے کہ لوگ خچر پالنے کے فوائد کو اب اچھي طرح سے جان گئے ہین یہہ امر کہ اکیلے لائل پور کے ضلع مین سے محکمہ اسپان افواج نے قریباً ۱۱۰۰ خچرین خرید کین نہایت تسلي بخش ہے-نہر لوئر جہلم پر گہوڑون کي نسل کشي کے کام مین لگاتار ترقي ہو رہي ہے اور اگرچہ اس سال مین اس نو آبادی نے ۴۳۸ گہوڑے بہم پہونچائے-مگر ابہي تک اس نے اتني ترقي نہین کي جس کي انجام کار اُمید کي جاتي ہے-گہوڑے پالنے کي شرایط پر اراضیات عطا کرنے کي کامیابی کا پتہ اون قیمتون سے چلتا ہے-جو ایسی زمینون کے فروخت سے حاصل ہوتي ہین جن پر یہہ شرایط عاید ہین اور جو اوسطاً ۴۸۷۹ روپیہ في مربعہ ہے-یعني اوس زمین کي قیمت سے ۶۷۰ روپیہ زیادہ ہے- جو ان شرائط کے تابع نہین ہے-نو ابادي نہر لوئر چناب کے ۴ مین سے ۳ گرانٹي کمل کورز کو (ایسے دستہائے شتران جن کو عطیہ دار فوجي کام کے لئے پالتے ہین) اس سال فوجي کام کے لئے جمع کرنے مین کوئي بڑي دقت پیش نہین آئي-مگر اس مطلب کے لئے زمینون کے عطا کرنے کي آخري کامیابي کے متعلق صاحبان فنانشل کمشنر بہادر نے اپني آرائے مین اور صاحب ڈپٹي کمشنر لائل پور نے اپني رپورٹ مین شکوک ظاہر کئے گئے ہین-بلوچي عطیہ داران کا افلاس اور کوتاہ اندیشي اور اونٹون مین امراض کا پہیلنا اس کامیامي کے سد راہ ہین-لیکن ان مشکلون پر قابو پانا ناممکن نہین-اونٹون کے خریدنے کے لئے عطا کردہ زر تقاوي کے بڑہانے کے متعلق جس عملی کار روالی کي صاحب ڈپٹي کمشنر نے تجویز پیش کي ہے اوس کے متعلق اگر تجاویز پیش کي جائین تو گورنمنٹ موالف غور فرمائیگی-

۳—نوآبادي لوئر چناب کے کاشتکار عطیہ دارون کے حصول حقوق مالکانہ کے متعلق نقشہ جات بڑے عبرت خیز ہین-ان سے نہ صرف یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے عطیہ دارون کو زیادہ سے زیادہ ۱۲ روپیہ ۸ آنے في ایکڑ قیمت پر زمین خریدنے کي اجازت دینے سے سرکار عظیم امکاني آمدني سے دست بردار ہوگئي ہے-(اس بات کو وہ جملہ شخاص جو نو آبادي سے واقف تہے-احکام صادر ہونے کے وقت بڑي اچھي طرح جانتے تہے) بلکہ یہہ بہي ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عطیہ دار جو اپني زمینون کو بیچ ڈالتے ہین-بغیر محنت کے کثیر نفع آٹہاتے ہین-سال ہذا کے دوران مین لائلپور مین کاشتکار عطیہ دارون نے ۱۲۶۶۳ ایکڑ کي بابت حقوق مالکانہ حاصل کئے اور راسي عرصہ مین ۱۰۵۱۶ ایکڑ اراضي جسکے حقوق اونہون نے گذشتہ سالوں مین خریدے تہے-اوسطاً ۲۱۴ روپیہ في ایکڑ یعني سال ماسبق کي اوسط (۱۶۷ روپیہ) سے ۲۸ فیصدي زیادہ قیمت پر فروخت کردي-نوآبادي چونیان مین قیمت فروخت کي اوسط ۲۷۱ روپیہ في ایکڑ ہے-ان لوگون نے جنہون نے ایک نسل پہلے ایک نا آشنا زمین علاقہ مین آباد ہونے کي ہمت کي اتنا اجر پایا ہے جو حرص کے خواب مین بہي نہین آسکتا تہا اور اس لئے یہہ امر کلاً موجب حیرت نہین ہے-کہ آبادکاران

لوئر باري دوآب نے ان کم حوصلہ افزا شرایط کے متعلق جو وهان مروج هین کسیقدر مایوسي ظاهر کي هے- معلوم هوتا هے که ضلع لائلپور کے قدیم نوآباد کار اپني زمینون کو فروخت کرکے اپنے اصلي اضلاع کو واپس چلے جاتے هین- لیکن صاحبان ڈپٹي کمشنر کي رپورٹ سے یهه مترشح نهین هوتا که آیا اونکي جگهه ایسے اشخاص سے پر هوئي هے- جن کے اچھے نوآباد کار بننے کي اُمید هو-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر سر مایکل فنٹن سے کلا اتفاق کرتے هین که نو آبادي لوئر چناب مین کاشتکار مالکان کا وسیع رقبه جات کو مکرر فروخت کرنا اور نوآبادي جهلم مین حقوق دخیلکاري کي فروخت سے بهاري قیمتون کا وصول هونا موخر الذکر علاقه مین حقوق مالکانه نه دینے کي پالیسی کے حق مین بین مزید دلیل هے-

۴-پراني نوآبادیوں کے متعلق بهت تهوڑي باتین قابل ذکر هین-رائے بهادر لاله گنگا رام سي-آئي-اي-کے تحصیل جڑانواله مین ۱۲۰۰۰ ایکڑ کي عارضي کاشت کرنیکے باره مین کچهن صاحب نے جو کت لکهي هے اوسے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے دلچسپي سے پڑها هے-یهه ایک ایسا تجربه هے جس سے پٹه دار اور محکمه فوج (جنکو یهه زمین بالاخر دیجائیگي) دونو کو فائده پهنچنے کي اُمید هے-قصبه ٹانڈلیانواله مین رهائش اور منڈي کیلئے زمین فروخت کرنے سے جو قیمتین وصول هوئین وه قابل ذکر هین اور قصبه مذکور کا تجارتي لحاظ سے بسرعت ترقي کرنا ایک مبارک بات هے-نهر کے کنارون پر واقع ذخیرون کو نقصان پهنچنے کي ذمه واري لوگون پر مشترکه عاید کرنے کي ضرورت کے متعلق رست صاحب نے جو تجویز پیش کي هے اوس کي طرف صیغه آبپاشي کي توجه مبذول کرائي جائیگي-

۵-جدید تر نوآبادیون کي رپورٹون سے ظاهر هوتا هے که باوجود اون بڑي دقتوں کے جو ابتداء مین پیش آئین انهار اپر چناب و لوئر باري دوآب دونو پر سال هذا کے دوران مین خاطر خواه ترقي هوئي-عطیه جات براۓ انعامات فوج کے سوا لوئر باري دوآب پر کے جمله اقسام کے عطیه جات کیلئے فردها شرائط جاري کردي گئي هین تقسیم (اراضیات) کا کام بدستور جاري رها اور تخمینه شده قابل تقسیم اراضي کا تقریباً ایک تهائي نوآبادي لوئر باري دوآب مین اور تقریباً ایک نصف نوآبادي اپر چناب مین تقسیم کیا جاچکا هے-نهر لوئر باري دوآب پر ۱۰۵۰۳ ایکڑ اراضیات اور نهر اپر چناب پر ۱۱۷۴۲ ایکڑ اراضیات بذریعه نیلام فروخت کیگئي هین اور اونکي اوسط قیمت اول الذکر نوآبادي مین ۱۸۸ روپیه في ایکڑ اور نوآبادي اپر چناب کے اضلاع لائل پور و گوجرانواله مین علي الترتیب ۱۷۹ روپے اور ۱۵۴ روپے في ایکڑ وصول هوئي- یهه قیمتین اون قیمتون سے بهت کم هین جو سال ماسبق مین نهر لوئر باري دوآب پر وصول هوئي تهین لیکن اگر یهه دیکها جائے که مالي حالت ابتر هے اور که زمین خریدنے کے خواهشمند لوگ سابقه نیلامات کے موقعون پر بهت سي زمین خرید چکے هین اور که پراني آبادیون مین جهان لوگ اپني اراضیات فروخت کرنے کے لئے تیار هین نو ابادکارون کا آپس مین سخت مقابله هے تو یهه قیمت غیر تسلي بخش نهین معلوم هوتي-

۶-نهر لوئر باري دوآب پر ۲۹۷۲۳ ایکڑ اراضي آب پاشي شده ذخیره جات کے لئے محکمه جنگل کو دي گئي هے اور ۲۵۰۸۳ ایکڑ کٹیل فارمون (مویشي خانون) اور رجمنٹون کے گهوڑون کي چراگاهون کے لئے دی گئي هے - کاشتکار عطیه دارون کي اراضیات کي تقسیم جنوري سنه ۱۹۱۵ ع مین ایک بڑے پیمانے پر شروع کي گئي تهي-اور ۱۲۶۵۰۰ ایکڑ اراضي تقسیم بهي کردي گئي تهي لیکن یهه کام کچهه تو اسوجه سے رک گیا که غیر معمولي خشک سالي کے موسم مین نهرون مین پاني کم هوگیا تها اور کچهه اس وجه سے که مزارعات کي شرائط کي نوعیت کے متعلق بے بنیاد خوف پیدا هو گیا اور اوسکا نتیجه یهه هوا که بهت سے عطیه داران في الفور اپنے گهرون کو واپس چلے گئے - مگر انجام کار استقلال اور حکمت تدبیر کو کام مین لانے سے اعتبار جم گیا اور اوس کام کے لئے جوزف صاحب اور اونکا عمله اور صیغه آب پاشي کے افسران بڑي تعریف کے مستحق هین اور اونکے طرز عمل کا یهه نتیجه هوا که فرار شده کاشتکارون کا کثیر حصه واپس آگیا-ان حالات مین اور پاني کي مقدار کے نا کافي هونے کے باوجود کاشت شده اراضي کا ۳۴۶۶۹ اراضي ایکڑ سے ۱۳۷۹۰۹ ایکڑ تک بڑھ جانا تسلي بخش هے اور گو که بهت سي فصلات خراب هو گئین لیکن اونکي فیصدي کچهه زیاده نه تهي مگر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر کو اوس الفاظ سے کسیقدر تشویش پیدا هوگئي هے جو مسٹر جوزف نے اس باره مین تحریر کئے هین که آب پاشي کا تخمینه بهت زیاده لگایا گیا هے اور نیز اس بات کي بهي تشویش پیدا هوئي هے که اونکي پیمائیش کے مطابق زمین کا رقبه

۴۱۹۰ ایکڑ هي هے-تا وقتیکه پیمائش مذکور مکمل نه هولے یهه معلوم نهین هو سکتا که اصل آباد کئے جانے کے قابل رقبه
لي تخمینه سے کسقدر کم هوگا - بهر حال جوزف صاحب کي رپورٹ سے صاف طور پر ظاهر هوتا هے که احتیاط کے ساتهه
ائي کرنے کي ضرورت هے - جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر سر مائیکل فنٹن صاحب سے اس بات مین
ق هین که اس رقبه مین جو فوجي عطیه دارا ن کیلئے مخصوص کیا گیا هے کسي حالت مین بهي تخفیف نهین
ني چاهئے خواه ایسا کرنے مین دوسري جماعتون کو نقصان هي کیون نه هو - جناب ممدو ح یهه دیکهکر خوش هین
جوزف صاحب کو اس بات کا خیال هے که کهین ایسا نه هو که جو مواضعات اب آباد کئے جارهے هین اون مین
ي او ر گهوڑي پال عطیه دا رو ن کے انتخاب کے وقت تک صرف ناقص ترین مربع جات هي
ي ره جائین-

منٹگمري او ر ملتان کي بنجر اراضي کے لئے مجوزه بهمرساني آب کے ناکافي هونے کے سوال کي نسبت
حب چیف انجینئر صیغه آب پاشي سے استصواب کیا جا ئیگا او ر یقین کیا جاتا هے که اونکے خیالات اسباره مین
ف صاحب کے خیالات سے بالکل متفق هین صریح علا ج یهه هے که آباد کرنیکا کام حد سے زیاده سرعت کے ساتهه
کیا جائے بلکه وه آبپاشي کي کافي سهولتون کي بهمرساني کے مطابق جاري رکها جائے-نهر اپر جهلم کے حال هي کے
تا ح سے اس باره مین بهت کچهه مدد ملیگي-صاحب موصوف کي توجه افسر نو آبادي کے اون الفاظ کي
ف بهي مبذول کرائي جائیگي جن مین انهون نے اس بات کي ضرورت جتائي هے که نهرون کي سڑ کون
کنارون پر مختلف اقسام کے د رخت هونے چاهیئن اس امر کي نسبت جناب نواب لفٹنٹ گو رنر بهاد ر اس سے
پهلو بهي اپني را ئے ظاهر کر چکے هین-

نهر اپر جهلم کي تکمیل مین دیر هو جانے کے باعث نو آبادي اپر چناب مین مستقل طو ر پر تقسیم شده
ه کي کاشت نهین هو سکي-چونکه یهان کي زمین سخت هے او ر بهت سے حصه مین صرف فصل خریف کو هي آبپاشي
جائیگا او ر چونکه عطیه داران مختلف جماعتون مین سے منتخب کئے گئے هین (جن مین سے بهت سے ایسے اشخاص
ن جو نو آبادي جهلم مین زمین حاصل نهین کر سکے او ر بعض ایسے هین جنهین بطو ر معاوضه زمین دیگئي هے)-
لئے اس چهوٹي نو آبادي کے بسرعت آباد هونے کي توقع نهین هو سکتي او ر یهه باتین جمله افسران متعلقه کي
ص او ر همد ردانه توجه کے محتاج هین-

۷—منٹگمري مین جدید سڑکون کے بنانے مین تسلي بخش ترقي هوئي هے او ر سال کے دو ران مین ۱۵۷ میل
ي سڑک او ر ۵ میل پکي سڑک بنائي گئي هے-ملتان مین ترقي کي رفتار زیاده سست رهي هے-اگرچه ابتدائي کام
س سا مکمل هو گیا هے-سنه ۱۶—۱۹۱۵ع مین گو رنمنٹ نے هر ایک ضلع کو ایک لاکهه پچاس پچاس هزار روپے کے
یه جات د ئے تهے-اسلئے هز آنر کو یقین هے که کام مستعدي کے ساتهه جاري رکها جائیگا-نو آبادي کے لئے جدید
بون او ر منڈیون کے بنانے کا کام اوس ٹون پلیننگ (شهر تعمیر کرنیوالي) کانفرنس کے مجو ز ه صائب طریقون کے
ابق چل رها هے جو سنه ۱۹۱۴ع مین منعقد هوئي تهي-صیغه تعمیرات سرکاري کا ایک افسر اس کام مین صاحب
سر نو آبادي کي مدد کر رها هے او ر اوکاڑه مین جدید قصبه کے لئے او ر منٹگمري مین منڈي او ر قدیم قصبه کي
سیع کے لئے نقشه جات تیارا و ر منظو ر هو چکے هین-بلکه اوکاڑه مین ۱۵۰ گهرون او ر ۱۰۸ دکانون کي زمین اکتوبر
ه ۱۹۱۵ع مین فروخت بهي کیگئي هے-خانیوال او ر چیچا وطني کے لئے بهي نقشه جات تیار کئے گئے هین-پرو رش
رختان کیطرف توجه هو رهي هے او ر گو رنمنٹ نے هر ایک گاؤن مین ذخیره کے لئے ایک ایکڑ زمین مخصوص کرنا
ر بیجون و دیگر متفرق اخراجات کیلئے ۵۰۰ روپے کا ایک سالانه عطیه دینا منظو ر فرما لیا هے-

۸—جناب نواب لفٹنٹ گو رنر بهاد ر صاحب فنانشل کمشنر سے اس بات مین بالکل متفق هین که نو آبادي
ن ماتحت سرکاري افسرون کے د رمیان بد اعمالي کے انسداد کے لئے جو تدابیر جو زف صاحب نے اختیار کي هین
قابل تعریف هین-جناب ممدو ح صاحب چیف انجینئر کي توجه امر مذکو ر کیطرف مبذول کرنا چاهتے هین
ر جناب ممدو ح کو یقین هے که اگر اون طریقون کے مطابق جو افسر نو آبادي نے اختیار کئے هین-محکمه جات مال
ر آبپاشي دونون کیطرف سے تمام متعلقه افسران کے نام مطبوعه تنبیهات هر سال جاري کي جایا کرین تو مقرره
ات پر نقدي وغیره (جو ناگریز طو ر پر جبراً لیا جاتا هے) دینے کے رواج کے ترک کر دینے کے لئے نو آباد کا ران کي
ت کچهه حوصله افزائي هوگي-جیسا که هز ایکسلنسي وائیسرائے بهاد ر نے نهر اپر جهلم کا بمقام مانگله حال هي مین

انتتاح کرتے وقت فرمایا تھا نو آبادیون کي کامیابي زیادہ تر ہر دو محکمہ جات مذکور کي متفقہ کار روائی پر اور اونکے زراعت پیشہ جماعتون کا اعتبار حاصل کرنے پر منحصر ہے-جوزف صاحب ایک نہایت ہي دلچسپ رپورٹ کے لئے تعریف کے مستحق ہین-

۹-سرمائیکل فنٹن نے رپورٹ ھا زیر ریویو پر ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت نوٹ لکھا تھا اور اسلئے جناب نواب لفٹنٹ گورنر اس موقع پر انکي اون عظیم خدمات کا اعتراف کرتے ہین جو اونہوں نے نو آبادي ہائے نہر مین خاص طور پر اور پنجاب مین عام طور پر سر انجام دي ہین-سابق فنانشل کمشنر کي اعلے فراست اور زبردست شخصیت انتظام کے تقریباً ہرایک شعبہ مین اپني یادگار چھوڑ گئي ہےمگر عظیم نو آبادي کي سکیمون سے اون کا تعلق خاص طور پر گہرا تھا-جب وہ سیکریٹري صاحبان فنانشل کمشنر و ریوینیو سیکریٹري گورنمنٹ پنجاب کے عہدوں پر فائز تھے تو نو آبادي لوئر چناب کے ابتدائي کام سے اون کا بہت کچھہ تعلق رہا اوراونہین ہندوستان سے رخصت ہونے سے پیشتر اپني ایک عرصہ کي محنتون کو فنانشل کمشنر کي حیثیت مین اپني زیر نگراني بار آور ہوتے دیکھنے کا اطمینان حاصل ہوگیا اس کام مین تمام دیگر کامونکي طرح سرمائیکل فنٹن شائد دو اوصاف کے لئے بہت ہي مشہور رہے-اول وہ غیر متزلزل حوصلہ سے اپنے اعتقاد پر ثابت قدم رہتے تھے اور دوم وہ کامل طور پر غیر جانب دار تھے وہ جائز طور پر خیال کرتے تھے کہ گورنمنٹ جدید نو آبادیوں کي وسیع مخفي دولت کي امانت دار ہے اور کئي ایسے پیچیدہ سوالات کے حل کرنے مین جو انہین پیش آیا کرتے تھے وہ ہمیشہ اسي ایک اصول پر کاربند ہوتے تھے کہ اس روپے کو کسي اسے عمدہ ترین طریقہ مین صرف کیا جائے جس سے صوبہ کو بحیثیت مجموعی فائدہ ہو ایسے شخصي مطالبات کو جو اون کے نصب العین کے برخلاف ہوتے تھے وہ بڑے زور سے نامنظور کر دیا کرتے تھے خواہ اون پر کتنا ہي زور کیوں نہ دیا جائے اون کے چلے جانے سے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ہي صرف ایک قابل اعتباز مشیر نہین کھو بیٹھے بلکہ صاحب موصوف کي اپني ملازمت سول ایک نمونہ اوز پنجاب ایک مدبر اور منصف مزاج حاکم کھو بیٹھا ہے-

---

حکم—حکم ہوا کہ مندرجہ بالا ارائے طبع کرکے رپورٹ کے ہمراہ متداول کي جائین اور یہ بہي حکم ہوا کہ اون کو گورنمنٹ گزٹ مین شائع کیا جائے اور صاحبان فنانشل کمشنر و چیف انجینیئر صیغہ تعمیرات آبپاشي پنجاب کے پاس مرسل ہو اور اون کو رپورٹ کي معمولي تعداد کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے صیغہ مال و زراعت مین ارسال کیا جائے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر-

دستخط—ایچ-ڈي کریک

قائمقام ریوینیو سیکریٹري گورنمنٹ پنجاب-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۶] لاہور — ۲۱-اپریل (مجریہ ۲۸-اپریل) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

حصہ دویم

عام

انتظام معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ ع کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت (مال) نمبر ۵۱-مورخہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ ع

انتظام معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ ع مرسلہ ہمراہ چٹھی نمبری ۱۹۰ - مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۶ ع منجانب جونیر سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر پنجاب ملاحظہ سے گذری-

آبرائے — چونکہ سال ھذا میں آب و ھوا کے لحاظ سے حالات عمدہ رہے اس لئے ہر دو فصلوں میں بہت سا رقبہ کاشت ہو کر پختہ ہو گیا اگرچہ ماہ اگست میں بہت دیر تک بارش بند رہی تاہم سنہ ۱۹۱۴ ع ۲۱۲ [illegible]

کی موسم برسات میں مجموعی طور پر کافی اور تقریباً صوبہ بھر میں ہر جگہہ بارش ہوگئی - اور اگرچہ موسم خزاں کے آخر میں بارش ہونے اور کوہر کے جلدی شروع ہو جانے سے کپاس اور نیشکر کو کچھہ نقصان ہوا اور غلہ ہاے خوردنی کی پیداوار میں کمی ہوگئی تاہم فصل خریف بحیثیت مجموعی اوسط سے قدرے زیادہ تھی - وہ رقبہ جس میں ربیع کی فصل کاشت کی گئی غیر معمولی طور پر زیادہ تھا اور موسم سرما کی بارش اگرچہ دیر میں ہوئی لیکن کثرت سے ہوئی اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ معمول سے چالیس لاکھہ ایکڑ زیادہ رقبہ میں فصل پیدا ہوگئی - لیکن مارچ و اپریل میں آندھیوں وغیرہ کے باعث اور فصل کے پختہ ہونے اور کاٹے جانیکے وقت موسم کے سخت گرم ہو جانیسے پیداوار میں کسی حد تک کمی ہوگئی - کپاس کی قیمت بہت گر گئی تھی (وہ اب پھر چڑھ گئی ہے) لیکن چونکہ گندم ۳ روپیہ ۸ آنہ فی من کے حساب سے فروخت ہوئی اور دیگر اجناس خوردنی کی قیمت بھی اسیطرح زیادہ رہی اس لئے سال مذکور کاشتکاران کے لئے خاص طور پر بہت فائدہ بخش رہا - اسکی تصدیق فراہمی معاملہ کے اعداد سے ہوتی ہے - کیونکہ سال کے مستقل مطالبات میں سے ۵۰۰۰۰ روپیہ سے بھی کم رقم معاف کی گئی (جسکی زیادہ تر وجہہ یہہ تھی کہ خریف کو سیلاب سے نقصان پہنچا تھا اور ربیع کو ژالہ باری نے خراب کردیا تھا) اور گذشتہ سال کی ۵ لاکھہ کی التوا شدہ رقم کے مقابلہ میں صرف ۱½ لاکھہ روپیہ کا التوا کرنا پڑا - گذشتہ سالوں کے بقایا جات میں سے ۷½ لاکھہ سے زیادہ رقم وصول ہوگئی اور سال کے اختتام (۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع) پر کل غیر وصول شدہ رقم ۴ لاکھہ سے بھی کم رہ گئی گذشتہ دس سالوں کے اندر صرف ایک ہی دفعہ اس قدر کم رقم غیر وصول شدہ باقی رہی ہے - مگر یہہ مسرت آمیز حالات بہت تھوڑا عرصہ رہے - کیونکہ موجودہ سال کے نہایت غیر تسلی بخش زرعی حالات کے باعث بقایا جات اور التوا شدہ رقوم میں اضافہ ہو رہا ہے -

۲ - اضلاع فیروزپور و لاہور و امرتسر اور سیالکوٹ میں مکرر تشخیصات اور اضلاع رہتک و گوڑگانوہ اور کرنال میں معاملہ کی التوا شدہ ایزادیوں کے باعث مستقل مطالبہ میں تقریباً ۴½ لاکھہ کا اضافہ ہوا یعنی وہ ۲۱۷ لاکھہ تک پہنچ گیا - غیر مستقل مطالبات میں قطع نظر اوس معاملہ کے جو غلطی سے مستقل مطالبہ کی مد میں سے خارج کر دیا گیا ہے - ۱۰ لاکھہ سے زیادہ کی بیشی ہوئی (یعنی اوسکی مقدار ۱۲۸ لاکھہ تک پہنچ گئی) حالانکہ تین مغربی اضلاع میں مقامی مصیبتوں کے سبب کمی بھی ہوئی ہے - بیشی کا سب سے بڑا باعث یہہ ہے کہ انہار اپر چناب و لوئر باری دو آب پر آبپاشی میں اضافہ ہوگیا ہے - اور میانوالی میں ایک لاکھہ سے زیادہ کی بیشی تھل میں نخود کی کاشت میں بہت ایزادی ہونیکے باعث ہوئی ہے - اگرچہ بنجر اراضیات اور قطعہ جات کے جا بجا وقوع کی فروخت سے (زیادہ تر نو آبادی لوئر باری دو آب میں) اور ایک فصل کے ٹھیکہ جات سے آمدنی میں نمایاں بیشی ہوئی - مگر نہر لوئر چناب پر نو آباد کاران کے حقوق مالکانہ کی خرید سے قدرتی طور پر گذشتہ سال کی نسبت بہت کم آمدنی ہوئی - یعنی اوس میں ۱۶ لاکھہ کے قریب کمی ہوئی - اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ زیر مد ” دیگر معاملہ زمین “ تقریباً ۷ لاکھہ روپیہ کی کمی ہوگئی - آمدنی زیر مد ہذا ۴ لاکھہ سے زیادہ تھی - اور خالص معاملہ زمین مستقل اور غیر مستقل ۳۵۲ لاکھہ سے بھی بڑھ گیا یا بالفاظ دیگر وہ گذشتہ سال سے ۲۲ لاکھہ زیادہ وصول ہوا اس ایزادی کے بڑے بڑے اسباب یہہ ہیں (الف) آبپاشی انہار کی توسیع (ب) چند اضلاع میں مکرر تشخیصات اور (ج) موسم کا عام طور پر اچھا رہنا -

۳ - اگرچہ سال عام خوشحالی کا سال تھا تاہم دستکوں کی تعداد میں ۴۴ فیصدی کا اضافہ ہوا - یعنی انکی تعداد ۱۷۹۵۴ تک پہنچ گئی جن میں سے اس سال بھی نصف سے زیادہ قسمت ملتان کی بابت ہیں - مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان میں جاری شدہ دستکوں کی بڑی تعداد کی نسبت گذشتہ سال کے ریویو میں رائے زنی کی گئی تھی اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو تحقیقات کے بعد تسلی ہوگئی ہے کہ اسکا باعث نمبرداران و معاملہ گذاروں کی کاہل عادات ہیں نہ کہ معاملہ کی ادائیگی کی ناقابلیت وہ اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ گذشتہ سالوں میں قسمت ہاے لاہور و ملتان میں زیادہ تعداد میں دستکیں اسلئے جاری کی گئیں کہ کلکٹران اس بیقاعدگی کے انسداد کے لئے کوشش کر رہے ہیں - اور اگر یہہ سعی اوسیطرح بارآور ہوئی جیسا کہ وہ انک میں ہوئی ہے تو امید ہے کہ مطلوبہ دستکوں کی تعداد میں آئندہ تھوڑے عرصہ تک بڑی کمی ہو جائے گی - مگر یہہ بھی قرین قیاس ہے کہ جنوب - مغربی - پنجاب میں جو لغو افواہیں موجودہ جنگ کے چھڑنے پر پھیل گئی تھیں اون کے باعث دیہاتی ساہوکاروں نے اون معاملہ گذاروں کو روپیہ قرضہ دینے میں تنگی سے کام لیا جو عام طور پر اون سے

قرضہ لیا کرتے تھے اور اس وقت مین اسوجہ سے اور بھی اضافہ ہوگیا کہ اون اضلاع مین زراعت پیشہ اشخاص کی روپیہ سے امداد کرنے کیلئے انجمن ہائے امدادی قرضہ موجود نہ تھین-نقشہ جات سے یہہ ایک تسلی بخش خصوصیت ظاہر ہوتی ہے کہ عدم ادائیگی کی دوتہائی سے زیادہ صورتون مین دستک جاری کرنے پر ادائیگی ہوجاتی ہے اور اس سے زیادہ سخت کارروائی کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے-

۴—سال کے ابتداء مین دس اضلاع کے اندر بندوبست کا کام جاری تھا اور شملہ مین سال کے دوران مین شروع کیا گیا-ڈیرہ غازی خان و فیروزپور مین عمل بندوبست کا کام ختم ہوا-اور دیگر جگہون مین بھی خاطر خواہ ترقی ہوئی اور سال کے اختتام تک صرف تین اضلاع سے رپورٹ ہائے تشخیص موصول ہونی باقی رہگئین اور پیمائش اور کاغذات کا کام صرف چار اضلاع مین نامکمل رہا-گجرات-لاہور-ڈیرہ غازی خان اور کانگڑہ مین مکرر بندوبست کے اخراجات اون اخراجات سے جنکا اندازہ شروع مین لگایا گیا تھا بڑہ گئے ہین یا اونکے بڑہ جانے کی امید ہے-اور بندوبست کے کام مین توقع سے کسیقدر زیادہ وقت صرف ہوا ہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ اس زائد خرچ کی وہ بیش از بیش صحت اور خوش اسلوبی کافی سے زیادہ تلافی کر دیتی ہے جو کام کی تکمیل مین عمل مین لائی جاتی ہے-برخلاف اسکے مالی نتائج بھی تقریباً تمام جدید بندوبستون مین توقع سے زیادہ نکلے ہین اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر کو اطمینان ہے کہ محکمہ بندوبست کا کام ڈگلس صاحب کی نگرانی کے تمام عرصہ مین حتےالوسع کفایت شعاری اور معقول تیزی سے سرانجام دیا گیا ہے-رپورٹ ہذا مین اس بات کا پھر ذکر کیا گیا ہے کہ اضلاع زیر مکرر بندوبست مین تخفیف ہونے کی وجہ سے عملہ بڑہ گیا ہے اور جو تدابیر صاحب فنانشل کمشنر نے اختیار کی ہین (اگرچہ وہ بعض صورتون مین انفرادی لحاظ سے سخت بھی جا سکتی ہے) وہ صریحاً پیش نظر حالات کے انسداد کیلئے ضروری ہین-دوران سال مین نائب تحصیلدارون کی تنخواہ کی شرحون مین معقول ترقی کی گئی ہے-لیکن امیدوارون کے تقرر کے لئے صورت حالات تاحال امید افزا نہین ہے--اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہونگے-اگر صاحب فنانشل کمشنر چیدہ نائب تحصیلدارون کو حکام فوج کے ماتحت کلریکل یا نیم کلریکل کام مثلاً سٹور ڈپو کی نگرانی پر بھیجنے کے امکان پر غور کرینگے عملہ ضلع مین خالی آسامیون کیلئے امیدوار منتخب کرتے وقت ایسے عہدون کیلئے ڈاکٹرون کو ترجیح دیجانی چاہئے جن پر وہ مقرر کئے جاسکتے ہون-

سنین حال مین بہت سے بندوبستون کے ختم ہوجانے کا یہہ نتیجہ ہوا کہ سال زیر ریویو مین مالکان اور مزارعان کے مابین مقدمون کی تعداد مین بڑی تخفیف ہوئی ہے مزارعان دخیلکارون کے لگان مین کمی بیشی کئے جانے کے متعلقہ مقدمات کی تعداد بھی سنہ ۱۹۰۶ع کے بعد کے جملہ سالون سے نسبتاً کم ہوگئی ہے-صوبہ کے حالات عام طور پر اس قسم کے ہین کہ مزارعان بھی اوس ایزاد شدہ منافع مین سے ایک معقول حصہ حاصل کرسکتے ہین جو زراعت سے حاصل ہورہا ہے-

۵—رقبہ جات زیر اثر دریائے ستلج و چناب کے بعض حصص مین کھیتون کی پیمائش کا کام محکمہ پیمائش نے سرانجام دیا اور پیمائش کا کام عملہ بندوبست کی زیر نگرانی کانگڑہ اور شملہ مین بھی جاری رہا جمنا پر صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ وپنجاب کے مابین حد قایم کرنے لئے پنجاب وصوبہ جات دہلی اور صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کیطرف سے ایک ایک افسر مقرر کیا گیا تھا اور اس سوال کے طئے کرنے مین تسلی بخش ترقی ہوئی ہے حد کے تقریباً نصف حصہ تک متعلقہ مواضعات کے مالکان کی ایک مقرر حد کے بارہ مین رضامندی حاصل کرلی گئی ہے اور بھی ہر دوصوبجات کی درمیانی حد تصور ہوگی باقی کیلئے اگرچہ یہہ امید کی جاتی ہے کہ بعد مین کوشش کرنے سے مالکان کی اسیطرح رضامندی حاصل ہوجائیگی تاہم گورنمنٹ پنجاب اس بات پر رضامند ہوگئی ہے کہ مواضعات کی ایک معین حد زیر دستی قایم کرنے کیلئے قانون کے ذریعہ اختیار حاصل کرلینا چاہئے اوریہہ سوال اب صوبہ جات متحدہ کی گورنمنٹ کے زیر غور ہے-

۶—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہین کہ محافظ خانجات ضلع کے متعلق کمیٹی عملہ کلرکان کی تجاویز کو اختیار کرکے تسلی بخش نتائج حاصل ہوئے ہین-ایجنسی نقول کیلئے جدید قواعد ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہین-

۷—انہار خورد و کلان ہر دو کی آبپاشی کا کام عام طور پر تسلی بخش رہا-اکثر مقامی انہار مین بہم رسانی آب کافی رہی اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے انہار اپر چناب اور لوار باری دو آب پر آبپاشی مین بڑی توسیع ہوئی-پانی کو بیش از بیش عمدگی کے ساتھہ تقسیم کرنے اور زمین مین سیم پیدا ہونے سے روکنے کے لئے

نہر لوار چناب پر بہم رسانی آب کو کم کرنے کا کام اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا گیا ہے کہ اوسکے لئے افسران نہر متعلقہ تعریف کے مستحق ہیں-نہر مذکور کی شاخ شاہکوٹ پر معاملہ زمین اور مطالبات نہر کے مستقل کی بجائے غیر مستقل بنانے کا تجویز کرنیکی منظوری دیدی گئی تھی-لیکن اوسکے نالوں میں ریگ جمع ہوجانے کے باعث اوسکو اوس وقت تک کیلئے ترک کرنا پڑا جب تک کہ شاخ مذکور کی مقرر تعمیر کرکے عمدہ قسم کے موگھوں نہ لگا دئے جاویں-انہار طغیانی ستلج سے معمول کی نسبت بہت زیادہ رقبہ آبپاشی ہوا اور نہر چناب .ر.بی خاصی آبپاشی ہوئی-

تعمیرات خورد میں سے نہر رنگوائی واقعہ حصار و انہار راوی و کچھی پر غیر معمولی کامیابی ہوئی-اب اس بات کا فیصلہ ہوچکا ہے کہ مؤخرالذکر سلسلہ انہار کو بشمول امدادی نہر مہدی خان کو براہ راست گورنمنٹ کے زیر اہتمام سے لے لیا جائے-اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ یہہ انتظام آبپاش کنندگان کیلئے فائدہ بخش ہوگا-انہار گوسے واقع فیروز پور پر بہی حالات بہت اچھے رہے-لیکن اونہیں عمدہ حالت میں لانے کیلئے ایک کثیر خرچ کی ضرورت ہے-اب زمیندار اس بات پر رضا مند ہوگئے ہیں کہ (بیانہ میں تہوڑا سا اضافہ کردیا جاوے چنانچہ گورنمنٹ نے پانچ سال کیلئے ۲۵۰۰۰ روپے کا ایک سالانہ عطیہ منظور کردیا ہے-اور اسیقدر رقم ڈسٹرکٹ بورڈ نے دینی منظور کرلی ہے اور امید ہے کہ ان ذرایع سے اور انتظام کی جدید جاری کردہ سکیم سے بہت کچھہ ترقی ہوجائیگی-دلد ہائی گورز کاؤن کے ذریعہ پختہ شدہ راہ قبہ میں بڑی توسیع ہوگئی ہے-ان تعمیرات کی اصلاح کے متعلق تجاویز مرتب کی گئیں ہیں لیکن صاحب سینٹری کمشنر نے اسپر بدین وجہ اعتراض کیا ہے کہ ان سے ضلع کے صدر مقام کے باشندوں کی صحت پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہے-اسلئے یہہ سوال ابہی زیر غور ہے-جدید مدد امل کے ذریعہ بہت سا رقبہ آبپاش کیا گیا-لیکن تقسیم آب کے طریقہ میں ابہی نقص ہے-بحیثیت مجموعی ان سلسلہ ہائے انہار کے انتظام زیر اہتمام ضلع سے گورنمنٹ اور اون ہردو کو بہت فائدہ ہوا ہے-اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مالی حالات کے رو بہ ترقی ہونے پر اون مقامات میں جہاں حالات موافق ہوں اسی قسم کی سکیموں کے جاری کرنے میں بخوشی مدد دینگے اور اونکی حوصلہ افزائی کرینگے-

۸-ترقی حیثیت اراضی کیلئے قرضہ جات کی مانگ بہت ہی کم رہی-چنانچہ ۲ لاکہہ سے بہی کم روپیہ بطور قرضہ دیا گیا جسمیں سے ایک تہائی ضلع فیروز پور نے لیا-اگرچہ بعض اضلاع میں تقاویات منجانب گورنمنٹ کی جگہہ قرضہ جات منجانب انجمن ہائے باہمی امداد لے رہے ہیں-تاہم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خیال فرماتے ہیں کہ مقدم الذکر کو مفید طور پر صرف کرنے کیلئے ابہی میدان بہت وسیع ہے اور کہ انکی فرضی مانگ پیدا کرنیکے بغیر بہی دانشمندانہ طریق پر قرضہ دیکر بہت سی اصلاحات ہوسکتی ہیں-جناب ممدوح کو بتلایا گیا ہے کہ متعدد مقامات میں لوہے کے رہٹ (جنکی وجہ سے بعض وسطی اضلاع میں چاہی آبپاشی میں بہت اضافہ ہوا ہے) کے وسیع استعمال کے راستہ میں ابتدائی بہاری اخراجات ایک رکاوٹ ہیں زراعتی ترقی کا ایک اور طریقہ جسکے لئے بہت سا ابتدائی خرچ درکار ہوتا ہے-چاہات آبپاشی میں جالیدار نالیوں کا لگانا ہے اور تقاویات کیلئے یہہ نہایت موزون مصرف ہوگا-مختلف اطراف سے حاصل شدہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قرضہ جات کے معاملہ میں ایک دانشمندانہ اور فیاضانہ پالیسی اختیار کرنا گورنمنٹ اور لوگوں کیلئے مفید ہے بالخصوص اون اضلاع میں جہاں زراعت کا زیادہ تر انحصار چاہات اور بندوں پر ہے-ضلع جالندھر میں (جسکی بابت ۳۰ سال پہلے خیال کیا جاتا تہا کہ اوسکی زراعتی ترقی انتہائی درجہ کو پہنچ گئی ہے) جو حیرت انگیز ترقی تہوڑے عرصہ کے اندر ہوئی ہے وہ زیادہ تر اسباب کا نتیجہ ہے کہ بہت سے صاحبان ڈپٹی کمشنر نے یکے بعد دیگرے وہاں لگاتار احداث چاہات کے معاملہ میں لوگوں کی حوصلہ افزائی کی-اور اس قسم کی پالیسی اب فیروز پور میں بہی اختیار کی جارہی ہے اور اوس سے ویسے ہی عمدہ نتائج ن) ہو رہے ہیں-بیج اور بیلوں کے خریدنے کیلئے جو روپیہ پیشگی دیا گیا وہ تقریباً اتنا ہی تہا جتنا کہ گذشتہ سال دیا گیا تہا زر اصل اور قابل وصول سود ہر دو مدات میں اختتام سال پر بہت سا اضافہ ہوا اور ملتان کے ذمہ پہر کثیر بقایا جات رہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ سال رواں میں صاحب کلکٹر اس معاملہ میں خاص توجہ سے کام لینگے-

۹-ملتان اور منٹگمری میں آبپاشی کی توسیع سے اوس بنجر زمین کا رقبہ بسرعت کم ہورہا ہے جسکے متعلق ترنی ادا کی جاتی ہے-لیکن صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے ایسا معقول انتظام کیا ہے کہ بنجر ارضی کی آبادی کے ساتہہ ساتہہ نہر کے مطالبہ ترنی میں بتدریج کمی ہو-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

یہہ دیکھکر خوش ہوئے ہیں کہ تین کیمل کور (دستہ ہائے شتران) مقیم منٹگمری و ملتان کی چرائی کے متعلقہ سکیمین انجام کار منظور ہوگئی ہیں۔

۱۰۔رقبہ اراضی جو سال کے دوران میں بذریعہ رہن۔انفکاک اور بیع منتقل ہوا وہ گذشتہ دس سالوں سے نسبتاً کم تہا رہن شدہ رقبہ سے بدستور فک شدہ رقبہ زیادہ رہا اور رپورٹ شدہ انتقالوں سے زراعت پیشہ اقوام بحیثیت مجموعی نفع میں رہیں۔نقشہ نمبر ۲۷ میں سنہ ۰۲-۱۹۰۱ع تک کے اعداد درج ہیں اور اوس سے یہہ تسلی بخش امر ظاہر ہوتا ہے کہ اس اثنا میں زراعت میں بہت توسیع ہوجانے کے باوجود اراضی مرہونہ کا نہ صرف تناسب بلکہ اصلی رقبہ بہی جملہ سالہائے مندرجہ کاغذات کے رقبہ سے کم ہے۔فروخت شدہ اراضی کی اوسط قیمت گذشتہ سال کے ۲۴۹ روپیہ فی ایکڑ کے مقابلہ میں ۱۸۰ روپیہ فی ایکڑ ہے۔سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع میں محض اس وجہ سے قیمت بڑہ گئی تہی کہ لاہور کے مضافات میں لوگوں نے نفع پر فروخت کرنے کے خیال سے زمین زیادہ قیمت پر خریدی تہی۔اور کاغذات کی صحت کے متعلق بہی کچھہ شک پیدا ہو گیا تہا۔لیکن صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اپنا اطمینان فرما لیا ہے کہ یہہ اعداد درست تہے۔سال زیر رپورٹ میں منافع حاصل کرنے کا خیال ٹہنڈا پڑگیا۔اور اگرچہ ایک وسیع رقبہ کی خرید و فروخت ہوئی۔مگر قیمتیں پہلے سے بہت کم رہیں۔سال ہذا کے دوران میں عملی طور پر ہرایک ضلع میں جہاں قصباتی فروختوں نے کوئی اثر نہیں ڈالا تہا۔اراضی کی قیمت میں اضافہ بیان کیا جاتا ہے۔نو آبادی لوئر چناب میں خالص زرعی اراضی ۲۱۷ روپیہ فی ایکڑ پر فروخت ہوئی۔اور نہر لوئر باری دوآب پر بنجر اراضی ۱۸۸ روپیہ فی ایکڑ پر نیلام ہوئی۔نہذا ان نقشہ جات فروخت کی نسبت کسی شبہ کی گنجائش نہیں معلوم ہوتی۔جن میں جملہ اقسام کی اراضی کی اوسط قیمت ۱۸۰ روپیہ فی ایکڑ درج ہے۔یہہ قیمت فروخت ۱۳۴ سال کے معاملہ زمین کے مجموعہ کے برابر ہے۔۹۷-۱۸۹۶ع میں یہہ ۶۶ سال کے معاملہ کے برابر تہی۔اور گذشتہ ۲۰ سالوں میں اس قیمت میں لگاتار اضافہ معاملہ زمین کی نرمی اور زراعت پیشہ اقوام آسودہ حالی کی زبردست شہادت ہے۔دس سال پیشتر قیمت فروخت ۸۶ روپیہ فی ایکڑ تہی۔یعنے اس میں ۱۰۹ روپیہ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔اسی عرصہ میں اراضی کی مالیت رہن ۶۸ روپیہ سے بڑہکر ۱۳۰ روپیہ فی ایکڑ ہوگئی ہے۔قیمت میں یہہ غیر معمولی ایزادی ایکٹ انتقال اراضی کے پاس ہونے کے بعد ہوئی ہے۔گو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ایزادی کا یہہ بہی ایک باعث ہے کہ لوگ ہمارے معاملہ زمین کے معیار کو بہت کم خیال کرتے ہیں۔اور یہہ امر موجب تسلی ہے کہ ایکٹ مذکورہ کی تعمیل سے گریز کرنے کا کوئی نیا طریقہ دریافت نہیں ہوا۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اوس نتیجہ سے اتفاق ہے جو صاحب فنانشل کمشنر نے بیع و رہن اور انفکاک کے کوائف سے اخذ کیا ہے۔یعنی یہہ کہ ایکٹ مذکور کی تعمیل سے گریز کرنا یا تو ناممکن ہے۔یا بے سود ہے۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر محظوظ ہونگے۔اگر سال آئندہ کی رپورٹ میں ایکٹ انفکاک رہن کے عملدرآمد کے متعلق بیش از پیش مفصل واقفیت درج کی جائیگی۔

۱۱۔عدالتہائے مال میں نئے متدائرہ مقدمات کی تعداد میں قدرے اضافہ ہوا ہے۔لیکن سال کے اختتام پر امثلہ ہائے زیر تجویز کی تعداد پہلے کے برابر ہی تہی۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر شاہپور میں مقدمات زیر تجویز کی تعداد میں تخفیف دیکھکر محظوظ ہوئے ہیں۔صاحب فنانشل کمشنر بہادر اور صاحبان کمشنر جملہ قسمت ہائے کی عدالتوں (سوائے قسمت راولپنڈی کے) میں مقدمات زیر تجویز کی تعداد اب زیادہ نہیں ہے۔

۱۲۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر عملہ مال کی کارگذاری کا اعتراف کرتے ہیں۔جسنے اس پر اضطراب اور بڑی مصروفیت کے سال میں اپنی قابلیت کے اعلے معیار کو بدستور قائم رکہا ہے۔جناب ممدوح صاحب فنانشل کمشنر بہادر کا اپنے صیغہ کے اعلے انتظام اور نیز دلچسپ رپورٹ کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حکم۔حکم ہوا کہ مندرجہ بالا آرائے طبع کرکے رپورٹ کے ہمراہ متداول کی جائیں۔اور یہہ بہی حکم ہوا کہ اون کو گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا جائے۔اور صاحبان فنانشل کمشنر پنجاب کے پاس مرسل ہوا ور کہ اون کو رپورٹ کی معمولی تعداد کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے صیغہ مال و زراعت میں ارسال کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔

دستخط۔ایچ۔ڈی کریک

قائمقام ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

مطبوعہ ومطلبہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۲] لاہور — ۲ جون (مطابق ۹ جون) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۴

حصہ دویم

عام

صاحب کیمیکل اگزیمینر گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو-

کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (طب) نمبری ۱۱۶—طب ۱ مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۱۶ ع-

چٹھی نمبری ۱۸۹۸ مورخہ ۱۳-اپریل سنہ ۱۹۱۶ ع-منجانب صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہا ئے پنجاب جسکے ہمراہ رپورٹ صاحب کیمیکل اگزیمینر گورنمنٹ پنجاب معہ صاحب موصوف کی اپنی آرا ئے کے مرسل ہوئی-ملاحظہ سے گذری-

آرائے—سال ہذا کے دوران میں صاحب کیمیکل اگزیمینر کے کام میں اور بھی خاصی کمی واقعہ ہوائی تحقیقات کردہ مقدمات اور اشیا کی تعداد علی الترتیب ۱۴۸۸ اور ۴۹۴۲ بمقابلہ ۱۸۳۳ اور ۵۵۱۱ بابت سال سنہ ۱۹۱۴ ع کے تہی-تحقیقات شدہ مقدمات کی تعداد میں بالعموم کمی ہوئی اگرچہ اون اشیاء کی تعداد میں کچھہ اضافہ ہوا جن کا امتحان واردات والے زہر خورانی انسان اور کیمیائی تنقید کی اغراض کے لئے کیا گیا ۳۷۹ ہی جی ہی-

...اقسام کے سراغ یافتہ واقعات کی تعداد سال ماسبق کی نسبت زیادہ تھی

۲۔ قانونی طب کے کام میں سے قریباً نصف زہر خورانی انسان کے مقدمات کی بابت ہے ...شدہ سال کے ریویو اور رپورٹ میں ریمارک کس درج کیونکہ باوجود ان واقعات کی تعداد میں ...غیر ضروری طور پر تشخیص کے لئے موصول ہوئے ایکس واقعات ضمیمہ نمبر ۱ میں درج ہیں ان ...ات میں موت زہر کے علاوہ کسی اور باعث سے واقع ہوئی اور جہاں مہلک حادثات ڈوبنے یا آگ کے نیچے ...نے کے باعث چوٹوں کی وجہ سے ہوں وہاں صاحب کیمیکل اگزیمینر سے استفسار کرنے کی بیہودگی نمایاں ہے۔ ...ل کے تیز زہر سے موت واقعہ ہونے کا شبہ ... لے کی صورت میں معدہ کو سپرٹ میں محفوظ کرکے بھیجنا ...ویسا ہی کم سمجھی جاتی ہے اور اس پر ہر سال زائد زنی کی جاتی ہے۔ جس نا مکمل اور لاپرواہ طریق ...بہت سے واقعات تشخیص کیلئے موصول ہوتے ہیں وہ بھی نا تسلی بخش ہے۔ اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر ...ر کو اعتماد ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل اسپتالہائے سول اس کے انسداد کیلئے جو کار روائی کر رہے ہیں ...ب ہوگی۔

۳۔ زہر خورانی کا سب سے زیادہ مروج ذریعہ بدستور افیون ہی ہے اور یہ زہر خورانی انسان کے ...فیصدی واقعات (جن کا سراغ لگ سکا) میں پائی گئی۔ سنکھیا ۳۰ فیصدی واقعات میں پایا گیا اس زہر ...ستعمال میں کمی جو گذشتہ سال کی رپورٹ کا ایک صریح خاصہ تھا سنہ ۱۹۱۵ع میں برقرار نہیں ...اور ان مقدمات کی تعداد میں جن میں سنکھیا پایا گیا خفیف اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن زہر خورانی ...انی کی صورت میں سنکھیا بہت تھوڑے واقعات میں اور کل واقعات کی کمتر فیصدی میں پایا گیا۔

۴۔ صاحب امپیریل سیرولوجسٹ (محقق ترکیب اجزائے خون) مقیم کلکتہ کی خدمات سے بیش از بیش ...فادہ کرنا تسلی بخش ہے تاہم خون کے داغوں کے واقعات جو ان کے پاس موصول ہوئے صاحب کیمیکل اگزیمینر ...پاس ارسال کردہ واقعات کی قریباً ایک تہائی تھی۔ تمام افسران متعلقہ کو طریقہ تشخیص خون کی اعلیٰ درستگی کی ...رف متوجہ کرنا چاہئے۔

۵۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر میجر پلیگ اور ان کے اسسٹنٹوں کا اوس مسلسل قابلیت کیلئے ...ف فرماتے ہیں جسکے ساتھ انہوں نے گذشتہ سال میں اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔

حکم: — حکم ہوا کہ متذکرہ بالا آرائے کی ایک نقل صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے پنجاب ...س بغرض آگاہی بھیجی جائے۔

نیز یہ بھی حکم ہوا۔ کہ رپورٹ و صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے کی خوبی اور متذکرہ بالا ...ی ایک ایک نقل: —

(۱) گورنمنٹ ہند۔ صیغہ ہوم کو بغرض آگاہی۔

(۲) صاحب رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب کو بغرض آگاہی آنریبل صاحبان جج۔

(۳) جملہ صاحبان کمشنر قسمتہائے۔ صاحبان ڈپٹی کمشنر اور صاحبان ڈویژنل جج۔ پنجاب کے پاس بغرض آگاہی۔

(۴) اور صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو بغرض آگاہی بھیجی جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط ـ اے ـ لی کیگلاول

انڈیشنل سکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

پاگل خانہ پنجاب کے نقشجات شمار و اعداد بابت سنہ ۱۹۱۵ ع کا ریویو

نمبر ۱۱۳ — طب-۱-مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۶ ع

منجانب-ایل فرنچ صاحب سی. آئی-ای قائم-مقام ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔
اسمی-سیکریٹری گورنمنٹ ہند-صیغہ ہوم-

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی آگاہی کے لئے پاگل خانہ پنجاب کے نقشجات شمار و اعداد-معہ نوٹ صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہا ئے پنجاب ارسال کروں-اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کروں-

۲—پاگل خانہ کی آبادی بدستور بڑھ رہی ہے-۷۳۶۵۰ افراد کی روزانہ موجود گی کل سال ہائے ماسبق کے اعداد مندرجہ کاغذات سے زیادہ ہے-نئے داخل شدہ مریضوں کی تعداد ۳۱۱ تھی جو سال ماسبق سے بقدر ۴۷ کے زیادہ ہے جو نئے داخل شدہ مریض شفایاب ہو کر رخصت کئے گئے اونکی تعداد کم تھی مگر بمقابلہ سنہ ۱۹۱۴ ع میں ۱۹ مریضوں کے ۵۲ مریض " دماغی حالت بہتر ہوجانے " کے باعث اپنے لواحقین اور رشتہ داروں کے سپرد کئے گئے-

۳ - سال ہذا صحت کے لحاظ سے اچھا رہا کوئی وبائی مرض نہیں پھیلا اور موت اور روزانہ بیماروں کی اوسط تعداد سنہ ۱۹۱۰ ع کے بعد کے ہر سال سے کم تھی فراری یا حملہ کرنے کا کوئی خطرناک واقعہ پیش نہیں آیا-

۴—سال ہذا کے دوران میں پاگل خانہ کے خدمتگاروں کی تنخواہ میں اضافہ منظور کیا گیا برقی روشنی اور پنکھے لگائے گئے اور رہائشی کمروں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا زنانہ پاگل خانہ میں چار اور کمرے بنا کر جگہ کی کمی انسداد کیا گیا-

۵—جو مریض دوران سال میں داخل ہوئے حسب معمول اون کے پاگل پن کی علت بھنگ و چرس وغیرہ ہوائی تھی-اس سے دوسرے درجہ پر پاگل پن کے سب سے بڑے اسباب موروثی مرض اور مرگی تھے-

۶—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چھپائی کی اون غلطیوں کی کثرت پر افسوس کرتے ہیں جو نقشجات مشمولہ رپورٹ میں موجود ہیں اور جناب ممدوح یقین رکھتے ہیں کہ صاحب انسپکٹر جنرل آئندہ ان کا انسداد کردینگے. جناب ممدوح میجر وارڈ کا اس توجہ اور دھیان کے لئے جس کے ساتھ انہوں نے سپرنٹنڈنٹی کے فرائض کو سنٹرل جیل کی سپرنٹنڈنٹی کے بھاری فرائض کے علاوہ سرانجام دیا اور نیز اون کے اسسٹنٹ لفٹنٹ فلماٹس آئی-ایس-ایم-ڈی کا شکریہ ادا کرتے ہیں- نیز جناب ممدوح فرانسیسن سسٹرز کی خدمات کا جو انہوں نے بلا معاوضہ بطیب خاطر ادا کیں اعتراف فرماتے ہیں-

دستخط—ایل-فرنچ
قائم مقام ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

۴۷۹ سی ایس—۷۱۰—۹-۶-۱۹۱۶—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۵] لاهور— ۲۳ جون (مصدریه ۳۰ جون) سنه ۱۹۱۶ع—یوم جمعه [جلد ۴۲

حصه دویم

عام

جیل خانجات پنجاب کے انتظام بدوران سنه ۱۹۱۵ع کي رپورٹ کا ریویو-

کارروائي جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب بصیغه هوم (جیل خانجات) نمبر ۸۸ جیل خانجات-مقام شمله-مورخه ۳۰ مئي سنه ۱۹۱۶ع-

جیل خانجات پنجاب کے انتظام بدوران سال سنه ۱۹۱۵ع کي رپورٹ ملاحظه سے گذري-

آرائے—سال سنه ۱۹۱۵ع میں محکمه جیل میں کام کي شدت سال ماسبق سے بهي زیاده رهي جیل خانجات مین داخل شده قیدیون کي تعداد مین ۱۰۰۰۰ سے زیاده-اور روزانه اوسط آبادي مین تقریباً ۲۰۰۰ کا اضافه هوا-چونکه زائد از پچاس هزار نئے قیدي داخل هوئے اور قیدیون کي روزانه آبادي تقریباً ۱۷ هزار رهي-اسلئے ...بهي جي-

انتظام کے معیار کا قدرے گرنا کوئي تعجب کي بات نہین-خصوصاً جبکہ داخل شدہ قیدیون مین کئي سو ایسے قیدي بھي تھے (ان مین سے بہت سے خطرناک اور بیباک تھے) جنکا تعلق انقلابي تحریک کے ساتھہ تھا-اور جبکہ تمام از مودہ کار سپرنٹنڈنٹ فوجي کام پر واپس بلا لئے گئے تھے-رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ باوجود ان حالات کے انتظام اور تادیب کے معیار کو بہت نقصان نہین پہونچا-اور یہہ امر محکمہ ھذا کے اون افسران اور عملہ کے لئے قابل تحسین ہے-جنہون نے اس خاص مطالبہ کو جو اونکي طاقت پر کیا گیا-بڑي وفا داري سے پورا کیا-

۲-جائے رہائش کا سوال دن بدن مشکل ہو رہا ہے-موجودہ جیلخانجات صرف ۱۴۷۲۰۹ قیدیون کي رہائش کے لئے بنائے گئے ہین-لیکن اوسط تعداد تمام سال کے دوران مین تعداد مذکور سے ۲۰۰۰ کے قریب زیادہ رہي-رپورٹ کے پیرا گراف ۴۵ سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا انسداد قیدیون کو رات کے وقت چھولداریون اور کارخانون مین بند کرکے کیا گیا-اور جائے رہائش کي تنگي کي وجہ سے آبادي جیل کي صحت پر سوا لے بعض اکیلي دکیلي صورتون کے کچھہ برا اثر نہین ہوا-تاہم یہہ ظاہر ہے کہ ایک زائد سنٹرل جیل کا قائم کیا جانا اب ایک بڑي ضروري بات ہے-اور اگر موزون جگہہ انتخاب کي جا سکے-تو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اسکي تعمیر کے لئے جتني جلد مالي حالات اجازت دینگے-سرمایہ بہم پہونچانے کي کوشش فرمائینگے-

ضلع شاہپور کے صدر مقام کے سرگودھا مین تبدیل ہو جانے کے باعث موخر الذکر مقام مین ایک امدادي جیلخانہ کھولا گیا-اور اس مین قیدي رکھے گئے-اور شاہپور کا پرانا ڈسٹرکٹ جیل سل و دق کے مریض قیدیون کي رہائش کے کام مین لایا گیا-یہہ اگرچہ ایک عارضي بندوبست ہے-مگر تاہم یہہ انتظام سل و دق کے زیر علاج مریضون کي تعداد کو سنہ ۱۹۱۴ع مین ۳۷۴ (۱۱۱-اموات شامل ہین) سے سنہ ۱۹۱۵ع مین ۲۹۶ (۷۳-اموات شامل ہین) تک کہٹانے مین کامیاب ہوا ہے-ایک پورا وقت کام کرنے والے میڈیکل افسر کے ماتحت شاہپور مین علاج محفوظہ بہم پہونچایا جاتا ہے-

۳-رپورٹ کے پیرا گراف ۵ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۵۵ قیدي جنکو عبور دریائے شور کي سزا دیگئي تھي جیلخانون مین داخل ہوئے-لیکن ان مین سے صرف ۱۳۵ قیدي في الواقع انڈیمن کو جلا وطن کئے گئے-اور سال کے خاتمہ پر ایسے قیدیون کي تعداد جنکو عبور دریا کي سزا دیگئي ہے-لیکن جو ابھي تک پنجاب کے جیلخانون مین ہین ۱۲۲۰ تھي-یعنے سنہ ۱۹۱۴ع کے آخري دن کي تعداد سے ۲۲۴ زیادہ تھي-حال ھي مین گورنمنٹ ہند سے ایسے انتظامي قواعد کے متعلق استصواب کیا گیا تھا-جن مین جلا وطني کے لئے قابلیتین مقرر کي جائین-اس وقت یہہ سوال اشد ضروري ہے-نہ صرف اسوجہ سے کہ اب پنجاب کے جیلخانون مین قیدیون کي تعداد اتني بڑي ہے کہ اوس کي نظیر پہلے نہین ملتي-بلکہ اس اندیشہ کے لحاظ سے بھي کہ جیل کي معمولي آبادي پر اتنے عادي اور خطرناک مجرمون کي موجودگي سے برا اثر پڑ کر جیل خانہ کي تادیب کے بگڑ جانے کا احتمال ہے-

۴-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحب انسپکٹر جنرل کي اوس سفارش سے اتفاق کرنے پر مائل نہین ہین جو کہ انگلستان کے ایک حال مین پاس شدہ قانون پر مبني ہے-یعني یہہ کہ اون جملہ اشخاص کو جنکو جرمانہ کي سزا دي جائے-جیلخانہ مین بھیجنے سے پہلے اپنا جرمانہ ادا کرنے کے لئے کم از کم سات دن کي مہلت دي جائے-انگلستان مین قید ایک سوشل دھبہ سمجھي جاتي ہے-جو وہ جرمانہ کي ادائیگي کے لئے ایک زبردست محرک ہوتي ہے-ہندوستان مین یہہ خیال اتنا زبردست نہین ہے-اور یہہ اغلب ہے کہ جرمانون کا بہت سا حصہ محض اسي سبب سے وصول ہوتا ہے کہ مجرم تھوڑے سے تجربہ کے بعد محسوس کر لیتے ہین کہ جیل کي تادیب سے خلاصي کے لئے کسي قدر مالي قرباني موزون ہوگي-مزید برآن جیسا کہ رپورٹ مین بتلایا گیا ہے-دفعہ ۳۸۸ ضابطہ فوجداري کے مطابق سزا جرمانہ کي تعمیل کے متعلق عدالتون کو بہت حد تک اپني اقتضائے را ئے استعمال کرنیکا اختیار ہے-اور یہہ بات مشکوک ہے کہ آیا کسي نئے قانون کي واقعي ضرورت ہے-

۵-ایک سو چودہ ۱۶ برس سے کم عمر کے نوعمر مجرم جیل مین داخل کئے گئے-یہہ تعداد سنہ ۱۹۱۳ع کے بعد کے ہر ایک سال سے زیادہ ہے-۸۴ مجرمون کو ۶ مہینے یا اس سے کم عرصہ کي سزا دي گئي تھي-اور میجر وارڈ صاحب اپنے پیشرو کي شکایت کو دہراتے ہین کہ ریفارمیٹري و ایکٹ تازیانہ و دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداري کو کم استعمال مین لایا جاتا ہے-گو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اسبات سے پورا اتفاق کرتے ہین کہ نوعمر مجرمون کے لئے کم میعاد کي سزائین اصولاً ناموزون ہوتي ہین-مگر جناب ممدوح خیال فرماتے ہین کہ

غالباً مقدمات کی زیادہ تعداد میں عدالت کو سوائے اس قسم کی سزا دینے کے کوئی اور چارہ نہ تھا۔حال ہی میں ایک نقشہ جس میں ۷۸ ایسے نو جوان مجرموں کے مقدمات کی تفصیل درج تھی۔جو سنہ ۱۹۱۴ع میں جیلخانہ میں داخل کئے گئے تھے۔آنریبل صاحبان جج چیف کورٹ کے پاس بغرض تحقیقات و رپورٹ بھی بھیجا گیا تھا۔ایک پر غور تحقیقات کے بعد صاحبان جج نے رپورٹ کی کہ صرف ۲۱ مقدمات میں سزائیں ناموزون تھیں۔یا مجسٹریٹوں کی درج کردہ وجوہات غیر تسلی بخش تھیں۔اور ان میں سے بعض مقدمات میں اپیل پر سزائیں ٹھیک کر دی گئی تھیں۔اس رپورٹ پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ججوں کی اس رائے کو منظور کر لیا ہے کہ مقدمات کی زیادہ تعداد میں مجسٹریٹوں کی کار روائی سخت نکتہ چینی کی سزا وار نہ تھی۔اور وہ اس معاملے کے متعلق ایسی مزید ہدایات (اگر ایسی ہدایات کی ضرورت ہو) کے اجرا کو جو وہ مناسب خیال کریں۔صاحبان جج پر چھوڑتے ہیں۔

بورسٹل سنٹرل جیل کا ذکر کرتے ہوئے (جہاں عام طور پر ۱۶ سال سے لیکر ۲۳ سال تک کی عمر کے نوعمر قیدی رکھے جاتے ہیں) صاحب انسپکٹر جنرل نے جیل خانہ ویک فیلڈ کی بورسٹل کمیٹی کی رپورٹ میں سے کم سزا کی بیہودگی کے متعلق چند دلچسپ فقرہ جات درج کئے ہیں اور انگریزی ایکٹ معدلت گستری فوجداری مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کا ذکر کیا ہے جسکے بموجب کم سے کم سزا کو ایک سال سے ۲ سال تک بڑھایا گیا ہے اور عارضی رہائی (آزادی) کا عرصہ ۶ ماہ سے ایک سال تک کردیا گیا ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس بات سے اتفاق کرنے پر مائل ہیں کہ وہ وقت بسرعت قریب آرہا ہے جبکہ اوسی قسم کے قوانین ہندوستان میں نافذ کرنے پڑینگے۔اونہیں یقین ہے کہ اون اشخاص کی جو پنجاب اور دیگر صوبجات میں بورسٹل انسٹیٹیشنوں کے اہتمام پر مامور رہے ہیں یہہ عام رائے ہے کہ دو سال سے کم عرصہ میں کسی نوجوان مجرم کی مدامی اصلاح کی اُمید کرنا عبث ہے۔لیکن ہندوستان میں ابھی پبلک رائے کو طریقہ بورسٹل کے مفاد اور اغراض معلوم نہیں ہوئے جنکے مناسب حصول کیلئے عرصہ درکار ہوگا اور ایسے بہت سے اشخاص جو اس معاملہ کے متعلق رائے دینے کی بہترین قابلیت رکھتے ہیں فی الحال ہندوستان سے باہر ہیں۔ہز آنر کو یقین ہے کہ اونکے واپس آنے پر اصلاح کے اس طریقہ میں مزید ترقی کی جاسکیگی یہہ طریق تمام ایسے اشخاص کے پسند خاطر ہے جو ملک کی معاشرتی بہبودی میں دلچسپی لیتے ہیں۔

انگلستان میں یہہ بات تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے والی جماعتوں اور اشخاص کا حکام کے ساتھہ ملکر کام کرنا طریقہ بورسٹل کی کامیابی کیلئے لازمی ہے اور ہزآنر افسوس سے ظاہر فرماتے ہیں کہ ابھی تک پنجاب میں ایسی باہمی امداد بہت کم دستیاب ہوتی ہے۔

بستی دانی پور میں مکتی فوج اپنے محدود ذرائع کیساتھہ جو کام کر رہی ہے اوسکے لئے وہ تمام تعریف کی مستحق ہے۔لیکن جیسا کہ صاحب کمشنر لاہور نے اپنی آرائے مندرجہ رپورٹ ہذا میں بیان کیا ہے یہہ (مکتی فوج) ایسے تمام لڑکوں کیلئے کام مہیا نہیں کرسکتی جنہیں باقاعدہ کام مہیا ہونیکا اطمینان ہوجانے کی صورت میں عارضی طور پر آزاد کیا جاسکتا ہے۔ایسی غیر سرکاری کمیٹی جو نوجوانوں کی اونکے آزاد ہونے کے بعد حفاظت اپنے ذمہ لے بہت قیمتی مدد دے سکتی ہے۔بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے والے اشخاص یا جماعتوں اور ایسے اشخاص کیلئے جنہیں مزدور درکار ہوں اس بارہ میں امداد دینے کا نہایت وسیع میدان موجود ہے اور کیسن صاحب کی تجاویز کو جنکے ساتھہ معلوم ہوا ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل بھی اتفاق ظاہر کرتے ہیں حکام ریلوے اور دیگر صنعتی کار خانہ جات کے نوٹس میں لانے کی تجاویز اختیار کی جائینگی جو اون کے سر انجام دینے میں مدد دے سکتے ہوں۔

۷—ایسے زیر تجویز قیدیوں کی تعداد جو دوران سال میں جیل میں داخل کئے گئے معمول سے بہت زیادہ بڑھ گئی۔یعنے ۲۵۵۳۰ تک پہونچ گئی یا یوں کہو کہ سال ماسبق کی تعداد سے ۷۱۸۷ زیادہ ہوگئی اسکی وجہ وسط پنجاب کے مقدمات سازش اور جنوب مغربی اضلاع کی وار دات ڈاکہ ہیں جہاں ۴۰۰۰ سے زیادہ زیر تجویز قیدیوں کیلئے موسم گرما کے ابتدائی مہینوں میں جائے رہایش کا انتظام کرنا پڑا دو خاص عدالتوں کے قائم کئے جانے کے باوجود معمولی فوجداری عدالتوں پر کام کا بوجھہ بہت زیادہ رہا بحالات موجودہ یہہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ جیل میں رہنے کا اوسط عرصہ ۲۳ (بابت سنہ ۱۸۹۳ع) سے بڑھ کر ۲۵ یوم ہوگیا۔

۸—۲۱ قیدی یعنی سنہ ۱۹۱۴ع سے ۴ زیادہ قیدی فرار ہوئے-لیکن ان مین سے ۱۵ دوبارہ گرفتار کولئے گئے-فرار شدہ قیدیون مین سے صرف ۳ جیل خانون کے اندر سے بھاگے اور یہہ حیرت انگیز امر ہے کہ مفرور سب کے سب عہدہ دار قیدی تھے اور جیسا کہ میجر وارڈ صاحب فرماتے ہیں. یہہ ایک ایسی جماعت ہے جو عام طور پر اوس اعتبار کو زائل نہین ہونے دیتی جو اون پر کیا جاتا ہے-یہہ امر تسلی بخش ہے کہ ان تین قیدیون مین سے ۲ دوبارہ گرفتار ہوگئے اور اونہین سخت سزا دیگئی-ایسے قیدیون کی تعداد جو جیل خانون کے باہر کام کرنے والے گروہون مین سے فرار ہوئی غیر معمولی طور پر زیادہ ہے یہہ کہ دیگر پہلوؤن سے تادیب عمدہ رہی اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ جیل خانون سے رپورٹ شدہ جرایم کی تعداد مین زائد از ۳۰۰۰ کی کمی واقع ہوئی ہے اور کہ اس کے مقابل اون سزاؤن کی تعداد مین بڑی کمی ہوئی جو دی جاتی تہین-سنہ ۱۹۰۸ع سے جبکہ سزاؤن کی کل تعداد ۵۹۹۴۸ تھی یہہ کمی مسلسل اور بتدریج واقع ہوتی آئی ہے-سنہ ۱۹۱۵ع مین یہ تعداد ۲۴۳۹۲ تھی-اسکی تشریح مندرجہ نقرہ ۲۴ رپورٹ ہذا مین کیجاتی ہے کہ یہہ تبدیلی کار خانون اور کوارٹرون (جہان پرانی طرز کی سونے کی بارکون کی بجاے زیادہ تر کوٹھریان بنا دی گئی ہین) کی عمدہ نگرانی کرنے-قیدیون کے ساتھہ پیش از پیش دانائی سے سلوک کرنے اور زیادہ کار گرسزاؤن کے استعمال سے واقع ہوئی ہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اس تشریح کے صحیح ہونے مین کوئی شک نہین-اون کے خیال مین یہ تسلی بخش امر ہے کہ ایسے وقت مین جبکہ ہمارے جیل خانون مین بیباک اور خطرناک مجرمون کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ رہی ہے اس بارہ مین گذشتہ سالون کی لگاتار اصلاح مین کوئی روکاوٹ پیدا نہین ہوئی-

۹—خرچ ۱۱٫۶۱ سے ۱۳٫۷۸ لاکھہ تک بڑھ گیا ہے اور قیدیون کی تعداد مین اضافہ اور جنگ کے باعث اجناس خوردنی و دیگر اشیاء کی قیمتون کا بڑھ جانا اس زیادتی کی کافی وجوہات ہین-ہر ایک قیدی کی غور و پرداخت کا اوسط کل خرچ ۷۸-۳-۰ سے ۸۱-۱۲-۱۱ تک بڑھ گیا ہے کارخانجات جیل کے منافع مین خفیف کمی ہو گئی ہے یعنی وہ ۲٫۷۸ سے گھٹ کر ۲٫۷۶ لاکھہ ہو گیا ہے-اور فی قیدی اوسط آمدنی ۰-۱۳-۲۰ سے گھٹ کر ۱۹-۰-۰ روپیہ رہ گئی ہے-لیکن اس تخفیف کی خاص وجوہات ہین سب سے بڑی وجوہات سنٹرل جیل لاہور کیلئے زائد از پچاس ہزار روپیہ کی کلین و اوزار وغیرہ خریدنا اور مصالح خام کی قیمتون مین بہت سا اضافہ اور قیدیون کی غیر معمولی تعداد کے لئے منفعت خیز کام مہیا کرنے مین مشکلات ہین آخرالذکر مشکل کا بدیہی علاج یہہ ہوسکتا تھا کہ چک سازی و مونج کی چٹائیان بنانیکی دستکاریون کو وسعت دیجاتی ان دستکاریون کیلئے خاص اوزارون کی کم ضرورت پڑتی ہے-محکمہ فوج سے دریافت کیا گیا ہے-کہ آیا دوران جنگ مین فوجی ضروریات کی بہم رسانی کے کام مین قیدیون سے نفع کے ساتھہ مدد حاصل کی جاسکتی ہے یا نہین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر افسران متذکرہ نقرہ ۴۱ کی اوس تعریف کی تائید فرماتے جو صاحب انسپکٹر جنرل بہادر نے اس بنا پر کی ہے کہ اونہون نے اپنے زیر اہتمام کارخانون سے اچھے نتائج حاصل کرنیکے لئے خاص تندہی سے کوشش کی ہے-

۱۰—جو قیدی اسپتال مین داخل ہوئے-اونکی تعداد ۹۱۱۹ سے ۱۲۳۶۱ تک اور بیمارون کی اوسط تعداد ۴۶۶ سے ۶۲۱ تک بڑھ گئی -اسکی وجہ زیادہ تر یہہ معلوم ہوتی ہے-کہ موسمی بارش کے نہ ہونے کے باعث موسم گرما مضر صحت تھا-لیکن ایک یا دو جیلخانون یعنی راولپنڈی و شاہپور مین قیدیون کی عارضی اور ناگزیر زیادتی بھی اس کی وجہ بیان کی جاتی ہے سال گذشتہ کی ۵۱ اموات کے مقابلہ مین ۱۰۹ اموات نمونیا سے ہوئین سنٹرل جیل منٹگمری مین جہان بیمارون کی تعداد اوسط سے بہت زیادہ تھی موسم خاص طور پر مضر صحت تہا-اور ملیریا و نمونیا کی وبا شہر سے پھیل کر جیلخانہ کی آبادی تک پہونچ گئی-لیکن جیل مذا اور دیگر جیلخانجات مین اموات کی شرح مین کمی ہوئی ہے اوسط صوبہ ۲۵٫۴۱ فی ہزار بمقابلہ ۲۵٫۴۹ بابت سال گذشتہ کے رہی اس کی زیادہ تر وجہ بلاشک یہہ ہے کہ سل و دق کے مریض قیدیون کو ایک خاص جیل مین الگ کر دیا گیا چنانچہ اس مرض سے اموات کی شرح ۸٫۲۴ سے گھٹ کر ۴٫۹۷ فی ہزار ہو گئی ہے تاہم شرح صوبہ اب بھی گذشتہ سالون کی اوسط سے بہت زیادہ ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے اس کی تخفیف کے لئے تمام ممکن کارروائی عمل مین لائی جائیگی-

جیلخانون مین حفظان صحت کے حالات کی اصلاح کا ایک اعلی ثبوت یہہ ہے کہ ایک ایسے سال مین جسمین ۲۰۰۰۰۰ اشخاص یا آزاد آبادی کا ایک فی صدی پلیگ سے ہلاک ہوا اور ہیضہ عام پھیلا رہا جیلخانون کی آبادی مین صرف ۲ اموات پلیگ سے ہوئین اور ہیضہ سے کوئی موت نہ ہوئی-

ملتان سنٹرل جیل میں بد قسمتی سے سریبرو سپائینل منن‌جائٹس بخار جو دماغ اور ریڑھ کی ھڈی کے پردون کی سوزش کے باعث ھوتا ھے) پھوٹ پڑنے کے متعلق طبی افسر نے جو یہہ رائے دی ھے کہ جیل خانہ مذکور میں بیمار اور ضعیف العمر قیدیوں کو داخل کیا جاتا رھا ھے اور نہ کہ اون سے مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ تک سخت مشقت لینے کے وجہ سے اون کی دماغی کمزوری اور شدید تھکان ھو جانے کے باعث یہہ بیماری ھوئی ھے اوس کی تردید کرنے میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب انسپکٹر جنرل سے متفق ھیں۔رائے مذکور کا پہلا حصہ کی تو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اون ریماکس سے پوری تردید ھوتی ھے جس کا اقتباس رپورٹ کے پیرا گراف نمبر ۳۶ میں دیا گیا ھے اور یہہ خیال بالکل فضول ھے ۔ کہ مشقت جیل سے کسی قسم کا دماغی بوجھہ پڑتا ھے مزید براں ۱۸ مریض قیدیوں میں سے ۱۵ ایسے تھے جو اسپتال میں داخل کئے جانے کے وقت تک نرم یا درمیانہ مشقت پر لگے رھے تھے۔

۱۱ محکمہ ھذا کا اھتمام تقریباً سال بھر لفٹنٹ کرنل۔جی۔ایف۔ڈبلیو بریڈ صاحب مرحوم ۔آئی۔ایم۔ایس کے ھاتھہ میں رھا جنھوں نے ۳۰ دسمبر کو وفات پائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کیطرفسے اس قابل اور سرگرم افسر کی بے وقت موت پر اظہار تاسف ور گورنمنٹ کیلئے اون کی جلیل خدمات کی تعریف گزٹ کے رز ولیوشن مورخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۶ ع میں کی جا چکی ھے ۔ اور اوسکا اقتباس رپورٹ کے ابتدائی فقرہ میں درج ھے۔کرنل بریڈ صاحب کے جانشین بطور انسپکٹر جنرل میجر۔ای۔ایل وارڈ مقرر ھوئے ھیں انھوں نے ایک دلچسپ رپورٹ لکھی ھے ۔ اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ھے۔کہ وہ تادیب اور قابلیت کے اوس اعلے معیار کو جسکو اون کے پیشرو نے قایم کیا تھا قایم رکھینگے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ھے۔محکمہ ھذا کے افسر اور عملہ اچھے اوس کامیاب کام کے لئے تعریف کا مستحق ھے جو اونھوں نے ایک پر از مشکلات سال میں انجام دیا ھے خصوصاً جناب ممدوح اون اسسٹنٹ کمشنران کی خدمات کا اعتراف فرماتے ھیں جنکو بضرورت ملازمت سنٹرل جیلوں کے اھتمام پر لگانا پڑا۔اور جنھوں نے غیر مانوس اور قدرے سخت فرائض کی ادائیگی میں نمایاں سرگرمی اور موزونیت ظاھر کی۔

حکم—حکم ھوا۔کہ رپورٹ کی نقل ریویو کے ھمراہ گورنمنٹ ھند کے صیغہ ھوم میں بھیجی جائے اور کہ ریویو کی ایک نقل آنریبل جج صاحبان کی اطلاع کے لئے صاحب رجسٹرار چیف کورٹ کی خدمت میں اور بغرض اطلاع و آگاھی صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے

نیز یہہ حکم ھوا کہ یہہ ریویو پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا جائے اور حسب معمول رپورٹ کے ھمراہ متداول کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط—ایچ۔ڈی۔کریک
قایمقام ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

پنجاب کی محالات زیر کورٹ آف وارڈس کے انتظام کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو

نمبر ۸۵—(مال و زراعت عام)مقام لاھور مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۱۶ع۔
منجانب۔آنریبل مسٹر ایچ۔ڈی۔کریک آئی۔سی۔ایس۔۔قائمقام ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔
بخدمت—سیکرٹری گورنمنٹ ھند۔صیغہ مال و زراعت۔

مجھے ھدایت ھوئی ھے۔کہ میں گورنمنٹ ھند کی اطلاع کے لئے محالات زیر کورٹ آف وارڈس پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰۔ستمبر سنہ ۱۹۱۵ ع کی ایک نقل ارسال کروں۔

۲—کورٹ کے زیر نگرانی محالات کی تعداد سال کے ابتدا میں اور اختتام پر ۴۶ تھی۔دو محالات کا انتظام ھاتھہ میں لیا گیا اور دو محالات کی نگرانی ترک کی گئی۔جن محالات کی نگرانی ترک کی گئی۔اُن میں سے زیادہ اھم شیخوپورہ ضلع لاھور کی محال تھی جو سنہ ۱۹۰۰ ع میں کورٹ کی زیر نگرانی لی گئی۔جبکہ یہہ ۶½ لاکھ روپیہ سے زائد کی قرضدار تھی یہہ قرضہ اب

الکل بیباق کر دیا گیا ہے اور جاگیر کی مالیت کے علاوہ املاک کی مالیت مین ۱۴½ سال نگرانی کے اندر ۲½ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

۳—چھہ لاکھ سے زیادہ روپیہ خرید اراضیات پر صرف کیا گیا۔تقریباً یہہ کل رقم نو آبادی وئر باری دوآب مین اراضیات خریدنے پر صرف کی گئی ہے۔جہان اب بہت سی محالات بڑے بڑے رقبہ جات کی الک ہین۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر محالات زیر کورٹ آف وارڈس اور جدید نو آبادی کے مابین ہہ نزدیکی تعلق دیکھکر خوش ہین۔کیونکہ جناب ممدوح کو یقین ہے کہ بہت سی بڑی بڑی محالات بنکا انتظام احتیاط اور سائنٹفک طریق پر کیا جائے نو آبادی کے لئے بحیثیت مجموعی نہایت مفید تائج پیدا کرینگی۔ڈیڑھ لاکھ روپیہ گورنمنٹ ہند کے روپی لون مین لگایا گیا ہے۔محالات کے قرضہ جات ین بہت سی تخفیف کی گئی۔حساب عمدگی سے رکھے گئے۔انتظام عموماً باکفایت اور تسلی بخش ھا تاہم لگان کے قابل وصول بقایا جات کی تعداد ۲ لاکھ سے زیادہ ہے۔جس مین سے ⅓ سے یادہ محال شیر شاہ کی واجب الادا ہے۔اسکی وجہ اراضیات کے کاشتکارون کے علاوہ دیگر اشخاص کو ینا بیان کیجاتی ہے اور اب یہہ طریق متروک ہو رہا ہے اور اُمید کی جاتی ہے۔کہ اس رہ مین کچھہ اصلاح ہو جائیگی۔محال اٹاری کی مالی حالت اُن قرضہ کی وجہ سے جو موجودہ بض کے اسراف کی بدولت عاید ہوا ہے۔باعث تکلیف ہو رہی ہے۔صاحبان فنانشل کمشنر کی شورت سے اس سوال پر الگ غور کی جا رہی ہے۔

۴—ممدوٹ مین نواب صاحب کے مزارعان کی دیہاتی انجمن ہائے کی مالی امداد کے ے ایک مرکزی انجمن قرضہ باہمی کی قائمی سال ہذا کی ایک اہم ترقی ہے۔اُمید کی جاتی ہے۔ ہ دیگر محالات جنکے مزارعان کی تعداد کثیر ہے اس مثال کی پیروی کرینگی۔

۵—جو روپیہ مستقل اصلاحون پر صرف کیا گیا ہے۔اسکی مقدار مین تسلی بخش اضافہ وا ہے۔اِس روپیہ مین ۳۵۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم بھی شامل ہے۔جو منٹگمری مین خرید کردہ اراضی ن محالات ہردت سنگھ کے مزارعان کے الئے چوہون سے محفوظ مکانات بنانے پر صرف ہوئی ہے۔جیسا ۃ صاحب فنانشل کمشنر نے تحریر کیا ہے۔بلا شک یہہ درست ہے۔کہ ایک باثروت محال کو ان عاملات مین جو اُنکے مزارعان کی فلاح سے متعلق ہون۔ فیاضی سے کام لینا چاہئے۔گو جناب نواب لفٹنٹ ونر بہادر ہر ایسی سکیم کے جو پراسراف نوعیت کی ہو۔مخالف ہین لیکن اونکو اعتماد ہے۔ کہ الداد جو رقبہ نو آبادی کے انتظام کو جدیدترین طریق پر لانے کی اعلے مثال قائم کرنے کیلئے ہر رح سے کوشش کی جائیگی۔اضلاع بیرون از نو آبادی مین نالی دار چاہات پر روپیہ لگانا دوسرا ک ایسا کام ہے جسمین محالات زیر کورٹ آف وارڈس لوگون کے لئے اچھی طرح سے مثال قائم کر سکتے ہین۔ حالات ممدوٹ و کوٹ کے تجرباتی فارم بہت مفید کام کر رہے ہین اور ان فارمون کے حسابات کو آئندہ وثون مین درج کرنے کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔

۶—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحبان فنانشل کمشنر سے التماس کرینگے کہ وہ بعض جوان وارڈون یا انکے رشتہ دارون کو لائل پور کالج مین عملی زراعت کی تعلیم دینے کے امکان پر غور ین۔کیونکہ جناب ممدوح کا خیال ہے کہ یہہ تعلیم ان نوجوانون کے لئے بہت مفید ہوگی جنکو نجام کار وسیع محالات کا انتظام کرنا ہوگا۔

دستخط—ایچ-ڈی-کریک
قائمقام ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس، لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۶۸

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۹] لاهور — ۲۱ جولائی (مصدرہ ۲۸ جولائی) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۲

حصہ دویم

عام

نظم و نسق حفظان صحت پنجاب کي رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو-

کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بصیغہ هوم (طب و حفظان صحت) نمبر ۸۳—حفظان صحت-۱-
مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع-

رپورٹ نظم و نسق حفظان صحت پنجاب منجانب کرنیل ایچ-هینڈلے صاحب آئي-ایم-ایس
قائم مقام کمشنر حفظان صحت پنجاب ملاحظہ سے گذري-

آرائے—سال هذا کے دوران مین موسمون کے خواص کا صوبہ کے باشندون کي صحت پر نمایان اثر پڑا- مارچ اور شروع اپریل مین غیر معمولي بارش نے موسم گرما کے طبعي عمل و اثر کي ترقي کي رفتار کو رک دیا جس سے طاعون کي بد ترین وبا کي شدت سنہ ۱۹۰۷ع کے بعد کے سالون کي نسبت بہت سخت اور بہت دیر تک رهي-دوسري طرف موسمي بارش کے عملي طور پر نہ هونے سے باقي سال کے دوران مین غیر معمولي خشک

۷۷۱ پي جي جي-

موسم رہا جسکي وجہ سے ماہ جون میں پلیگ ختم ہوگئي-اور بعد ازان سال کے آخري حصہ میں مکرر نمودار ہوئي-لیکن اسکا زور بہت کم رہا. ملیریا کے وبا کي شکل مین کلاً نہ پہیلنے کا بہي یہي باعث ہے-غلہ خوردني کي قیمت سال بہر غیر معمولي طور پر زیادہ رہي-

۲-پیدائش کي شرح مین گذشتہ سال کے مقابلہ مین ۷ ء ۲ في ہزار کي تخفیف ہوئی-مگر سنہ ۱۹۱۴ع مین پیدائش کي شرح غیر معمولي رہي اور اوس مین توقع سے بہت کم تخفیف ہوئي-گذشتہ پانچ سالون کي اوسط کے مقابلہ مین شرح پیدائش مین صرف ۳ ء ۱ کي کمي ہوئي-بلکہ پانچ اضلاع مین تو سنہ ۱۹۱۴ع سے في الحقیقت زیادہ تہي-سب سے زیادہ کمي اضلاع گجرات و ملتان مین ہوئي جو پانچ سالہ اوسط کے مقابلہ مین ۵ في ہزار اور بمقابلہ سال گذشتہ علی الترتیب ۸ ء ۷ و ۸ ء ۶ في ہزار کم ہوئي تہي-اس کمي کي وجہ کچہہ تو طاعون کے اثر سے منسوب کي جاتي ہے اور کچہہ کثیر تعداد نوجوانون اور کچہہ بہت سے مردون کے عہد شباب مین فوجي کام پر چلے جانے سے-تاہم روہتک اور گوڑگانوہ مین شرح پیدائش زاید از ۵۰ في ہزار تہي جو شرح اموات سے بحساب ۲۶ في ہزار زیادہ ہے-چونکہ اول الذکر ضلع بہوتي کے لحاظ سے صوبہ کے اضلاع مین سے بہترین ضلع ہے-لہذا تعداد پیدائش کي تخفیف کے بارہ مین بیان کردہ دیہري وجہ بظاہر چندان وقعت کے قابل نہین ہے-

۳-شرح اموات مین خاصہ اضافہ ہوا-یعني وہ ۳۲ سے ۳ ء ۳۶ في ہزار آبادي ہوگئي-اس کي بڑي وجہ تو طاعون ہے-اگرچہ ہیضہ اور امراض تنفس بہي اسکي کسیقدر وجوہات ہین-بچون کي اموات کي تعداد مین نمایان اصلاح ہوئي-سال کي تعداد پیدائش سے دیکہا جائے تو شیر خوار لڑکون کي اموات ۰۲ ء ۱۸۸ اور شیر خوار لڑکیون کي اموات ۰۷ ء ۱۸۹ نکلتي ہے اور اسکے مقابلہ مین یہہ تعدادین سنہ ۱۹۱۴ع مین علی الترتیب ۹۸ ء ۲۰۸ و ۳۸ ء ۲۱۱ (سال سابقہ کي نسبت کم تہین) مارچ و اپریل اور مئي کے مہینے صحت کے لئے بہت هي خراب تہے-ان ایام مین پلیگ کا سخت زور تہا اور ماہ ستمبر لغایت دسمبر جو عموماً ملیریا کي وبا کے لئے مشہور ہوتے ہین سال کے کسي دیگر چار مہینون کي نسبت صحت کے لحاظ سے زیادہ اچہے رہے-اموات کي شرح ضلع راولپنڈي مین سب سے زیادہ اور گیارہ دیگر اضلاع مین شرح صوبہ سے زیادہ رہي-شرح اموات اضلاع ڈیرہ غازیخان اور شملہ مین ۲۰ في ہزار آبادي سے اور دس دیگر اضلاع مین ۳۰ في ہزار آبادي سے کم رہي-

۴-عام شرح اموات عملي طور پر قصبات اور دیہات مین یکسان رہي-لیکن موت کے مختلف اسباب مین بہت اختلاف تہا-دیہات مین طاعون سے موت کي شرح قصبات کي شرح سے بقدر ۰۳ ء ۲ کے زیادہ تہي-لیکن امراض تنفس سے موت کي شرح دیہات کي نسبت قصبات مین ۲۴ ء ۳ في ہزار زیادہ تہي-صوبہ کے چہوٹے قصبون کي شرح اموات مین بہت اختلاف تہا-یعني وہ کہجوہ مین ۴۰ ء ۲ اور کوہانہ مین ۹۶ ء ۶۸ تہي-۱۶ دیگر قصبون مین شرح اموات ۵۰ في ہزار آبادي سے زیادہ بہي تہي-یہہ ایزاد شدہ شرح اکثر صورتون مین طاعون کے باعث تہي-صوبہ کے تین بڑے شہرون مین سے امرتسر صحت کے لحاظ سے بہت هي خراب رہا-اوسکي شرح اموات ۵ ء ۴۳ تہي اور اوسکے مقابلہ مین لاہور مین شرح اموات ۵۹ ء ۳۳ اور ملتان مین ۱۴ ء ۳۳ تہي-اس اختلاف کي بڑي وجہ امراض تنفس سے واقع شدہ اموات ہین-ان اموات کي تعداد امرتسر مین ۴۴ ء ۱۴ اور اوسکے مقابلہ مین لاہور مین ۹۷ ء ۴ اور ملتان مین ۰۲۷ ء تہي-

۵-رجسٹر پیدائش اموات کے مقابلہ سے نوو گذاشتون کي معمولي فیصدي ظاہر ہوئي-گورنمنٹ کے رزولیوشن دربارہ سائنٹفک حفظان صحت مین جو سنہ ۱۹۱۴ع مین شایع ہوا تہا-اس بات پر زور دیا گیا تہا کہ پیدائش و اموات کے مکمل اور صحیح نقشہ جات کي عدم موجودگي حفظان صحت کي اصلاح کے راستہ مین هارج ہے-اس تعلق مین گورنمنٹ ہند کے جو ریمارکس تہے-مقامي جماعتون کو اون سے مطلع کیا گیا تہا اور ایک خاص رقبہ کے اندر ایک خاص عملہ کے ذریعہ صحیح اعداد معلوم کرنے کي تجویز منظور ہوچکي ہے-لیکن اس تجویز کو عملي صورت مین لانے کے لئے حسب معمول مالي حالات کي واپسي کا انتظار کیا جا رہا ہے-

۶-ہیضہ سے ۱۳۱۹۶-اموات درج رجسٹر ہوئین جو سنہ ۱۹۰۳ع کے بعد کے تمام سالون سے زیادہ ہین-اس مرض سے صوبہ کے ہر ایک ضلع مین اموات واقع ہوئین اور ۶۹ قصبہ اور ۱۶۷۸ گاؤن وباء زدہ پائے گئے-اضلاع لاہور اور

فیروز پور کو جن میں اموات کی تعداد علے الترتیب ۲۸۹۰ و ۲۰۵۷ تھی۔ہیضہ سے سب سے زیادہ نقصان پہونچا۔اور قصبات میں سے قصور کوہانہ۔امرتسر۔لاہور اور کنجاہ میں اموات کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔سنہ ۱۹۰۳ع کی طرح ہیضہ کے آغاز کا بڑا سبب یہہ تھا کہ مہان کنبھہ ہردوار سے واپس آمدہ جاتریوں سے بیماری کی آگ پھیلی۔مگر اس کے انتشار کا مزید مرکز میلہ کھڑیالہ۔تحصیل قصور تھا۔اور ضلع گجرات میں ہیضہ مقامی اسباب سے صرف دو گاؤں میں شروع ہوا۔جن میں سے ایک میں تو ایک بیمار بیل کا گوشت کھانے اور دوسرے میں قبرستان میں واقع ایک وبا آلود کنوان کا پانی پینے کی وجہ سے ہوا۔اس سال کے تجربہ سے اس امر کی اہمیت اور بھی واضح ہو گئی ہے۔کہ تمام بڑے میلوں پر حفظان صحت کے انتظام کی نگہداشت کی جائے۔اور اس بارہ میں عمدہ کام ہو رہا ہے۔بڑے میلوں میں ایڈیشنل ڈپٹی سینیٹری کمشنر کی زیر نگرانی خاص انتظام کیا جاتا ہے۔اور سال ہذا میں ضلع راولپنڈی میں میلہ ہائے گلو شاہ اور نور پور کے رقبوں میں صاف پانی کی بہم رسانی کی تجاویز کو سینیٹری بورڈ نے پسند کیا۔ اور عطیہ ہائے امدادی سے مدد دی۔

۷۔صرف ۱۶۹۴ اموات چیچک سے واقع ہوئیں۔یہہ تعداد جب سے کہ اموات درج رجسٹر ہونا شروع ہوئی ہے سب سے قلیل ہے۔اور صوبہ کے ۱۱ اضلاع اس عارضہ سے بالکل پاک صاف رہے۔تاہم بخار سے اموات کی شرح پھر بہت زیادہ ہو گئی۔یعنی ۳۔۲۸۴ فی ہزار آبادی۔اگرچہ یہہ تعداد سال ما سبق سے کم ہے اور اس کی وجہ یہہ ہے۔کہ سال مذکور ملیریا وبائی شکل میں تقریباً بالکل نابود تھا۔موت کی شرح نسبتاً قسمت ملتان میں سب سے زیادہ تھی جہاں کل اموات۔یعنی ۸۲۲۶۸ میں سے ۵۶۷۵۲ اس بیماری سے منسوب کی گئیں۔صوبہ میں (جہاں اموات کی شرح دیگر کل قصبات سے زیادہ تھی) درج رجسٹر شدہ اموات کی تعداد کا ۹۰۵۵ سے بڑھکر ۳۰۶۱۲ ہو جانا کچھ کوئی تسلی بخش وجوہات پیش نہیں کی گئیں۔یہہ کمی بحیثیت مجموعی (کل) قصبہ جات میں پائی گئی ہے۔مگر شرح اموات خان گڑھ۔کہروڑ۔بھکر۔شجاع آباد۔کمالیہ اور علی پور میں زیادہ رہیں۔

۸۔پیشتر بتلایا جا چکا ہے کہ وباء طاعون جو صوبہ ہذا میں سنہ ۱۹۱۵ع میں پھیلی تھی سنہ ۱۹۰۷ع کے بعد کے کل سالوں سے شدید ترین تھی۔۱۲ اضلاع میں سخت، نقصان ہوا۔اور کل ۲۴۴۱۰۴ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔یہہ وبا سنہ ۱۹۱۴ع کے آخری حصہ میں شروع ہوئی تھی۔مگر اس کا پورا زور سنہ ۱۹۱۵ع کے اول نصف حصہ میں ظاہر ہوا۔لیکن سال کے آخری نصف حصہ میں یہہ وبا بدین وجہ بہت کم نمودار ہوئی کہ موسم غیر معمولی گرم رہا اور عملہ طاعون نے زیادہ وبا آلود علاقوں میں بڑی کوشش سے کام کیا۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہوئے ہیں۔کہ وبا کی شدت کے باوجود عملہ خاص نے بہت سے اشخاص کو عام طبی امداد دی جناب ممدوح کو یقین ہے کہ لوگوں کے اعتماد کو حاصل کرنے اور اس طرح سے اون مختلف طریقوں کو جن سے طاعون کو مغلوب نہیں تو بخوبی قابو میں لایا جا سکتا ہے بسہولیت رائج کرنے کے لئے اس سے بہتر ذرائع موجود نہیں ہیں۔نیز یہہ بھی ایک تسلی بخش امر ہے۔کہ بعض مقامی جماعتوں نے اس کام میں مدد دینے کے لئے تنخواہدار ایجنٹ ملازم رکھے تھے۔اور اونہوں نے بہت سی قیمتی مدد برضا و رغبت خود دی۔

۹۔امراض تنفس سے درج رجسٹر شدہ اموات کی تعداد میں زیادتی سال ہذا کا ایک تشویش ناک امر ہے۔لیکن اسکی بڑی وجہ یہہ بھی ہے کہ اب پہلے کی نسبت تشخیص عمدہ ہوتی ہے۔تاہم جو کثیر التعداد اموات پھیپھڑوں کے دق کی بدولت بالخصوص شہروں میں واقع ہوئی ہیں وہ نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ مقامی جماعتیں اس امر پر پوری غور کرینگی اگرچہ اس کے متعلق بہت سی باتوں کا دار و مدار قصبات کے باشندوں کی ذاتی عادات پر ہوتا ہے تاہم قصبات کی حفظان صحت کے ذمہوار افسروں کا مقدم فرض ہے۔کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔کہ شہروں کی آئندہ توسیع یا ترمیم میں اس بیماری کے موافق حالات کو (یعنی گنجان آبادی۔تنگ و تاریک کوچے۔ہوا اور روشنی کی کمی جو صوبہ ہذا کے بڑے شہروں کا خاصہ ہیں) مستقل طور پر مکرر وجود میں نہ آنے دیا جائے۔

۱۰۔ابتداءً ۸ لاکھہ روپیہ مقامی جماعتوں کو تقسیم کرنے کے واسطے سینیٹری بورڈ کو دیا گیا تھا۔لیکن اس کے بعد مالی وجوہات کے باعث اس میں سے نصف سے زیادہ رقم واپس لے لینے کی ضرورت ہوئی۔تاہم بورڈ نے ۳½ لاکھہ سے زیادہ روپیہ قصبات کی بدر رؤں اور بہم رسانی آب کی سکیموں کے لئے اور تقریباً ۱۵۳۰۰ روپیہ دیہی حفظان صحت کے لئے تقسیم کیا۔

دیہی حفظان صحت کے لئے عطا شدہ رقوم کے خرچ کرنے کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ قاعدہ ہے جس کی رو سے حفظان صحت کی کسی سکیم کے لئے عطیہ امدادی صرف اوسی صورت میں دیا جا سکتا ہے جب کہ کام کی آدھی لاگت کا مقامی طور سے بندوبست کر دیا جائے۔

دیہی حفظان صحت کے مضمون پر گورنمنٹ پورے طور پر غور کر رہی ہے اور صوبجات متعددہ کے
ت حفظان صحت دیہی کی طرز پر ایک خاص ایکٹ کے پاس کرنے کے سوال پر گورنمنٹ نے باحتیاط غور
ہے۔لیکن یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کے ایکٹ کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ ایکٹ
ٹرکٹ بورڈ پنجاب میں تمام مطلوبہ انتظامی اختیارات موجود ہیں۔بہت سے اضلاع میں دیہی حفظان صحت کی
لاح کے لئے آخر الذکر ایکٹ کے سادہ قواعد کو عمل میں لانا منظور کیا گیا ہے اور متعدد دیہات نے صفائی کے
دائی کاموں کے خرچ کے لئے ٹیکس کا ادا کرنا بھی منظور کر لیا ہے۔ایسی صورتوں میں جہاں دیہات کے باشندوں
ی حفظان صحت کی اصلاح کے لئے نمایاں خواہش پائی جائے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے خیال میں
دہ مذکور کی سخت شرائط کی پابندی لازمی نہیں رکھنی چاہئے اور اگر اپنی مدد آپ کرنے کے اصول کو
ر انداز نہ کیا جائے تو تعمیرات حفظان صحت کے لئے عطیات دے دینے چاہئیں۔خواہ ایسی تعمیرات کا آدھا خرچ
امی چندہ سے اکٹھا نہ بھی ہو سکے۔قصباتی حفظان صحت کے متعلق کوئی مزید ترقی قابل ذکر نہیں ہے۔البتہ اکثر
نسپلٹیوں نے نالی ہائے فلاس اور بہم رسانی آب کی سکیموں کے متعلق خاص سرگرمی ظاہر کی ہے۔
سم خزاں سنہ ۱۹۱۴ع میں امرتسر میں سکولوں کے لڑکوں کو کونین کھلانے کا جو تجربہ کیا گیا اوس
ں خاصی کامیابی ہوئی۔ان نتائج سے چیدہ میونسپل کمیٹیوں کو مطلع کیا جا رہا ہے اور اون کو کہا جا رہا ہے کہ
امرتسر میں حاصل شدہ تجربہ کے لحاظ سے اس تجویز میں ترمیم کرکے اوس کو عمل میں لائیں۔
ورٹ ھذا کے فقرہ ۳۹ میں متذکرہ اشخاص کا جنہوں نے رفاہ عام کے لئے تعمیرات مہیا کی ہیں گورنمنٹ اعتراف
اتی ہے۔قسمت انبالہ کے جاٹوں اور مہاجنوں نے جو پبلک سپرٹ اس بارہ میں ظاہر کی ہے وہ خاص
ر پر ذکر کے قابل ہے۔

۱۱—اے۔ایس منٹگمری صاحب ستمبر کے آخیر تک اور سٹیننگ صاحب باقی سال کے دوران میں
نیٹری انجینیئر گورنمنٹ پنجاب کے عہدہ پر مامور رہے۔سٹیننگ صاحب کی رپورٹ میں حفظان صحت کے
ں مختلف کاموں کا دلچسپ ذکر ہے جو صوبہ بھر میں جاری ہیں اور نیز اون سکیموں کا بھی خلاصہ درج ہے
تیار ہو چکی ہیں۔مگر ابھی تک ہاتھ میں نہیں لی گئیں۔لیکن یہہ امر قابل افسوس ہے کہ حفظان صحت کی
ت سی سکیمیں جو مکمل ہو چکی ہیں مناسب غور پرداخت اور نگرانی کے نہ ہونے کے باعث نہایت افسوسناک
ر خراب حالت میں ہیں۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ مشینوں اور کلوں وغیرہ کا ماہر فرموں کے
قاعدہ معائنہ کرانے کے متعلق جو ہدایات مقامی جماعتوں کو جاری کی گئی ہیں اون کی پوری
دی کی جائیگی۔

ماہ جولائی کے نصف تک کرنل سی۔جے بیمبر صاحب علاوہ اپنے کام کے سینیٹری کمشنر کے عہدہ کے
تمام پر رہے اور اس کے بعد کرنل ہینڈلے اون کے جانشین مقرر ہوئے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ان ہر دو
سران کا اوس مستعدی کے لئے اعتراف فرماتے ہیں جو اونہوں نے اپنے کام کے علاوہ اس عہدہ کی ذمہ واریوں کے
مام میں ظاہر کی اور کرنل ہینڈلے صاحب کا ان کی دلچسپ رپورٹ کے لئے اعتراف فرماتے ہیں۔ڈپٹی سینیٹری
شنر و اڈیشنل سینیٹری کمشنر کے عہدوں پر تمام سال علی الترتیب میجر ڈبلیو۔سی۔ایچ فاسٹر صاحب
۔ایم۔ایس اور ڈاکٹر خواجہ عبدالرحمان خان صاحب مامور رہے اور جناب ممدوح اون کی خدمات کو بنظر
حسان دیکھتے ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ متذکرہ بالا آرائے کی ایک نقل رپورٹ کے ہمراہ متداول کی جائے اور نقول کی
ولی تعداد کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجی جائے اور نیز یہہ کہ آرائے مذکور گورنمنٹ گزٹ
اب میں شائع کی جائیں۔

نیز یہہ بھی حکم ہوا کہ اس کی ایک نقل صاحب سینیٹری کمشنر پنجاب کے پاس بغرض آگاہی
جی جاوے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔
دستخط - او۔ایف لمسڈن
فنانشل سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۱] لاہور — ۱۸ اگست (مجریہ ۱۱ اگست) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۳۴

حصہ دویم

عام

پنجاب مین عمل ہائے ٹیکہ چیچک بدوران سال سنہ ۱۶ — ۱۹۱۵ع کے متعلق نوٹون کا ریویو۔

مندرجہ ذیل چٹھی اطلاع عام کے لئے شائع کی جاتی ہے :—

نمبر ۸۶ — حفظان صحت — ۱ — مقام لاہور — مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ ع

منجانب — آنریبل اے — ایف لیمسڈن صاحب آئی — سی — ایس — فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بخدمت — صاحب سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ تعلیم۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ مین پنجاب مین عمل ہائے ٹیکہ چیچک بدوران سال سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کے متعلق صاحب سینیٹری کمشنر کے نوٹون کی ایک نقل گورنمنٹ ہند کی آگاہی کے لئے ارسال خدمت کرون — جب سے اموات کے درج رجسٹر ہونے کا طریقہ رائج ہوا ہے اسکے بعد کے ہر ایک سال سے سال سنہ ۱۹۱۵ ع مین چیچک سے موت کی شرح کمتر رہی ہے — اندرین حالات سال زیر ریویو کے دوران مین عملہائے ٹیکہ ثانی کی تعداد مین دو ہزار سے زیادہ کا اضافہ ہونا عملہ ٹیکہ کنندگان کے لئے فخر کی بات ہے ابتدائی عمل ہائے ٹیکہ کی تعداد

۸۵۰ پی سی جے —

بھی نہایت طمانیت بخش رہی۔کیونکہ گو ابتدائی عمل ہاے ٹیکہ کی اصل تعداد سال ما سابق کی تعداد سے بقدر ٢٠٢٥ کے کم رہی۔لیکن ٹیکہ کے لئے پیش کردہ بچوں میں سے جن بچوں کو ٹیکہ لگایا گیا اونکا تناسب سال گذشتہ کی نسبت زیادہ رہا۔یعنی اونکی تعداد ٩٩ فیصدی سے زائد تھی۔

٢۔کامیاب عمل ہاے ٹیکہ ثانی کی فیصدی سال ماسبق سے بقدر ٣٠٦ کے زیادہ رہی۔ لیکن عمل ہاے ابتدائی میں کامیابی کا تناسب قدرے کم رہا جسکی وجہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ بعض اضلاع میں سخت گرمی کے باعث مہیا کردہ لمف خراب ہو گئی تھی۔ایسے عمل ہاے ٹیکہ چیچک کی تعداد میں جو ایک سال سے کم عمر کے بچوں کو خاص عملہ نے لگائے قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔اونکی تعداد ٨٣٨٩ سے بڑھکر ١٥٠٣٩ ہوگئی۔ایسے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد میں جنکو ٹیکہ ثانی لگایا گیا تفاوت بدستور نمایاں ہے۔یعنی لڑکوں کی تعداد کل تعداد میں سے ٦٩ فیصدی کے برابر رہی۔لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ آبادی کی ٥٥ فیصدی مذکر ہیں۔لہذا یہہ تفاوت اتنی عظیم نہیں ہے جتنی کہ وہ بادی النظر میں معلوم ہوتی ہے۔

٣۔سال زیر ریویو کے دوران میں ایکٹ ٹیکہ کی چار میونسپلٹیوں میں توسیع کی گئی اور اوس کے بعد پانچ اور میں بھی اوسکی توسیع کیجا چکی ہے۔ تاہم ١٠٠ قصبوں میں سے ٧٠ قصبہ ابھی ایسے ہیں جن میں ایکٹ مذکور کا نفاذ ہو سکتا ہے۔لیکن اونہوں نے تاحال بچوں کے تحفظ کے لئے یہہ سادہ کارروائی بھی اختیار نہیں کی۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اس امر سے مایوسی ہوئی ہے کہ میونسپلٹیوں سے گذشتہ سال جو اپیل کیا گیا تھا اوس کا اونہوں نے ایسی سرد مہری سے جواب دیا ہے۔اضلاع حصار و ہوشیار پور اور منٹگمری میں تو یہہ ایکٹ مطلق نافذ نہیں ہے اور اضلاع جالندھر۔لودھیانہ۔لاہور۔امرتسر۔گورداسپور۔گوجرانوالہ اور ڈیرہ غازیخان میں صرف ایک ایک میونسپلٹی نے اوسکو رائج کیا ہے۔

٤۔صوبہ ہذا میں جملہ ویکسینیٹروں کی تعداد ٢٧٢ تھی جن میں سے ٧٣ نے اون جماعتوں میں تعلیم حاصل کی جو دوران سال میں عمل ٹیکہ کی اصطلاحی تعلیم اور ہائی جین کے ابتدائی اصولوں کی تلقین کے لئے ویکسینیشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں کھولی گئی تھیں۔

دستخط۔ آر۔ ایف لیسکن
فنانشل سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر اپل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۲]   لاہور — ۱۱ اگست (مجریہ ۱۸ اگست) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ   [جلد ۴۳

حصہ دویم

عام

پنجاب کے اسپتالوں اور خیراتی شفاخانوں کے سالانہ نقشہ جات بابت سنہ ۱۹۱۵ع کے متعلق نوٹوں کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ (طب و حفظان صحت) نمبر ۲۳۸—طب—۱—مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع۔

پنجاب کے اسپتالوں اور خیراتی شفاخانوں کے سالانہ نقشہ جات بابت سنہ ۱۹۱۵ع کے متعلق نوٹ ملاحظہ سے گذرے۔

سنہ ۱۹۱۵ع میں شفا خانوں کی تعداد میں چھ کی زیادتی ہوئی - یعنی ۱۷ کھولے گئے اور ۱۱ بند ہوئے جس سے کل شفاخانوں کی تعداد ۴۷۳ ہو گئی-خرچ ۱۳۶۶۴۰۴ روپیہ سے بڑھکر ۱۴۰۰۱۴۴ روپیہ ہو گیا-لیکن آمدنی میں علاوہ بقایا ابتدائی کے قریباً ۱۰۰۰۰ روپیہ کی کمی ہو گئی-مقامی جماعتوں کا برداشت کردہ خرچ ۱۰۴۰۵۵۸ روپیہ ہے برعکس اس کے سنہ ۱۹۱۴ع میں ۹۸۰۴۹۸ روپیہ تھا-لیکن گورنمنٹ کے عطا کردہ روپیہ میں ۸۸۹ ...

یادہ تر زیر مد عطیات عمارات میں بقدر ۶۵۲۲۱ روپیہ کے کمی ہوئی-بطور چندہ وصول شدہ رقم میں تقریباً ۹۵۰ روپیہ کی کمی ہوئی جسکا باعث یورپین اصحاب کے عطا کردہ چندون میں تخفیف ہے ہندوستانی اصحاب کے چندون کی رقم اگرچہ یورپین اصحاب کے چندون کی رقم سے کم تھی-لیکن وہ پہلے سے کسیقدر زیادہ ہے اور چونکہ ونکی جیبون پر دیگر بہت سے مطالبات تھے اسلئے یہہ خفیف زیادتی بھی تسلی بخش ہے عمارتون اور مرمت کے خرچ میں قریباً ۲۴ ہزار روپیہ کی کمی کرنے سے بھی عملہ کے خرچ کے اضافہ کا جو مجموعی طور پر ۴۵ ہزار روپیہ ہا ازالہ نہ ہو سکا ان نوٹون میں اوس رقم کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا جو مقامی جماعتون کے خرچ سے قائم شدہ سپتالون اور شفاخانون میں طبی مشورہ اور ادویات کی بابت وصول ہوئی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو عتماد ہے کہ یہہ واقفیت جو خاص طور پر طلب کیگئی تھی آئندہ سالون میں مہیا کیجایا کریگی-

۲—اسپتال میں دیگر علاج کرانے والے مریضون کی تعداد میں خفیف کمی ہوئی-لیکن اسپتال سے دیگر علاج رانے والے مریضون کی تعداد بقدر ۹۲۷۰۱ کی کمی ہوئی-اس کمی کی وجہ کرنل ہینڈلے صاحب یہہ بیان کرتے ہیں کہ ال زیر رپورٹ سال سنہ ۱۹۱۴ع کی نسبت صحت کے لحاظ سے بہت اچھا تھا-لیکن اونکے اس بیان کو بلاتامل تسلیم نہیں ا جا سکتا-کیونکہ پلیگ سے اموات کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ سنہ ۱۹۰۷ع کے بعد کے کسی سال میں بھی اتنی تھی-یعنی قریباً ڈھائی لاکھہ اشخاص پلیگ کا شکار ہوئے اور ہیضہ بھی شدت سے پھیلا رہا اور ۱۳۰۰۰ اموات کا باعث ا (سنہ ۱۹۰۳ع) کے بعد کسی سال میں بھی ہیضہ سے اسقدر اموات واقع نہیں ہوگئیں ان وجوہات کے باعث اس ال کی شرح اموات یعنی ۳۶٫۳ فی ہزار آبادی سنہ ۱۹۱۴ع کی شرح سے ۴٫۳ فی ہزار اور سابقہ عرصہ جسالہ سے پانچ فی ہزار زائد رہی-لیکن ملیریا (موسمی) بخار بشکل وبا قریباً بالکل معدوم رہا اور اسکی وجہ ہ تھی کہ موسم گرما غیر معمولی طور پر خشک رہا اور یہی وجہ ہے کہ اسپتالون سے باہر دیگر علاج کرانے والے یضون کی تعداد میں کمی ہوئی-چنانچہ جن مریضون کا جملہ اقسام کے شفاخانون میں ملیریا بخار کے لئے علاج کیا گیا نکی تعداد میں کمی در اصل ۲۱۰۵۴۹ تھی-برخلاف اسکے مدات ۱۰ پلیگ-۲۶ امراض چشم-۳۰ امراض تنفس ۲ جملہ دیگر امراض هاضمہ-۴۴ امراض چمڑے کی بیماریان-۴۵ ناسور اور ۴۶ جملہ دیگر امراض جلد میں مریضون کی ت سی ایزادی ہوئی اور یہہ ایزادی مجموعی طور پر ۱۸۲۳۰۱ تھی-آخرالذکر مد میں مریضون کی ایزادی قابل ذکر ہ اور نوٹون میں اسکی بجا طور پر تشریح کیجا سکتی تھی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دیکھتے ہیں کہ گذشتہ سالون میں اس قسم کی امراض جلد میں قریباً ۳۷ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے-یعنی سنہ ۱۹۱۴ع میں ۶۶ ہزار مریضون اور امسال مزید ۸۸ ہزار کا اضافہ ہو گیا ہے-ملیریا کے علاوہ جن دیگر اقسام کے امراض میں خاصی تخفیف ہوئی ہے مند رجہ ذیل ہیں—۲۴ جملہ دیگر عام امراض-۲۷ امراض کان-۳۰ سؤ الہضمی-۳۸ غر (گلو یا گھینگا) اور ۴۸ ہات-ان کے مریضون کی تعداد میں ۳۶۰۹۲ کی کمی ہوئی ہے-

اگرچہ گذشتہ سال کے ریویو میں صاحب انسپکٹر جنرل سے درخواست کیگئی تھی-اونہون نے طاعون کی واردانون کی تعداد نہیں لکھی جنکا علاج عملہ طاعون نے یا سفری شفاخانون کے مہتمم عملہ نے کیا-گو آخر الذکر متعلق عام اعداد و کوائف اول بار نقشہ (ب) میں درج کئے گئے ہیں-

۳—بعض اضلاع میں طبی امداد کے موجودہ انتظام کے نا کافی ہونے کے بارہ میں گذشتہ سال کے ریویو ں رائے زنی کیگئی تھی اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ پڑھکر خوش ہوئے ہیں کہ صاحب انسپکٹر جنرل س امر پر عنقریب غور کرنے والے ہیں اس سلسلہ میں نقشہ ب اور نقشجات موت مشمولہ رپورٹ حفظان صحت عاب بابت سنہ ۱۹۱۵ع کا پہلو بپہلو معاینہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا-اضلاع راولپنڈی-سیالکوٹ اور اٹک میں ان شرح اموات صوبہ کی اوسط شرح سے خاصی زیادہ ہے اور جہان یہہ شرح علی الترتیب ۴۲٫ ۵۷ و ۹۷٫ ۴۵ ر ۸۷٫ ۴۰ ہے زاید از اسی ہزار اشخاص کیلئے ایک شفاخانہ ہے اور امرتسر اور جہلم میں جہان موت کی شرح بھاری ہے-یعنی علی الترتیب ۲۹٫ ۵۲ و ۸۳٫ ۴۸ ہے-ہر زاید از ۷۲ ہزار اشخاص کے لئے اوسطاً صرف ایک خانہ ہے-ہوشیار پور اور گورداسپور میں علی الترتیب ۱۷ و ۱۶ شفاخانے ہیں اور ہر ایک شفاخانہ ۵۲ ہزار سے اشخاص کیلئے ہے اور یہہ اضلاع طبی امداد کے لحاظ سے ضلع لدھیانہ کے سوا جسمین ہر ۴۷۰۰۰ اشخاص کیلئے ب شفاخانہ ہے صوبہ بھر میں بہترین اضلاع ہیں-ضلع شاہپور کی حالت بھی جسمیں ۶۸۷۳۶۶ اشخاص کے لئے شفاخانے ہیں ضلع گورداسپور کی طرح عمدہ ہے اور فی شفاخانہ مریضون کی اوسط تعداد میں ۶ ہزار کے فرق

کي وجه یهه هے که ضلع شاهپور کي آب و هوا ضلع گورداسپور کے مقابله مین عمده اور شرح اموات علی الترتیب ۵۰، ۳۳ اور ۰۶، ۴۶ هے قسمت انباله اور ملتان مین جهان اموات کي شرحین صوبه کي اوسط شرح سے خاصي کم هین في شفاخانه مریضون کی اوسط تعداد کے بهت کم هونے کي وجه بهی یهی کهي جا سکتي هے۔

۴—مغربي طریقه جراحي مین لوگون کے روز افزون اعتقاد کی وضاحت اون چیده اور دیگر عملهائے جراحی سے ظاهر هوتی جو دوران سال مین کئے گئے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر اون کثیر تعداد سول سرجنون، اسسٹنٹ سرجنون اور مشنري سرجنون کے نام پڑهکر خوش هوئے هین جنکا تذکره غیر معمولی اچهے کام کے لئے نوٹون کے نقره ۵ مین کیا گیا هے۔اسسٹنٹ سرجن متهرا داس صاحب نے سال ماسبق سے بهی ۱۰۰۰ زیاده عمل هائے جراحی کئے۔اونهون نے کل ۵۶۵۹ عمل کئے۔جن مین سے ۴۰۳۵ عمل موتیا بند کے متعلق تهے سول سرجنون مین لفٹنٹ کرنل ایچ سمتهه صاحب نے پهر سب سے زیاده یعني ۲۱۸۳ چیده عمل کئے

۵—اون عورتون کي تعداد مین جنکا هسپتالون مین رکهکر علاج کیا گیا کسیقدر اضافه هوا هے۔حصار مین ایک جدید زنانه هسپتال اور منٹگمري مین عورتون کے لئے ایک مشنري شفا خانه کهولا گیا هے جن سے زنانه شفاخانون کي کل تعداد ۲۴ هو گئي هے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر کرنل هینڈ لے صاحب کے ساتهه اونکے اس خیال مین متفق هین که بعض مقامات مین میونسپل اور مشنري زنانه هسپتالون کا دوش بدوش موجود هونا مفید نهین هوتا اور اون کا مختلف مقامات پر هونا مفید هو سکتا هے اسلئے خاص وجوهات کے نه هونے کي صورت مین اس قسم کے مقابله کو کرنا چاهئے جناب ممدوح صاحب انسپکٹر جنرل سول هسپتال سے استدعا کرتے هین که وه خاص طور پر میونسپلٹي لودهیانه سے دریافت کرین که میموریل مشن هسپتال کے دوش بدوش ایک علیحده زنانه وارڈ کے قائم کرنے کي کیا ضرورت هے۔

زنانه طبي امداد کي اشاعت کے راستے مین بڑي رکاوٹ یهه هے که کام کرنے والے اشخاص دستیاب نهین هوتے اسکي وجه یهه هے که گذشته زمانے مین عورتون کی طبي تعلیم کیلئے سهولیتین موجود نهین تهین اور نیز طبي پیشه کو اختیار کرنے والي عورتون کي آئنده امید ترقي غیر یقیني تهی مگر اب زنانه میڈیکل سکول پنجاب واقع لودهیانه نے عورتون کی تعلیم کے لئے سهولیتین بهم پهنچا دي هین یهه سکول ابهی ابتدائی حالت مین هے مگر اس کا انتظام اور سامان وغیره خاصه اچها هے اور جب اسکے عمله کو مزید تقویت دیجائیگی تو وه صوبه هذا کی عورتون کو طبي امداد کے لئے تعلیم دینے مین نهایت هی مفید کام سر انجام دے سکیگی۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر اس امر کو اطمینان کی نگاه سے دیکهتے هین که متعدد لوکل جماعتون نے زنانه سب اسسٹنٹ سرجنون اور کمپونڈرون کي تعلیم کے لئے وظائف عطا کئے هین اور امید کیجاتي هے که جون جون ان سهولتون کا زیاده وسیع طور پر علم هو جائیگا زنانه شفاخانون کے اهتمام کے لئے قابل عورتین دستیاب هونے لگ جائینگي جیسا که گذشته سال کے ریویو مین بیان کیا گیا تها۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر خوش هونگے اگر صاحب انسپکٹر جنرل طبي پیشه مین داخل هونے والي عورتون کي ترقي اور رتبه مین اصلاح کے متعلق تجاویز تیار کرکے پیش کرینگے۔

۶—میوهسپتال کي سکیم توسیع مین تسلي بخش ترقي کي گئي هے اور هزایکسیلنسي معلي القاب جناب نواب گورنر جنرل ویسرائے نے گذشته دسمبر مین جدید هسپتال و میڈیکل کالج کا باضابطه طور پر افتتاح کر دیا تها اون ۵۰ بسترون کے علاوه جو اس هسپتال مین هندوستاني فوج کے بیمار اور زخمي سپاهیون کے واسطے مخصوص هین ۸۰ بستر جالندهر مین اور ۵۰ کرنال مین بهم پهنچائے گئے اور سال کے اختتام کے بعد ۵۰ زائد بستر لاهور مین اور ۱۰۰ امرتسر مین اس غرض کے لئے مخصوص کئے گئے هین۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر اس موقعه پر ڈسٹرکٹ بورڈ هائے جالندهر و کرنال اور میونسپل کمیٹي امرتسر کي اوس حب الوطني کي سپرٹ کا اعتراف فرماتے هین جو اونهون نے مریضون کے لئے یهه بسترے مهیا کرنے مین ظاهر کي هے اور مقامي باشندگان کي اوس دانشمندانه فیاضي کا بهي اعتراف فرماتے هین جو اونهون نے بیمار اور زخمي سپاهیون کو زائد آسائشین بهم پهنچانے مین دکهائي هین۔

کسی محکمہ پر جنگ کا اسقدر اثر نہیں پڑا جتنا کہ صیغہ ڈاکٹری پر پڑا ہے انڈین میڈیکل سروس کے
ے افسران کے فوجی کام پر واپس بلا لے جانے کے باعث اسوقت سول اسسٹنٹ سرجن اون آسامیون کے علاوہ جو
وا-طے مخصوص ہین سول سرجنون کی ۱۴ زائد آسامیون پر مامور ہین اور ۱۲۰ سول -سب اسسٹنٹ سرجنون
دمات محکمہ فوج کے ما تحت کام کرنے کے لئے دی گئی ہین مگر ہندوستان کے باہر میدان جنگ مین-
لئے سول سب اسسٹنٹ سرجنون سے جو اپیل کیا گیا تھا - اوسکے جواب مین اون سے بہت سخت مایوسی
ہے اور کمپالنڈرون کے مقابلہ مین سب اسسٹنٹ سرجنان مذکور کا طرز عمل نا تسلی بخش رہا ہے گو
یا جاتا ہے کہ اب اس جماعت کے عہدہ داران کے عام طرز عمل مین کچھ بہتری کے آثار نظر آتے ہین-جناب
لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ معلوم کر کے خوش ہین کہ میدان جنگ مین خدمت کے لئے اسسٹنٹ سرجنون نے نہایت
بخش طریق مین اپنے آپ کو پیش کیا ہے یہان تک کہ اب ۲۰ نے انڈین میڈیکل سروس مین عارضی
کے لئے بھی درخواستین کر دی ہین-

۸—چونکہ انڈین میڈیکل سروس کے اون افسران کی تعداد مین جو سول کے کامون کے لئے قابل
دہ ہین تخفیف ہو گئی ہے اسلئے کرنل ہینڈلے صاحب کو انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہا ئے و سینٹری کمشنر
ب پلیگ میڈیکل افسر اور چیف ملیریا میڈیکل افسر کے عہدون کا خود کام کرنا پڑا-ہزآنر صاحب موصوف کا اوس
ب طریق کے لئے جس مین وہ اپنے نہایت سخت فرائض کو سر انجام دیتے رہتے ہین اور صیغہ کے دیگر
ن کا جنہون نے اون زائد خدمات کونہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیا جنکا بوجھ اون پر سال ہذا کے
ن مین ڈالا گیا-اعتراف فرماتے ہین-

حکم—حکم ہوا کہ آرا ئے مذکورہ بالا کی ایک نقل صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہا ئے پنجاب کے پاس
کے لئے ارسال کیا جا ئے-

نیز حکم ہوا کہ ریویو ہذا کو پنجاب گزٹ مین شائع کیا جا ئے اور نوٹون کے ہمراہ متداول بھی کیا جا ئے
نوٹون اور ریویو کی نقول کی معمولی تعداد گورنمنٹ ہند کے صیغہ ہوم مین ارسال
ا ئے

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط ایل-فرنچ
ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ افس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ھوا

نمبر ۳۳] لاھور — ۱۸۔اگست (مجریہ ۲۵۔اگست) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

حصہ دویم

عام

پنجاب کي بیروني تجارت براستہ خشکي کي رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع لغایت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو۔

کارروائي جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ تجارت و صنعت و حرفت نمبر ۸۹۶-۔اس مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع۔

پنجاب کی بیرونی تجارت براستہ خشکی کی رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع لغایت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع جو صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین نے اپنی چٹھی نمبري ۱۲۷-مورخہ ۲۷ جولائي سنہ ۱۹۱۶ع کے ھمراہ ارسال کی تھی—ملاحظہ سے گذري۔

آرائے—ایک ضروري تبدیلي کے باعث جو عرصہ سہ سالہ زیر ریویو کے اندر طریق رجسٹري میں کیگئي ھے۔نقشہ اعداد و گرافٹ میں اب اوس نمایاں مقدار تجارت کے متعلق اعداد بھي درج ھونے لگے ھیں۔ جو وسط ایشیاء کے ساتھہ ھوتي ھے۔اور جسکے اعداد پہلے درج نہیں کئے جاتے تھے۔اور اسي وجہ سے مجموعي مقدار تجارت جو گذشتہ عرصہ سہ سالہ میں ۱۱ لاکھہ تھي۔اب بڑھکر عرصہ سہ سالہ زیر ریویو میں ۷۷ لاکھہ ھو گئی ھے۔ ۹۲۷ تھي کمي ھے۔

افغانستان کی تجارت کے اعداد قدرے پور اعتبار کے قابل نہیں-اس کی وجه یهه هے که سرحد شمال-مغرب پر تجارت کے ایسے بہت سے چهوٹے چهوٹے راستے هیں-جو چونکه حالے تجارت کی زد سے باهر هیں-اور نیز یهه که کوتله کے راستے جسقدر مال بذریعه ریل درآمد یا برآمد کیا جاتا هے-وه بهی درج نهین کیا گیا۔

بحیثیت مجموعی اعداد سے ظاهر هوتا هے که عرصه مذکور کے پہلے حصه میں تجارت مین اضافه هوا هے-اور بعد ازان جنگ چهڑ جانے اور تجارت کے عام طور پر درهم برهم هوجانے سے اوس مین روکاوٹ پیدا هوگئی تاهم حال مین اس مین از سر نو ترقی کے آثار نظر آنے لگے هین-هندوستان سے افغانستان مین برآمد کرده اشیاء مین وزن کے لحاظ سے تو کمی مگر مالیت کے لحاظ سے بیشی هوئی هے-اور اسکی بڑی وجه یهه هے که چاول کی بہت زیاده قیمت وصول هوئی-عرصه سنه ۱۹۱۰ع تا سنه ۱۹۱۳ع کے دوران مین چاول کی قیمت ۵ روپیه فی من سے کم تهی اور گذشته عرصه سه ساله مین اوس کی قیمت ۹ روپیه ۴ آنه فی من تک چڑه گئی-

تجارت افغانستان کا ایک پر لطف امر یهه هے که سال گذشته کے دوران مین هندوستانی ساخت کے پارچات کی خرید یکا یک اور بہت نمایان حد تک بڑه گئی-اور گو اسکی کچهه وجه یهه هے که جنگ کے باعث یورپ سے مال آنا بند هو گیا-پهر بهی اس تجارت کی آئنده ترقی کے امکان کو نظر انداز نهین کرنا چاهئے۔

افغانستان سے درآمده اشیاء مین کمی هو گئی هے-اس کی وجه کچهه تو یهه هے که سنه ۱۵-۱۹۱۴ع مین میوه جات کی فصل کم هوئی-اور کچهه یهه که بعض اشیاء کی درآمد پر قیود عائد کر دیگئی هین-وسطی ایشیاء مین پٹرولیئم کی مانگ روز افزون ترقی پر معلوم هوتی هے-لیکن وهان اور چینی تبت مین چاء کی تجارت مین زوال کے آثار نظر آئے هین-جسکی وجه زیاده تر یهه هے که چاء کی قیمت بہت بڑه گئی هے-جو اشیاء چینی تبت سے درآمد کی جاتی هین اون مین سب سے زیاده ضروری چیز اون هے-جسکی مانگ کے اب بآسانی سے متجاوز هو جانے کا اندیشه هے-بهیڑون کی پرورش کی حوصله افزائی کے لئے کوشش کی جا رهی هین-اور اس تجارت کا انحصار زیاده تر اون کوششون کی کامیابی پر هے-

تبت کے ساتهه باقی تجارت مین هندوستان کو بہت هی تنک خساره هے-گذشته سه ساله رپورٹ مین یهه اُمید ظاهر کی گئی تهی که چاء کی تجارت مین ترقی هو جانے سے کچهه عرصه بعد صورت حالات سدهر جائیگی اس کے پورا هونے کی تا حال کوئی علامات نظر نهین آئین-تبت کو برآمد کرده اشیاء کی مقدار بدستور مایوس کن طور پر قلیل هے-لیکن سڑک هندوستان-تبت از چینی تا شپکی کی حالت مین جسپر کام شروع هونے والا هے-اصلاح هو جانے سے تجارت برآمد کی ترقی مین مدد ملیگی-

حکم—حکم هوا که رپورٹ اور ریویو کی نقول گورنمنٹ هند-صیغه خارجه اور پولیٹیکل مین اور ڈائرکٹر نقشهخارجه کے پاس بهیجے جاوین-اور نیز ریویو کو پنجاب گزٹ مین شائع کیا جاوے-اور اس کی ایک نقل صاحب کاغذات زمین کے پاس بهیجی جاوے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب
دستخط—ا-ایف-لمسڈن
فنانشل سکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

مطبوعه و مشتهره برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ افس لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۷] لاہور — ۱۵ ستمبر (مجریہ ۲۲ ستمبر) سنہ ۱۹۱۶ء — یوم جمعہ [جلد ۳۴

حصہ دویم

عام

ویٹرنری کالج پنجاب و محکمہ سول ویٹرنری پنجاب و گورنمنٹ کیٹل فارم (مویشی خانہ) حصار کی سالانہ رپورٹ سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء کا ریویو-

نمبر ۱۳۲۰-ایس (مال و زراعت عام) مقام شملہ مورخہ ۳۱-اگست سنہ ۱۹۱۶ء-

منجانب — آنریبل ایم-ڈبلیو-کرِیک صاحب آئی-سی-ایس چیف سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بخدمت — صاحب سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ مال و زراعت

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی آگاہی کے لئے ویٹرنری کالج پنجاب و محکمہ ویٹرنری پنجاب و گورنمنٹ کیٹل فارم (مویشی خانہ) حصار کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع کی ایک نقل ارسال کروں-

۲— ویٹرنری کالج کا عملہ فی الحال مقررہ تعداد سے کم ہے اور گیگر صاحب کے اچھے کام کے دوران میں زخمی ہونے کے باعث ملازمت سے علحدہ ہو جانا [illegible] افسوس ہے مگر ان اصحاب کے ذاتی [illegible] نمایاں طور پر تسلی بخش رہے اور کرنل پیز صاحب اور انکے ماتحت اس کامیابی پر مبارکبادی کے مستحق

۱۱۰۲ ای جی سی پی-

ہیں ۷۰ جدید طلبا میں سے نصف سے زیادہ (جو ایک غیر معمولی طور پر زیادہ تناسب ہے) پنجاب کے باشندے تھے اور ان میں سے ۳۱ پرائیوٹ طلبا تھے اگر یہہ ترقی بدستور جاری رہی توچند سالوں کے اندر محکمہ سول ونٹرینری کے عملہ کی کمی پوری ہو جائیگی جس میں جنگ اور دیگر اسباب کی وجہ سے سال ھذا کے اندر ۳۴ یا ۲۵ فیصدی کی کمی تھی یہہ امر تسلی بخش ہے کہ کالج کے ڈگری یافتگان فی الفور ملازمت حاصل کر سکتے ہیں، ۱۶۰ ڈگری یافتگان میں سے جنہوں نے گذشتہ تین سالوں کے اندر امتحان پاس کیا ہے ۱۴۰ کو گورنمنٹ یا مقامی جماعتوں نے ملازم رکھا ہوا ہے اور ۲۰ کو دیسی ریاستوں نے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی مانگ بہت زیادہ ہے۔

سال ھذا کی ایک دلچسپ اصلاح یہہ ہے کہ پوسٹ گریجویٹ (تعلیم بعد از حصول ڈگری) نصاب قائم کر دیا گیا ہے اس نصاب کے لئے جماعت کی تعداد ۲۰ تک محدود رکھی ہے جن میں سے ۳ تو ہر سال پنجاب کے ونٹرینری انسپکٹروں اور اسسٹنٹوں میں سے منتخب کئے جائینگے اور باقی ۱۷ دیسی ریاستوں اور دیگر صوبجات کے طلبا میں سے لئے جایا کرینگے یہہ نصاب و نیٹری اسسٹنٹوں کے لئے اونکے انسپکٹر کے درجہ پر ترقی پانے سے پیشتر پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے یہہ سال اس وجہ سے بھی قابل ذکر ہے کہ کام کی جدید عمارات کا گذشتہ ماہ دسمبر میں ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر سابق وائسرائے ابتدائے افتتاح کیا جدید عمارات میں تعلیم کے کام کے لئے جو سہولیتیں مہیا ہو گئی ہوں اون کی وجہ سے طلباء کی تربیت میں پہلے ھی بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے اور اسپتال میں بہت سی جگہ کی گنجائش ہونے کے باعث اون مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے جنکا ہسپتال میں رکھکر علاج کیا گیا یہہ تعداد سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں ۷۵۶ تھی اور اب بڑھکر سال زیر رپورٹ میں ۱۳۵۵ ہو گئی، برخلاف اسکے باہر رکھکر علاج کرنے والے مریضوں کی تعداد میں کمی ہو گئی ہے اور اسکی وجہ جدید ہسپتال ۲ شہر سے دور ہونا بتائی جاتی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر امید کرتے ہیں کہ شہر کے زیادہ دور حصوں کے لئے ایک میونسپل شفاخانہ قائم کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔

۳۔اگرچہ محکمہ سول ونٹرینری کا ماتحت عملہ منظور شدہ جمعیت سے ۲۵ فیصدی کم تھا تاہم جو کام اوسنے سر انجام دیا وہ نہایت ھی تسلی بخش ہے اور اوسکے لئے کرنل فارمر اور محکمہ ھذا کے دیگر افسران کمال تعریف کے مستحق ہیں صاحب ڈائرکٹر محکمہ زراعت نے صاحب چیف سپرنٹنڈنٹ کی اونکے کام کے لئے جو تعریف کی ہے اوسکی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر تہ دل سے تائید کرتے ہیں "صاحب موصوف اپنے معمولی کام کے زیادہ بڑھ جانیکے باوجود محکمہ اسپان فوج کو مختلف طریقوں میں امداد دیتے رہے ہیں محکمہ کے سفری عملہ نے تقریباً ۱۳۰۰۰ مواضعات کا معائنہ کیا اور ۱۲۸۰۰۰ سے زیادہ جانوروں کا علاج کیا بالخصوص اختہ کرنے کے عملوں کی تعداد سال ماسبق سے دو چند تھی اور اس پہلو میں جو ترقی کیگئی ہے وہ اس امر کا ایک حوصلہ افزا ثبوت ہے کہ لوگوں کے مخالفانہ خیالات بڑی حد تک مغلوب ہو گئے ہیں اور وہ محکمہ ھذا کے کام کی قدر و قیمت کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں اس امر کی مزید شہادت ٹیکوں کی اوس تعداد سے ظاہر ہے جو امسال (جو بمقابلہ گذشتہ سال بیماری سے خاص طور پر معرا تھا) امراض بد کلار و ہمیر ھجک سگی سیپٹا و بلیک کوارٹر کے لئے کئے گئے یہہ سال فی الحقیقت بحیثیت مجموعی صحت کے لحاظ سے بہت اچھا تھا اور صرف یہی ایک پریشان کن واقع تھا کہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں سات سال کے بعد مرض ڈورین پھر عود کر آیا۔

تین لاکھ سے زائد حیوانوں کا علاج مویشیوں کے اسپتالوں اور شفاخانوں میں انکو اسپتال میں داخل کرکے یا باہر رکھہ کر کیا گیا یہہ تعداد ہندوستان کے ہر دیگر صوبہ کی میزان کے دو چند سے زیادہ ہے ونٹرینری کام کے اس شعبہ میں اور فی الحقیقت تقریباً ہر ایک شعبہ میں پنجاب سلطنت کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ صوبہ ہونے کا دعوے بخوبی کر سکتا ہے گذشتہ سالوں میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اپنی یہہ رائے قلمبند کر چکے ہیں کہ اس تسلی بخش نتیجہ کی وجہ یہہ ہے کہ محکمہ ھذا عوام الناس کے ساتھ زیادہ گہرا رابطہ اتحاد رکھتا ہے یہہ بات ایک تو اس امر سے واضح ہوتی ہے کہ کالج میں طلبا کو اونکی اپنی زبان میں تعلیم دیجاتی ہے اور اس لئے تعلیم زیادہ عملی ہوتی ہے اور طالب علم اسکو جلد ذہن نشین کر سکتے ہیں دوسری بات یہہ ہے کہ علاج مویشی کے متعلق دیہاتیوں کے روبرو عام فہم زبان میں لکچر دئے جاتے ہیں اور اس شاندار طریقہ کو کرنل فارمر صاحب نے جاری کیا ہے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ صیغہ ونٹرینری کا زراعتی انجمنوں کے ساتھ جو اب بہت سے

اضلاع مین قائم ہو چکی ہیں، رابط قائم ہونا اور وٹیرینری افسران کا انجمن مذکور کے اجلاسون مین شریک ہونا اس طرح مفید ہوگا جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ پنجاب کے زمیندار ایک ماہر کی ہدایات کو بڑی خوشی سے سنکر اور ان پر عمل کرتے ہین بشرطیکہ ان لوگون کو یہہ یقین ہو جائے کہ ماہر مذکو مقامی حالات کے عملی معلومات کی بنا پر مشورہ دیتا ہے اور صرف کتاب مین لکھی ہوئی باتین نہین کرتا۔

۴۔موسمی بارش کے نہ ہونے کے باعث سال ہذا حصار فارم کے حق مین مالی لحاظ سے بڑی مصیبت کا باعث ہوا چارہ بڑی بڑی مقدار ون مین باہر سے لانا پڑا جس سے بچھڑے بچھڑیون کو سخت نقصان پہونچا اور فارم مذکور کے متعدی امراض سے غیر معمولی طور پر پاک و صاف ہونیکے باوجود اموات سال ما سبق سے زیادہ ہوئین خرچ ۱۵۰۴۷۰ روپیہ سے بڑھکر ۱۸۵۴۱۶ روپیہ ہو گیا آمدنی مین ۸۰۰۰ سے زائد کی کمی ہو کر کل آمدنی ۱۰۱۰۲۴ روپیہ رہگئی جملہ اقسام کے فروخت شدہ حیوانون کی تعداد ۶۱۳ تھی حالانکہ سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع مین اُنکی تعداد ۸۴۵ تھی ۱۸۱ سانڈ ڈسٹرکٹ بورڈون کو دے گئے یہہ تعداد سابقہ درج شدہ کل تعدادون سے زیادہ ہے سال ہذا مین عملہ کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا میران فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ اور اونکے بیلف اور دیگر اسسٹنٹون نے جس خوش اسلوبی سے ان مشکلات کا مقابلہ کیا اسکے لئے وہ بڑی تعریف کے مستحق ہین فارم کے کام کے نتائج مین کمی و بیشی زیادہ تر چارہ کی بہمرسانی پر منحصر ہوتی ہے چونکہ ۶۰۰۰۰ من چارہ بصرف قریب ۷۰۰۰۰ روپیہ باہر سے خریدا گیا اور اس کے مقابلہ مین ۱۱۴۰۰۰ من چارہ فارم مین (جسکا رقبہ ۴۱۵۴۸ ایکڑ ہے) پیدا ہوا اس لئے چارہ کے واسطے بہتر مقامی انتظام کی ضرورت معلوم ہوتی ہے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اس امر مین شبہہ ہے کہ آیا خشک سالون کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک سرسبز سال کی زائد پیداوار کو خشک گھاس اور چارہ کی شکل مین جمع رکھنے کا کافی انتظام کیا جاتا ہے سال ہذا مین چارہ کے غیر معمولی طور پر زیادہ ہونے کی امید ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خواہش ہے کہ اس سے پورا فائدہ اُٹھایا جائے اور چارہ کے وسیع پیمانہ پر جمع کرنے کا انتظام کیا جائے۔

۵۔سال ہذا کے دوران مین مقامی جماعتون کی طرف سے کوئی نیا شفاخانہ نہین کھولا گیا لیکن تین پرانے اسپتالون کی منظور شدہ نمونہ کے مطابق مکرر تعمیر مکمل کی گئی ہے اور موجودہ شفاخانون مین بھی بہت سی ایزادیان کی گئی ہین۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یہہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ بہت سے پبلک سپرٹ والے اصحاب نے اپنے خرچ پر عمارات مہیا کین ہین اور جناب ممدوح کو یقین ہے کہ اور اصحاب بھی اونکی مثال کی پیروی کرینگے نسل کشی کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈون نے اپنی دلچسپی کو بخوبی قائم رکھا اور اون ۱۸۱ سانڈون کے علاوہ جو حصار سے حاصل کئے تھے ڈسٹرکٹ بورڈون نے ۱۶ دھنی اور ۳ داجل کے سانڈ صیغہ کی وساطت سے خرید کئے اور ۲۷ دیسی اور میرینو مخلوط نسل کے مینڈھے حصار سے خرید کئے اور ۳۸ مینڈھے غیر سرکاری اشخاص نے مقام مذکور سے حاصل کئے۔

نمبر ۱۳۲۱۔ایس (مال و زراعت۔عام)

ایک نقل صاحب ڈائرکٹر زراعت و صنعت و حرفت پنجاب کے پاس بغرض آگاہی و رہنمائی بھیجی گئی۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط۔او-ایف لمسڈن

ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۸] لاہور — ۲۲ ستمبر (مجریہ ۲۹ ستمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

حصہ دویم

عام

انتظام آبکاری پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۱۶—۱۹۱۵ ع کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ تجارت و صنعت و حرفت نمبری ۱۳۰۶—ایس (تجارت و صنعت و حرفت) مورخہ ۳۰- اگست سنہ ۱۹۱۶ع-

چٹھی نمبری ۵۸۸—ایس-مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع منجانب صاحب سینئر سیکرٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب جسکے ہمراہ انتظام آبکاری پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع ارسال کی گئی تھی ملاحظہ سے گذری-

آرائی — سال سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع کا قابل ذکر امر یہہ ہے کہ اسکے دوران میں دیسی شراب اور افیون ہر دو کی کھپت میں سال گذشتہ کی رپورٹ میں متذکرہ تخفیف اور بھی بڑھ گئی اسکی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ ان منشیات کے ٹیکس کی افزادی کے باعث ان کی قیمت میں اضافہ ہو گیا-لیکن اسکی کسیقدر وجہ جنگ کا جاری رہنا اور فصل خریف کا جزواً ناکام رہنا اور فصل ربیع کے کمتر ہونیکی امید بھی ہے-سال مذکور مسکرات

۱۱۵۷، ایم جی پی-

کے ٹیکسون مین عام ایزادی کیلئے بہی قابل ذکر ہے۔دیسی شراب کا محصول بہٹی اور افیون کی قیمت اجراء سال کے شروع مین ایزاد کیگئی تہی۔ممالک غیر کی شرابون (بشمول پنجاب کي ساختہ ایسی شرابون کے جنکو ممالک غیر کي شرابین تصور کیا جاتا ہے) کا محصول در آمد سال کے اختتام پر بڑھا دیا گیا تھا۔ٹیکسون کي ایزادی اور کہپت کی کمي کا مجموعی نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ آبکاري کے مجموعی محاصل مین ایک فیصدي کي خفیف ایزادي ہو گئي ہے اس تجارت مین لوگون نے بہت احتیاط سے کام لیا۔جسکي وجہ کچھہ تو لڑائي اور کچھہ ایزاد شدہ ٹیکس تھے۔دیسي شراب کي رسوم فروخت اور جو کي شراب کے محصول کي آمدني مین بڑي کمي ہوئي اس کمي کي تلافی کسی حد تک فروخت افیون کی آمدني سے ہو گئي۔لیکن مجموعي محاصل مین صرف ۸۷۷۸۷ روپیہ کي ایزادي ہوئي۔یعني کل آمدني ۷۰۰۸۸۷۸ روپیہ ہو گئي۔

اس موقعہ پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ جتلانا چاہتے ہین کہ اگرچہ محصول آبکاري بڑہ رہا ہے اور در حقیقت گذشتہ دس سال کے عرصہ مین زیادہ تر ٹیکسون کي ایزادي کے باعث عملي طور پر دو چند ہو گیا ہے۔لیکن اسی عرصہ مین خوردہ فروشی افیون اور دیسي شراب کی دکانون مین ۳۰ فیصدي کي کمي ہو گئي ہے اور افیون کي کہپت مین خفیف سي اور دیسي شراب کي کھپت مین ۲۴ فیصدی کي کمي ہو گئی ہے۔

۲—حالات مذکورہ بالا کی موجودگي مین یہہ کوئي تعجب کی بات نہین کہ شراب کي ساخت کیلئے یہہ سال فائدہ بخش ثابت نہین ہوا۔پنجاب کي پانچ بہٹي ہا ئے شراب سے جاري شدہ شراب مین ۵۸۲۴۵ پروف گیلن کی کمی ہوئی۔یعني صرف ۴۲۵۹۸۲ پروف گیلن جاری ہوئی اور اگرچہ ساخت شدہ بیر کي مقدار مین تھوڑي سی بیشي ہوئی۔یعني وہ ۱۱۱۶۸۹۰ گیلن سے بڑہ کر ۱۱۳۴۳۴۸ ہو گئی۔مگر یہہ کل بیشی سال کے آخري سہ ماهي مین ہوئي اور اسکی وجہ یہہ تھي کہ ساخت کنندگان نے ایزاد شدہ محصول سے بچنے کی کوشش کی تھي۔لیکن وہ زیادہ تر ناکام رہے۔اسطرح اجرائے شراب مین کمي ہونے کے باعث دیسي شراب کے محصول کو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۵ع سے ۵ روپیہ سے بڑھا کر ٦ روپیہ ۴ آنہ في پروف گیلن کر دینے کے باوجود محصول شراب کي آمدنی مین صرف ۲۱۲۷۴۶ روپیہ کی بیشي ہوئی۔یعني وہ ۲۵۷۲۵۸۰ روپیہ ہو گئي۔برخلاف اسکے جو کي شراب کے محصول کی آمدني مین ۱۳۰۰۸۳ روپیہ یا ۴۵ فیصدي کي کمی ہوئی۔یعنی وہ ۱۵۳۰۴۷ روپیہ رہ گئی اور رسوم فروخت مین زائد از تین لاکھہ یا ۱٦ فیصدي کي کمي ہونے اور اسکي آمدني ۱۵۷۹٦۲۹ روپیہ رہ جانیکے باعث شراب کي آمدني مین دو لاکھہ سے زیادہ کي خالص کمی ہوئی۔یعنی وہ ۱۵۷۹٦۲۹ روپیہ رہ گئي اور یہہ اعداد سنہ ۱۰—۱۹۱۱ع کے بعد کے اعداد مین سب سے کم ہین اسکے متعلق جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنی اوس تقریر کے مندرجہ ذیل فقرہ کا اعادہ کرتے ہین اور اوسپر زور دیتے ہین جو جناب ممدوح نے گذشتہ ماہ اپریل کي کونسل مین بجٹ پر بحث کرتے ہوئے کي تہی "مین نے اس بارہ مین اپنے خیالات کو مخفي نہین رکھا اور گورنمنٹ کا بہی یہی خیال ہے کہ محکمہ آبکاري کي آمدنی مین جو تخفیف ہوگي ہم اوسکو اطمینان کي نظر سے دیکھتے رہینگے بشرطیکہ یہہ تخفیف جائز اور ناجائز شراب کے واقعی کم استعمال ہونے سے وقوع مین آئے اور اسکي وجہ سے لوگ کوکین چانڈو وغیرہ کی قسم کی منشی اشیاء کا استعمال شروع نہ کر دین جو کہ شراب سے بہی زیادہ مہلک اور مضر اثر رکہتی مین"۔

۳—دیسی شراب کی کہپت مین ۱۳ في صدي کی کمی ہوئی۔یعنی کل ۳۳۱٦۰۳ گیلن کی کھپت ہوئی اس کمی کی وجہ خوردہ فروشي کي قیمتون کا بڑھنا نوجوون کا چلا جانا اور عام قیمتون کا بڑہ جانا ہے۔لیکن اسکے ساتھہ ہی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے خیال مین حکومت اوس امداد کے لئے تعریف کی مستحق ہے جو اوس نے ٹیمپرنس ریفارم کے مدعا کے حصول مین دي ہے۔دیسي شراب کي خوردہ فروشي کے لائیسنسون کي تعداد ۷۴۸ سے کم ہو کر ۷۲۰ رہ گئي اور اب ۲۷۱۵۰ افراد آبادی کے لئے صرف ایک لائیسنسدار دکان ہے اور اسکے مقابلہ مین دس سال پیشتر ۱۵۵۲۵ افراد آبادي کیلئے ایک دکان تہي۔میلون کے لئے بہت کم لائیسنس دئے گئے اور اس سال کل دکانون کو شہر امرتسر کے اندر سے اٹھوا کر شہر کے باہر میونسپل حدود کے اندر منتقل کر دیا گیا ہے مقامي اور میونسپل جماعتون کو جن مین سے بعض کي طرف سے مفید تجاویز موصول ہوئي تہین اونکو آبکاري کي پولیسي کے متعلقہ مسائل کے لئے کلکٹرون کے باضابطہ مشیر کار بنا دیا گیا ہے۔گو وہ تجاویز جو معلی القاب جناب نواب

گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں پیش شدہ ٹیمپرنس ڈیپوٹیشن نے اس غرض سے پیش کی تھیں کہ اس قسم کے سامان تفریح بہم پہونچائے جائیں جن سے شراب نوشی کا انسداد ہو سکے پنجاب کے حالات کے موافق ثابت نہیں ہوئیں۔ لیکن پرائیویٹ ٹیمپرنس سوسائٹیاں بڑہ رہی ہیں اور بہت سی سکولوں اور کالجوں میں ٹیمپرنس کی تعلیم بتاکید ہو رہی ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے خیال میں مذکورہ نتائج ایسے ہیں کہ وہ کسی حکومت کے لئے باعث شرم نہیں ہو سکتے اور اس نیک کام کا کم از کم ایک عملی نتیجہ یہہ ہے کہ شراب خوری کے لئے سزایافتگان کی تعداد میں ۱۷۰ کی مزید کمی ہوگئی ہے۔یعنی کل سزایافتگان کی تعداد ۹۹۱ رہ گئی ہے۔ ترنتارن میں جو اس ناقابل رشک امر میں بہت مشہور تھا سال کے دوران میں شراب خوری کے لئے ایک شخص کو بھی سزا نہیں ہوئی اس کی وجہ بلا شبہ یہہ ہے کہ سکھوں کے بڑے میلوں کے موقع پر شراب کی دکانیں بند کر دی گئی تھیں۔

۴ لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر بہادر سے اس بات میں اتفاق رائے کرنے کو تیار ہیں کہ اگرچہ شراب خوری میں حقیقی کمی ہوئی ہے۔لیکن جائز شراب کی کہپت میں تخفیف سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ناجائز شراب کی کہپت کسی حد تک زیادہ ہوئی ہے۔اس ناجائز تجارت کو روکنے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی جا رہی ہے۔خواہ ناجائز کشید شراب کے خلاف خاص کارروائی کے وسیع پیمانہ پر عمل میں لانے سے گرفتار شدہ مقدمات کی تعداد توقع سے کم رہی ہو۔تاہم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ سال کے دوران میں ۲۲۳ مقدمات کا پکڑا جانا اس امر کا کافی و شافی ثبوت ہے کہ خاص کارروائی کا عمل میں لانا حق بجانب ہے۔اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ اس کارروائی کی تقلید دو دھارا اوزار ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے خیال میں یہہ کارروائی اس وجہ سے بھی حق بجانب ہے کہ اس سے بہت سی واقفیت جمع کی گئی ہے اور صوبہ کے دس بدترین اضلاع میں اسکا عبرت خیز اثر پڑا ہے۔اس کارروائی کے جاری رکھنے کا سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا اعتماد ہے کہ گورنمنٹ کے معمولی ذرایعہ سے اور بھی زیادہ کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اور جناب ممدوح جملہ مجسٹریٹوں اور کلکٹروں کی توجہ صاحب چیف جج کے اون ریمارکس کی طرف دلاتے ہیں جو رپورٹ کے فقرہ ۳۱ میں درج کئے گئے ہیں کہ جرائم آبکاری کے بعض اقسام کی صورت میں سنگین سزائے قید دینی چاہئے۔جناب ممدوح اونکی توجہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے الفاظ مندرجہ فقرہ مذکور کی طرف بھی دلاتے ہیں کہ اپنے دیہات میں ناجائز کشید شراب کی رپورٹ کرنے کے متعلق ذمہ واری کو نمبرداروں پر زیادہ سختی سے عاید کرنا چاہئے۔یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ کثیر تعداد صورتوں میں افسران دیہہ اپنے دیہات میں بھٹی ہائے کشید شراب کے وجود سے ناواقف نہیں ہو سکتے اور اونکا حکام کو بر وقت اطلاع نہ دینا ایک ایسی سخت فرض شکنی ہے جو سنگین سزا کی مستوجب ہے۔ نیز یہہ بات بھی صاف ظاہر ہے کہ گو اون اشخاص کی تعداد میں (۷۲۸) جنکو جرایم آبکاری کے لئے سزا ہوئی گذشتہ سال کے اعداد سے قدرے بیشی پائی جاتی ہے۔لیکن یہہ تعداد اون اشخاص کی تعداد کا ایک خفیف جزو ہے جنہوں نے دراصل قوانین آبکاری کی خلاف ورزی کی ہے۔

۵—دیسی ریاستوں سے شراب کی خفیہ درآمد جسکا ذکر فقرہ نمبر ۳ میں کیا گیا ہے اب تک ناجائز شراب کی کہپت کی ایک اور بڑی وجہ رہی ہے لیکن چونکہ بڑی بڑی ریاست ہائے متعلقہ نے اپنے ہاں کے محصول شراب کو ۵ روپیہ تک بڑھا دیا ہے اور مزید امداد کا بھی واعدہ کیا ہے۔اسلئے اُمید ہے کہ اس میں بہت سی کمی ہو جائیگی۔

۶—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی اس رائے کو تسلیم کرتے ہیں کہ اون اضلاع میں جہاں ناجائز شراب کی کشید کثرت سے ہوتی ہے۔اس کے انسداد کے راستہ یہہ ایک بڑی مشکل ہے کہ وہاں نیشکر کی کاشت بھی کثرت سے ہوتی ہے۔لیکن جناب ممدوح اس امر سے اتفاق رائے کرنے کو تیار نہیں کہ صوبہ ہذا کے بڑے حصہ میں نیشکر کی کاشت اقتصادی لحاظ سے غیر مفید ہے۔جناب ممدوح کے خیال میں نیشکر کی کاشت کے خلاف کسی قید یا قانون کا رائج کرنا عملی سیاسیات کے دائرہ عمل سے خارج ہے۔صوبہ میں قریباً ۴۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین میں نیشکر کی کاشت ہوتی ہے اور اس کو زمینداروں کی سب سے قیمتی فصل سمجھا جاتا ہے۔ اوس کا ½ حصہ اون دس اضلاع میں بویا جاتا ہے جہاں ناجائز کشید بکثرت ہوتی ہے اور آبکاری کی بنا پر نیشکر کی

کاشت میں (جس میں قدرتی طور پر روز بروز ترقی کا رجحان پایا جاتا ہے) کوئی دست اندازی کرنا صاف طور پر نامناسب و نامطلوب ہے۔ افیون اور بھنگ کا معاملہ نیشکر سے بالکل مختلف ہے کیونکہ اول الذکر اشیاء محض منشیات کے طور پر ہی کاشت کی جاتی ہیں۔لہذا ناجائز شراب کی کشید کے انسداد کے لئے اون دیگر وسائل کو استعمال کرنا چاہئے جن کا ذکر صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے کیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے خیال میں اوس کامیابی کے متعلق شکایت کی کوئی وجہ نہیں ہے جو گذشتہ چند سالوں میں حاصل ہوئی ہے۔

یکم اپریل سنه ۱۹۱۵ع سے افیون آبکاری کی قیمت اجرا سے جو ۲۰ روپیہ سے بڑھا کر ۲۵ روپیہ کر دیگئی تھی فروخت کی آمدنی میں بڑی بیشی ہوئی۔یعنے اوس میں ۲۴۱۷۲۷ روپیہ یا ۳۸ فیصدی کا اضافہ ہوا اور وہ ۸۷۵۲۹۲ روپیہ تک پہونچ گئی۔قیمت خوردہ فروشی میں تقریباً ۱۰ فیصدی کی بیشی کے باوجود افیون کی کھپت میں ۳۰۹ فیصدی کی خفیف کمی واقع ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ (جیسا کہ صاحب فنانشل کمشنر بیان کرتے ہیں) شراب خوری کے مقابلہ میں افیون نوشی کی عادت پر قیمت کی کمی بیشی کا کم اثر پڑتا ہے۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ پہاڑی افیون کی نابہہ میں درآمد پر قیود عاید کرنے اور جیند و مالیر کوٹلہ میں اوس کی درآمد کی قطعی طور پر ممانعت کرنے سے افیون کی اوس مقدار میں جو دیسی ریاستوں کو بہم پہنچائی جاتی ہے ۵۱ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔یعنے وہ ۸۸۹۹ سیر رہ گئی ہے۔اب یہہ تجویز درپیش ہے کہ برٹش اضلاع اور دیسی ریاستوں ہر دو میں اس قسم کی افیون کی بہمرسانی بند کر دیجائے۔اگر اس تجویز پر عملدر آمد کرنا ممکن ہوسکا تو صوبہ هذا میں پوست (افیون) کی کاشت بالکل بند ہو جائیگی اور اس انتظام سے افیون کی اوس ناجائز وسیع تجارت کو سخت نقصان پہونچیگا جو پنجاب کی بعض دیسی ریاستوں اور کلکتہ کے مابین ہوتی ہے اور جو ایک یا دو دفعہ زوال پذیر ہونے کے باوجود تا حال فروغ پر خیال کی جاتی ہے۔

۸—چرس اور بھنگ کے استعمال میں بھی کسی قدر بیشی ہوئی ہے مگر مقدم الذکر صورت میں بیشی اس قدر خفیف ہے کہ عملی طور پر اوسے نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔لیکن موخر الذکر کی بیشی کی وجہ کسی حد تک یہہ بتائی جاتی ہے کہ سنه ۱۹۱۵ع کے موسم گرما میں گرمی غیر معمولی طور پر زیادہ ہونے کے باعث اس کی مانگ معمول سے زیادہ رہی۔سال زیر رپورٹ کے بعد یکم اپریل سنه ۱۹۱۶ع سے چرس کے محصول کو ۱۴ روپیہ فی سیر تک اور بھنگ کے محصول کو ½ من یا کمتر مقدار پر ایک روپیہ ۸ آنہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔

۹—جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ کوکین کی تجارت کی ترقی بند ہو گئی ہے جس کی وجہ غالباً جنگ اور کوکین کی کم بہمرسانی ہے۔جناب ممدوح یہہ دیکھکر بھی خوش ہیں کہ اس صوبہ کا عملہ انسداد کوکین صوبجات متحدہ اور دھلی کے عملوں کے ساتھہ ملکر بدستور کام کر رہا ہے وہ صاحب فنانشل کمشنر سے اس امر میں متفق ہیں کہ لاہور میں کوکین کی فروخت کے متعلق خاص تحقیقات کرنی چاہئے کیونکہ یہاں کوکین کی فروخت باقیماندہ کل صوبے کی فروخت سے زیادہ ہے۔

۱۰—جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سر مائیکل فنگن صاحب اور مینارڈ صاحب کا اون کے سال سنه ۱۶-۱۹۱۵ع میں صوبہ کی آبکاری کے اعلی اور عمدہ انتظام کے لئے اور مینارڈ صاحب کا اون کی دلچسپ رپورٹ کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔هز آنر اون جملہ افسروں اور غیر سرکاری اصحاب کے بھی مشکور ہیں جن کا ذکر رپورٹ هذا کے فقرہ ۳۸ اور گوشوارہ الف میں عمدہ خدمات کے لئے کیا گیا ہے۔

حکم—حکم ہوا کہ مندرجہ بالا آرائے پنجاب گزٹ میں شائع کی جائیں اور صاحب فنانشل کمشنر و انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائیں اور یہہ کہ وہ رپورٹ کی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت کو بھیجی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔

دستخط — او-ایف لمسڈن

فنانشل ڈپٹی گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۴۱] لاهور — ۱۳-اکتوبر (مجریه ۲۰-اکتوبر) سنه ۱۹۱۶ع — یوم جمعه [جلد ۴۴

حصه دویم

عام

پنجاب کی پولیس کے نظم و نسق کي رپورٹ بابت سال سنه ۱۹۱۵ع کا ریویو

کارروائي جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر بصیغه هوم (پولیس) نمبري ۲۹۱—پولیس-۲-مورخه ۱۵ ستمبر سنه ۱۹۱۶ ع-

پنجاب کی پولیس کے نظم و نسق کي رپورٹ بابت سال ۱۹۱۵ ع ملاحظه سے گزري

ابتدائی — نظم و نسق پولیس کے گذشته دوسال کی رپورٹون کا ریویو کرتے وقت سنگین جرائم کی اگر نمایان نهین تو لگاتار تخفیف کا ذکر هوتا رها هے سال زیر رپورٹ مین (یهه رپورٹ صاحب انسپکٹر جنرل سے ایک ماه سے زائد کی دیر کے ساتهه موصول هوئی تهی) هر قسم کے سچے جرائم قابل دست اندازي پولیس مین جن کے متعلق پولیس نے کارروائي کي مزید تخفیف هوئي لیکن اگر جرائم زیر قوانین مقامي اور خاص کو خارج کر دیا جائے تو بد قسمتي سے وارداتون کي تعداد ۳۴۰۰۱ سے بڑهکر ۳۵۵۹۷ هو جاتي هے-یعني اون مین ۴ فیصدی سے زائد کی بیشی هو جاتی هے اور اون اشخاص کي تعداد مین جنهین پولیس نے گرفتار کیا سال سنه ۱۹۱۴ ع کي تعداد کی نسبت ۳۷۵۶ کا اضافه هوا-یعني کل ۴۰۶۷۱ اشخاص گرفتار هوئے اور یهه تعداد سنه ۱۹۱۲ ع کے بعد کے هر ایک سال کی تعداد سے زیاده هے اس زیادتي کي وجوهات دریافت کرنا کچهه مشکل نهین ایک بیروني جنگ کے موقع پر سیاسي اور اقتصادي بے چیني پهیلنے اور گراني اشیاء اور سال هذا کے آخري حصه مین سخت قحط سالی اور شدید طاعون کے واقع هونے کے ۱۳۳۱ بهی هو گئی -

باعث آبادی کے بد اطوار جزو کا حوصلہ بڑھ گیا اور اس کی وجہ سے پیدا شدہ قانون شکنی کی لہر سازش غدر اور ڈکیتیوں کی (جو پنجاب کے جنوب مغرب میں موسم بہار میں واقع ہوئیں) شکل میں نہایت شدت سے ظاہر ہوئی۔

اگر قوانین خاص یعنی آرڈیننس داخلہ ہند و ایکٹ تحفظ ہند کے ذریعہ خاص اختیارات حاصل نہ کئے جاتے۔تو جرائم اور بھی زیادہ بڑھ جاتے۔ان اختیارات کی بدولت بہت سے بیباک اور خوفناک مجرموں کو اون کی نقل و حرکت اور افعال کی آزادی کو عارضی طور پر محدود کرکے موثر طور پر بے بس کر دیا گیا اور اس طرح غدر اور دیگر خلاف قانون تحریکوں کو فوراً دبا دیا گیا جیساکہ صاحب انسپکٹر جنرل بیان کرتے ہیں ان غیر معمولی اور ناگہانی واقعات کے انسداد میں جو کامیابی حکومت کو ہوئی ہے اس کی وجہ سے آئندہ کے متعلق کوئی اندیشہ نہیں رہا بالفعل پولیٹیکل جرائم یا وسیع قانون شکنی کے دوبارہ بشدت عود کر آنے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔

۲—مشرقی اور مغربی رینجوں میں معمولی جرائم کی افزادی بالکل خفیف ہے۔جرائم کا سرچشمہ وسطی رینج میں تھا جہاں سیاسی بے چینی بہت نمایاں تھی لیکن اعداد کی بالتشریح پڑتال سے بہت سے اطمینان دہ امور ظاہر ہوتے ہیں۔وارداتہائے قتل میں تقریباً ۵ فیصدی کی کمی ہو کر کل تعداد ۵۱۲ رہ گئی۔ قتل عمد اور قتل انسان مستلزم بہ سزا میں ۱۰ فیصدی کی کمی ہوئی اور اون کی کل تعداد ۲۸۴ رہ گئی۔بلوہ کی وارداتوں میں تخفیف بدستور بحال رہی جسم انسان کے خلاف سنگین جرائم میں سے صرف ضرب شدید کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے۔لیکن اون کا اضافہ بھی برائے نام ہے۔جائداد کے خلاف جرائم میں سے صرف سنگین جرائم میں ہی خفیف سی افزادی ہوئی ہے۔سال گذشتہ کی ۱۰۹ ڈکیتی کی وارداتوں کے مقابلہ میں اس سال ۲۶۴ ڈکیتیاں ہوئیں اور گذشتہ ۱۲ ماہ کے اعداد کے مقابلہ میں نقب زنی کی وارداتوں میں ۱۷۰۲ کا اضافہ ہوا۔اس کے برعکس معمولی چوری کی وارداتوں میں خلاف توقع تھوڑی سی بیشی ہوئی اور اس کے ساتھہ ہی سرقہ مویشی میں کمی ہوئی۔یہہ کمی ایک ایسے سال میں جبکہ چارہ بہت گران تھا اور چرائی کمیاب تھی کسی طرح خلاف توقع نہ تھی۔اون اشخاص کی تعداد میں جنکی نسبت عدالتوں نے جرائم جماعت ہائے ۱ تا ۵ کے لئے واقعی تجویز کی ۲۶۳۰ کی افزادی ہوئی۔لیکن یہہ کل افزادی اون اشخاص کی تجویز کے لئے عدالتوں میں پیش کرنے کے باعث ہوئی ہے جو قانون شکنی کی اوس لہر کے متعلق گرفتار کئے گئے تھے جو تین جنوب مغربی اضلاع میں عارضی طور پر پھیلی رہی تھی۔

متذکرہ بالا حالات کے باعث مال مسروقہ کی مالیت تقریباً ۳۶½ بیان کی گئی ہے۔یعنی گذشتہ سال کے اعداد سے ۷۸ فیصدی زیادہ۔کل برامد شدہ مال کی فیصدی صرف ۲۰ تھی جو گذشتہ عرصہ پنج سالہ کے ہر سال میں برامد شدہ مال کی فیصدی سے بہت کم ہے۔نقب زنی اور چوری کی وارداتوں میں برامد شدہ مال کی تعداد میں افزادی ہوئی ہے۔ناکامیابی ڈکیتیوں کی وارداتوں میں ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہہ ہے کہ ان کثیر التعداد جرائم کے حالات خاص تھے۔

۳—نظم و نسق فوجداری سنہ ۱۹۱۵ ع کے مشہور واقعات مختصراً یہہ ہیں۔جرائم جن کا انقلاب پسندوں کی غدر پارٹی نے ارتکاب کیا وارداتہائے ڈاکہ جو اضلاع جھنگ۔مظفر گڈھ اور ملتان میں واقع ہوئے اور علاوہ ازیں وہ جرائم جو گو شدید مگر تعداد کے لحاظ سے زیادہ اہم تھے اور جو جرائم پیشہ اقوام نے باہر سے آکر ہوئے اور مقامی اشخاص نے سرزد کئے۔

سال کے شروع میں پولیس اوس انارکسٹانہ تحریک کی گتھی سلجھانے میں مشغول رہی جس کا تھوڑا سا ذکر گذشتہ سال کے ریویو میں کیا گیا تھا۔اور جس کا انجام اون تواریخی مقدمات ۔ یعنی مقدمہ سازش لاہور و ضمنی مقدمہ سازش لاہور اور کثیرالتعداد دیگر مقدمات میں ہوا یہہ امر کہ معاملہ پولیس کوکس قدر شدید واقعات کا سامنا ہوا۔انقلاب پسندوں کے اوس پروگرام سے ظاہر ہے جو اونہوں نے پنجاب میں اور پنجاب کے باہر بغاوت برپا کرنے کے مقصد سے مرتب کیا تھا اونکی تجاویز یہہ تھیں کہ سرمایہ جمع کرنیکے لئے ڈاکے مارے جائیں اور سرکاری خزانے لوٹ جائیں۔بم تیار کئے جائیں۔ہتھیار جمع کئے جاویں فوج اور طلباء کو ورغلایا جائے اور دیگر تمام ایسی کارروائیاں کیجائیں جو گورنمنٹ کے خلاف جنگ کرنے کیلئے ضروری ہوں اس سازش کا صدر مقام علاقہ جات مانجھا۔مالوا اور دوآبہ میں قائم کیا گیا تھا۔لیکن انارکسٹوں نے اپنے گروہ میں دور دراز اضلاع۔مثلاً راولپنڈی و جہلم

اور دیگر صوبہ جات سے اشخاص بھرتی کرلئے تھے-ماہ جنوری کے اختتام اور فروری کے شروع میں پولیس کو ضلع لودھیانہ و امرتسر اور ریاست مالیر کوٹلہ میں غریب دیہاتیوں کے قتل اور غارت گری کا متوحش منظر نظر آیا جو کہ سازش کنندگان کے اصل مقصد-یعنی لاہور-فیروزپور اور دیگر چھاونیوں کی فوجوں میں بغاوت بپا کرنیکا پیش خیمہ تھا- پولیس کی حسن لیاقت سے اور اونکے فوجی حکام کے ساتھہ ملکر کام کرنے کے باعث اور عوام کی امداد کی بدولت انارکسٹوں کی جملہ تجاویز پوری طرح درہم برہم ہو گئیں اور سازش کا جلد قلع قمع ہو گیا-اگرچہ اسکے بعد گاہ بگاہ وارداتیں ہوتی رہیں-مثلاً ریلوے پل دوراہا کو توڑنے کی قابل نفرین حرکت ریاست کپورتھلہ کے خزانہ اور سنگرل جیل لاہور پر حملہ کی تجاویز اور ہوشیارپور اور امرتسر میں دو دیہاتی مشہور اشخاص کا قتل جنہوں نے حکومت کو سرگرمی سے امداد دی تھی-وارداتہائے قتل پل والہ اور موضع پادری میں مقدمہ سازش کے ایک گواہ کا قتل جو اس انقلابی تحریک کے جزو اعظم کا آخری واقع تھا اس موقعہ پر یہہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ سازش کے بڑے سرغنے اور رکن رکین سزایاب ہو چکے ہیں اور کہ صرف چند ایک بیباک اشخاص ابتک پنجہ قانون سے باہر ہیں-

۴-جو ڈکیتیاں اور بد اعمالی اضلاع جھنگ و مظفر گڑہ و ملتان میں ماہ فروری اور مارچ میں برپا ہوئیں اونکی نظیر نظم و نسق فوجداری صوبہ کی تواریخ میں نہیں ملتی-اس قانون شکنی کے ناگہانی طور پر واقع ہونے کے اسباب مختلف اور کسی حد تک نامعلوم ہیں اور اگرچہ بعض مقامات میں اسکی وجہ ذیل کے اقتصادی اسباب تھے-یعنی بعض مقامات میں مسلمان قرضداروں اور ہندو قرضخواہوں کے کشیدہ تعلقات اور گرانی کی وجہ سے پیدا شدہ مفلوک الحالی اور غلہ فروشوں اور روپیہ قرض دینے والوں کا قرضہ دینے سے انکار اس کے اسباب معلوم ہوتے ہیں-لیکن بعض دیگر مقامات پر اس بات کی صریح علامتیں پائی جاتی تہیں کہ یہہ بد امنی اس وسیع اعتقاد کا نتیجہ تھی-کہ انگریزی راج کمزور ہو گیا ہے اور کہ مسلمان دہقانوں کے لئے موقع ہے کہ وہ اپنے ہندو قرضخواہوں کے قرضہ سے نجات حاصل کریں اور اپنے گذشتہ لین دین کو بیباق کر ڈالیں اور کہ جہاں تک ہو سکے اپنے متمول پڑوسیوں میں لوٹ کھسوٹ کریں-اسی اعتقاد کی بنا پر بعض ڈکیتیوں میں مجنونانہ افعال سرزد کئے گئے اور بہیوں کو لگا تار جلایا گیا اور ایسے اسباب کو جو اُٹھایا نہ جا سکتا تھا سفاکی سے تلف کر دیا گیا-اسی خیال کی بنا پر بعض ڈاکوؤں نے اپنے آپ کو جرمن ظاہر کیا-ایسا ظاہر کرنے سے اون کا مدعا لوگوں کو ڈرانے کا تھا اور اوس سے وہ گورنمنٹ کے ساتھہ اپنی کوئی خاص دشمنی ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے-کیونکہ اونہوں نے سرکاری مال کو بالکل نقصان نہیں پہونچایا-ابتدا میں مقامی حکام اس ناگہانی بلاکی اہمیت کو بخوبی نہ سمجھہ سکے اور اس کے علاوہ پولیس کی ریزرو جمیعت کے صوبہ کے دوسرے حصوں میں چلے جانیکے باعث وہ بے بس بہی تھے- لیکن جونہی کہ پولیس کے مذکورہ دستے اور ایک دستہ رسالہ اس علاقہ میں بھیجا گیا اور سرگرمی سے کارروائی شروع کیگئی (اس کارروائی میں پولیس نے کئی ڈاکوؤں کو گولی سے مار بہی ڈالا) بد امنی فرو ہو گئی لیکن اوس وقت تک ۱۲۰ شدید جرائم کا ارتکاب ہو چکا تھا-لیکن ایسی وارداتوں کے انسداد کے لئے جنمیں دیہات کے کل باشندے حصہ لیتے تھے اور عموماً رات کے وقت سرزد ہوتی تہیں کارروائی کرتے وقت یہہ نا ممکن تھا کہ مجرموں کی گرفتاری میں پوری کامیابی ہو سکے-بہت سی صورتوں میں اس کے لئے شکایت کنندگان ذمہ وار تھے-کیونکہ اوس کو کثیر التعداد گروہوں میں سے حملہ آوروں کو شناخت کرنا پڑتا تھا- اور پولیس ہی ذمہ وار تھی کیونکہ وہ بد امنی کو پھیلنے سے روکنے کے لئے قریباً ہر ایک شخص کو جس کا نام کوئی شکایت کنندہ لیتا تھا پکڑ لیتے تھے-ایکن وارداتوں کے ناگہانی سیلاب کے باعث کام اتنا بڑہ گیا تھا کہ تحقیقات کا کام مجبوراً سرعت سے کرنا پڑا-یا بعض صورتوں میں اتنی دیر تک ملتوی رکھنا پڑتا تھا کہ مجرمین کے خلاف تسلی بخش شہادت کا ملنا نا ممکن ہو جاتا تھا-تاہم مجرموں میں سے ۷۰۰ اشخاص عدالتہائے خاص یا معمولی عدالتوں سے سزایاب ہو چکے ہیں - اور اون کو اوسطاً ۵ سے ۷ برس تک کی قید کی سزادی گئی ہے-

بد امنی کے مکرر عود کرانے کے خلاف حفظ ماتقدم کے طور پر ۱۵۰ سے زائد سپاہیوں کی تعزیری پولیس کا ایک دستہ مخدوش علاقہ جات میں ابتداً ایک سال کے عرصہ کیلئے مامور کیا گیا تھا اور دیگر کارروائیاں مثلاً سرغنوں کی جلاوطنی کمیٹی ہائے مصالحت کا تقرر بہی عمل میں لایا گیا تھا اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ معمولی حالات تعجب خیز سرعت کے ساتھہ مکرر نمودار ہو گئے-

۵- سال کے پہلے چھہ مہینوں میں قیمتیں غیر معمولی طور پر گران رہیں اور طاعون بہی غیر معمولی شدت سے پہیلی رہي اور اوس پر طرفہ یہہ کہ برسات بہی نہ ہوئي اس لئے جائداد کے خلاف جرائم قدرتي طور پر بڑہ گئے-لیکن یہہ اسباب بہی اون کثیر التعداد جرائم کی کافي وجہ ہیں جو موسم سرما میں وسطي رینج میں سرزد ہوئے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب انسپکٹر جنرل کے اس خیال سے متفق ہیں-کہ جرائم خصوصاً جرائم نقب زني میں اضافہ کي بڑي وجہ بیرون ملک سے جرائم پیشہ اقوام کي وسطي اضلاع میں نقل مکاني اور مقامي جرائم پیشہ اقوام اور دیگر جرائم پیشہ گروہوں کي مزید سر کوبي ہے-جلیہر باہر سے آئے ہوئے جرائم پیشہ اشخاص کا قدرتي طور پر اثر پڑا ان میں سے کچہہ گروہوں کے ساتہہ قانوني سلوک ہو چکا ہے اون گروہوں کے آباد کرنے کے لئے جو ابہي تک گرفتار نہیں ہوئے-ایک وسیع سکیم ایک افسر تیار کر رہا ہے جو خاص طور پر اس کام پر مامور کیا گیا ہے-لیکن باہر سے آنیوالے جرائم پیشہ گروہوں کے انسداد کے لئے خاص انسدادی طریقے اختراع کرنے پڑینگے-

یہہ یاد رکہنا چاہئے-کہ معمولي چور سے ایک نقب زن کا پیشہ بدرجہا کم خطرناک ہے-نقب زني کي وارداتوں میں سے ۸۸ فیصدی کا سراغ نہیں لگایا جاسکا-مگر چوري کي وارداتوں میں سے ۴۰ فی صدی میں پولیس کو کامیابي ہوئي ہے نقب زني کي چھہ وارداتوں میں سے ایک میں مجرم کو سزا ہوتي ہے-لیکن چوري کی وارداتوں میں دو میں سے صرف ایک واردات میں مجرم سزا سے بچنے کي امید کر سکتا ہے-

۶- اگر عدالتوں میں ملزموں کي سزایابي کے نکتہ خیال سے دیکہاجائے تو پولیس کي کارگذاري میں بحیثیت مجموعی لگاتار تنزل نظر آتي ہے-صرف قتل کے مقدمات میں گذشتہ دو سالوں کے مقابلہ میں سزایابیوں کي تعداد میں نمایاں کمي ہوئي ہے-یعنے رپوٹیں سچي وارداتوں کي سزایابیوں کے مقابلہ میں سزایابیوں کي فیصدي ۴۵ سے گر کر ۳۹ رہ گئي ہے-اس کے خلاف ڈکیتي کي سزایابیوں کي فیصدي ۷ سے بڑہکر ۶۰ ہو گئي ہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر افسوس سے دیکہتے ہیں کہ اضلاع سیالکوٹ-ہوشیار پور اور امرتسر کے جن غیر تسلي بخش نتائج پر گذشتہ سال رائے زني کی گئي تہي-اوس میں اس سال اصلاح تو درکنار بلکہ دو صورتوں میں مزید تنزل ہوا ہے-اضلاع مذکورہ بالا میں اب گجرانوالہ بہي ایزاد کردینا چاہئے جو رپورٹ معدالت کستری فوجداري میں مقدمات کے زیر تجویز رہنے کے عرصہ کے لئے مشہور ہے-جناب ممدوح خیال کرتے ہیں کہ متعلقہ ڈپٹی انسپکٹران جنرل کو ہدایت کي گئي ہے-کہ اس موضوع سے متعلق تحقیقات کرکے رپورٹ کریں-جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ آئندہ موسم سرما میں معائنہ کے کام پر مامورہ صاحب جج چیف کورٹ بہي سوال مذکور پر غور کرینگے اور دیکہینگے کہ وسطي رینج میں سزایابیوں کے لگاتار تنزل سے اسکا کہاں تک تعلق ہے اون سمنوں کي تعداد جنکي پولیس کے مقدمات غیر قابل دست اندازي پولیس میں تکمیل کي-تقریباً سنہ ۱۹۱۳ ع کي تعداد کے برابر پہونچ گئي ہے-سال کے آخیر میں چیف کورٹ نے جو ہدایات مجسٹریٹوں کے نام پولیس کے اس بوجھ کو قدرے ہلکا کرنے کی غرض سے جاري کی تہیں-اونکا نتیجہ سال رواں میں ظاہر ہونا چاہئے-

۷- جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ہر موقع پراس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ جرایم اور فساد کے قلع قمع میں حقیقي کامیابي کے لئے پولیس اور عوام کو باہم ملکر کام کرنا چاہئے-اور اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکہنے کي اہمیت سال زیر ریویو کے اون واقعات سے پورے طور پر ظاہر ہوگئي ہے-جن میں پولیس اور پبلک نے ایک دوسرے کي امداد کي اور جن میں ایسی امدادیں کي گئیں-اول الذکر کي موثر مثال تو ڈکیتي چبہ کی واردات ہے جہاں انقلاب پسند غدر پارٹی کي طرف سے افعال تشدد کا ارتکاب سمت الراس کو پہونچ گیا تہا-جس خاص کمیشن نے مقدمہ سازش لاہور کا فیصلہ کیا تہا اوسنے بعض دیہاتیوں کي ایک جماعت کے متعلق یوں لکہا ہے-

"ان اشخاص کي طرف سے جو دلیري اور بہادري ظہور میں آئي ہے وہ اس مقدمہ کي کل کارروائي کے چند روشن واقعات میں سے یک واقعہ ہے-ان نہایت کم بضاعت لوگوں نے اپني جان کي پرواہ نہ کرتے ہوئے بے ہتہیار بے بیباک ڈاکوؤں کے گروہ پر جو بمب اور پستولوں سے مسلح تہے-بڑي بہادري سے حملہ کیا-ایک تو گرفتار کرلیا-اور دو اور کو بہي قریباً قریباً گرفتار کرلیا-اور ڈاکوؤں کو بہگا دیا-اور صرف اوسی وقت پیچہے ہٹے جبکہ اون میں سے تینوں کو ڈاکوؤں نے مضروب اور عمر بہر کے لئے بیکار کردیا"-

دلیری اور بہادری کی دیگر مشہور مثالون مین سے چند ایک ذیل مین درج کیجاتی ہین :—۱ نار کلی بازار لاہور مین ایک دکاندار پہلوان کا بر سر موقعہ ایک ہیڈ کنسٹیبل کے مسلم قاتل کو گرفتار کرنا پل والہ کے قاتلون کا مقابلہ کرنا (جس کے دوران مین ایک دیہاتی اور ایک ملاح گولی سے ہلاک ہوئے)—موضع رانجھا—ضلع جہلم بر سر حد پار کے مسلم پٹھان ڈاکوؤن کا حملہ کرنا اور گاؤن والون کا اونکو پسپا کرنا اور ایک کو مارنا اور تین ڈاکوؤن کو گرفتار کرنا اور موضع بھلوری—ضلع کرنال مین گاؤن والون کا ۲۸ مسلم ڈاکوؤن کے ایک گروہ کو گرفتار کرنا۔

مذکورہ بالا اور دیگر مواقع پر لوگون نے جو امداد حکومت کو دی ہے اوس کے صلہ مین گورنمنٹ نے بڑی فراخ حوصلگی سے انعام و اکرام عطا کئے ہین—۱۲۲—اشخاص کو اراضی عطا کی گئی—بعض دیہات کا معاملہ تعدادی تقریباً ۱۰۰۰۰ روپیہ معاف کیا گیا اور ۲۶۳۱ اشخاص کو جن مین عہدہ داران دیہہ بھی شامل تھے نقد انعام عطا کیا گیا ہے—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس موقعہ پر نواب سر بہرام خان صاحب مزاری کے—سی—آئی—ای کا اوس بروقت امداد کے لئے اعتراف فرماتے ہین۔ جو اونہون نے صوبہ کے جنوب مغربی اضلاع مین فساد فرو کرنے مین دی—نیز جناب ممدوح شاہپور کے ملک صاحبان کا بھی اعتراف کرتے ہین جنہون نے اضلاع مین فساد کو پھیلنے سے روکنے مین با موقع امداد دی۔

مذکورہ بالا خلاف قانون افعال سے تصویر کا تاریک رخ بھی ظاہر ہوتا ہے جہان کہین مقامی ذی وقار اشخاص نے امن قائم رکھنے کی کوشش کی وہان کوئی خطرناک فساد برپا نہین ہوا۔ لیکن اکثر التعداد صورتون مین لوگون کے لیڈرون نے کہین تو دیدہ دانستہ اغماض اور کہین اپنے فرائض سے لاپرواہی اور غفلت کا اظہار کیا جسکی وجہ سے وہ افسوسناک جرائم سرزد ہوئے جو صدہا گھرانون کی تباہی اور مصیبت کا باعث ہوئے—تاہم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس امر کی بحیثیت مجموعی بہت سی علامات دیکھتے ہین کہ پولیس اور عوام دونون جرائم کے انسداد اور سراغرسانی کے لئے باہمی امداد و معاونت کی ضرورت کو دن بدن زیادہ محسوس کر رہے ہین۔

۸—سال ہذا کے حالات نے اجازت نہین دی کہ قائم کردہ تعزیری پولیس کی چوکیون کی تعداد مین تخفیف کی جائے—اس کے برعکس بہت سی مزید جمعیت کی ضرورت پڑی۔ کیونکہ مختلف دیہات مین الگ الگ چوکیان قائم کرنے کی بجائے بعض صورتون مین خاص علاقون مین دستہ ہائے پولیس قائم کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے—اگرچہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ تعزیری ہوس ہائے یا چوکیون کی موجودگی بالعموم پر آشوب علاقون مین امن قائم رکھنے کے لئے موثر ثابت ہوئی ہین—لیکن جناب ممدوح اس رائے سے متفق ہین کہ اعلیٰ افسران کی طرف سے اون کا انتظام بے نقص نہین ہے اور جناب ممدوح کا یقین ہے کہ کرنیل ڈینس صاحب نگرانی کو زیادہ قوی بنانے کے لئے جو کارروائی عمل مین لا رہے ہین اوس سے قابلیت کا معیار اور بھی بلند ہوجائیگا۔

۹—انسدادی کارروائیون کی ذیل مین دفعہ ۱۱۰—مجموعہ ضابطہ فوجداری کا بیش از بیش استعمال کیا گیا ہے—لیکن ضبطی ضمانت اور اونکی واقعی وصولی ہردو مین نمایان تخفیف ہوئی ہے—جسکی وجہ اغلباً یہہ ہے کہ پولیس دیگر ضروری کامون مین زیادہ مشغول رہی—موجودہ طریق کے جن نقائص کا صاحب انسپکٹر جنرل نے ذکر کیا ہے اونکا ایک خاص قانون کے ذریعہ انسداد کرنیکی تجویز کیگئی ہے اور ایک مسودہ تیار ہو کے بغرض اظہار رائے متداول کیا گیا ہے۔

دفعات ۱۰۶ و ۱۰۷—مجموعہ ضابطہ فوجداری کا سابق سے بہت کم استعمال کیا گیا ہے—لیکن دفعہ ۱۰۹ کو بڑی سرگرمی سے استعمال مین لایا گیا ہے—صاحب انسپکٹر جنرل کا یہہ خیال بلا شبہ درست ہے—کہ آخرالذکر دفعہ کے اور زیادہ سختی سے استعمال سے جرایم کے انسداد مین بہت مدد ملیگی—اور اونہون نے اپنے اس اعتقاد کو حکام ضلع کے ذہن نشین کرنے کیلئے جو کارروائی کی ہے—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوسکو بنظر استحسان دیکھتے ہین—ایک اور امر جس کی طرف پولیس کو بیش از بیش توجہ دینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے یہہ ہے کہ ایسے اشتہاری مجرمون کی تعداد (جو ۴ سال مین ۳۵ فیصدی ہوگئی ہے) جو گرفتاری سے بچنے مین کامیاب ہوئے ہین بہت بڑہ گئی ہے۔

دیہات میں پہرے کے دیسی طریقہ کی ناکہ بندی (یا جو ٹھیکری پہرہ کے نام سے مشہور ہے) کی لگاتار کامیابی کا رپورٹ ہا لے صاحب انسپکٹر جنرل و معدلت گستری دوجداری مین خاص ذکر کیا گیا ہے۔اس طریقہ کی ہردلعزیزی کی مزید شہادت اُس ریزولیوشن سے ملتی ہے جو لیجسلیٹو کونسل نے گذشتہ ماہ مارچ مین باتفاق رائے پاس کیا تھا۔اور جس مین سفارش کی گئی تھی کہ ڈکیتیوں کے انسداد کے لئے طریقہ مذکور بامداد حکام ضلع و پولیس زیادہ وسیع طور پر رائج کیا جائے۔طریقہ مذکور کو قانون مین درج کرنیکے متعلق صاحب انسپکٹر جنرل کی پختہ تجاویز موصول ہو چکی ہیں۔اور اب اُن پر گورنمنٹ غور کریگی۔

۱۱۔پولیس کی مستقل جمعیت کی حقیقی تعداد مین خفیف کمی ہوئی ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ ریلوے کے سرحدی حصہ مین جو افسر اور سپاہی ملازم تھے۔وہ صوبہ شمال مغربی سرحدی کو منتقل کر دئے گئے ہیں اس تخفیف کی کافی سے زیادہ تلافی ۳۵۰ آدمیون کے اوس عارضی زائد دستہ سے ہوگئی جو سال ہذا کے غیر طبعی حالات کے انسداد مین امداد دینے کیلئے بطور ضروری پولیس بھرتی کیا گیا ہے۔محکمہ تفتیش جرائم کی مکرر تنظیم کے مکمل ہو جانے اور جنگ کے باعث پیدا شدہ حالات کی خاطر سے گزیٹیڈ افسر ون کی رخصت بند کرنے اور دیگر تجاویز عمل مین لانے سے خرچ مین خالص چار لاکھ کی بیشی ہو گئی ہے

صوبہ مین پولیس کی مکرر تقسیم کے خیال سے جو تحقیقات شروع کی گئی تھی۔وہ سال کے دوران مین کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔جس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ موجودہ اور تخمینہ کردہ اخراجات باز گشت مین قریبا تین لاکھ روپیہ کی بچت ہو گئی ہے۔سال زیر رپورٹ مین بحیثیت مجموعی پولیس کی جمعیت پر کام کا لگا تار بوجھہ رہا۔

ان حالات مین شاید یہہ کوئی غیر قدرتی امر نہین ہے کہ استعفون اور برخاستگیون کی تعداد مین نمایان ترقی ہوگئی ہے۔انعامات سال ماسبق کی نسبت زیادہ دئے گئے۔محکمانہ سزاؤن کی زیادتی اور حراست پولیس سے زیادہ اشخاص کی فراری (جنکی تعداد گذشتہ کئی سالون کی تعداد سے زیادہ تھی) جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے مین یہہ ظاہر نہین کرتی کہ عملہ پولیس کی قابلیت مین کمی ہوگئی ہے۔بلکہ اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس کے کام کا بوجھہ بہت بڑہ گیا ہے۔جس کو اس نے بحیثیت مجموعی نمایان کامیابی کے ساتھہ برداشت کیا ہے۔یکم اپریل گذشتہ سے کانسٹیبلون کی تنخواہ مین خاصہ اضافہ کردیا گیا ہے۔جس سے بلا شبہ حالت بہتر ہو جائیگی۔اور بہتر قسم کے آدمی بھرتی ہونگے۔جمعیت کی تعلیمی قابلیت مین بھی بحیثیت مجموعی نمایان اصلاح ہو گئی ہے۔لیکن عملہ مین ان پڑہ اشخاص کی تعداد اب تک بہت زیادہ یعنی ۶۵ فیصدی ہے۔ اپر سبارڈنیٹ کے کل اشخاص تعلیم یافتہ ہیں۔

۱۲۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے انسپکٹران حلقہ کے تقرر کے طریقہ کے متعلق صاحب انسپکٹر جنرل کی تنقید کو دلچسپی سے پڑھا ہے۔طریق مذکور کی نسبت یہہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مقصد کے حصول مین اس وجہ سے ناکامیاب ہوا ہے کہ جو افسر نگرانی کے لئے مقرر کئے جاتے ہین وہ معقول قسم کے نہین ہوتے اور کہ اس سے انتظامی مراکز ون کی تعداد غیر ضروری طور پر بڑہ جاتی ہے۔یا بالفاظ دیگر یہہ سمجھا جاتا ہے کہ غلط نہ ہو کی زائد نگرانی سے انتظامی کل مین رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔کرنیل ڈینس صاحب چیدہ افسران کے ساتھہ مشورہ کے بعد اس موضوع کے متعلق جو مزید عرضداشت کرنا چاہین۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بخوشی اوس پر غور کرینگے۔براہ راست تقررات کا مسئلہ جس کا ذکر صاحب انسپکٹر جنرل نے کیا ہے ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

۱۳۔محکمہ تفتیش جرائم کی مکرر تنظیم کے پورے فوائد نمبر ۱ مین غیر معمولی کام کے شدید بوجھہ کے سال مین آشکارا ہو گئے ہین۔اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس تعریف کی تائید کرتے ہین جو ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ٹامکنس صاحب) اور اون کے سارے عملہ کی خدمات کے لئے کی گئی ہے۔صاحب موصوف اور اونکے عملہ کو انقلابی تحریک کے متعلق کام کا غیر معمولی بوجھہ اُٹھانا پڑا ہے۔ضلع کے ایگزیکٹو و پولیس افسران بھی خاص تعریف کے مستحق ہین۔جنہون نے اس خطرناک تحریک کی تمام منازل مین محکمہ تفتیش جرائم کو تہہ دل سے اور غیر متزلزل طور پر امداد دی ہے۔کل پولیس جائز طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اونکی خدمات کے صلہ مین لفٹنٹ کرنیل ڈینس صاحب اور ٹامکنس صاحب کو آرڈر آف انڈین امپائر مین داخل ہونے کا شرف بخشا گیا ہے اور ۳ انگریز اور ۸ ہندوستانی افسرون اور سپاہیون کو شاہی تمغہ پولیس عطا ہوا ہے۔

هز آنر بہادر دیسی ریاستوں کے درباروں اور جنرل افسر کمانڈنگ لاہور ڈویژنل ایریا کا اون کی اوس معاونت و امداد کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اونہوں نے امن اور قانون کو توڑ و بالا کرنیکی باغیانہ کارروائیوں کو دبانے میں کی-نیز صاحب ممدوح سکھہ شرفا کی اوس کمیٹی کا بھی اعتراف فرماتے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو تکلیف اور خطرہ میں ڈال کر (جیسا کہ سردار بہادر اچھر سنگھہ سکنہ امرتسر کے وحشیانہ قتل سے ظاہر ہوتا ہے) اپنے اپنے ضلع میں ہزارہا غیر ممالک سے واپس آمدہ تارک وطنوں کی نقل و حرکت کا خیال رکھنے میں گورنمنٹ کی وفادارانہ اور بیش بہا امداد کی

۱۴—یہہ امر طمانینت بخش ہے کہ ہر طرف کام کا زور ہونے کے باوجود بھی ریلوے پولیس کو جرائم کے سراغرسانی و انسداد و خاصکر سارقان ریلوے کے باقاعدہ گروہوں کی شکست میں سال ما سبق سے بڑھکر کامیابی حاصل ہوئی ہے- دفتر نشان انگوٹھا کی کارگزاری عملہ دفتر مذکور کے لئے پھر قابل فخر ہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس تعریف کی بخوشی تائید فرماتے ہیں جو صاحب انسپکٹر جنرل نے مرسر صاحب کی ون کے پولیس ٹریننگ سکول پھلور کے عمدہ انتظام اور پولیس کی ریزرو جماعتوں کی ترتیب کے لئے کی ہے- یہہ جمعیتیں اب نہایت اعلے تربیت یافتہ بن گئی ہیں-

۱۵—بالا آخر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کرنل ڈینس صاحب اور اون کے ماتحت جمعیت کے افسروں اور سپاہیوں کا گذشتہ پر آشوب بارہ مہینوں کے دوران میں اون کی صادق وفاداری کے لئے گرمجوشی سے اعتراف فرماتے ہیں- سنہ ۱۹۱۵ ع کا پر آشوب سال نظم و نسق فوجداری صوبہ کی تواریخ میں ہمیشہ یاد رہیگا جمعیت پولیس کے افسروں اور سپاہیوں کی وہ قابلیت - دلیری اور نمکحلالی بھی جسکا اونہوں نے پر تشویش حالتوں میں اور اکثر سخت اور پر خطر موقعوں پر اپنے سخت فرائض کی انجام دہی میں اظہار کیا ہے ہمیشہ یاد رہیگی-

---

حکم—حکم ہوا کہ آرائے متذکرہ کی ایک نقل صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کے پاس بغرض آگاہی و رہنمائی مرسل ہو اور یہہ بھی حکم ہوا کہ رپورٹ اور ریویو حسب معمول گورنمنٹ ہند کے محکمہ ہوم میں اور صاحب رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب کے پاس بغرض آگاہی آنریبل صاحبان جج بھیجے جائیں-

نیز یہہ حکم ہوا کہ آرائے مذکور پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی جائیں-

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب-

دستخط—ایل-فرنچ

ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

انتظام عدالت گستری دیوانی پنجاب کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو

کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (جوڈیشل) نمبر ۱۳۶—جوڈیشل- مورخہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع-

انتظام عدالت گستری دیوانی پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۵ع ملاحظہ سے گذری-

آرائے—معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ عظیم کا جس سے انتظام کا تقریبا ہرایک شعبہ کم و بیش اثر پذیر ہوا ہے پنجاب کے دیوانی مقدمہ بازوں کی سرگرمی پر بہت کم اثر پڑا ہے-اون مقدمات کی تعداد جو سنہ ۱۹۱۵ع میں دائر ہوئے ۱۹۹۱۶۶ تھی یا یوں کہو کہ سنہ ۱۹۱۴ع کے مقابلہ میں ۳۹۰۰ زیادہ تھی اور گذشتہ بارہ سالوں کی

اوسط سے تقریباً ۷۰۰۰ زیادہ-عدالت ہائے دیوانی کے کام کی مقدار سنہ ۱۹۱۲ع کے بعد جبکہ دائر شدہ مقدمات کی تعداد تقریباً ۲۰۰۰۰۰ تک پہونچ گئی تھی سال ہذا کے برابر کبھی نہیں ہوئی-سنہ ۱۹۱۵ع میں جو اضافہ ہوا تھا وہ خوش قسمتی سے نہایت ہی معمولی قسم کے مقدمات-یعنی روپے اور جائداد منقولہ کے بازیافت کے متعلق مقدمات تک ہی محدود تھا-" حقیت اور دیگر " مقدمات کی تعداد میں جو عام طور پر زیادہ پیچیدہ اور زیادہ مالیت کے ہوتے ہیں تقریباً ۳۰۰۰ کی تخفیف ہوئی اور تمام اقسام کے مقدمات کی اوسط مالیت ۲۲۷ روپیہ سے کم ہوکر ۱۷۸ روپیہ رہ گئی اور کل مقدمات میں سے تقریباً تین چوتھائی مقدمات ایسی جائداد کے متعلق تھے جس کی مالیت ۱۰۰ روپیہ سے زیادہ نہ تھی-اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ع کے مقابلہ میں عدالتوں پر کام کا حقیقی بوجھہ بہت کم رہا ہوگا-قریباً مقدمات کا فیصلہ آنریری ججوں نے کیا جنکی خدمات میں بلحاظ وسعت اور اہمیت بتدریج اضافہ ہو رہا ہے-مگر آجکل جس نصب العین کا گورنمنٹ کو خیال ہے وہ یہہ ہے کہ خفیف مقدمات کی تعداد عظیم کا جو اس سے بہتر وسیلہ نہ ہونے کے باعث آجکل عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہوں کسی معقول مقامی وسایل کے ذریعہ فیصل ہوا کریں-بد قسمتی سے موجودہ ایکٹ پنچایت کی رو سے وسایل مذکور ایسی شکل میں بہم نہیں پہونچ سکتے جو عام طور پر معقول ہوں اور اگرچہ بعض بعض اضلاع میں ایکٹ مذکور سے عمدہ نتائج مترتب ہوئے ہیں-مگر اس سے ابھی تک عدالتوں میں متدائرہ مقدمات کی تعداد میں کوئی قابل قدر کمی نہیں ہوئی-مگر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ایکٹ پنچایت کی ترمیم کے سوال پر غور فرمانے سے پیشتر اس امر کا مزید تجربہ کرنا چاہتے ہیں کہ ایکٹ مذکور کے عملدر آمد میں کیا نقائص اور عیوب ہیں اور کہ عدالتوں کی بجائے مقامی پنچائتوں کے قیام کے عام اصول کے متعلق پبلک کی کیا رائے ہے-

۲-روہتک-حصار-شاہ پور اور گوجرانوالہ سے نالشوں کی تعداد میں ۱۰۰۰ یا اس سے زیادہ کے اضافہ کی رپورٹ موصول ہوئی ہے اور قابل قدر کمی مظفر گڑھ-ملتان اور ڈیرہ غازیخاں کے تین جنوب مغربی اضلاع میں ہوئی ہے-حصار میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکے متعلق کوئی وجوہات بیان نہیں کی گئیں اور جو وجوہات روہتک کے متعلق پیش کی گئی ہیں وہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو چنداں تسلی بخش معلوم نہیں ہوتیں-سال کے آخری حصہ میں ہر دو اضلاع میں سخت قحط سالی رہی اور ناموافق زراعتی حالات عموماً مقدمہ بازی کے مانع ہوا کرتے ہیں - شاہ پور میں اضافہ ہونے کی وجہ بھیرہ میں منصف کی جدید عدالت کی قائمی بتائی جاتی ہے اور گوجرانوالہ میں اس اضافہ کو اوس بیش از پیش خوشحالی کیطرف منسوب کیا جاتا ہے جو آبپاشی نہر کی توسیع سے ضلع مذکور کو حاصل ہوئی ہے-مظفر گڑھ میں مقدمات کی تعداد میں سنہ ۱۹۱۴ع کے عدیم المثال اعداد شمار کے مقابلہ میں تقریباً ۱۶۰۰ کی کمی واقع ہوئی اور اس کی وجہ کسی حد تک انجمن ہائے قرضہ باہمی امداد کی قائمی اور کسی حد تک سنہ ۱۹۱۵ع کی موسم بہار کے فسادات بیان کئے جاتے ہیں جن کے دوران میں ساہوکاروں کی بہت سی بہیان تلف کر دی گئی تہیں یہہ تسلی بخش امر ہے کہ اس قسم کی کثیر التعداد صورتوں میں قرضخواہوں نے بعد میں ثالثوں کے ذریعہ اپنے مقروضوں سے واجب الادا رقوم کے متعلق رسیدیں حاصل کر لیں ملتان میں مقدمات کی تخفیف کو طریقہ پنچایت کی کامیابی پر محمول کیا جاتا ہے مگر ظن غالب یہہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی طرح ملتان میں بہی موسمی بارشوں کا نہ ہونا اس کمی کا کسیقدر موجب ہے بحیثیت مجموعی یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جنگ کے باعث عام تشویش پیدا ہونے اور حصول قرضہ میں مشکلات حائل ہو جانے رسیونگ بنکوں میں جمع کرائے ہوئے بہت سے روپیہ کا واپس لیا جانا بہی اسی بات کا مظہر ہے ؛ اور بنکوں کے ٹوٹنے کے باعث قرضخواہوں کو اپنے قرضے وصول کرنیکے لئے کوشش کرنے کی ترغیب ہوئی اور قرضخواہوں کی یہہ رغبت مقامی اقتصادی حالات کی موافقت یا ناموافقت کے مطابق گہٹتی بڑہتی رہی ہے-

۳- حق شفع کے مقدمات کی تعداد میں تقریباً ۶۵۰ کی کمی ہوئی اور ان کی کل تعداد ۴۴۷۲ رہ گئی اور یہہ اعداد سنہ ۱۹۱۱ع کے بعد کے دس سالوں کے اعداد سے کم تر ہیں اس قسم کی مقدمہ بازی کے معیوب اخلاق اثر کا رپورٹ ہذا میں بہی ذکر کیا گیا ہے اور بہت سے جج صاحبان کی اس رائے کا بہی ذکر کیا گیا ہے کہ شفع کا حق قطعی طور پر منسوخ کر دیا جائے - اس اہم سوال کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے خیالات کا اظہار اوس ریزولیوشن نمبر ۴۹ جوڈیشل ۱۳-مورخہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کے آخری فقرہ میں کیا گیا تہا جسمیں قانون رواج کو یکجا جمع کرنے کے متعلقہ کانفرنس کی رپورٹ پر بحث کی گئی تہی - مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خیالات مذکور اس جگہہ بہی درج کر دئے جائیں - گو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر جج صاحبان کے اس خیال کو بلا توقف

تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کے بہت سے مقدمات آئندہ نفع کی امید پر کئے جاتے ہیں لیکن جناب ممدوح اس امر کیساتھ اتفاق نہیں کرسکتے کہ ایک ایسے قانون کو جو صرف تین سال ہوئے کمال غور اور پوری بحث کے بعد پاس کیا گیا تھا منسوخ کرنے یا اسمیں فوری ترمیم کرنے کیلئے کافی مضبوط دلائل پیش کیگئی ہیں یہہ قدرتی امر ہے کہ عدالتیں جو رواج کے صرف تاریک پہلو پر نظر ڈالتی ہیں اس حق کو مخرب اخلاق اور ترقی تجارت کا سد راہ قرار دیں۔ گو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس سے بعض شدید قباحتیں ہوئی ہیں - مگر رواج مذکور ایسے قدیم خیالات پر مبنی ہے جو دیہاتی آبادی میں تقریباً سب جگہہ پائے جاتے ہیں اور یہہ حق زراعتی زمین کی حقیت کے متعلقہ شرائط پر مبنی ہے - اور کم از کم پرانے شہروں میں لوگ عام طور پر اس پر عمل کرتے ہیں اور شہروں میں اس کا زیادہ تر انحصار مستورات کے پردہ کے متعلقہ احکام شرع محمدی پر ہے ہزاروں صورتیں ایسی ہونگی جو قدرتاً عدالتوں کے روبرو نہیں آتیں اور جنمیں لوگ بلا اعتراض اس رواج کی پابندی کرتے ہیں اور سرمائیکل اوڈ وائر صاحب کی رائے میں اس رواج کا منسوخ کرنا عام طور پر لوگوں کے اپنے قدیم رواجوں پر پابند رہنے کے استحقاق میں دست اندازی کرنا تصور ہوگا ساتھہ ہی ہز آنر اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہیں کہ اون طریقوں کے مطابق شفع کے مقدمات دائر کرنیکے استحقاق کو محدود کرنے کی ضرورت ہے جنکی کانفرنس دربارہ قانون رواج نے انتقال کی بعض صورتوں کے خلاف اعتراض کرنے کے استحقاق کو محدود کرنے کیلئے تجویز کی ہیں اور اسلئے جناب ممدوح نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس مسلہ کو بھی اون مضامین کی فہرست میں درج کیا جائیگا جنپر اوس کمیٹی کو غور کرنے کے لئے کہا جائیگا جو انجام کار قانون رواج کی بعض شاخوں کو یکجا جمع کرنے کے لئے مفصل تجاویز پیش کرنیکے لئے مقرر کیجائیگی اور اوسے ہدایت کیجائیگی کہ وہ شفع کے استحقاق کے ترمیم کرنے یا بر قرار رکھنے کے متعلق پبلک رائے دریافت کرے - دریں اثناء گورنمنٹ اون تمام سفارشوں پر غور کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہے جو کسی خاص علاقہ کو اشتہار زیر دفعہ ۸ (۲) ایکٹ سنہ ۱۹۱۳ع کے ذریعہ شفع کے استحقاق سے مستثنے قرار دینے کیلئے موصول ہوں بشرطیکہ کہ یہہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ سکے کہ ایسے رقبہ جات میں یہہ استحقاق محض آئندہ نفع کی امید پر زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے۔

۴ــ رپورٹ میں مسلمہ نا تسلی بخش قانون یعنی ایکٹ دیوالہ صوبہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ع کے عملدر آمد پر کسی قدر تفصیل کے ساتھہ بحث کی گئی ہے اور مسٹر ولبر فورس کی رپورٹ کے اقتباسات سے یہہ بات نمایاں طور پر ثابت ہوتی ہے کہ ایکٹ مذکور پنجاب کی زراعتی آبادی کے لئے غیر موزوں ہے - سوال کا یہہ پہلو کچھہ عرصہ سے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے زیر غور ہے اونہوں نے اپنے بہت سے تجربہ کار افسروں کے صلاح و مشورہ کے بعد حال ہی میں ایکٹ مذکور کی عام ترمیم کے متعلقہ سابقہ تجاویز کے سلسلہ میں گورنمنٹ ہند کے پاس بعض خاص سفارش بدیں غرض ارسال کی ہیں کہ عدالتوں کو اختیار دیا جائے کہ وہ ایک زراعت پیشہ مقروض کی طرف سے پیش کردہ درخواست دیوالہ کو ایسی صورت میں سرسری طور پر خارج کر دیں جبکہ اونہیں واضح طور ظاہر ہو کہ وہ مقروض اگر چاہے تو اپنے قرضخواہ کے مطالبہ کو پورا کر سکتا ہے - مگر خیال کیا جاتا ہے کہ ایکٹ مذکور کی ترمیم کے کام کے جلد ہاتھہ میں لئے جانیکی بہت کم اُمید ہے۔

۵ــ موجودہ حالات میں کام زیر ایکٹ مذکور لگا تار بڑہ رہا ہے - ایسی عرضیوں کی تعداد جنکے متعلق عدالتوں میں گذشتہ چھہ سالوں میں کار روائی ہوئی اور اون اشخاص کی تعداد جنکو عدالتوں نے دیوالیہ قرار دیا حسب ذیل ہیں :-

سال						مرافعے جنکا فیصلہ کیا گیا۔	عدالتوں کے روبرو
سنہ ۱۹۱۱	...	...	...	...	...	۱۰۲۲	۳۳۲
سنہ ۱۹۱۲	...	...	...	...	...	۱۳۶۸	۶۹۵
سنہ ۱۹۱۳	...	...	...	...	...	۲۱۲۰	۱۰۰۵
سنہ ۱۹۱۴	...	...	...	...	...	۲۱۵۹	۱۳۹۱
سنہ ۱۹۱۵	...	...	...	...	...	۲۳۵۳	۱۷۹

ایسے اشخاص کی تعداد جو ایکٹ کی دفعہ ۴۴ کے بموجب سبکدوش کئے جاتے ہیں ہر سال پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے-سنہ ۱۹۱۲ع میں یہہ صرف ۱۷ تہی اور سنہ ۱۹۱۴ع میں بڑہ کر ۲۵ ہوگئی- سنہ ۱۹۱۵ع میں ۲۹-دیوالیوں کی جائداد کی رقم جو سال میں وصول ہوئی ۳ لاکہہ سے قدرے زیادہ تہی-برخلاف اسکے قرضخواہوں کے ایسے مطالبات کی رقم جو سال کے اختتام تک پورے نہ ہوئے تقریباً ۳۴ لاکہہ تہی یہہ ہر دو اعداد سنہ ۱۹۱۴ع کے اعداد کے مقابلہ میں زیادہ ہیں-

ایلس صاحب نے ڈسٹرکٹ جج جہنگ کی حیثیت میں ضلع مذکور کے اندر ایکٹ ہذا کے ناجائز استعمال کا تدارک کرنے کیلئے جو زبردست کارروائی اختیار کی تہی اوسکا ذکر رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۴ع کے نقرہ ۹ میں کیا گیا تہا-رپورٹ ہذا کے نقرہ ۱۲ میں اوس کارروائی کی شاندار کامیابی کا ذکر کیا گیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ کے خیال میں ایسے دیگر اضلاع میں جہاں اوسی قسم کی خرابیوں کا دور دورہ ہے کارروائی مذکور بوجہ احسن اختیار کی جا سکتی ہے-

کچہہ عرصہ ہوا کہ اضلاع امرتسر-لاہور-لائلپور اور راولپنڈی میں اوفیشل ریسیور مقرر کئے گئے تہے گورنمنٹ نے حال ہی میں چیف کورٹ پنجاب کی سفارش پر اضلاع جالندہر-گجرات-گجرانوالہ-رہتک کرنال-اور شملہ کیلئے اوفیشل ریسیوروں کا تقرر تین سال کیلئے تجربتاً منظور فرمایا ہے-بعض صورتوں میں ایک ہی ریسیور دو دو اضلاع کے اہتمام پر مامور ہوگا-

۶-زیر ایکٹ ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ع سرپرست (گارڈین) کی تقرری کے متعلقہ درخواستوں کی تعداد ۲۰۱۸ بابت سنہ ۱۹۱۴ع سے بڑہ کر سنہ ۱۹۱۵ع میں ۲۱۴۰ ہو گئی مگر یہہ تعداد سالہائے ما سبق کی اوسط سے بہت کم ہے-قواعد زیر ایکٹ مذکور مرتبہ چیف کورٹ ابتداً ئے سال میں ترمیم وتسہیل کی گئی تہی اور اس سے کہ نابالغ اشخاص کی معاملات کے انتظام کے متعلق عدالتوں کا کام بہت ہلکا ہو گیا ہے مگر رپورٹ کے نقرہ ۱۵ میں مندرجہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقرر سرپرست کے متعلقہ عرائض کا فیصلہ کرنے میں اب بہی بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو شک ہے کہ تمام عدالتیں اس امر کو بخوبی محسوس کرتی ہیں کہ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۷ کی رو سے نابالغ شخص کی ذات یا مال کے لئے سرپرست (گارڈین) کا مقرر کرنا محض عدالت کی مرضی پر موقوف ہے اور کہ اس قسم کا تقرر صرف اوسی صورت میں عمل میں لانا چاہئے جب کہ عدالت کو اس امر کی تسلی ہو جائے کہ اس میں نابالغ شخص کا فائدہ ہے-

ہز آنر یہہ دیکہکر خوش ہیں کہ نابالغ اشخاص کی معاملات کی طرف سے بند شدہ بنکوں میں جمع کردہ رقوم میں سے نصف کے قریب وصول ہو گئی ہیں اور کہ مزید روپیہ کے وصول ہونے کی ابہی امید ہے-

۷-جیسا کہ اس ریویو کے نقرہ ۱ میں بتایا گیا ہے عدالتوں کے کام کا اصلی بوجہ سنہ ۱۹۱۴ع کے مقابلہ میں نمایاں طور پر ہلکا رہا ہے اور اس خیال کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ اون ابتدائی نالشوں کی تعداد میں جن کا فیصلہ کیا گیا ۲۰۰۰ سے زیادہ کا اضافہ ہوا اور کہ ڈسٹرکٹ وسشن ججوں کا کام بہی پہلے سے بہت عمدہ رہا- مگر یہہ امر مایوس کن ہے کہ متنازعہ ابتدائی نالشوں کی زیر تجویز رہنے کی اوسط مدت ۷۸ دن اور غیر متنازعہ کی ۳۹ دن رہی- حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ع میں اون کے مقابل میں یہی مدت علی الترتیب ۷۴ اور ۳۷ دن تہی مزید برآں دیوانی اپیلوں کے زیر تجویز رہنے کی اوسط مدت ۱۴۱ دن سے بڑہ کر ۱۶۴ دن ہو گئی- اس میں شبہ نہیں کہ صوبہ کی اوسط کے خراب ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ بعض اضلاع (مثلاً ملتان-ہوشیارپور-کانگڑہ- جہاں اس کے لئے بظاہر خاص عدالتیں ذمہ وار ہیں-) سے آمدہ نقشے برے ہوتے ہیں اور کہ تقریباً ۱۰۰۰ مقدمات فریقین کے پنجاب سے میدان جنگ میں چلے جانے کے باعث ملتوی کرنے پڑے ہیں- پونٹو صاحب ڈسٹرکٹ جج جہلم کا اپنے کثیر بقایا کو کم کرنے کے لئے سرگرم کارروائی کرنا آنریبل جج صاحبان چیف کورٹ کی تعریف کا مستحق ہی نہیں ہے بلکہ اس قابل ہے کہ دوسری ایسی عدالتیں کو بہی جو کثیر بقایا کے زیر بار ہیں اوسکی پیروی کریں-

۸—رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں کے دوران میں چیف کورٹ کے دیوانی کام کی مقدار میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ متدائرہ مقدمات کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے اور سنہ ۱۹۱۵ع میں ابتدائی اپیلوں کی تعداد (جو تعداد میں سب سے زیادہ ہوتی ہے) ۴۲۲ تھی یا یوں کہو کہ سنہ ۱۹۱۴ع کی تعداد سے ۲½ چند۔ اندریں حالات جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آنریبل جج صاحبان کو فیصل شدہ مقدمات کی تعداد میں مسلسل بیشی ہونے اور سنہ ۱۹۱۶ع کے ابتدائی چھ مہینوں میں زاد تجویز مقدمات کی تعداد میں معقول تخفیف ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اون تسلی بخش نتائج سے جو اب تک حاصل ہوئے ہیں اس امر کے اُمید کرنے کی وجوہات ہیں کہ ایک یا دو سال کے اندر وہ پرانے بقایا جات جو اکثر ہمارے جوڈیشل نظام پر دھبہ بیان کئے جاتے ہیں صاف کردئے جاوینگے اور نہ عدالت عالیہ اپنے بتدریج بڑھنے والے کام کے بخوبی مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاویگی۔

۹—پیپلزبنک و امرتسر بنک کے تصفیہ حسابات (لیکویڈیشن) کی کارروائی کی رفتار سست معلوم ہوتی ہے اور بلا شبہ اسکی وجوہات عدالت نگران کے اختیار سے باہر ہیں۔ مگر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خیال فرماتے ہیں کہ اگر چیف کورٹ کے جج معائنہ کنندہ کو آئندہ موسم سرما میں ان بنکوں کے حالات کی مکمل طور پر چھان بین کرنے کیلئے وقت نکال سکیں تو اس سے قرضخواہوں کا اطمینان ہو جائیگا۔ رائے بہادر لالہ دیوان داس نے اون دیگر تصفیہ حسابات (لیکویڈیشن) کی کارروائیوں میں جنکا ذکر رپورٹ کے فقرہ ۳۰ میں کیا گیا ہے جس مستعدی سے کام کیا ہے اور جو عمدہ نتائج اونکو حاصل ہوئے ہیں اونکیلئے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔

۱۰—اخیر میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آنریبل جج صاحبان کا اونکی دلچسپ رپورٹ کیلئے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اوس قابل قدر کام کا اعتراف فرماتے ہیں جو چیف کورٹ اور عدالتہائے ماتحت نے سال کے دوران میں سر انجام دیا ہے۔ اگرچہ کئی ایک جوڈیشل افسروں کو زمانہ حال کے ایک اہم اور نازک ترین وقت میں دیوانی مقدمات کے فیصل کرنے کے کام میں مشغول رہنا خشک کام معلوم ہوا ہو مگر اونکی طرف سے اس کام کو استقلال اور دیانت داری سے انجام دینا لوگوں کو برطانوی انسٹیٹیوشنوں کے استحکام اور خصوصاً برطانوی انصاف پر کا یقین دلانے میں کچھ کم کارگر ثابت نہیں ہوا۔

حکم—حکم ہوا کہ مندرجہ بالا ریویو صاحب رجسٹرار چیف کورٹ کے پاس بغرض آگاہی آنریبل صاحبان جج ارسال کیا جائے۔

نیز یہہ حکم ہوا کہ رپورٹ و ریویو گورنمنٹ ہند کے صیغہ ہوم میں بھیجے جائیں اور کہ ریویو کو پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—ایچ-ڈی-کریک

ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

انتظام معدلت گستری فوجداری پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۵ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب-بصیغہ ہوم (جوڈیشل) نمبری ۵۰۱-جوڈیشل-۱-مورخہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع۔

انتظام معدلت گستری فوجداری پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۵ع ملاحظہ سے گذری۔

آراء—رپورٹ کردہ جرائم کی مجموعی تعداد سنہ ۱۹۱۲ع سے جبکہ فوجداری مقدمات کی تعداد بہت ہی بڑھ گئی تھی رفتہ رفتہ کم ہو رہی ہے—سنہ ۱۹۱۵ع میں ۲۰۲۲۲۰ جرائم کی رپورٹ ہوئی یہ بالفاظ

دیگر سنہ ۱۹۱۴ع کی تعداد کی نسبت ۲۹۰۰ کم-ان کوائف سے اگرچہ جہوٹے اور فضول مقدمات میں کمی کا میلان پایا جاتا ہے-مگر بد قسمتی سے ان میں جرائم کی مقدار میں کوئی حقیقی کمی مضمر نہیں-سچے مقدمات بشمول ایسی رپورٹوں کے جو گذشتہ سال سے زیر تجویز ہیں ۱۳۲۵۲۹ سے بڑہ کر ۱۳۳۱۴۰ ہو گئے-اور زیادہ شدید جرائم-یعنی جرائم زیر تعزیرات ہند کی تعداد میں ۸۶۶۸۷ سے ۸۸۱۴۲ تک یا تقریباً ۲ فیصدی کی بیشی ہوئی-اسکا باعث دریافت کرنا کوئی مشکل امر نہیں جیسا کہ انتظام پولیس کی رپورٹ کے ریویو میں ذکر کیا گیا ہے-سال کے پہلے نصف حصہ میں طاعون غیر معمولی شدت سے پہیلی رہی اور دوسرے نصف میں قحط سالی و گرانی کا دور دورہ رہا-ان وجوہات اور اوس سیاسی و اقتصادی بے چینی نے جو جنگ کے باعث پیدا ہوئی ہے مفسدہ پرداز عنصر کا حوصلہ بڑہا دیا-اور باوجودیکہ اس بد امنی کی وجہ سے وجود میں آمدہ شدید مفسدہ پردازی یعنی سازش غدر اور جنوب-مغربی پنجاب کی ڈکیتیوں کے متعلقہ مقدمات کی ایسی خاص عدالتوں نے سماعت کی جو چیف کورٹ کے ماتحت نہ تہیں اور اسلئے اون کے سماعت کردہ مقدمات کو صاحبان جج کی رپورٹ میں شامل نہیں کیا گیا-تاہم یہہ کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ اون شدید جرائم کی تعداد جو سیاسی اوجہت کے نہ تہے سنہ ۱۹۱۴ع کی تعداد سے بڑہ گئی ہے-اس قسم کا لیکن کمتر اضافہ ملحقہ صوبجات متحدہ میں بہی ہے جہاں مفسدہ پردازی کے تحریک کے اسباب پنجاب کی نسبت کم شدید تہے-ظہور پذیر ہوا-اور جیسا کہ آنریبل صاحبان جج نے بیان کیا ہے-ان اسباب کے دائرہ اثر کو محدود کرنے کے متعلق پولیس اور دیگر حکام کی کوششوں کو تعجب خیز کامیابی حاصل ہوئی ہے-

قتل کی وارداتیں ۳۸۹ سے کم ہوکر ۳۵۶ رہ گئیں-اور اقدام قتل و قتل انسان مستلزم بہ سزا اور بالعموم جسم انسانی کے خلاف شدید جرائم کی وارداتوں میں نمایاں کمی ہوئی-لیکن برخلاف اس کے جائداد کے خلاف بہت سی اقسام کے شدید جرائم میں بہاری بیشی پائی جاتی ہے-رہزنی اور ڈکیتیوں کے سچے مقدمات ۴۷۳ سے ۷۰۲ تک بڑہ گئے-لیکن یہہ ایزادی عملی طور پر اضلاع جہنگ و مظفر گڑہ اور تین وسطی اضلاع-یعنی لاہور و گوردا-پور اور جالندہر (جہاں غدر پارٹی کی کارروائیاں خاص طور پر سخت تہیں) تک ہی محدود ہے-نقب زنی و چوری اور مال مسروقہ حاصل کرنے کے متعلقہ جرائم ان تمام کی تعداد سنہ ۱۹۱۴ع کی تعداد کی نسبت بہت زیادہ تہی-اور ایک زراعتی افسودگی سال میں اسی نتیجہ کی توقع ہوسکتی ہے-لیکن اگر بہت سے اضلاع میں ٹہیکری پہرہ کا طریق جاری نہ کیا جاتا تو جائداد کے خلاف جرائم کی تعداد غالباً بہت بڑہ جاتی-

ازدواج کے متعلق جرائم لگاتار گو آہستہ آہستہ کم ہو رہے ہیں اور بلا شبہ یہہ رجسٹری کے طریق کا نتیجہ ہے جو اب صوبہ کے بہت سے اضلاع میں کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحبان جج کے ساتہہ متفق ہیں کہ وہ مختلف افسران نہایت تعریف کے قابل ہیں جنہوں نے اس طریق کو اپنے اپنے اضلاع میں رائج کرکے اوس کا انتظام کیا ہے-اور جناب ممدوح خوش ہونگے-اگر اسکو اون اضلاع میں بہی وسعت دیجاوے جن میں یہہ ابتک جاری نہیں کیا گیا-کہا جاتا ہے کہ بعض جماعتیں اسکو ناپسند کرتی ہیں کیونکہ وہ شادیوں کے متعلق بپاک طور پر اعلان کرنے کے لئے مجبور ہونا پسند نہیں کرتیں-لیکن اس قسم کے انکار کرنے والے تقریباً نامعلوم ہیں-اور سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب ہر دو کی یہی رائے ہے کہ یہہ طریق ازدواج کے جہوٹے مقدمات کے انسداد کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے-

۲-عدالتوں کی کارگذاری کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یہہ دیکھہ کر مایوسی ہوئی ہے کہ اون مقدمات کی تعداد میں جو سرسری طور پر خارج کئے ۳۳۳۹ کی کمی ہو گئی ہے-حالانکہ مقدمات متدائرہ کی تعداد میں جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے صرف ۲۹۰۰ کی کمی ہوئی ہے-اور سنہ ۱۹۱۴ع میں ۹۶۰ مقدمات کے مقابلہ میں صرف ۸۷۰ مقدمات میں زیر دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری معاوضہ دلایا گیا ہے-

یہہ دیکہکر نہایت افسوس ہوتا ہے کہ اگرچہ صاحبان جج ہر سال اپنی سالانہ رپورٹوں میں اور ماتحت عدالتوں کے نقشہ جات پر ہر مہینے بار بار یہہ تاکید کرتے ہیں کہ مجموعہ مذکور کی دفعات ۲۰۳ و ۲۵۰ کو زیادہ وسیع طور پر استعمال کیا جائے لیکن اسکا بہت کم اثر ہوا ہے-اس میں تو کوئی شبہہ ہی نہیں ہو سکتا

کہ ہمارے انتظام معدلت گستری فوجداری کا سب سے زیادہ غیر تسلی بخش خاصہ یہہ ہے کہ جھوٹے اور فضول مقدمات کی تفتیش میں بہت ہی زیادہ وقت اور محنت ضایع ہوتی ہے ہوشیار پور کے مشہور مقدمہ باز ضلع کے اعداد جنکا رپورٹ کے فقرہ ۲۰ میں ذکر کیا گیا ہے اسکی بڑی بھاری نظیریں ہیں ۶۷۶۰ ملزم اشخاص میں سے جن کی نسبت عدالت ہائے فوجداری میں تجویز ہوئی صرف ۱۲۱۷ کو سزا ہوئی جس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کئی ہزار ملزم اشخاص کو بلا ضرورت عدالتوں میں لایا گیا اس کے باوجود صرف ۱۹ مقدمات میں عوضانہ دلایا گیا اور اس نتیجہ کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی قابل افسوس تسلیم کرتے ہیں۔اسکی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ اوسط درجہ کے ہندوستانی مجسٹریٹوں کے اندر کم تویں تکلیف دہ طریق اختیار کرنیکا بظاہر لا علاج رجحان پایا جاتا ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آنریبل صاحبان جج کے ساتھہ اس امر میں با دل ناخواستہ اتفاق کرتے ہیں کہ جب تک دفعہ ۲۵۰ کے دشوار ضابطہ کو آسان نہیں کیا جائیگا اس بارہ میں اصلاح کی اُمید کوئی نہیں ہو سکتی۔اس بارہ میں لوکل گورنمنٹ کے خیالات اور نیز صاحبان جج کا یہہ مشورہ (جس سے ہز آنر کا کلی اتفاق ہے)۔کہ مجسٹریٹان درجہ سوم کو زیر دفعہ ۲۰۲ تحقیقات کرنے یا تحقیقات کرنیکا حکم دینے کا اختیار دے دیا جائے۔ضابطہ مذکور کی مجوزہ نظر ثانی کے متعلق پیشتر ہی گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔

۳۔سنہ ۱۹۱۴ع کی طرح سماعت کردہ مقدمات میں سے ۷۳ فیصدی میں سزا دی گئی یا راضی نامہ ہو گیا لیکن سزا دہی کی فیصدی میں ۳۷ سے ۳۸ تک کی تسلی بخش بیشی ہوئی ہے۔سنہ ۱۹۱۲ع و سنہ ۱۹۱۳ع ہر دو سالوں میں یہہ فیصدی ۳۶ تھی۔اس سے ظاہر ہوتا ہے حال کے سالوں میں متواتر اصلاح ہوئی ہے۔سنہ ۱۹۱۴ع کی طرح ابتدائی فوجداری مقدمات کے زیر تجویز رہنے کی اوسط میعاد ۱۹ دن رہی مختلف اضلاع میں کمی بیشی کی وجوہات پر رپورٹ کے فقرہ جات ۲۴ و ۲۵ میں بحث کی گئی ہے اور آنریبل صاحبان جج کی یہہ رائے ہے کہ حکام جوڈیشل کے کام کرنے کے اصلاح کرنے اور خصوصاً بلا ضرورت التوا کا انسداد کرنے سے بہت کچھہ ترقی ہو سکتی ہے۔یہہ معاملہ بھی ایسا ہے جسکی نسبت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خیال کرتے ہیں کہ صاحبان جج ماتحت عدالتوں کو بار بار تاکید کرتے رہتے ہیں تا ہم ابھی تک کوئی اصلاح نہیں ہوئی۔اُمید ہے کہ صاحب جج معائنہ کنندہ جو آئندہ سوما کے کچھہ حصہ کے لئے مکرر مقرر کئے جائینگے اس معاملہ پر ضرور بغور توجہ دینگے۔

عدالتہائے سشن میں باوجود کمتر مقدمات کے فیصل ہونیکے مقدمات سشن کے زیر غور رہنے کی اوسط مدت ۴۸ دن سے بڑھکر ۵۴ دن اور اپیلوں کے زیر غور رہنے کی اوسط مدت ۲۱ دن سے بڑھکر ۲۹ دن ہو گئی ہے۔رپورٹ میں اسکی کوئی وجہ بیان نہیں کیگئی۔مگر ہز آنر کو اعتماد ہے کہ آئندہ سال کے اعداد و شمار بالخصوص مقدمات سشن کے متعلق بہتر ہونگے کیونکہ جیساکہ پہلے رپورٹ میں ظاہر کیا جا چکا ہے یہہ اعداد دیگر صوبہ جات کے اعداد و شمار کے مقابلہ میں تسلی بخش نہیں ہیں۔تجربہ سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حکم سپردگی اور سماعت کے شروع کرنے کے مابین جس قدر زیادہ عرصہ گذرتا ہے اوسیقدر مجرموں کی سزایابی کا امکان کم تر ہو جاتا ہے۔

ایسے مقدمات زیر دفعہ ۳۰ کی تعداد میں جنکا فیصلہ صاحبان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور اون دیگر مجسٹریٹوں نے کیا جلکو خاص طور پر اختیارات عطا کئے گئے ہیں جو اضافہ ہوا ہے وہ اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ مجسٹریٹ صاحبان سال کے دوران میں اور بھی بہت سے ضروری کاموں میں مشغول رہے ہیں۔آنریبل جج صاحبان نے اسی بارہ میں باسورتھ سمتھہ صاحب کی اون کے ضلع فیروز پور میں بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کار گذاری کیلئے جو تعریف کی ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوسکی تائید فرماتے ہیں اور جناب ممدوح نے بار ہا اس خیال کا اظہار فرمایا ہے کہ افسر ضلع کے اہم ترین فرائض میں سے ایک یہہ ہے کہ وہ اپنے ضلع کے نظم و نسق فوجداری کے کام میں کافی حصہ لے۔

۴۔آنریری مجسٹریٹوں نے (جنہوں نے یا اکیلے یا بنچ کے ہمراہ اجلاس کیا) ۳۱۰۰۰ سے زیادہ مقدمات کا فیصلہ کیا یا کل تعداد کے تقریباً ۲۸ فیصدی کا۔گورنمنٹ اوس عظیم امداد کیلئے جو اس غیر تنخواہ دار عملہ نے اور بالخصوص اون اصحاب نے بہم پہنچائی ہے جنکے نام رپورٹ کے فقرہ ۲۶ میں بیان کئے ہیں شکریہ ادا کرتی ہے۔

٥- ایسے اشخاص کی تعداد جن سے حفظ امن کے لئے ضمانت لیگئی رپورٹ کے فقرہ ١٦ میں ١٣٢٨٧ بتائی گئی ہے-گو نقشہ نمبر ٢ (صفحہ ہفتم کے خانہ ١٥ سے یہہ تعداد ١٢٢١۴ ظاہر ہوتی ہے-بہر حال یہہ ہر دو اعداد سنہ ١٩١٠ع کے بعد کے سالون سے کم ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض اضلاع مثلاً سیالکوٹ میں جھوٹے استغاثے دائر کرنے والے اشخاص مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ١٠٧ کو بڑے وسیع پیمانے پر استعمال کرتے ہیں اور سزایافتہ اشخاص کی تعداد کی تخفیف کو اصولاً مقدمہ بازی کی تخفیف پر محمول کیا جا سکتا ہے-مگر کار روائی زیر دفعات ١٠٩ و ١١٠ جسکی ابتدا عام طور پر پولیس کی طرف سے ہوتی ہے گئی سال ماسبق کے مقابلہ میں زیادہ آزادی کے ساتھہ عمل میں لائی گئی-ایسے اشخاص کی تعداد جن سے نیک چلنی کی ضمانت لیگئی ۴٧٣١ تھی-اس سے پہلے کی غایت تعداد سنہ ١٩١٣ع میں ٣٠٨٧ تھی-میانوالی اور لودھیانہ میں کار روائی زیر دفعات مذکور جرائم پیشہ اقوام کے متعلق انسداد کیلئے بکثرت استعمال میں لیگئی ہے اور کرنال و روہتک اور انبالہ میں اسکے زیادہ استعمال میں لانے کی بڑی بھاری وجہ ہے کہ کچھہ عرصہ سے یہہ اضلاع صوبہ جات متحدہ کے خانہ بدوش گروہوں سے پر ہوگئے ہیں-دیگر اضلاع جہاں اس کار روائی کو وسیع طور پر برتا گیا ہے امرتسر اور فیروز پور ہیں جو بہت عرصہ تک انقلاب انگیز تحریک کے مرکز رہے ہیں-

٦- کلورٹ صاحب کی سکیم دربارہ انسداد دروغ حلفی کے متعلق بٹلر صاحب کی رائے مندرجہ فقرہ ٣٠ رپورٹ ہذا دلچسپ ہے-مگر دروغ حلفی کی ایک معمولی قسم کے انسداد کے متعلق عملی تجویز کی سفارش کرتے ہوئے گورنمنٹ کا یہہ ارادہ نہیں تہا کہ دروغ حلفی کی دیگر اقسام کو عام اس سے کہ اونکا ارتکاب استغاثہ کیطرف سے ہو یا صفائی کی طرف سے معاف کردیا جائے ایسے اشخاص کی تعداد سے جنکے خلاف سال ہذا کے دوران میں جھوٹی شہادت اور ہمچو قسم کے جرائم (دفعات ١٩٣-٢٠٠ تعزیرات ہند) کی علت میں مقدمات چلائے گئے ٣٨٢ تھی جن میں سے ٢٠٨ سزایاب ہوئے-ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتون نے جھوٹے گواہوں کے متعلق حد سے زیادہ مستعدی سے کام لینے کی بجائے غیر معمولی نرمی سے کام لیا ہے اور یہہ عیاں ہے کہ زائد عملہ مقرر کئے بغیر اس معاملہ میں اس سے بہت سرگرمی دکہائی جاسکتی تھی-سر مائیکل اوڈوائر بہادر اٹک کے تجربہ کے نتائج کے متعلق مزید حالات سنکر خوش ہونگے-

٧- پنجاب کے نظم و نسق فوجداری کی کار کردگی کی جانچ کا سب سے صریح اور ساتھہ ہی موثر ترین معیار وارداتہائے قتل کے انسداد میں اوسکی کامیابی ہے-مندرجہ ذیل نقشہ جس سے اسکے متعلق موجودہ سالوں کی کمی بیشی ظاہر ہوتی ہے موجب دلچسپی ہے :-

١	٢	٣	۴	٥	٦	٧
		اشخاص			فیصدی	
سال	سچے مقدمات قتل کی تعداد-	زیر تجویز	سزایافتہ	سزائے موت جو چیف کورٹ نے بحال رکھی-	خانہ ۴ بمقابلہ خانہ ٣-	خانہ ٥ بمقابلہ خانہ ۴-
سنہ ١٩٠٩ع	٣٩٧	٧٥٧	٣٣٩	١٠٣	۴٥	٢٠
سنہ ١٩١٠ع	٣٠٢	٦٠١	٣٣٦	٨٣	٥٦	٢٥
سنہ ١٩١١ع	۴٣٢	٨٣۴	٣٩۴	٩٦	۴٩	١٩
سنہ ١٩١٢ع	٥١٥	٧٩۴	۴٢٧	٨١	٥۴	١٩
سنہ ١٩١٣ع	٥٠٩	٩٧٣	۴٥١	١۴٧	۴٧	٣٢
سنہ ١٩١۴ع	۴٨٩	٩۴٩	۴٦٥	١٥٠	۴٩	٣٢
سنہ ١٩١٥ع	۴٥٦	٨٠٩	٣٨١	١۴۴	۴٧	٣٨

سنہ ۱۹۱۵ع مین سزائے موت کے ۴۴ حکم بحال رکھے گئے جو سنہ ۱۹۱۴ع سے بقدر صرف ۲ کے کم تہے سنہ ۱۹۱۳ع کے اعداد و شمار اسقدر زیادہ تہے کہ اتنے اس سے پیشتر کبہی دیکھنے مین نہین آئے۔سنہ ۱۹۱۵ع کے اعداد و شمار مین وہ اشخاص شامل نہین جو پہلے مقدمہ سازش (جسکی سماعت عدالت خاص لاہور نے کی تہی) کے فیصلہ کی رو سے پہانسی دئے گئے۔انہا اون اشخاص کی تعداد جو سنہ ۱۹۱۵ع مین فی الحقیقت پہانسی دئے گئے کل سالہائے ماسبق سے زیادہ ہے۔عملی طور پر تمام ایسے مقدمات مین جن مین حکم سزائے موت کو چیف کورٹ بحال رکہتا ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے پاس رحم کی درخواست کی جاتی ہے اور حبس دوام بعبور دریائے شور کے سزایاب قیدیون کی رہائی کے متعلق، جناب ممدوح کو پہلے وقتون کے ججون کے کئی ایک فیصلہ جات کے ملاحظہ کرنیکا موقع ملتا ہے اون کی رائے مین اسمین کوئی شک نہین کہ گذشتہ چند سالون سے قتل کے مجرمون کو سزائے موت دینے مین پہلے کی نسبت بہت کم پہلو تہی کی جاتی ہے اور کہ پالیسی کی اس تبدیلی کا نمایان ثبوت ناک اثر ہوا ہے۔قتل کے ثابت شدہ مجرمون کے سزائے قصاص سے بچنے کے مواقع اب پانچ سے پہلے کی نسبت نصف رہگئے ہین اور غالباً یہی بیش از بیش سخت پالیسی وارداتہائے قتل کی تعداد مین لگاتار کمی کا ایک موجب ہے۔

۸—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہین کہ عدالتین عام طور پر زیادہ سنگین جرمون کی پاداش مین جو صوبہ کے اندر پہیلے ہوئے ہین معقول سزائین دینے کی ضرورت کو بیش از بیش محسوس کر رہی ہین یہہ امر ملک رجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے جسمین سنین حال کی ۲ سال اور اوس سے زیادہ عرصہ کی سزائے قید کے کل حکمون کا باہمی مقابلہ کیا گیا ہے:—

۱			۲	۳	۳
سال			ایسے اشخاص کی کل تعداد جنکو سزائے قید دیگئی۔	ایسے اشخاص کی تعداد جنکو ۲ سال اور اوس زیادہ سزا دیگئی۔	خانہ نمبر ۳ اور خانہ نمبر ۲ کے مابین تناسب۔
					فیصدی
سنہ ۱۹۱۳ع	...	...	۱۷۱۲۳	۱۸۰۹	-۱۰٫۶
سنہ ۱۹۱۴ :	...	...	۱۸۱۱۴	۱۹۳۷	-۱۰٫۷
سنہ ۱۹۱۵ع	...	...	۲۰۰۵۳	۲۶۷۹	-۱۳٫۳

عام انسدادی انتظامات کے علاوہ جنہین جیسا کہ رپورٹ پولیس کے ریویو مین بیان کیا گیا ہے حکام رفتہ رفتہ لوگون کی امداد حاصل کر رہے ہین۔جرائم پیشہ اقوام کیلئے سب سے زیادہ موثر عبرت کا موجب یہہ امر ہین کہ اب اونکو اپنے سراغ لگ جانیکا اور اثبات جرم کی صورت مین سخت سزا ملنے کا بیش از بیش خوف ہے۔

۹—اون عام اصولون کے بارہ مین جن کے مطابق جرمانے عائد کئے جانے چاہئین—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحبان جج سے اس امر مین متفق ہین کہ گو حد سے زیادہ جرمانے نامناسب ہوتے ہین تا ہم یہہ اصول درست ہے کہ عدالتون اور پولیس کے بڑے خرچ کا کچھہ حصہ اون اشخاص سے وصول کرنے کی کوشش کیجائے جنکی نسبت یہہ ثابت ہو جائے کہ وہ اون اقوام مین سے ہین جنکے باعث خرچ مذکور کی ضرورت پڑتی ہے۔اس اصول کو قانون انگلستان کی حال ہی کی ایک ترمیم مین تسلیم کیا گیا ہے جسکی رو سے عدالت کو بعض حالتون مین اختیار دیا گیا ہے کہ سزا یافتہ شخص سے اوس پر مقدمہ چلانے کا خرچ کرنے کا حکم دیدے۔

۱۰—یہہ تجویز (جسپر رپورٹ کے فقرہ ۳۳ میں بحث کی گئی ہے) کہ عدالت اپیل کو اپیلات پر سزا میں ایزاد کرنیکا بھی اختیار دیا جائے-پہلے ہی سے لوکل گورنمنٹ کے زیر غور رہ چکی ہے - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر آویبل جہان اور اپنے مشیران قانون سے مشورہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ مذکورہ عدالتوں کو وہ اختیار از سر نو عطا کرنیکی ضرورت ثابت کرنا ایک مشکل امر ہوگا جو اونکو مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۷۲ع کی رو سے عطا کیا گیا تھا-لیکن جو مجموعہ سنہ ۱۸۸۲ع کی رو سے واپس لے لیا گیا تھا اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اس امر کی نسبت بھی اطمینان نہیں کہ موجودہ اختیارات سزا کے متعلقہ احکام کی شاذ و نادر غلطیوں کو درست کرنیکے لئے کافی نہیں ہیں-موجودہ قانون کی رو سے ماتحت عدالت اپیل کو ہر وقت اختیار ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی سزا کو نہایت نا کافی خیال کرے تو مقدمہ کو چیف کورٹ کے پیش کرے اور عام طور پر ایسا کیا بھی جاتا ہے-مگر چونکہ بعض سشن جج اس تجویز کی تائید کرتے ہیں اسلئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہونگے اگر آئندہ جہاں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ترمیم زیر غور ہونیکے زمانہ میں فقرہ ۳۳ میں مذکورہ مزید تحقیقات کیجائے۔

۱۱—حکام فوجداری کو امداد بہم پہنچانیکے عوض نقد یا دیگر انعامات دینے کے مسئلہ پر جسکا رپورٹ کے فقرہ ۳۰ میں ذکر کیا گیا ہے رپورٹ انتظام پولیس کے ریویو میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے کسیقدر تفصیل کے ساتھہ بحث کی ہے اور اوس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ منفردہ اشخاص کو کشادہ دلی سے زمین عطا کرنے اور معاملہ زمین معاف کرنیکے علاوہ ۲۰۳۱ کے قریب اشخاص کو نقد انعامات دئے گئے ہیں-مسٹر انو مسٹر باسورتھہ سمتھہ سے اتفاق رائے نہیں کر سکتے کہ نقد انعام کو عام طور پر زمین عطا کرنیکی نسبت زیادہ پسند کیا جائیگا-جناب ممدوح کا تجربہ ہے کہ ہر ایک متوسط پنجابی کسی اور قسم کے انعام کی نسبت قدرتی طور پر ایک مستقل تفویضگی کو زیادہ پسند کرتا ہے جو عطائے اراضی سے اوسکو حاصل ہوجاتی ہے عملی طور پر خاص خاص صورتوں میں نمایاں امداد کے واسطے زمین کے عطیہ جات محفوظ رکھے جاتے ہیں اور اون کے علاوہ نقد انعامات بھی دینیکے لئے گورنمنٹ بالکل تیار ہے۔

۱۲—درخواست ہائے دوبارہ جرائم نا قابل دست اندازی پولیس پر قابل اخذ موجودہ آٹھہ آنہ کی رسوم عدالت کو بڑھانیکی ایک تجویز سنہ ۱۹۱۲ع میں گورنمنٹ ہند کی طرفسے لوکل گورنمنٹ کو موصول ہوئی تھی-اور سر اوئس ڈین نے بدیں وجہ اوسکی تائید کی تھی کہ سنہ ۱۸۷۰ع سے روپیہ کی قیمت خرید میں کمی ہو جانیکے باعث یہہ تبدیلی مناسب معلوم ہوتی ہے مگر اون کو یہہ توقع نہ تھی کہ رسوم عدالت کے بڑھا دینے سے جھوٹے مقدمات کی تعداد میں بہت خفیف کمی ہوگی- آخر گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کر دیا کہ کوئی تبدیلی نہ کی جائے مگر اب کہ رسوم عدالت کی ترمیم کا سوال اب دوبارہ زیر غور ہے اور اگر آنریبل جج صاحبان سنہ ۱۹۱۲ع کی تجویز کو از سر نو تازہ کرنا چاہیں تو اس امر کی سفارش بھی اوس جواب میں درج کر دینی چاہئے جو وہ ایکٹ مذکور کے اوس مسودہ کے متعلق دینا چاہیں جو اون کے پاس رائے زنی کے لئے بھیجا گیا ہے۔

۱۳—جیسا کہ رپورٹ کے فقرہ ۲۲ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ اون خاص عدالتونکی کارروائی جو زیر ایکٹ تحفظ ہند قائم کی گئی تھی رپورٹ ہذا کے دائرہ اثر سے باہر ہیں تاہم عدالت ہائے مذکور کے نتائج پر تبصرہ کرنے کا یہہ نہایت مناسب موقع ہے اس قسم کی دو عدالتیں قائم کی گئی تہیں اور ہر ایک میں تین ممبر ان تھے جنمیں سے ہر دو سشن جج تھے ملتان کی عدالت نے ڈکیتیوں کی اون بے ترتیب وارداتوں میں (جنکا جنوب مغربی پنجاب میں سنہ ۱۹۱۵ع کی موسم بہار میں ارتکاب کیا گیا تھا) بعض شدید وارداتوں کے متعلق مقدمات کی سماعت کی اور اون کے نتائج کی تفصیل حسب ذیل ہے :—

کل تعداد اشخاص جو عدالت مذکور میں پیش کئے گئے	...	۲۹۳۳ ...
تعداد اشخاص جو رہا یا بری کر دئے گئے	... ...	۲۸۵۶ ...
تعداد اشخاص جو بھاگ گئے یا فوت ہو گئے	... ...	۱۳۵ ...
تعداد اشخاص جنکو سزا دی گئی	... ...	۷۵ ...

سزائین عام طور پر ۵ سے ۱۰ سال تک کی قید یا حبس دوام بعبور دریائے شور پر مشتمل تھین-

لاہور کی عدالت نے سنہ ۱۹۱۵ مین سازش لاہور کے پہلے مقدمہ اور اوس کی بہت سی شاخین کی سماعت کی جو تمام اوس انقلاب آمیز شورش کی شاخین تھین جو ممالک غیر سے واپس آئے ہوئے لوگون کی تحریک کا نتیجہ تھی اون اشخاص کی کل تعداد جو عدالت کے سامنے پیش کئے گئے ۷۴ تھی جن مین سے ۶۹ قصوروار ثابت ہوئے اور اون کو حسب ذیل سزائین دی گئین ۔ —

موت ۱۶-عبور دریائے شور عمر بھر کے لئے یا کچھ عرصہ کے لئے ۳۲-قید ۸-

۱۴—آخر پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آنریبل جج صاحبان کا اون کی دلچسپ رپورٹ کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتے ہین اور ساتھ ہی اوس قیمتی امداد کا خاص طور پر اعتراف فرماتے ہین جو انہون نے ایک سخت اور پر تشویش سال کے دوران مین عدالت ہائے فوجداری کی اعلی نگرانی سے حکومت کو بہم پہنچائی ہے-

حکم—حکم ہوا کہ مندرجہ بالا ریویو کی ایک نقل صاحب رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب کی خدمت مین بغرض اطلاع آنریبل صاحبان جج ارسال کی جائے اور کہ رپورٹ اور ریویو کو حسب معمول متداول کیا جائے اور اوس کی نقول گورنمنٹ کی خدمت مین ارسال کی جائین-

نیز حکم ہوا کہ ریویو پنجاب گورنمنٹ گزٹ مین شائع کیا جائے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب-

دستخط—ایچ-ڈی-کریک

ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۷] لاہور — ۲۴ نومبر (مجریہ یکم دسمبر) سنہ ۱۹۱۶ع — یوم جمعہ [جلد ۴۳

حصہ دویم

عام

پنجاب کی اندرونی تجارت بذریعہ ریل و دریا بابت سہ سالہ عرصہ سنہ ۱۴-۱۹۱۳ ع لغایت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع کی رپورٹ کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ تجارت و صلعت و حرفت نمبر ۱۰۵۲ مورخہ ۸ نومبر سنہ ۱۹۱۶ ع-

پنجاب کی اندرونی تجارت بذریعہ ریل و دریا کی رپورٹ بابت سہ سالہ عرصہ سنہ ۱۴-۱۹۱۳ ع لغایت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع ملاحظہ سے گذری-

آراے—

۱—موسم کے خواص عرصہ سہ سالہ زیر رپورٹ کے دوران میں موسمی حالات بلحاظ مجموعی عمدہ تھے سنہ ۱۹۱۳ ع میں فصل بہار حسب معمول تھی اور موسم خزاں کی فصل معمول سے اچھی تھی اور کپاس کی پیداوار جملہ سنین ماسبق سے زیادہ تھی—سنہ ۱۹۱۴ ع میں بہار کی فصل پنجاب کے زیادہ حصہ میں

۱۹۲۱ پی ایل جی

حسب معمول یا معمولی کے قریب ہوئی سوائے جنوب مشرقی علاقہ کے جہاں کسیقدر قحط سالی رہی جسکی وجہ سے بقولہ و باجرا اور جوار ملحقہ اضلاع صوبجات متحدہ سے درآمد کرنی پڑی۔لیکن فصل خریف عمدہ ہوئی۔سنہ ۱۹۱۵ ع میں فصل بہار عمدہ تھی اور موسم خزاں میں چاول و مکی اور نیشکر کی پیداوار خاصی اطمینان دہ تھی لیکن دیگر فصلات خریف معمول سے بہت ہی کم آئیں۔

۲—تجارت و نرخ—سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع میں گندم کا نرخ فی من ۳ روپیہ ۷ آنہ و ۳ روپیہ ۱۴ آنہ کے درمیان رہا۔ارجنٹائنا و امریکہ اور آسٹریلیا میں عمدہ فصلات ہونے کی وجہ سے یورپ کو بھیجنے کیلئے غلہ کی مانگ میں کمی ہوئی لیکن اس کمی کی تلافی ایک بڑی حد تک اسطرح ہو گئی کہ صوبجات متحدہ میں عام قحط سالی ہونے کی وجہ سے غلہ و چارہ وہاں بیش از بیش مقدار میں بھیجا گیا۔اوس سے اگلے سال درہ دانیال کے بند ہو جانے اور جنگ کی وجہ سے گندم کی برآمد کے لئے بڑی مانگ پیدا ہوئی اور اوسکا نرخ جو جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے اختتام پر لاہور میں ۳ روپیہ ۱۰ آنہ تھا فروری کے وسط میں بسرعت اور بلا روک ۵ روپیہ ۱۴ آنہ تک چڑھ گیا۔گورنمنٹ کی طرف سے گیہوں کی برآمد کی ممانعت کا فوری اثر ہوا اور نرخ جس سرعت کے ساتھہ بڑھا تھا اوس سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھہ گھٹ گیا اور مئی و جون سنہ ۱۹۱۵ع میں کم ترین نرخ یعنی ۳ روپیہ ۱۰ آنہ لغایت ۳ روپیہ ۱۲ آنہ تک پہنچ گیا۔زان بعد سرکاری نگرانی میں برآمد کیلئے گیہوں کی خرید شروع ہو جانے کے باعث نرخ مذکور میں پھر خفیف سا اضافہ ہو گیا اور وہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۶ع کے اختتام تک ۴ روپیہ ۶ آنہ سے ۴ روپیہ ۸ آنہ کے مابین برابر ٹھہرا رہا اور اسی وقت اوس میں پھر کمی واقع ہو گئی اور مارچ کے آخر میں گیہوں کا نرخ لاہور میں ۳ روپیہ ۹ آنہ ہو گیا۔عرصہ زیر رپورٹ کے آخری نصف حصہ کے دوران میں نرخ غیر معمولی طور پر غیر معین رہا۔اسکی وجہ جزواً یہہ تھی کہ قابل برآمد غلہ کی مقدار محدود تھی اور بڑے بڑے مقامی تاجروں کا ایک دوسرے کے ساتھہ بڑا تعلق ہونیکے باعث گندم کی خرید و فروخت کے متعلق وہ کسی حد تک باہمی اتفاق کر لیتے ہیں یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان تاجروں کو ہر وقت آئندہ نفع کی امید کا زبردست خیال لگا رہتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے ذخیروں کو اوس وقت بھی فروخت نہیں کرتے جب نرخ اچھا ہوتا ہے اور اوسکی آئندہ کمی و بیشی کی نسبت مطلقاً یقین نہیں ہوتا اور سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کے موسم سرما میں نرخ کے غیر معمولی طور پر گراں رہنے کی ایک بڑی حد تک یہی وجہ ہے۔

چونکہ سنین ماسبق میں موسم بہار کی فصلات کے مقابلتاً عمدہ ہونے کے باوجود سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع میں برآمد شدہ گندم سابقہ ۵ سالوں کی اوسط سے ۸۰ لاکھہ من کے قریب کم تھی اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ گراں نرخ جو سال کے بیشتر حصہ میں مروج رہا وہ زیادہ تر مصنوعی تھا۔

دیگر اقسام کے غلہ ہا خوردنی کا نرخ بھی ایک بڑی حد تک گیہوں کے نرخ کے ساتھہ ہی بڑھتا گھٹتا رہا۔نخود بھی فوج کے استعمال کیلئے سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع میں کثیر مقدار میں برآمد ہوا۔

جرمنی و آسٹریا کیلئے کپاس کی مانگ جنگ کے باعث بند ہو جانے کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۴ع کے موسم خزاں میں کپاس کا نرخ بڑی سرعت کے ساتھہ گر گیا۔بعد میں وہ کسی قدر چڑھ گیا اور جاپان کی طرف سے کپاس کی بیش از بیش مانگ ہونے اور سنہ ۱۹۱۵ ع میں فصل کے کم ہونے کی وجہ سے نرخ کے چڑھنے میں امداد ملی۔

جنگ کی وجہ سے اونی مال کی مانگ بہت بڑھ گئی اور اسکے نرخ اور اس صوبہ میں ساختہ کردہ اور برآمد کردہ اونی مال کی مقدار میں خاصی بیشی ظاہر ہوتی ہے اور محض برآمد شدہ مال کی قیمت ۲۱ لاکھہ روپیہ سے زیادہ ہے کل درآمد شدہ مال کا جزو کثیر حسب معمول سوتی پارچات تھے کثیر التعداد بنکوں کے بند ہو جانے سے روپیہ کی کمی سنہ ۱۹۱۳ ع میں درآمد کے سد راہ ہونیکے باوجود جنگ کے آغاز تک پارچات کی درآمد میں متواتر بیشی ہوتی رہی۔جنگ نے ممالک غیر سے درآمد کو عارضی طور پر روک دیا تھا لیکن سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع میں کچھہ ترقی ہوئی ہے۔دیسی کارخانوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں تساہل نہیں کیا اور ۵½ لاکھہ من کی اوسط درآمد بڑھکر سنہ ۱۶ ۱۹۱۵ ع میں ۶½ لاکھہ من ہو گئی بہت سی دیگر تجارتی اشیاء بالخصوص ادویات و اشیاء دباغی و کھانڈ اور کلوں پر

بھی جنگ کا اثر ہوا ہے اور انکی مجموعی مقدار میں کمی ہو گئی ہے لیکن کوئلہ اور کوک (بجھا ہوا کوئلہ) جسکی پنجاب میں توسیعات ریلوے کی وجہ سے مانگ بڑھ گئی ہے سابق سے بہت زیادہ مقدار میں در آمد ہوا ہے۔

عرصہ سہ سالہ زیر ریویو کے دوران میں سونا و چاندی کی در آمد میں بسرعت اضافہ ہوا اگرچہ عرصہ مذکور کے آخری نصف حصہ میں سونے کی بجائے ایک بڑی حد تک چاندی در آمد ہوتی رہی جسکی وجہ یہ تھی کہ خزانوں سے طلائی پونڈ وں کا اجرا بند کر دیا گیا تھا۔

اگر سونا و چاندی کی کثیرالتعداد در آمد کو بھی جسکی سالانہ اوسط ۷۲۳½ لاکھ ہے محسوب کیا جائے تو بلا شبہ تجارتی لین دین تا حال کسی حد تک صوبہ کے مخالف ہے (یعنی در آمد بر آمد سے زیادہ) اور اگرچہ کرایف زبانی حال سے بڑا رہے ہیں کہ پنجاب کا قریباً زراعت پر انحصار ہے تاہم نقشہ جات سے اوس خیال کی تصدیق ہوتی ہے جو گذشتہ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا تھا اور وہ یہ تھا کہ صوبہ کی خوشحالی بتدریج بڑھ رہی ہے۔سنہ ۱۹۱۳-۱۴ع کے حادثات بنک سے اگرچہ وہ بہت سخت تھے صرف عارضی نقصان ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت مجموعی جنگ کا لوگوں کے عام معیار بودگی پر یا اونکی طاقت خرید پر اب تک کوئی اثر نہیں ہوا بلا شبہ مصافی فوج کیلئے قریباً ۱۰۰۰۰۰ سپاہیوں اور ہزارہا شاگرد پیشہ اشخاص کے بھرتی ہو جانے سے صوبہ کے بہت سے حصص میں روپیہ باہر سے بکثرت آ رہا ہے۔اور سونا و چاندی کی بیش از بیش در آمد کے اسباب میں سے اغلباً یہہ بھی ایک ہے۔

حکم۔۔۔حکم ہوا کہ آرائے مذکور پنجاب گزٹ میں شایع کی جائیں اور صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائیں نیز کہ رپورٹ کی ایک نقل کے ہمراہ صاحب ڈائرکٹر کرایف کلکتہ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔
دستخط۔۔او-ایف لمسڈن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

انجمن ہائے باہمی امداد پنجاب کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت۔۔زراعت نمبر ۱۹۱-مورخہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۱۶ع

چٹھی نمبری ۱-۴۴-۴۹۱-مورخہ ۳۰-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع منجانب سینیئر سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب جس کے ذریعہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی آرائے کے ہمراہ انجمن ہائے باہمی امداد پنجاب کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع ارسال کی گئی ہے ملاحظہ سے گذری۔

آرائے۔۔۔وہ غیر موافق حالات جنکا باہمی امداد کی تحریک کو صوبہ ہذا میں گذشتہ دو سالوں کے دوران میں مقابلہ کرنا پڑا-یعنی جنگ اور بنکوں کا ٹوٹنا متواتر دو بڑی فصلوں کے باعث سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع میں اور بھی تکلیف دہ ہوگئے اندرونی حالات کچھہ نقصان کا خوف ہوسکتا تھا-لیکن ان انجمنوں نے اس مصیبت کا بحیثیت مجموعی قابل تعریف کامیابی کے ساتھہ مقابلہ کیا اور موسموں کی ناموافقت کی وجہ سے ان انجمنوں کے زراعت پیشہ اقوام کیلئے فائدہ مندی کے دائرہ کو قدرتاً وسعت ملگئی-لیکن جیسا کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر لکھتے ہیں گذشتہ سال میں انجمنوں کو وسعت دینے کی بجائے اونکے انتظام میں اصلاح کیگئی ہے اور یہ وقت اس کام کیلئے خاص طور پر موزون تھا-کیونکہ امدادی تحریک کے متعلقہ کمیٹی کی قیمتی سفارشوں کی بدولت رجسٹرار اور اونکے اسسٹنٹان جہانتک کہ ناکافی عملہ کی موجودگی میں ممکن تھا اون نقائص کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہو سکے جو تحریک باہمی امداد کے کام چلانے کے طریق میں موجود تھے-مظفر گڑہ (جہاں کسانوں و مقامی ساہوکاروں کے باہمی تعلقات غیر معمولی طور پر کشیدہ تھے) ہی ایک نیا ضلع تھا جہاں امدادی انجمنیں قائم کی گئیں-کلہم ۱۲۵ نئی انجمنیں

۵ رجسٹر کیگئیں اور ۷۱ خارج کیگئیں-یعنی ۵۴ انجمنوں کی خالص بیشی ہوئی اس سال میں بہت سے پہلوں میں حقیقی ترقی ہوئی ہے اور اگرچہ امدادی انجمنوں میں جمع کردہ روپیہ کی رقم میں ½۶ لاکھ کی کمی ہو گئی-تاہم امدادی تحریک کی توسیع کی رفتار کسی طرح کی بے اعتباری کی وجہ سے سست نہیں ہوئی-

۲—زراعتی انجمنوں کے حصوں کے ذریعہ جمع کردہ سرمایہ کی وصول شدہ رقم میں قریباً ۵ لاکھ کا اور سرمایہ محفوظ میں قریباً ۳ ؍ ۱۲ لاکھ کا اضافہ ہوا-یعنی (ڈیپوزٹ) جمع کردہ رقوم میں کمی ہونے کے باوجود کار روائی چلانے کے سرمایہ میں ۶ ؍ ۱۱ لاکھ کی خالص بیشی ہو گئی-جسکی مقدار اب قریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ ہے سرمایہ محفوظ کی بیشی کی جو سال ماسبق کی بیشی سے قریباً دگنی ہے وجہ یہہ بیان کی جاتی ہے کہ قرضہ جات کے سود کو مستعدی کے ساتھہ ادا کرنے کی طرف خاص توجہ مبذول کیگئی ہے ایک ایسے سال میں جسمیں فصلیں بہت خراب تھیں اصل سرمایہ بیباق شدہ کی مقدار میں اسی قسم کی بیشی کی توقع نہیں ہو سکتی تھی-لیکن واجب الادا رقم کو ½ ۲ لاکھہ کے قریب گھٹا دیا گیا ہے اور یہہ حالت بالکل تشویش ناک نہیں ہے رجسٹرار کی یہہ رائے ہے کہ اگر دو فصلیں عمدہ ہو جائیں تو سارا بقایا صاف ہو جائیگا اور اوس سے زیادہ روپیہ وصول ہو جائیگا جتنا کہ بسہولت استعمال میں لایا جاسکتا ہو-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا خیال اس سے بھی زیادہ خوش آیند ہے یعنی اون کے خیال میں یہہ دو امور کہ ایک ایسے سال میں جسکے اندر صوبہ کے کثیر حصہ میں قحط سالی پھیلی رہی ممبروں کے انجمنوں سے لئے ہوئے قرضہ کی رقم میں ۸ لاکھہ کا اضافہ ہوا ہے اور کار روائی چلانے کے سرمایہ میں ممبروں کے حصہ کی رقم میں ۳ ؍ ۱۷ لاکھہ کا اضافہ ہوا ہے اس امر کی نہایت مضبوط دلائل ہیں کہ یہہ انجمنیں اون اغراض کو با قاعدہ بجا لا رہی ہیں جنکے واسطے وہ قائم کیگئی تھیں-تیسری بات جو نہایت ہی اہم ہے یہہ ہے کہ قرضہ جات کے سود کی شرح میں بتدریج مگر مسلسل تخفیف ہو گئی ہے اور جیسا کہ سابقہ ریپورٹوں میں ظاہر کیا جا چکا ہے سود کی اس تخفیف کے فوائد کا اثر انجمنوں کے دائرہ سے باہر بھی دور تک پڑا ہے حصص کے ذریعہ جمع کردہ سرمایہ اور سرمایہ محفوظ دونوں کار روائی چلانے کے سرمایہ کے ۴۷ فیصدی سے بھی زیادہ ہیں اونتالی فیصدی گذشتہ سال ۳۸ تھی-اگر ممبروں کے جمع کردہ روپیہ (ڈیپوزٹ) کو بھی محسوب کیا جائے تو کار روائی چلانے کے سرمایہ کا وہ حصہ جو ممبروں کی ملکیت ہے ۴۹ فیصدی سے بڑھکر ۵۴ فیصدی تک پہونچ گیا ہے امدادی تحریک کے متعلقہ کمیٹی نے یہہ رائے ظاہر کی تھی کہ ہر ایک انجمن کا ابتدائی مدعا یہہ ہونا چاہئے کہ جب تک کہ اوس کا اپنا سرمایہ اس قدر کافی نہ ہو جائے کہ وہ اپنی ساری ضروریات کو پورا کر سکے اور بیرونی امداد کی دست نگر نہ رہے اوس وقت تک محفوظ سرمایہ بشکل زائد آمدنی جمع کرتی رہے-معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مدعا بہت سی انجمنوں نے حاصل کرلیا ہے-اونہوں نے اپنی ہستی کے دسویں سال کے پورا ہونے کے بعد جمع شدہ منافع کو تقسیم کیا ہے اور ایک چوتھائی سرمایہ مخصوص میں جمع کردیا گیا ہے اور باقی ماندہ ناقابل واپسی حصص کی شکل میں ممبروں کو واپس کر دیا گیا ہے-اسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ ان انجمنوں کی نسبت اب بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عملی طور پر بیرونی امداد سے مستغنی ہو گئے ہیں اور حصص کے ذریعہ جمع کیا ہوا جدید سرمایہ ممبروں کی ضرورتوں کے لئے کافی ہے اور محفوظ سرمایہ تحریک مذکور سے باہر جمع کیا جاتا ہے-ساتھہ ہی اس کے سود کی شرح کو ٹھیک وقت پر بیباق شدہ قرضوں کی صورت میں ۸ یا ۹ فیصدی تک تخفیف کر دیا گیا ہے-پس ان انجمنوں کی حالت بین طور پر تسلی بخش ہے-اور وہ اپنی ضرورتوں کی خود کفیل ہیں اور اون کے ممبر اب معقول شرح پر قرضہ لے سکتے ہیں اور اس طرح اونہوں نے باہمی امداد کے ذریعہ سر ایچ ورتھ میکلیگن صاحب کی کمیٹی کے الفاظ میں " اون حقیقی فوائد میں سے ایک فائدہ حاصل کر لیا ہے جو مالدار یا طاقتور اشخاص کو حاصل ہوسکتے ہیں "-ساتھہ ہی اس کے چونکہ اون کا محفوظ سرمایہ امدادی تحریک سے باہر غالباً کسی ایسے طریق میں نفع پر لگایا ہوا ہوتا ہے کہ وہ آسانی کے ساتھہ واپس لیا جا سکے-اسلئے اون کے پاس کار روائی چلانے کے لئے بہت سا قابل استعمال روپیہ موجود رہتا ہے جسکے لئے عام طور پر کسی انجمن کو ابتدائی حالت میں مرکزی بنک کا دست نگر ہونا پڑتا ہے-لیکن یہہ امر فراموش نہیں کر دینا چاہئے کہ ان انجمنوں کی حالت جن میں اون کے ابتدائی انضباط کے مطابق حصص کے ذریعہ جمع کردہ سرمایہ دس سالوں کے گذرنے کے بعد ممبران کو واپس کرنا پڑتا ہے بالکل دگرگوں ہوتی-اگر ممبر اپنے فوری فرداً فرداً منافع کو اپنی آئندہ مشترکہ بہبودی پر ترجیح دیتے-لہذا اوس عمدہ حالت سے جس میں یہہ انجمنیں اپنے آپکو اپنے ممبروں کے عاقلانہ طرز عمل سے پاتی ہیں-اوس قابل واپسی حصص کے طریق کی واقعی ضرورت ثابت نہیں ہوتی جنکی بناء پر اونکی بنیاد رکھی گئی تھی-

۳—مرکزی بنکوں کا حصص کے ذریعہ جمع کردہ سرمایہ اور سرمایہ محفوظ قریباً ۷½ لاکھ سے بڑھکر زائد از ۱۰½ لاکھ تک پہونچ گیا ہے۔جو بنک ہائے مذکور کے قرضہ جات کے ایک ثلث کے قریب ہے اور اسکو رجسٹرار اون کے استحکام کی نہایت مضبوط شہادت سمجھتے ہیں۔کیونکہ امدادی تحریک کے متعلقہ کمیٹی نے یہہ سفارش کی تہی کہ ہر دو میں ۱۱ اور ۸ کا تناسب ہونا چاہئے۔لیکن اس سفارش کی ایک مزید سفارش سے اصلاح کردی گئی ہے جسکا مدعا یہہ ہے کہ مرکزی بنکوں کو قابل استعمال سرمایہ کے طور پر اوسقدر رقم موجود رکہنی چاہئے جو اون جمع شدہ رقوم (ڈیپوزٹوں) کا نصف روپیہ ادا کرنے کے لئے کافی ہو جو آئندہ سال کے دوران میں واجب‌الادا ہو جائیں۔خواہ اون کے پاس کوئی نئے ڈیپوزٹ کرائے جائیں یا نہ اور اونکا کوئی قرضہ وصول ہو یا نہو۔اس نکتہ خیال سے مرکزی بنکوں کی حالت بہت تسلی بخش معلوم نہیں ہوتی۔اون کے نقد بقایا اور منافع پر لگائے ہوئے روپیہ کی مالیت سال کے آغاز میں صرف ۳۸۳۲۷۹ روپیہ تہی اس رقم میں وہ نقد روپیہ شامل کر لینا چاہئے جو اون بنکوں کا مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کے پاس جمع ہے اور جو ابہی واپس نہیں لیا گیا (اس نقد روپیہ کا رپورٹ یا نقشہ جات سے پتہ نہیں چل سکتا۔لیکن غالباً وہ موجودہ نقد روپیہ کے میزان کے نصف سے زیادہ نہیں یا یوں کہو کہ ۲۳۰۰۰۰ روپیہ کے قریب ہے) بہر حال یہہ تسلیم کیا جا سکتا کہ قابل استفادہ روپیہ سال کے شروع میں یقیناً ۶ لاکہہ سے زیادہ نہیں تہا اور ادا کردہ قرضہ اور جمع کردہ روپیہ (ڈیپوزٹ) ۲۷ لاکہہ کے قریب تہا۔پس قابل استفادہ روپیہ اوس رقم کے نصف کے برابر نہیں تہا جو سر ایڈورڈ میکلیگن کی کمیٹی نے ضروری خیال کی تہی۔سال کے اختتام کے قریب قابل استفادہ روپیہ کم ہوکر ۵ لاکہہ کے قریب رہ گیا اور قرضہ کی کل رقم میں بہی کمی ہوئی لیکن خفیف اور اگرچہ بنکوں کو اون مطالبات کے پورا کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی جو سال کے دوران میں ہوئے۔تاہم یہہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ہمکو اچہے بنکوں کی محافظت مطلوب ہے تو قابل استفادہ روپیہ کے مسئلہ پر نہایت ہی احتیاط کے ساتہہ توجہ مصروف کرنی چاہئے مشکل بلا شبہہ یہ ہے کہ وہ بہم پہنچانیوالے ذرائع موجود نہیں ہیں جو کہ معمولی بینکنگ کا کاروبار اوسعت کے لحاظ سے مرکزی بنکوں کی استفادہ کے قابل رقوم کو ایسے طریق میں منافع پر لگا سکیں کہ اونکو بوقت ضرورت واپس لینے میں وقت پیش نہ آئے اور اسی طرح اگر کسی اشد ضرورت کے موقع پر مرکزی بنکوں کا قابل استفادہ روپیہ اسقدر کافی نہو کہ وہ اپنے مطالبات کو پورا کرسکیں تو اون کو روپیہ بہی بہم پہنچا دے امدادی انجمنوں اور ان کو روپیہ بہم پہنچانے والی جماعتوں (ایجنسیوں) کے مابین ترسیل زر بذریعہ منی آرڈر کی کمشن منی آرڈر کا ۷۵ فیصدی روپیہ واپس کر دینے کی جو رعایت حال ہی میں پنجاب میں نافذ کی گئی ہے اوس سے قابل استعمال روپیہ زیادہ آسانی کے ساتہہ قابل استفادہ ہو جائیگا اور اگر مرکزی بنکوں کو ایک دوسرے کے فاضلہ بقایا کو استعمال کرنے کے قابل بنانے کے متعلقہ اسکیم محولہ فقرہ ۱۷ رپورٹ ۱۹۱۵ کو عملی جامہ پہنایا گیا تو اس سے بہی اسی مدعا کے حصول میں امداد ملیگی۔

۴—مختلف کمتر آہم پہلوں میں امدادی تحریک کے متعلقہ کمیٹی کی سفارشوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے کہ ممبروں کی ذمہ واری اس طرح بتدریج عمل میں لائی جا رہی ہے کہ کل ممبروں پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ انجمنوں کے حصص خریدیں اسی طرح کوشش کی جا رہی ہے کہ ابتدائی انجمنیں موجودہ مرکزی بنکوں کی حصہ دار بن جائیں اور جدید بنکوں کے جاری کرتے وقت احتیاط رکہی جاتی ہے کہ ایسی انجمنوں کے لئے کم از کم نصف حصص محفوظ رکہے جائیں ایک اور طریق بہی نافذ کیا گیا ہے جس کے مطابق رجسٹرار قرضہ کی وہ غایت مقدار مقرر کر دیتا ہے جو ابتدائی انجمنوں کو دیا جا سکتا ہو اور اوس کے بعد مرکزی بنکوں کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اس طرح مقرر شدہ غایت مقدار تک جس قدر قرضہ مناسب خیال کریں دیں دو مسائل جن کا رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے غور طلب ہیں پہلا سوال یہہ ہے کہ آیا کاشتکاروں کو غلہ کا نرخ گران ہونے تک اپنی اجناس کو جمع رکہہ سکنے کے قابل بنانیکے لئے قرضہ جات دینا یا اوس کی میعاد کو بڑہانا کس حد تک مناسب ہے امدادی تحریک کے متعلقہ کمیٹی کی یہہ رائے تہی کہ ایسے قرضے زیادہ سے زیادہ تین مہینوں کے لئے دینے چاہئیں اور فی الحال صرف یہی قید ضروری معلوم ہوتی ہے لیکن سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس طریق میں اجناس کو جمع رکہنے کا دستور رواج پکڑ گیا تو آیا کسی امدادی انجمن کے روپیہ کی مدد سے ایسے منافع حاصل کرنے کے کاموں کی اجازت دی جا سکتی ہے دوسرا حل طلب سوال وہ ہے جو انجمنوں کے قرضدارون

کیطرف سے دیوالہ کی کارروائی سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھانے کے باعث پیدا ہوا ہے جس حد تک امدادی انجمنوں کا تعلق ہے اس ہوائی نے ابھی بہت خطرناک صورت اختیار نہیں کی اور جیسا کہ رجسٹرار نے ظاہر کیا ہے ان انجمنوں کو صرف اوسی صورت میں خطرہ لاحق ہو سکتا ہے جب کہ امدادی تحریک کے صحیح اصولوں اور کار و بار کے ٹھیک قواعد پر عمل نہ کیا جائے امدادی تحریک اور زراعت کی ترقی کی ... تحریکات کے باہمی اتحاد کے بارہ میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس خیال کی بڑے زور کے ساتھ تائید فرماتے ہیں جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اپنے ریویو کے فقرہ ۹ میں ظاہر کیا ہے اور جو یہہ ہے کہ ایسا اتحاد نہایت ہی مناسب ہے اور اوس کو ہر جائز طریق میں تقویت دینی چاہئے۔

۵—معائنہ کنندہ عملہ کے نا کافی ہونے کا ذکر رپورٹ کے بہت سے حصص میں کیا گیا ہے اور بہت سے نقائص کو جو آج کل امدادی تحریک میں پائے جاتے ہیں اس کمی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اس امر کو پورے طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ اگر امدادی تحریک کی بسرعت توسیع (جسکے لئے یہہ صوبہ بالکل تیار ہے) کو صحیح اصولوں پر عمل میں لانا مقصود ہو تو اس توسیع سے پہلے معائنہ کرنے والے عملہ کی تعداد میں حقیقی اضافہ کر لینا چاہئے عملہ مذکور کو مکمل اور مناسب طور ترتیب کے کیلئے ہمیں مالی حالات کے سدھرنے تک انتظار کرنا پڑیگا۔لیکن نہایت ہی نمایاں نقصوں کو دور کرنے کیلئے گورنمنٹ حتی الوسع پوری کوشش کریگی پچھلے موسم سرما میں رجسٹرار کو دو کرنگ انسپکٹرن کی امداد دی گئی تھی اور انسپکٹرون کی تعداد کو بڑھانے کے متعلق جامع تجاویز اب گورنمنٹ کے زیر غور ہیں ایسے اضافہ کے حق میں ایک قوی دلیل یہہ ہے کہ صوبہ کے مختلف حصص میں ترقی کی رفتار غیر مساوی ہے انجمنوں اور ممبرون کی کل تعداد میں سے نصف سے زیادہ انجمنیں اور ممبر اور کار روائی چلانے کے سرمایہ کا قریباً نصف اضلاع گورداسپور—ہوشیار پور—جالندھر اور سیالکوٹ سے تعلق رکھتے ہیں جو دامن کوہ میں واقع ہیں اور زراعتی لحاظ سے اعلی حیثیت رکھتے ہیں اور امدادی تحریک نے صوبہ کے جنوب مشرقی و جنوب مغربی اضلاع میں اب تک بہت کم ترقی کی ہے حالانکہ ان اضلاع کی زراعت پیشہ آبادی کے ایک بڑے حصہ کی حالت اوس امداد کی محتاج ہے جو باہمی امداد کی تحریک کے ذریعہ ہی بہتر طور پر دیجا سکتی ہے دوران اثناء وہ کامیابی ہر طرح تعریف کے قابل ہے جو ناکافی ذرایع کے ساتھ قبل ازیں حاصل ہو چکی ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس تعریف کی نہایت تپاک کے ساتھ تائید کرتے ہیں جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے مسٹر لنگلے صاحب کی اوس حسن کارگزاری کے لئے کی ہے جو اونہوں نے اپنے طویل عہد رجسٹراری میں سر انجام دی ہے مسٹر کلورٹ نے اپنے کام کی جس سرگرمی کے ساتھ ابتدا کی ہے اوس سے یہہ امید بندھتی ہے کہ امدادی تحریک کے کام میں مسلسل کامیابی ہوگی اور اونہوں نے نہایت ہی دلچسپ اور مشرح رپورٹ لکھی ہے مسٹر سٹرک لینڈ نے اون کو بڑی قابلانہ امداد دی ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر عہدہ دار موصوف اور اون دیگر عہدہ داروں کی خدمات کا اعتراف فرماتے ہیں جنکا ذکر مسٹر کلورٹ نے رپورٹ مذکور میں کیا ہے نیز جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس موقع پر خان عبدالمجید خان صاحب کو اوس ترقی کے ملنے پر مبارکباد دیتے ہیں جس کے وہ بخوبی مستحق تھے۔

۶—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دیکھتے ہیں کہ رپورٹ مذکور صاحب رجسٹرار نے مقررہ تاریخ سے قریباً تین ہفتہ بعد ارسال کی ہے۔

حکم—حکم ہوا کہ مذکورہ بالا آراء کی ایک نقل پنجاب گزٹ میں شایع کی جائے اور صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے۔نیز یہہ کہ ایک نقل رپورٹ کی نقل کے ہمراہ اطلاع کے لئے گورنمنٹ ہند کے صیغہ مال و زراعت میں اور جملہ لوکل گورنمنٹوں و اڈمنسٹریشنوں کی خدمت میں ارسال کی جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—ایچ-ڈی کریک

ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

صیغہ تعمیرات سرکاري شعبۂ عمارات و سڑکہائے کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔بصیغہ تعمیرات سرکاري شعبہ عمارات و سڑکہا نمبر ۱۳۵۰-ان-مورخہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۱۶ ع۔

صیغہ تعمیرات سرکاري شعبہ عمارات و سڑکہا کے انتظام و نسق کی رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع ملاحظہ سے گذری۔

ریویو۔۔۔مالي تنگي کے وقت سرکاري تعمیرات میں ہي قدرتاً سب سے پہلے تخفیف ہوا کرتي ہے سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں ۸۳ لاکہہ روپیہ خرچ ہوا تہا مگر ۱۶-۱۹۱۵ع میں یہہ کم ہوکر ۶۸½ لاکہہ رہ گیا اور سال رواں میں اس میں اور بہي تخفیف ہوجائیگي۔اسي تناسب میں عملہ میں بہي تا حدامکان تخفیف کردي گئي ہے اور محکمہ ہذا کے بہت سے رائل انجنیئرون و امپیریئل سروس افسرون کو صاحب کمانڈر انچیف بہادر ہند اور دفتر جنگ انگلستان نے واپس بلا لیا ہے امپیریئل عملہ کے ۴۳ افسرون میں سے ۱۲ افسرون کي خدمات سال کے اختتام تک فوجي حکام کے سپرد کیجا چکي تہین ان عہدہ دارون کي تنخواہ میں سے بچت ہونے کے باوجود اخراجات عملہ کي فیصدي سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کي ۱۵٫۰۳ فیصدي کے مقابلہ میں ۲۱٫۲۲ فیصدي ہے۔

۲۔۔۔یہہ تسلي بخش امر ہے کہ خاص خاص رقوم کو چہوڑ کر پراونشل بجٹ کي غیر صرف شدہ رقوم کي مقدار صرف ۵۴۵۰۰ روپیہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ تعمیرات سرکاري کے متعلقہ جدید قواعد پر بخوبي عمل ہو رہا ہے۔

۳۔۔مالي حالات کے ناموافق ہونے کے باوجود بہت سا مفید کام سال کے دوران میں مکمل کیا گیا ہے خصوصاً تعلیم و پولیس کي جدید عمارات کا کام جن پر علي الترتیب ۵۵۳۰۰۰ و ۲۱۶۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا راستون کا خرچ ۱۸½ لاکہہ سے کم ہوکر ۱۶ لاکہہ رہ گیا جس میں سے ۳ لاکہہ سے کم روپیہ جدید کامون کے لئے تہا اور بسرعت ترقي پذیر صوبہ ہذا کي روز افزون ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہہ لازم ہے کہ موجودہ (ناموافق مالي) حالات میں بہي ذرائع آمد و رفت میں ترقي کي جائے۔

۴۔۔۔صاحب انجینیئر حفظان صحت کے دفتر میں بہت سا کام انجام پایا ہے شعبہ عمارات و سڑکہا کے افسرون نے مقامي جماعتون کے لئے ۲۲۳۸۰۰۰ روپیہ کے قریب کي مفصل تجاویز تیار کي ہیں اور ۱۸۹۹۰۰۰ روپیہ کے قریب کي کچہي تجاویز کي تیاري یا پڑتال عمل میں آئي ہے۔یہہ معلوم کرنا باعث دلچسپي ہوگا کہ مقامي جماعت ہائے متعلقہ کا ان تجاویز پرکیا خرچ ہوا اور صاحب چیف انجینیئر کو اس خرچ کا حساب تیار کروانا چاہئے جنگ کي وجہ سے گورنمنٹ کے سابقہ سالون کے برابر امدادي عطیات دینے سے قاصر رہنے اور عوام سے قرضہ دینے کے متعلق قیود عاید کرنے کي وجہ سے تجاویز مذکور کي ترقي رک گئي ہے۔لیکن ان میں سے بہت سي مقامي جماعت ہا متعلقہ کیلئے نہایت ہي ضروري ہیں اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اُمید کرتے ہیں کہ آئیندہ سال کے دوران میں ان تجاویز کو شروع کرنا ممکن ہو جائیگا۔

۵۔۔۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہہ معلوم کرکے خوشي ہوئي ہے کہ نالي دار چاہات جن میں سے سیالکوٹ کي جدید بہم رساني آب کے لئے پاني لیا گیا ہے اور جنکا جناب ممدوح نے سال ہذا کے دوران میں افتتاح کیا تہا صاحب انجینیئر حفظان صحت (مسٹر ایکمین) کي ان توقعات سے بہي بہتر ثابت ہوئے ہیں جو اونہون سیالکوٹ جیسے بڑے قصبہ کے لئے بہم رساني آب کي اس تجویز کي سفارش کرنے کے وقت تہیں نلون کے ذریعہ خالص بہم رساني کے فوائد اس صورت میں بہت جلد ثابت ہوگئے قصبہ سیالکوٹ جسکو گذشتہ سالون میں ہیضہ سے اکثر نقصان پہونچا کرتا تہا اس سال اس وباء سے محفوظ رہا ہے حالانکہ ملحقہ مواضعات اور چہاوني میں یہہ وباء بڑي شدت کے ساتھہ پہیلي رہي۔

۶—حضور وایسرائے کا گذشتہ دسمبر میں کنگ ایڈورڈ میموریل کا بمقام لاہور افتتاح کرنا پنجاب کی طبی ترقی کا ایک قابل ذکر واقع ہے۔ میموریل مذکور میں جو اب قریب الاختتام ہے ڈاکٹری کی تعلیم و سائینٹفک ریسرچ (علمی تحقیقات) اور مریضوں کے اسپتال میں رکھکر علاج کیلئے ایسی عمارتیں مہیا کی گئی ہیں جو اپنی وضع و طرز تکمیل اور ساز و سامان کے لحاظ سے اوس جلیل القدر شہنشاہ کے شایان شان ہیں جسکی یاد کو قائم رکھنے کے لئے وہ تعمیر کی گئی ہیں۔

۷—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ کنسلٹنگ آرکیٹکٹ (مسٹر سلیون) کو بہت سی جدید عمارتوں و اصلاحی تجاویز کے متعلق جو اب لاہور میں تیار کی جا رہی ہیں یا زیر تعمیر ہیں اپنے فن کو دکھانے کا موقع مل رہا ہے اور کہ اونکی خدمات شیخوپورہ کے مجوزہ جدید سول اسٹیشن کا نقشہ تیار کرنے میں خاص طور پر مفید ہیں جوں جوں صوبہ ہذا ترقی کرتا جائیگا عمارتوں و آبادی قصبات کیلئے ماہر فن معماروں کے مشورہ کی ضرورت بتدریج بڑھتی جائیگی۔

۸—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ دیکھکر خوش ہیں کہ میونسپلٹی شملہ ہائیڈرو الکٹرک سکیم سے جو محکمہ تعمیرات سرکاری نے تعمیر کی تھی بہت عمدہ مالی فوائد حاصل کر رہی ہے۔

عام طور پر بیموسالی قوت برقی کے متعلقہ کاروبار پر لڑائی کا خصوصیت کے ساتھہ مضر اثر ہوا ہے تانبہ و سامان قوت برقی کی قیمت عام طور پر اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ جو تجاویز بصورت دیگر نہایت منافع بخش ہوتیں اب غیر نفع بخش ثابت ہونے لگ گئی ہیں۔

۹—جنگ کی وجہ سے موجودہ سال میں زیر مد سول تعمیرات صوبہ کوئی اہم کام شروع نہیں کیا گیا اور اس محکمہ کا کام زیادہ تر جنگ سے پیشتر شروع کردہ تجاویز کی تکمیل اور سابقہ عمارات کی قائمی تک محدود رکھا گیا ہے۔

تا حد امکان بہت سی تجاویز جمع کیجا رہی ہیں جو اوس وقت تک عمل میں لائی جائینگی جب مالی حالت معمول پر آجائیگی اور صوبہ کی قدرتی ترقی کو فروغ دیا جا سکیگا۔ گذشتہ و موجودہ سال میں تعمیرات سرکاری کے خرچ میں بڑی تخفیف ہونے کی وجہ سے ترقی مذکور بہت رک گئی ہے اور اگرچہ مالی قیود کو بدستور مد نظر رکھنا چاہئے تا ہم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ اون کے متعلق اس حد تک سختی نہیں ہونی چاہئے کہ اوس سے صوبہ کی ترقی پر سخت مضر اثر ہو اور جناب ممدوح کا خیال ہے کہ صوبہ کے مالی و دیگر حالات کے لحاظ سے یہہ امر جائز ہی نہیں بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سال کے دوران میں سرکاری تعمیرات کے متعلق زیادہ کشادہ دلی کی پالسی اختیار کی جائے۔

۱۰—آخیر میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب چیف انجنیر کا اونکی دلچسپ رپورٹ کے واسطے اور افسران محکمہ کا اونکی خدمات بدوران سال مذکور کے واسطے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ اس ریویو کی نقول جملہ افسران محکمہ جات و تعمیرات سرکاری و سول افسران متعلقہ و دیگر لوکل گورنمنٹوں و اڈمنسٹریشنوں کو اور نیز گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعمیرات سرکاری کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

نیز حکم ہوا کہ ریویو مذکور گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شایع کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
دستخط—ڈی۔ ڈ بلیو۔ ایکمن
سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔
صیغہ تعمیرات سرکاری (شعبہ عمارات و سوکہا سڑکیں)۔

مطبوعہ مہتمم برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ل

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۴۸] لاهور— یکم دسمبر (مجریه ۸ دسمبر) سنه ۱۹۱۶ع —یوم جمعه [جلد ۴۴

حصة دویم

عام

محکمه زراعت پنجاب کي کارگذاري کی سالانه رپورٹ بابت سال مختتمه ۳۰ جون سنه ۱۹۱۶ ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب بصیغه مال و زراعت (زراعت) نمبر ۱۹۳-۲۰ مورخه ۱۸ نومبر سنه ۱۹۱۶ ع۔

چٹھي نمبري ۱-۵۰-۲۹۱-مورخه ۲۲-اکتوبر سنه ۱۹۱۶ ع منجانب صاحب سینئر سیکرٹري صاحبان فنانشل کمشنر بهادر پنجاب جس کے همراه محکمه زراعت پنجاب کي کار گذاري کي سالانه رپورٹ بابت سال مختتمه ۳۰ جون سنه ۱۹۱۶ ع بمعه تنقید منجانب صاحب فنانشل کمشنر بهادر ارسال کي گئي ملاحظه سے گزري۔

آرا ئے—سال زیر ریویو کے دوران میں محکمه زراعت کے اعلی عمله میں ایک سوم اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت کا اضافه کیا گیا هے اور ایگو ماٹو جسٹ کي ایک آسامي جو شروع میں ۵ سال کے لئے تهي اب جناب دیر کبیر وزیر هند نے مستقل طور پر منظور کر لی هے۔اگرچه اس اسامي کو مالي حالات کے سدهرنے تک پر نهیں کیا جائیگا اس میں

کوئی شبہ نہیں کہ عملہ اعلی و ادنی ہر دو میں آدمیوں کی قلت ہے مسٹر سدرن کی غیر حاضری جو ترکوں کے پاس قید ہیں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر امید کرتے ہیں کہ صرف چند روزہ ہوگی لیکن اون قیمتی عملی نتائج نے جو محکمہ زراعت پیشتر ہی حاصل کر چکا ہے لوگوں کو سائنٹیفک (علمی اصولوں پر) زراعت میں دلچسپی لینے کی طرف راغب کر دیا ہے اور تحقیقات و مظاہرہ کے کام کے روز افزوں مطالبات کو پورا کرنے کے لئے عملہ میں عنقریب بہت بڑا اضافہ کرنا پڑیگا اس محکمہ کی استعداد بڑھانے کے متعلق مختلف تجاویز اس وقت گورنمنٹ کے زیر غور ہیں اور مطلوبہ سرمایہ بہم پہونچانے کے لئے جو کچھہ موجودہ مالی حالات کی موجودگی میں ہو سکتا تھا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کر چکے ہیں۔

۲—سال زیر ریویو زراعتی کالج کے لئے تسلی بخش ترقی کا سال تھا اور کالج مذکور کی نسبت اب سوال کیا جا سکتا ہے کہ وہ کامیابی کے شاہراہ پر بخوبی چلنے لگ گیا ہے اور نصاب کالج کو گذشتہ تجربہ کے مطابق اور زمانہ مستقبل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دانشمندی سے ترمیم کر دیا گیا ہے جدید داخل شدہ طلبا کی تعداد (جو ۳۰ ہے) سال سابق کی تعداد سے قریباً دگنی ہے اگرچہ ۱۶ طلبا کالج چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور دو کو خارج کرنا پڑا ہے باقی ماندہ ۲۲ طلبا میں سے ۲ کے سوا باقی سب نے پہلے سال کا امتحان پاس کر لیا ہے اور دوسرے سال کی ساری جماعت جس میں ۱۹ طلبا تھے سکول چھوڑنے کے سارٹیفکٹ کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو طلبا اب داخل ہوئے ہیں سابقہ سالوں کے طلبا سے بہتر قسم کے ہیں اور بیرونی ممتحنوں نے اون کی تعریف کی ہے مختصر اردو نصاب بدستور کامیاب ثابت ہوا ہے اور سابقہ سال کے ۱۶ طلبا کے مقابلہ میں سال زیر ریویو میں ۳۱ طلبا داخل ہوئے ہیں اور گو ٹھیک قسم کے آدمی منتخب کئے جاتے رہے یعنی اگر ایسے لوگ اس جماعت میں داخل ہوتے رہے جن کو زراعت کی کسیقدر عملی واقفیت ہو اور جو اس نیت سے آئے ہوں کہ واپس جاکر وہ اوس واقفیت کے کم از کم کچھہ حصہ پر عمل پیرا ہونگے جو اونہوں نے لائلپور میں حاصل کی ہے تو وہ زراعتی معلومات کی اشاعت کا نہایت بیش بہا عملی ذریعہ ثابت ہونگے اس جماعت کی ڈسٹرکٹ بورڈ بخوبی امداد کرتے ہیں اونہوں نے باقاعدہ انگریزی جماعت کے تین وظائف کے علاوہ اب ۳۰ وظائف اس اردو کی جماعت کے لئے مقرر کئے ہیں یہہ توقع نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی یہہ مناسب ہوگا کہ کالج کے جملہ سند یافتہ طلبا کو محکمہ زراعت میں ہی ملازمت دی جاوے اور جیسا کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے بیان کیا ہے زراعت کی ترقی کا دارو مدار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ صوبہ کے مالکان زمین کی طرف سے ماہران فن زراعت کے لئے مانگ پیدا ہو جائے لہذا یہہ حوصلہ افزا امر ہے کہ امسال کالج کے تین گریجوایٹوں (فارغ التحصیل طلبا) کو (یورپین) غیر سرکاری مالکان زمین نے اپنی معاملات کے مہتمم مقرر کیا ہے اور امید ہے کہ اس مثال کی ہندوستانی مالکان زمین بھی تقلید کرینگے۔

۳—دلدلی ہلون و نکاس آب کی گہری نالیوں اور نہر کے بکثرت پانی سے زمین کی سطح کو بخوبی دھونے کے ذریعہ کلر زمین کو قابل کاشت بنانے کے عملی تجربات گذشتہ دو سالوں سے نروالا میں برابر جاری ہیں مسٹر بارنس نے اب ثابت کر دیا ہے کہ ایسی اراضیات کی اصلاح پانی و نالیاں کھودنے کے خرچ کے علاوہ ۱۸ روپیہ فی ایکڑ سے قدرے زیادہ لاگت سے ہو سکتی ہے اور وہ کمیٹی جو شملہ میں حال ہی میں منعقد ہوئی تھی اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ایک بڑے پیمانہ پر کلر اراضی کے قابل کاشت بنانیکے کام پر بشمول جملہ اخراجات زیادہ سے زیادہ ۵۰ روپیہ فی ایکڑ صرف ہوگا جو اراضی نروالا میں قابل کاشت بنائی گئی ہے اوس کی معمولی کاشت سے مسٹر بارنس کو اوسطاً ۲۲ من سے زائد گیہوں کی پیداوار فی ایکڑ حاصل ہوئی ہے باوجودیکہ یہہ اراضی پہلے بد ترین اراضی تھی۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو آنریبل مسٹر ہل کی معیت میں گذشتہ اپریل میں اس تجربہ کے نتائج کو بذات خود ملاحظہ کرنے کا موقع ملا تھا اور جناب ممدوح پر نہ صرف اس تجربہ کی کامیابی کا بلکہ گرد و نواح کے زمینداروں کے اس اشتیاق کا بہت اثر ہوا کہ یہ عمل اون کی کلر اراضیات میں بھی کیا جاوے۔ اختیار کردہ طریقوں کی کامیابی کافی طور پر ثابت ہوگئی ہے اور اب اسکی تجویز اس غرض سے تیار کی جا رہی ہے کہ نو آبادی لوئر باری دو آب میں سرکاری اراضیات کو انہی اصولوں پر درست کیا جاوے۔ امید کی جاتی ہے کہ نو آبادی مذکور کے بہت بڑے بڑے رقبہ جات کو جنکی قیمت فی ایکڑ صرف پچاس روپیہ ہے اور جو اسوقت نو آبادکاروں کو عطا کرنے کے قابل نہیں ہے اول درجہ کی زمین قیمتی تین سو روپیہ فی ایکڑ بنایا جا سکتا ہے زراعتی کیمسٹ دیگر پہلوؤں میں بھی قیمتی